

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سبیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان



۷۸۶
۹۲-۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabeesakina.page.tl
sabeesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

NOT FOR COMMERCIAL

شیخ عیسیٰ رحمانہ فرماتے ہیں کہ علامہ مثنیٰ نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں مثنیٰ احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبد الجواد رحمانہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گو یا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ

کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب سے رواۃ حدیث سے متعلق کلام حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے

تالیف

علامہ علاء الدین علی مثنیٰ بن حاتم الدینؒ
ہندی برہان پوری
سنہ ۷۵۰ھ

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

جِلْدُ الْاِسْتِثْنَا

اُردو بازار ۱۰ ایم اے بہار روڈ ۰ کراچی پاکستان فون: 32631861

شیخ علی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علامہ مفتی نے حدیث کی بڑی کتب سے اصول سنت کے بارے میں مقنی احادیث کو جمع فرمایا اس سے زیادہ کسی نے نہیں کیا
احمد عبد الجواد رحمہ اللہ کہتے ہیں جس نے اس کتاب کا مطالعہ کیا گویا کہ اس نے حدیث کی ستر سے زائد کتابوں کا مطالعہ کیا

اُردو ترجمہ کنز العمال

فی سنن الأقوال والأفعال

مستند کتب میں رواۃ حدیث سے متعلق کلام تلاش کر کے حوالہ کے ساتھ شامل کتاب ہے۔

جلد ۳
حصہ ششم، ششم

تالیف
علامہ علاء الدین علی متقی بن حَسَم الدین
ہندی برہان پوری
سوی فیضی

مقدمہ، عنوانات، نظر ثانی، تصحیحات

مولانا مفتی احسان اللہ شاق صاحب

استاذ و معین مفتی جامعۃ الرشید احسن آباد کراچی

تسلیم سکیم

م۔ سہ۔ سہ۔ سہ۔ سہ۔ سہ۔ سہ۔

اردو بازار ایم ایس جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

اردو ترجمہ و تحقیق کے جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : ستمبر ۲۰۰۹ء علی گرافکس
ضخامت : 768 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر معنوں فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿..... ملنے کے پتے﴾

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بیت العلوم 20 نا بھر روڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور

مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی

مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد

مکتبہ المعارف محلہ جنگلی۔ پشاور

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121, HALLIWELL ROAD
BOLTON, BL1 3NE

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

فہرست عنوانات حصہ پنجم

۳۷	لباس	۲۳	حرف الیٰ من قسم الاقوال
۳۷	ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کیلئے ”مباح“ ہے، الاکمال	۲۳	کتاب الحج والعمرة
۳۸	مؤوی جانوروں کا قتل	۲۳	پہلی فصل فضائل حج سے متعلق
۳۸	الاصطیاد شکار کرنا	۲۴	حج کی فضیلت
۳۹	ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لئے ”مباح“ ہے	۲۵	حج کرام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں
۴۰	الاکمال	۲۶	حاجی سے دعا کی درخواست کرنا
۴۱	الفصل الثالث	۲۷	بیت المقدس سے احرام کی فضیلت
۴۱	الاکمال	۲۸	الاکمال
۴۱	احکام متفرقة من الاکمال	۲۸	حاجی کے ہر قسم پر گناہ معاف ہوتا ہے
۴۲	حج تمتع اور حج	۲۹	حج نہ کرنے پر وعید
۴۲	الاکمال	۳۱	الفصل الثانی
۴۲	الفصل الرابع فی الطواف والسعی	۳۱	حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے
۴۲	چوتھی فصل طواف وسعی کے بیان میں	۳۲	الفصل الثالث
۴۳	کثرت طواف کی فضیلت	۳۳	حرام مال سے حج نہ کرے
۴۴	الاکمال	۳۳	الاکمال
۴۵	طواف کے واجبات کی رعایت	۳۴	المخطورات ممنوعات
۴۶	طواف و نماز سے نہ روکنا	۳۴	الاکمال
۴۶	المرل من الاکمال	۳۴	الباب الثانی
۴۶	ادعیۃ الطواف طواف کے وقت کی دعائیں	۳۵	پہلی فصل مواقیت کے بیان میں
۴۶	من الاکمال	۳۵	الفصل الثانی
۴۷	استلام الرکنین	۳۵	پہلی فرع احرام اور تلبیہ کے بارے میں
۴۷	رکنین کا استلام	۳۶	الاکمال
۴۷	طواف الوداع	۳۷	الفرع الثانی

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
	متعلق ہے	۴۸	السعی
۶۲	قربانی ترک کرنے پر وعید	۴۸	الاکمال
۶۳	تیسری فرع قربانی کے آداب میں	۴۸	الفصل الخامس فی الوقوف والافاضۃ
۶۳	الفرع الرابع	۴۸	وادی محسر میں وقوف نہ کریں
۶۳	چوتھی فرع قربانی ذبح کرنے کے وقت کے بیان میں	۴۹	الاکمال
۶۴	عید سے قبل قربانی نہ ہوگی	۵۰	فرع فی فضائل یوم عرفہ واذکار و الصوم فیہ
۶۵	الفرع الخامس	۵۰	عرفہ کے دن کی فضیلت، ذکر و اذکار اور اس دن میں روزہ
۶۵	پانچویں فرع قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو ذخیرہ		رکھنے کے بیان میں ایک فرع
	کرنے کے بیان میں	۵۱	یوم عرفہ افضل ترین دن ہے
۶۶	قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت	۵۲	عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت
۶۶	الفرع السادس	۵۳	فرشتوں کے سامنے فخر
۶۶	چھٹی فرع متفرق احکام کے بارے میں	۵۵	ادعیۃ یوم عرفہ
۶۷	الفصل الثامن آٹھویں فصل	۵۵	اکمال
۶۷	نسک المرأة عورت کا مناسک حج ادا کرنا	۵۶	عرفہ کے دن کی دعائیں
۶۸	النبیۃ حج کی ادائیگی میں نیابت کرنا	۵۶	صوم عرفہ من الاکمال
۶۸	الاشترط والاستثناء	۵۷	عرفہ کے دن کا دروازہ
۶۸	حج کی ادائیگی میں شرط لگانا اور استثناء کرنا	۵۷	الافاضۃ من عرفہ من الاکمال
۶۸	الاحصار	۵۷	میدان عرفات سے روانگی
۶۸	حج الصبی والاعرابی والعبد	۵۸	الوقوف بمرحلتہ مقام مزدلفہ میں ٹھہرنا
۶۸	بچے، بدوی (دیہاتی شخص) اور غلام کا حج	۵۸	نزول منی من الاکمال
۶۹	متفرقات آخر متعلق بمکۃ	۵۸	مقام منی میں اترنا
۶۹	دوسرے متفرق احکام جو مکہ سے متعلق ہیں	۵۸	الفصل السادس چھٹی فصل
۶۹	الأضاحی والحدایا و تکبیرات التشریق من الاکمال	۵۹	رمی جمار یعنی منکاردوں کو کنکریاں مارنے کے بیان میں
۷۱	قربانی کا جانور صحت مند ہونا بہتر ہے	۶۰	الاکمال
۷۲	غیر اللہ کے نام قربانی حرام ہے	۶۰	الحلق من الاکمال
۷۲	قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے	۶۱	سرمنڈوانا
۷۳	الحدایا من الاکمال	۶۱	الفصل السابع ساتویں فصل
۷۳	ہدی کا بیان	۶۱	پہلی فصل ان چیزوں کی ترغیب میں
۷۴	العتیرہ من الاکمال	۶۱	الفرع الثانی دوسری فروغ
		۶۱	قربانی کے واجب ہونے اور اس کے بعض احکام سے

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۸۸	کتاب الحج من قسم الافعال	۷۴	عتیر وہ بکری ہے جو ماہ رجب میں ذبح کی جاتی تھی
۸۸	باب فی فضا مکہ وجوبہ وآدابہ	۷۵	تکبیرات التشریق من الاکمال
۸۸	فصل میں فضا مکہ	۷۵	الباب الثالث فی العمرۃ وفضا مکھا و احکام ذکرت فی حجۃ الوداع
۸۸	یہ فصل حج کی فضیلتوں کے بیان میں ہے	۷۵	الفصائل عمرہ کی فضیلت کے بیان میں
۹۰	عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے	۷۶	رمضان میں عمرہ کی فضیلت
۹۱	فصل حج کے واجب ہونے کے بیان میں	۷۶	الاحکام
۹۱	ذیل الوجوب وجوب سے متعلق	۷۷	احکام حجۃ الوداع حجۃ الوداع کے احکامات
۹۲	تلبیہ	۷۸	احکام العمرۃ من الاکمال
۹۲	تلبیہ کب تک پڑھا جائے	۷۸	عمرہ کے احکام
۹۴	حجرۃ عقبہ پر تلبیہ ختم کرے	۷۹	نسک المرأة من الاکمال
۹۵	باب مناسب حج میں ترتیب کے ساتھ	۷۹	عورت کا حج
۹۵	فصل میقات مکانی میں	۸۰	الشرط والاستثناء "من الاکمال"
۹۶	میقات زمانی	۸۰	حج میں شرط لگانا اور استثناء کرنا
۹۶	میقات سے متعلق	۸۱	جامع الکفکس "من الاکمال"
۹۶	فصل احرام اور حج کی ادائیگی کے طریقوں کے بیان میں	۸۱	الحج عن الغیر من الاکمال
۹۶	احرام	۸۱	دوسرے کی جانب سے حج کرنا
۹۷	حج افراد	۸۲	والدین کی طرف سے حج
۹۷	القرآن	۸۲	احکام ذکرت فی حجۃ الوداع من الاکمال
۹۷	حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھنا اور دونوں کے اکٹھے ادائیگی کی نیت کرنا	۸۲	وہ احکامات جو حج و دواع کے موقع پر ذکر کیے گئے
۹۹	اتجمع حج تمتع	۸۳	مسلمانوں کا خون بہت زیادہ محترم ہے
۱۰۲	فصل طواف اور اس کی فضیلت میں	۸۵	جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ
۱۰۳	أدعیہ دعائیں	۸۵	عورتوں کے حقوق ادا کرو
۱۰۳	آداب الطواف استلام	۸۶	لواحق الحج "من الاکمال"
۱۰۳	حجر اسود کا بوسہ	۸۶	حج سے ملحق احکام کے بیان میں
۱۰۵	حجر اسود پر دھکے دینے کی ممانعت	۸۷	دخول المکعبۃ "من الاکمال"
۱۰۷	چھری سے استلام کرنا	۸۷	کعبہ میں داخل ہونا
۱۰۸	رمل یعنی پہلے تین چکر اکر آخر کرکالے جائیں اور پھر اپنی حالت پر	۸۷	زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الاکمال
		۸۷	نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کا بیان

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۳۵	فصل حج کی جنایات اور ان پر لازم ہونے والے دم بدلے	۱۰۸	طواف کی دو رکعات
۱۳۵	حاجی پر اگندہ پراگندہ ہال ہوتا ہے	۱۰۹	طواف کے متفرق آداب
۱۳۶	محرم حلال آدمی کا شکار کھا سکتا ہے	۱۰۹	فصل سعی کے بیان میں
۱۳۹	محرم کے شکار حلال نہیں ہے	۱۰۹	سعی کی دعا
۱۴۲	حج فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان اور حج فوت ہو جانے کے احکام	۱۱۰	فصل وقف عرفہ میں
۱۴۳	الاخصار، حج سے روکنے والے افعال	۱۱۱	یوم عرفہ کی فضیلت
۱۴۳	محرم کے لئے مباح جائز امور کا بیان	۱۱۳	عرفہ کے روز کے اذکار
۱۴۵	عرفہ کے دن غسل کرنے کا حکم	۱۱۳	عرفہ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان
۱۴۶	محرم کا نکاح	۱۱۴	فی واجبات الحج و مندوباتہ حج کے واجبات اور مستحبات
۱۴۶	کچھ احکام حج کے متعلق	۱۱۴	عرفات سے واپسی
۱۴۶	فصل حج کی نیابت	۱۱۵	مزدلفہ مغرب وعشاء کٹھی پڑھنا
۱۴۷	والد کی طرف سے حج	۱۱۶	عرفہ سے واپسی کا ذکر
۱۴۹	مرنے کے بعد والد کی طرف سے حج	۱۱۸	عرفات میں ظہر وعصر کٹھی پڑھی جائے گی
۱۴۹	فسخ حج حج توڑنا	۱۲۰	مزدلفہ میں قیام
۱۴۹	حج میں شروط	۱۲۱	مزدلفہ سے واپسی
۱۴۹	عورت کے لئے احکام حج	۱۲۲	رمی جمار شیاطین کو نکر مارنا
۱۵۱	حالت نفاس میں احرام	۱۲۳	الاضاحی قربانی کا بیان
۱۵۱	متفرق احکام	۱۲۴	عیب دار جانور کی قربانی نہیں ہوتی
۱۵۱	حالت احرام میں موت کی فضیلت	۱۲۶	صحت مند جانور کی قربانی
۱۵۲	حج کے بارے میں	۱۲۸	قربانی سنت ابراہیمی ہے
۱۵۳	جامع النسک حج کے مکمل احوال	۱۲۸	الھدایا
۱۵۴	اذکار المناسک دوران حج کی دعا	۱۲۹	اونٹ میں نحر سنت ہے
۱۵۴	حجۃ الوداع	۱۳۱	قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا
۱۵۵	حجۃ الوداع کا خطبہ	۱۳۱	الحلق والتقصیر سرمٹا نایا کتر وانا
۱۵۷	خاندانی نبوت کے لئے صدقہ حلال نہیں	۱۳۲	حج میں سرمٹا نایا کرنے والوں کے حق میں دعا
۱۵۸	رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی	۱۳۳	منیٰ میں رات گزارنا اور منیٰ کے اعمال
۱۵۸	مسلمان کی جان و مال حرمت والے ہیں	۱۳۳	تکبیرات التشریق
		۱۳۴	انصر کوچ کرنا
		۱۳۴	طواف الوداع

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۱۷۴	اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے	۱۵۹	کعبہ میں داخل ہونا
۱۷۴	فصل من الاکمال	۱۶۰	بیت اللہ کے اندر داخلہ
۱۷۵	تیسری فرع والد الحرام	۱۶۱	باب فی العمرۃ عمرۃ سے متعلق باب
۱۷۵	الاکمال	۱۶۲	الکتاب الثانی من حرف الحاء
۱۷۵	چوتھی فرع زنا کی حد میں	۱۶۲	باب اول حدود کے واجب ہونے اور ان میں چشم پوشی سے متعلق احکام کے بیان میں
۱۷۶	باندی کیلئے حد زنا چاس کوڑے ہیں	۱۶۲	فصل اول حدود کے واجب ہونے کے بیان میں
۱۷۷	باندی کی حد الاکمال	۱۶۳	حاکم کے پاس مقدمہ دائر ہونے کے بعد حد جاری کرنا ضروری ہے
۱۷۷	پانچویں فرع لواطت کی حد میں	۱۶۴	فصل دوم حدود میں چشم پوشی کرنے کے بیان میں
۱۷۷	اور چوپاؤں کے ساتھ بدکاری کی حد میں	۱۶۵	تین قسم کے لوگوں سے درگزر کرو
۱۷۸	الاکمال	۱۶۵	الاکمال
۱۷۹	بد نظری پر لعنت	۱۶۵	دوسرا باب انواع الحدود
۱۷۹	دوسری فصل خمر شراب کی حد میں	۱۶۶	فصل اول زنا میں
۱۷۹	فرع اول نشہ آور شے پر وعید	۱۶۶	فرع اول زنا کی وعید میں
۱۸۰	ہر نشہ آور شے کی حرمت	۱۶۶	غائب شخص کی بیوی سے زنا کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے
۱۸۱	خمر شراب کے احکام	۱۶۷	زنا کرنے کی چار آفتیں
۱۸۲	شراب کی وجہ سے دس افراد معلون ہیں	۱۶۸	قوم لوط کے دس بڑے گناہ
۱۸۳	شراب کا عادی جنت سے محروم	۱۶۹	الاکمال
۱۸۵	دوسری فرع شراب کی حد میں	۱۶۹	زنا سے بچنے پر جنت کی بشارت
۱۸۵	شراب نوشی پر وعیدات الاکمال	۱۷۰	دوسری فرع زنا کے مقدمات (اسباب) میں (اور
۱۸۸	شراب نوشی کا وبال	۱۷۰	لاحیہ عورت کے ساتھ تنہائی کی ممانعت میں)
۱۹۰	آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام بدل دیں گے	۱۷۰	الاکمال
۱۹۱	فصل من الاکمال	۱۷۱	غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کی ممانعت
۱۹۱	نشہ آور شے کے بیان میں	۱۷۱	بد نظری
۱۹۲	تیسری فرع نبیذوں کے بیان میں	۱۷۲	کسی کی شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے
۱۹۳	شراب کے برتنوں کا ذکر	۱۷۲	نظری حفاظت پر حلاوت ایمان کی بشارت
۱۹۳	الاکمال	۱۷۳	الاکمال
۱۹۴	شراب کی مشابہ چیزوں سے اجتناب		
۱۹۵	تیسری فصل چوری کی حد میں		
۱۹۶	لواط السرقۃ		

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۱۵	سنگساری کے بعد کفن دفن اسلامی طریقہ پر ہوگا	۱۹۷	چوری کی حد الاکمال
۲۱۶	تہمت کی حد لگانا	۱۹۷	کھیلے جانور چرانے میں قطع الید نہیں
۲۱۷	ثبوت جرم کے بعد حد جاری ہوگی	۱۹۹	چوتھی فصل تہمت کی حد میں
۲۱۹	رجم سنگساری	۱۹۹	حد الساحر جادوگر کی حد
۲۲۰	رجم سنگساری کا حکم قرآن میں موجود ہے	۱۹۹	تہمت کی حد الاکمال
۲۲۱	تعزیر اکوڑے مارنا	۱۹۹	تیسرا باب حدود کے احکام اور ممنوعات میں
۲۲۲	یہودی عورت و مرد پر حد زنا جاری کرنا	۱۹۹	فصل اول احکام حدود میں
۲۲۳	توراة میں سنگساری کا حکم موجود تھا	۲۰۰	دوسری فصل حدود کے ممنوعات اور آداب میں
۲۲۴	حاملہ زنا پر وضع حمل کے بعد حد جاری ہوگی	۲۰۱	کسی جاندار کو آگ سے جلانا جائز نہیں
۲۲۶	سنگساری کی وجہ سے جنت کا مستحق ٹھہرا	۲۰۱	الاکمال
۲۲۷	غلام باندی کے زنا کا بیان	۲۰۲	مشکلہ کرنے کی ممانعت
۲۲۹	شبہ میں زنا کر لینے کا بیان	۲۰۳	تعزیرات کی حد
۲۲۹	جانور سے وطی کرنا	۲۰۳	متعلقات حدود الاکمال
۲۲۹	زنا کے بارے میں کچھ روایات	۲۰۳	کتاب الحدود قسم الافعال
۲۳۰	تین طلاق کے بعد ہم بستری حرام ہے	۲۰۳	فصل فی الاحکام
۲۳۲	سالی کے ساتھ زنا سے بیوی حرام نہ ہوگی	۲۰۳	المساحۃ چشم پوشی
۲۳۵	ولد الزنا کا حکم	۲۰۴	امام تک معاملہ پہنچنے سے پہلے حد ساقط کرنا
۲۳۵	اجنبی عورت کے ساتھ خلوت	۲۰۵	متفرق احکام
۲۳۶	شوہر کی عدم موجودگی میں بیوی سے بات نہ کرے	۲۰۶	امام کے پاس پہنچنے کے بعد حد ساقط نہیں ہو سکتی
۲۳۷	بد نظری	۲۰۸	حدود کے آداب
۲۳۹	لواطت	۲۰۸	حدود کے ممنوعات
۲۳۹	حد الخمر شراب کی سزا	۲۰۸	الاحراق جلانا
۲۴۲	شرابیوں کی صحبت بھی خطرناک ہے	۲۰۸	مشکلہ شکل بگاڑنا
۲۴۴	شراب نوشی کی سزا	۲۰۸	متفرق احکام
۲۴۸	شراب نوشی پر وعید	۲۰۹	فصل حدود کی انواع کے بیان میں حد الزنا
۲۵۲	ذیل الخمر شراب کے بارے میں	۲۰۹	زانی اور مزنیہ کا آپس میں نکاح
۲۵۵	حد نافذ کرنے کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے	۲۱۰	غیر شادی شدہ کو سو کوڑے
۲۵۷	نشہ آور شے کا حکم	۲۱۱	غلام پر بھی حد جاری ہوگی
۲۵۸	نمیزوں کا بیان	۲۱۳	عورت کو سزا میں سنگسار کرنا

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۲۹۱	دین کی حفاظت کے لئے بارخلافت قبول کی	۲۵۹	نیز نشہ آور نہ ہو تو حلال ہے
۲۹۳	امامت صغریٰ سے امامت کبریٰ تک	۲۶۲	دو چیزیں دین کے لئے خرابی، مال کے لئے تباہی ہے
۲۹۴	رسول اللہ ﷺ کے وعدوں کا ایفاء	۲۶۳	جو نبیذ ممنوع ہے
۲۹۶	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۲۶۸	حد السرقة چوری کی حد
۲۹۷	قبیلہ اسد وغطفان سے صلح	۲۷۰	گھر کے افراد میں سے کوئی چوری کرے تو حد نہیں ہے
۳۰۰	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بعد تجارت کرنا	۲۷۲	حد سرقة کی مقداروں درہم ہے
۳۰۱	خمس کا حقدار خلیفہ وقت ہے	۲۷۸	ذیل السرقة چوری کے بیان میں
۳۰۳	حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے ملاقات	۲۷۹	حد کذف تہمت کی حد
۳۰۴	علی رضی اللہ عنہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت	۲۸۰	حد تہمت اسی کوڑے ہیں
۳۰۶	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نصیحت	۲۸۱	غلام پر حد تہمت کا بیان
۳۰۹	نبی کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی	۱۸۱	تہمت کے تعلقات میں
۳۱۰	مجلس شوریٰ کا قیام	۲۸۲	تغزیر احکام کو سزا دینے کا اختیار ہے
۳۱۱	بیعت سمع اور طاعت پر	۲۸۵	کتاب الجھانۃ من الحروف الجاء
۳۱۳	ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ کے لئے منبر پر ایک درجہ نیچے بیٹھے	۲۸۵	بچے کی پرورش قسم الافعال
۳۱۷	شرحیل بن حسنہ کا خواب	۲۸۵	الاکمال
۳۲۴	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مرتدین سے قتال	۲۸۵	کتاب الحوائی
۳۲۵	مکرمین زکوٰۃ سے قتال	۲۸۵	قرض کی ادائیگی دوسرے کے حوالے کرنے کا بیان
۳۲۶	مرتدین کے متعلق صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۲۸۵	من قسم الاقوال
۳۲۸	یزید بن ابی سفیان کو لشکر کا امیر بنانا	۲۸۶	الاکمال
۳۲۸	خالد بن ولید کو لشکر کا امیر بنانا	۲۸۶	کتاب الجھانۃ
۳۲۸	حبشہ کی لشکر کشی	۲۸۷	پرورش کا بیان من قسم الافعال
۳۲۹	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر	۲۸۷	حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش
۳۳۲	اہل یمن کے نام ترغیبی خط	۲۸۹	پرورش ماں کا حق ہے
۳۳۲	خلافت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ	۲۸۹	کتاب الحوائی
۳۳۵	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلیفہ کا تعین	۲۸۹	من قسم الافعال من جمع الجوامع
۳۳۶	خلافت کے سلسلہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا	۲۹۰	حرف الجاء
۳۳۷	خلافت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ	۲۹۰	کتاب الخلافۃ مع الامارۃ خلافت اور امارت کا بیان
۳۴۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لشکروں کو روانہ فرمانا	۲۹۰	پہلا باب خلفاء کی خلافت میں
		۲۹۰	خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۳۸۰	فیصلہ اللہ کے حکم کے مطابق ہونا چاہئے	۳۴۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امیر لشکر کو نصیحت
۳۸۱	امیر کی اطاعت	۳۴۱	ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان عمر رضی اللہ عنہ
۳۸۲	قوم پرستی کا نعرہ لگانے والا قابلِ سزا ہے	۳۴۱	لشکروں سے متعلق
۳۸۳	حکام کی اطاعت کا حکم	۳۴۲	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مراسلات
۳۸۴	امیر کی اطاعت کی جائے اگرچہ حبشی غلام ہو	۳۴۳	عمر بن العاص کے نام خط
۳۸۶	حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت	۳۴۵	فتوحات خلافت عمر رضی اللہ عنہ
۳۸۸	امیر کی مخالفت	۳۴۶	بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا
۳۸۸	اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت امیر جائز نہیں	۳۴۷	مصر کی فتح
۳۹۰	حکام کا خوشامدی بننا ممنوع ہے	۳۴۹	فتح الاسکندریہ
۳۹۱	ظلم کے کاموں میں حکام کی مدد نہ کی جائے	۳۵۰	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی
۳۹۲	حاکم کے مددگار	۳۵۱	خلافت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ
۳۹۲	خلافت سے متعلق امور	۳۵۱	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خواب
۳۹۳	فصل قضاء عہدہ حج اور اس سے متعلق وعیدوں کے بیان میں	۳۵۲	حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ
۳۹۴	قضاء سے متعلق وعیدوں کا بیان	۳۵۶	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ
۳۹۴	قضاء (عہدہ حج) کے متعلق ترغیب کے بیان میں	۳۵۸	خلیفہ مقرر کرنا چھ افراد کی شوریٰ کے ذمہ ہے
۳۹۴	ادب القضاء عدالتی امور میں آداب کا بیان	۳۶۳	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع
۳۹۵	حاکم پر لازم ہے دونوں فریق کی بات سنے	۳۶۶	خلافت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ
۳۹۶	قاضی کے لئے ہدایات	۳۶۶	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت
۳۹۷	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیشی	۳۶۸	مدت خلافت
۳۹۸	فیصلہ کرنے کی بنیاد	۳۶۸	دوسرا باب امارت (حکومت) اور اس کے متعلق
۳۹۹	فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھنا	۳۶۸	قسم الافعال امارت (حکومت) کی ترغیب میں
۴۰۰	عہدہ قضاء کی ابتداء	۳۶۹	امارت (حکومت) پر وعیدوں کا بیان
۴۰۰	عہدہ قضاء کی تنخواہ	۳۷۱	ظالم حکمرانوں کے لئے ہلاکت ہے
۴۰۰	الاختساب	۳۷۲	حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کے ہدایات
۴۰۱	ہدیہ	۳۷۳	ہر منصب والے کو جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا
۴۰۲	مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرنا	۳۷۵	امارت (حکومت) کے آداب میں
۴۰۳	رشوت	۳۷۶	منصب حکومت میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے
۴۰۴	فیصلہ جات	۳۷۶	پے ختم شخص حکومت کا اہل نہیں
		۳۷۸	رعایا پر لازم ہے حکام کے حق میں خیر کی دعا کرے

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
		۴۰۵	ذی الید کے حق میں فیصلہ
		۴۰۶	ابن مشغذ کی طلاق کا واقعہ
		۴۰۷	دو عورتوں کے درمیان فیصلہ
		۴۰۹	سایہ پر حد جاری کرنا
		۴۱۰	رخصتی کے وقت لڑکی بدلی کر دی
		۴۱۱	قرض کا بہترین فیصلہ
		۴۱۲	آنکھ میں چوٹ لگانا
		۴۱۳	تین آدمیوں کا ایک لڑکے پر دعویٰ
		۴۱۵	ٹانگ میں سینک مارنے کا فیصلہ
		۴۱۷	صلح کرنے کا مشورہ
		۴۱۷	عمال کے مال کا مقاسمہ
		۴۱۹	سفر میں نفل اور سنت کی قصر نہیں ہے
		۴۱۹	ریشم پہننے کی ممانعت
		۴۲۰	ناخ و منسوخ احکام
		۴۲۲	ماں کی خدمت کا اجر جہاد کے برابر ہے
		۴۲۳	گورنر کے لئے ہدایات کا ذکر
		۴۲۳	جنت حاصل کرنے والے اعمال
		۴۲۵	بڑے بڑے گناہوں کا ذکر
		۴۲۶	ججۃ الوداع کے خطبہ کا ایک حصہ

فہرست عنوانات..... حصہ ششم

۴۵۰	مخالفت پر وعیدوں کے بیان میں	۴۲۹	کتاب الامارت من قسم الاقوال
۴۵۱	امیر کی اطاعت کی اہمیت	۴۲۹	پہلا باب امارت میں
۴۵۲	امیر کی اطاعت از الاکمال	۴۲۹	فصل اول
۴۵۳	امت میں افتراق پیدا کرنے کی ممانعت	۴۳۰	عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے
۴۵۶	اچھے حکمران کے اوصاف	۴۳۰	بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے
۴۵۷	تیسری فرغ حاکم کی مخالفت اور عدم اطاعت کے جواز میں	۴۳۱	عادل بادشاہ کی فضیلت
۴۵۷	گناہ کے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں	۴۳۲	الاکمال
۴۵۷	بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت	۴۳۳	شرعی حدنفاذ کرنے کی فضیلت
۴۵۸	بے خوشامدی کی مذمت	۴۳۴	نیک و صالح وزیر اللہ کی رحمت ہے
۴۶۱	ادب الامیر الاکمال	۴۳۴	دوسری فصل امارت سے متعلق وعید کے بیان میں
۴۶۲	چوتھی فرغ حاکم کے مددگاروں (وزیروں) کے بیان میں	۴۳۵	ہر حاکم سے رعایا سے متعلق سوال ہوگا
۴۶۲	آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی مذمت	۴۳۵	رعایا کے حقوق ادا نہ کرنے پر وعید
۴۶۳	الاکمال	۴۳۷	دو بدقسمت لوگ
۴۶۵	ظلم کا پروانہ لکھنے پر وعید	۴۳۸	عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے
۴۶۵	پانچویں فرغ حکومت و خلافت کے لواحق میں	۴۳۹	رعایات کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم
۴۶۶	رعایا کے ساتھ نرمی کرنا	۴۴۰	الاکمال
۴۶۶	ظلم و ستم امور مملکت	۴۴۱	ظالم حکمران شفاعت سے محروم
۴۶۷	دوسرا باب قضاء (عدلیہ) کے بارے میں	۴۴۲	حاجت مندوں سے دروازہ بند کرنے پر وعید
۴۶۷	پہلی فصل قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں	۴۴۵	شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید
۴۶۹	عہدہ قضاء پر وعید الاکمال	۴۴۷	تیسری فصل امارت (حکومت) کے احکام اور آداب میں
۴۷۰	دوسری فصل ترغیب اور آداب میں	۴۴۷	پہلی فرغ حکومت کے آداب میں
۴۷۰	ترغیب	۴۴۸	امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے
		۴۴۹	دوسری فرغ امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت و

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۴۹۰	الاکمال	۴۷۰	الاکمال
۴۹۱	بادلوں کی تخلیق الاکمال	۴۷۰	آداب والا حکام
۴۹۲	لوح محفوظ	۴۷۲	مقدمہ کے دونوں فریق سے برابری کرے
۴۹۲	عرش	۴۷۳	الاکمال
۴۹۲	کرسی	۴۷۳	فیصلے اور جامع احکام الاکمال
۴۹۲	شمس القمر	۴۷۵	تیسری فصل ہدیہ اور رشوت کے بیان میں
۴۹۲	الاکمال	۴۷۶	ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے
۴۹۳	ہوائیں	۴۷۷	رشوت
۴۹۳	الرعد بجلی کی گرج	۴۷۷	ہدیہ
۴۹۴	الحفرفات	۴۷۸	ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے
۴۹۴	الاکمال	۴۷۹	رشوت الاکمال
۴۹۴	تخلیق ارض الاکمال	۴۷۹	امارت سے متعلق ملحقات الاکمال
۴۹۵	تخلیق بحر سمندر کی تخلیق	۴۸۰	کتاب خلق العالم من قسم الاقوال
۴۹۵	الاکمال	۴۸۰	خلق القلم الاکمال
۴۹۶	خلق العالم دنیا کی پیدائش	۴۸۰	خلق العالم الاکمال
۴۹۶	قسم الافعال بدء الخلق... ابتدائے تخلیق	۴۸۱	حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ
۴۹۶	مدت دنیا	۴۸۲	وادی نعمان میں عہد است
۴۹۶	تخلیق قلم	۴۸۳	الاکمال
۴۹۷	خلق الامرواح	۴۸۴	آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر
۴۹۷	آدم علیہ السلام کی تخلیق	۴۸۶	آدم علیہ السلام کے کفن و دفن کافر شتوں نے انتظام کیا
۴۹۸	جنوں کی تخلیق	۴۸۶	ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق
۵۰۱	آسمان کی تخلیق	۴۸۶	الاکمال
۵۰۱	رعد آسمانی بجلی کی تخلیق	۴۸۷	جبریل علیہ السلام کی تخلیق
۵۰۱	تخلیق شمس	۴۸۷	الاکمال
۵۰۳	بادل	۴۸۸	میکائیل علیہ السلام
۵۰۳	کھکشاں	۴۸۸	الاکمال
۵۰۳	الارض زمین	۴۸۸	متفرق ملائکہ الاکمال
۵۰۳	بحر سمندر	۴۸۹	الاکمال
۵۰۳	جامع الخلق	۴۸۹	آسمان اور بادلوں کی تخلیق

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۲۲	فصل ثانی... مہلت اور نرم رویے کے بیان میں	۵۰۵	اسم و مسخ شدہ مخلوقات
۵۲۳	الاکمال	۵۰۵	کتاب خلع قسم الاقوال
۵۲۵	تیسری فصل قرض لینے والے کی حسن نیت اور حسن	۵۰۵	الاکمال
	ادائیگی کا بیان	۵۰۵	کتاب خلع قسم الافعال
۵۲۵	قرضدار کی اللہ کی طرف سے مدد	۵۰۷	خلع کو حلال کرنے والی باتیں
۵۲۶	الاکمال	۵۰۸	خلع خفیے لئے مہر واپس کرنا
۵۲۶	مقروض اگر وفات پا جائے	۵۰۸	حرف الذال
۵۲۷	ادائے قرض کے آداب اور فضائل	۵۰۸	دعویٰ اور دین قرض
۵۲۸	القضاء دین کی دعا	۵۰۸	قسم الاقوال کتاب الدعویٰ
۵۲۹	دوسرا باب بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت	۵۰۹	قبضہ کا حق
۵۳۰	الاکمال	۵۰۹	الاکمال
۵۳۱	مقروض کی جان انکی رہے گی	۵۱۰	نسب کا دعویٰ اور بچے کا منسوب کرنا
۵۳۳	کتاب الدین (قرض) کے لواحق میں	۵۱۱	غیر نبات کی نسبت کرنے والا ملعون ہے
۵۳۳	الاکمال	۵۱۲	نسب کی نفی
۵۳۵	بیع سلم	۵۱۳	الحاق الولد بچے کو لاحق کرنا
۵۳۵	الاکمال	۵۱۳	الاکمال
۵۳۵	کتاب الدین والاسلم قسم الافعال	۵۱۳	کتاب الدعویٰ از قسم الافعال
۵۳۵	قرض کی ممانعت	۵۱۳	آداب الدعویٰ
۵۳۸	قرض دینے کی فضیلت	۵۱۳	نسب کا دعویٰ
۵۳۸	قرض دینے والے کا ادب	۵۱۵	نسب بشوہر سے ثابت ہوگا
۵۳۸	قرض نہیں مہلت	۵۱۶	اولاد کا الحاق
۵۳۹	قرض لینے والوں کے آداب	۵۱۷	ایک بچے کے نسب کے متعلق فیصلہ
۵۴۰	قرض کی واپسی میں کچھ زیادہ دینا	۵۱۹	نسب کی نفی
۵۴۰	قرض کا بوجھ اتارنے کی دعا	۵۲۰	دوسری کتاب
۵۴۱	قرض کے احکام	۵۲۰	قرض اور بیع سلم کے بیان میں
۵۴۲	قرض کے بارے میں	۵۲۰	پہلا باب قرض دینے اور مہلت دینے کے بیان میں
۵۴۲	بیع سلم	۵۲۰	قرض لینے والوں کی اچھی نیت کے بیان میں
۵۴۲	حرف الذال کتاب الذبح	۵۲۰	پہلی فصل حاجت مند کو قرض دینے کی فضیلتیں
۵۴۲	قسم الاقوال	۵۲۰	الاکمال

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۵۶۹	تیسری فصل احکام زکوٰۃ میں	۵۴۳	پہلا باب ذبح کے احکام اور آداب میں
۶۶۹	بکریوں میں	۵۴۶	الاکمال
۵۶۹	دیناروں میں	۵۴۷	دوسرا باب ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں
۵۷۰	اونٹ پر زکوٰۃ کی تفصیل	۵۴۸	کتاب الذبح قسم الافعال
۵۷۰	سائے بکریوں میں	۵۴۸	ذبح کرنے کے آداب اور احکام
۵۷۲	گھوڑے پر زکوٰۃ معاف ہے	۵۴۹	ذبح کی ممنوعات کا بیان
۵۷۳	سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ہے	۵۴۹	حرف الرءاء
۵۷۴	الاکمال	۵۴۹	کتاب الرضاع قسم الاقوال
۵۷۵	گائے کی زکوٰۃ .. الاکمال	۵۵۰	الاکمال
۵۷۵	نقد (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوٰۃ	۵۵۱	رضاعت کی مدت دو سال ہے
	الاکمال	۵۵۱	کتاب الرضاع قسم الافعال
۵۷۵	زیورات کی زکوٰۃ .. الاکمال	۵۵۲	دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے
۵۷۵	اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ	۵۵۷	لے پالک میراث کا حقدار نہیں
۵۷۷	شہد کی زکوٰۃ .. الاکمال	۵۵۸	کتاب الرہن قسم الاقوال
۵۷۷	جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں	۵۵۸	الاکمال
۵۷۷	احکام متفرقہ .. الاکمال	۵۵۹	کتاب الرہن قسم الافعال
۵۷۸	ذیل الاحکام احکام کے بارے میں	۵۶۰	حرف الزای
۵۷۸	زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندے سے متعلق فرع	۵۶۰	زکوٰۃ زینت اور تخیل میں
۵۷۹	الاکمال	۵۶۰	قسم الاقوال کتاب الزکوٰۃ
۵۸۰	زکوٰۃ لینے والے کارندے کو راضی کرنا .. الاکمال	۵۶۰	پہلا باب ترغیب، ترہیب اور احکام میں
۵۸۰	دوسرا باب سخاوت اور صدقہ میں	۵۶۰	پہلی فصل زکوٰۃ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت
۵۸۱	فصل اول سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں		کے بیان میں
۵۸۲	صدقہ کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ	۵۶۲	الاکمال
۵۸۳	اللہ تعالیٰ کی سختی اور نرمی	۵۶۳	دوسری فصل زکوٰۃ روکنے والے پر وعید
۵۸۷	صدقہ کی پرورش	۵۶۴	زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید
۵۸۸	صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے	۵۶۵	مالدار لوگ خسارے میں ہیں
۵۹۰	رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی	۵۶۶	الاکمال
۵۹۱	دواؤ دمیوں پر حد جائز ہے	۵۶۷	قرض و زکوٰۃ نہ دینے پر وعید
۵۹۲	صدقہ سے زندگی میں برکت	۵۶۸	جن جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۲۵	الاکمال	۷۰۹	اضطراری فقر
۷۲۶	انواع زینت کو جامع احادیث ... الاکمال	۷۰۹	فصل
۷۲۶	ناخن کاٹنا ... الاکمال	۷۰۹	ذم السؤل سوال کی مذمت
۷۲۷	بالوں میں کنگھی کرنا اور ان کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا ... الاکمال	۷۱۰	اللہ تعالیٰ سے غنی طلب کرنا
۸۲۷	موٹہ نہ کرنے کی ممانعت	۷۱۲	بلا ضرورت مانگنے پر وعید
۷۲۸	سفید بال مومن کا نور ہے ... الاکمال	۷۱۳	بلا ضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ
۷۲۹	جام کے آئینے میں دیکھنا ... الاکمال	۷۱۴	لوگوں سے سوال نہ کرنے کی تاکید
۷۲۹	انگوٹھی پہننا	۷۱۶	فصل حاجت (ضرورت) طلب کرنے کے آداب
۷۳۰	خضاب	۷۱۶	حاجت کی دعا
۷۳۰	سیاہ خضاب سے اجتناب کرنا	۷۱۶	استخارہ
۷۳۱	سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے	۷۱۷	لینے کا ادب
۷۳۱	الاکمال	۷۱۷	دینے والے کی شکر گزاری
۷۳۲	خضاب لگانے میں ممنوعات چیزوں کا بیان	۷۱۷	بے مانگنے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے
۷۳۳	سیاہ خضاب پر وعید شدید	۷۱۹	الکتاب الثانی ... جرف زاء
۷۳۳	خوشبو	۷۱۹	کتاب الزینت والتجمل ... زینت و آرائشی
۷۳۴	خوشبو کا ہدیہ رد نہ کرنا	۷۱۹	از قسم الاقوال
۷۳۴	الاکمال	۷۲۰	باب اول ... زیب و زینت کی ترغیب
۷۳۴	خوشبو میں ممنوع باتوں کا بیان	۷۲۱	بالوں کا اکرام کرنا
۷۳۵	زیورات اور ریشم	۷۲۱	الاکمال
۷۳۵	الاکمال	۷۲۱	مالداری کے اثرات ظاہر کرنا
۷۳۶	کتاب الزینت قسم الافعال	۷۲۲	دوسرا باب ... زیب و زینت کی انواع و اقسام
۷۳۶	زیب و زینت کی ترغیب	۷۲۲	بالترتیب حروف تہجی
۷۳۶	باب زینت کی انواع میں ... مردوں کی زینت	۷۲۲	احتیال ... سرمہ لگانا
۷۳۶	سرمہ لگانا	۷۲۳	الاکمال
۷۳۶	بال منڈوانا، چھوٹے کرانا اور ناخن کٹوانا	۷۲۳	تیل لگانا
۷۳۷	زینت بال صاف کرنا	۷۲۳	الاکمال
۷۳۸	انگوٹھی پہننا	۷۲۳	بالوں کا حلق کرنا ... منڈوانا، قص کاٹنا، تقصیر
۷۳۸	مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے	۷۲۴	چھوٹے کرنا
			فطرت کی باتیں

صفحہ نمبر	فہرست عنوان	صفحہ نمبر	فہرست عنوان
۷۵۷	مشرق آداب کا بیان	۷۳۹	حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش
۷۵۸	سفر سے واپسی کے آداب	۷۴۰	خضاب
۷۵۹	توشہ سفر	۷۴۱	سیاہ خضاب دھو لینے کی تاکید
۷۶۰	دوران سفر ذکر اللہ کا اہتمام	۷۴۲	رسول اللہ ﷺ کے صرف چند بال سفید تھے
۷۶۲	سفر کی ایک اہم دعا	۷۴۲	الترجیل لنگھنی کرنا
۷۶۳	رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت	۷۴۳	آئینہ دیکھنا
۷۶۵	سفر میں نمازوں کا اہتمام	۷۴۳	خوشبو
۷۶۵	کتاب السحر والعین والکھائنہ	۷۴۳	مردوں کی زینت میں مباح زینت
۷۶۵	جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)	۷۴۳	عورتوں کی زینت زیورات
۷۶۵	قسم الاقوال	۷۴۳	عورتوں کا ختنہ
۷۶۵	فصل اول جادو میں	۷۴۳	عورتوں کی مشرق زینت
۷۶۶	الاکمال	۷۴۳	منوعات
۸۶۶	دوسری فصل نظر لگنا	۷۴۵	حرف السین
۷۶۷	تیسری فصل کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت	۷۴۵	کتاب السفر قسم الاقوال
	(نجومی پن)	۷۴۵	فصل اول سفر کی ترغیب میں
۷۶۸	کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں	۷۴۶	الاکمال
۷۶۸	کتاب السحر والعین والکھائنہ	۷۴۶	دوسری فصل آداب سفر میں
۷۶۸	قسم الافعال جادوگر کو قتل کرنا	۷۴۷	الاکمال
۷۶۹	نظر لگنا	۷۴۸	مشرق آداب
۷۶۹	کہانت	۷۵۱	سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا
		۷۵۲	مشرق آداب از الاکمال
		۷۵۳	سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے
		۷۵۴	تیسری فصل سفر میں ممنوع چیزوں کا بیان
		۷۵۵	الاکمال
		۷۵۵	چوتھی فصل عورت کے سفر میں
		۷۵۶	الاکمال
		۷۵۷	کتاب السفر قسم الافعال
		۷۵۷	فصل سفر کی ترغیب میں
		۷۵۷	فصل آداب سفر میں الوداع کرنا

کتب مجلس نشر اسلام
حیدرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف الحاء من قسم الأقوال

اس میں درج ذیل چار کتابیں ہیں:

۱ حج و عمرہ ۲ حدود ۳ حضانت (پرورش) ۴ حوالہ

کتاب الحج والعمرة

اس میں تین ابواب ہیں، پہلا باب حج کی فضیلت، اس کے وجوب اور آداب سے متعلق ہے۔
اور اس میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل..... فضائل حج سے متعلق

۱۱۷۸۴ حج فی سبیل اللہ میں فقہ (کھانے پینے کا خرچ) سات ۷۰ سو گنا بڑھ جاتا ہے۔ سموہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۷۸۵ مقبول حج کی جزا تو صرف جنت ہے۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۹۵۔

۱۱۷۸۶ حج جہاد ہے اور عمرہ نفل ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن طلحة بن عبید اللہ۔ رواہ طبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابن ماجہ ۶۳۵، ضعیف الجامع ۲۷۶۱۔

۱۱۷۸۸ ہمیشہ حج و عمرہ کرو، کیونکہ یہ گناہوں اور فقر و فاقہ کو اس طرح مٹا ڈالتے ہیں جیسے لوہار کی بجھی لوہے کے رنگ کو مٹا ڈالتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الأفراد والطبرانی فی الاوسط عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۲، النوار ۷۲۔

۱۱۷۸۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ بندہ تو بہت ہی محروم ہے جس کو میں نے جسمانی صحت عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بخشی، پانچ

سال اس پر ایسے گذرتے ہیں مگر وہ میری طرف نہیں آتا۔ یعنی باوجود وسعت و صحت کے حج و عمرہ نہیں کرتا، تو ایسا شخص بہت محروم ہے۔

رواہ ابو یعلیٰ فی مستندہ والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۰ بے شک فرشتے سواری پر حج کو جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل حج کو جانے والوں سے معاف کرتے ہیں۔

رواہ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۷۸۸۔

۱۱۷۹۱ اللہ تعالیٰ ایک حج کے بدلے تین شخصوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں:

۱ میت کو۔ ۲ اس کی جانب سے حج کرنے والے کو۔

۳ اور اس حج (بدل) کا اہتمام کرنے والے کو۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسنده والبیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ
نوٹ: یہ فضیلت حج بدل سے متعلق ہے کہ اگر کوئی شخص مرجائے اس حال میں کہ اس پر حج فرض تھا تو اس کی طرف سے کسی نے حج کر لیا۔ اش۔

۱۱۷۹۲ بے شک اللہ تعالیٰ کے گھروں کو تعمیر کرنے والے ہی اہل اللہ ہیں۔

رواہ عبد بن حمید و ابو یعلیٰ فی مسنده والطبرانی فی الأوسط والبیہقی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۱۸۸۳، الضعیفۃ ۱۶۸۲۔

۱۱۷۹۳ بے شک سواری پر حج کو جانے والے کو اس کی سواری کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں، اور پیدل جانے والے کو اس کے ہر قدم پر

سات سو (۷۰۰) نیکیاں ملتی ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۹۵۹، الضعیفۃ ۴۹۶۔

۱۱۷۹۴ ابلیس کا سرکش شیاطین کا ٹولہ ہے جنہیں وہ کہتا ہے کہ: حاجیوں اور مجاہدین کی ٹوہ میں رہو اور انہیں راستے سے گمراہ کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۱۳۔

۱۱۷۹۵ آؤ ایسے جہاد کی طرف جس میں کوئی کاٹنا نہ چھے، وہ حج ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۱۷۹۶ کیا میں تمہیں ایسے جہاد پر مطلع نہ کروں جس میں کوئی کاٹنا نہیں؟ وہ جہاد حج بیت اللہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الشفاء

۱۱۷۹۷ بندہ کاج سے لوٹتے ہوئے یا رمضان کے روڑے کی افطاری کرتے ہوئے مرجانا بہترین حالت موت ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۹۲۔

۱۱۷۹۸ بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد حج و عمرہ ہے۔ رواہ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۲۶۳۸، مستقر ۱۹۴۔

۱۱۷۹۹ حج و عمرہ کی کثرت فقر و فاقہ روکتی ہے۔ رواہ امحاملی فی امالیہ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۱۶۵، الضعیفۃ ۴۷۷، مستقر ۱۹۴۔

۱۱۸۰۰ حج کرنے والا ہرگز فقر و فاقہ سے دوچار نہ ہوگا۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۰۱ حج کرنے والے کا اونٹ (سواری کا ہر جانور) جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس حج کرنے

والے شخص کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

حج کی فضیلت

۱۱۸۰۲ جس شخص نے مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو وہ شخص اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک ہے) جس دن

اس کی والدہ نے اس کو جنا۔ رواہ عبد الرزاق فی الجامع عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۵۲۔

۱۱۸۰۳ جس شخص نے حالت احرام میں تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر غروب ہوگا اور وہ شخص ایسا لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے (یعنی گناہوں سے بالکل پاک صاف ہوگا)

رواہ أحمد فی مسنده والحاکم فی المستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۱۸۰۴ نہیں دن گزارا کسی مؤمن نے تلبیہ پڑھتے ہوئے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا مگر یہ کہ وہ سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوگا، لہذا وہ شخص اس دن کی مانند (گناہوں سے پاک و صاف) لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی شعب الایمان عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۴۶/۲۔

۱۱۸۰۵ جب بھی کوئی تلبیہ کہنے والا بلند آواز سے تلبیہ پکارتا ہے اور تکبیر کہنے والا بلند آواز سے تکبیر کہتا ہے تو ضرور اس کو جنت کی بشارت و خوشخبری دیدی جاتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۵۰۳/۱۔

۱۱۸۰۶ جب بھی کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں جو پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ بھی تلبیہ پڑھتے ہیں اور اسی طرح سلسلہ زمین کے منتہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
۱۱۸۰۸ جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا اور (دوران حج) نہ کوئی فحش بات چیت کی اور نہ ہی کسی فسق و گناہ میں مبتلا ہوا تو وہ اس دن کی طرح (گناہوں سے پاک و صاف) لوٹے گا جس دن اس کی والدہ نے اس کو جنا تھا۔

رواہ احمد فی مسنده والبخاری والنسائی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۱۸۰۹ بدحواسی اور اضطراب نے مجھے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔ رواہ أحمد فی مسنده عن العباس بن مرداس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۸۸/۱۔
۱۱۸۱۰ جس شخص نے مناسک حج پورے کیے اور مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے مامون رہے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

رواہ عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۰/۶، ضعیف الجامع ۵۷۳/۵۔

۱۱۸۱۱ جس شخص کا انتقال حالت احرام میں ہوا، وہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا۔ رواہ الخطیب فی تاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۵۸۴/۹۔

۱۱۸۱۲ حج کرنے والا، حج کو جاتے ہوئے اور حج سے لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتا ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن أمانة رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۴۴۹/۲۔

۱۱۸۱۳ حاجی و غازی اللہ تعالیٰ کے ”وَدَّ“ (مہمان) ہیں، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے (و عاقبول کرتا ہے) اور جب وہ اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو وہ ان کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۲۷۵/۲۔

حاج کرام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں

۱۱۸۱۴ حج کرنے والا، عمرہ کرنے والا، اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور ارادہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں، جب وہ

اس کو پکارتے ہیں تو ان کی دعا قبول کرتا ہے اور جب مانگتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔ رواہ الشیرازی فی الالقباب عن جابر رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۲۷۵۱۔

۱۱۸۱۵ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے (دعا قبول کرتا ہے) اور جب مانگتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے۔ رواہ البزار عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۱۸۱۶ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ”وفد“ (مہمان) ہیں، جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے، اور جب دعا کرتے ہیں تو وہ ان کی دعائیں قبول کرتا ہے، اور ایک درہم کے خرچ کرنے پر ایک ہزار درہم بدلے میں عطا فرماتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ
۱۱۸۱۷ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ”وفد“ (مہمان) ہیں، جب وہ اس سے سوال کرتے ہیں تو وہ انہیں عطا کرتا ہے اور جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو وہ جواب دیتا ہے، اور جب خرچ کرتے ہیں تو وہ اس کا بدل ان کو عطا کرتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم (نبی کریم ﷺ کی کنیت ہے) کی جان ہے تلبیہ کہنے والا جب بھی بلند مقام پر (چڑھتے ہوئے) تلبیہ کہتا ہے تو اس کے سامنے موجود ہر شے تلبیہ اور تکبیر کہتی ہے یہاں تک کہ زمین کے منہا تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۸۱۸ مسلسل حج اور وہ عمرے جو حج کے ساتھ ہوں، بری موت اور فقر و فاقہ کو دور کرتے ہیں۔

رواہ عبدالرزاق فی الجامع عن عامر بن عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ، مرسلاً ورواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام: ضعیف الجامع ۲۶۹۳۔

۱۱۸۱۹ حج کر لو قبل اس کے کہ تم حج نہ کر سکو، مکہ کے دیہاتی و بدوی وہاں کی وادیوں کے کنارے بیٹھ جائیں گے اور پھر حج کرنے کو کوئی شخص بھی نہ پہنچ پائے گا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے التلکیت والافادۃ ۱۱۵، حسن الاثر ۲۲۳۔

۱۱۸۲۱ حج کرو، کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو دھو ڈالتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الأوسط عن عبداللہ بن جریر رضی اللہ عنہ
کلام: حسن الاثر ۲۲۳، ضعیف الجامع ۲۶۹۶۔

۱۱۸۲۲ حج کرو، مستغنی ہو جاؤ گے (یعنی بالداراری ہوگی فقر دور ہوگا، استغنا پیدا ہوگا) اور سفر کرو صحت مند رہو گے۔

رواہ عبدالرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلاً

یہ روایت مرسل ہے۔

کلام: ضعیف الجامع ۲۶۹۳۔

حاجی سے دعا کی درخواست کرنا

۱۱۸۲۳ جب تم کسی حاجی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے درخواست کرو کہ وہ تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے، کیونکہ اس کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ رواہ أحمد عن ابن عمر
کلام: الشذرة ۱۱۶، ضعیف الجامع ۶۸۹۔

۱۱۸۲۴ حج میں خرچ کرنا (اجر و ثواب کے لحاظ سے) اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرح سے ایک (روپیہ) کا بدلہ سات سو (روپیہ) ہے۔
رواہ أحمد والضیاء، عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۹۹۳۔

۱۱۸۲۵ حج کرنے والا جب اپنے گھر سے نکلتا ہے اور تین دن یا تین راتیں چلتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک و صاف ہو کر نکلتا ہے جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا اور اس کے تمام ایام درجات ہوتے ہیں اور جس نے کسی مرنے والے کو کفن پہنایا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت کے لباسوں میں لباس پہنائیں گے، اور جس شخص نے میت کو غسل دیا تو وہ شخص اپنے گناہوں سے (پاک و صاف ہو کر) نکلتا ہے۔ اور جس شخص نے اس کی قبر پر مٹی ڈالی تو اس کے نامہ اعمال میں اس کے ہر مٹی بھر مٹی کے بدلہ پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ بھی زیادہ وزن لکھ دیا جاتا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۳۔

۱۱۸۲۶ حج و عمرہ اللہ کا راستہ ہیں اور رمضان میں ایک عمرہ کرنا حج کے برابر ہے یا (نفل) حج سے کفایت کرتا ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن أم معقل رضی اللہ عنہ

۱۱۸۲۷ لیکن اچھا اور خوب صورت جہاد مقبول حج ہے۔ رواہ البخاری والنسائی عن عائشہ

۱۱۸۲۸ جب محرم تکبیر پڑھتے ہوئے، اللہ کے لیے اپنا دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اور وہ شخص (گناہوں سے پاک) ایسا لوٹتا ہے کہ جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہے۔

رواہ ابن ماجہ کتاب المناسک باب الظل للمحرم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.....قال فی الزوائد: اس کی سند ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۱۳، ضعیف ابن ماجہ ۶۳۵۔

۱۱۸۲۹ جو شخص اس گھر (بیت اللہ) کو آیا (بغرض حج و عمرہ) اور اس نے نہ کوئی فحش بات چیت کی اور نہ ہی فسق و فجور میں مبتلا ہوا تو وہ ایسا (پاک و صاف) لوٹے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو ابھی جنا ہو۔ رواہ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۰ جو بیت المقدس سے عمرہ یا حج کا احرام باندھ کر آیا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں کو بخش دیں گے۔

رواہ احمد و ابو داؤد عن أم سلمہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۴۹۳۔

بیت المقدس سے احرام کی فضیلت

۱۱۸۳۱ جو مسجد اقصیٰ (بیت المقدس) سے عمرہ کا احرام باندھ کر آیا، تو اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیئے گئے۔

رواہ ابن ماجہ عن أم سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....ضعیف ابن ماجہ ۶۴۷، ضعیف الجامع ۵۴۹۵۔

۱۱۸۳۲ جس شخص نے حج کیا اور (دوران حج) کسی فحش بات چیت اور فسق و فجور میں مبتلا نہ ہوا تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

رواہ الترمذی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۳۳ بہر حال (حج یا عمرے کے لیے) بیت اللہ کے ارادے سے تمہارا گھر سے نکلتا، تو اللہ تعالیٰ تمہاری سواری کے ہر قدم پر تمہارے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور تمہارا ایک گناہ معاف فرمادیتے ہیں، اور تمہارے وقوف عرفہ پر اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے فخر یہ فرماتے ہیں کہ: ذرا میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پرانگندہ بال، گرد آلود، اور لپیک و ذکر کے ساتھ (آوازیں بلند) کرتے ہوئے دور دور سے آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں اور میرے عذاب سے خوفزدہ ہیں حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں۔ اب ان کا یہ حال ہے اور اگر مجھے دیکھ لیں تب ان کا کیا حال ہوگا؟ پس اگر تم پر ریت کے ڈھیر کے مانند، دنیا کے دنوں کی تعداد کی

مانند، اور بارش کے قطرات کی مانند گناہوں کا ڈھیر ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان گناہوں کو تم سے دھو ڈالے گا، اور تمہارا شیطان کو کنکری مارنا، تو ہر کنکری کے بدلے، کبیرہ و مہلک گناہوں میں سے ایک گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ اور تمہارا نعر کرنا (قربانی کرنا)۔

الاکمال

۱۱۸۳۴ مقبول حج کی جزا بدلیہ جنت ہی ہے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے رسول! حج کی عمرگی کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھانا کھانا اور بکثرت سلام کرنا۔ رواہ أحمد فی مسندہ والعقيلي فی الضعفاء والبيهقي فی شعب الايمان عن جابر رضى الله عنه ۱۱۸۳۵ مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے، اور ایک عمرہ اپنے سے پہلے والے عمرہ کی درمیانی مدت (کے گناہوں کا) کفارہ ہے۔

رواہ ابن حبان فی صحيحہ عن أبي هريرة رضى الله عنه ۱۱۸۳۶ ایک حج اپنے سے پہلے والے حج کی درمیانی مدت (کے گناہوں کا) کفارہ ہے اور ایک رمضان اپنے سے پہلے والے رمضان کی درمیانی مدت کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے اور ایک جمعہ اپنے سے پہلے والے جمعہ کی درمیانی مدت کے گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔

رواہ ابو الشيخ عن أبي امامه رضى الله عنه ۱۱۸۳۷ جس شخص نے (حج یا عمرہ کے واسطے) بیت اللہ کا قصد کیا اور اپنے اونٹ پر سوار ہوا تو اس کا اونٹ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس حاجی شخص کے لیے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں، اور اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ (سوار) بیت اللہ تک پہنچ جائے، پھر وہ بیت اللہ کا طواف کرے اور ضفا و مرہ کے درمیان سعی کرے پھر (ارکان) حج کے بعد حلق یا قصر کرے تو وہ اپنے گناہوں سے ایسا (پاک و صاف ہو کر) نکلتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔

رواہ البيهقي فی شعب الايمان عن أبي هريرة رضى الله عنه

حاجی کے ہر قدم پر گناہ معاف ہوتا ہے

۱۱۸۳۸ حاجی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور جو بھی قدم رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے حق میں ایک نیکی لکھ دیتے ہیں۔ رواہ الخطيب فی المتفق والمفترق عن أبي هريرة رضى الله عنه ۱۱۸۳۹ اس حدیث کی سند میں ”دین“ یعنی سببی و کمزوری ہے۔

۱۱۸۳۹ جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے نکلا تو اپنی قیام گاہ پر پہنچنے تک اسے ہر قدم پر ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں، اور اس کے ایک لاکھ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہوتے ہیں۔ رواہ ابن عساکر عن أبي هريرة رضى الله عنه وابن عباس رضى الله عنه ۱۱۸۴۰ حاجی حج کو جاتے ہوئے اور حج سے لوٹتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی ضمان میں ہوتا ہے، لہذا اگر اس کو دوران سفر کچھ تھکاوٹ یا مشقت پیش آئے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ اس شخص کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں، اور اس کے ہر قدم پر جنت میں اس کے ایک لاکھ درجات بلند ہو جاتے ہیں، اور اس کو بارش کے ہر قطرے کے لگنے پر شہید کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رواہ الديلمی عن أبي امامه ۱۱۸۴۱ حاجی اپنے گھر والوں میں سے چار سو لوگوں کی سفارش کرے گا، اور وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک و صاف ہو کر) نکل جائے گا جس دن کہ اس کی ماں نے اس کو جنم تھا۔ رواہ البزار عن أبي موسى رضى الله عنه ۱۱۸۴۲ لگا تار حج یہ حج کرنا اور عمروں کی ترتیب رکھنا دونوں چیزیں فقر و فاقے اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتی ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ الديلمی عن عائشة رضى الله عنها ۱۱۸۴۳ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے ”وہ“ (مہمان) ہیں، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو ان کی پکار سنتا ہے، اور جب وہ اس سے

مغفرت طلب کرتے ہیں تو ان کی مغفرت فرمادیتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی السنن وصنعہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: اس حدیث کی سند میں صالح بن عبداللہ راوی ہیں جن کے متعلق امام بخاری نے ”منکر الحدیث“ ہونا فرمایا ہے۔ زوائد ابن ماجہ
۱۱۸۴۲ اللہ کے وفد (مہمان) تین ہیں۔

۱ حاجی ۲۔ عمرہ کرنے والا۔

۳۔ غازی، جب وہ اس کو پکارتے ہیں تو قبول کرتا ہے اور جب مانگتے ہیں تو عطا فرماتا ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۸۴۵ بوڑھے، بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج و عمرہ کرنا ہے۔ رواہ النسائی والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ۱۹۴ ہفت روزہ، ضعیف الجامع ۲۶۳۸۔

۱۱۸۴۶ جس شخص نے حج و عمرہ کیا اور اسی سال اس کا انتقال ہو تو (سیدھا) جنت میں داخل ہوگا اور جس نے رمضان کا روزہ رکھا اور انتقال
کر گیا تو وہ (بھی سیدھا) جنت میں داخل ہوگا اور جس نے جہاد کیا اور اسی سال مر گیا تو وہ (بھی سیدھا) جنت میں داخل ہوگا۔

رواہ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۱۸۴۷ جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کی غرض سے نکلا اور راستے میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت تک اس کے حق میں غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے
کا ثواب لکھ دیتے ہیں۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۱۸۴۸ جو شخص اس راستے میں حج یا عمرہ کرتا ہوا مر گیا تو اس کو پیش نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی حساب کتاب لیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا
کہ: جنت میں داخل ہو جا۔

رواہ العقیلی فی الضعفاء وابویعلی فی مسنده وابونعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی شعب الایمان والخطیب فی تاریخ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
کلام: الترغیب ۱۷۲، الضعیفۃ ۲۱۸۔
۱۱۸۴۹ جو (مسلمان) مکہ کے راستے میں مر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس سے حساب و کتاب نہ فرمائیں گے۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا وابن عدی فی الکامل عن جابر رضی اللہ عنہ
کلام: روایت محل کلام اور ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۷۲، ۷۳، انتہائی ۳۱۔
۱۱۸۵۰ جو شخص حج یا عمرہ کو جاتے ہوئے یا اس سے لوٹتے ہوئے مکہ کے راستے میں مر گیا تو اس کو حساب و کتاب کے لیے پیش نہیں کیا جائے

گا، بلکہ (سیدھا) جنت میں داخل ہوگا۔ رواہ ابن مندہ فی أخبار اصہبان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۱۸۵۱ (حج و عمرہ کے لیے) مکہ کی طرف جلدی نکلو، کیونکہ تم میں کوئی نہیں جانتا کہ بیماری یا حاجت میں کیا رکاوٹ پیش آجائے اور پھر مکہ نہ جاسکو۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۸۵۲ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی اور فرمایا: قبل اس کے کہ تم پر حوادث پیش آئیں اس بیت اللہ کا حج کرو، تو حضرت
آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ: مجھ پر کیا حوادث پیش آئیں گے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ تم نہیں جانتے، وہ موت ہے، تو حضرت آدم علیہ السلام
نے عرض کی کہ موت کیا ہے؟ تو اللہ نے ارشاد فرمایا کہ: غمگین تم اس کو چکھ لو گے۔ اور پھر تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ موت کیا چیز ہے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

حج نہ کرنے پر وعید

۱۱۸۵۳ جس شخص کو ظاہری حاجت یا ظالم بادشاہ یا قید کر دینے والی بیماری نے حج سے نہ روکا پھر وہ مرجائے تو چاہے یہودی ہو کر مرے یا
نصرانی ہو کر (کوئی پرواہ نہیں)۔ رواہ الدارمی والبیہقی فی شعب الایمان عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۴..... ایلین کاسرکش شاپین کا ٹولہ ہے جنہیں وہ کہتا ہے کہ حاجیوں اور مجاہدین کی ٹوہ میں لگے رہو اور انہیں راستے سے گمراہ کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کو ضعیف کہا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۱۳۔

۱۱۸۵۵..... حج کو نہ چھوڑو چاہے اس کے لیے تمہیں کسی لاغر و کمزور اونٹنی کہ جس کی قیمت دس دراہم کے برابر ہو، پر سفر کر کے جانا پڑے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۶..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ شخص تو بہت ہی محروم ہے جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت بھی عطا فرمائی اور اس کے رزق میں وسعت بھی بخشی، اس پر پانچ سال ایسے حج گزر جاتے ہیں کہ جن میں وہ میری طرف نہیں آتا (یعنی باوجود وسعت رزق و صحت کے حج کو نہیں جاتا تو ایسا شخص ضرور محروم ہے)۔

رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ عن خباب رضی اللہ عنہ

۱۱۸۵۷..... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: وہ شخص تو ضرور محروم ہے جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت عطا فرمائی اور اس کی معیشت میں وسعت دی، اس پر پانچ سال اس طرح گزر جاتے ہیں کہ وہ میری طرف (حج یا عمرہ کو) نہیں آتا۔

رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ والسراج، السنن للبیہقی وابن حبان فی صحیحہ وسعیہ ابن منصور فی سننہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۳۳، المتناہیہ ۹۲۸۔

۱۱۸۵۸..... اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہ شخص تو ضرور محروم ہے کہ جس کو میں نے جسمانی طور پر صحت کی دولت سے نوازا اور اس کے رزق میں وسعت دی، اس پر ہر پانچ سال ایسے حج گزر جاتے ہیں جن میں وہ میری طرف (حج یا عمرہ کو) نہیں آتا۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والعقلمی فی الضعفاء وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۳۳، المتناہیہ ۹۲۸۔

۱۱۸۵۹..... جس شخص نے حج کیا اس حال میں کہ اس پر قرضہ تھا، تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے قرضہ ادا فرمادیتے ہیں (یعنی ایسا بندوبست فرمادیتے ہیں کہ قرضہ ادا ہو جاتا ہے)۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۰..... جب محرم (حج یا عمرہ کا) دن گزرتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے، اس طرح وہ گناہوں سے ایسا پاک و صاف ہو جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو آج ہی جنا ہے۔

رواہ ابن زنجویہ عن جابر رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ۱۱۸۲۸ پر گزری چکی ہے۔

۱۱۸۶۱..... سمندر کا سفر سوائے حاجی یا عمرہ کرنے والے یا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے سوا کوئی نہ کرے، کیونکہ سمندر کے نیچے آگ ہے اور آگ کے نیچے سمندر ہے اور رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس حدیث کی سند میں 'بشیر' ہیں جن کے متعلق امام بخاری نے فرمایا: بشیر بن مسلم کی حدیث صحیح نہیں۔

۱۱۸۶۲..... حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا: اے میرے رب! آپ کے بندوں کا آپ پر کیا حق ہے جب وہ آپ کی زیارت کریں (حج و عمرہ کو آئیں) کیونکہ ہر زیارت کرنے والے کا جس کی زیارت کی جائے، اس پر کوئی نہ کوئی حق ہوتا ہے، تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں انہیں ان کی دنیا کی زندگی ہی میں معاف کر دوں اور جب میں ان سے ملاقات کروں تو ان کی مغفرت کروں۔

رواہ الطبرانی وابن عساکر عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس کی سند ضعیف ہے۔

۱۱۸۶۳..... لوگ حج نہ کر سکتے یہاں تک کہ انہیں اللہ نے اجازت دی، اور انہیں اجازت نہیں دی یہاں تک کہ ان کی مغفرت فرمادی۔

رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۴..... جو مسلمان اللہ کے راستے میں ایک گھڑی حالت جہاد یا تہلیل یا تکبیر پڑھتے ہوئے حالت حج میں گزارے تو سورج اس کے

گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوتا ہے اور وہ شخص ان گناہوں سے (بالکل پاک و صاف) نکل جاتا ہے۔

رواہ الخطیب والدیلمی عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۵ حاجی جو اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ پڑھتا ہے اس کی وجہ سے اس کو ایک خاص خوش خبری دی جاتی ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عمر

۱۱۸۶۶ اللہ اکبر کہنے والا جو خشکی اور تری میں ”اللہ اکبر“ کہتا ہے تو اس کی تکبیر زمین و آسمان کے درمیان خالی جگہ کو نیکیوں سے بھر دیتی ہے۔

رواہ أبو الشیخ عن أبی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۱۸۶۷ قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں ابوالقاسم (نبی کریم ﷺ) کی کنیت مبارکہ ہے) کی جان ہے لا الہ الا اللہ اور تکبیر کہنے

والا جب لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر زمین سے اونچی جگہ پر کہتا ہے تو اس کے سامنے ہر چیز لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتی ہے اور اسی طرح منہجائے زمین

تک یہ سلسلہ چلتا رہتا ہے۔ رواہ أبو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الفصل الثانی

بہ دوسری فصل تارک حج پر وعید سے متعلق ہے

۱۱۸۶۸ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو جو اسے حج بیت اللہ کے لیے (مکہ) پہنچا دے، یا اتنا مال ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن وہ زکوٰۃ

نہیں نکالتا تو ایسا شخص موت کے وقت دنیا میں واپسی کا سوال کرے گا۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ (پر موقوف ہے اور حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ) کا فرمانا ہے کہ ”ضحاک کی روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقطع ہے۔“ تحفۃ الاموزی ۲۲۰/۹۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۵۸۰۳۔

۱۱۸۶۹ جو شخص اتنے زاد سفر اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے (حج و عمرہ کے لیے) بیت اللہ شریف تک پہنچا دے اس کے باوجود وہ حج نہ

کرے تو اب کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں کلام ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۳،

العقبات ۲۳۔

۱۱۸۷۰ اگر میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو ہر سال کے لیے واجب ہو جاتا اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس پر عمل پیرا نہ ہو سکتے، اور جب تم عمل نہ

کرتے تو تمہیں عذاب دیا جاتا۔ رواہ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ ازروائد۔

حج عمر بھر میں ایک مرتبہ فرض ہے

۱۱۸۷۱ اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا حج ہر سال فرض ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا ناس ہو، اگر

میں ہاں کہوں تو کیا چیز تمہیں بچائے گی؟ بخدا اگر میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو (ہر سال) واجب ہو جاتا، اور جب واجب ہو جاتا تو تم اس کو چھوڑ بیٹھتے،

اور جب چھوڑتے تو کفر میں مبتلا ہو جاتے، خبردار! تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ (دین میں) تنگی کرنے والے ہی تھے، بخدا میں نے تو تمہارے

لیے زمین کی ہر چیز حلال کر دی ہے، اور محض اونٹ کے قدم کے برابر کچھ چیزیں حرام کی ہیں اور تم اسی میں جا پڑے ہو۔

رواہ ابن جریر والطبرانی فی الکبیر وابن مردودہ عن أبی امامۃ

۱۱۸۷۲ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو ایک صحابی نے عرض کیا: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں ”ہاں“ کہہ

دیتا تو واجب ہو جاتا پھر تم اس کا اہتمام نہ کر پاتے، جس چیز کے بارے میں میں نے تمہیں چھوڑ دیا تو تم بھی اس سے متعلق مجھے چھوڑ دو (یعنی اس

کے متعلق مجھ سے سوالات مت کرو) تم سے پہلے جو ہلاک ہوئے وہ کثرت سے سوالات اور اپنے انبیاء پر اختلاف ہی کی بنا پر ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو تم اس کے کرنے سے رک جاؤ، اور جب کسی چیز کے کرنے کا حکم دوں تو حسب استطاعت بجا آوری کرو۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۸۷۳۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، تو پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال فرض ہے؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو (ہر سال) واجب ہو جاتا اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اس پر عمل پیرا نہ ہوتے، بلکہ اس پر عمل کر نیکی قدرت واستطاعت ہی نہ رکھتے، حج ایک مرتبہ فرض ہے، اور اگر کوئی زیادہ کرے تو وہ نفل ہوگا۔ رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والسنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۸۷۴۔ اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہذا حج ادا کرو، پوچھا گیا کہ: کیا ہر سال فرض ہے؟ تو نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں ”ہاں“ کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا اور پھر تم اس کے کرنے پر قدرت ہی نہ رکھتے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۸۷۵۔ بلکہ (حج) ایک مرتبہ فرض ہے، اگر کوئی اس سے زیادہ کرے تو وہ نفل ہوگا (رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والحاکم فی مستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ) کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ حج ہر سال فرض ہے یا ایک مرتبہ؟ فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔
 ۱۱۸۷۶۔ حج اور عمرہ دونوں واجب فریضے ہیں۔ رواہ البیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ
 کلام:۔ روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۹۶۔

۱۱۸۷۷۔ جو شخص ایسے توشہ و سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ تک پہنچا دے، اس کے باوجود وہ شخص حج نہ کرے، تو اب کوئی پرواہ نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے: ان لوگوں پر جنہیں استطاعت ہو اللہ کے لیے بیت اللہ کا قصد کرنا ضروری ہے اور جس نے (حج) کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ تمام کائنات سے بے نیاز ہے۔

رواہ الترمذی وضعفہ ابن حریر والبیہقی فی شعب الایمان عن علی رضی اللہ عنہ

یہ حدیث ”۱۱۸۶۹“ پر گزر چکی ہے۔

کلام:۔ روایت ضعیف ہے، ضعیف الترمذی ۱۳۳، الوضع فی الحدیث ۲۲۸/۲۔

۱۱۸۷۸۔ حج اور عمرہ دونوں فریضے ہیں، لہذا تمہیں کوئی نقصان نہیں کہ جس سے بھی شروع کرو۔ رواہ الحاکم عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
 اس حدیث کا موقوف ہونا حج ہے۔

۱۱۸۷۹۔ حج فرض ہے اور عمرہ نفل ہے۔ رواہ ابن ابی داؤد عن ابی صالح ماہان مرسلًا

الفصل الثالث

یہ فصل حج کے آداب اور اس کے محظورات و ممنوعات کے بیان میں ہے

۱۱۸۸۰۔ حج شادی سے پہلے ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔ روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۶۳، الضعیفۃ ۲۲۱۔

۱۱۸۸۱۔ حج کی عمدگی، کھانا کھانا، اور اچھی بات کرنا ہے۔ رواہ الحاکم فی مستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۲۔ تم مناسک حج سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔ رواہ ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:۔ ضعیف الجامع ۴۴۔

۱۱۸۸۳۔ افضل حج بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور ہدی (قربانی) کا خون بہانا ہے (یعنی جس حج میں یہ چیزیں ہوں وہ افضل حج ہے)۔

رواہ النسائی عن ابی عمر رضی اللہ عنہ: رواہ ابن ماجہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

رواہ عبد الرزاق فی الجامع عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ... حسن الاثر ۲۳۴۔

۱۱۸۸۴۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور فرمایا: اے محمد! آواز بلند تلبیہ پڑھنے والے اور ہدیٰ و قربانی کا خون بہانے والے بن جاؤ (یعنی حج میں یہ افعال انجام دو)۔ رواہ احمد فی مسندہ والضیاء عن السائب بن خلاد رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۷۷، الضعیفۃ ۷۷۔

۱۱۸۸۵۔ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! (حج میں) بلند آواز سے تلبیہ پڑھنے والے اور اونٹوں کا خون بہانے والے بن جاؤ۔ رواہ القاضی عبد الجبار فی أمالیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۷۷۔

۱۱۸۸۶۔ جس شخص نے حج کا ارادہ کر لیا تو وہ حج کرنے میں جلدی کرے۔

رواہ أحمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۸۸۷۔ جو حج کا ارادہ کر لے تو اسے چاہیے کہ جلد از جلد حج کر لے، کیونکہ بسا اوقات انسان بیمار وغیرہ ہو جاتا ہے اونٹ یا سواری وغیرہ گم ہو جاتی ہے اور کوئی حاجت (مانعہ) پیش آ جاتی ہے (اور پھر حج نہ کر سکے)۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن الفضل

کلام: ... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں اسماعیل ابو خلیفہ ہے جس کو نسائی نے ضعیف کہا ہے۔

۱۱۸۸۸۔ حج کو جلدی ادا کرو، کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ کیا رکاوٹ پیش آ جائے۔ رواہ أحمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۸۹۔ مکہ کی طرف (حج کے لیے) جلدی نکلو، کیونکہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ساتھ بیماری یا حاجت میں سے کیا رکاوٹ پیش آ جائے (اور پھر حج کو نہ جاسکے)۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیہ والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۸۹۰۔ جب تم میں سے کوئی اپنا حج ادا کر لے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کو جلد از جلد لوٹ آئے، کیونکہ اس کا بڑا اجر و ثواب ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

حرام مال سے حج نہ کرے

۱۱۸۹۱۔ جو شخص مال حرام سے حج کرنے اور یوں کہے: اے اللہ میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تو حاضر نہیں اور نہ ہی نیک بخت، یہ تیرا حج تجھ پر رد ہے۔ رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس وابن عدی فی الکامل عن ابن عمر و رضی اللہ عنہ

کلام: ... اسنی المطالب ۱۱۲، التیمیہ ۱۵۔

۱۱۸۹۲۔ حاجی پر اگر گندہ مال اور کریمہ ہو والا ہوتا ہے۔ رواہ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی نے اس حدیث کے متعلق فرمایا کہ یہ حدیث ہمیں صرف ابراہیم بن یزید الخوزی المکی کی طریق سے معلوم ہے اور بعض اہل حدیث نے ان کے حافظ کی نسبت کلام کیا ہے۔

۱۱۸۹۳۔ سواری حاجی کو اس کی ہر قدم پر ایک نیکی ملتی ہے، جبکہ پیدل حاجی کو اس کے ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں حرم کی نیکیوں میں سے۔

رواہ الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۸۹۴۔ جو شخص مکہ سے پیدل حج کو جائے یہاں تک کہ مکہ کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کے لیے سات (۷۰۰) سو نیکیاں لکھتا

ہے حرم کی نیکیوں میں سے۔ پوچھا گیا کہ حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہر نیکی کے بدلہ ایک لاکھ نیکیاں۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد، الحاکم فی المستدرک و تعقب، السنن للبیہقی وضعفہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے امام ڈھبی نے بھی حاکم پر تنقید فرمائی ہے نیز بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف کہا ہے، نیز دیکھئے الضعیفۃ ۳۹۵
۱۱۸۹۵ پیدل (حج کو جانے والے کو) ستر حج کا ثواب ملتا ہے اور جو شخص سوار (ہو کر حج کو جائے) تو اسے ایک حج کا ثواب ملتا ہے۔

رواہ ابو الدیلمی فی مسند الفردوس عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۱۸۹۶ براگندہ بال ہوتا ہے اور کریمہ بوالا ہوتا ہے۔ رواہ الشافعی و الترمذی، البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
ایک شخص نے کہا: کہ اے اللہ کے رسول! حاجی کون ہوتا ہے؟ فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔
۱۱۸۹۷ مناسک حج سیکھو، کیونکہ یہ تمہارے دین کا حصہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط و الدیلمی فی مسند الفردوس و ابن عساکر عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے۔ ۲۲۵۴۔

المخطورات.....ممنوعات

۱۱۸۹۸ اللہ جل جلالہ نے اس سفر (حج) کو مناسک و ارکان (حج) بنایا ہے اور عنقریب ظالم لوگ اس کو عذاب بنا دیں گے۔

رواہ ابن عساکر عن عمر بن عبد العزیز

یہ حدیث بلا غایت میں سے ہے۔

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۵۹۳۔

۱۱۸۹۹ الرفث رفث کہتے ہیں خش بات چیت کو اور عورتوں سے جماع کرنے کو، اور فسوق کہتے ہیں تمام گناہوں کو اور جدال کہتے ہیں کسی شخص کا اپنے ساتھی سے جھگڑنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:.....ضعیف الجامع ۳۱۵۷۔

الاکمال

۱۱۹۰۰ جس شخص نے حرام مال سے حج کیا، اور (حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے یوں کہا) ”لبیک اللہم لبیک“ یعنی: اے اللہ میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہ تم حاضر ہو، اور نہ ہی نیک بخت، یہ تمہارا حج مردود ہے۔

رواہ الشیرازی فی الالقباب و أبو مطیع فی أمالیہ عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.....الضعیفۃ ۱۰۹۱، القرسیۃ الضعیفۃ ۹۳۔

۱۱۹۰۱ جو شخص حلال مال سے یا تجارت کے مال سے یا میراث کے مال سے حج کرتا ہے تو عرفہ سے نکلنے سے قبل ہی اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جب کوئی مال حرام سے حج کرتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے تو پروردگار فرماتا ہے: نہ تمہارا لبیک اور نہ تمہارا اسعدیک (یعنی نہ تم حاضر ہو اور نہ ہی نیک بخت) پھر اس کا حج لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔

الباب الثانی

بالترتیب مناسک حج کے بارے میں ہے۔ اس باب میں تین فصلیں ہیں

پہلی فصل.....موافقت کے بیان میں

۱۱۹۰۲ اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ”ذوالحلیفہ“ ہے، اور دوسرا راستہ ”نحجہ“ ہے، اور اہل عراق ”ذات عرق“ سے احرام باندھیں گے، اور اہل نجد کا مقام احرام باندھنے کا مقام ”قرن“ ہے اور اہل یمن کے احرام باندھنے کا مقام یلملم ہے۔

رواہ مسلم ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۰۳ اہل مدینہ ذی الحلیفہ سے، اہل شام نحجہ سے، اہل نجد قرن سے اور اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۱۹۰۴ اے عبدالرحمن! اپنی بہن کو لے جاؤ اور اسے تنعیم سے عمرہ کرواؤ۔ رواہ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۰۵ اے عبدالرحمن! اپنی بہن عائشہ کو ردیف سفر بناؤ اور اسے ”تنعیم“ سے عمرہ کرواؤ۔ اور جب تم ”اکمہ“ سے نیچے اترنے لگو تو عائشہ سے کہنا کہ وہ احرام باندھ لیں کیونکہ یہ ایک مقبول عمرہ ہے۔

رواہ أحمد وأبو داؤد والحاكم في المستدرک عن عبد الرحمن بن أبي بكر رضي الله عنه

کلام:..... اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے ”حدیث حسن صحیح“ کہا ہے، جبکہ امام حاکم نے مستدرک میں اس کو شیخین کی شرط پر حدیث صحیح کہا ہے۔

الفصل الثانی

یہ فصل احرام، تلبیہ اور ان کے متعلقات کے بیان میں ہے اور اس فصل میں دو فرعیں ہیں

پہلی فرع.....احرام اور تلبیہ کے بارے میں

۱۱۹۰۶ حیقات بغیر احرام کے پانہ کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۹۴۔

۱۱۹۰۷ یہ بات حج کی تکمیل کا باعث ہے کہ تو گھر سے احرام باندھے۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن أبي هريرة رضي الله عنه

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۳۲۔

۱۱۹۰۸ حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بے شک تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں

اور تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے ہیں، ملک تیرا ہی ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ احمد والنسائی وأبو داؤد والترمذی وابن ماجہ عن ابن

عمر رضي الله عنه رواه أحمد في مسنده والبخاري عن عائشة رضي الله عنها. رواه مسلم وأبو داؤد وابن ماجه عن جابر رضي الله عنه رواه

النسائي عن ابن مسعود رضي الله عنه. رواه أحمد في مسنده عن ابن عباس رضي الله عنه. رواه أبو يعلى في مسنده عن انس رضي الله

عنه. رواه الطبرانی فی الکبیر عن عمرو بن معدیکرب رضي الله عنه

۱۱۹۰۹ حاضر ہوں، اے مخلوق کے رب! حاضر ہوں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن أبي هريرة رضي الله عنه

۱۱۹۱۰ حاضر ہوں، اے اللہ! حاضر ہوں، بے شک خیر تو آخرت کی ہے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضي الله عنه

۱۱۹۱۱ میرے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھ سے کہا: کہ اللہ تعالیٰ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ (اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو) حکم دیں کہ وہ تلبیہ پڑھتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کریں، کیونکہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔

رواہ احمد فی مسنده وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک وابن حبان فی صحیحہ عن زید بن خالد رضی اللہ عنہ
۱۱۹۱۲ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور مجھے یہ حکم دیا کہ میں اپنے صحابہ کو اور جو لوگ میرے ساتھ ہیں ان کو حکم دوں کہ تلبیہ پر اپنی آوازوں کو بلند کریں۔

رواہ احمد فی مسنده وابن عدی فی الکامل وابن حبان فی صحیحہ والحاکم فی المستدرک عن خلاد بن السائب بن الخلال
۱۱۹۱۳ جبریل علیہ السلام نے مجھے احرام میں رفع صوت کا حکم دیا، کہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔

رواہ أحمد فی مسنده والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۱۴ تم میں سے کوئی جتنا ہو سکے اپنی حلال چیز سے فائدہ اٹھائے۔ (یعنی اپنی زوجہ سے وطی وغیرہ کرنا) کیونکہ کچھ معلوم نہیں کہ اس کو اپنے احرام میں کیا رکاوٹ پیش آجائے۔ رواہ البیہقی فی السنن وضعفہ عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱۵ آدمی اپنی اہلیہ اور اپنے کپڑوں سے فائدہ اٹھائے پھر مواقیت کو آجائے۔ رواہ الشافعی السنن للبیہقی عن عطاء مرسلًا

۱۱۹۱۶ تم میں سے جب کوئی احرام باندھے تو اسے چاہیے کہ اپنی دعا پرائیں کہے۔ جب وہ کہے: اے اللہ میری مغفرت فرما، تو اسے چاہیے کہ آمین کہے، اور کسی جانور اور انسان کو لعن طعن نہ کرے، بے شک اس کی دعا قبول ہے، اور جس نے اپنی دعا میں تمام مؤمنین و مؤمنات کو شامل کر لیا تو اس کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے تذکرۃ الموضوعات ۷۳، التزویہ ۱۷۲۔

۱۱۹۱۷ اے اللہ! اس حج کو مقبول حج بنادے، یا کاری اور دکھلاو اور نہ بنانا۔ رواہ العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۱۸ میرے پاس جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ: احرام کے ساتھ اپنی آواز بلند کرو، کہ یہ بات حج کے شعار میں سے ہے۔ (رواہ سعد و الطبرانی فی الکبیر و خلاد بن السائب عن زید بن خالد الجہنی) کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حکم دیا کہ میں با آواز بلند تلبیہ پڑھوں۔ رواہ احمد فی مسنده وابن ماجہ والنسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۱۹۱۹ حاضر ہوں اے مخلوق کے پروردگار، حاضر ہوں۔

رواہ احمد فی مسنده والنسائی وابن ماجہ وابونعیم فی الحلیۃ والبخاری ومسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۱۹۲۰ آدمی کی دلیل اس کا حج ہے، اور اس کا حج بلند آواز (سے تلبیہ) پڑھنا ہے اور جس شخص نے اپنے حج میں اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کی تو جنت اس کے لیے واجب ہوگئی۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۱ میں حاضر ہوں حق طور پر بندگی کرتے ہوئے۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۱۹۲۲ جو تلبیہ پڑھتے ہوئے صبح کرے تو سورج اس کے گناہوں کو لے کر ہی غروب ہوگا۔

رواہ الحاکم فی تاریخۃ عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۱۹۲۳ مؤمن جو تلبیہ پڑھتے ہوئے دن گزارتا ہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے تو وہ سورج (اس کے گناہوں کو لے کر ہی) غائب ہوتا ہے، پھر وہ شخص اس دن کی طرح گناہوں سے پاک و صاف لوٹتا ہے کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنم دیا تھا (اس دن گناہوں سے کتنا پاک و صاف تھا)۔ رواہ البیہقی فی السنن عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

الفرع الثانی

یہ فرع اس بارے میں ہے کہ محرم کے لیے کیا حلال ہے اور کیا حرام؟

لباس

۱۱۹۲۴ نہ قمیص پہنو، نہ عمامہ، نہ شلواریں اور نہ ہی ٹوپیاں اور موزے پہنو جب کہ اگر کوئی جوتے نہیں پاتا تو پھر اسے چاہیے کہ وہ (چمڑے کے) موزے اس طرح پہنے کہ ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے، اور ایسے کپڑے بالکل نہ پہنو کہ جسے زعفران یا درس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار

گھاس ہے) لگا ہوا ہو، اور محرم خاتون نہ ہی نقاب لگائے اور نہ ہی دستانے پہنیں۔ رواہ البخاری و الترمذی و النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۱۹۲۵ محرم نہ میض پہنے، نہ عمامہ باندھے، نہ شلوار پہنے، نہ ٹوپی پہنے اور نہ ہی ایسا کپڑا پہنے جسے درس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) اور زعفران لگا ہو، اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر محرم کے پاس جوتے نہ ہوں تو اسے چاہیے کہ وہ (چمڑے کے) موزے اس طرح پہن لے کہ ٹخنوں سے نیچے ان کو کاٹ لے۔ رواہ احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۶ جو محرم جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے، اور جواز نہ پائے تو وہ محرم کی شلوار پہن لے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ و البخاری و مسلم و النسائی و ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۱۹۲۷ جس محرم کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ (چمڑے کے) موزے پہن لے، اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

۱۱۹۲۸ شلوار اس شخص (محرم) کے لیے ہے جسے ازار نہ ملے، اور (چمڑے کے) موزے اس شخص (محرم) کے لیے ہے جسے جوتے نہ ملے۔ رواہ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۲۹ محرم جب ازار نہ پائے تو اسے چاہیے کہ وہ شلوار پہن لے، اور جب جوتے نہ پائے تو (چمڑے کے) موزے پہنے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۰ محرم جب جوتے نہ پائے تو (چمڑے کے) موزے پہنے، اور ان کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابن شیبہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۱ ازار، چادر اور جوتے پہنو، اگر ازار میسر نہ ہو تو پھر شلوار پہن لو، اور اگر جوتے میسر نہ ہوں تو پھر (چمڑے کے) موزے پہنو، اور ٹوپی اور ایسا کپڑا نہ پہنا جائے جسے درس (یہ ایک خاص قسم کی خوشبودار گھاس ہے) اور زعفران لگا ہو۔ (رواہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہ ایک صحابی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ جب ہم احرام باندھیں تو کیا پہنیں؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۱۹۳۳ آدمی کا احرام اس کے چہرے اور سر میں ہے (یعنی حالت احرام میں چہرہ اور سر کھلا رکھے) اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے (یعنی چہرہ کھلا رکھے)۔ رواہ الحاکم فی تاریخہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۳۴ اپنا جبہ اتار دو، اور اپنے سے زردی کو دھو ڈالو اور تم جو امورا اپنے حج میں انجام دیتے ہو (یعنی جن افعال سے بچتے ہو) اس طرح اپنے عمرہ میں بھی کرو۔ رواہ عن صفوان بن امیہ

ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لیے ”مباح“ ہے..... الاکمال

۱۱۹۳۵ سانپ، بچھو اور چوہا۔ یعنی محرم قتل کر سکتا ہے اور کوئے کی طرف تیر چھیکے اس کو قتل نہ کرے (یعنی اس کو بھگا دے) اور باؤلا کتا اور چیل

اور موزی درندہ (قتل کر سکتا ہے)۔ (رواہ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ) کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ محرم کیا قتل کر سکتا ہے؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

- ۱۱۹۳۶ محرم، کوئے، چیل، بچھو، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ وابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۷ محرم، چیل، بچھو، کوئے، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے، یہ سب موزی جانور ہیں۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۸ محرم، سانپ، بچھو، چیل، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۳۹ محرم، سانپ، بچھو، چوہا، باؤلا کتا، چیل، موزی درندہ قتل کر سکتا ہے اور کوئے کی طرف تیر پھینکے۔ اس کو بھگا دے (لیکن قتل نہ کرے)۔
 رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

موزی جانوروں کا قتل

- ۱۱۹۴۰ محرم، سانپ، بچھو، موزی درندہ، باؤلا کتا اور چوہے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۴۱ محرم، سانپ اور بھیرے قتل کر سکتا ہے۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 یہ حدیث مرسل روایت کی ہے۔
 ۱۱۹۴۲ پانچ ایسے جانور ہیں جو سب موزی ہیں، ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے، وہ جانور یہ ہیں۔ کوئے، چیل، بچھو، چوہا، باؤلا کتا۔
 رواہ احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۱۹۴۳ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ نہیں (وہ یہ ہیں) کوئے، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا۔
 رواہ مالک والطبرانی فی الکبیر و احمد فی مسندہ والبخاری ومسلم والحاکم فی المستدرک والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ البخاری والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن حفصہ رضی اللہ عنہا
 ۱۱۹۴۴ پانچ ایسے موزی (جانور) ہیں جنہیں حرم وغیر حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔ (وہ یہ ہیں) بچھو، چیل، کوئے، چوہا، اور باؤلا کتا۔
 رواہ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۱۹۴۵ پانچ (جانور) ایسے ہیں جن کا قتل حرم میں جائز ہے (وہ یہ ہیں) سانپ، بچھو، چیل، چوہا اور باؤلا کتا۔
 رواہ ابو داؤد والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۴۶ پانچ جانور ایسے ہیں جو سب کے سب موزی ہیں، محرم ان کو قتل کر سکتا ہے اور ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے (وہ یہ ہیں) چوہا، بچھو، سانپ، باؤلا کتا اور کوئے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاصطیاد..... شکار کرنا

- ۱۱۹۴۷ خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔ رواہ الحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے حسن الاثر ۲۵۳، ضعیف الجامع ۴۶۷۔
 ۱۱۹۴۸ خشکی کے شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو، جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا وہ تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو (ورنہ حرام ہوگا)۔ رواہ احمد فی مسندہ وأبو داؤد والترمذی والحاکم فی المستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف النسائی ۱۷۸۔

۱۱۹۴۹ شکار کا گوشت تمہارے لیے حلال ہے اس حال میں کہ تم حالت احرام میں ہو جبکہ وہ شکار تم نے نہ کیا ہو یا تمہارے لیے شکار نہ کیا گیا ہو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۳۵، ضعیف الجامع ۳۶۶۵۔

۱۱۹۵۰ گوہ شکار ہے (محرم پر) اس میں (بطور جزا) ایک بکرا واجب ہے۔ رواہ الدارقطنی فی السنن والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۱ گوہ شکار ہے، پس اسے کھاؤ، اور اگر اس کا شکار محرم نے کیا (یا شکار پر دلالت کی) تو ایک بکرا دم لازم ہو جائے گا۔

رواہ البیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۲ گوہ کے شکار میں مینڈھا ہے (یعنی اگر محرم نے شکار کر لیا تو دم مینڈھا لازم ہوا)۔

۱۱۹۵۳ گوہ میں ایک بکرا ہے (یعنی بطور جزا اگر محرم نے شکار کیا یا اس کے شکار پر دلالت وغیرہ کی)۔ (اسی طرح) ہرن کے شکار میں ایک

بکری، خرگوش کے شکار میں بھیڑ کا بچہ (جو ایک سال سے کم عمر کا ہو) اور جنگلی چوہے کے شکار میں چار ماہ کا بکری کا بچہ۔

رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۴۰۰۳۔

۱۱۹۵۴ شتر مرغ کے انڈے میں ایک دن کا روزہ ہے یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا۔ رواہ البیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۵ شتر مرغ کے انڈے میں کہ جب محرم اس میں ملوث ہو تو اس انڈے کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۰۰۹۔

ان امور کا بیان جن کا کرنا محرم کے لیے ”مباح“ ہے

۱۱۹۵۶ محرم، سرکش درندے، پاگل کتے، چوہے، بچھو، چیل اور کوءے کو قتل کر سکتا ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الترمذی ۱۴۲، ضعیف الجامع ۶۴۳۳۔

۱۱۹۵۷ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے سے محرم پر کوئی گناہ و حرج نہیں۔

۱۔ کوا۔ ۲۔ چیل۔ ۳۔ چوہا۔ ۴۔ بچھو۔ ۵۔ پاگل کتا۔

رواہ مالک و احمد فی مسنده والبخاری ومسلم و ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۸ پانچ ایسے جانور ہیں جو سب کے سب موزی ہیں، ان کو محرم قتل کر سکتا ہے اور ان جانوروں کو حرم وغیرہ میں قتل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ چوہا۔ ۲۔ بچھو۔ ۳۔ سانپ۔ ۴۔ پاگل کتا۔ ۵۔ کوا۔

رواہ احمد فی مسنده عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۱۹۵۹ پانچ ایسے جانور جو سب کے سب موزی ہیں، ان کو حرم میں قتل کیا جاسکتا ہے۔

۱۔ کوا۔ ۲۔ چیل۔ ۳۔ بچھو۔ ۴۔ چوہا۔ ۵۔ پاگل کتا۔

رواہ الترمذی والبخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۶۰ پانچ موزی جانور ہیں حرم وغیرہ میں۔

۱۔ سانپ۔ ۲۔ سیاہ کوا۔ ۳۔ چوہا۔ ۴۔ پاگل گنا۔ ۵۔ گرگٹ

رواہ مسلم والنسائی والبخاری ومسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۱۹۶۱۔ پانچ (جانور) ایسے ہیں کہ جن کا حرم میں قتل جائز ہے۔

۱۔ سانپ ۲۔ بچھو ۳۔ چیل ۴۔ چوہا ۵۔ پاگل کتا۔

رواہ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۲۔ شاید تم اپنے سر کی جوؤں سے تکلیف محسوس کر رہے ہو، اپنا سر منڈاؤ، اور تین دن کے روزے رکھو، اور چھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔ رواہ البخاری ومسلم و ابو داؤد عن کعب بن عجرۃ

۱۱۹۶۳۔ تم میں سے اگر کسی کو حالت احرام میں آنکھوں کی تکلیف ہو تو وہ ایلو کالیپ کرے۔ رواہ مسلم عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۴۔ محرم نہ نکاح کرے، نہ کرائے اور نہ ہی منگنی کرے۔ رواہ مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۵۔ محرم (کا جب انتقال ہو تو) اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دواؤ جن دو کپڑوں میں اس نے احرام باندھا تھا انہیں میں اس کو کفن دو، لیکن اس کو خوشبو نہ لگانا، نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں حالت احرام میں اٹھائے گا۔ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۹۸۵۔

۱۱۹۶۶۔ محرم (کا جب انتقال ہو تو) اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو، اور دو کپڑوں کا کفن دو، لیکن اسے خوشبو نہ لگانا، نہ ہی اس کا سر ڈھانپنا، نہ خوشبو لگانا، کیونکہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے تلبیہ کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

رواہ احمد فی مسنده و البخاری ومسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۶۷۔ حلق کرو اور چھ مساکین کو تین صاع کھانا کھلاؤ، یا تین دن کے روزے رکھو یا ایک قربانی کرو۔

رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۸۔ تم اپنے سر کی جوؤں سے تکلیف میں ہو، حلق کرالو پھر ایک بکری قربانی کرو یا تین دن روزہ رکھو یا چھ مساکین کو تین صاع کھجوریں کھلاؤ۔

رواہ ابن حنن فی صحیحہ عن کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۶۹۔ شاید تم اپنے سر کی جوؤں سے تکلیف محسوس کر رہے ہو، اپنا سر حلق کرالو اور ایک گائے اشعار کر کے یا اس کے قلاہ پہنا کر سوق ہدی کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۷۰۔ گوہ شکار سے، اگر اس میں محرم ملوث ہوا تو اس کی جزا ایک بکرا ہے۔ اور بھروسہ رکھو۔

رواہ ابن خزیمہ و الطحاوی و الحاکم فی المستدرک و ابن مردویہ و البیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۷۱۔ گوہ (کے شکار میں محرم پر) ایک بکرا، ہرن میں ایک بکری اور جنگلی چوہے میں چار ماہ کا بکری کا بچہ بطور جزا کے واجب ہے۔

رواہ البیہقی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ رواہ ابن عدی فی الکامل و البخاری ومسلم عن عمر رضی اللہ عنہ رواہ البخاری

ومسلم عن عمر رضی اللہ عنہ

یہ روایت موقوف ہے اور فرمایا صحیح ہے۔

۱۱۹۷۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا ہے تم نے نہیں سنا، لیکن رخصت کی طرف آؤ، ایک انڈے کی جنایت پر تم پر ایک دن کا روزہ یا ایک

مسکین کو کھانا کھلانا واجب ہے (رواہ احمد فی مسنده البیہقی فی السنن عن رجل من الانصار) کہ ایک شخص نے اپنے اونٹ سے شتر مرغ کے

انڈے دینے کی جگہ کو روند ڈالا جس سے اس کا انڈا ٹوٹ گیا، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایک انڈے کی جنایت پر تم پر ایک اونٹنی کا

جنین واجب ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

رسول! کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔
 ۱۱۹۸۶ حج کو جانے کا ذریعہ تو شاہ اور سواری ہے۔

رواہ الشافعی وابن جریر والبخاری ومسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن جریر والبیہقی فی السنن عن الحسن (حج کو) پہنچا دینے کا ذریعہ تو شاہ اور سواری ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابن مردویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۸۷ اگر کسی بچے نے کوئی حج کیا تو بالغ ہونے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر اس پر ایک حج اور فرض ہوگا (اس لیے کہ پہلا حج نفلی تھا)
 ۱۱۹۸۸ اور اگر کسی غلام نے کوئی حج کیا تو آزاد ہونے کے بعد اگر اسے حج کی استطاعت ہوئی تو اس پر ایک حج اور فرض ہوگا، اور اگر کسی بدوی شخص نے کوئی حج کیا تو اس کے ہجرت کرنے کے بعد حج کی استطاعت ہونے پر ایک حج اور حج فرض ہوگا (اس لیے کہ اس سے پہلا والا حج نفلی تھا)۔

رواہ ابن عدی فی الکامل البیہقی فی السنن ومسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

حج تمتع اور فسخ حج

۱۱۹۸۹ اگر میں پہلے سے ارادہ کر لیتا جو بعد میں پیش آیا تو میں ہدی نہ لاتا اور پھر اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا۔

مسند احمد، بخاری، مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۹۰ اگر میں پہلے ہی اپنا ارادہ کر لیتا جو میں نے بعد میں کیا تو پھر مجھے ہدی لانے کی ضرورت نہ تھی اور میں اس کو عمرہ کر لیتا۔ پس جس کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اس کو عمرہ بنا لے۔ مسلم، ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۱۹۹۱ جو تم نے کہا وہ مجھ تک پہنچ گیا اور میں تم سے زیادہ نیکو کار اور متقی ہوں، اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں حلال ہو جاتا، اگر یہ بعد والے کام میں پہلے ہی ارادہ کر لیتا تو ہدی نہ لاتا۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۹۲ کیا تم مجھے تہمت لگاتے ہو حالانکہ میں آسمان وزمین والوں کا امانت دار ہوں اگر میں پہلے ہی (تمتع کا) ارادہ کر لیتا جس کا میں نے بعد میں ارادہ کیا ہے تو میرے لیے مکہ سے ہی ہدی لے آنا کافی ہو جاتا۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۹۳ جب تم حج اور عمرہ کے ارادہ سے نکلو تو حج تمتع کر لو تا کہ تم کو آسرا نہ رہے۔ اور روٹی کا اکرام کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے آسمانوں اور زمین کی برکتیں کھول دی ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۱۹۹۴ جس نے حج میں روزے رکھے اور تمتع کی صورت میں ہدی دستیاب نہ ہوئی پس وہ تمہارے کسی ایک کے احرام سے عرفہ تک ہوگا اور وہ آخری دن ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ وعائشۃ رضی اللہ عنہا معاً

الفصل الرابع فی الطواف والسعی

چوتھی فصل..... طواف وسعی کے بیان میں

۱۱۹۹۵ جس نے اس گھر (بیت اللہ) کے ساتھ چکر لگائے اور ان کو شمار کیا تو یہ ایسا ہے جیسے ایک غلام کا آزاد کرنا، وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی اٹھاتا ہے اس کے بدلہ اس کا ایک گناہ (صغیرہ) معاف ہو جاتا ہے، اور اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

رواہ الترمذی، والحاکم فی المستدرک، والنسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۶ جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران سوائے ان کلمات کے کوئی بات نہ کی (کلمات یہ ہیں):

سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله

”پاک ہے اللہ کی ذات، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں اور نہیں معبود کوئی سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے گناہ

سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قدرت مگر اللہ ہی کی طرف سے۔

تو اس شخص کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور اس دوران گفتگو بھی کی تو وہ دریائے رحمت میں پیروں کی طرف سے غوطہ زنی کرنے والا ہے جیسے پانی میں پیروں کی طرف سے گھسنے والا۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۱۹۹۷ ایسے سات چکر (بیت اللہ کے) جن میں کوئی لغو (یعنی بے مقصد) کام نہ ہو ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

رواہ عبد الرزاق فی الجامع عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۲۹۔

۱۱۹۹۸ تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفاء مروہ کے درمیان سعی تمہیں حج و عمرے کے لیے کافی ہو جائے گی۔

رواہ ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کثرت طواف کی فضیلت

۱۱۹۹۹ جس نے بیت اللہ کے پچاس (۵۰) طواف کیے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح کے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا (پیدائش کا دن)۔ رواہ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۵۱، ضعیف الجامع ۵۶۸۲۔

۱۲۰۰۰ جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور دو رکعت پڑھیں یہ ایک گردن آزاد کرنے کی طرح ہے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۱ بے شک اللہ تعالیٰ طواف کرنے والوں پر فخر کرتے ہیں۔ رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ، والبیہقی فی شعب الایمان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۸۳۔

۱۲۰۰۲ بیت اللہ کا طواف نماز ہے۔ لیکن اللہ نے اس میں بات چیت کو جائز رکھا ہے سو جو بھی بات کرے خیر ہی کی کرے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابو نعیم فی الحلیۃ والبیہقی فی السنن والحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۳ بیت اللہ کے گرد طواف نماز کی طرح ہے مگر تم اس میں گفتگو کر سکتے ہو، لہذا جو بھی اس میں بات کرے بھلائی ہی کی کرے۔

رواہ الترمذی والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۴ طواف نماز ہے لہذا اس میں گفتگو کم کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۰۵ بیت اللہ کا طواف، صفاء مروہ کے درمیان سعی اور حجرات کی رمی اللہ کے ذکر کے قائم کرنے کے لیے ہی شروع کی گئی ہے۔

رواہ ابو داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۰۸۱، ضعیف ابی داؤد ۴۱۰۔

۱۲۰۰۶ اے بنی عبد مناف کسی کو بیت اللہ کے طواف سے نہ روکو اور دن رات میں جس وقت چاہو نماز پڑھو۔

رواہ أحمد فی مسند و ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و ابن حبان فی صحیحہ و الحاکم فی المستدرک عن جبیر ابن مطعم

۱۲۰۰۷ جب نماز کی اقامت ہوئی جا چکے تو تم طواف کرو (خطاب ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کو جو ام المؤمنین ہیں اپنے اونٹ پر لوگوں کے پیچھے سے۔

رواہ النسائی عن أم سلمة رضی اللہ عنہا

۱۲۰۰۸ لوگوں کے پیچھے سے سوار ہونے کی حالت میں طواف کرو۔ رواہ ابو داؤد نسائی عن ام سلمہ

۱۲۰۰۹ مؤنث ہوں کو کھلا رکھو اور طواف میں سعی کرو۔ رواہ البخاری و ابو داؤد عن ابن شہاب مرسل

کلام: ضعیف الجامع ۱۱۳۷۔

۱۲۰۱۰ اپنے درمیان (کروغیرہ) کو اپنی چادروں کے ساتھ باندھ لو اور تیز تیز (طواف میں) چلو۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۶۷، زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے اور امام دیمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس سند میں مصنف منفرد ہیں اور یہ ضعیف و منکر سند ہے جبکہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں ۴۳۲ پر اس کو صحیح الاسناد فرمایا ہے۔

الاکمال

۱۲۰۱۱ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو بیت اللہ میں سکونت دی تو حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ: بے شک

آپ نے ہر مزدور کو اس کی اجرت دیدی ہے، لہذا مجھے بھی میری اجرت دیجئے، تو اللہ تعالیٰ نے ان پر وحی فرمائی کہ جب تم اس (گھر کا) طواف کرو

گے تو تمہاری بخشش کروں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے رب! میری اجرت میں اضافہ فرما، تو اللہ تعالیٰ نے

فرمایا کہ: تمہاری اولاد میں سے جو بھی اس گھر کا طواف کرے گا میں اس کو بھی بخش دوں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے

پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: وہ طواف کرنے والے جس کی مغفرت چاہیں گے اس کی بھی بخشش کروں گا، راوی کہتے ہیں

کہ: پھر ابلیس گھائیوں کے درمیان کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے میرے پروردگار! تو نے مجھے فنا کے گھر میں ٹھہرایا اور میرا ٹھکانہ جہنم بنا دیا، اور میرے

ساتھ میرے دشمن آدم کو کر دیا، آپ نے اسے عطا فرمایا ہے، لہذا جیسا آدم کو عطا فرمایا ویسا مجھے بھی عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: میں نے تجھے

ایسا کر دیا ہے کہ تو آدم کو دیکھ سکتا ہے لیکن وہ تجھے نہیں دیکھ سکتا، تو ابلیس نے کہا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرمائیں، تو اللہ نے ارشاد

فرمایا کہ: میں نے آدم کے قلب کو تیرا ٹھکانہ بنا دیا ہے، تو ابلیس نے کہا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

میں نے تجھے ایسا بنا دیا ہے کہ تو آدم کے خون کے بہنے کی جگہوں۔ شریانون میں دوڑ سکتا ہے، راوی کہتے ہیں کہ پھر آدم علیہ السلام کھڑے ہوئے

اور عرض کیا کہ: اے میرے رب! آپ نے ابلیس کو عطا فرمایا لہذا مجھے بھی عطا فرمائیے، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے تمہیں ایسا کر دیا، کہ

تم جب نیکی کا ارادہ کرو گے لیکن اسے کرو گے نہیں تو پھر بھی میں اس نیکی کو تمہارے حق میں لکھ دوں گا، تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ:

اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرمائیں، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: میں نے تمہیں یہ خصوصیت عطا فرمادی ہے کہ اگر تم برائی کا ارادہ کرو

گے اور اس پر عمل نہ کرو گے تو میں اس برائی کو تمہارے نامہ اعمال میں نہ لکھوں گا بلکہ اس کے بدلہ تمہارے حق میں ایک نیکی لکھ دوں گا۔ تو حضرت

آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ: اے میرے پروردگار! مجھے مزید عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ایک شے ایسی ہے جو صرف میرے لیے

ہے، اور ایک شے تیرے اور میرے درمیان مشترک ہے، اور ایک شے ایسی ہے جو محض میری طرف سے تم پر فضل و احسان ہے۔

بہر حال وہ چیز جو صرف میرے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم صرف میری عبادت کرو گے، اور کسی بھی شے کو میرا سا جی نہ ٹھہراؤ گے، اور وہ چیز جو

میرے اور تیرے درمیان مشترک ہے وہ یہ ہے کہ تمہاری طرف سے دعا ہوگی اور میری طرف سے قبول کرنا، اور وہ چیز جو تمہارے لیے ہے وہ یہ

ہے کہ تم ایک نیکی کرو گے تو اس کے بدلہ دس نیکیوں کا ثواب لکھ دوں گا، اور وہ چیز جو تم پر میری جانب سے محض فضل و احسان ہے وہ یہ ہے کہ تم مجھ سے

مغفرت طلب کرو گے تو میں تمہاری مغفرت کروں گا، اور میں بڑا بخشش والا اور نہایت رحم والا ہوں۔ رواہ الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۰۱۲ آدمی جو بھی قدم اٹھاتا ہے اور رکھتا ہے یعنی طواف میں تو اس کے بدلہ دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے

ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۱۳ جو بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے (یعنی طواف کرے) اور مقام ابراہیمی میں دو رکعت نماز پڑھے اور زمزم کا پانی پئے تو اللہ

تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو بخش دیں گے چاہے وہ جتنے بھی کیوں نہ ہوں۔ رواہ الدیلمی وابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ
اور دیلمی کے الفاظ یہ ہیں کہ: اللہ تعالیٰ اس کو اس کے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک و صاف) نکال دیں گے جس دن کہ اس کی ماں
نے اس کو جنم دیا تھا۔

طواف کے واجبات کی رعایت

۱۲۰۱۴۔ جس شخص نے اس بیت اللہ شریف کا اس طرح ایک ہفتہ طواف کیا اور اس کے واجبات کی پوری رعایت کی تو ہر قدم کے بدلہ اس کے
حق میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور ایک گناہ بخش دیا جاتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر
ثواب ملتا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن والبیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۲۰۱۵۔ جس شخص نے ایک ہفتہ اس بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیمی سے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی تو وہ محمد کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام: ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو اور اس جیسی تمام احادیث کو موضوع قرار دیا ہے، لیکن علامہ عجلی رحمۃ اللہ علیہ نے
کشف الخفاء میں یہ الفاظ ”عدل محمد“ ذکر نہیں کیے۔

۱۲۰۱۶۔ جس نے بیت اللہ شریف کا ایک ہفتہ اس طرح طواف کیا کہ اس کی واجبات کی پوری رعایت کی اور دو رکعتیں پڑھیں تو اس کے حق میں
نفس غلاموں میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔ رواہ ابو الشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۱۷۔ جس نے ایک ہفتہ بیت اللہ کا طواف کیا، وہ جو بھی قدم رکھتا ہے اور جو بھی قدم اٹھاتا ہے اس کے بدلہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک برائی
مٹا دیتے ہیں، اور ایک نیکی دیجانی ہے، اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر و رضی اللہ عنہ

۱۲۰۱۸۔ اللہ تعالیٰ روزانہ سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ تو ان پر نازل فرماتا ہے جو بیت اللہ کا طواف کر رہے ہوتے ہیں،
اور بیس مکہ والوں پر اور باقی بیس رحمتیں تمام لوگوں پر۔ رواہ الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: الضعیفۃ ۱۸۸، المستدرک ۱۹۵۔
۱۲۰۱۹۔ اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں پر، اور چالیس بیت اللہ کے ارد گرد
معتکفین پر اور (ان میں سے) بیس بیت اللہ کی طرف دیکھنے والوں پر۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۰۔ اللہ تعالیٰ روزانہ سو (۱۰۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ رحمتیں تو بیت اللہ کا طواف کرنے والوں پر، بیس مکہ والوں پر اور
بیس دوسرے تمام لوگوں پر۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۱۔ اللہ تعالیٰ روزانہ ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں نازل فرماتا ہے، ان میں سے ساٹھ تو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والوں پر، چالیس،
نمازیوں پر اور بیس بیت اللہ کی طرف نگاہ کرنے والوں پر۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۲۔ اس بیت اللہ شریف کی بنیاد سات (چکر) اور دو رکعتوں پر ہے (یعنی مقام ابراہیم پر)۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۳۔ از سر نو عمل کرو پس جو گزر گیا وہ تمہارے لیے معاف کر دیا گیا ہے (یعنی گناہ)۔

رواہ الشیرازی فی الالقباب وتمام ابن عساکر عن انظر ماح

فرمایا: میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ”ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ طواف میں تھے کہ ہم پر آسمان برسنے لگا (یعنی
بارش شروع ہوگئی) فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔ ابن عساکر نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا کہ یہ ”غریب جدا“ ہے۔

رواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ

فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف کیا بارش میں، جب ہم فارغ ہو گئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔
کلام: اس حدیث کلام کرتے ہوئے زوائد میں لکھا ہے کہ اس کی سند میں داؤد بن عجلان ضعیف راوی ہے، اس حدیث سے استدلال صحیح نہیں ہے کسی بھی صورت میں۔

۱۲۰۲۴ یہ بات اہل مکہ اور مجاورین تک پہنچا دو کہ وہ بیس ذیقعدہ سے لے کر مناسک حج مکمل کرنے کے بعد لوٹنے تک حجاج کرام کے درمیان
حجر اسود، مقام ابراہیمی اور صف اول کا تخلیہ کر دیں (حائل نہ ہوں) انہیں حج کرنے دیں۔ رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۵ نوح علیہ السلام کی کشتی نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیمی پر دو رکعت نماز پڑھی۔

رواہ الدیلمی عن عبدالرحمن بن زید أسلم عن أبيه عن جده
کلام: روایت ضعیف ہے: الترمذی ۲۵۰۶، ذیل الامالی ۲۰۔
۱۲۰۲۶ اے بنی عبدمناف! میں تم کو آگاہ کروں کہ تم کسی گروہ کو اس گھر کا طواف کرنے سے ہرگز نہ روکنا دن میں اور نہ رات میں۔

الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ. الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم. الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

طواف و نماز سے سہرو کنا

۱۲۰۲۷ اے بنی عبدمناف! تم کسی کو اس گھر کا طواف کرنے سے منع نہ کرو جس گھڑی بھی وہ طواف کرے رات ہو یا دن۔

الدارقطنی فی السنن عن جابر. الکبیر للطبرانی عن جبیر بن مطعم. الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۲۰۲۸ اے بنی عبدمناف اور اے بنی عبدالمطلب! میں تم کو خوب بتاتا ہوں کہ تم لوگ ہرگز کسی انسان کو اس کے گھر کے پاس نماز پڑھنے سے نہ
روکنا کسی گھڑی میں رات ہو یا دن۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۲۹ اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبدمناف! اگر تمہیں بیت اللہ کے امور میں کسی چیز کا والی بنا دیا جائے تو اس بیت اللہ کا طواف کرنے
والے کسی بھی شخص کو مت روکو، رات دن جس گھڑی چاہے وہ نماز پڑھے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۰ اے بنی عبدالمطلب اور اے بنی عبدمناف! اس بیت اللہ کا طواف کرنے والے اور رات دن جس گھڑی چاہے نماز پڑھنے والے کو
مت روکو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

الرمل..... من الاکمال

۱۲۰۳۱ جب تم طواف کو آؤ تو پہلے تین چکروں میں ”رمل“ کرو، تاکہ کفار مکہ تمہاری قوت و طاقت دیکھ لیں (رمل) کہتے ہیں، کندھے اچکا
کر تیز تیز چلنے کو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن سہل بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۰۳۲ قوم (کفار مکہ) نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ قحط سالی اور بھوک نے تمہیں لاغر بنا دیا ہے، تو جب تم داخل مکہ ہو اور اسلام کر لو تو پہلے تین
چکروں میں ”رمل“ کرنا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

ادعية الطواف..... طواف کے وقت کی دعائیں

من الاکمال

۱۲۰۳۳..... تو کہہ (یہ خطاب خدیجہ رضی اللہ عنہا) کو ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو میری خطاؤں کو، اور میرے علم میں میرے ارادے اور اسراف کو

معاف فرما، بے شک اگر تو میری مغفرت نہ فرمائے گا تو یہ گناہ مجھے ہلاک کر ڈالیں گے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عبد الاعلیٰ التمیمی فرمایا: حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول! جب میں بیت اللہ کا طواف کروں تو کیا کہوں؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث اسی طرح مرسل روایت ہوئی ہے۔

۱۲۰۳۴ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو انہوں نے بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیمی پر دو رکعت پڑھیں، پھر یوں دعا کی:

اے اللہ! تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے پس تو میری معذرت قبول کر لے، تجھے میری حاجت معلوم ہے پس میرا سوال پورا کر دے، تو جانتا ہے کہ میرے پاس کیا ہے، پس میرے گناہوں کو بخش دے، میں تجھ کیسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے قلب میں جاں گزریں ہو، اور ایسا سچا یقین مانگتا ہوں کہ میں جان لوں کہ جو کچھ بھی مجھے لاحق ہو گا وہ میرے حق میں لکھ دیا گیا ہے، اور اپنی قضاء قدر پر مجھے راضی رہنے کی توفیق عطا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے آدم! بے شک تو نے مجھے ایسی دعا کے ذریعہ پکارا ہے جو تمہارے حق میں قبول کر لی گئی ہے، اور میں نے تمہاری خطاؤں کو معاف کر دیا ہے، اور تمہارے غموں کو دور کر دیا ہے، اور تمہاری اولاد میں سے جو بھی ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے گا تو میں ضرور اس کے ساتھ یہی معاملہ کروں گا۔ جو تمہارے ساتھ کیا کہ دعا قبول کی، مغفرت کی، اور غموں کو دور کیا اور اس کی آنکھوں کے سامنے سے اس کا فقر و فاقہ بھیج لوں گا، اور اس کے لیے ہر تاجر کے پیچھے سے تجارت کروں گا، اور دنیا اس کے پاس اس کے نہ چاہتے ہوئے بھی ذلیل ہو کر آئے گی۔ رواہ الارزمی، والطبرانی فی الاوسط والبخاری ومسلم فی الدعوات وابن عساکر عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

استلام الرکنین

رکنین کا استلام

۱۲۰۳۵... حجر یمانی کو چھونا گناہوں کو زائل کرتا ہے۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۶ جو بیت اللہ شریف کا طواف کرے تو اسے چاہیے کہ تمام ارکان کا استلام کرے۔ رواہ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن بشیر ابو حذیفہ نامی شخص ”کذاب“ ہے۔

۱۲۰۳۷ اے عمر! تو طاف تو آدی ہے، حجر اسود پر (بوسہ لینے کے لیے) مزاحمت نہ کرنا کہ کمزور نا تو اس کو اذیت دے، اگر تنہائی میں ہو تو استلام حجر اسود کر لینا (بوسہ دے دیدینا)

اثر دھام ہو) تو پھر حجر اسود کا استقبال کر لینا (اس کی طرف منہ کر کے اشارہ سے استلام کر لینا اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھتے رہنا)۔

رواہ البغوی عن شیخ من خزاعہ، مسند احمد، العدنی، البیہقی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۳۸ بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے لہذا جب تم طواف کرو تو بات چیت کم کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن رجل

۱۲۰۳۹ جب لوگ فجر کی نماز پڑھنے لگیں تو تم (یہ خطاب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) کو ہے صفوں کے پیچھے سے اپنے اونٹ پر طواف کر لینا، پھر جب طواف کر چکو تو نکل جانا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

طواف الوداع

۱۲۰۴۰ جس شخص نے بیت اللہ کا حج یا عمرہ کیا تو اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے (اسے طواف وداع کہتے ہیں)۔

کلام: ضعیف الجامع ۵۵۵۵۔

۱۲۰۴۱ کوئی بھی حاجی ہرگز منی سے روانہ نہ ہو، یہاں تک کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو (یہی طواف وداع ہے) اور یہ آفاقی پر واجب ہے اور مکہ والوں پر واجب نہیں ہے۔

السعی

۱۲۰۴۲ بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے لہذا سعی کرو (صفا و مروہ کے درمیان)۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۴۳ سعی کرو (صفا و مروہ کے مابین) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن حبیبہ بنت ابی تجزیہ
 ۱۲۰۴۴ بین الصفا والمروہ (وادی الطح) کو طے نہیں کرنا مکروہ ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ عن ام ولد شبہ رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۴۵ (صفا و مروہ کے درمیان) وادی کو دوڑتے ہوئے طے کرنا ہے۔ مسند احمد، رواہ النسائی عن امرأة صحابة

الاکمال

۱۲۰۴۶ (صفا و مروہ کے درمیان) سعی کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی فرض کی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن حبیبہ بنت ابی تجزیہ
 ۱۲۰۴۷ (صفا و مروہ کے درمیان) سعی کرو، کیونکہ یہ تم پر فرض کی گئی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا
 ۱۲۰۴۸ لا الہ الا اللہ، وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قذیر، لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب وحده۔

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے اس کا کوئی سا جہی نہیں، ملک اسی کا ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو اکیلا ہے جس نے اپنے وعدہ کو پورا کر دکھایا اور اپنے بندے (نبی کریم ﷺ) کی مدد و نصرت فرمائی اور اس اکیلی ذات نے کفار کے لشکر کو شکست فاش دی۔ (رواہ ابو داؤد و مسلم وابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ) کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ دعا صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے پڑھی۔

الفصل الخامس فی الوقوف والافاضة

۱۲۰۴۹ مقام عرفہ پورا کا پورا موقف ہے۔ یعنی ٹھہرنے کا مقام اور مقام منی پورے کا پورا قربانی کرنے کی جگہ ہے، اور مزدلفہ پورے کا پورا موقف ہے اور مکہ کا ہر راستہ اور قربان گاہ ہے۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ والحاکم فی المستدرک عن حابر رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۵۰ عرفہ پورے کا پورا موقف ہے، اور وادی عرفہ سے چل پڑو۔ یعنی وادی عرفہ میں ٹھہرنا نہیں ہے بلکہ یہاں سے آگے چلنا ہے اور مزدلفہ پورے کا پورا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے اور وادی محسر سے چل پڑو (وہاں قیام نہ کرو) اور منی پورا قربان گاہ ہے سوائے حجرۃ عقبہ کی پچھلی جانب (کہ وہ قربان گاہ میں داخل نہیں ہے)۔
 کلام: ضعیف ابن ماجہ ۶۵۰۔

وادی محسر میں وقوف نہ کریں

۱۲۰۵۱ میدان عرفات پورا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے، اور وادی عرفہ سے چل پڑو (وقوف نہ کرو) اور مزدلفہ پورا موقف ہے اور وادی محسر

سے چل پڑو، اور منی پورا قربان گاہ ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ ورواہ مالک رحمۃ اللہ علیہ
 ۱۲۰۵۲ عرفات سارا موقوف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے لیکن بطن عرفہ سے دور ہو اور مزدلفہ سارا موقوف ہے لیکن بطن محسر سے دور رہو۔ اور
 منی کا ہر راستہ قربان گاہ ہے اور تشریق کے سارے دن ذبح کے ہیں۔ مسند احمد عن جبیر بن مطعم

۱۲۰۵۳ عرفہ کا دن سارا موقوف کا ہے۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۵۴ یہ عرفہ کا دن ہے اور یہ ٹھہرنے کی جگہ ہے اور عرفہ سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۵۵ یہ کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور عرفہ سارا کھڑے ہونے کی جگہ ہے۔ ابن ماجہ عن علی رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۵۶ اپنی ان عبادت کی جگہوں پر کھڑے رہو، بے شک تم اپنے باپ ابراہیم کی وراثت پر ہو۔ ابو داؤد، الباوردی عن ابن سریع
 ۱۲۰۵۷ اپنی جگہوں پر کھڑے رہو، بے شک آج کے دن تم حنیٰ کہ اپنے باپ ابراہیم کی وراثت پر ہو۔

مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم زیاد بن سریع
 ۱۲۰۵۸ جس نے ہمارے ساتھ یہ نماز (نماز فجر میدان عرفات میں) پالی اور وہ اس پہلے رات یا دن کی کسی گھڑی میں عرفات میں آگیا تو اس
 نے اپنا مقصد پالیا اور اس کا حج پورا ہو گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن عروۃ بن مضر
 ۱۲۰۵۹ جو ہماری اس نماز میں حاضر ہو گیا اور ہمارے ساتھ وقوف کر لیا حتیٰ کہ ہم یہاں سے کوچ کرنے لگیں اور وہ اس سے پہلے رات یا دن کی
 کسی گھڑی میں عرفہ میں ٹھہر لیا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کا مقصد حاصل ہو گیا۔ الترمذی، ابن ماجہ عن عروۃ بن مضر
 ۱۲۰۶۰ جو طلوع فجر سے قبل عرفہ میں آگیا اس نے حج پالیا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 کلام: ... روایت ضعیف ہے النواضح ۲۹۹۶۔

۱۲۰۶۱ حج عرفہ ہے۔ جو اس رات کو طلوع فجر سے قبل آگیا اس نے حج پالیا۔ منی کے تین دن ہیں۔ جو جلدی کی وجہ سے صرف دو یوم منی میں رہا
 اس پر بھی کوئی گناہ نہیں (اور) جس نے (وہاں سے آنے میں زیادہ) تاخیر کی اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسند احمد، الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن یعمر الدیلمی
 ۱۲۰۶۲ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس مزدلفہ کے دن میں تم کو مہلت دی ہے، پس تمہارے برے آدمی کو اچھا آدمی کر دیا ہے اور اچھے آدمی کے
 لیے وہ سب ہے جو کچھ مانگے، پس اللہ کے نام سے چلو۔ ابن ماجہ، عن بلال بن رباح
 کلام: ... مذکورہ روایت کی سند ضعیف ہے، اس کا راوی ابوسلم غیر معروف الاسم ہے اور وہ مجہول ہے۔ زوائد ابن ماجہ
 ۱۲۰۶۳ (عرفات میں) بطن عرفہ سے ہٹ جاؤ اور بطن محسر سے بھی (مزدلفہ میں) ہٹ جاؤ۔

مسند احمد، الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۶۴ عرفہ آج کا دن ہے جس میں لوگ عرفات میں ٹھہرتے ہیں۔ ابن مندہ، ابن عساکر عن عبداللہ بن خالد بن اسید
 کلام: ... روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۳۷۰۔



الاکمال

۱۲۰۶۵ حج عرفہ (کے دن عرفات میں ٹھہرنے کا نام) ہے، جو شخص جمع (مزدلفہ) کی رات سے نماز فجر سے پہلے پہلے (عرفات میں) آگیا
 اس کا حج پورا ہو گیا، منی کے تین دن ہیں۔ جو دو ہی رہا اس پر بھی کوئی گناہ نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عبدالرحمن بن یعمر الدیلمی

۱۲۰۶۶ جس نے مزدلفہ کا قیام امام اور لوگوں کے ساتھ پایا حتیٰ کہ وہاں سے نکل آئے تو اس نے حج کو پایا اور جس نے قیام مزدلفہ امام اور لوگوں کے ساتھ نہیں پایا اس نے حج نہیں پایا۔ النسائی عن عروۃ بن مضر

۱۲۰۶۷ جس نے ہمارے ساتھ اس جگہ یہ نماز ادا کی، پھر ہمارے ساتھ اس جگہ قیام کیا حتیٰ کہ امام وہاں سے نکلے اور اس سے پہلے وہ عرفات میں رات یا دن کی کسی گھڑی میں آچکا تھا تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس کی مراد نکل آئی۔ مستدرک الحاکم، عن عروۃ بن مضر

۱۲۰۶۸ جو عرفات سے صبح سے پہلے نکل گیا اس کا حج پورا ہو گیا اور جس سے عرفات کاوقوف فوت ہو گیا اس کا حج فوت ہو گیا۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۶۹ (میدان) عرفہ سارا موقف ہے سوائے بطن عرفہ کے اور مزدلفہ سارا موقف ہے سوائے بطن حمر کے۔

ابن قانع، ابو نعیم، عن جندب بن حماسة الحظمی

۱۲۰۷۰ عرفہ کا دن وہ ہے جب امام عرفات میں جائے، قربانی کا دن جب امام قربانی کرے، اور یوم الفطر وہ ہے جب امام افطار کرے۔

السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۲۰۷۱ عرفہ کا دن وہ ہے جب لوگ عرفات میں جائیں۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، الدارقطنی فی السنن، وقال یہ روایت مرسل جید ہے اور عبد الغزیز بن عبد اللہ بن خالد اسید سے مرسل مروی ہے۔

کلام: حسن الاثر ۲۳۲۔

فرع فی فضائل یوم عرفہ و اذکار و الصوم فیہ

عرفہ کے دن کی فضیلت، ذکر و اذکار اور اس دن میں روزہ رکھنے کے بیان میں ایک فرع

۱۲۰۷۲ جس دن اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ کسی بندے یا بندگی کو جہنم کی آگ سے آزاد فرماتا ہے وہ دن عرفہ کا دن ہے، اور اس دن اللہ رب

العزت قریب ہوتے ہیں (آسمان دنیا پر تشریف لاتے ہیں) پھر فرشتوں سے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ: یہ لوگ (عرفہ کے دن جو

لوگ حاضر ہیں) کیا چاہتے ہیں؟ رواہ مسلم والنسائی وابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۰۷۳ اللہ رب العزت عرفہ کی شام کو عرفہ والوں پر اپنے فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ: دیکھو میرے بندوں کو

کہ میرے پاس پراگندہ بال اور گردوغبار میں اٹے ہوئے آئے ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۴ اللہ تعالیٰ عرفات والوں پر آسمان والوں (فرشتے) کے سامنے فخر فرماتے ہیں اور ان سے ارشاد فرماتے ہیں کہ: دیکھو میرے

بندوں کو کہ میرے پاس پراگندہ بال اور گردوغبار میں اٹے ہوئے آئے ہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ والحاکم فی المستدرک والبیہقی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۷۵ جس شخص نے عرفہ کے دن اپنی زبان، کان اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کی تو ایک عرفہ سے دوسرے عرفہ تک اس کے گناہوں کی بخشش

کردی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن الفضل

کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۵۵۶۲۔

۱۲۰۷۶ جس شخص نے چار راتیں زندہ کیں (یعنی ان میں اللہ رب العزت کی بندگی و عبادت کی) تو اس کے لیے جنت ہے وہ چار راتیں یہ ہیں۔

۱ ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ کی رات ۲۔ عرفہ کی رات۔

۳ نحر (قربانی) کی رات ۴۔ عید الفطر کی رات۔ رواہ ابن عساکر عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۳۵۸، الضعیفۃ ۵۲۳۔

۱۲۰۷۷۔ جس شخص نے عید الفطر کی رات اور عید الاضحیٰ کی رات (اللہ کی عبادت سے) زندہ کیس تو جس دن دل میں گے، اس کا دل نہ مرے گا۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۶۱، الضعیفۃ ۵۲۰۔

۱۲۰۷۸۔ بہترین دعا عرفہ کا دن ہے، اور بہترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، ملک بھی اسی کا ہے اور تمام تعریفیں اسی ذات کے لیے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رواہ الترمذی عن عمرو بن شعیب عن أبیہ عن حدہ

کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر تبصرہ کرتے ہوئے ”حدیث غریب“ کہا ہے۔

۱۲۰۷۹۔ افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی دعا ہے، اور افضل ترین بات وہ ہے جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے کہی کہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ رواہ مالک عن طلحہ بن عبید اللہ بن کربز

کلام:..... یہ روایت مرسل ہے، علامہ ابن عبد البر کا کہنا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے ارسال میں کوئی اختلاف نہیں اور اس سند سے کوئی مسند حدیث من وجہ بھی معلوم نہیں کہ جس سے استدلال کیا جائے اور فضائل کی احادیث محتاج استدلال نہیں جبکہ یہی حدیث حضرت علی اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مسند مروی ہے۔

یوم عرفہ افضل ترین دن ہے

۱۲۰۸۰۔ افضل ترین دعا عرفہ کے دن کی ہے، اور میرا اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا افضل ترین قول یہ ہے کہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، جو اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ملک اسی کا ہے، اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے، وہی موت دیتا ہے، اسی کے ہاتھ میں تمام خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۱۔ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا گزشتہ دو سال اور آئندہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، یوم عاشورا (دس محرم الحرام) کا روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ ومسلم و ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۲۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا گزشتہ ایک سال اور آئندہ کے ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۳۔ عرفہ کے دن کا روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گزشتہ ایک سال اور آئندہ ایک سال کے گناہوں کے لیے کفارہ ہو، اور عاشورا (دس محرم) کے دن روزہ رکھنا، بے شک میں اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتا ہوں کہ وہ (روزہ) گزشتہ ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۰۸۴۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک ہزار دن کے روزہ کے برابر ہے۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۵۲۳۔

۱۲۰۸۵۔ عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو سالوں کے روزوں کے برابر ہے ایک سال آئندہ اور ایک سال گزشتہ۔

رواہ الدارقطنی فی فوائد ابن مسدد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۹۴۔

۱۲۰۸۶۔ جس شخص نے عرفہ کے دن روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اس کے دو سالوں کے گناہوں کی بخشش فرما دیتے ہیں، ایک سال آئندہ کے گناہ کی اور ایک سال گزشتہ سال کے گناہوں کی۔ رواہ ابن ماجہ عن قتادہ رضی اللہ عنہ

کلام: التواضع ۲۲۰۳۔

۱۲۰۸۷۔ یوم الترویہ (ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ) روزہ رکھنا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ ہے، اور عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ) روزہ رکھنا دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔ رواہ ابو الشیخ فی الثواب وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۳۳۱۸۔

عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت

۱۲۰۸۸۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین ایام کہ جن میں اس کی عبادت کی جائے وہ ماہ ذی الحجہ کے دس دن ہیں، ان دس دنوں میں سے ہر دن ایسا ہے کہ اس میں روزہ رکھنا ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں ہر رات ایسی ہے کہ اس میں عبادت کرنا لیلۃ القدر میں عبادت کے برابر ہے۔ رواہ الترمذی وابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں ”حدیث غریب“ کہا ہے۔
۱۲۰۸۹۔ اے بھتیجے! بے شک اس دن یعنی عرفہ کے روز (نویں ذی الحجہ کو) جو شخص اپنے کانوں، آنکھوں، اور زبان کی حفاظت کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۰۔ بے شک اس دن جو شخص بھی اپنے کان، آنکھ اور اپنی زبان کی حفاظت کرے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں یعنی عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ)۔ رواہ الخطیب والطبرانی فی الکبیر وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۰۹۱۔ اے لڑکے ٹھہر جا! بے شک یہ ایک ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن میں اپنی آنکھوں کی حفاظت کرتا ہے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے یعنی عرفہ کے دن (۹ ذی الحجہ)۔ رواہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۲۔ اے بھتیجے! بے شک یہ ایک ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن اپنی آنکھوں، کانوں اور اپنی زبان کو حق جگہوں میں استعمال کرنے کے علاوہ دوسری جگہوں میں اس کی حفاظت کرے (گناہ میں استعمال کرنے سے بچائے) تو اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے، یعنی عرفہ کے دن (اور وہ نویں ذی الحجہ ہے)۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۳۔ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ کو) اپنے بندوں کی طرف نظر کرم فرماتے ہیں پس جس شخص کے دل میں بھی ذرہ برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ رواہ الذیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۴۔ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ کو) اپنے بندوں کی طرف نظر کرم فرماتے ہیں پس جس شخص کے دل میں بھی ذرہ برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ رواہ الذیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۰۹۵۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی مخلوق کہ جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو، عرفہ کے روز (نویں ذی الحجہ کو) اللہ رب العزت اس کی ضرور مغفرت فرمادیتے ہیں، کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے ہے یا تمام انسانوں کے لیے عام ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے خاص نہیں بلکہ عمومی طور پر تمام انسانوں کے لیے ہے۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: اس حدیث کی سند میں ”الولید بن القاسم بن الولید“ نامی راوی ہے، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ اس حدیث سے استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

۱۲۰۹۵۔ جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو جس کسی کے دل میں بھی رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا ہے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے، تو کہا گیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ بات صرف عرفات والوں کے لیے خاص ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: صرف ان کے لیے نہیں

بلکہ عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لیے ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۲۰۹۶ جب عرفہ کا دن (نویں ذی الحجہ) ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ مخلص حجاج کرام کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب مزدلفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ تاجروں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب منیٰ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اونٹ والوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں، اور جب حجرہ عقبہ کی رمی کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سائیکلین کی مغفرت فرمادیتے ہیں، پس جو مخلوق اس موقف میں حاضر ہوتی ہے ان سب کی اللہ تعالیٰ مغفرت فرمادیتے ہیں۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ، فی الضعفاء وابن عدی فی الکامل والدارقطنی فی غرائب مالک والدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ ”حدیث منکر“ ہے، الحسن بن علی ابو عبد اللہ النخعی الازدی اس میں متفرد راوی ہیں (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا کہ: الحسن بن علی ثقات راویوں سے موضوع احادیث بیان کرتا ہے، اور ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں کہ جن کی متابعت نہیں کی جاسکتی، اور ان کا کہنا ہے کہ میں نے سوائے پانچ حدیثوں کے اس کی کوئی حدیث نہیں دیکھی، اور جو روایت کی ہیں وہ بھی محتمل ہیں (کہ اس میں بھی کذب سے کام لیا ہو کیونکہ) کتنے مجہول ہیں جو پانچ حدیثوں میں بھی جھوٹ بولنا چاہتے ہیں۔ اور علامہ ابن الجوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔ دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۹۸، الملک ۱۲۳۲۔

۱۲۰۹۷ بے شک تمہارے اس دن میں (نویں ذی الحجہ) اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہارے نیکو کاروں کی بدولت تمہارے گناہگاروں کو عطا فرمایا ہے۔ البغوی عن عبد الرحمن بن عبد اللہ عن ابیہ عن جده

۱۲۰۹۸ بے شک اللہ بزرگ و برتر نے عرفات والوں پر احسان فرمایا ہے، کہ فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ ذرا میرے بندوں کی طرف تو دیکھو، یہ میرے پاس پر اگندہ بال گرد آلود درودور مقامات سے آئے ہیں، میں تمہیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کر لی ہے، اور ان کی رغبت کو دو گنا کر دیا ہے اور ان کے نیکو کاروں کی بدولت ان کے گناہگاروں کو عطا فرمایا: اور ان کے نیکو کاروں نے جو کچھ مجھ سے مانگا سوائے ان کے آپس کے جھگڑوں کے میں نے وہ سب عطا فرمادیا، یہاں تک کہ جب (حجاج کرام) کی جماعت عرفات سے واپس ہو کر مزدلفہ آ جاتی ہے اور وہاں قیام کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) ارشاد فرماتا ہے کہ: اے میرے فرشتو! میرے بندوں کو تو دیکھو، مجھ سے بار بار سوال کر رہے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی دعا قبول کر لی ہے اور ان کی رغبت کو دو گنا کر دیا ہے، اور ان کے نیکو کاروں کی بدولت ان کے گناہگاروں کو بھی عطا فرمایا ہے، اور ان کے نیک لوگوں نے جو مانگا میں نے وہ دیا۔

رواہ الخطیب فی المتفق والمفتقر عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

فرشتوں کے سامنے فخر

۱۲۰۹۹ اللہ تعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے حاجیوں پر فخر فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ذرا میرے بندوں کو تو دیکھو، پر اگندہ بال اور گرد آلود ہیں، گواہ ہوا میں نے ان کی مغفرت کر دی ہے۔ رواہ ابن المنذر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۲۱۰۰ عرفہ کا دن (۹ ذی الحجہ) کتنا ہی اچھا دن ہے کہ اللہ رب العزت اس دن میں آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔

رواہ الدیلمی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۰۱ جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ پاک آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور اپنی مخلوق کو دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے بندوں کو دیکھو پر اگندہ بال اور غبار آلود حال میں ہیں، ملائکہ کے سامنے ان پر فخر فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں میں نے ان کے پاس اپنے رسول کو بھیجا انہوں نے میرے رسول کی تصدیق کی، میں نے ان پر کتاب نازل کی تو وہ میری کتاب پر ایمان لے آئے میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہوں کو بخش دیا ہے اور جب مزدلفہ کی رات ہوتی ہے تب بھی آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور آسمان دنیا کی طرف دیکھتے ہیں پھر

اپنی متقوق کو دیکھ کر اسی طرح ارشاد فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔

ابوالشیخ فی الثواب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۲ جب عرفہ کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر اترتے ہیں، اور فرشتوں کے سامنے ان پر فخر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ذرا میرے بندوں کو تو دیکھو کہ پراگندہ بال اور گرد آلود ہر کشادہ اور تنگ راستے سے مجھے پکارتے ہوئے میرے پاس آئے، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ بخش دیئے ہیں۔ تو فرشتے کہتے ہیں کہ: ان لوگوں میں تو فلاں شخص بھی ہے جو جو گناہ کی طرف منسوب ہے، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: میں نے ان کی بھی مغفرت کر دی ہے، لہذا ایسا کوئی دن نہیں کہ جس میں یوم عرفہ کے برابر لوگوں کو آگ سے نجات و رستگاری کا پروانہ عطا کیا جاتا ہو۔

رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ، والبزار وابن خزيمة وقاسم بن اصبح فی مسنده وعبدالرزاق فی مسنده عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۲۱۰۳ وقوف عرفہ کی رات، اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نازل ہوتے ہیں اور تم پر فرشتوں کے سامنے فخر یہ کہتے ہیں کہ: یہ میرے بندے ہیں، میرے پاس پراگندہ بال ہو کر آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں، پس اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرات کے برابر (بارش) کے قطرات کے برابر اور درختوں کے برابر بھی ہوں تو وہ سب گناہ میں ضرور بخش دوں گا۔

اے میرے بندوں اس حال میں لوٹ جاؤ کہ تمہاری بخشش کر دی گئی اور ان لوگوں کی بھی جن کے لئے تم نے سفارش کی۔

رواہ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۴ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی یوں تو شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتا ہوا دیکھ کر پر غیظ و حقیر ہوتا ہے مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ پر غیظ بھی ہوتا ہے اور ذلیل و خوار بھی) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن ہر خاص و عام پر) اللہ کی نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوہ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح یا اس سے بھی زیادہ ذلیل و خوار اور پر غیظ تھا) پوچھا گیا کہ بدر کے دن کیا دیکھا تھا؟ تو فرمایا (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

الدیلمی عن طلحة بن عبيد الله بن كريب عن له صحبة

۱۲۱۰۵ ایسا کوئی دن نہیں کہ جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر، پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے (یعنی یوں شیطان ہمیشہ ہی آدمیوں کو نیکیاں کرتے ہوئے دیکھ کر پر غیظ و ذلیل و خوار ہوتا ہے، مگر عرفہ کے دن سب دنوں سے زیادہ پر غیظ ہوتا ہے) اور اس کا سبب یہ ہے کہ وہ (اس دن ہر خاص و عام پر) اللہ کی نازل ہوتی ہوئی رحمت اور اس کی طرف سے بڑے بڑے گناہوں کی معافی دیکھتا ہے، ہاں بدر کے دن بھی شیطان کو ایسا ہی دیکھا گیا تھا (یعنی غزوہ بدر کے دن جب مسلمانوں کو عزت اور اسلام کو شوکت حاصل ہوئی تو اس دن بھی شیطان عرفہ کے دن کی طرح یا اس سے بھی زیادہ پر غیظ اور ذلیل و خوار دیکھا گیا تھا)۔ چنانچہ (بدر کے دن) شیطان نے دیکھا تھا کہ جبریل علیہ السلام (مشرکین سے لڑنے کے لئے) فرشتوں کی صفوں کو ترتیب دے رہے تھے۔

مؤطا امام مالک، شعب الایمان للبيهقي عن طلحة بن عبيد الله كريب، مرسلاً رواه البيهقي عند عن ابی الدرداء

یہ حدیث امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی موطا میں روایت کی ہے، اور اس حدیث کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ حدیث ”مرسل“ ہے۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں یہ حدیث موصولاً ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔

۱۲۱۰۶ ایسا کوئی دن نہیں ہے جس میں شیطان کو اتنا زیادہ ذلیل و راندہ اور اتنا زیادہ حقیر، پر غیظ دیکھا گیا ہو جتنا کہ وہ عرفہ کے دن ہوتا ہے۔ اور اس کا سبب یہ ہے کہ اس دن اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہوں سے درگزر فرماتے ہیں۔

رواہ مالک و ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن طلحة بن عبيد الله كريب رضی اللہ عنہ، مرسلاً

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ”مرسل“ روایت کیا ہے۔

۱۲۱۰۷۔ کاش اہل مزدلفہ جان لیتے جو آج اس میدان میں آئے ہیں اور وہ خوشی سے پکاراٹھتے کہ ان کے رب نے ان کی مغفرت کر دی اور اپنا فضل ان پر فرمادیا۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مرسلاً کلام: ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت غیر محفوظ ہے۔

أدعية يوم عرفة..... الاكمال

عرفہ کے دن کی دعائیں

۱۲۱۰۸۔ افضل ترین دعا جو میں نے اور مجھ سے قبل تمام انبیاء نے عرفہ کی رات پڑھی وہ یہ ہے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، وهو علی کل شیء قدير۔
”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا سا جہی نہیں، اسی کا ملک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

رواہ اسماعیل بن عبدالغافر الفارسی فی الاربعین عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۱۰۹۔ عرفہ کے دن میری اور مجھ سے قبل تمام انبیاء کی بڑی دعاؤں میں سب سے بڑی دعا یہ ہے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدير، اللہم اجعل فی قلبی نوراً، وفی سمعی نوراً، وفی بصری نوراً، اللہم اشرح لی صدري ويسر لی امری، وأعوذ بک من وسواس الصدر، وشتات الأمور وفتنة القبر، اللہم انی اعوذ بک من شر ما یلج فی اللیل، وشر ما یلج فی النہار، وشر ما تهب بہ الریاح، وشر بوائق الدھر

”نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے، اکیلا ہے، کوئی اس کا سا جہی نہیں، اسی کا ملک ہے، اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں، میری سماعت میں اور میری بصارت میں نور پیدا فرما دیجئے، اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے، اور میرا معاملہ آسان فرما، اور سینے (دل) کے دوسوں سے ہنگامہ امور سے اور قبر کے فتنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں اس چیز کے شر سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو رات اور دن میں داخل ہوتا ہے، اور اس چیز کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوا میں چلا دیتی ہیں، اور مانے کے مصائب کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ رواہ البیہقی وضعفہ عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: روایت مذکورہ کو امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے بروایت علی رضی اللہ عنہ۔

۱۲۱۱۰۔ جب کوئی مسلمان عرفہ کی رات (نویں ذی الحجہ) موقف پر ٹھہرتا ہے، اور قبلہ رخ ہو کر یہ دعا پڑھتا ہے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد بیده الخیر وهو علی کل شیء قدير مائة مرة، ثم یقرأ أم الكتاب مائة مرة، ثم یقول أشهد أن لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، وأن محمداً عبده ورسوله مائة مرة، ثم یسبح اللہ مائة مرة، فیقول: سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ، ثم یقرأ قل هو اللہ أحد مائة مرة، ثم یقول: اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید محید وعلینا معهم مائة مرة، الا قال اللہ تعالیٰ: یا مالا تکتسی ما جزاء عندی هذا، سحنی، وهلانی وکبرنی وعظمنی، ومجدنی، ونسبنی وعزفنی، والنی علی وعلی علی نسی، اشهدوا یا مالا تکتسی، انی قد غفرت لہ وشفعته فی نفسه، ولو شاء أن یشفع فی کل الموقف لشفعته

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا ملک ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں، اسی کے دست قدرت میں تمام خیر ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (۱۰۰ مرتبہ) پھر سومرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے، پھر ۱۰۰ مرتبہ کہے: کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، پھر سو (۱۰۰) مرتبہ ”سبحان اللہ“ پڑھے، پھر سو (۱۰۰) مرتبہ یہ دعا پڑھے: پاک ہے اللہ، اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں ہے قوت و طاقت مگر اللہ کے ساتھ، پھر ۱۰۰ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے، پھر ۱۰۰ مرتبہ کہے: اے اللہ محمد ﷺ پر اور ان کی اولاد پر درود بھیجے جیسا کہ آپ نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد پر درود بھیجا، بے شک آپ حمد و بزرگی والے ہیں، اور ان کے ساتھ ہم پر بھی رحمتیں نازل فرما۔

(جب بندہ یہ دعا کرتا ہے تو) اللہ تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں: اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کی کیا جزا ہے؟ کہ اس نے میری تسبیح، تہلیل، تکبیر، تعظیم، تجید، بیان کی اور مجھے منسوب کیا، میری تعریف کی، اور مجھ پر شاکہ کی، اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ اے میرے فرشتوں گواہ رہو! کہ میں نے اس کی مغفرت کر دی ہے اور اس کے حق میں اس کی سفارش قبول کر لی ہے اور اگر وہ موقف والوں کے حق میں سفارش کرے تو میں ضرور اس کی سفارش قبول کروں گا۔

کلام: ... ابو بکر بن مہران حافظ کا کہنا ہے کہ اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن محمد الحارثی، محمد بن سوقة سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اور امام نے فرمایا کہ: اس حدیث کا متن غریب ہے، اور اس کی سند میں کوئی راوی بھی روایت گھڑنے کی طرف منسوب نہیں ہے۔ روایت ضعیف ہے۔ اللہ علیہ السلام ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸۔

۱۲۱۱ جو شخص عرفہ کی رات کو اس دعا کے ساتھ دعا مانگتا ہے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے جبکہ دعا کرنے والا کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے (ورنہ قبول نہیں ہوتی) دعا یہ ہے:

سبحان اللہ الذی فی السماء عرشہ، سبحان الذی فی الأرض موطنہ، سبحان الذی فی البحر سبیلہ، سبحان الذی فی القبور فضاؤہ، سبحان الذی فی الجنة رحمته، سبحان الذی فی النار سلطانہ، سبحان الذی فی الہوی روحہ، سبحان الذی رفع السماء، سبحان الذی وضع الأرض، سبحان الذی لا منجاة منہ الا الیہ۔

”پاک ہے وہ ذات کہ جس کا عرش آسمان پر ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جس کا موطن زمین میں ہے، پاک ہے وہ ذات کہ سمندر میں جس کا راستہ ہے، پاک ہے وہ ذات کہ قبروں میں جسکی فضاء ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جنت میں جس کی رحمت ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جہنم میں جس کی بادشاہت ہے، پاک ہے وہ ذات کہ خواہش میں جس کی روح ہے، پاک ہے وہ ذات کہ جس نے آسمان کو بلند کیا، پاک ہے وہ ذات کہ جس نے زمین کو بچھایا، پاک ہے وہ ذات کہ نجات کا راستہ صرف اسی کی طرف ہے۔“

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

صوم عرفہ من الاکمال

عرفہ کے دن کا روزہ

۱۲۱۲ جس شخص نے عرفہ (نویں ذی الحجہ) کا روزہ رکھا تو وہ اس کے لیے دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳ جس شخص نے عرفہ کا روزہ رکھا تو اس کے مسلسل دو سالوں کے گناہ بخش دیئے گئے۔

رواہ عبد بن حمید والطبرانی فی الکبیر وابن حریر السنن لسعید بن منصور عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ

- ۱۲۱۱۴ عرفہ کے دن روزہ رکھنا گزشتہ سال کے (گناہوں) کا کفارہ ہے۔ رواہ احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۲۱۱۵ عرفہ کے دن کاروزہ ایک سال کے روزوں جیسا ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۱۶ عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس سال کے بعد والے سال (دوسرا) روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ اور دس محرم الحرام (یوم عاشورا) کو روزہ رکھنا ایک سال روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۱۷ ذی الحجہ کے شروع کے دس ایام میں سے ہر دن کاروزہ ایک مہینہ روزہ رکھنے کے برابر ہے، اور عرفہ (نویں ذی الحجہ) کے دن روزہ رکھنا چودہ ماہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ رواہ ابن زنجویہ عن راشد بن سعید، مرسل
- ۱۲۱۱۸ عرفہ کے دن روزہ رکھنا اس سال کے (گناہوں) کا کفارہ ہے جس سال میں تم ہو (یعنی جس سال عرفہ کاروزہ رکھا اس سال کے گناہوں کا کفارہ ہے) اور اس کے بعد والے سال کا بھی۔ یعنی عرفہ کاروزہ ۲ سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے۔
- رواہ الطبرانی فی الکبیر عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۱۹ عرفہ کے دن روزہ رکھنا دو سالوں کے گناہوں کا کفارہ ہے، ایک پہلے والے سال کا اور ایک بعد والے سال کا۔
- رواہ ابن ابی الدنیا فی فضل عشر ذی الحجہ عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

الافاضة من عرفة..... من الاكمال

میدان عرفات سے روانگی

- ۱۲۱۲۰ اُما بعد! مشرکین اور مجوسی اس جگہ (عرفات) سے اس وقت روانہ ہوتے جب سورج پہاڑوں کی چوٹیوں پر ہوتا، گویا کہ وہ مردوں کے عمامے کی مانند ہوتا تھا، جبکہ ہم اس (جگہ سے) غروب آفتاب کے بعد روانہ ہوتے ہیں۔
- ۱۲۱۲۱ اے لوگو! نرمی اختیار کرو، پرسکون رہو، کیونکہ حرکت کرنا (جلد بازی) نیکی نہیں ہے۔
- رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

الوقوف بمزدلفة

مقام مزدلفہ میں ٹھہرنا

- ۱۲۱۲۲ مقام مزدلفہ سارے کا سارا موقف (مقام وقوف) ہے۔ رواہ النسائی رحمۃ اللہ علیہ عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۲۳ یہ قزح پہاڑ ہے اور یہی موقف ہے۔ اور جمع (یعنی مزدلفہ) سارے کا سارا موقف ہے، اور میں نے یہیں قربانی کی، اور مقام ”منیٰ“ سارے کا سارا ”قربان گاہ“ ہے، لہذا اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو۔ رواہ ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ عن علی رضی اللہ عنہ
- نوٹ: ”قزح“ ایک پہاڑ کا نام ہے جو مقام مزدلفہ میں ہے۔ اور مزدلفہ کو ”جمع“ بھی کہتے ہیں۔
- ۱۲۱۲۴ یہ قزح (مزدلفہ کا پہاڑ) ہے اور یہی موقف ہے، اور جمع (مزدلفہ) سارے کا سارا موقف ہے، یہ قربان گاہ ہے اور مقام منیٰ سارے کا سارا قربان گاہ ہے۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۲۱۲۵ وادیٰ نخسر سے چل پڑو (وہاں وقوف نہ کرو) اور چنے کے برابر کنکریاں لے لو۔
- رواہ احمد فی مسنده والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نزول منی..... من الکمال

مقام منی میں اترنا

۱۲۱۲۶ کسی شخص کے لیے مناسب نہیں ہے کہ منی میں کسی جگہ کو حلال جانے کہ وہاں اتر جائے۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الفصل السادس..... چھٹی فصل

رمی جمار یعنی مناروں کو کنکریاں مارنے کے بیان میں

جمار دراصل سنگریزوں اور کنکریوں کو کہتے ہیں اور جمار حج ان سنگریزوں اور کنکریوں کا نام ہے جو منارے پر مارے جاتے ہیں اور جن مناروں پر کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں جمار کی مناسبت سے ”جمرات“ کہتے ہیں۔ جمرات تین ہیں۔ ۱۔ جمرۃ اولیٰ۔ ۲۔ جمرۃ وسطیٰ۔ ۳۔ جمرۃ عقبہ۔

یہ تینوں جمرات منی میں واقع ہیں اور بقرعید کے روز یعنی دسویں ذی الحجہ کو صرف جمرۃ عقبہ پر کنکریاں پھینکی جاتی ہیں پھر گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں کو تینوں جمرات پر کنکریاں مارنا واجب ہے۔ ۱۲۱۲۷

۱۲۱۲۷ تم میں سے جب کسے جمرۃ عقبہ کی رمی کر لی تو اس کے لیے سوائے عورتوں کے (یعنی بیویوں سے جماع کے) سب کچھ حلال ہے۔

رواہ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۲۸ جب تم نے (جمرات کی) رمی کر لی اور سر منڈا لیا تو اب تمہارے لیے سوائے عورتوں کے ساتھ (جماع کے) خوشبو، کپڑے وغیرہ سب بچھو حلال ہے۔

کلام: روایت محل کلام ہے حسن الاثر ۲۴۳ ضعیف الجامع ۵۲۷۔

۱۲۱۲۹ یہ ایسا دن ہے کہ اس میں تمہارے لیے آسانی کی گئی ہے کہ جب تم رمی جمرۃ کر لو تو سوائے عورتوں کے تم پر ہر وہ چیز حلال ہے جو تم پر حرام نہ تھی (البتہ بیویوں سے جماع حلال نہیں) پھر اس گھر کا طواف کرنے سے قبل شام کو تم دوبارہ محرم ہو جاؤ۔ گے رمی جمار کرنے سے پہلے کی

شرح حتی کہ تم اس گھر کا طواف کر لو۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۳۰ اگر تو نے جمرات کی رمی کی تو قیامت کے دن وہ ایک نور ہوگا۔ رواہ البزار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۲۶۔

۱۲۱۳۱ اے لوگو! (دوران رمی) تم میں سے بعض لوگ بعضوں کو قتل نہ کریں اور نہ ہی تکلیف پہنچائیں اور جب تم جمرہ کی رمی کرو تو خذف کی کنکریوں کی طرح (یعنی چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو (نہ کہ بڑے پتھر ماریں) کہ تم میں بعض بعض کو قتل کر ڈالیں یا زخمی کر دیں۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد عن ام حنبلہ

۱۲۱۳۲ مناروں پر خذف کی کنکریوں کی طرح (یعنی چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن رجل من الصحابة رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۶۔

۱۲۱۳۳ استنجی طاق ہے (یعنی استنجہ کے لیے تین یا طاق عدد ڈھیلے لینے چاہئیں) کنکریاں پھینکنی طاق ہیں (یعنی سات کنکریاں پھینکنی چاہئیں) صفا اور مروہ کے درمیان سعی طاق ہے (یعنی ان دونوں کے درمیان سات مرتبہ پھرنا چاہیے خانہ کعبہ کے گرد طواف طاق ہے۔ یعنی

سات چکر کا ایک طواف ہے) اور جب تم میں سے کوئی شخص اگر دھونی لینا چاہے تو اسے چاہیے کہ طاق (یعنی تین یا پانچ یا سات مرتبہ) لے۔

رواہ مسلم رحمۃ اللہ علیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۲۔ اے میرے چھوٹے لڑکے! حجرہ عقبہ کی رمی نہ کرو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے (کہ سورج طلوع ہونے کے بعد رمی کرو)۔

رواہ احمد فی مسندہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۵۔ نہیں حج کیا کسی شخص نے مگر یہ کہ اس کی کنکریاں اٹھالی گئیں۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

یعنی حج کے مقبول ہونے کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ حاجی جن کنکریوں سے رمی کرتا ہے وہ اٹھالی جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں افراد رمی کرتے ہیں اس کے باوجود وہاں کنکریوں کا پہاڑ نہیں بنتا ورنہ اتنے افراد ہر سال رمی کریں تو ایک بڑا پہاڑ بن جانا کوئی عیب ہی نہیں بلکہ قوی ہے۔

الاکمال

۱۲۱۳۶۔ حجرہ عقبہ کی رمی مت کرو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۷۔ اے لوگو! حجرہ عقبہ کے پاس (رمی کرتے ہوئے) اپنے آپ کو قتل مت کرو (کہ بڑے پتھر مارنے لگو کیونکہ اس طرح تو تم اپنے کو ہلاکت

میں ڈالو گے بلکہ) خذف کی کنکریوں کی طرح (چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارو۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ام حنبلہ الارذیہ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۳۸۔ خذف کی کنکریوں کی مانند (چھوٹی چھوٹی) کنکریوں سے حجرہ کی رمی کرو۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن خزیمہ والباوردی وابن قانع، والطبرانی فی الکبیر، السنن لسعید بن منصور عن حرملة بن عمرو الاسلمی عن

عمہ ابن سنان بن سنة الکبیر للطبرانی عن الحرماس بن زیاد عن ابیہ السنن للبیہقی عن عبد الرحمن بن معاذ التیمی

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶/۴۷۶۔

۱۲۱۳۹۔ تم رمی کرو، اور کچھ حرج نہیں۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابن ماجہ، السنن ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے رمی سے پہلے قربانی کر لی ہے (اب رمی کروں؟) تو آپ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۱۴۰۔ جس چیز کے تم سب سے زیادہ محتاج ہو گے وہ اپنے رب کے پاس پالو گے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فرمایا: ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے مناروں پر کنکریاں پھینکنے سے متعلق سوال کیا کہ اس میں مجھے کیا ثواب ملے گا؟ تو فرمایا: پھر مذکورہ

حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۱۴۱۔ ان کنکریوں میں سے جو قبول ہو جاتی ہیں وہ اٹھالی جاتی ہیں (اور حج مقبول ہو جاتا ہے) اور اگر یہ بات نہ ہوتی تو تم جمرات کی

کنکریوں کو پہاڑوں کی طرح دیکھتے (یعنی ان کنکریوں سے وہاں پہاڑ بن جاتے)۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی سعید

۱۲۱۴۲۔ جس شخص نے حجرہ اولیٰ جو کہ حجرہ عقبہ کے قریب ہے، پر سات کنکریاں پھینکیں، پھر وہاں سے چلا اور اپنا جانور قربان کیا پھر سر منڈایا تو

حج کی وجہ سے اس پر جو کچھ حرام تھا اب وہ حلال ہو گیا۔ رواہ الزہر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۴۳۔ جب تم حجرہ کی رمی کر چکو تو تمہارے لیے سوائے عورتوں کے سب کچھ حلال ہو گیا۔ البتہ بیویوں سے جماع کی ابھی بھی اجازت نہیں۔

رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۴۴۔ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مناسک حج کی ادائیگی کے لیے آئے، تو حجرہ عقبہ کے قریب شیطان سامنے آ گیا، تو

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں، یہاں تک کہ شیطان زمین میں دھنس گیا، پھر شیطان حجرہ ثانیہ (دوسرے منارے)

کے قریب سامنے آگیا تو پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جمرہ ثالثہ (تیسرے منارے) کے پاس سامنے آگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔

رواہ ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲۱۳۵ جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جمرہ عقبہ لے کر آئے تو شیطان سامنے آگیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جمرہ قصویٰ کی طرف لے کر آئے تو شیطان سامنے آگیا، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شیطان کو سات کنکریاں ماریں کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت اسحاق علیہ السلام نے اپنے والد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) سے فرمایا: اے ابا جان! جب آپ مجھے ذبح کریں تو مجھے مضبوطی سے باندھ دیجئے تاکہ میں نہ پھڑپھڑاؤں کہ کہیں میرے خون کے چھینٹے آپ پر نہ پڑیں، تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو مضبوطی سے باندھ دیا، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لیے چھری اٹھائی اور ذبح کرنا چاہا تو پیچھے سے صدا آئی کہ: اے ابراہیم! آپ نے خواب سچ کر دکھایا ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الحلق من الاکمال

سرمنڈوانا

فائدہ: دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مارنے کے بعد منیٰ ہی میں ہدیٰ ذبح کی جاتی ہے، اس کے بعد سرمنڈوا کر یا بال کتر واکر احرام کھول دیا جاتا ہے، اس طرح رنٹ (عورت سے جماع وغیرہ) کے علاوہ ہر وہ چیز جو احرام کی حالت میں ممنوع تھی، جائز ہو جاتی ہے (احرام سے نکلنے کے لیے بال کتر واکر کی بنسبت سرمنڈوانا افضل ہے)۔

۱۲۱۳۶ اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، یہ دعا آپ نے تین مرتبہ دی۔ رواہ ابن مندہ وأبو نعیم عن جابر الازرق رضی اللہ عنہ الغاصری ۱۲۱۳۷ اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بال کتر واکر والوں کے لیے دعا رحمت کیجئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، تیسری مرتبہ میں آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی کہ (اے اللہ! بال کتر کرنے والوں پر بھی رحم فرما)۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن قانع، السنن لسعید بن منصور، عن حششی بن حنادة مسند احمد، ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ابن ابی شیبہ عن زید بن ابی مریم عن مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن مالک بن ربیعۃ عن ابن عباس، الکبیر للطبرانی عن ام الحصین، مسند احمد عن قارب ۱۲۱۳۸ اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! بال کتر کرنے والوں کے لیے دعا رحمت فرمائیے! آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! سرمنڈوانے والوں پر رحم فرما، آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ میں یہ ارشاد فرمایا: (اے اللہ! بال کتر کرنے والوں پر بھی رحم فرما)۔

موطا مالک، ابوداؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن احمد بن حنبل فی سننہ، الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ مسند احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم عن ام الحصین، ابوداؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن قارب ۱۲۱۳۹ جس شخص نے احرام کی وجہ سے اپنے سر (کے بالوں) کو گوند وغیرہ سے چپکا کر منڈہ نہ بنایا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا سر منڈائے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

فائدہ: تلبید کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا کر مندرہ نہ بنائے تاکہ حالت احرام میں طویل مدت رہنے کی بدولت بال پر گندہ بھی نہ ہوں اور اس میں جوئیں بھی نہ پڑیں۔

کلام: روایت محل کلام ہے: اللطیفۃ ۴۳۔

۱۲۱۵۰ پیشانیاں نہ رکھی جائیں (یعنی نہ منڈوائی جائیں) مگر اللہ کے لیے حج یا عمرہ کرتے ہوئے اور یہ فعل اس کے علاوہ کرنا مثلاً (شکل بگاڑنے کے مترادف) ہے۔ الشیرازی فی الالتقاء، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۵۱ پیشانیاں پست نہ کی جائیں (سر نہ منڈوائے جائیں) مگر حج یا عمرہ میں۔ الدارقطی فی الافراد عن حابر رضی اللہ عنہ

الفصل السابع..... ساتویں فصل

قربانی، ہدایا یعنی قربانی کے جانور اور عتیرہ جانور (یعنی ایسی بکری جو رجب کے مہینہ میں ذبح کی جائے) کے بیان میں۔

اس ساتویں فصل میں کئی فروع ہیں

پہلی فصل..... ان چیزوں کی ترغیب میں ہے

۱۲۱۵۲ ابن آدم کا سب سے افضل ترین عمل (یوم النحر) یعنی دسویں ذی الحجہ کو خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، ہاں البتہ اگر کہیں قطع رحمی کی گئی ہو تو وہاں صلہ رحمی کرنا اس سے بھی افضل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے الضعیفۃ ۵۲۵، ضعیف الجامع ۵۱۱۳۔

۱۲۱۵۳ آدمی کا یوم النحر (یعنی دسویں ذی الحجہ) کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب ترین عمل خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، قربانی کا جانور قیامت کے روز اپنے سینگوں، اپنے بالوں، اور اپنے کھروں کے ساتھ آئے گا، اور خون اللہ کے ہاں مرتبہ پالیتا ہے زمین پر گرنے سے قبل پس اپنے دلوں کی خوشی کے ساتھ قربانی کرو۔ ابو داؤد، الترمذی، الحاکم فی المستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حسن غریب کہا ہے نیز دیکھیے ضعیف الترمذی ۲۵۳، ضعیف ابن ماجہ ۶۷۱ روایت ضعیف ہے۔

۱۲۱۵۴ جس نے دل کی خوشی کے ساتھ ثواب سمجھتے ہوئے قربانی کی تو وہ قربانی اس کے لیے جہنم سے آڑ ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن الحسن بن علی

کلام: ضعیف الجامع ۵۶۷، الضعیفۃ ۵۲۹۔

۱۲۱۵۵ کوئی مال کسی راہ میں خرچ کیا جانا اللہ کے نزدیک اس قربانی سے محبوب نہیں جو عید الاضحیٰ کو قربان کی جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۰۲۸، الضعیفۃ ۵۲۴۔

الفرع الثانی..... دوسری فرع

قربانی کے واجب ہونے اور اس کے بعض احکام سے متعلق ہے

۱۲۱۵۶ اے لوگو! ہر گھر والوں پر، ہر سال قربانی اور عتیرہ واجب ہے (جبکہ وہ صاحب نصاب ہوں)۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن مخنف بن سلیم

نوٹ:..... عتیرہ اس بکری کو کہا جاتا ہے جو ماہ رجب میں ذبح کی جاتی ہے۔

کلام: ... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۶۳۸۳۔

۱۲۱۵۷: قربانی مجھ پر فرض ہے اور تم پر سنت ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت محل کلام ہے، ضعیف الجامع ۲۲۸۵۔

نوٹ: امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے علاوہ قربانی دوسرے تمام ائمہ کے نزدیک سنت ہے واجب نہیں، یہ حضرات مذکورہ حدیث اور اس جیسی دوسری احادیث سے استدلال کرتے ہیں، جبکہ امام صاحب کے نزدیک قربانی واجب ہے اس شخص پر جو صاحب نصاب ہو، آگے جو حدیث آرہی ہے وہ اور اس جیسی دوسری احادیث امام صاحب کا متدل ہیں۔

۱۲۱۵۸: مجھے علم دیا گیا کہ میں قربانی کے دن عید مناؤں، کہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے قربانی کے دن کو عید بنایا ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد والنسائی والحاکم عن ابن عمر ورضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۲۶۵۔

قربانی ترک کرنے پر وعید

۱۲۱۵۹: جس شخص کو وسعت ہو (یعنی صاحب حیثیت ہو) اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے تو وہ شخص ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

رواہ ابن ماجہ والحاکم عن اسی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۰: گائے اور اونٹ سات افراد کی طرف سے (قربانی) کیے جاسکتے ہیں (یعنی گائے اور اونٹ میں سات، سات حصے ہوتے ہیں، سات افراد ایک گائے یا اونٹ میں شریک ہو کر اجتماعی قربانی کر سکتے ہیں)۔ رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۱: قربانی میں گائے اور اونٹ سات، سات افراد کی طرف سے قربانی کیے جاسکتے ہیں۔ یعنی گائے میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، اسی طرح اونٹ میں بھی۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۲: اونٹ (کی قربانی) سات افراد کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ رواہ الطحاوی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۳: قربانی میں اونٹ دس افراد کی طرف سے قربان ہو سکتا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۳۷، ضعاف الدارقطنی ۶۲۔

۱۲۱۶۴: چاہے کہ گائے ہدی میں (اونٹ میں) مشترک ہو، (یعنی گائے بھی ہدی میں شامل ہے)۔ رواہ الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۱۶۵: بھیڑ کا بچہ اس بکری کی جگہ کافی ہے جس کے سامنے کے دانت گر گئے ہوں۔ یعنی بھیڑ کا بچہ جو قد کاٹھ میں سال بھر کا لگتا ہو وہ بڑی بکری کی جگہ قربانی میں استعمال ہو سکتا ہے۔

ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن فحاشع بن مسعود

۱۲۱۶۶: بھیڑ کے بچہ (جو چھ ماہ سے اوپر کا ہو لیکن سال بھر کا معلوم ہوتا ہو) قربانی کرو بے شک یہ جائز ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام بلال

۱۲۱۶۷: ذبح نہ کرو مگر بڑی عمر کی گائے۔ جو کم از کم دو سالہ ہو یا اگر وہ تمہارے لیے مشکل ہو جائے تو بھیڑ کا بچہ ذبح کرلو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۶۲۰۹۔

۱۲۱۶۸: بھیڑ یا دنبہ کا بچہ کافی ہے (سال سے اوپر) بکری کی جگہ۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من مزینہ

۱۲۱۶۹: بھیڑ اور دنبے کے بچے کی قربانی بہترین ہے۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷۰: ہمارا رب تعجب (وفخر) کرتا ہے جب تم اپنی اس عید کے روز بھیڑ یا دنبہ کو اللہ کی راہ میں ذبح کرتے ہو۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۱۷۱۔ چار جانوروں کی قربانی اخیہ میں جائز نہیں ہے، واضح کرنا اور بھیڑ کا جانور جس کا بھیڑ کا پن کھلا ہو، وہ مریض جانور جس کا مرض بالکل ظاہر ہو، وہ نلکڑا جانور جس کا نلکڑا پن بالکل ظاہر ہو۔ اور وہ ریوڑ سے پیچھے رہ جاتا ہو اور بالکل دبلا اور لاغر جانور بھی قربانی کے لائق نہیں۔

۱۲۱۷۲۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن البراء حضور اکرم ﷺ نے پھٹے ہوئے کان والے اور ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

کلام: روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۶۰۱۶، ضعیف ابی داؤد ۶۰۱۶۔

۱۲۱۷۳۔ دودھ والے جانور کو ہرگز ذبح نہ کر۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۱۷۴۔ کنارے سے کان کٹے کی قربانی نہ کی جائے، اور نہ کان کے پچھلے حصے کے کٹے ہوئے کی قربانی کی جائے اور نہ کان کے چیر کر دو حصے کیے ہوئے جانور کی قربانی کی جائے اور نہ اس جانور کی قربانی کی جائے جس کے کان میں گول سوراخ ہو (اور نہ بھیگے یا کانے جانور کی قربانی کی جائے)۔

النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۶۳۵۳، ضعیف النسائی ۲۹۸۔

تیسری فرع..... قربانی کے آداب میں

۱۲۱۷۵۔ قربانی کے جانوروں میں سب سے افضل جانور قد آور اور موٹے تازہ ہیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن رجل

کلام: ضعیف الجامع ۱۳۹۸۔

۱۲۱۷۶۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی کے جانوروں میں سب سے محبوب جانور اونچے قد آور اور موٹے تازہ جانور ہیں۔ السنن للبیہقی عن رجل

کلام: ضعیف الجامع ۱۳۶۲۔

۱۲۱۷۷۔ اپنی قربانی کے جانوروں میں تم عمدہ جانور چھانتو (یعنی جو چست خوبصورت اور طاقتور ہوں ایسے جانور کی قربانی کرو) کیونکہ (یہ

جانور پل صراط پر تمہاری سواری ہوں گے)۔ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۸۲، الاقان ۱۷۶۰۔

۱۲۱۷۸۔ جب عشرہ ذی الحجہ داخل ہو (یعنی ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو) اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بال اور جلد کو

بالکل نہ چھوئے (یعنی نہ کٹوائے)۔ رواہ مسلم و ابو داؤد والنسائی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۷۹۔ جب تم ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند دیکھو، اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اپنے بال اور ناخن (کاٹنے) سے رک جائے۔

رواہ مسلم عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۱۸۰۔ تم میں سے کوئی ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور قربانی کرنا چاہے تو جب تک قربانی نہ کر لے ہرگز اپنے بال اور ناخنوں کو نہ تراشے۔

۱۲۱۸۱۔ جس شخص کے پاس قربانی کے لیے جانور ہو، جب وہ ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھے تو جب تک قربانی نہ کر لے، گز اپنے بال اور ناخنوں کو نہ تراشے۔

رواہ مسلم و ابو داؤد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

الفرع الرابع

چوتھی فرع..... قربانی ذبح کرنے کے وقت کے بیان میں

۱۲۱۸۲۔ جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کی تو اس نے اپنے لیے قربانی کی (اللہ کے لیے نہیں) اور جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو

اس کی قربانی مکمل ہوگئی، اور وہ مسلمانوں کے طریقے پر چلا۔ رواہ البخاری ومسلم عن البراء رضی اللہ عنہ
۱۲۱۸۳ تم میں سے کوئی شخص قربانی اس وقت تک نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھے (یعنی نماز عید پڑھنے کے بعد قربانی کرے)۔

رواہ الترمذی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۴ تمہارے اس دن (دسویں ذی الحجہ کو) قربانی کی پہلی رسم نماز عید ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۵ ہمارے اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) ہمارا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ ہم نماز عید ادا کریں، پھر لوٹیں، تو قربانی کریں۔ لہذا جس شخص نے اس طرح یہ کام انجام دیا تو اس نے ہماری سنت کے مطابق عمل کیا، اور جس نے اس سے پہلے (یعنی نماز عید سے قبل) قربانی کی تو گویا اس کی وہ قربانی اس گوشت کی مانند ہے کہ جس کو اس نے اپنے گھروالوں کے سامنے پیش کیا، لیکن قربانی میں سے (اس کا یہ عمل) کسی کھاتے

میں نہیں۔ رواہ احمد فی مسنده و البخاری ومسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۶ جس شخص نے نماز عید کے بعد قربانی کی تو اس کی قربانی پوری ہوگئی، اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پایا۔

رواہ البخاری عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۷ (نبی کریم ﷺ نے) رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۷۔

۱۲۱۸۸ جس شخص نے نماز عید سے قبل قربانی کر لی تو وہ قربانی اس نے اپنے لیے کی (اللہ کے لیے نہیں کی) اور جس شخص نے نماز عید کے بعد

قربانی کی تو اس کی قربانی کامل ہوگئی اور اس نے مسلمانوں کے طریقے کو پایا۔ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۸۹ جس شخص نے ہماری نماز عید پڑھی (پھر اس کے بعد) ہماری (یہ) قربانی کی تو اس نے قربانی کی رسموں کو درست انجام دیا، اور جس

شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کر ڈالی تو اس کی قربانی نماز عید سے پہلے ہی، لہذا اس کی قربانی نہیں ہوئی۔

رواہ البخاری ومسلم و ابو داؤد عن البراء رضی اللہ عنہ

نماز عید سے قبل قربانی نہ ہوگی

۱۲۱۹۰ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے پہلے ہی اپنی قربانی ذبح کر دی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اس کی جگہ دوسرا جانور قربان

کرے اور جس شخص نے (نماز عید سے قبل) ذبح نہ کی تو اسے چاہیے کہ (نماز عید کے بعد) اللہ کا نام لے کر (اپنی قربانی) ذبح کرے۔

رواہ احمد فی مسنده و البخاری ومسلم و النسائی و ابن ماجہ عن جندب رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۱ جس شخص نے نماز عید سے قبل ہی قربانی کر ڈالی تو اسے چاہیے کہ دوبارہ قربانی کرے (نماز عید کے بعد)۔

رواہ احمد فی مسنده و البخاری ومسلم و النسائی و ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۲ جانوروں کی قربانی محرم کی شروع تاریخ تک کی جاسکتی ہیں ان لوگوں کے لیے جن سے (بوجہ مجبوری) تاخیر ہو جائے۔

ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن ابی سلمۃ و سلیمان بن یسار بلاغاً

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۵۹۵۔

۱۲۱۹۳ جانور ذبح کرو چاہے کسی بھی مہینہ میں ہو، اور اللہ رب العزت کی اطاعت و فرمانبرداری کرو، اور (فقراء محتاجین کو) کھانا کھاؤ۔

ابو داؤد، النسائی، مستدرک العاکم عن نبیثہ

۱۲۱۹۴ میں نے یہاں قربانی کی ہے، اور مقام منی سارے کا سارا قربان گاہ ہے، پس اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو، اور میں نے یہاں قوف

کیا ہے اور مقام عرفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے، اور مزدلفہ سارے کا سارا موقف (ٹھہرنے کی جگہ) ہے۔

رواہ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

الفرع الخامس

پانچویں فرع..... قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو ذخیرہ کرنے کے بیان میں

۱۲۱۹۵ جب تم میں سے کوئی شخص قربانی کرے، تو اسے چاہیے کہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے ضرور کچھ کھائے۔

رواہ احمد فی مسنده عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۳۱ ضعیف الجامع ۵۸۱۔

۱۲۱۹۶ قربانی کا گوشت کھاؤ اور ذخیرہ کرو۔ رواہ احمد فی مسنده والحاکم عن ابی سعید وقتادہ بن النعمان

۱۲۱۹۷ ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اپنی قربانی کے گوشت میں سے کچھ کھائے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر وابو نعیم فی الحلیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۸ میں نے (ابتداء میں) تین دن سے زیادہ قربانوں کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کیا تھا تا کہ غنی شخص، فقیر پر وسعت و سخاوت کرے (اب چونکہ اللہ نے وسعت پیدا فرمادی ہے) لہذا اب جس طرح چاہو کھاؤ اور دوسروں کو کھلاؤ اور ذخیرہ اندوزی کرو (اب کوئی حرج نہیں)۔

رواہ الترمذی عن سلیمان بن بريدة رضی اللہ عنہ

۱۲۱۹۹ تم میں سے کوئی شخص تین دنوں سے زیادہ اپنی قربانی کا گوشت نہ کھائے۔

رواہ احمد فی مسنده ومسلم والترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

قربانی کا گوشت کھانے کی اجازت

۱۲۲۰۰ ہم نے (ابتداء میں) تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانے سے تمہیں منع کیا تھا تا کہ تم لوگ اپنے اوپر کشادگی کرو (یعنی تم لوگوں میں جو غنی ہیں وہ مالداروں کو کھلائیں تا کہ سب میں کشادگی و وسعت پھیلے) لہذا (اب قربانی کا گوشت) کھاؤ، جمع کر کے رکھو اور (اس کی)

تجارت کرو، آگاہ رہو! کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ رواہ ابو داؤد عن نبیۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۱ بیشک میں نے تمہیں قربانی کا گوشت دن سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا تا کہ تم میں فراخی و کشادگی ہو، (اب) اللہ تعالیٰ نے رزق میں وسعت عطا کر دی ہے لہذا (قربانی کا گوشت) کھاؤ، (فقراء پر) صدقہ کرو اور ذخیرہ اندوزی کرو، کیونکہ یہ ایام کھانے پینے اور اللہ کا ذکر کرنے

کے واسطے ہیں۔ رواہ احمد فی مسنده وابن ماجہ والنسائی عن نبیۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۰۲ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے منع کیا تھا، لہذا جس طرح چاہو (اب خود) کھاؤ، اور (دوسروں) کو کھلاؤ اور ذخیرہ کر کے رکھو، اور میں نے تمہیں یہ بات بھی بیان کی تھی کہ برتنوں یعنی دبا، مزفت، تقیر اور حاتم میں نبیذ نہ بناؤ، (اب) میں تمہیں کہتا ہوں کہ جس (برتن) میں تم چاہو نبیذ بناؤ، اور ہر نشے دار چیز سے اجتناب برتو، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، (اب میں کہتا ہوں) لہذا جو شخص زیارت کرنا چاہے زیارت کر لے، اور خوش بات مت کرو۔

نوٹ:..... کدو کا گودا نکال کر برتن بنا لیا جائے اس کو دبا کہتے ہیں، اور مزفت ایسے برتن کو کہتے ہیں جس پر تار کول لپ دیا جائے اور اس کے مسامات بند کر دیئے جائیں، اور تقیر اس برتن کو کہتے ہیں کہ درخت کے تنے کا گودا نکال کر اس کا برتن بنا لیا جائے، اور حاتم سبز رنگ کے کو کہتے ہیں۔

ان تمام برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع کیا گیا تھا کہ چونکہ ان برتنوں میں پہلے شراب بنائی جاتی تھی، تو ان کے استعمال پر قلبی میلان ہوتا۔ لیکن جب اسلام قلوب میں جا گزریں ہو گیا تو اس حکم کو منسوخ کر دیا گیا۔

۱۲۲۰۳ ایام تشریق (یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) کھانے پینے کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔ رواہ احمد والنسائی عن نبیۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ...ضعیف الجامع ۵۶۳۸۔

۱۲۲۱۳ ہر وہ بکری جو باہر چر پھر کر بڑی ہو پھر وہ (پہلا) بچہ دے اور تو اس کے بچہ کے گوشت کو مسافروں کو کھلا دے تو یہ بہت بہتر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن نیشة رضى الله عنه

۱۲۲۱۴ فرع حق ہے، اور اگر تم اسی بچہ کو چھوڑے رکھو حتیٰ کہ وہ جوان اور موٹا تازہ ہو جائے ابن مخاض (دوسرے سال میں لگ جائے) یا ابن لیون (تیسرے سال میں لگ جائے) پھر تو اس کو فقراء اور محتاج لوگوں کو دیدے یا تو اس کو خدا کی راہ میں (جہاد کے لیے) دیدے تو یہ اس کو ذبح کرنے سے بہتر ہے۔ اس دوران اس پر در (اونٹ کے بال اون) چڑھ جائیں گے تو اس کے لیے اپنے برتن کو جھکا دے گا (یعنی اس کی خدمت کرے گا) اور (اس کی ماں) تیری اونٹنی اس کی دیکھ بھال کرے گی۔

مسند احمد ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۲۲۱۵ اسلام میں ”عقر“ کچھ نہیں۔ رواہ ابو داؤد عن انس رضى الله عنه

فائدہ: زمانہ جاہلیت میں لوگ قبروں پر اونٹ ذبح کیا کرتے تھے۔ اور یہ بات کہتے تھے کہ ”صاحب قبر“ چونکہ اپنے زندگی میں مہمانوں کی ضیافت کے لیے اونٹ ذبح کیا کرتا تھا لہذا اس کی موت کے بعد یہ عمل اس کو کافی ہوگا۔

الفصل الثامن آٹھویں فصل

ان متفرق احکام کے بارے میں ہے جو حج سے متعلق ہیں

نسك المرأة عورت کا مناسک حج ادا کرنا

۱۲۲۱۶ عورتیں حیض اور نفاس کی وجہ سے جب ماہواری کے ایام آجائیں تو غسل کریں اور احرام باندھ لیں اور تمام مناسک حج ادا کر لیں سوائے

بیت اللہ کے طواف کے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس رضى الله عنه

۱۲۲۱۷ یہ چیز (حیض) اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے پس جس طرح دوسرے حاجی جو افعال کرتے ہیں تم بھی کرتی رہو سوائے اس کے

کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، عن عائشة رضى الله عنها

۱۲۲۱۸ بے شک یہ تو ایک ایسی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے مقرر فرمادیا ہے، (لہذا پریشانی کی کوئی بات نہیں) تم غسل

کر لو، اور حج کا تلبیہ پڑھو، اور تم بھی وہی افعال کرو جو حاجی کرتے ہیں، البتہ (جب تک پاک نہ ہو جاؤ یعنی ایام حیض ختم نہ ہو، حائض اور اس کے

بعد نہانہ لو) اس وقت تک بیت اللہ کا طواف نہ کرنا اور نہ ہی نماز پڑھنا۔ رواہ احمد فی مسندہ و مسلم و ابو داؤد عن جابر رضى الله عنه

۱۲۲۱۹ عورت پر احرام سوائے اس کے چہرے کے واجب نہیں (یعنی عورت حالت احرام میں اپنے چہرے کو کھلا رکھے گی، باقی جو اعضاء ستر

میں داخل ہیں ان کا مکمل پردہ کرے گی)۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی فی السنن عن ابن عمر رضى الله عنه

کلام: حسن الاثر ۲۵۰، ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۶۶۔

۱۲۲۲۰ محرمہ (یعنی عورت حالت احرام میں) نہ ہی نقاب لگائے اور نہ ہی دستاں پہنے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمر رضى الله عنه

۱۲۲۲۱ عورتوں پر سر منڈانا ضروری نہیں بلکہ ان پر تو قصر یعنی بال تراشنا واجب ہے (عورتیں حلق نہیں کریں گی بلکہ بال قصر کریں گی)۔

رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضى الله عنه

کلام: حسن الاثر ۲۴۴۔

النیابة..... حج کی ادائیگی میں نیابت کرنا

۱۲۲۲۲ اپنے والد کی طرف سے تم حج و عمرہ کرلو۔ رواہ ابو داؤد عن ابی رذین

۱۲۲۲۳ اپنے والد کی اولاد میں سب سے بڑے ہوں لہذا تم اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرلو۔

رواہ احمد فی مسنده والنسائی عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۳۲۶، ضعیف النسائی ۱۶۸۔

الاشتراط والاستثناء

حج کی ادائیگی میں شرط لگانا اور استثناء کرنا

۱۲۲۲۴ تم کہنا: لیک اللہم لیک حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں اور یہ شرط لگا لینا کہ ”اللہم محلی حیث تحسینی“ جس جگہ آپ نے مجھے مجبوس کیا وہی جگہ میرے حلال ہونے کی جگہ ہوگی، کیونکہ تم نے اپنے رب سے جو کچھ استثناء چاہا ہے تمہارے لیے وہی ہوگا (یعنی بیماری وغیرہ کے سبب روک دیا جاؤں)۔

الاحصار

نوٹ: احصار کے معنی لغت کے اعتبار سے تو ”روک لیا جانا“ ہیں، اور اصطلاح فقہ میں ”احرام باندھ لینے کے بعد حج یا عمرہ سے روکا جانا“ احصار کہلاتا ہے۔

اس کی کئی صورتیں ہیں:

- ۱ کسی دشمن کا خوف ہو۔ ۲ بیماری لاحق ہو۔ ۳ عورت کا محرم نہ رہے۔
- ۴ خرچہ وغیرہ کم ہو جائے۔ ۵ عورت پر عدت لازم ہو جائے۔ ۶ راستہ بھول جائے۔
- ۷ عورت کو اس کا شوہر منع کر دے، بشرطیکہ اس نے حج کا احرام شوہر کی اجازت کے بغیر باندھا ہو۔
- ۸ لونڈی یا غلام کو اس کا آقا منع کر دے۔

۱۲۲۲۵ جس شخص کا پاؤں ٹوٹ جائے یا وہ مریض ہو جائے یا وہ لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا (یعنی اس کے لیے جائز ہے کہ وہ احرام کھول دے اور اپنے گھر واپس جائے) لیکن آئندہ سال اس پر واجب ہوگا۔

رواہ احمد فی مسنده و ابو داؤد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم فی المستدرک عن الحجاج بن عمر بن خزیمہ رضی اللہ عنہ

حج الصبی والأعرابی والعبد

بچے، بدوی (دیہاتی شخص) اور غلام کا حج

۱۲۲۲۶ بچے نے جب حج کیا تو وہ اس کا حج ہے، یہاں تک کہ وہ بچہ عقلمند (بالغ) ہو جائے اور جب وہ بچہ عقلمند ہو جائے تو اس پر دوسرا حج کرنا

واجب ہے (عند وجود شرائط) اور اگر کسی بدوی نے حج کیا تو وہ اس کے لیے حج ہے، لیکن اگر اس نے ہجرت کر لی تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہوگا۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، صحیح علی شرط الشيخین ووافقه الذہبی ۱۲۲۲۔ جس بچے نے حج کیا، پھر وہ حد بلوغت کو پہنچا تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہے، اور جس بدوی نے حج کیا، پھر اس نے ہجرت کر لی تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہے، اور جس غلام نے حج کیا، پھر وہ آزاد کر دیا گیا تو اس پر ایک دوسرا حج کرنا واجب ہوگا۔ یعنی کیونکہ ان کا پہلا حج نفلی تھا لیکن دوسرا حج شرائط کی موجودگی میں واجب ہے، پہلا حج کافی نہ ہوگا۔ رواہ الخطیب فی تاریخ والفضاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ کلام: حسن الاثر ۲۲۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۶۴۔

متفرقات آخر تتعلق بمكة دوسرے متفرق احکام جو مکہ سے متعلق ہیں

۱۲۲۲۸۔ مہاجرین کے لیے طواف صدر (یعنی طواف وداع) کے بعد مکہ میں تین دن قیام کی اجازت ہے۔ رواہ ابو داؤد ومسلم عن ابن الحضرمی ۱۲۲۳۰۔ مہاجر مناسک حج کی ادائیگی سے فراغت کے بعد تین دن مکہ میں قیام کر سکتا ہے۔
رواہ احمد فی مسنده ومسلم والترمذی والنسائی عن العلاء بن الحضرمی ۱۲۲۳۱۔ جس شخص نے اپنے مناسک حج میں کچھ تقدیم و تاخیر کر لی تو اس پر کوئی تاوان نہیں۔
رواہ البیہقی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۵۵۔ تم اپنے مناسک حج (مجھ سے) سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اپنے اس حج کے بعد شاید کوئی حج کر سکو گا۔ ۱۲۲۳۲۔
رواہ مسلم رحمۃ اللہ علیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

الأضاحی والهدایا وتکبیرات التشریق..... من الاکمال

۱۲۲۳۳۔ قربانی تمہارے باپ حضرات ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے، (قربانی کے جانور کے) ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ہے، اور ہر اونی بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ۱۲۲۳۴۔ قربانی کرو اور اس کے ذریعہ سے اپنی جانوں کو پاک کرو، کیونکہ کوئی بھی مسلمان جب اپنی قربانی کے جانور کو (ذبح کے لیے) قبلہ رخ لاتا ہے تو قیامت کے دن اس کا خون، اس کے سینک اور اس کا اون میزان عدل میں نیکیاں ہوں گے۔ ۱۲۲۳۵۔ اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کی طرف کھڑی ہو جاؤ، اور اس کی قربانی کے وقت حاضر رہو، کیونکہ اس کے خون کے پہلے قطرے ہی کے وقت ہر وہ گناہ جو تم نے کیے ہیں معاف کر دیئے جائیں گے۔ اور یہ دعا پڑھنا:

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وأنا اول المسلمین ترجمہ: بے شک میری نماز اور میری ہر ایک عبادت اور میرا جینا اور مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور مجھ کو یہی حکم دیا گیا ہے، اور میں سب فرمانبرداروں میں سے پہلا فرمانبردار ہوں۔
کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم آپ کے لیے اور آپ کے اہل بیت کے لیے خاص ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں بلکہ یہ حکم ہمارے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک "وتعقب" والبیہقی عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ

کلام: پہلی پڑھی رحمۃ اللہ علیہ نے نقد فرماتے ہوئے فرمایا راوی ابو حمزہ بہت ہی ضعیف ہے اور اسماعیل لیس بذاک اعتبار کے قابل نہیں۔
۱۲۲۳۶ اے فاطمہ! اپنی قربانی کے جانور کے پاس کھڑی ہو جاؤ اور (بوقت ذبح) اس کے پاس حاضر ہو، کیونکہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارے گزشتہ تمام گناہ معاف ہو جائیں گے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہ حکم ہمارے لیے خاص ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ نہیں بلکہ ہمارے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔

رواہ الحاکم و تعقب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی سند میں عطیہ راوی ”واہ“ بے کار ہے۔
۱۲۲۳۷ اے فاطمہ! کھڑکی ہو جاؤ اور اپنی قربانی کے جانور کے پاس حاضر ہو، آگاہ رہو کہ اس کے خون کے پہلے ہی قطرہ گرنے پر تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا، قیامت کے دن وہ قربانی کا جانور اپنے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا تاکہ تمہارے ترازو میں تولا جائے۔ یہ حکم محمد (ﷺ) کی اولاد کے لیے بھی ہے اور تمام مسلمانوں کے لیے بھی عام ہے۔ رواہ البیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
۱۲۲۳۸ صلہ رحمی کے لیے خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ عظیم ہے۔

رواہ الخطیب وابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: اس حدیث کے بار میں کہا گیا ہے کہ یہ حدیث ”غریب“ ضعیف ہے۔
۱۲۲۳۹ جو نفقہ (خرچ) صلہ رحمی کے لیے ہو وہ، ایام نحر میں خون بہانے (قربانی کرنے) سے بھی زیادہ افضل اور اجر و ثواب کے اعتبار سے بہت عظیم ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۲۴۰ ابن آدم کا اس آج کے دن (دسویں ذی الحجہ کو) سب سے افضل عمل خون بہانا (قربانی کرنا) ہے، البتہ اگر کہیں قطع رحمی پر صلہ رحمی کی گئی ہو تو وہ عمل اس سے بھی زیادہ افضل ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۵۱۱۳، الضعیفۃ ۵۲۵۔

۱۲۲۴۱ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ: آپ کو ہماری عید (الاضحیٰ) کیسی لگی؟ تو حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: کہ اس عید پر آسمان والوں نے فخر کیا ہے۔ اے محمد! یہ بات جان لو کہ: بے شک بھیڑ کا بچہ بکری کے ایک سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور بھیڑ کا بچہ گائے کے دو سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور بھیڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھیڑ سے زیادہ بہتر جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو ضرور حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی کی قربانی کرتے (یعنی اللہ نے بھیڑ نازل کیا تھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی کی قربانی کی، اس سے معلوم ہوا کہ بھیڑ سب سے بہتر ہے)۔ رواہ الحاکم فی المستدرک و تعقب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
نوٹ: اس حدیث کی سند میں مالک اور ہشام نامی راوی ہیں جن کے بارے میں علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ ”لیس بمعتمد“ اور ابن عدی نے کہا کہ باوجود راوی ضعیف ہونے کے امام حاکم اس کی حدیث رکھتے ہیں۔

۱۲۲۴۲ عید الاضحیٰ کے دن حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے، تو میں نے (ان سے) کہا کہ: آپ کو ہماری قربانی کیسی لگی؟ تو انہوں نے کہا کہ اس پر تو آسمان والوں نے فخر کیا ہے۔ اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ: بھیڑ کا بچہ گائے کے دو سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اے محمد ﷺ! آپ جان لیں کہ: بھیڑ کا بچہ اونٹ کے پانچ سالہ بچہ سے بہتر ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ کو بھیڑ سے زیادہ افضل جانور کی قربانی کا علم ہوتا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ضرور اسی کی قربانی کرتے۔ رواہ العقیلی والبیہقی وضعہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف ہے۔

۱۲۲۴۳ بھورے رنگ کے جانور کا خون اللہ کے ہاں کالے اور دوسرے رنگ کے جانور سے زیادہ محبوب ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

قربانی کا جانور صحت مند ہونا بہتر ہے

۱۲۲۳۴ یہ موٹا تازہ بچھڑا ہے، اللہ زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے پورا پورا حق ادا کیا جائے اور نو جوان (جانور) اس کی راہ میں دیا جائے تو موٹا تازہ بچھڑا لے لے اور اسی کی قربانی کر دے۔ البغوی عن سنان بن سلمة بن المحبق
فائدہ: ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ سامان ہے جس کی قیمت ایک موٹے تازے بچھڑے کو پہنچتی ہے یا پھر کمزور بوڑھی گائے کو تو میں کونسا جانور اختیار کروں؟ تب حضور اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۲۲۳۶ بھینڑ کا بچہ قربانی میں کفایت کرتا ہے (یعنی قربانی ہو جاتی ہے)۔ رواہ البیہقی عن سعید ابن المسیب عن رجل من جہینہ

۱۲۲۳۷ بھینڑ کے بچہ کی قربانی جائز ہے۔ رواہ ابن ماحہ والحسن بن سفیان عن ہلال

کلام: ضعیف ابن ماجہ ۶۷۵، الضعیفۃ ۶۵۔

۱۲۲۳۸ جس شخص نے ہمارے قبلہ کی طرف رخ کیا (یعنی جو شخص صاحب قبلہ ہو) اور ہماری (طرح) نماز پڑھی، اور ہماری (طرح) قربانی

کی، تو وہ قربانی نہ کرے یہاں تک کہ ہم نماز عید پڑھ لیں۔ یعنی نماز عید کے بعد قربانی کرے۔ ابن حبان فی صحیحہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۲۲۳۹ یہ قربانی نہیں ہے، بلکہ یہ تو گوشت والی بکری ہے، قربانی تو نماز عید کے بعد ہوتی ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۰ جس شخص نے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کر لی، تو اس قربانی کی حیثیت اس گوشت کی سی ہے جسے اس نے اپنے گھر والوں کو پیش

کیا ہے۔ یعنی وہ قربانی نہیں ہوئی اور جس شخص نے عید کی نماز کے بعد قربانی کی تو اس نے سند کے مطابق عمل کیا۔

رواہ الشیرازی فی الالتقاء عن البراء عن ابی بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۱ تمہارے بعد کسی اور شخص کے لیے یہ بات کافی نہ ہوگی کہ وہ نماز عید سے قبل قربانی کرے (رواہ الطحاوی وابن حبان فی صحیحہ عن

حاضر رضی اللہ عنہ) کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے نماز عید پڑھنے سے قبل ہی قربانی کر دی، تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۵۲ تم تو اس کی قربانی کر لو، لیکن تمہارے بعد کسی اور شخص کے لیے اس کی اجازت نہیں ہے (رواہ البیہقی عن عقبہ بن عامر رضی اللہ

عنہ) عقبہ بن عامر نے کہا ہے کہ: مجھے رسول اللہ ﷺ نے کچھ بکریاں عطا فرمائی تھیں جو میں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) میں بطور قربانی تقسیم

کر دی تھیں، تو ان میں بکری کا ایک سالہ بچہ باقی رہ گیا، فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۲۵۳ بکری کی قربانی کرو اور ایک دینار صدقہ کرو۔ رواہ ابو داؤد و الترمذی و غریب منقطع، والطبرانی فی الکبیر عن حکیم بن حزام

رسول اللہ ﷺ نے حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دے کر بھیجا کہ آپ علیہ السلام کے لیے قربانی کا جانور خریدیں، تو حضرت حکیم بن حزام

نے ایک دینار کا قربانی کا جانور خریدا (اور اسے آگے دو دینار میں بیچ دیا) تو اس میں انہیں ایک دینار کا نفع ہوا، تو اس کی جگہ انہوں نے ایک دوسرا

جانور خریدا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس قربانی کا جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے، تو فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

کلام: ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند منقطع ہے اور ابوداؤد پر تعلق میں منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں مجہول

شخص ہے۔

۱۲۲۵۴ تمہارا عید الاضحیٰ (کادن) وہ دن ہے جس دن تم قربانی کرتے ہو، اور تمہارا عید الفطر (کادن) وہ دن ہے جس میں تم افطار کرتے ہو

(یعنی روزہ نہیں رکھتے)۔ رواہ ابو القاسم الخرقی فی فوائدہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۵۵ میں نے یہاں قربانی کی ہے، اور مقام منی سارے کا سارا قربان گاہ ہے، لہذا اپنی قیام گاہوں پر قربانی کرو۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۶ جنت میں سوائے مؤمن کے کوئی داخل نہ ہوگا، اور ایام منی (قربانی کے دن ۱۲، ۱۱، ۱۰) کھانے پینے کے دن ہیں۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ

۱۲۲۵۷ ایام تشریق (۱۰، ۱۱، ۱۲ ذی الحجہ) کھانے پینے کے اور اللہ کا ذکر کرنے کے ایام ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ و مسلم عن نیشۃ الہذلی
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۳۲۔

۱۲۲۵۸ ایام تشریق سالے کے سارے قربانی کے دن ہیں۔ رواہ البیہقی عن جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۳۳۔

غیر اللہ کے نام قربانی حرام ہے

۱۲۲۵۹ غیر اللہ کے نام پر قربانی حلال نہیں، دس ذی الحجہ میں تم پر صرف ایک قربانی ہے، آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے ایک بکری ہے۔

رواہ ابن قانع عن عمرو بن حدیث العدری عن أبیہ

۱۲۲۶۰ مجھے اٹھنی کے دن کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے کہ اللہ نے اس امت کے لیے قربانی والے دن۔ عید الاضحیٰ کو عید بنایا ہے۔ کہا گیا کہ: اگر میرے پاس صرف ایسا جانور ہے جس کے دودھ سے فائدہ اٹھانے کے لیے مجھے دیا گیا ہے تو کیا میں اس جانور کی قربانی کر لوں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، بلکہ تم اپنے بال اور ناخنوں کو تراش لو، اور اپنی مونچھوں کو پتلی سے کاٹ لو اور اپنے زیر ناف بال مونڈ لو پس اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہی تمہاری مکمل قربانی ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد و النسائی و الحاکم فی المستدرک و ابن حبان فی صحیحہ و البیہقی عن ابن عمرو
کلام: ضعیف ابی داؤد۔

۱۲۲۶۱ جس شخص کو قربانی کرنے کی وسعت ہو اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے۔

سمیل سیکینہ حدیث پاکستان

رواہ الحاکم فی المستدرک و احمد فی مسندہ، و البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ صحیح

۱۲۲۶۲ (قربانی کا گوشت) تین دنوں تک ذخیرہ کرو، (یعنی تین دنوں تک استعمال کرو اس سے زیادہ نہیں) اور جو بچ جائے وہ صدقہ کر دو یعنی قربانی کا گوشت۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۶۳ میں نے تمہیں (قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ کھانے سے) اس لیے منع کیا تھا کہ جو دیہاتی لوگ تمہارے ہاں آتے ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں، (اب چونکہ اللہ نے وسعت بخش دی ہے) لہذا صدقہ کرو اور ذخیرہ کرو۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

نوٹ: دافہ اس بدوی قوم کو کہتے ہیں جو دیہات سے شہر میں آتے تھے، عید الاضحیٰ کے دنوں میں، تو آپ نے لوگوں کو ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا تھا تا کہ لوگ صدقہ کریں تو وہ لوگ بھی فائدہ اٹھا سکیں۔

قربانی کا گوشت ذخیرہ کیا جاسکتا ہے

۱۲۲۶۴ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے اور اس کو جمع کرنے سے میں نے تمہیں روکا تھا، اب اللہ تعالیٰ نے وسعت پیدا فرمادی ہے (تنگی و فقر وفاقہ کو دور کر دیا ہے) لہذا اب کھاؤ اور جمع کر کے رکھو، اور میں نے تمہیں نبیذ اور شریوں میں بعض چیزوں سے منع کیا تھا، لہذا اب نبیذ پی لو اور ہر نشتے دار چیز حرام ہے، اور میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، لہذا اب قبروں کی زیارت کرو، کیونکہ اس میں عبرت کا سامان

ہے، اور خش بات چیت مت کرو۔ رواہ احمد فی مسندہ و عبد بن حمید و البیہقی و سعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۵ میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ تم تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ تا کہ سب لوگوں میں وسعت پیدا ہو (اور) فقر وفاقہ دور

ہو کیونکہ غنی فقیر پر صدقہ کرے گا اور اب میں تمہارے لیے تین دنوں سے زیادہ گوشت کھانے کو حلال کرتا ہوں، لہذا جس طرح چاہو کھاؤ۔

رواہ ابو داؤد عن قتادہ ابن النعمان

۱۲۲۶۶ اے مدینہ والو! تین دنوں سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاؤ تو لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکوہ کیا کہ ہمارے بال بچے اور خدام

ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ (خود بھی) کھاؤ (دوسروں کو) کھلاؤ اور جمع کر کے رکھو۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۲۲۶۷ قربانی کرنے والا قربانی کے گوشت میں سے کھائے۔ رواہ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۲۲۶۸ بے شک میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف کیا کہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اور میں شریک ٹھہرانے والوں میں سے

نہیں ہوں، اور تحقیق، میری نماز، میری ہر ایک عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھے یہی علم دیا گیا ہے، اور میں فرمانبرداروں میں سے پہلا فرمانبردار ہوں۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد و ابن ماجہ و الحاکم فی مستدرک عن جابر رضی اللہ عنہ

کہ رسول اللہ ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے، پھر جب انہیں قبلہ رخ لٹایا تو مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۶۹ اے اللہ! محمد ﷺ کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے، کہ جس نے آپ کے لیے توحید کی شہادت دی اور میرے لیے بعثت کی

گواہی دی۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن عائشہ رضی اللہ عنہا و ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۰ اے اللہ میری طرف سے اور میری امت میں سے اس شخص کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی (یعنی جس کو قربانی کی استطاعت نہ

تھی)۔ (رواہ الحاکم فی المستدرک عن عمرو) کہ رسول اللہ ﷺ نے عید گاہ میں ایک مینڈھا ذبح فرمایا: پھر مذکورہ دعا ارشاد فرمائی۔

۱۲۲۷۱ اے اللہ میری طرف سے اور میری امت کی طرف سے۔ رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابی رافع

اللہ کے لیے قربانی کرو، جس مہینہ میں بھی ہو، اور اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو (فقراء و مساکین کو کھانا) کھلاؤ۔

رواہ احمد فی مسندہ و ابو داؤد و النسائی و ابن ماجہ و الحاکم فی المستدرک و الطبرانی فی الکبیر و البیہقی عن نبیۃ رضی اللہ عنہ

الهدایا من الاکمال

ہدی کا بیان

۱۲۲۷۳ جس شخص نے نفلی ہدی روانہ کی، پھر وہ (راستے میں) گم گئی تو (اب اس کو اختیار ہے) چاہے تو دوسری ہدی اس کے بدلہ روانہ کرے، اور چاہے تو چھوڑ دے، (لیکن) اگر ہدی بطور نذر ہو تو اس صورت میں اس پر لازم ہے کہ وہ بدلہ میں دوسری ہدی بھیجے۔

رواہ الحاکم و البیہقی فی السنن عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۴ جس شخص نے بطور نفل ہدی روانہ کی اور (راستے میں) وہ قریب المرگ ہو جائے، تو وہ اس میں سے نہ کھائے، کیونکہ اگر اس نے اس

میں سے کچھ کھالیا تو اس پر اس کے بدلہ دوسری ہدی واجب ہوگی، لیکن اس کو ذبح کر دے، پھر اس کی جوتی کو (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی

ہو) اس کے خون میں رنگ دے، پھر اس کے ذریعہ اس کے پہلو پر نشان لگا دے، اور اگر ہدی واجب ہو تو اگر چاہے تو اس میں سے کھالے، کیونکہ

اس کی قضاء کرنا ضروری ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۲۲۷۵ اگر دونوں بدنوں (ہدی کا اونٹ) کو مرض وغیرہ پیش ہو جائے (کہ قریب المرگ ہو جائیں) تو ان کو ذبح کر لینا، پھر ان کو جوتی (جو

بطور ہار ان کے گلے میں پڑی ہو) کو ان کے خون میں رنگ دینا پھر اس کے ذریعہ ان کی گردن پر نشان لگا دینا تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہ دونوں

اونٹ بدنے (ہدی کا جانور) ہیں، اور اس کے گوشت میں سے تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی کچھ نہ کھائے، بلکہ ان کو اپنے بعد والوں

کے لیے چھوڑ دو (تاکہ دوسرے فقراء و مساکین اس سے فائدہ اٹھا سکیں)۔ رواہ احمد فی مسندہ و ابن ماجہ و البغوی عن سلمۃ بن المحبی

۱۲۷۶۔ اس کو ذبح کر دینا، پھر اس کی جوتی کو (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) اس کے خون میں رنگ دینا، اور (اس) کے ذریعہ اس کی گردن پر نشان لگا دینا اس کے بعد اس جانور کو لوگوں کے درمیان چھوڑ دینا (یعنی اس کا گوشت کھانے سے فقراء کو منع نہ کرنا) تاکہ وہ اسے کھائیں۔

رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ عن ناجیۃ الخزاعی

ناجیۃ الخزاعی نے عرض کیا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر کوئی بدنہ (اونٹ) قریب المرگ ہو جائے تو میں اس وقت کیا کروں؟ تو آپ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

کلام: اس حدیث کے بارے میں امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

۱۲۷۷۔ اگر یہ (ہدی) قریب المرگ ہو جائے اور تمہیں اس کی موت کا ڈر ہو تو اس کو ذبح کر دو، پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعہ اس کی کوہان پر نشان لگا دو، اور اس کے گوشت میں سے نہ تم خود کھانا اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی کھائے، بلکہ اس کو (فقراء و مساکین میں) تقسیم کر دو۔ رواہ احمد فی مسندہ وابن ماجہ وابن خزیمة، والطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن ذؤیب بن ححلۃ الخزاعی کہ رسول اللہ ﷺ نے ذؤیب بن ححلۃ خزاعی کے ہمراہ ایک بدنہ (اونٹ بطور ہدی) روانہ فرمایا، اور فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ”اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیث میں نہیں جانتا“۔

رواہ احمد فی مسندہ وابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۷۸۔ اگر (یہ ہدی) تھک جانے کی وجہ سے یا کمزوری کی بناء پر قریب المرگ ہو جائے تو تم اس کو ذبح کر دو، پھر اس کی جوتی (جو بطور ہار اس کے گلے میں پڑی ہو) کو اس کے خون میں رنگ دو، پھر اس کے ذریعہ اس کی کوہان میں نشان لگا دو، پھر اس کو لوگوں کے درمیان چھوڑ دو۔ (یعنی فقراء کو اس کا گوشت کھانے سے منع نہ کرو) تاکہ وہ اسے کھائیں۔ یہ حدیث ناجیۃ الخزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہمراہ ایک ہدی روانہ فرمائی اور فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

رواہ احمد فی مسندہ والطبرانی فی الکبیر عن عمرو الثمالی

۱۲۷۹۔ اگر ہدی بطور نفل ہو، اور (راستے میں) قریب المرگ ہو جائے (تو اس کو ذبح کر دو لیکن) تم اس کے گوشت میں سے کچھ نہ کھاؤ (فقراء کے لیے چھوڑ دو)۔ رواہ ابن خزیمة عن ابی قتادة رضی اللہ عنہ

۱۲۸۰۔ جب تک تمہیں کوئی دوسری سواری نہ ملے تو ہدی کے جانور پر (اس) احتیاط کے ساتھ سوار ہو (کہ اسے کوئی ضرر و تکلیف نہ پہنچے)۔

رواہ احمد فی مسندہ ومسلم وابوداؤد، والنسائی وابن خزیمة وابن حبان فی صحیح عن جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے ہدی کے جانور پر سواری کرنے سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے

ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

العتیرة..... من الاکمال

عتیرہ وہ بکری جو ماہ رجب میں ذبح کی جاتی تھی

۱۲۸۱۔ جس طرح زمانہ جاہلیت میں ماہ رجب میں بکری ذبح کی جاتی تھی، اسی طرح تم (بھی) رجب کے مہینہ میں ایک بکری ذبح کرو، اور تم میں سے جو اس بات کو پسند کرتا ہو وہ (ایک بکری) ذبح کرے، اور (اس کا گوشت) کھائے اور (فقراء پر) صدقہ کرے، اسے چاہیے

کہ وہ کر ڈالے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۲ ہر سال ہر گھر والوں پر ایک قربانی اور ایک عتیرہ (وہ بکری جو رجب میں ذبح کی جاتی تھی) واجب ہے۔

رواہ البیہقی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۳ ہر سال رجب کے مہینہ میں ہر گھر والوں پر واجب ہے کہ وہ ایک بکری ذبح کریں اور ہر عید الاضحیٰ کو ایک بکری قربانی کریں۔

رواہ الطبرانی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۴ مسلمانوں کے ہر گھر والوں پر ایک قربانی اور ایک عتیرہ واجب ہے (عتیرہ وہ بکری جو ماہ رجب میں ذبح کی جائے)۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ

تکبیرات التشریق من الاکمال

۱۲۲۸۵ اے علی! عرفہ کے دن (نویں ذی الحجہ) نماز فجر کے بعد سے (ہر فرض نماز کے بعد) ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز تک تکبیرات تشریق پڑھو۔

نوٹ:..... ایام تشریق یوم اخر سے تین دن ہیں، اور تکبیر تشریق یہ ہے:

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، اللہ اکبر واللہ الحمد

الباب الثالث فی العمرة وفضائلها وأحكامها

وأحكام ذکرت فی حجة الوداع

تیسرا باب عمرہ، اس کی فضیلت اور اس کے احکام کے بارے میں ہے اور وہ احکام جو حجة الوداع میں ذکر کیے گئے ہیں

الفصل الأول..... عمرہ کی فضیلت کے بیان میں

۱۲۲۸۶ حج و عمرہ ساتھ کرو، (حج قرآن کرو) اس لیے کہ یہ دونوں (یعنی ان میں سے ہر ایک) نذر اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے اور حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں۔

رواہ احمد فی مسنده والترمذی والنسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۷ حج و عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن) اس لیے یہ دونوں (یعنی ان میں سے ہر ایک) گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔ رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۲۸۸ حج اور عمرے پے درپے کرو، بے شک دونوں کو پے درپے کرنا نذر اور گناہوں کو یوں دور کرتے ہیں جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے۔ ابن ماحہ عن عمر بن خطاب

۱۲۲۸۹ حج و عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن کرو یا یہ مطلب ہے کہ اگر عمرہ کر لیا تو اب حج کرو، اگر حج کر لیا تو اب عمرہ کرو) کیونکہ ان کو ساتھ کرنے سے عمر اور رزق میں زیادتی ہو جاتی ہے اور بنی آدم کے گناہوں کو یہ اس طرح دور کرتے ہیں جیسے لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔

رواہ الدارقطنی فی الافراد والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۳۸۵۔

رمضان میں عمرہ کی فضیلت

- ۱۲۲۹۰ رمضان میں عمرہ کرنا۔ بلحاظ ثواب ایک حج کے برابر ہے۔ رواہ احمد فی مسنده البخاری و مسلم و ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ رواہ احمد فی مسنده البخاری و مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ رواہ ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن ام معقل رضی اللہ عنہ رواہ ابن ماجہ عن وہب بن خنیش و الطبرانی فی الکبیر عن ابن الزبیر رضی اللہ عنہ
- ۱۲۲۹۱ جب رمضان المبارک آئے تو اس میں عمرہ کرنا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے۔
- رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۲۲۹۲ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا۔ بلحاظ ثواب میرے ساتھ ایک حج کرنے کے برابر ہے۔ رواہ سمویہ عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۲۲۹۳ ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کی درمیانی مذت گناہوں اور خطاؤں کے لیے کفارہ ہے، اور مقبول حج کی جزاء تو صرف جنت ہے۔
- رواہ مالک و احمد فی مسنده و سعید بن منصور عن عامر بن ربیعہ
- ۱۲۲۹۴ ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کی درمیانی مدت (گناہوں کے لیے) کفارہ ہے، اور مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے۔
- رواہ مالک و احمد فی مسنده و البخاری و مسلم و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ و النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۸۱
- ۱۲۲۹۵ دو عمرے اپنی درمیان مدت کے لیے (گناہوں کا) کفارہ ہے، اور مقبول حج کا بدلہ تو صرف جنت ہے، اور حاجی جب بھی کوئی تسبیح (سبحان اللہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) اور تکبیر (اللہ اکبر) کہتا ہے تو اسے ایک خاص خوشخبری دی جاتی ہے۔ رواہ البیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف الجامع ۲۸۹۴۔
- ۱۲۲۹۶ حج کے ساتھ عمرہ کی حیثیت ایسی ہے جیسے جسم میں سر کی حیثیت اور رمضان میں زکوٰۃ کی حیثیت یعنی جس طرح جسم میں سر کی حیثیت ہے کہ وہ افضل الاعضاء ہے اور رمضان میں زکوٰۃ نکالنے کی بڑی فضیلت ہے اسی طرح حج کے ساتھ عمرہ کرنے کی فضیلت بڑی ہے۔
- رواہ الفردوس الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف الجامع ۳۸۹۳۔
- ۱۲۲۹۷ جس شخص نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ رواہ ابن ماجہ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا
- کلام: ضعیف ابن ماجہ ۶۳۶، ضعیف الجامع ۵۴۹۴۔
- ۱۲۲۹۸ جس شخص نے بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھا تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہوگا۔
- رواہ ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ عن أم سلمة رضی اللہ عنہا
- کلام: ضعیف ابن ماجہ ۶۳۷، ضعیف الجامع ۵۴۹۵۔

الاحکام

- ۱۲۲۹۹ عمرہ کرنے والا تلبیہ کہتا رہے، یہاں تک کہ وہ حجر اسود کا اشتلام کر لے۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف ابی داؤد ۳۹۷، ضعیف الجامع ۶۴۴۳۔
- ۱۲۳۰۰ نبی کریم ﷺ نے حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ رواہ ابو داؤد عن رجل
- کلام: ضعیف الجامع ۶۰۵۱۔
- ۱۲۳۰۱ حج اور عمرے سے دو فریقے ہیں، جس سے بھی تم ابتداء کرو تمہیں کوئی نقصان نہیں۔
- رواہ الحاکم فی المستدرک عن زید بن ثابت رواہ الفردوس الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

احکام حجة الوداع..... حجة الوداع کے احکامات

۱۲۳۰۲ تم مجھ سے اپنے مناسک حج سیکھ لو، کیونکہ میں نہیں جانتا کہ شاید اپنے اس حج کے بعد (آئندہ سال) کوئی حج کر سکوں گا۔

رواہ مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۰۳ اے لوگو! آگاہ رہو! سب سے زیادہ کس دن کی حرمت ہے؟ کونسا دن سب سے زیادہ محترم ہے؟ کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حج اکبر کا دن (سب سے زیادہ محترم ہے؟) تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ بے شک تمہارے خون (جان) تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی محترم (حرمت والی) ہیں جس طرح تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس مہینہ میں (ذی الحجہ) تمہارے اس دن (دسویں ذی الحجہ) میں محترم ہیں۔ یعنی جس طرح تم عرفہ کے دن، ذی الحجہ کے مہینہ میں اور مکہ مکرمہ میں قتل و غارت اور لوٹ مار کو حرام سمجھتے ہو اسی طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اور ہر جگہ ایک مسلمان کی جان و مال دوسرے مسلمان پر حرام ہے لہذا تم میں سے کوئی بھی کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کسی کا خون نہ کرے، کسی کا مال چوری و غارتگری سے نہ کھائے اور کسی کو کسی جانی اور مالی تکلیف و مصیبت میں مبتلا نہ کرے۔

خبردار! یاد رکھو! کوئی جنایت (جرم) کرنے والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنی ہی جان پر (یعنی اس کا تاوان اسی پر عائد ہوگا) نہ والد اپنی اولاد پر جنایت کرتا اور نہ اولاد اپنے والد پر جنایت کرتی (جس نے کوئی نقصان یا جرم کیا اس کی چٹی اور تاوان خود اسی پر ہوگا) آگاہ رہو شیطان مایوس ہو گیا ہے کہ تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس کی عبادت کی جائے گی، لیکن تمہارے کچھ اعمال میں اس کی اطاعت کی جائے گی جن کو تم معمولی اور حقیر خیال کرو گے اور وہ اس پر راضی ہو جائے گا، خبردار مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پس کسی مسلمان کے لیے اس کے بھائی کی کوئی چیز حلال نہیں مگر یہ کہ وہ خود اس کے لیے کچھ حلال کر دے۔ آگاہ رہو جاہلیت کا ہر سود ختم کیا جاتا ہے۔ اب تمہارے لیے صرف تمہارے اصل (رأس المال) ہی ہیں۔ نہ تم ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے گا۔ سوائے عباس بن عبدالمطلب کے سود وہ سارا ہی (بمع اصل المال) ختم کیا جاتا ہے۔ یونہی جاہلیت کے سارے خون آج معاف کر دیئے گئے اور سب سے پہلا خون جس کو میں معاف کرتا ہوں وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے۔ خبردار! عورتوں کے ساتھ خیر خواہی برتو، وہ تمہاری مددگار ہیں، تم ان کے اوپر کسی طرح زیادتی کے مالک نہیں ہو سوائے اس صورت کے کہ وہ کوئی کھلی بدکاری کی مرتکب ہوں۔ اگر وہ ایسا کچھ کریں تو ان سے بستر علیحدہ کر لو اور ایسی مار مارو جس کے نشانات نہ ہوں۔ پھر اگر وہ تمہاری اطاعت پر آجائیں تو پھر مارنے کے لیے بھانے تلاش نہ کرو۔ آگاہ رہو تمہارے اپنی عورتوں پر کچھ حقوق ہیں اور تمہاری عورتوں کے تم پر کچھ حقوق ہیں۔ تمہارے حقوق عورتوں پر یہ ہیں کہ وہ تمہارے بستر پر ایسے افراد کو نہ آنے دیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور نہ تمہارے گھروں میں تمہارے ناپسندیدہ لوگوں کو آنے دیں۔ آگاہ رہو ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے کھانے اور پہننے (وغیرہ) میں ان کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔

۱۲۳۰۴ بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں۔ یاد رکھو زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے اور پا مال و بے قدر (یعنی موقوف و باطل) ہے۔ لہذا اسلام سے پہلے جس نے جو کچھ کیا میں نے وہ سب معاف کیا اور زمانہ جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو موقوف و ختم کر دیا اور زمانہ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے ہیں۔ لہذا زمانہ جاہلیت میں اگر کسی نے خون کر دیا تھا تو اب نہ اس کا قصاص ہے، نہ دہشت اور نہ کفارہ بلکہ اس کی معافی کا اعلان ہے اور سب سے پہلا خون جسے میں اپنے خونوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ ربیعہ ابن الحارث کے بیٹے کا خون ہے (جو شیر خوار بچہ تھا اور قبیلہ بنی سعد میں دو دھ پیتا تھا اور ہڈیل نے اس کو مار ڈالا تھا) زمانہ جاہلیت کا سود معاف کر دیا گیا ہے اور سب سے پہلا سود جسے میں اپنے سودوں میں سے معاف کرتا ہوں وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، لہذا (زمانہ جاہلیت کا سود) بالکل معاف کر دیا گیا ہے۔

لوگو! عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، تم نے ان کو خدا کی امان کے ساتھ لیا ہے (یعنی ان کے حقوق کی ادائیگی اور ان کو عزت و احترام

کے ساتھ رکھنے کا جو عہد خدا نے تم سے لیا ہے یا اس کا عہد جو تم نے خدا سے کیا ہے اسی کے مطابق عورتیں تمہارے پاس آئی ہیں (اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے) یعنی ”فالکوا“ کے مطابق رشتہ زن و شوقا تم کر کے) اپنے لیے تم نے حلال بنایا ہے، اور عورتوں پر تمہارا حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزرے (یعنی وہ تمہارے گھروں میں کسی کو بھی تمہاری اجازت کے بغیر نہ آنے دیں خواہ وہ مرد ہو یا عورت) پس اگر وہ اس معاملہ میں نافرمانی کریں (کہ تمہاری اجازت کے بغیر کسی کو گھر آنے دیں اور ڈانٹ ڈپٹ کے بعد بھی وہ اس سے باز نہ آئیں) تو تم ان کو مارو مگر اس طرح نہ مارو جس سے سختی و شدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند پہنچ جائے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑا دو۔

لوگو! میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑتا ہوں جس کو اگر تم مضبوطی سے تھامے رہو گے تو میرے بعد (یا اس کو مضبوطی سے تھامے رہنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد) تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے۔

لوگو! میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا (کہ میں نے منصب رسالت کے فرائض پوری طرح انجام دیئے یا نہیں؟ اور میں نے دین کے احکام تم تک پہنچائے یا نہیں؟) تو تم کیا جواب دو گے؟ اس موقع پر صحابہ رضی اللہ عنہ نے (بیک زبان) کہا کہ ”ہم (اللہ کے سامنے) اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپ نے دین کو ہم تک پہنچادیا، اپنے فرائض نبوت کو ادا کر دیا اور ہماری خیر خواہی کی۔“

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے (اپنی شہادت کی انگلی سے اشارہ کیا بایں طور کہ آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر) یہ کہا: اے اللہ! (اپنے بندوں کے اس اقرار پر) تو گواہ رہ۔ رواہ مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

احکام العمرة من الاكمال

عمرہ کے احکام

۱۲۳۰۵۔ آگاہ رہ! اور اگر تو عمرہ کرے تو تیرے لیے خیر کی بات ہے۔ رواہ احمد فی مسندہ و الترمذی و ابویعلیٰ فی مسندہ و ابن خزيمة کہ ایک شخص نے پوچھا کہ: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے بتائیے کہ عمرہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ) نے اس حدیث کو ”حسن صحیح“ کہا ہے۔

۱۲۳۰۶۔ عمرہ کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اپنے اوپر سے زرد رنگ کے اثر کو دھو ڈال، اور اپنا جبہ اتار دے (احرام باندھ لے) اور جو کچھ تم اپنے حج میں افعال انجام دیتے ہو، وہی اپنے عمرہ میں بھی کرو (یعنی جن چیزوں سے حج میں بچتے ہو، عمرہ میں بھی بچو اور حج کے لیے لازم ہیں وہی عمرہ کے لیے ہیں جیسے احرام، تلبیہ، عدم رخت وغیرہ)۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن یعلیٰ بن امیہ

۱۲۳۰۷۔ تم میں سے جو اس بات کو پسند کرے کہ حج سے پہلے عمرہ سے ابتداء کرے تو وہ کر لے۔ رواہ احمد فی مسندہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۲۳۰۸۔ حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن کرو یا یہ مطلب ہے کہ اگر حج کر لو تو پھر عمرہ بھی کرو اور اگر عمرہ کر لو تو پھر حج بھی کرو) کیونکہ ان دونوں کو ساتھ کرنا عمر میں زیادتی کا سبب ہے، اور یہ دونوں فقر و فاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہار کی بھٹی زنگ کو دور کرتی ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ و الحمیدی و العدنی و ابن ماجہ و سعید بن منصور شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۲۳۰۹۔ حج اور عمرہ ساتھ کرو (حج قرآن کرو) کیونکہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) فقر و فاقہ اور خطاؤں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۰۔ حج و عمرہ ساتھ کرو اس لیے کہ یہ دونوں (بلکہ ان میں سے ہر ایک) عمر اور رزق میں زیادتی کا سبب ہیں اور فقر و فاقہ کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بھٹی دور کرتی ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۱ حج و عمرہ ساتھ کرو، اس لیے کہ ان دونوں کو ساتھ کرنا فقر و فاقہ اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہے کے زنگ کو لوہار کی بجٹی دور کرتی ہے۔ رواہ ابو یعلیٰ فی مسندہ وسعید بن منصور

۱۲۳۱۲ جب رمضان المبارک آئے تو اس میں تم عمرہ کرنا، کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۳ رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن یوسف بن عبداللہ بن سلام

۱۲۳۱۴ رمضان میں عمرہ کرو، اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔

رواہ احمد فی مسندہ والبیہقی عن معقل بن ابی معقل۔ رواہ ابو داؤد عن امہ أم معقل۔ رواہ البیہقی عن عبدالرحمن بن خنیس

۱۲۳۱۵ اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے ثواب کے برابر ہے۔ رواہ ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۱۶ اے ام سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کرنا تجھے ایک حج سے کافی ہے (یعنی رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے، ایک عمرہ رمضان میں کرنا حج کے ثواب کے حصول کے لیے کافی ہے)۔ الخطیب عن ام سلیم

۱۲۳۱۷ سن! اگر تو اس (عورت) کو وقف کے اونٹ پر حج کے لیے بھیجے تو وہ (اونٹ) اللہ کی راہ میں شمار ہوگا اور اس (عورت) کو میری طرف سے سلام کہہ دینا اور اس کو بتا دینا کہ رمضان میں عمرہ کرنا ایسا ہے جیسا میرے ساتھ حج کرنا۔

النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

نسک المرأة من الاکمال

عورت کا حج

۱۲۳۱۸ تم غسل کرلو، اور کسی کپڑے (کرسف وغیرہ) کو اپنی فرج (شرمگاہ) پر باندھ لو (تاکہ سیلان دم باہر نہ ہو) اور (پھر) احرام باندھ لو۔

رواہ مسلم و ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذوالحلیفہ پہنچ گئے، تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں ولادت ہوئی تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ میں کس طرح (افعال حج) انجام دوں؟ تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۱۹ جس طرح حاجی افعال حج انجام دیتے ہیں تم اسی طرح افعال حج انجام دو البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا، یہاں تک کہ تم پاک ہو جاؤ

(رواہ البخاری عن عائشہ رضی اللہ عنہا) فرمائی ہیں کہ: میں مکہ پہنچی تو حالت حیض میں تھی، تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۲۰ محرم خاتون خوشبو والے کپڑے نہ پہنے ہاں بغیر خوشبو والے زرد رنگ کے کپڑے پہن لے۔ رواہ الطحاوی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۱ محرم عورت نہ نقاب لگائے اور نہ ہی دستاں پہنے۔ رواہ البیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۲ (نبی کریم ﷺ) عورتوں کو حالت احرام میں دستاں پہننے اور نقاب لگانے سے منع فرماتے تھے، اور ایسے کپڑے پہننے سے منع فرماتے

کہ جن پر درس (خوشبودار گھاس) اور زعفران لگا، ہو اس کے علاوہ رگیں کپڑوں میں سے وہ جو پسند کرے پہن لے۔

رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۳ حالت احرام میں تم خوشبو نہ لگاؤ (یہ خطاب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جوام المؤمنین ہیں، سے ہے) اور مہندی نہ لگاؤ اس لیے کہ یہ بھی خوشبو (میں اور زینت میں داخل) ہے۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۳۲۴ اے عیسٰی کی بیٹی اتم (عورتوں) پر غسل نہیں ہے (دوران حج حالت حیض ونفاس میں) اور نہ جمعہ کی نماز فرض ہے اور نہ سر منڈانا ہے اور نہ بال تراشنا ہے، البتہ یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کو جب تم میں سے کوئی حج کرے تو وہ بذات خود یا اس کا کوئی محرم اس کے سر کے سامنے کے بالوں کے کنارے تراش لے۔ رواہ الطبرانی عن اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ

الشرط والاستثناء ”من الاکمال“

حج میں شرط لگانا اور استثناء کرنا

۱۲۳۲۵ تم اپنے احرام باندھنے کے وقت یہ شرط لگالینا کہ:

”محلی حیث حبستی“

ترجمہ: میرے احرام سے نکلنے کی وہی جگہ ہوگی جہاں میں (بیماری کے سبب) روک دی جاؤں پس تمہارے لئے یہی حکم ہوگا۔ یعنی اس کا مطلب یہ ہے کہ جس جگہ مجھ پر مرض غالب ہو جائے اور میں وہاں سے خانہ کعبہ کی طرف آگے نہ چل سکوں تو اسی جگہ میں احرام کھول دوں گی (یہ خطاب ام سلمہ رضی اللہ عنہا) سے ہے۔ رواہ البیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۶ تم شرط لگالینا اور اس طرح کہنا:

”محلی حیث حبستی“

ترجمہ: میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیمار وغیرہ کے سبب) روک دی جاؤں۔

رواہ سعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۷ حج کا احرام باندھ لو اور اس طرح کہو: ”محلی حیث حبستی“ کہ میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دیا جاؤں۔ رواہ احمد فی مسند عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

۱۲۳۲۸ تم حج کرو، اور شرط لگا لو، اور یہ کہو: اللہم محلی حیث حبستی“ یعنی کہ میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دیا جاؤں۔

رواہ احمد فی مسندہ ومسلم والنسائی وابن حبان فی صحیحہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا۔ رواہ مسلم وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان فی صحیحہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ماجہ وابونعیم والبیہقی عن ضباعۃ رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابی بکر بن عبد اللہ بن الزبیر عن جلدتہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ رواہ البیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۲۹ تم یہ کہو:

لبیک اللہم لبیک ومحلی من الارض حیث تحبسنی

ترجمہ: اے اللہ میں حاضر ہوں، اور میرے احرام سے نکلنے کی وہ جگہ ہے جہاں میں (بیماری وغیرہ کے سبب) روک دی جاؤں۔ پس تمہارے لیے اللہ کی طرف سے وہی (حکم) ہوگا جو تم نے استثناء کیا۔

رواہ النسائی وابن ماجہ والطبرانی فی الکبیر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ عن ضباعۃ بنت الزبیر رضی اللہ عنہ

جامع النسک "من الاکمال"

۱۲۳۳۰ حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل ہوئے، اور انہیں لے کر چلے، پھر ظہر، مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز مقام منیٰ میں ادا کیں، پھر انہیں منیٰ سے عرفات کی جانب لے چلے، پھر (جمع بین الصلاتین) ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، پھر وہاں وقوف کیا، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے، یہاں تک کہ مزدلفہ آئے تو وہاں نزول فرمایا، پھر وہاں رات گزاری، اور پھر فجر کی نماز اتنے مختصر وقت میں پڑھی جتنا سرعت کے ساتھ مسلمانوں میں سے کوئی مسلمان نماز پڑھے۔ یعنی فجر کی نماز بہت مختصر کر کے پڑھی جتنا کہ کوئی جلدی اسے پڑھ سکتا ہو پھر وہاں وقوف کیا اتنی دیر کہ جتنی دیر میں کوئی مسلمان ست رفتار سے نماز ادا کرے، پھر انہیں لے کر روانہ ہوئے یہاں تک کہ جمرات کی طرف پہنچے تو ان پر کنکریاں پھینکی، پھر ذبح (قربانی) کی، اور سر منڈایا پھر انہیں لے کر بیت اللہ آئے، اور بیت اللہ کا طواف کیا، پھر انہیں لے کر (دوباری) منیٰ لوٹے، پھر وہاں ان دنوں میں قیام کیا، پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ پر وحی نازل فرمائی کہ:

"آپ ابراہیم کے طریقے پر جو بالکل ایک (خدا) کی طرف ہو رہے تھے، چلئے" البیہقی فی شعب الایمان عن ابن عمر و رضی اللہ عنہ

کلام: ... یہ پہنچتی نے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں سند سے روایت کی ہے، اور انہوں نے موقوف کو محفوظ کہا ہے۔

الحج عن الغیر من الاکمال

دوسرے کی جانب سے حج کرنا

۱۲۳۳۱ بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا تو تم اس کو ادا کرتے یا نہیں؟ تو انہوں (حصین بن عوف) نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا کرتا) تو پھر اللہ کا قرضہ زیادہ حقدار ہے کہ ادا کیا جائے (رواہ الطبرانی فی الکبیر عن حصین بن عوف) حصین بن عوف فرماتے ہیں کہ: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میں اپنے والد کی جانب سے حج کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۳۲ بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور تم وہ قرضہ اس کی جانب سے ادا کرتے، تو وہ قرضہ تم سے قبول کیا جاتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: جی ہاں (قبول کیا جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ تعالیٰ زیادہ رحم کرنے والے ہیں، لہذا اپنے باپ کی طرف سے تم حج کر لو۔

رواہ البیہقی عن سودة بنت زمعة رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۳ بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا اور تم اس کی جانب سے وہ قرضہ ادا کرتے، تو وہ کافی ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ کافی ہوتا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس تم اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۴ بتاؤ! اگر تمہارے باپ پر قرضہ ہوتا، اور وہ قرضہ تم ادا کرتے تو تمہارے ادا کرنے سے ادا ہوتا یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ: جی ہاں (ادا ہو جاتا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اپنے والد کی جانب سے حج ادا کرو۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۵ جو شخص میری امت کے لیے حج کرتا ہے اس کی مثال موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کی سی ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلائی تھیں، اور وہ فرعون سے (اس دودھ پلانے کی) اجرت بھی لیتی تھیں۔ رواہ الدیلمی عن جبر بن نفیر عن عوف بن مالک

کلام: ... روایت ضعیف و متعلیٰ الموضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۳/۲۴۰، ۲۱۹/۲۔

۱۲۳۳۶ تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ، حسن صحیح۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل

۱۲۳۳۷ تم اپنے والد کی طرف سے حج کر لو۔

رواہ ابن ماجہ عن أبی الغوث بن حصین عن ابن عباس عن حصین بن عوف، رواہ الحاکم فی المستدرک عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: مذکورہ روایت کی سند میں عثمان بن عطاء الخراسانی ہے، ابن معین نے اس کو ضعیف کہا ہے اور ایک قول اس کے منکر الحدیث متروک ہونے کا ہے زوائد ابن ماجہ میں امام حاکم فرماتے ہیں یہ شخص اپنے والد سے موضوع روایات روایت کرتا ہے۔ الحاکم فی المستدرک ۳۸۱/۱

۱۲۳۳۸۔ تم اپنے باپ کی طرف سے حج کرو۔ رواہ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن الفضل
۱۲۳۳۹۔ جس شخص نے اپنے والدین کی وفات کے بعد ان کی طرف سے حج کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم سے آزادی لکھ دیتے ہیں، اور اس کے والدین کو ان کے ثواب میں بغیر کوئی کمی کے ایک کامل حج کا ثواب ملتا ہے اور ذرّہ شخص کسی سے جو صلہ رحمی کرتا ہے وہ زیادہ افضل ہے اس حج سے جو وہ اس کی موت کے بعد اس کی قبر میں داخل کرتا ہے (یعنی اس حج کے ثواب پہنچانے سے اس شخص کے ساتھ اس کی زندگی صلہ رحمی افضل ہے) اور جو شخص اپنی سواری پر اس شخص کے پیچھے چلا (صلہ رحمی کے لیے) تو گویا اس نے ایک گردن (غلام) آزاد کیا۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان وضعفہ وابن عساکر عن عبد العزیز بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ

کلام: بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

والدین کی طرف سے حج

۱۲۳۴۰۔ جس شخص نے اپنے والد یا اپنی والدہ کی جانب سے حج کیا تو وہ حج اس کی جانب سے اور ان دونوں کی جانب سے کفایت کرے گا۔ یعنی اس حج کا مکمل ثواب اس حج کرنے والے کو بھی ملے گا اور ان دونوں (والدین) کو بھی مکمل ملے گا۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن زید بن أرقم
۱۲۳۴۱۔ جس شخص نے کسی میت کی جانب سے حج کیا، تو جس نے اس کی جانب سے حج کیا ہے اس کو اس میت کے ثواب جیسا ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی روزے دار کو افطار کرایا تو اس افطار کرانے والے کو روزے دار کی طرح ثواب ملے گا، اور جس شخص نے کسی خیر کے کام پر دلالت کی تو اس کا خیر پر نشانہ ہی کرنے والے کو ایسا ہی ثواب ملے گا جیسا کہ اس کا خیر کو انجام دینے والے کو ملتا ہے۔ رواہ الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: الضعیفۃ ۱۱۸۴۔

۱۲۳۴۲۔ جس شخص نے کسی میت کی طرف سے حج کیا تو اس میت اور (اس کی جانب سے) حج کرنے والے کے لیے جہنم سے براءت لکھ دی جاتی ہے۔ رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۲۳۴۳۔ میت کے لیے ایک حج (درحقیقت) تین حج ہیں، ایک حج تو جس کی طرف سے حج کیا گیا، دوسرے حج حاجی کے لیے تیسرا حج وصیت کرنے والے کے لیے (یعنی ان سب کو ایک حج کا پورا پورا ثواب ملتا ہے گویا کہ ایک حج تین حج ہوئے)۔

کلام: روایت ضعیف ہے: الضعیفۃ ۱۹۷۹۔

۱۲۳۴۴۔ اس کے لیے چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے، ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اسے لکھا، اور ایک اس شخص کے حج کا ثواب جس نے اس پر خرچہ وغیرہ کیا، اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کو کیا (یعنی انجام دیا) اور ایک اس شخص کا حج کا ثواب جس نے اس کے بارے میں حکم جاری کیا (یعنی میت کی طرف سے حج بدل کرنے پر میت کو چار حج کا ثواب لکھا جاتا ہے)۔ رواہ البیہقی وضعف عن انس رضی اللہ عنہ
یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جس نے حج کی وصیت کی تھی۔

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

احکام ذکر ت فی حجة الوداع من الکمال

وہ احکامات جو حج ووداع کے موقع پر ذکر کیے گئے

۱۲۳۴۵۔ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ اور کونسا مہینہ ہے؟ اور کونسا شہر ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ محترم شہر (مکہ) ہے، اور

محترم مہینہ (ذوالحجہ) ہے اور محترم دن (عرفہ) ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: آگاہ رہو! بے شک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں ہیں، اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں (آگاہ رہو!) میں تم سے حوض (کوثر) پر آگے بڑھنے والا ہوں گا، تمہیں دیکھوں گا اور دوسری امتوں کے سامنے تم پر فخر کروں گا، لہذا مجھے رسوا نہ کر دینا۔ آگاہ رہو! تم نے مجھے دیکھا ہے، اور مجھ سے (احکامات الہی) سنے ہیں، اور میرے بارے میں تم سے پوچھا جائے گا، پس جس شخص نے مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

آگاہ رہو! میں بہت سے لوگوں کو (جہنم سے) نجات دلاؤں گا۔ اور کئی لوگ میرے ذریعہ (جہنم سے) چھٹکارا پائیں گے۔ اور میں کہوں گا اے پروردگار! میرے ساتھی؟ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے کہ ”تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا کیا چیزیں گھڑیں۔“

رواہ احمد فی مسندہ عن رجل من الصحابة وابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

مسلمانوں کا خون بہت سے زیادہ محترم ہے

۱۲۳۳۶۔ بے شک تمہارے خون اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں محترم ہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ

۱۲۳۳۷۔ آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں، جیسے تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس شہر (مکہ) کی حرمت ہے اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) کی حرمت ہے، سنو! کیا میں نے (احکامات خداوندی) پہنچا دیئے؟ (صحابہ نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ تو! (اپنے ان بندوں کی گواہی پر) گواہ رہنا۔

رواہ احمد فی مسندہ والنسائی وابن خزيمة والبقوی والباوردی وابن قانع وابن حبان فی صحیحہ والطبرانی فی الکبیر سعید بن منصور فی سننہ عن موسیٰ بن زیاد بن حذیم بن عمر السغدی عن ابیہ عن جدہ

۱۲۳۳۸۔ کون سا دن سب سے زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ اور کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ اور کونسا شہر زیادہ عظیم حرمت والا ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ”ہمارا یہ دن (عرفہ) اور یہ مہینہ (ذوالحجہ) اور یہ شہر (مکہ) زیادہ عظیم حرمت والے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں، تمہارے اس دن کی حرمت کی مانند ہیں۔ رواہ احمد فی مسندہ وابو یعلیٰ فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن جابر رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ والبقوی وابن قانع عن نبط بن شریط عن ابیہ

۱۲۳۳۹۔ اے لوگو! کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے، تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (ذوالحجہ کا مہینہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اے لوگو! پھر کونسا شہر زیادہ حرمت والا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ (یعنی مکہ سب سے زیادہ محترم ہے) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام و محترم ہیں جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں، تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں اس دن تک جس دن میں تم اپنے رب سے ملاقات کرو گے (قیامت تک) حرام ہیں۔ یعنی جیسے تم قتل و قتال اور لوٹ مار کو اس دن، اس مہینہ اور اس شہر میں حرام جانتے ہو اسی طرح یہ چیزیں تم پر قیامت تک کے لیے محترم ہیں۔ رواہ البزار عن وابصة

۱۲۳۵۰۔ تمام تخریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے، ہم اسی کی حمد بیان کرتے ہیں اور اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اور اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں، کونسا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ دن (عرفہ کا دن) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کونسا مہینہ زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ مہینہ (ذوالحجہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: کونسا شہر

زیادہ حرمت والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: یہ شہر (یعنی مکہ) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بیشک تمہارے خون اور تمہارے مال تم پر ایسے ہی محترم ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، کیا میں نے (احکام خداوندی) پہنچا دیئے؟ (تو سب نے اثبات میں گواہی دی تو) آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ: اے اللہ تو! اپنے ان بندوں کی گواہی پر (گواہ رہنا) رواہ ابن سعید، والطبرانی فی الکبیر والبیہقی عن نبیط بن شریط

نبیط بن شریط فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا اور نبی کریم ﷺ حمرہ اولیٰ کے پاس خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مذکورہ حدیث ذکر فرمائی۔

۱۲۳۵۱ اے لوگو! بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد کو ایسا ہی محترم بنایا ہے جس طرح کہ یہ سب اس مہینہ کے اس دن (عرفہ) میں اور اس سال کے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں حرام ہیں، اے اللہ! کیا میں نے (دین) پہنچا دیا، اے اللہ! آیا میں نے (دین) پہنچا دیا۔

رواہ ابن النجار عن قیس بن کلاب الکلابی

۱۲۳۵۲ کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے؟ بیشک یہ دن ایام تشریق کا بالکل درمیان والا دن ہے (یعنی یوم عرفہ ہے) کیا تم جانتے ہو کہ یہ کونسا شہر ہے؟ یہ شہر حرام (مکہ) ہے، میں نہیں جانتا کہ شاید اس (حج) کے بعد (آئندہ سال حج میں) تم سے ملاقات کر سکوں گا۔ آگاہ رہو! تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام ہیں، جیسے کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں یہاں تک کہ تم اپنے رب سے ملاقات کر لو (یعنی قیامت تک کے لیے حرام ہیں) تو پھر اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کریں گے، آگاہ رہو! تم میں سے جو قریب ہے (یا حاضر ہے) وہ دور والے کو (یا غائب کو) یہ بات پہنچا دے، سنو! کیا میں نے (احکام) خداوندی پہنچا دیئے؟

رواہ الطبرانی فی الکبیر عن اسدی بنت نہان

۱۲۳۵۳ اے لوگو! بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبرو تم پر ایسی ہی حرام ہیں جس طرح کہ تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں اور تمہارے اس شہر (مکہ) میں حرام ہیں، پس تم میں سے حاضر شخص غائب تک (یہ بات) پہنچا دے، اور میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

رواہ ابن قانع والطبرانی فی الکبیر وسعید بن منصور فی سننہ عن معشی بن جحیر عن ابیہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی غادیۃ الجہنی

۱۲۳۵۴ اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ”یوم حرام“ (عرفہ) ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ کونسا شہر ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: ”شہر حرام“ ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ کونسا مہینہ ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ”حرام مہینہ“ (ذوالحجہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: پس بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال، اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن (عرفہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں حرام و محترم ہیں اے اللہ! میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا، اے اللہ! میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا، پس حاضر کو چاہیے کہ غائب تک (یہ بات) پہنچا دے، میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ رواہ ابن شیبہ واحمد فی مسندہ والبخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ رواہ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ

عنہ۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن عمار رضی اللہ عنہ۔ رواہ احمد فی مسندہ والبقوی عن ابی غادیۃ الجہنی

۱۲۳۵۵ اے لوگو! یہ کونسا دن ہے؟ اور یہ کونسا مہینہ ہے؟ اور یہ کونسا شہر ہے؟ کیا یہ حرام مہینہ (ذوالحجہ) اور کیا یہ حرام شہر (مکہ) اور کیا یہ حرام دن (یوم عرفہ) نہیں ہے۔ آگاہ رہو! بیشک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں، تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور تمہارے اس دن (عرفہ) میں حرام و محترم ہیں اس دن تک جس دن تم اپنے پروردگار سے ملاقات کرو گے (قیامت تک حرام و محترم ہیں)۔ اے اللہ! کیا میں نے (تیرا دین) پہنچا دیا؟ اے اللہ! تو گواہ رہنا (کہ میں نے تیرا دین تیرے بندوں تک پہنچا دیا)۔

رواہ احمد فی مسندہ وابن سعد والحکیم عن العلاء بن خالد۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ۔ رواہ البزار عن ابیہ

۱۲۳۵۶ بیشک سب سے زیادہ حرمت والا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارا یہ دن (عرفہ) ہے، آگاہ رہو! تمہارے خون تم پر اسی طرح محترم ہیں جس طرح کہ تمہارے اس مہینہ (ذوالحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن (عرفہ) کی حرمت ہے۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا دین تمہیں) پہنچا دیا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جی ہاں (آپ نے دین پہنچا دیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے اللہ! تو (اپنے بندوں کی گواہی پر) گواہ رہ۔

رواہ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۲۳۵۷ اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ تم کون سے مہینہ میں ہو؟ اور تم کس شہر میں ہو؟ اور تم کس دن میں ہو؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حرام یوم (عرفہ) ہے، حرام مہینہ (ذی الحجہ) ہے اور حرام شہر (یعنی مکہ) ہے، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری آبرو تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح تمہارے اس مہینہ (ذی الحجہ) میں تمہارے اس شہر (مکہ) میں تمہارے اس دن کی حرمت ہے۔

جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ

سنو! (اور اس کے مطابق) زندگی گزارو، خبردار! ظلم مت کرنا (تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی) کسی مسلمان کا مال اس کے طیب نفس کے بغیر حلال نہیں، سنو! زمانہ جاہلیت کا ہر خون اور ہر سودی مالی معاملہ اور زمانہ جاہلیت کی رکیں قیامت تک میرے پاؤں تلے ہے (باطل) قرار دیتا ہوں اور سب سے پہلا خون جو معاف کیا جاتا تو وہ الحارث کے بیٹے ربیعہ کا خون ہے، اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ سب سے پہلا سود جسے معاف کیا جاتا ہے وہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے، تمہارے لیے تمہاری اصل رقم ہے، نہ تم ظلم کرو اور نہ کوئی دوسرا تم پر ظلم کرے، سنو! بیشک زمانہ اپنی اس اصلی ہیئت پر لوٹ آیا ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی (یعنی زمانہ جاہلیت میں لوگ) جس طرح چاہتے مہینوں کو مقدم و موخر کرتے رہتے تھے، لیکن اب زمانہ اپنی اصلی ہیئت پر واپس لوٹ آیا ہے جیسا کہ اول دن میں، اب جو مہینہ جس جگہ ہے وہ اپنی (اصلی حالت پر ہے) سنو! اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں جس دن اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کی تخلیق فرمائی اس دن سے مہینوں کی تعداد بارہ ہے، ان میں سے چار محترم مہینہ ہیں، یہ تو ہی دین ہے، ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم مت کرو، سنو! میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، سنو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں، لیکن وہ لوگوں کو ایک دوسرے کے خلاف اکسانے پر لگا ہوا ہے۔

عورتوں کے حقوق ادا کرو

پس عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو، اس لیے کہ وہ تو تمہاری خدمت گزار ہیں، اپنے لیے کسی چیز کی بھی مالک نہیں ہیں اور عورتوں پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستر پر تمہارے علاوہ کسی دوسرے کو نہ آنے دیں اور تمہارے گھروں میں کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تم کو ناگوار گزارے، اگر تمہیں ان کی نافرمانی کا خوف ہو تو (پہلے) انہیں نصیحت کرو (پھر بھی نہ مانیں) تو بستر میں ان سے علیحدگی اختیار کرو اور ان کو مارو مگر اس طرح نہ مارو کہ جس سے سختی اور شدت ظاہر ہو اور انہیں کوئی گزند نہ پہنچے، اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ تم ان کو اپنی استطاعت و حیثیت کے مطابق کھانے پینے کا سامان (اور مکان) اور کپڑا دو۔ کیونکہ تم نے ان کو اللہ کی امان کے ساتھ لیا ہے، اور ان کی شرم گاہوں کو خدا کے حکم سے یعنی ”فانکوا“ کے مطابق اپنے لیے حلال بنایا ہے، سنو! جس کسی کے پاس کسی کی امانت ہو تو جس نے وہ امانت رکھائی تھی اس تک لوٹا دے، کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ کیا میں نے (دین) پہنچا دیا؟ چاہیے کہ حاضر شخص غائب تک (یہ)

(بات) پہنچا دے، کیونکہ بسا اوقات سننے والے کی نسبت وہ شخص (جس نے سنا تو نہیں البتہ اس تک بات) پہنچائی گئی تھی، زیادہ نیک بخیر ہوتا ہے (اس بات پر عمل کر کے)۔

۱۳۳۵۸ سنو! زمانہ جاہلیت کے خون اور اس کے علاوہ کی چیزیں میرے دونوں قدموں کے نیچے ہیں (باطل کرتا ہوں) سوائے حاجیوں کو پانی پلانے والی خدمت اور کعبہ کی تولیت کے (کہ اس خدمت کو میں سابقہ طرز پر سابقہ لوگوں میں برقرار رکھتا ہوں)۔

رواہ ابن مندہ عن الاسود بن ربیعۃ المیشکری

کلام: اس حدیث کی سند مجہول ہے۔

۱۳۳۵۹ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، وہ اکیلا ہے، جس نے اپنا وعدہ کر دکھایا اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد فرمائی، اور تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور کسی بھی خون اور مال (سودا) معاملہ) کا دعویٰ میرے قدموں تلے ہے (باطل ہے) البتہ حاجیوں کی پانی پلانے کی خدمت اور خانہ کعبہ کی تولیت (سابقہ طرز پر برقرار ہوگی) سنو! قتل خطا کی دیت قتل شہرہ عمر ہے، یہ وہ قتل ہے جو کہ کوڑے یا ڈنڈے سے ہو، اس میں سوانٹ دیت ہیں جن میں سے چالیس اونٹنیاں اللہ ہوں گی کہ جو حاملہ ہوں۔ رواہ ابو داؤد عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۳۳۶۰ تمام تعزیشیں اللہ کے لیے ہیں کہ جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اور اپنے بندے (محمد ﷺ) کی مدد نصرت فرمائی اور تنہا لشکروں کو شکست دی، سنو! کوڑے اور ڈنڈے سے قتل کیے جانے والے کی دیت میں سو ۱۰۰ اونٹ ہیں کہ جن میں چالیس حاملہ اونٹنیاں ہوگی کہ جن سے پیٹ میں ان کے بچے ہوں، سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر رسم اور خون میرے ان دونوں قدموں کے نیچے ہیں۔ بالکل باطل قرار دیتا ہوں، البتہ خانہ کعبہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت سابقہ طرز پر میں انہیں لوگوں کے حق میں برقرار رکھتا ہوں یہ جو پہلے سے اس خدمت پر مامور ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان والطبرانی فی الکبیر عن ابن عمرو رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

لِزِاحِقِ الْحَجِّ "مِنْ الْاَكْمَالِ"

حج سے ملحق احکام کا بیان

۱۳۳۶۱ اے قریش کی جماعت! اللہ سے ڈرو اور جس چیز سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے حاجیوں کو اس چیز سے (فائدہ) اٹھانے سے منع نہ کرو پڑا اگر تم نے ایسا کیا (منع کیا) تو میں قیامت کے روز (ان کے حق میں) تم سے جھگڑا کروں گا۔ رواہ ابونعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۳۶۲ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا مالدار لوگ تفریح کے لیے حج کریں گے اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کو جائیں گے اور قراء حضرات ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقیر محتاج بھیک مانگنے کی غرض سے حج کو جائیں گے۔

رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: کشف الخفاء ۳۲۶۔

۱۳۳۶۳ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار لوگ سیر و تفریح کی غرض سے حج کریں گے، اور متوسط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے حج کو جائیں گے اور فقراء محتاجین بھیک مانگنے کے لیے حج کو جائیں گے اور قراء حضرات ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کریں گے۔

رواہ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۳۶۴ اے ام معقل! تم اپنے اونٹ پر سوار ہو کر حج ادا کر لو، اس لیے کہ حج اللہ کے راستے میں سے ہے (یعنی حج بذات خود اللہ کا راستہ ہے) لہذا تم اگر سواری کی حالت میں مناسک حج ادا کر لو گی تو کوئی مضا لقمہ نہیں۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ام معقل رضی اللہ عنہ

دخول الكعبة "من الاكمال"

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۳۶۵ میں کعبہ میں داخل ہوا اور کاش کہ میں نہ داخل ہوتا، مجھے خوف ہے کہ میں نے اپنے بعد آنے والی امت کو مشقت میں مبتلا کر دیا۔

الترمذی حسن صحیح، البیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۲۳۶۶ میں نے گھر میں ایک سینک دیکھا ہے، پس تم اس کو (کہیں) چھپا کر رکھو، کیونکہ یہ مناسب نہیں ہے کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو

نمازی کو بھول میں مبتلا کرے۔ رواہ احمد فی مسندہ والبخاری فی التاریخ وابن عساکر عن ام عثمان بن سفیان

۱۲۳۶۷ میں جب گھر میں داخل ہوا تو میں نے مینڈھے کے سینک دیکھے، لیکن میں بھول گیا کہ تم کو اس سینک کے چھپانے کا حکم دوں، اس

لیے کہ یہ بات مناسب نہیں کہ گھر میں کوئی ایسی چیز ہو جو نمازی کو مشغول کرے (کہ اس کی وجہ سے اس کا دھیان نماز سے ہٹ جائے)۔

رواہ البیہقی واحمد فی مسندہ وسعید بن منصور فی سننہ عن امرأة من بنی سلیم عن عثمان بن طلحة رضی اللہ عنہ

زيارة قبر النبي صلى الله عليه وسلم من الاكمال

نبی کریم ﷺ کی قبر کی زیارت کا بیان

۱۲۳۶۸ جس شخص نے حج کیا اور پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ اس شخص کی طرح ہے، جس نے میری زندگی میں میری

زیارت کی۔ رواہ ابو الشیخ والطبرانی فی الکبیر وابن عدی فی الکامل والبیہقی فی السنن

کلام: اسنی المطالب ۱۳۸۷، ضعیف الجامع ۵۵۵۳۔

۱۲۳۶۹ جس شخص نے حج بیت اللہ کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے یوفائی کی۔

رواہ ابن حبان فی صحیحہ فی الضعفاء والدیلمی فی مسند الفردوس عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

کلام: اس حدیث کو علامہ ابن الجوزی نے موضوعات میں شمار کیا ہے، لیکن وہ درست نہیں ہے۔ مگر دوسری کتب میں اس کو ضعیف کہا گیا

ہے، دیکھئے: التزویۃ ۱۷۲/۲، التہانی ۴۲۔

۱۲۳۷۰ جو حج کے ارادہ سے مکہ چلا پھر میری مسجد میں میری زیارت کا قصد کیا تو اس کے لیے دو مقبول حج کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

رواہ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷۱ جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی تو (قیامت کے روز) میں اس کے لیے سفارشی ہونگا یا گواہ ہونگا، اور جو شخص دو حرموں (مکہ،

مدینہ) میں سے کسی ایک میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو ان لوگوں میں سے اٹھائیں گے جو امن میں ہوں گے۔

رواہ ابو داؤد والبیہقی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۳۷۲ جس شخص نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی تو اس نے گویا میری حیات میں میری زیارت کی، اور جو شخص دونوں حرموں

(مکہ، مدینہ) میں سے کسی ایک حرم میں انتقال کر جائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کو امن والوں میں اٹھائیں گے۔

رواہ ابن قانع والبیہقی فی شعب الایمان عن حاطب ابن الحارث

کلام: روایت محل کلام ہے، الاقان ۱۹۱۴۔

۱۲۳۷۳ جس شخص نے بارادہ میری زیارت کی، تو قیامت کے روز وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور جس شخص نے مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کی اور مدینہ کے مصائب پر صبر کیا تو قیامت کے روز میں اس کے حق میں گواہ اور سفارشی ہوں گا، اور جو شخص دونوں خرموں میں سے کسی ایک حرم میں انتقال کر جائے تو قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کو امن والوں میں اٹھائیں گے۔
کلام: یہی روایت بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے السنن الکبریٰ میں بھی روایت کی ہے اور فرمایا ہے اس کی سند مجہول ہے۔ ۲۳۵۔

کتاب الحج من قسم الافعال

باب فی فضائلہ و وجوبہ و آدابہ

یہ باب حج کی فضیلت، اس کے وجوب اور اس کے آداب کے بارے میں ہے۔

فصل فی فضائلہ

یہ فصل حج کی فضیلتوں کے بیان میں ہے

۱۲۳۷۴ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اس گھر (بیت اللہ شریف) کا حج کیا کہ اس کے علاوہ کسی اور چیز کا ارادہ نہیں کیا، تو وہ شخص اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح (پاک و صاف ہو کر) نکلے گا جس دن کہ اس کی والدہ نے اس کو جنا تھا اور گناہوں سے پاک تھا۔

یہ حدیث مرفوع اور موقوف دونوں طرح مروی ہے۔

۱۲۳۷۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: حاجی کی اور جس کے لیے حاجی استغفار کرے مغفرت کی جاتی ہے (اور اس کی دعا قبول ہوتی ہیں) بقیہ ذی الحج، محرم، صفر اور دس ربیع الاول تک۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند

۱۲۳۷۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر گزر ہوا اس حال میں کہ وہ شخص اپنے مناسک حج مکمل کر چکا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے فرمایا: کیا تم نے حج کر لیا؟ اس نے کہا کہ: جی ہاں (کر لیا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ (حج میں) جس چیز سے تمہیں منع کیا گیا تم نے اس سے اجتناب کیا؟ تو اس نے جواب دیا کہ: مجھے اس کی استطاعت نہ ہوئی (اس لیے اجتناب نہ برت سکا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اپنا کام (حج) از سر نو کرو۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۱۲۳۷۷ یوسف بن مالک سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب نکلے انہوں نے کئی سواروں کو دیکھا (جو تیزی سے سواری کر رہے تھے) تو فرمایا کہ (یہ) سوار کون ہیں؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ: حجاج کرام ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کوئی اور مقصد تو ان کا نہیں تھا؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ سوار جان لیتے کہ کتنے ثواب اور اجر عظیم کے ساتھ انہوں نے اپنی ساریوں کو بٹھایا اور اٹھایا ہے اور ان کی مغفرت کے بعد ان کو جو اجر عظیم ملا ہے اس کو دیکھ کر ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں عمر کی جان ہے! اونٹنی جب بھی اپنا قدم اٹھاتی ہے اور رکھتی ہے تو اللہ پاک اس کے بدلے ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور گناہ مٹا دیتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں (حاجی کے لیے)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۳۷۸ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن الخطاب صفا اور مروہ کے درمیان بیٹھے ہوئے تھے کہ (بہت سے) اونٹ سوار آئے اور انہوں نے (اپنے اونٹوں) کو بٹھایا اور طواف کیا اور سچی کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم

کون ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم عراقی ہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیا چیز تمہیں (یہاں) لائی ہے، تو انہوں نے کہا کہ حاجی لوگ (لے کر آئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: تو کیا تم تجارت، میراث اور طلب دین کی غرض سے نہیں آئے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس تم از سر نو عمل (حج کے افعال) انجام دو۔ رواہ عبد الرزاق فی الجامع وابن شیبہ رضی اللہ عنہ ۱۲۳۷۹

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: تم جب زمیں باندھ لو، تو حج و عمرہ کی جانب رخ کرو کیونکہ یہ دونوں جہاد ہیں۔

رواہ عبد الرزاق فی الجامع، ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۰ حضرت ایوب سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ حاجی ہرگز فقر و فاقہ میں مبتلا نہ ہوگا۔

رواہ عبد الرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ایک ایسے شخص کے جنازے میں حاضر ہوئے جو ایام تشریق کے آخری دن مٹی میں وفات پا گیا تھا، اور فرمایا کہ: مجھے کیا چیز منع کرتی ہے ایک ایسے شخص کو دفن کرنے سے کہ جب سے اس کی مغفرت ہوئی اس وقت سے گناہ نہیں کیا۔

رواہ عبد الرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: حاجیوں، عمرہ کرنے والوں اور مجاہدوں سے ملاقات کرو، پس چاہیے کہ وہ تمہارے لیے دعا کریں اس سے پہلے کہ وہ میلے (گناہ میں مبتلا) ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۸۳ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ حاجیوں کی مغفرت فرما اور اس کی بھی مغفرت فرما جس کے لیے حاجی دعا (مغفرت) کرے۔ رواہ ابن زنجویہ

۱۲۳۸۴ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے جو چاہا اپنے نبی کو رخصت دی، اور اللہ کے نبی ﷺ اسی کے راستے پر چلے، اور اللہ کے حکم کے عین مطابق حج اور عمرہ ادا کیا، اور ان عورتوں کی شرمگاہوں کو محفوظ کر دیا۔ رواہ احمد فی مسندہ و مسدد و ابن ابی داؤد فی المصاحف و الطحاوی

۱۲۳۸۵ حضرت عبداللہ بن ابی الہذیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: کجاوے نہ کسے جائیں سوائے خانہ کعبہ کی طرف جانے کے لیے۔ رواہ ابن سعد

۱۲۳۸۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے وفد ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرمادیتے ہیں اور جب اللہ تعالیٰ انہیں بلاتے ہیں تو وہ حاضر ہو جاتے ہیں۔

رواہ البیہقی فی شعب الایمان

۱۲۳۸۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ: حج اور عمرے کی مشقت اٹھاؤ اس لیے کہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں کہ جیسے بھٹی لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔ رواہ عبد الرزاق فی الجامع

۱۲۳۸۸ ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک دن مکہ کے راستے میں اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے فرما رہے تھے کہ: وہ لوگ جو سفر کی وجہ سے پرانہ حالی کے باوجود مسلسل ذکر میں مشغول ہوتے ہیں، ان کے جسموں سے (گردوغبار کی وجہ سے) بدبو آ رہی ہوتی ہے اور وہ شور (ذکر اللہ) کرتے جا رہے ہوتے ہیں اور وہ اس سفر سے دنیا کا کسی قسم کا کوئی فائدہ نہیں حاصل کرنا چاہتے، ہمارے خیال میں اس سفر سے بہتر اور کوئی سفر نہیں۔ وہ سفر حج مراد لے رہے تھے۔ رواہ ابن سعد فی نسخة

۱۲۳۸۹ حبیب بن زبیر اصفہانی سے مروی ہے کہ میں نے عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ لوگ کام و از سر نو کریں (یعنی حاج کرام؟) تو انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ مجھے عثمان بن عفان اور ابوذر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پتہ چلا ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: لوگ از سر نو عمل کریں (کیونکہ حج کی وجہ سے ان کے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں)۔ ابن زنجویہ، السنن للبیہقی

۱۲۳۹۰ حارث بن سید حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس سے پہلے پہلے حج کر لو کہ پھر تم

حج نہ کر سکو، کیونکہ گویا میں (مستقبل میں) دیکھ رہا ہوں کہ ایک حبشی (سیاہ فام) چھوٹے چھوٹے کاموں والا بانگا ٹیڑھا آدمی ہے، اس کے ہاتھ میں کدال ہے اور وہ اسی کے ساتھ کعبۃ اللہ کے پتھروں کو ڈھارہا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کسی نے عرض کیا: کیا آپ اپنی طرف سے فرما رہے ہیں؟ یا نبی کریم ﷺ سے آپ نے اسی بات کو سنا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے (زمین میں) دانے کو بھاڑا اور جان کو پیدا کیا (میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہا ہوں) بلکہ میں نے اس کو تمہارے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے۔ الحارث، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

کلام: مذکورہ روایت میں ایک راوی حصین بن عمر الاحمسی ہے، جس کو محمد شین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام ڈھمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حصین واہ (بے کار) راوی ہے۔ الحاکم فی المستدرک کتاب المناسک ۴۲۸/۱

۱۳۳۹۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ (کے روز میدان عرفات) میں کھڑے تھے اور لوگ آپ کی طرف متوجہ تھے اور آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے:

مرحبا (خوش آمدید) ہو اللہ کے وفد (حاجیوں) کو، جب وہ مانگتے ہیں تو اللہ ان کو عطا کرتا ہے اور ان کی دعا کو قبول فرماتا ہے اور آدمی جب (اپنے لیے بھی) ایک درہم خرچ کرتا ہے تو اس کا ثواب دس لاکھ درہم تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ الذیلیمی

عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے

۱۳۳۹۲: حضرت حسن سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، حج اور عمرہ۔

ابن ابی داؤد فی المصاحف

۱۳۳۹۳: وضین بن عطاء، یزید بن مرثد سے اور یزید حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں دونوں صحابی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! جب تیرے بندے تیرے گھر آ کر تیری زیارت کریں تو ان کا تجھ پر کیا حق بنتا ہے؟ کیونکہ ہر زائر (مہمان) کا مزور (میزبان) کے پر حق ہے؟ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے داؤد! دنیا میں تو مجھ پر ان کا یہ حق ہے کہ میں ان کو عافیت بخش دوں اور جب میں ان سے ملاقات کروں گا تو ان کی بخشش کروں گا۔ ابن عساکر، البغوی

۱۳۳۹۴: عن حدیب بن خالد، وھیب بن خالد، الجریری، حبان بن عیسٰی سند سے مروی ہے، ما عزی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ۔ یہ سن کر سائل کی ران پر کپکپی طاری ہو گئی۔ پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: بھڑجا، پھر تمام اعمال میں سب سے افضل عمل گناہوں سے پاک حج، گناہوں سے پاک حج ہے۔ ابن النجار

۱۳۳۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم لوگ منیٰ میں تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر انار ملے تو دلفجان لیتے کہ ان کو کیا کچھ ملا ہے مغفرت کے بعد (خدا کا مزید انعام و فضل تو خوشی سے جھوم اٹھتے۔ ابن عدی، ابن النجار

کلام: مذکورہ روایت غیر محفوظ ہے۔ جمع الجوامع

۱۳۳۹۶: ضحاک بن مزاحم سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک قوم کو دیکھا جو مسجد کے دروازے پر اپنی ساریوں (ک اونٹنیوں) کو بٹھا رہے تھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا:

اگر اہل قافلہ جان لیتے کہ کیا ثواب ان کو ملا ہے تو وہ یہ جان لیتے کہ وہ مغفرت اور مزید فضل خداوندی کے ساتھ واپس لوٹیں گے۔ ابن زنجویہ قاسم بن ابی اسلم کہتے ہیں مجھے میرے والد نے میرے دادا حسن سے جو بنی عامر بن لؤی میں سے تھے روایت نقل کی ہے:

کہ رسول اللہ ﷺ اپنے حج میں ایک شخص کے پاس سے گذرے، ہم بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ وہ آدمی اپنے حج سے فارغ ہو چکا تھا، آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرا حج (گناہوں سے) محفوظ رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: از سر نو عمل کرو (کیونکہ تمہارے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں)۔

۱۲۳۹۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (حضور اکرم ﷺ نے ارشاد) فرمایا: اللہ کا محترم گھر کعبہ میری قبر کی طرف (بار بار) متوجہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: السلام علیک یا محمد! تو میں بھی کہتا ہوں وعلیک السلام یا بیت اللہ امیری امت نے میرے بعد تیرے ساتھ کیا برتاؤ کیا؟ تو کعبہ اللہ کہتا ہے: جو میرے پاس آتا ہے میں اس کے لیے کافی ہو جاتا ہوں اور اس کے لیے سفارشی بن جاتا ہوں۔ اور جو میرے پاس نہیں آتا، اس کے لیے آپ کافی ہو جائیں اور اس کے لیے سفارشی بن جائیں۔ الدیلمی

کلام:..... روایت موضوع ہے کیونکہ اس کی سند میں محمد بن سعید بورقی کذاب اور وضاع (جھوٹا اور حدیثیں بنانے والا) شخص ہے۔ سلیمان بن جابر سے مروی ہے کہ بورقی حدیثیں گھڑنے والوں میں سے ایک تھا۔ میزان الاعتدال ۵۶۶/۳۔

فصل..... حج کے واجب ہونے کے بیان میں

۱۲۳۹۹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو حج کی طاقت رکھتا ہے پھر بھی اس نے حج نہیں کیا تو تم اس پر قسم اٹھاؤ کہ وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرا۔ حلیۃ الاولیاء

۱۲۴۰۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ کچھ لوگوں کو شہروں میں بھیجوں، پس وہ ایسے کسی مالدار شخص کو نہ چھوڑیں جس نے حج نہیں کیا، مگر اس پر ہرگز یہ مقرر کر دیں (جیسا کہ غیر مسلموں پر ہوتا ہے) کیونکہ ایسے لوگ مسلمان نہیں ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، ابوالعباس الاصم فی حدیثہ، ابن شاہین فی السنۃ

۱۲۴۰۱ عبدالرحمن بن غنم الاشعری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہودی یا نصرانی ہو کر مرے (تین مرتبہ تاکید فرمایا) وہ شخص جو حج کی وسعت رکھتا تھا اور اس کی راہ بھی خالی تھی مگر وہ بغیر حج کیے مر گیا۔ پس اگر میں نے ابھی تک حج نہ کیا ہو تو میں حج کر لوں یہ میرے لیے چھ سات غزوؤں میں شرکت سے زیادہ محبوب ہے۔ السنن لسعید بن منصور، رستہ، ابن شاہین، السنن للبیہقی

۱۲۴۰۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو مر گیا اور وہ مالدار تھا لیکن اس نے ایک (بھی) حج نہیں کیا تو وہ چاہے تو یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر مرے۔ السنن لسعید بن منصور، ابن ابی شیبہ

۱۲۴۰۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اگر لوگ حج کو ایک سال کے لیے بھی چھوڑیں (یعنی حج بیت اللہ کو کوئی نہ آئے) تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح ہم نماز اور زکوٰۃ پر قتال کرتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور، رستہ فی الایمان، اللالکانی فی السنۃ، ابوالعباس الاصم فی حدیثہ

۱۲۴۰۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: اپنی (آل) اولادوں کو حج کراؤ اور ان کی روزی نہ کھاؤ (ان کی روزی کھانے کی لالچ میں ان کو فزینہ حج سے نہ روکو) اور ان کی رسی ان کی گردنوں پر چھوڑ دو (اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں)۔

ابو عبید فی الغریب، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسدد

ذیل الوجوب..... وجوب سے متعلق

۱۲۴۰۶ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کونسا حج افضل ہے؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (الحج والاح) یعنی جس حج میں زور زور سے تبلیغ پڑھا جائے اور اونٹوں کا خون بہایا جائے۔ الدارمی، الترمذی، وقال غریب، ابن خزیمہ، الدارقطنی

فی العلل، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ضعیف شمار کیا ہے۔

۱۲۴۰۷ عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے اہل مکہ! کیا بات ہے کہ لوگ (اللہ کی پسندیدہ حالت) غبار آلودی میں (مکہ) آتے ہیں اور تم ہو کہ تم پر نعمتوں کے آثار دیکھتے ہیں۔ لہذا جب تم (ذوالحجہ کا) چاند دیکھ لو تو احرام باندھ کر تلبیہ پڑھو۔ تاکہ تم بھی کسی قدر ان کی طرح پراگندہ حالت میں ہو جاؤ۔

فائدہ: مذکورہ روایت کو امام مالک نے موطا میں کتاب الحج باب اہلال اہل مکہ ومن بہا من غیرہم پر تحریر فرمایا ہے۔
۱۲۴۰۸ ابراہیم بن خلاد بن سوید انصاری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد حجاج اور تاج حجاج ہو جا۔

راوی فرماتے ہیں: حج تلبیہ لبیک اللہم لبیک الخ کو بلند آواز سے پڑھنا ہے اور حج اونٹوں کے خون کا بہانا ہے۔

الباوردی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة، السنن لسعید بن منصور

ابن مندہ فرماتے ہیں: ابراہیم بن خلاد کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بچپن کی حالت میں لایا گیا۔ اس لیے ان کی روایت مرسل ہے۔ نیز ان سے اپنے والد کے توسط سے بھی روایت نقل کی گئی ہے حالانکہ ان کا سماع ان کے اپنے والد سے بھی درست (ثابت) نہیں ہے۔

تلبیہ

۱۲۴۰۹ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم میں داخل ہوتے تھے تو تلبیہ پڑھنے سے رکے رہتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرماتے تھے جب ان کے درمیان سعی سے فارغ ہو جاتے تھے تو پھر تلبیہ پڑھ لیتے تھے۔ پھر جب ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کی رات ہوتی تو منیٰ کوچ فرماتے تھے پھر جب (ترویہ کی) صبح ہوتی تو عرفہ (میدان عرفات) چلے جاتے اور وہاں تلبیہ پڑھنے سے رکے رہتے تھے اور وہاں تکبیر، الحمد للہ، دعا و آزاری ان کا مشغلہ رہتا تھا۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرمایا کرتے تھے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یونہی کرتے دیکھا تھا۔ ابن جریہ

۱۲۴۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے حجرہ پر ماری فرمائی۔ ابن جریہ

۱۲۴۱۱ اسود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفہ کی رات تلبیہ پڑھتے سنا ہے۔ ابن جریہ
۱۲۴۱۲ حضرت عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ تلبیہ جاری رکھتے تھے طعن الوادی میں رمی جمار کرنے سے پہلے تک، جب پہلی ٹکری مارتے تو تلبیہ پڑھنا ختم فرما دیتے تھے۔ ابن جریہ

۱۲۴۱۳ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب آپ عرفات سے نکلے تو تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے حجرہ پر ماری فرمائی (ٹکری مارنے کے ساتھ تلبیہ موقوف فرمادیا)۔ ابن جریہ

تلبیہ کب تک پڑھا جائے

۱۲۴۱۴ محمد بن اسحاق سے مروی ہے کہ میرے والد اسحاق نے عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا اور میں بھی ان کی گفتگو سن رہا تھا کہ تلبیہ پڑھنا کب موقوف ہوتا ہے؟ تو عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمی حجرہ کرنے تک تلبیہ پڑھا یونہی ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے کیا (یعنی رمی جمار کرنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا) محمد بن اسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں مجھے حکیم بن حمید بن عثمان بن العاصی نے بیان کیا، فرمایا میں نے ایک شخص کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد (یعنی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صبح کو منیٰ سے نکلے تو تلبیہ موقوف فرمادیتے۔ اور سبحان اللہ العظیم پڑھتے رہتے۔

نیز ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرفہ کی رات حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ جفہ (پانی کے ٹب) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، آپ کے لیے پانی بہایا جارہا تھا اور آپ غسل فرما رہے تھے اور آپ مسلسل تلبیہ پڑھ رہے تھے حتیٰ کہ آپ غسل سے فارغ ہو گئے۔ ابن جریر

۱۲۴۱۵ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے ساتھ مزدلفہ سے نکلا میں مسلسل آپ کو تلبیہ پڑھتے ہوئے سنے رہا تھا: لیکن اللہم لیکن الخ۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ حجرۃ تک پہنچ گئے۔ میں نے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! یہ اہلال کیا ہے؟ یہ تلبیہ پڑھنا کیسا ہے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد علی بن ابی طالب کو اسی طرح تلبیہ پڑھتے سنا تھا حتیٰ کہ آپ حجرۃ پہنچ گئے اور انہوں نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھا حتیٰ کہ حجرۃ تک پہنچ گئے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بات سنائی تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: انہوں نے سچ کہا۔ پھر مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اور مجھے میرے بھائی فضل بن عباس جو کہ حضور اکرم ﷺ کے روایف تھے۔

یعنی دوران حج حضور ﷺ کی سواری پر آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے میں نے بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے حجرۃ تک پہنچ کر اس کو ختم فرمادیا۔ مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، ابن جریر

۱۲۴۱۶ ہشام بن حسان، محمد بن سیرین سے اور محمد بن سیرین اپنے بھائی یحییٰ بن سیرین سے اور وہ اپنے بھائی انس بن سیرین سے اور وہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں تلبیہ پڑھتے سنا:

لیکن حقاً حقاً تعبداً ورقاً

۱۲۴۱۷ محمد بن سیرین عن افیہ یحییٰ بن سیرین عن اخیہ معبد عن اخیہ انس بن سیرین عن انس بن مالک، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

لیکن حقاً حقاً تعبداً ورقاً۔ الدیلمی

ترجمہ:..... حاضر ہے بندہ حق، بندگی اور غلامی کی حالت میں۔ ابن عساکر، ابن النجار

۱۲۴۱۸ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا اور آپ کے جسم پر سفید جہ تھا اور آپ علیہ السلام فرما رہے تھے:

لیکن اللہم لیکن

اور آپ علیہ السلام کے پروردگار آپ کو جواب دے رہے تھے:

لیکن یا موسیٰ! الجامع لعبد الرزاق

۱۲۴۱۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی تلبیہ پڑھنے والے نے کبھی کوئی تلبیہ نہیں پڑھا اور نہ کسی تکبیر کہنے والے نے کبھی کوئی تکبیر کہی مگر اس کو جنت کی خوشخبری دیدی گئی۔ ابن النجار

۱۲۴۲۰ عمرو بن معدیکرب سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے (تلبیہ یوں) سکھایا:

لیکن اللہم لیکن، اللہم لیکن لا شریک لک لیکن ان الحمد والنعمة لک والملك لا شریک لک۔

”حاضر ہیں ہم اے اللہ! ہم حاضر ہیں، اے اللہ! ہم حاضر ہیں، ہم حاضر ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں، ہم حاضر ہیں، بے شک تمام

تعریفیں اور نعمتیں تیرے لیے ہیں اور ساری بادشاہی تیری ہی ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔“

عمر بن معدیکرب فرماتے ہیں: ہم جاہلیت کے زمانے میں لوگوں کو عرفات کے میدان میں کھڑا ہونے سے روکتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں ہمیں جن نہ اچک لیں۔ تو رسول اکرم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: لوگوں کو (میدان عرفات) عرف میں جانے کا راستہ چھوڑ دو خواہ وہ بطن محسر میں عرفہ کرات ٹھہریں اور ارشاد فرمایا بطن عرفہ کو عبور کرو جن جب مسلمان ہو گئے ہیں تو وہ اب تمہارے بھائی بن گئے ہیں۔

يعقوب بن سفيان، الشاشي، البغوي، ابن منده، ابن عساكر

۱۲۴۲۱ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے مزدلفہ میں ارشاد فرمایا: میں نے اس ذات سے سنا جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی اس مقام میں وہ فرما رہے تھے:

ليک اللهم ليک۔ ابن جریر

جرمہ عقبہ پر تلبیہ ختم کرے

۱۲۴۲۲ عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود کے ساتھ مشعر حرام سے یوم النحر (قربانی کے دن) تک ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ جرمہ عقبہ پر پہنچ گئے پھر بطن الوادی گئے اور فرمایا: اے بھتیجے! میری اونٹنی کی مہارت تمام اور مجھے سات کنکریاں دے۔ چنانچہ میں نے آپ کو کنکریاں دیدیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بطن الوادی سے رمی فرمائی۔ اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا: اسی طرح میں نے اس ذات کو کرتے دیکھا تھا جس پر سورہ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ ابن جریر

۱۲۴۲۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تلبیہ پڑھتے دیکھا حتیٰ کہ آپ نے جرمہ عقبہ کی رمی فرمائی۔

ابن جریر

۱۲۴۲۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ تلبیہ پڑھتے رہتے تھے حتیٰ کہ جرمہ عقبہ کی رمی فرماتے۔ ابن جریر

۱۲۴۲۵ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم کے بتوں (کے مقام) پر پہنچتے تو تلبیہ پڑھنے سے رک جاتے تھے۔ حتیٰ کہ بیت اللہ اور صفا اور مروہ کا طواف فرماتے اگر عمرہ ہوتا تو ٹھیک ورنہ حج میں صفا مروہ کے طواف میں شروع ہو جاتے اور تلبیہ پڑھنا شروع فرمادیتے اور جب تک مکہ میں مقیم رہتے اور مزدلفہ میں اور عرفہ کی رات تک یونہی تلبیہ پڑھتے رہتے حتیٰ کہ (عرفہ کی) صبح ہوتی تو رک جاتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۴۲۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو عرفہ سے مزدلفہ تک اپنا ردیف (سواری کے پیچھے بٹھا کر) بنایا۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ فضل نے ان کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو مسلسل تلبیہ پڑھتے ہوئے سنتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے رمی جرمہ فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۴۲۷ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: حاجی جب جرمہ عقبہ پر رمی کریں تو تلبیہ پڑھنے سے رک جائیں۔ ابن جریر

۱۲۴۲۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ فلاں (دشمن علی رضی اللہ عنہ) پر لعنت کرے، وہ اس دن یعنی یوم عرفہ کو تلبیہ پڑھنے سے روکتا تھا کیونکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس دن تلبیہ پڑھتے تھے۔ ابن جریر

۱۲۴۲۹ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: شیطان ابن آدم کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تلبیہ چھوڑ دے اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پڑھ، تاکہ وہ بدعت کو زندہ کرے اور سنت کو مار دے۔ ابن جریر

۱۲۴۳۰ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں عرفہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فلاں لوگوں کو لعنت کرے۔ انہوں نے ایام حج کے سب سے بڑے دن (عرفہ) کو لیا اور حج کی زینت ختم کر دی اور حج کی

زینت تلبیہ ہے۔ ابن حویہ

۱۲۴۳۱..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی اکرم ﷺ تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ حجرہ عقبہ کی ری فرمائی (یعنی ری سے پہلے تلبیہ ختم کر دیا)۔ ابن عساکر

۱۲۴۳۲..... ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو تلبیہ سکھایا:

لبيك اللهم لبيك لا شريك لك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك. ابن عساکر

باب مناسک حج میں ترتیب کے ساتھ

فصل..... میقات مکانی میں

۱۲۴۳۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ دو شہر (عراق اور بصرہ وغیرہ) فتح ہو گئے تو لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے ”قرن“ کو میقات مقرر کیا تھا جبکہ یہ ہمارے راستے سے ہٹ کر ہے اور اگر ہم ”قرن“ کا قصد کرتے ہیں تو ہمیں دشوار پڑتا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مقابلے میں جو مقام تمہارے اپنے راستے میں پڑتا ہے اس کو دیکھ لو۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر کر دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، السنن للبیہقی

۱۲۴۳۴..... اسود بن یزید حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

تم میں سے جو شخص حج کا ارادہ کرے وہ میقات سے احرام باندھے (یعنی تلبیہ پڑھے) اور رسول اللہ ﷺ نے جو تمہارے لیے میقات مقرر فرمائے ہیں اہل مدینہ اور جو وہاں سے غیر اہل مدینہ گذرے ان کے لیے ذوالحلیفہ میقات ہے۔ اور اہل شام اور جو شام سے غیر شامی آئیں ان کے لیے میقات جحہ ہے۔ اور اہل نجد اور جو غیر نجدی وہاں سے آئیں ان کے لیے میقات قرن ہے۔ اور اہل یمن کے لیے یلملم ہے اور اہل عراق اور بقیہ تمام لوگوں کے لیے ذات عرق ہے۔ ابن الضیاء

۱۲۴۳۵..... حضرت بنت عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہم اپنے والد عبد الرحمن سے روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی بہن عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھاؤ و تعظیم اس کو لے جاؤ۔ جب تم اس کو لے کر چوٹیوں سے اترو تو اس کو کہہ دینا کہ احرام باندھ لے کیونکہ یہ مقبول عمرہ ہے۔ مسند احمد، مسند البزار، مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم

۱۲۴۳۶..... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب طریق الفرج پر چلتے تو سواری چلتے ہی تلبیہ پڑھ لیتے تھے (یعنی احرام باندھ لیتے تھے) اور جب دوسرے کسی راستے پر چلتے تو مقام بیداء پر پہنچتے تو تلبیہ پڑھ لیتے تھے (یعنی بن مخلد)۔

۱۲۴۳۷..... حضرت ابی بنی اسحاق سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد ذوالحلیفہ سے تلبیہ پڑھ لیا تھا۔ الحارث

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں واقدی (ضعیف) راوی ہے۔

۱۲۴۳۸..... محمد بن اسحاق سے مروی ہے فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن عامر نیشاپور سے عمرہ کے ارادہ سے نکلے اور نیشاپور سے ہی احرام باندھ لیا۔ جب وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

تم نے نیشاپور سے احرام باندھ کر اپنے آپ کو دھوکہ دیا ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۴۳۹..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام و مصر کے

لیے جھ، اہل یمن کے لیے یلمم اور اہل عراق کے لیے ذات عرق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر ۱۲۳۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مشرق کے لیے عقیق کو میقات مقرر فرمایا۔ ابن جریر کلام: ... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابی داؤد۔ ۳۸۱۔

۱۲۳۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدائن کے لیے عقیق کو، اہل بصرہ کے لیے ذات عرق کو، اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو اور اہل شام کے لیے جھ کو میقات مقرر کیا۔ الکبیر للطبرانی

میقات زمانی

۱۲۳۳۲ فرمان الہی: الحج اشہر معلومات (حج چند متعین مہینوں میں ہے) کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے مہینے ہیں۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، السنن للبیہقی

میقات سے متعلق

۱۲۳۳۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے بصرہ سے احرام باندھا تو حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو نا پسند کیا۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۳۴ عبدالرحمن بن اسود سے مروی ہے ان کے والد عرفہ کے روز ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: تم یہاں تلبیہ کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس مقام پر تلبیہ پڑھتے سنا ہے۔ چنانچہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے تلبیہ پڑھ لیا۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۳۵ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مزدلفہ میں تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا اے امیر المؤمنین! تلبیہ کس چیز کا؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا ہم نے (سک حج) پورا کر لیا۔ السنن للبیہقی

فصل..... احرام اور حج کی ادائیگی کے طریقوں کے بیان میں

احرام

۱۲۳۳۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں حضور اقدس ﷺ کی ڈاڑھی کو غالبہ (مرکب ملی جلی خوشبو) کے ساتھ خوب بھر دیتی پھر آپ ﷺ احرام باندھ لیتے تھے۔ الحسن بن سفیان، ابن عساکر

۱۲۳۳۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو پہلے خوشبو لگاتے پھر لوگوں کے پاس (احرام باندھ کر) تشریف لے آتے تھے۔ ابن النجار

۱۲۳۳۸ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے بعد تلبیہ پڑھتے تھے۔ النسائی

۱۲۳۳۹ عبدالرحمن بن خالد بن اسید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب منیٰ کی طرف کوچ فرماتے تو تلبیہ پڑھتے تھے۔

ابن مندہ وقال غریب، ابو نعیم، ابن عساکر

کلام: ابن مندہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو ضعیف کہا ہے۔

۱۲۳۴۰ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے تلبیہ پڑھ لیا تھا جب آپ ﷺ کی سواری

آپ کو لے کر چلی۔ اور مقام بیداء پر بھی آپ ﷺ نے تلبیہ پڑھ لیا تھا سواری کے آپ کو لے کر چلنے سے قبل۔ الکبیر للطبرانی

حج افراد..... صرف حج کے لیے تلبیہ پڑھنا

۱۲۳۵۱... اسود بن یزید سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، انہوں نے بھی صرف حج ادا کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج کیا۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا انہوں نے بھی صرف حج ادا کیا (بغیر عمرہ کے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، المعاملی، النسائی فی امالیہ

۱۲۳۵۲... حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج افراد کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۳۵۳... محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حج افراد کرو کیونکہ وہ افضل ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۵۴... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج افراد کرو کیونکہ وہ افضل ہے۔ السنن للبیہقی

۱۲۳۵۵... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حج افراد کیا۔ النسائی، ابن عساکر

کلام..... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۳۷، ضعیف الترمذی ۱۳۶، ۱۳۷۔

۱۲۳۵۶... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد (صرف حج) کا تلبیہ پڑھا۔ ابن عساکر

۱۲۳۵۷... حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کس حج کا تلبیہ پڑھا؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کا (یعنی حج افراد کا) آدمی نے کہا: اس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کہ حضور ﷺ نے حج قرآن کیا۔ حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس بن مالک تو اس وقت عورتوں کے پاس

آتے جاتے تھے اور وہ کھلے سر ہوتی تھیں یعنی اس وقت بچے تھے جبکہ میں حضور ﷺ کی اونٹنی کے نیچے ہوتا تھا اور مجھ پر اسی اونٹنی کا لعاب گرتا

تھا، میں آپ ﷺ کو صرف حج کا تلبیہ پڑھتے سنتا تھا۔ ابن عساکر

روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۳۵۸... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ پڑھا جس کے ساتھ عمرہ نہیں تھا۔ ابن عساکر

القرآن

حج و عمرہ دونوں کا تلبیہ پڑھنا اور دونوں کے اکٹھے ادا نیگی کی نیت کرنا

۱۲۳۵۹... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ضعی بن معبد کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا یعنی دونوں کا تلبیہ پڑھا۔ زید

ابن صوحان اور سلمان بن ربیعہ نے ان کو دیکھا تو کہنے لگے: وہ تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ چنانچہ ضعی بن معبد حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے پاس گئے اور ان کو ان کے قول کی خبر دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے نبی اکرم ﷺ کی سنت کی ہدایت ملی ہے۔

مسند ابی داؤد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن منیع، العدنی، مسند ابن احمد بن حنبل، النسائی، ابن ماجہ، مسند

ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، الطحاوی، الصحيح لابن حبان، الدارقطنی فی الافراد

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔ السنن للبیہقی، السنن لسنعید بن منصور

۱۲۳۶۰... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مروان بن الحکم سے مروی ہے کہ میں مکہ اور مدینہ کے درمیان حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ

عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دونوں کا تلبیہ پڑھ لیا (یعنی حج قرآن کر لیا) اور فرمایا:

لیک لعمرة وحج معا

میں حاضر ہوں اے اللہ! حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ میں لوگوں کو اس سے منع کر رہا ہوں اور آپ اسی کو کر رہے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کی سنت کو کسی ایک انسان کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑ سکتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مسند احمد، البخاری، النسائی، العدنی، سنن الدارمی، الطحاوی، الضعفاء للعقيلي ۱۲۴۶۱ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کو دیکھا آپ نے حج قرآن کیا اور دو طواف کیے

اور دو سعی فرمائیں۔ العقيلي في الضعفاء الدارقطني

کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ اور امام عقيلي رحمۃ اللہ علیہ دونوں نے مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۴۶۲ حضرت حسن بن علیؓ کے آزاد کردہ غلام سعد کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے۔ جب ہم ذی الحلیفہ میں پہنچے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں حج اور عمرہ دونوں کو جمع کروں۔ لہذا جو تم میں سے دونوں کا ارادہ کرنا چاہتا ہے وہ یوں کہے جس طرح میں کہوں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تبلیہ پڑھا: لبيك بعمره وحجة معا. عمرہ اور حج دونوں کے لیے حاضر ہوں میں اے اللہ! مسدد

۱۲۴۶۳ ابونصر سلمی سے مروی ہے کہ میں نے حج کے لیے تبلیہ پڑھ لیا۔ پھر میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پایا۔ میں نے عرض کیا: میں نے حج کے لیے تبلیہ پڑھ (لیا ہے اور احرام باندھ لیا ہے، لیکن میں عمرہ کو ملانے کی بھی طاقت رکھتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ ہاں اگر تو عمرہ کا احرام باندھتا ہے تو حج کو اس کے ساتھ ملانا چاہتا تو ملا سکتا تھا۔ لیکن اگر تو نے حج کے ساتھ ابتدا کر لی ہے تو اب اس کے ساتھ عمرہ نہیں ملا سکتا۔ ابونصر سلمی نے پوچھا: اگر میں دونوں کا ارادہ کروں تو کیا کرنا پڑے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا پانی کا برتن اپنے اوپر بہاؤ (غسل کرو) پھر دونوں کا اکٹھے احرام باندھ لو اور دونوں کے لیے دو طواف کرو ایک طواف حج کے لیے اور ایک طواف اپنے عمرہ کے لیے اور دو سعی کرو پھر کوئی چیز تمہارے لیے حلال نہیں ہوگی یوم النحر تک۔ السنن للبيهقي

امام تہذیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابونصر غیر معروف راوی ہے۔ ابن الترمذی فرماتے ہیں مگر یہی روایت دوسری کئی عمدہ اسانید سے بھی مروی ہے۔ ۱۲۴۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قارن کے متعلق مروی ہے ارشاد فرمایا: قارن (عمرہ و حج کا دونوں) کا اکٹھے احرام باندھنے والا دو طواف کرے گا اور ایک سعی کرے گا۔ الشافعي في القديم

۱۲۴۶۵ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مقداد بن اسود حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس سقیا (مکہ مدینہ کے درمیان مقام) پر تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں کو آٹا اور پتوں کا ملا ہوا پانی پلا رہے تھے۔ مقداد نے عرض کیا: یہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ حج اور عمرہ کے درمیان قرآن کرنے سے (دونوں کو ملانے سے) منع فرما رہے ہیں۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور پوچھا: کیا آپ حج اور عمرہ کو ساتھ ملانے سے منع فرما رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں (یہ میری رائے ہے) یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غصہ میں حج قرآن کا تبلیہ پڑھتے ہوئے نکلے: لبيك بحج وعمره معا

فائدہ:..... یہ میری رائے ہے کہ الفاظ موطا امام مالک میں اضافہ ہیں۔ یہ روایت بھی موطا امام مالک میں مذکور ہے، کتاب الحج باب القران۔ ۱۲۴۶۶ حرث بن سلیم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حج و عمرہ کا تبلیہ پڑھتے سنا، پھر عمرہ کے ساتھ ابتدا فرمائی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے (کہ دیکھیں وہ کیا عمل کرتے ہیں)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: آپ بھی ان لوگوں میں سے ہیں جن کی طرف لوگوں کی نظر ہوتی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲۴۶۷ صبی بن معبد سے مروی ہے: میں پہلے نصرانی تھا پھر میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو

ادیم تغلیٰ کہا جاتا تھا پھر میں مسلمان ہو گیا پھر میں نے حج کا ارادہ کیا تو میں اپنی قوم کے ایک آدمی جس کو ادیم تغلیٰ کہا جاتا تھا کے پاس آیا۔ اس نے مجھے کہا کہ حج قرآن کرو۔ اور اس نے مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی حج قرآن کیا تھا۔ صبی کہتے ہیں کہ پھر میرا گذر زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے پاس سے ہوا (انہوں نے مجھے حج قرآن کا تلبیہ پڑھتے دیکھا تھا تو) انہوں نے مجھے کہا: تو اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔ یہ بات میرے دل میں کھلنے لگی۔ پھر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا تو میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تجھے اپنے نبی ﷺ کی سنت کی ہدایت مل گئی ہے۔ الباوردی، ابن قانع، ابونعیم

۱۲۳۶۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے پاس تھے۔ جب اونٹنی نے آپ ﷺ کو اٹھالیا تو آپ نے فرمایا: لیبیک بحجۃ و عمرۃ معاً۔ یعنی حج قرآن کا تلبیہ پڑھا۔ ابن النجار

۱۲۳۶۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج و عمرۃ دونوں کا تلبیہ پڑھتے سنا۔ ابن عساکر

۱۲۳۷۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

لیبیک بحجۃ و عمرۃ معاً۔ ابن عساکر

۱۲۳۷۱۔ ہر ماس بن زیاد سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کا ردیف تھا۔ ان کی سواری پر ان کے پیچھے بیٹھا تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی سواری پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا:

لیبیک بحجۃ و عمرۃ معاً۔ ابن النجار

۱۲۳۷۲۔ حضرت ابو طلحہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کا تلبیہ میں پڑھتے ہوئے سنا:

لیبیک بحجۃ و عمرۃ معاً۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۳۷۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔ مسند البزار

یعنی پچھلی روایات کی طرح حج قرآن کا تلبیہ پڑھا۔

۱۲۳۷۴۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس مروہ پر حاضر ہوا آپ عمرہ میں تھے اور قحطی سے بال کاٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے عمرہ حج میں داخل ہو گیا قیامت تک کے لیے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

التمتع..... حج تمتع

۱۲۳۷۵۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ مقام بھاء میں تھے۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: کس چیز کا تلبیہ پڑھا ہے۔ میں نے عرض کیا: نبی کریم ﷺ کے تلبیہ کی طرح میں نے تلبیہ کہا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ہدیٰ (قربانی کا جانور) ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بیت اللہ کا طواف کرو پھر صفا مروہ کا طواف کرو پھر (عمرہ سے) حلال ہو جاؤ۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بیت اللہ کا پھر صفا مروہ کا طواف کیا پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے بالوں میں گنگھی کر دی اور میں نے اپنا سر دھو لیا۔ پھر میں ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت میں اسی طرح فتویٰ دیتا رہا۔ پھر میں خلافت عمر میں موسم حج میں کھڑا تھا کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور بولا: آپ کو معلوم نہیں ہے کہ امیر المؤمنین نے حج کے بارے میں کیا نیا ارشاد صادر فرمایا ہے؟ پھر میں نے لوگوں کو کہا: اے لوگو! جن کو بھی ہم نے حج کا مسئلہ بتایا ہو (وہ اس کی جگہ) اب امیر المؤمنین کی اقتداء کریں وہ تمہارے پاس آرہے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے پوچھا: وہ کیا طریقہ ہے جو آپ نے حج کے متعلق نیا فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واتموا الحج والعمرة لله.

حج اور عمرہ کو اللہ کے لیے پورا کرو۔

اور اگر ہم اپنے نبی کی سنت کو لیں تو آپ ﷺ اس وقت تک حلال نہیں ہوئے جب تک کہ آپ نے ہدی (قربانی) کو نحر (قربانی) نہ کر لیا۔

مسند ابو داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

۱۲۴۷۶..... ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ کی قسم! میں تم لوگوں کو حج تمتع سے نہیں روکتا کیونکہ وہ کتاب اللہ میں ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو کیا ہے۔ النسائی

۱۲۴۷۷..... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حج کے مہینوں میں حج تمتع سے منع فرمایا ہے اور فرمایا کہ اگرچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہی حج کیا تھا۔ لیکن پھر بھی میں اس سے روکتا ہوں۔ وہ اس لیے کہ تم میں سے کوئی دنیا کے کس کس کو نے سے آتا ہے غبار آلود اور پراگندہ حال ہوتا ہے اور وہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا ہے، اس کی غبار آلود حالت، پراگندہ بال اور تھکا کاٹ اور تلبیہ اس کے عمرے میں ختم ہو جاتا ہے (اور یہی چیزیں اللہ کو محبوب ہیں) کیونکہ وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اور حلال ہو جاتا ہے پھر کپڑے پہنتا ہے خوشبو لگاتا ہے اور اپنے اہل کے ساتھ مہاشرت بھی کرتا ہے اگر وہ ساتھ ہوں۔ پھر جب ترویہ (آٹھ ذی الحجہ) کا دن ہوتا ہے تو پھر حج کا تلبیہ پڑھتا ہے اور مٹی جاتا ہے اور تلبیہ پڑھتا ہے، اب اس کے بال پراگندہ ہوتے ہیں اور نہ وہ غبار آلود حالت میں ہوتا ہے، نہ اس کو تھکا کاٹ ہوتی ہے اور زیادہ دنوں کا تلبیہ ہوتا ہے سوائے ایک دن کے، حالانکہ حج عمرہ سے افضل (عبادت) ہے۔ اگر ہم لوگوں کو (حج) اس طرح اس حج تمتع کے لیے (چھوڑ دیں تو وہ پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش ہوں گے، جبکہ اہل بیت (رسول اللہ تو غربت و فاقے کی وجہ سے) نہ ان کے پاس مال مویشی تھے اور نہ اناج فصل، ان کی کشادگی تو بھی ہوتی تھی جب ان کے پاس کچھ آ جاتا تھا۔

حلیۃ الاولیاء، مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، السنن للبیہقی

فائدہ:..... مذکورہ روایت حلیۃ الاولیاء میں ۲۰۵/۵ پر ہے اور صرف یہی حوالہ منتخب کنز العمال میں ہے۔

حشی رقم طراز ہیں کہ بقیہ کتب مذکورہ میں مذکورہ روایت رجوع کرنے پر نہیں ملی۔ ۱۲

۱۲۴۷۸..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ ایک آدمی نے ان کو کہا: اپنے فتویٰ کو روک لو۔ کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد امیر المؤمنین نے کیا نیا حکم جاری فرمایا ہے! حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں چنانچہ میں بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس کے متعلق سوال کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ حج کیا، آپ کے اصحاب نے بھی کہا، لیکن مجھے یہ بات ناپسند ہے کہ لوگ (عمرہ سے حلال ہو کر) پیلو کے درختوں تلے عورتوں سے ہم آغوش ہوں۔ پھر وہ حج کے لیے نکلیں تو ان کے سروں سے غسل کا پانی ٹپک رہا ہو۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابو عوانہ، السنن للبیہقی

۱۲۴۷۹..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب حج کے مہینوں میں کوئی عمرہ کرے پھر وہ (وہیں حج کے لیے) ٹھہر جائے تو وہ تمتع (حج تمتع کرنے والا) ہے۔ اگر واپس اپنے گھر آجائے تو تمتع نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۴۸۰..... عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا آپ نے حج تمتع سے منع فرمایا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، لیکن میں (حج کے لیے) بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ کرتا ہوں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو حج افراد کرتا ہے وہ اچھا ہے اور حج تمتع کرتا ہے وہ کتاب اللہ اور سنت رسول کو تھامتا ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۲۴۸۱..... ابراہیم سے مروی ہے، فرمایا: تمتع سے منع کیا گیا ہے اور قرآن سے نہیں۔ ابن خبیر

۱۲۴۸۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: اگر میں عمرہ کرتا پھر حج کرتا تو میں تمتع کرتا۔ مسند

۱۲۴۸۳..... حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ (اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) نے حج کیا۔ جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج تمتع سے منع فرمایا۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے (حج تمتع ہی کی صورت اختیار کرتے ہوئے) پہلے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: کیا مجھے یہ خبر صحیح ملی ہے کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو حج تمتع کرتے ہوئے نہیں دیکھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں، ضرور۔

مسند احمد، السنن للبیہقی

۱۲۲۸۴..... مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا حج تمتع کے بارے میں تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ ہمارے لیے تھا اب تمہارے لیے نہیں ہے۔ ابن راہویہ، البغوی فی مسند عثمان الطحاوی

۱۲۲۸۵..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر بھیجا تو میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ مجھے ان کے ساتھ کچھ اوقیہ چاندی بھی ملی۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس (مکہ میں دوران حج) آئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ سے لوٹ کر حضور کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میں نے فاطمہ کو دیکھا کہ اس نے زکین کپڑے پہن رکھے ہیں اور اپنے کمرے کو بھی خوشبو میں بسا رکھا ہے (اور یہ علامتیں ہیں احرام سے حلال ہونے کی) تو فاطمہ مجھ سے بولی آپ کو کیا ہوا، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا ہے اور وہ (عمرہ سے) حلال ہو گئے ہیں۔ میں نے فاطمہ کو کہا: میں نے تو نبی اکرم ﷺ کے تلبیہ جیسا تلبیہ پڑھا ہے۔ (یعنی افراد، قرآن، تمتع میں سے رسول اللہ نے جس طرح ارادہ کیا ہو وہی میرا ارادہ ہے) اب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا: تم نے کیا تلبیہ پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا اہلسلت باہلال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی میں احرام باندھتا ہوں جیسا بھی رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں تو ہدی قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے قرآن کیا ہے (حج و عمرہ کو ایک ساتھ کرنے کی نیت کی ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر (جب ہم حج قرآن سے فارغ ہوئے تو) حضور ﷺ نے مجھے فرمایا: سرسٹھ یا چھیا سٹھ اونٹ خر (ذبح) کر لو اور اپنے لیے تین تیس یا چونتیس اونٹ روک لو۔ اور ہر اونٹ میں میں سے میرے لیے گوشت کا ایک حصہ رکھنا۔ ابو داؤد، النسائی

فائدہ:..... اس روایت کو ایک جماعت نے تخریج کیا ہے اور مسلم نے بھی اس سے دلیل لی ہے۔ دیکھئے عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ۲۲۶/۵

۱۲۲۸۶..... سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مقام عسفان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اکٹھے ہو گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا کہتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو فرمایا: آپ کا کیا ارادہ ہے، جو کام رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے آپ اس سے لوگوں کو روکتے ہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ہمیں چھوڑ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ارادے سے نہیں ہٹے تو حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا۔ مسند ابی داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۲۸۷..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ لوگوں کو حج تمتع سے روک دیں۔ لیکن میرے والد (علی رضی اللہ عنہ) نے ان کو فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو اختیار نہیں ہے، کیونکہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج تمتع کیا تھا۔ لیکن آپ نے ہم کو اس سے نہیں روکا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ باز آ گئے۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ارادہ فرمایا کہ لوگوں کو حجرہ شہر کے حلوں (جوڑوں) کو پہننے سے منع فرما دیں کیونکہ ان کو پیشاب کے ساتھ رنگا جاتا ہے۔ مگر ان کو میرے والد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کام کرنے کا آپ کو حق نہیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو پہنا ہے اور آپ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم نے بھی ان کو پہنا ہے۔ مسند احمد

۱۲۲۸۸..... عبداللہ بن شقیق سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج تمتع سے لوگوں کو روکتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ حج تمتع کا فتویٰ دیتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو کوئی بات کہی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو یہ بات جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا۔ دوسرے الفاظ روایت یہ ہیں:

آپ جانتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمتع کیا تھا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن ہم (اس وقت دشمن سے)

خوف زدہ تھے۔ مسند احمد، ابو عوانہ، الطحاوی، السنن للبیہقی

۱۲۳۸۹۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کی رخصت دی ہے جبکہ ہدی بھی نہ ہو اور نہ روزے رکھے ہوں حتیٰ کہ ایام تشریق فوت ہو جائیں تو وہ ان کی جگہ ایام تشریق کے روزے رکھے۔ ابن عساکر۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۲۳۹۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے حج تمتع کیا اور سب سے پہلے اس سے جس نے روکاوہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تھے۔ ابن ابی شیبہ
کلام:..... ضعیف الترمذی ۱۳۹۔

فصل..... طواف اور اس کی فضیلت میں

۱۲۳۹۱۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب ہم نے ایک طواف مکمل کر لیا تو دوسرے طواف میں شروع ہو گئے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمیں شک پڑتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مگر مجھے شک نہیں پڑتا لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کرتے دیکھا تھا (یعنی حج و عمرہ دونوں طواف ایک ساتھ کرتے دیکھا تھا) اور میں بھی جانتا ہوں کہ حج قرآن کروں۔ الشاشی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۳۹۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو شخص تم میں سے حج کے ارادے سے آئے وہ پہلے بیت اللہ کا طواف کرے اور اس کے سات چکر لگائے، پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے، پھر صفا پر آئے اور وہاں قبلہ رو کھڑا ہو کر سات تکبیریں کہے، ہر دو تکبیروں کے درمیان اللہ کی حمد و ثناء کرے اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھے اور اپنے لیے دعا کرے اسی طرح مروہ پر عمل کرے۔

السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۳۹۳۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوالعالیہ سے مروی ہے فرمایا: اس بیت اللہ کا طواف کثرت سے کرو۔ اس سے پہلے کہ تمہارے درمیان اور اس کے درمیان رکاوٹ ہو جائے کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ حبشہ کا ایک آدمی جس کے سر کے اگلے حصے کے بال اڑے ہوئے ہیں، چھوٹے چھوٹے کان ہیں اور پنڈلیاں زخمی ہیں کعبہ پر بیٹھا ہے اور کدال کے ساتھ اس کو ڈھارہا ہے۔

سفیان بن عیینہ فی جامعہ، ابو عیید فی الغریب، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، الاذرقی

۱۲۳۹۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو اس گھر کے سات چکر کاٹے اور دو رکعت نماز پڑھ لے گویا اس نے ایک غلام آزاد کر دیا۔ ابن زنجویہ

۱۲۳۹۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا کہ جو اس گھر کے پچاس چکر کاٹے وہ اپنے گناہوں سے یوں نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔ ابن زنجویہ

فائدہ:..... حدیث میں حسین اسبوعاً پچاس ہفتے کا لفظ ہے، غالباً یہ کاتب کا سہو ہے صحیح لفظ مرۃ ہے مرتبہ جیسا کہ دوسری کتب میں آیا ہے۔
کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۵۶۸۲، ضعیف الترمذی ۱۵۱۔

۱۲۳۹۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: سب سے پہلے اس گھر کا طواف جس نے کیا وہ ملائکہ تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۲۳۹۷۔ عبد اللہ بن حنظلہ راہب سے مروی ہے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنی اونٹنی پر بیت اللہ کا طواف کرتے دیکھا، نہ وہاں مار دھاڑ تھی

اور نہ ہٹو ہٹکی آواز تھی۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۳۹۸۔ ابوالعطاف طارق بن مطرب طارق الطائی الحنصی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ہمیں صمصامہ اور ضنیہ جو طرماح کے بیٹے ہیں دونوں نے بیان کیا کہ ہمیں ابوالطرماح نے بیان کیا کہ میں نے حسین بن علی رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم طواف میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ بارش برس گئی حضور ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اِنے سرے سے عمل کرو کیونکہ تمہارے پیچھے سب گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ الشیرازی فی الالقباب، ابن عساکر کلام: ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت انتہائی ضعیف ہے، اس کو میں نے صرف اسی طریق سے لکھا ہے۔

ادعیہ..... دعائیں

۱۲۴۹۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حبیب بن صہبان سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ باب اور رکن کے درمیان یا مقام اور باب کے درمیان یہ دعا پڑھ رہے تھے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں (بھی) اچھائی دے اور آخرت میں (بھی) اچھائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ مسدد

۱۲۵۰۰ حبیب بن صہبان سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ کے گرد دعا ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کی (دوران طواف) یہی ایک عادت تھی۔

الجامع لعبدالرزاق، الزہد للإمام احمد، مسدد، ابو عیید فی الغریب، المحاملی، السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۲۵۰۱ ابن ابی شیح سے مروی ہے، فرمایا: حضرت عمر اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کا طواف میں اکثر کلام یہی ہوتا تھا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. الأزرقي

۱۲۵۰۲ ابوسعید بھری سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا جائزہ لیا، آپ بیت اللہ کے طواف کے دوران یہ پڑھتے تھے:

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير

ربنا ارتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار. الجندی

۱۲۵۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ جب رکن یمانی کے پاس سے گزرتے تو یہ پڑھتے:

بسم الله والله اكبر والسلام على رسول الله ورحمة الله وبركاته، اللهم اني اعوذ بك من الكفر

والفقر والذل ومواقف الخزي في الدنيا والآخرة ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا

عذاب النار. الأزرقي

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، سلامتی اللہ کے رسول پر اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں

ہوں۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیرے کفر سے، فقر سے، ذلت سے اور دنیا و آخرت کی ذلتوں سے، اے ہمارے رب! ہمیں

دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں نیکی دے اور ہمیں (جہنم کی) آگ کے عذاب سے بچا۔ الأزرقي

۱۲۵۰۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر اپنا دست مبارک کعبۃ اللہ پر رکھا اور یہ دعا کی:

اللهم البيت بيتك، ونحن عبيدك ونواصينا بيدك وتقلبنا في قبضتك فان تعذبنا فبذنوبنا، وان تغفر لنا

وبرحمتك فرضتك حبلك لمن استطاع اليه سبيلا فلك الحمد على ما جعلت لنا من السبيل

اللهم ارزقنا ثواب الشاكرين. الديلمي

اے اللہ! یہ گھر تیرا گھر ہے، اور ہم تیرے بندے ہیں اور ہماری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہے، اور ہمارا گھرنا پھرنا آنا جانا تیری مٹھی میں

ہے۔ اگر تو ہمیں عذاب دے تو واقعی ہمارے گناہوں کی وجہ سے دے گا اور اگر تو بخش دے تو یہ ہر اس تیری رحمت ہوگی۔ تو نے اپنا حج فرض کیا ہے ہر اس شخص کے لیے جو اس کے راستے کی طاقت رکھے۔ پس تیرے لیے ہی تمام تعریفیں ہیں کہ تو نے ہمارے لیے اس راستے کو آسان کر دیا۔ اے اللہ! ہمیں شکر کرنے والوں کا ثواب عطا فرما۔ اللہ علی

کلام: مذکورہ روایت میں ایک راوی عبدالسلام بن الجحوب موقوف راوی ہے۔

۱۲۵۰۵ عبد اللہ بن السائب سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ کو رکن اور حجر اسود کے درمیان ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار.

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد، النسائی، قال الذہبی: صحیح علی شرط مسلم

آداب الطواف..... استلام

۱۲۵۰۶ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عیسیٰ بن طلحہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کے پاس کھڑے دیکھا اور سنا کہ آپ ﷺ ارشاد فرما رہے ہیں: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے پھر آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (جب) حج کیا تو وہ بھی حجر اسود کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی العلل، رواية العلیل

حجر اسود کا بوسہ

۱۲۵۰۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عابس بن ربیعہ سے مروی ہے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ تو محض ایک پتھر ہے تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع پہنچا سکتا اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے قریب ہوئے اور اس کو چوما۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العذنی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابو عوانہ، ابن حبان، البیہقی فی السنن ۱۲۵۰۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے ہوئے دیکھا اور اس کے اوپر (سجدہ کرتے جھکتے) ہوئے دیکھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

ابو داؤد، الدارمی، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزيمة، ابن السكن فی صحاحہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعيد بن منصور ۱۲۵۰۹ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چوما اس کو چمٹے ہوئے ارشاد فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نہ نقصان دے سکتا اور نہ نفع لیکر میں ابوالقاسم (ﷺ) کو تجھ پر اس طرح مہربان دیکھا تھا۔

الکبیر للطبرانی الجامع لعبد الرزاق، النسائی، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، العذنی، مسلم، النسائی، ابو عوانہ ۱۲۵۱۰ عبد اللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حجر اسود کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے تو نہ نقصان دے سکتا ہے اور نہ نفع، اور اللہ تبارک و تعالیٰ میرا پروردگار ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چومتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔

مسند ابی داؤد الطیالسی، مصنف ابن ابی شیبہ، الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، الحمیدی، مسلم، النسائی، ابن ماجہ، ابو عوانہ ۱۲۵۱۱ یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا آپ رضی اللہ عنہ نے رکن (یمانی) کا استلام کیا۔

استلام ہاتھ سے چھونا جبکہ میں بیت اللہ کے قریب تھا۔ جب ہم رکن غربی کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے ساتھ ہے تو میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر اس رکن غربی پر رکھ دیا تا کہ وہ بھی اس کو چھو لیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا چاہتا ہے تو؟ میں نے کہا: کیا آپ اس کا استلام نہیں کریں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو نے آپ ﷺ کو ان دونوں مغربی جانبوں کا استلام کرتے دیکھا تھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو کیا تیرے لیے نبی کے طریقے میں اچھا نمونہ نہیں ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، ضرور۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب اس سے دور ہٹ جا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، الأزدی، مسند ابی یعلیٰ، الأوسط للطبرانی، السنن لمسعود بن منصور

۱۲۵۱۲ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکن کو فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے استلام کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تیرا استلام نہ کرتا۔

سموئہ، ابو عوانہ

۱۲۵۱۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر اسود کو چوما اور اس پر (اپنا سر رکھ کر اللہ کو) سجدہ کیا، پھر دوبارہ (چکر میں) اس کو چوما اور اس پر سجدہ کیا پھر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا تھا۔ مسند ابی یعلیٰ

۱۲۵۱۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رکن پر جھکے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو محض پتھر ہے اور اگر میں رسول اللہ ﷺ کی تیرے ساتھ محبت نہ دیکھتا کہ انہوں نے تجھے بوسہ دیا اور تجھے چھوا تو میں بھی تجھے نہ چھوتا اور نہ بوسہ دیتا اور بے شک (اے لوگو!) تمہارے لیے رسول اللہ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔ مسند احمد

۱۲۵۱۵ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کو بوسہ دیتے تھے پھر اس پر تین بار سجدہ کرتے اور فرماتے: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔ ابن راہویہ

۱۲۵۱۶ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب رکن (یمانی) کی جگہ پہنچتے تو فرماتے: میں شہادت دیتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نقصان دے سکتا اور نہ نفع دے اور اللہ پاک میرا پروردگار ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے چھوتے ہوئے اور بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چھوتا اور نہ بوسہ دیتا۔ الأزرقی

۱۲۵۱۷ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حجر (اسود) کا استلام کرتے ہوئے جب تکبیر کہتے تو فرماتے:

بسم اللہ واللہ اکبر علی ما ہدانا، ولا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ آمین باللہ وکفرت بالبعث

والطاغوت واللات والعزی وما یدعی من دون اللہ، ان ولی اللہ الذی نزل الكتاب وهو یتولی الصالحین

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے کہ اس نے ہمیں ہدایت بخشی، اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے،

اس کا کوئی شریک نہیں، میں اللہ پر ایمان لایا اور بت، شیطان، لات بت عزی بت اور ہر اس کا انکار اور کفر کیا جس کو اللہ کے سوا پکارا

جاتا ہے، بے شک میرا دوست اللہ ہی ہے، جس نے کتاب کو نازل فرمایا اور وہ نیکو کام دگار دوست ہے۔ الأزرقی

ابن ابی شیبہ نے بھی اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

حجر اسود پر دھکے دینے کی ممانعت

۱۲۵۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تو طاقت ور آدمی ہے، جب تو حجر اسود کا استلام کرے (اس کو چھوتے یا بوسہ دیتے وقت) کمزوروں کو دھکے نہ دینا، اگر تجھے جگہ خالی ملے تو استلام کر لے ورنہ اس کا سامنا کر کے تکبیر کہہ لے۔

مسند احمد، العدنی، السنن للبیہقی، مسند الفردوس للذہبی

کلام: روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۳۹۔

۱۲۵۱۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ حجر اسود کے پاس سے گزرتے تو اگر اس پر از دحام (ہجوم) دیکھتے تو اس کے مقابل آ کر تکبیر کہتے اور فرماتے:

اللہم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک وسنة نبیک.

اے اللہ! میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی کی سنت کی اتباع کی۔ ابو داؤد الطیالسی، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی ۱۲۵۲۰۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حجر اسود کا استلام کرتے (چھوتے یا بوسہ دیتے) تو فرماتے:

اللہم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک واتباع نبیک. الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی

۱۲۵۲۱..... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ طواف میں شروع ہوئے تو حجر (اسود) کے سامنے آئے اور فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے، نقصان دے سکتا ہے اور نفع پہنچا سکتا ہے۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں ہر گز تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو بوسہ دیا۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے امیر المؤمنین! یہ بھی نقصان اور نفع دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کس دلیل سے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ عز وجل کی دلیل سے، پوچھا: کتاب اللہ میں کہاں ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

واذا اخذ ربک من بنی آدم من ظهورہم وذریعتہم الی قولہ بلی.

اور جب تمہارے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پیٹھوں سے ان کی اولاد نکالی تو ان سے خود ان کے مقابلے میں اقرار کر لیا (یعنی ان سے پوچھا کہ) کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں۔ وہ کہنے لگے کیوں نہیں ہم گواہ ہیں (کہ تو ہمارا پروردگار ہے)۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا فرمایا اور ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور ان (تمام اولادوں) سے اقرار لیا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں۔ اور تم سب میرے بندے ہو، یوں اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے عہد و پیمان لیے اور اس عہد و پیمان کو ایک ورق میں لکھ لیا۔ اس وقت اس پتھر (حجر اسود) کی دو آنکھیں اور دو زبانیں تھیں۔ اللہ نے اس سے کہا: اپنے منہ کھول۔ اس نے منہ کھولا تو اللہ پاک نے وہ ورق اس کو نکلوا دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: جو تیرے ساتھ وعدہ وفا کرے تو قیامت کے دن اس کی گواہی دیجیو (یعنی جو شخص تیرے پاس ایسا آئے کہ وہ اپنے عہد کی پاسداری کرنے والا ہو تو اس کی شہادت دینا) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

قیامت کے دن حجر اسود کو لایا جائے گا اس کی اس وقت تیز زبان ہوگی اور وہ ہر اس شخص کی گواہی دے گا جو توحید کے ساتھ اس کا استلام کرے گا۔ یعنی کلمہ پڑھتے ہوئے اس کو چومے گا یا چھوئے گا یا دور ہی سے اس کو گواہ بنا لے گا۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المؤمنین! (عمر) دیکھئے یہ تو نقصان اور نفع دے رہا ہے۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ ایسی کسی قوم میں زندہ رہوں جس میں تو نہ ہو اے ابوالحسن! (علی رضی اللہ عنہ!) الہندی فی فضائل مکة ابو الحسن القطان فی الطوالات، مستدرک الحاکم

حاکم نے صحیح نہیں کہا۔ الجامع لعبد الرزاق، وضعفہ

کلام: امام حاکم نے اس پر سکوت کیا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس میں ابو حارون ساقط (گرے ہوئے درجہ کا) راوی ہے۔ الحاکم فی المستدرک ۴۵۷، امام عبد الرزاق نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۵۲۲..... طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو تین بار چوما اور ہر بار اس پر سجدہ کیا اور فرمایا کہ نبی اکرم

ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ

۱۲۵۲۳..... یحییٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، جب ہم نے رکن (یمانی) کا استلام کیا تو میں

بیت اللہ کے پاس والے حصے میں تھے، جب ہم رکن غربی کو پہنچے جو حجر اسود کے پاس ہے تو میں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تا کہ وہ رکن غربی کا استلام کر لیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپ استلام نہیں کریں گے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ طواف نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے آپ ﷺ کو ان دونوں رکنوں کا استلام کرتے دیکھا؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر پوچھا: کیا آپ کی زندگی میں عمدہ طریقہ نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر اس (رکن غربی) سے ہٹ جا۔

مسند احمد

۱۲۵۲۳ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم طواف بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو محمد! (عبدالرحمن کی کنیت) رکن کے استلام میں تم نے کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے استلام کیا (بوسہ دیا) اور چھوڑ دیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا۔ ابو نعیم وقال: کذا رواه القاسم عن عبيد الله موصولاً ورواه مالك عن هشام مرسلاً

۱۲۵۲۵ ابو الطفیل سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے جواں لڑکپن کی حالت میں دیکھا آپ سواری پر بیت اللہ کا طواف فرما رہے تھے اور حج اسود کو اپنی چھڑی (جس سے جانور کو ہانکا جاتا ہے) کے ساتھ چھو رہے تھے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ

۱۲۵۲۶ عبداللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا بات ہے کہ آپ ان دو رکنوں حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی اور رکن کا استلام نہیں کرتے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، ارشاد فرمایا: ان دونوں کا استلام کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے، نیز میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے ایک ہفتے بیت اللہ کا طواف کیا (غالباً ہفتے سے صرف سات چکر مراد ہیں) اور ان کو شمار کیا پھر دو رکعت نماز پڑھی اس نے گویا ایک جان آزاد کردی اور بندہ (اس عمل کے دوران) جب بھی کوئی قدم رکھتا ہے یا اٹھاتا ہے تو اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔ ابن زنجویہ

چھڑی سے استلام کرنا

۱۲۵۲۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا اور رکن کو چھڑی کے ساتھ استلام کرتے رہے جبکہ عبداللہ بن رواحہ جنہوں نے اونٹ کی مہارت تمام رکھی تھی۔ وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

کفار کی اولادو! رسول اللہ کا راستہ چھوڑ دو، ہٹ جاؤ، پس تمام خیریں
رسول اللہ کے ساتھ ہیں، ہم نے تم کو ایسی مار ماری ہے جو کھوپڑی کو
توڑ دینے والی ہے اور دوست کو دوست بھلا دینے والی ہے، اے پروردگار میں
تیرے رسول کے فرمان پر ایمان لانے والا مؤمن ہوں

یہ اشعار سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ہو! کیا یہاں ابن رواحہ بھی ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے سن نہیں رہے ہو؟ پھر حضور کچھ دیر خاموش رہے پھر حضرت ابن رواحہ کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اے ابن رواحہ! (اس کی جگہ) یوں کہہ:

لا اله الا الله وحده نصر عبده واعز جنده وهز الاحزاب وحده

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے تمہارے بندے کی مدد کی، اس کے لشکر کو عزت بخشی اور سارے لشکروں کو اکیلے ہی شکست دی۔ ابن عساکر
۱۲۵۲۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کا استلام کیا۔ اور اس کو چومنا اور رکن یمانی کا استلام کیا (چھوا) پھر اپنے ہاتھ کو چوما۔ ابن عساکر

رمل یعنی پہلے تین چکرا کر اکر کر کاٹے جائیں اور پھر اپنی حالت پر

۱۲۵۲۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف کیا اور ارادہ کیا کہ رمل نہ کریں (طواف میں اکر کر نہ چلیں) اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رمل کیا تھا مشرکوں کو غصہ دلانے کے لیے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اور اس سے روکا نہیں تھا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ہی رمل کرنے لگے۔ مسند ابو داؤد الطیالسی

۱۲۵۳۰ حضرت اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اب رمل کس لیے اور مونڈھے کو لے کر کیا ضرورت! حالانکہ اللہ نے اسلام کو قوت بخش دی ہے اور کفر اور اہل کفر کو (مکہ سے) نکال دیا ہے، لیکن اس کے باوجود ہم کوئی ایسا طریقہ نہیں چھوڑتے جو ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں کیا کرتے تھے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور ابن خزیمہ نے اس روایت کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے روایت کیا ہے۔

۱۲۵۳۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے، پہلے تو ہم اس کے ساتھ مشرکین کو بن کر دکھلاتے تھے، اللہ ان کو ہلاک کرے۔ پھر ارشاد فرمایا: لیکن یہ امر رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا اس لیے ہم نہیں چاہتے کہ اس کو ترک کریں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رمل فرمایا۔ البخاری، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ امن کے موقع پر جبکہ ابھی مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان صلح نہیں ہوئی تھی، حضور ﷺ آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے مشرکین اس وقت حجر اسود کے قریب باب النذوہ کے قریب تھے، انہوں نے بات چیت میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو مشقت اور کمزوری آگئی ہے۔ مسلمان جب استلام کرنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو فرمایا: یہ لوگ بات چیت کرتے ہیں کہ تمہارے اندر مشقت اور کمزوری آگئی ہے، لہذا تین چکرا کر اکر کر کاٹو تا کہ یہ سمجھ جائیں کہ تم قوت والے ہو۔ چنانچہ مسلمانوں نے جب استلام حجر کر لیا تو پھر اپنے قدموں کو اٹھانے لگے۔ بعض نے بعض کو کہا کہ تم جاننے ہو کہ وہ لوگ تم کو کمزور سمجھ رہے ہیں لہذا وہ صرف چلنے سے مطمئن نہ ہوں گے بلکہ دوڑ کر چلو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حجر (اسود) سے حجر (رکن یمانی) تک رمل کیا۔ ابن عساکر

طواف کی دو رکعات

۱۲۵۳۴ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن عبد القاری سے مروی ہے کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد کعبہ کا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طواف پورا کر لیا تو سورج کی طرف نظر کی مگر سورج نہ نکلا تھا چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے اور ذی طوی میں سواری بٹھائی اور دو رکعت نماز نفل پڑھی۔ مؤطا امام مالک، مصنف ابن ابی شیبہ، الحارث، السنن للبیہقی

۱۲۵۳۵ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا اور پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۵۳۶ ابو بردہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے طواف کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا یہ دو رکعت پہلے گناہوں کو مٹا دیتی ہیں۔ ابن زنجویہ

۱۲۵۳۷ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا پھر طلوع شمس سے قبل دو رکعت نماز ادا فرمائیں۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عصر کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا اور غروب شمس سے قبل دو رکعت نماز پڑھی۔ ابن جریر

۱۲۵۳۸..... عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ انہوں نے عصر کے بعد طواف کیا اور نماز پڑھی۔ ابن ابی شیبہ

طواف کے متفرق آداب

۱۲۵۴۰..... قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث کے بارے میں سوال کیا اور وہ اس وقت بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ ابوالطفیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور یہ جگہ بات کرنے کی نہیں ہے۔ ابن عساکر

۱۲۵۴۱..... ابوالطفیل سے مروی ہے فرمایا: ہر مقام کی اپنی بات ہوتی ہے اور ہر زمانے کے اپنے لوگ ہوتے ہیں۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر کلام:..... روایت ضعیف ہے: الجذ الحشیث ۳۲، مختصر المقاصد ۸۰۶، کشف الخفاء ۲۰۶۹۔

فصل..... سعی کے بیان میں

۱۲۵۴۲..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حلال بن عبد اللہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو صفامروہ کے درمیان طواف کرتے دیکھا جب آپ رضی اللہ عنہ بن السیل (بیچ وادی میں) پہنچے تو رفتار تیز کر دیتے تھے۔ ابن سعد

۱۲۵۴۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن ابی قحح سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے عثمان بن عفان کو دیکھا تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ صفا کے نچلے حصے میں حوض میں کھڑے ہیں اور اس کے اوپر نہیں آتے۔

الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۵۴۴..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو صفامروہ کے درمیان سعی کرتے (دوڑتے) ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اپنی ازار کو اوپر کھنٹوں تک اٹھا رکھا تھا۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل

۱۲۵۴۵..... اسلمۃ بن شریک سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلا۔ لوگ آپ ﷺ کے پاس آتے، کوئی کہتا یا رسول اللہ! میں نے طواف کرنے سے قبل سعی کر لی ہے یا یہ فعل پہلے کر لیا یا یہ کام مجھ سے مؤخر ہو گیا، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کوئی گناہ نہیں، کوئی گناہ نہیں، سوائے اس آدمی کے جس نے کسی مسلمان کی آبروریزی کی اور ناحق کیا تو ایسا شخص گناہ میں پڑا اور ہلاک ہو گیا۔ ابو داؤد

سعی کی دعا

۱۲۵۴۶..... غلاء بن المسیب سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب صفامروہ کے درمیان وادی میں سے گذرتے تو اس میں سعی فرماتے (یعنی دوڑتے) حتیٰ کہ اس کو عبور کر لیتے اور دعا کرتے:

رب اغفر وارحم وأنت الاعز الاکرم

اے پروردگار! مغفرت فرما، رحم فرما، تو ہی سب سے زیادہ عزت والا سب سے زیادہ کرم والا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فصل..... وقوف عرفہ میں

۱۲۵۴۷..... مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب تلبیہ پڑھتے تھے حتیٰ کہ جب عرفہ کی شام سورج غروب ہو جاتا تو تلبیہ ختم فرمادیتے تھے۔ مؤطا امام مالک

۱۲۵۴۸ اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عرفات میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا پھر آپ ﷺ نے ہاتھ بلند کیے اور دعا کرنے لگے: اُوٹنی مائل ہوگئی اور اس کی مہار گر گئی۔ پھر آپ ﷺ نے مہار کو ایک ہاتھ سے تھام لیا اور دوسرے ہاتھ کو دعا کرنے کے لیے بلند کر لیا۔

مسند احمد، النسائی، ابن منیع، الرویان، ابن خزيمة، مستدرک الحاکم، الكبير للطبرانی، السنن لسعيد بن منصور
۱۲۵۴۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے، سوائے طعن عرفہ کے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: عرفہ (میدان عرفات) سارا موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور اس کی گھانٹیاں بھی موقف ہیں۔ لیکن عرفہ سے دور رہو۔ ابن جریر

۱۲۵۵۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: طعن عرفہ ہی سے چلا گیا (میدان عرفات میں نہیں آیا) اس کا حج نہیں ہوا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ موقف (میدان عرفات) میں کھڑے ہوئے اور دوسرے لوگ بھی کھڑے ہو گئے جب سورج غروب ہو گیا تو آپ ﷺ نے بھی وہاں سے کوچ کیا اور لوگوں نے بھی کوچ کیا۔ ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر

۱۲۵۵۳ (مسند ابی سعید رضی اللہ عنہ) مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ میں دعامانگ رہے تھے کہ ہاتھوں کی پشت چہرے کے سامنے تھی اور ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ زمین کی طرف تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۵۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت (مشرکین مکہ) عرفہ میں قیام کرتے حتیٰ کہ جب سورج ابھی پہاڑوں کی چوٹیوں پر کھڑا ہوتا اور وہ عرفات سے چلے جاتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس قدر تاخیر فرمائی کہ سورج غروب ہو گیا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مشرکین عرفہ سے غروب شمس سے قبل ہی نکل جایا کرتے تھے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور غروب شمس کے بعد جب روزہ دار افطار کر لیتا ہے تب وہاں سے نکلنا (طے) فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۵۵۶ عبداللہ بن زبیر سے مروی ہے، فرمایا: حج کی سنت یہ ہے کہ امام (امیر حج) زوال شمس ہو جائے تو جا کر لوگوں کو (میدان عرفات میں) خطبہ دے، پھر اتر کر جمع بین الصلواتین کرے (ظہر عصر کی نماز پڑھائے) پھر عرفہ میں وقوف کرے پھر غروب شمس کے بعد وہاں سے کوچ کرے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۷ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو رمی جمرہ فرمائی، پھر لوگوں کے آگے بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: عرفہ سارا موقف ہے اور مزدلفہ سارا موقف ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۵۸ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: عرفہ کے روز واپسی غروب شمس کے بعد ہوگی۔ ابن جریر

۱۲۵۵۹ بشر بن قدامة الضبابی سے مروی ہے کہ میری آنکھیں میرے محبوب حضور اکرم ﷺ کو لوگوں کے ساتھ میدان عرفات میں دیکھ رہی ہیں، آپ ﷺ اپنی قصواء نامی سرخ اونٹنی پر سوار ہیں۔ آپ کے نیچے بولانی چادر (اونٹنی پر) پڑی ہوئی ہے۔ اور آپ دعا فرما رہے ہیں: اے اللہ! اس حج کو بغیر ریا (دکھلاوے) والا کر دے، اور اس کو مقبول فرما اور اس میں شہرت اور دکھلاوانہ آنے دے۔ جبکہ لوگ کہہ رہے ہیں: ہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اللہ ﷺ یہاں ہیں۔ ابن خزيمة، الباوردی، ابن منده، ابو نعیم

یوم عرفہ کی فضیلت

۱۲۵۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حج اکبر عرفہ کا دن ہے۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ

۱۲۵۶۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عرفہ کی رات بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: لوگوں کو پکارو کہ چپ ہو جائیں۔ چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے لوگوں میں آواز لگائی: چپ ہو جاؤ اور بات سنو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمہارے اس مجمع پر عنایت و توجہ فرمائی ہے، پس تمہاری برائیوں کو اچھائیوں سے بدل دیا اور ہر اچھائی والے کو جو وہ سوال

کرے عطا فرمایا ہے پس اللہ کی برکت کے ساتھ (عرفات کی طرف) کوچ کرو۔ نیز فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ اہل عرفہ کے ساتھ ملائکہ پر عموماً فخر فرماتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملائکہ پر خصوصی فخر فرماتے ہیں۔ ابن عساکر ۱۲۵۶۲

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: فضل بن عباس عرفہ کے روز نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے اور عورتوں کی طرف نظر ڈال رہے تھے نبی اکرم ﷺ اپنے ہاتھ سے چہرے کو پھیر رہے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے: بھتیجے! یہ دن ایسا ہے جس نے اس دن میں اپنی نگاہ نیچی رکھی، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اور اپنی زبان کی حفاظت کی اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ ابن زنجویہ ۱۲۵۶۳

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: کسی دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد نہیں کیے جاتے، لیکن اللہ پاک اس روز اُڑنے والے کی طرف نظر نہیں فرماتے۔ ابن زنجویہ

عرفہ کے روز کے اذکار

۱۲۵۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ اکثر عرفہ کی رات عرفہ میں یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِي تَقُولُ وَخَيْرٌ أَمَّا تَقُولُ، اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنَسْكَى وَمَحْيَاىِ وَمَمَاتِيْ
وَالْيَك مَابِيْ وَلَكَ رَبِّ تَرَاتِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَاسَةِ الصُّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ،
اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجْعَلُ بِهِ الرِّياحُ.

”اے اللہ! تیرے لیے تمام تعریفیں ہیں، جیسا کہ تو نے خود اپنی حمد فرمائی اور جو ہم تیری تعریف بیان کرتے ہیں تو اس سے بہتر تعریفوں والا ہے، اے اللہ! تیرے لیے میری نماز ہے، میرا حج ہے، میری زندگی اور موت سب تیرے لیے ہے، تیری طرف میرا واپسی کا ٹھکانہ ہے اور میری باقیات سب تیرے لیے ہیں، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے، سینے کے وسوسوں سے اور معاملے کے بکھر جانے سے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔“

سنن الترمذی، وقال غریب من هذا الوجه وليس اسنادہ بالقوی، ابن خزیمہ، المحاملى فى الدعاء، شعب الايمان للبيهقي

یہ بھی کے الفاظ آخر روایت میں یہ ہیں:

اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجْعَلُ بِهِ الرِّياحُ وَاعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجْعَلُ بِهِ الرِّياحُ.

اے اللہ! میں اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں۔

۱۲۵۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے عرفات کے روز ارشاد فرمایا: میں اس موقف (عرفات کے قیام) کو نہیں چھوڑوں گا جب تک اس کا راستہ پاؤں گا کیونکہ روئے زمین پر کوئی دن ایسا نہیں ہے جس دن عرفہ کے دن سے زیادہ لوگ جہنم سے آزاد کیے جاتے ہوں۔ پس اس دن کثرت سے یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اعْتَقِ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ، وَاسْعَ لِيْ فِي الرِّزْقِ الْحَلَالِ وَاصْرِفْ عَنِّيْ فِسْقَةَ الْجَنِّ وَالْاِنْسِ فَانْهَ عَامَةً
مَا اَدْعُوْكَ بِهِ.

اے اللہ! میری گردن جہنم کی آگ سے آزاد کر، میرے لیے رزق حلال میں وسعت دے اور جن و انس کے فساق کو مجھ سے دور کر دے۔ یہ دعائیں تجھ سے ہر دم کرتا ہوں۔ ابن ابی الدنیا فی الاصحاح

۱۲۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! مجھ سے پہلے اکثر انبیاء کی دعا اور میری دعا عرفہ کے روز یہ ہے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يَحْيٰى وَيَمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ

اجعل فی بصری نوراً وفي سمعی نوراً وفي قلبي نوراً اللهم اشرح لي صدري ويسر لي امري، اللهم اني اعوذ بك من وسواس الصدر وشتات الامر وفتنة القبر، وشر مايلج في الليل وشر مايلج في النهار وشر ما تجرى به الرياح وشر بوائق الدهر.

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اسی کی ہے، اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں، وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! میری نگاہوں میں نور کر دے، میرے کانوں میں نور کر دے اور میرے دل میں نور کر دے، اے اللہ! میرے سینے کو کھول دے، میرا کام مجھ پر آسان کر دے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سینوں کے وسوسوں سے، معاملات کے گمڑنے سے، قبر کے فتنے سے، اور اس شر سے جو رات میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جو دن میں داخل ہوتا ہے اور اس شر سے جس کو ہوائیں لے کر آتی ہیں اور تیری پناہ مانگتا ہوں زمانے کے تمام شرور سے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الجندی، العسکری فی المواعظ، السنن للبیہقی، الخطیب فی تلخیص المتشابه

کلام: اس روایت میں موسیٰ متفرد ہے اور وہی ضعیف ہے، نیز اس نے علی رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔ خطیب فرماتے ہیں عبد اللہ بن عبیدہ الربذی کی روایت اپنے بھائی موسیٰ بن عبیدہ ربذی کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول شدہ مرسل ہے۔

۱۲۵۶۷..... موسیٰ بن عبیدہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اکثر دعا عرف کی رات کو یہ ہوا کرتی تھی:

لا اله الا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد يحيي ويميت بيده الخير وهو على كل شيء قدير اللهم اجعل في سمعي نوراً وفي بصرى نوراً وفي قلبي نوراً اللهم اغفر لي ذنبي ويسر لي امري و اشرح لي صدري، اللهم اني اعوذ بك من وسواس الصدر، وشتات الامر ومن عذاب القبر، اللهم اني اعوذ بك من شر مايلج في الليل وشر مايلج في النهار، وشر ما لقب به الرياح وشر بوائق الدهر

المحاملی فی الدعاء والعسکری فی المواعظ والخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۲۵۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: عرفات (کے میدان) میں ہر عرفہ کو جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام، اور خضر علیہ السلام جمع ہوتے ہیں۔ جبریل علیہ السلام فرماتے ہیں: ما شاء الله لا قوة الا بالله. جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور کسی نیکی کی قوت اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے میکائیل علیہ السلام اس کا جواب دیتے ہیں: ما شاء الله كل نعمة من الله. ما شاء الله ہر نعمت اللہ کی طرف سے ہے اسرافیل علیہ السلام دونوں کو جواب دیتے ہیں: ما شاء الله الخير كله بيد الله ما شاء الله لا يدفع السوء الا بالله. ما شاء الله کوئی برائی اللہ کی مدد کے بغیر دور نہیں ہو سکتی پھر سب متفرق ہو جاتے ہیں پھر اگلے سال اسی دن سے پہلے جمع نہیں ہوتے۔

ابن النجار

۱۲۵۶۹..... ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روز دعا کیا کرتے تھے اور دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھاتے تھے کہ دونوں ہاتھوں کی پشت چہرہ مبارک کی طرف کر لیتے اور اندرونی حصہ زمین کی طرف رکھتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۵۷۰..... ہشتم بن حنش سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفات میں یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

اللهم اجعله حجاً مبروراً وذنبا مغفوراً

اے اللہ! اس حج کو نیکیوں والا (اور مقبول) بنا اور (اس کے طفیل) سارے گناہوں کو معاف فرما۔

ہشتم کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ تلبیہ (لیک ان) کیوں نہیں کہتے؟ ارشاد فرمایا: ہم (اس سے پہلے) تلبیہ کہہ چکے ہیں اور آج کے دن تسبیح و تکبیر افضل ہے۔ ابن جریر

عرفہ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

۱۲۵۷۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے تو ان کو عرفہ کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔ مسدد ابن حوریر

۱۲۵۷۲ عباد الحصری سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے، ہم عرفات کے میدان میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ خیمے کس کے لگے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ خیمے عبدالقیس کے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے استغفار کیا اور پھر فرمایا: یہ حج اکبر کا دن ہے اس دن کوئی روزہ نہیں رکھتا۔ ابن سعد، ابن حوریر

۱۲۵۷۳ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میدان عرفات میں کھڑے تھے، ان کے دائیں طرف اہل یمن کے سردار تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پینے کا پانی لایا گیا آپ رضی اللہ عنہ نے وہ پیا پھر وہ اہل یمن کے سردار کو تنہا دیا، انہوں نے کہا میں روزہ سے ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ تو خود بھی پی اور اپنے ساتھیوں کو بھی پلا۔ ابن حوریر

۱۲۵۷۴ حضرت ابراہیم سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال اگلے روزوں کے برابر ہے۔ اور عاشوراء کا روزہ ایک سال کے گنا ہوں کا کفارہ ہے۔ ابن حوریر

۱۲۵۷۵ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عرفہ کا روزہ ایک سال پہلے اور ایک سال بعد کے روزوں کے برابر ہے۔ ابن حوریر

۱۲۵۷۶ میمونہ سے مروی ہے فرمایا: عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے روزے کے بارے میں لوگوں کو شک ہوا تو ام الفضل نے ایک دودھ کا برتن حضور ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ ﷺ موقف (عرفات) میں کھڑے تھے آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا اور لوگ دیکھ رہے تھے۔

ابن حوریر

۱۲۵۷۷ حضرت سعید بن جبیر سے مروی ہے فرمایا: ایک آدمی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب ہوتے تھے تو اس کو ایک سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔ ابن حوریر

۱۲۵۷۸ ابوبکر سے مروی ہے ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے عرفہ کے روزے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (حج) کیا انہوں نے بھی روزہ نہیں رکھا اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیا انہوں نے بھی نہیں رکھا اور میں بھی اس دن کا روزہ نہیں رکھا اور لیکن روکتا بھی نہیں ہوں۔ ابن حوریر

۱۲۵۷۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے لوگوں کو عرفہ کے روز نبی اکرم ﷺ کے روزے میں شک ہوا تو ام الفضل رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں دودھ بھیجا۔ آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے چنانچہ آپ نے پی لیا۔ ابن حوریر، صحیح

۱۲۵۸۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے روزہ نہیں رکھا اور ام الفضل نے آپ کو دودھ بھیجا تو آپ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا۔ ابن حوریر

۱۲۵۸۱ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے جس نے عرفہ کے روز اس غرض سے روزہ نہ رکھا تا کہ دعا (ذکر وغیرہ) میں تقویٰ حاصل ہو تو اللہ پاک اس کو روزہ دار کا اجر عنایت فرمائیں گے۔ ابن حوریر

۱۲۵۸۲ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ کے روز دودھ نوش فرماتے ہوئے دیکھا۔ ابن حوریر

فی واجبات الحج و مندوباتہ..... حج کے واجبات اور مستحبات

عرفات سے واپسی

۱۲۵۸۳..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نہیک بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفات سے واپس ہوئے نہیک فرماتے ہیں: میں حضرت عمر اور اسود بن یزید کے درمیان تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ مسلسل ایک ہی (نزم) رفتار سے چلتے رہے حتیٰ کہ منی پہنچ گئے۔ ابن سعد ۱۲۵۸۴ علقمہ اور اسود سے مروی ہے کہ یہ دونوں حضرات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ میدان عرفات سے مزدلفہ واپس ہوئے۔ دونوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اے لوگو! تم پر سیکینہ (اطمینان اور وقار) لازم ہے۔ بے شک نیکی اونٹوں کو دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن خسرو

۱۲۵۸۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ عرفات سے واپس ہوئے تو یہ تلبیہ پڑھ رہے تھے:

لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، ان الحمد والنعمه لك.

نیز آپ رضی اللہ عنہ گردن اٹھاٹھا کر دیکھ رہے تھے اور اونٹ ایک ہی رفتار سے چل رہا تھا۔ مسدد

۱۲۵۸۶ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب عرفہ سے واپس ہو رہے تھے تو یہ شعر کہہ رہے تھے:

اے اللہ یہ سواریاں تیری طرف دوڑتی آرہی ہیں ان کے پالان مسلسل حرکت میں ہیں اور ان سواریوں والوں کا دین، دین نصاریٰ کی

مخالفت کرتا ہے۔ الشافعی فی الام، الجامع لعبد الرزاق، السنن لسعيد بن منصور

کلام:..... امام طبرانی نے اپنی کبیر اور اوسط میں اس کو نقل کیا ہے اور اس میں ایک راوی عاصم بن عبید اللہ ضعیف ہے۔ اور امام طبرانی رحمۃ اللہ

علیہ فرماتے ہیں مشہور یہ ہے کہ یہ روایت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ مجمع الزوائد ۲۵۶/۳

۱۲۵۸۷ اسود سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں واپسیوں میں ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (عرفہ

سے واپسی کے بعد) مزدلفہ کے علاوہ (راستے میں) نماز نہیں پڑھی۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ میں پہنچ گئے تو مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی اور

ہر ایک کو علیحدہ اذان و اقامت کے ساتھ ادا کیا اور دونوں کے درمیان رات کے کھانے اور گفتگو کے ساتھ فصل کیا۔ ابن جریر

۱۲۵۸۸ اسود سے مروی ہے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرفہ سے واپسی غروب شمس کے بعد کی۔ ابن جریر

۱۲۵۸۹ حضرت اسود سے مروی ہے، فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دونوں افاضوں (عرفات و مزدلفہ سے واپسی) میں شرکت

کی، آپ رضی اللہ عنہ کی سواری ایک حالت پر رواں دواں تھی۔ جو شروع میں حال تھی آخر تک اس میں اضافہ نہیں فرمایا، آپ رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ

سے واپسی طلوع شمس سے قبل فرمائی ایک ہی پہلی رفتار پر، اور دونوں واپسیوں میں کہیں قیام نہیں کیا حتیٰ کہ آپ جمرہ عقبہ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۰ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں کو مزدلفہ اور عرفات سے واپسی پر تیزی

رفتاری میں دیکھا تو ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! یہ میں جانتا ہوں کہ سواری کے (ہر) قدم اٹھانے پر نیکی ہے اور آہستہ چلنے میں زیادہ قدم اٹھتے ہیں، اور

اصل بات یہ ہے کہ نیکی ایسی چیز ہے جس پر دلوں کو صبر و سکون آجائے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۱ معمر بن سواد سے مروی ہے، فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو دیکھا وہ اونٹ پر سوار ایک گنچے سروالے شخص تھے، فرما رہے تھے: اے

لوگو! اوصعوا فاننا وجدنا الا فاصه الا يهضاع. تیز چلو، بے شک ہم نے واپسی کو تیزی میں پایا ہے۔ ابن جریر

۱۲۵۹۲ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ میں عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ کی سواری پر بیٹھ کر

آیا۔ آپ ﷺ ایک گھائی پر آئے اور نیچے اترے پھر پانی بہایا اور نماز پڑھی پھر مزدلفہ تشریف لے آئے۔ مسند ابی داؤد الطیالسی

۱۲۵۹۳ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے کہ میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کا ردیف (سواری کے پیچھے بیٹھنے والا) بن کر آیا۔ مزدلفہ سے پہلے بائیں طرف کی گھاٹی میں پہنچ کر آپ ﷺ نے اپنی سواری بٹھادی، پیشاب کیا پھر تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضو کروایا۔ آپ نے ہلکے پھلکے منہ ہاتھ دھوئے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز (قائم کریں کیا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو گئے اور میدان مزدلفہ تشریف لائے اور وہاں نماز پڑھی۔ پھر مزدلفہ کی صبح کو آپ کے ردیف فضل بن عباس بن گئے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم

مغرب وعشاء مزدلفہ میں اکٹھی پڑھنا

۱۲۵۹۴ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے حتیٰ کہ جب گھاٹی میں پہنچ گئے تو اتر کر پیشاب کیا پھر وضو کیا لیکن پورا وضو نہیں کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز؟ فرمایا: نماز آگے ہوگی، چنانچہ پھر سوار ہو گئے اور جب مزدلفہ پہنچ گئے تو اتر کر وضو کیا اور کامل وضو کیا پھر نماز کھڑی ہوئی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنی اپنی جگہ بٹھادیا۔ پھر عشاء کی نماز کھڑی ہوئی اور آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، الحمیدی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، العدنی، ابن جریر، ابو عوانہ، الطحاوی، مسند ابن حبان ۱۲۵۹۵ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں موجود تھا کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما جو عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے سے کسی نے پوچھا: عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کی رفتار کیسی تھی؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس رفتار سے نکلے تھے اسی رفتار پر آخر تک چلے۔ ہاں کہیں کشادگی آجاتی تو حرکت (تیز) فرما دیتے تھے۔ ابو داؤد الطیالسی، مسند احمد، الحمیدی،

البخاری، مسلم، الدارمی، العدنی، ابن داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الطحاوی ۱۲۵۹۶ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ افاضہ (واپسی) کی۔ آپ ﷺ کی سواری نے کوئی قدم اپنی عادت سے زیادہ تیز نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن جریر، الدارقطنی فی الافراد

۱۲۵۹۷ اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ کا ردیف (ہم سوار) تھا۔ جب سورج غروب ہوا تھا تب رسول اللہ ﷺ نے واپسی کا سفر شروع فرمایا تھا۔ مسند احمد، ابن داؤد مسند احمد اور امام احمد کی افراد میں یہ اضافہ بھی منقول ہے:

اور جب حضور اکرم ﷺ نے اپنے پیچھے لوگوں کا ازدحام سنا تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! آہستہ روی اختیار کرو، وقار اور سکون کو لازم پکڑو۔ بے شک تیز چلنا نیکی نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو ازدحام کرتے ہوئے دیکھتے تو پہلی آہستہ رفتاری پکڑ لیتے اور جب (راستے کی) کشادگی پاتے تو تیز ہو جاتے حتیٰ کہ اس گھاٹی پر گزرے جس کے متعلق اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی تھی (لیکن صحیح بات یہ ہے کہ) پھر رسول اللہ ﷺ وہاں اترے تو میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے کر حاضر ہوا آپ نے (ہلکا پھلکا) وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: نماز کا ارادہ ہے یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ پھر آپ ﷺ سوار ہو گئے اور کوئی نماز نہیں پڑھی حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے پھر وہاں اتر کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کیا۔

۱۲۵۹۸ حکم بن عتیبہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (اسامہ) عرفات سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی گھوڑے اور اونٹ کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ بلکہ نیکی تو سیکندہ (طمینان) اور وقار کے ساتھ چلنے میں ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی نے اپنا کوئی قدم چیزی کے ساتھ نہیں اٹھایا حتیٰ کہ آپ ﷺ مزدلفہ پہنچے۔ العدنی

۱۲۵۹۹ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (عرفات سے واپسی پر) اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو ردیف بنایا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ مزدلفہ تشریف لے آئے، عطاء فرماتے ہیں: جب رسول اللہ ﷺ (مزدلفہ سے پہلے) اس گھاٹی میں پہنچے جہاں آج خلفاء مغرب کی نماز ادا کرتے ہیں تو آپ ﷺ اترے اور پانی بہایا پھر وضو کیا جب اسامہ نے رسول اللہ ﷺ کو اترتے دیکھا تو خود بھی اتر آئے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ وضو وغیرہ سے فارغ ہو گئے تو اسامہ کو پوچھا تم کیوں اترے؟ پھر اسامہ رضی اللہ عنہ واپس سواری پر بیٹھ گئے اور حضور ﷺ بھی سواری ہو گئے اور سواری چلا دی، حتیٰ کہ مزدلفہ تشریف لے آئے۔ وہاں نماز مغرب ادا فرمائی، رسول اللہ ﷺ اس سفر میں تبلیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ داخل ہو گئے۔

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ روایت اسامہ بن زید سے نقل کرتے ہیں۔ العدنی

۱۲۶۰۰ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں واپسی میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ جب حضور ﷺ اس گھاٹی میں پہنچے جہاں امراء و حکام اترتے ہیں تو آپ ﷺ وہاں اترے، پیشاب کیا پھر وضو فرمایا۔ میں نے پوچھا: نماز کا ارادہ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: نماز آگے ہوگی۔ چنانچہ جب مزدلفہ پہنچے تو اذان و اقامت فرمائی (یعنی حکم دیا) پھر مغرب کی نماز پڑھی پھر کسی نے اپنی سواری کے سامان وغیرہ کو اتارنا نہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ ابن ماجہ، ابن جریر

۱۲۶۰۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے اور اسامہ بن زید رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے۔ اسامہ کہتے ہیں: حضور ﷺ اپنی رفتار پر چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ مسلم

۱۲۶۰۲ اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے واپس ہوئے تو وہ آپ علیہ السلام کے ردیف تھے۔ حضور اکرم ﷺ اپنی سواری کی لگام اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ اونٹنی کے کان کجاوے کے اگلے حصے کو چھو رہے تھے اور ساتھ ساتھ ارشاد فرماتے جارہے تھے: اے لوگو! سکون (اطمینان) اور وقار کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ النسائی، ابن جریر

۱۲۶۰۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ نے ان کو ردیف بنا رکھا تھا، چنانچہ جب حضور ﷺ گھاٹی میں پہنچے تو نیچے اترے اور پیشاب کیا۔ یہ نہیں کہا کہ پانی بہایا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے برتن سے آپ کے لیے پانی گرایا اور آپ نے ہلکا پھلکا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا: نماز۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے۔ پھر مزدلفہ تشریف لائے تو مغرب کی نماز ادا فرمائی۔ پھر لوگوں نے کجاوے اتارے پھر آپ علیہ السلام نے عشاء کی نماز پڑھی۔ النسائی

۱۲۶۰۴ کریم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت اسامہ بن زید سے سوال کیا کہ مجھے بتائیے جس شام آپ حضور ﷺ کے ردیف تھے اس شام کیا ہوا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس گھاٹی میں پہنچے جس میں لوگ مغرب کی نماز پڑھتے ہیں وہاں حضور ﷺ نے اپنی اونٹنی اٹھائی پھر پیشاب کیا اور یہ نہیں فرمایا: پانی بہایا (یعنی پیشاب کیا کے الفاظ استعمال کیے بجائے پانی بہایا کے) پھر حضور ﷺ نے وضو کا پانی منگوایا اور وضو کیا اور خوب اچھی طرح وضو نہیں فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نماز؟ ارشاد فرمایا: نماز آگے ہے پھر صبح کو کیا حالات آپ کو پیش آئے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صبح کو حضور ﷺ کے ردیف فضل (بن عباس) بن گئے جبکہ میں اپنے قدموں پر قریش کے آگے جانے والوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ ابن عساکر

عرفہ سے واپسی کا ذکر

۱۲۶۰۵ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: عرفہ سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنا ردیف بنایا۔ عرفہ سے واپسی پر آپ اپنی سواری کی مہار کو اس حد تک کھینچ رہے تھے کہ سواری کا سر کجاوے کے درمیان حصے کو چھو رہا تھا یا فرمایا چھونے کے قریب ہو رہا تھا اور حضور ﷺ اپنے ہاتھ کے ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کا اشارہ فرما رہے تھے حتیٰ کہ حضور ﷺ مزدلفہ پہنچ گئے پھر حضور ﷺ نے فضل کو اپنا ردیف بنالیا۔ فضل فرماتے ہیں: حضور

ﷺ کی سواری اسی محل کے دن کی طرح نرم رفتاری سے چل رہی تھی حتیٰ کہ آپ وادیِ حُسر پہنچ گئے اور سواری بٹھادی۔ مسند احمد، الروایاتی ۱۲۶۰۶ طاؤس، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے اور فضل مزدلفہ سے منیٰ تک حضور ﷺ کے ردیف تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ (عرفہ سے) مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے شیطان کو ننگر ماری (تب تلبیہ موقوف فرمادیا)۔ ابن حوریہ

۱۲۶۰۷ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے، فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ واپسی کے سفر میں پیچھے بیٹھا تھا حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اتنی دیر ٹھہرے جس میں ہم اپنی سواریوں سے کجاوے اتار لیں پھر عشاء کی نماز پڑھی۔ ابن حوریہ

۱۲۶۰۸ ام جندب ازدیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو جب لوگ عرفات سے واپس ہو رہے تھے ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! تم سکون اور وقار کو لازم پکڑو۔ ابن حوریہ

۱۲۶۰۹ عبید اللہ بن ابی رافع سے مروی ہے، وہ البورافع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، البورافع فرماتے ہیں کہ عرفہ کی رات رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس اور اسامہ بن زید کو اپنا ردیف بنایا اور فرمایا یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ سارا موقف ہے۔ لیکن بطنِ عرفہ سے دور ہو۔ عرفہ کے روز جب سورج غروب ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ پہلی (آہستہ) رفتار پر چلے جبکہ لوگ دائیں اور بائیں چل رہے تھے۔ اور حضور اکرم ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہو کر ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! سکون و وقار کو اپناؤ۔ حتیٰ کہ حضور علیہ السلام مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں حضور ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز کو جمع فرمایا۔ جب مزدلفہ میں صبح ہو گئی تو وہاں سے رسول اللہ ﷺ کوچ فرمانے لگے پہلے قزح پر کھڑے ہو گئے اور فضل بن عباس کو ردیف بنایا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ موقف ہے اور سارا مزدلفہ موقف ہے لیکن بطنِ حُسر سے دور رہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوچ فرمایا جبکہ صبح روشن ہو چکی تھی۔ آپ نرم رفتاری سے چل رہے تھے لوگ دائیں بائیں چل رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دائیں بائیں متوجہ ہو کر فرما رہے تھے: اے لوگو! سیکنے اپناؤ (سکون کے ساتھ چلو) حتیٰ کہ آپ وادیِ بطنِ حُسر میں پہنچ گئے وہاں آپ نے سواری کو تیز حرکت دی حتیٰ کہ جب وادیِ بطنِ حُسر کو عبور کر گئے تو سواری کو پہلی رفتار پر لوٹا دیا۔ جب حجرہ عقبہ پر پہنچے تو اس کو سات ننگریاں ماریں۔ پھر خیم قبیلہ کی ایک لڑکی آئی اور بولی: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور ان پر حج فرض ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں۔ فضل (جو حضور کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے) وہ خوبصورت جوان تھے۔ جب لڑکی آئی تو حضور ﷺ نے ان کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وہاں سے کوچ فرمایا حتیٰ کہ بیت اللہ تشریف لائے اور بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر زمزم پر گئے تو آپ کے پاس زمزم کا پانی کا ڈول بھر کر لایا گیا آپ نے وضو فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: اے نبی عبدالمطلب تم (زمزم کے) ڈول بھر کر نکالو۔ اگر لوگوں کے (میری اتباع کی وجہ سے) تم پر اثر و ہام کر دینے کا ڈر نہ ہوتا تو میں خود ڈول نکالتا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنے چچا (یعنی میرے بیٹے) فضل کا چہرہ (کیوں) پھیر دیا تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے نو جوان لڑکی اور اس نو جوان لڑکے کو دیکھا تو مجھے ڈر ہوا کہ کہیں دونوں کے بیچ میں شیطان نہ ٹھس جائے۔ ابن حوریہ

۱۲۶۱۰ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے بھائی) فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، فضل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عرفہ میں رسول اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور دعائیں کرتے رہے حتیٰ کہ آپ نے (وہاں) سے چل کر منیٰ پہنچ کر مئی فرمائی۔ ابن حوریہ

۱۲۶۱۱ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے عرفہ کے روز اسامہ اور فضل بن عباس کو (یکے بعد دیگرے) اپنے پیچھے بٹھایا۔ لوگوں نے کہا: یہ ہمارے ساتھی ہیں اور ہمیں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے بارے میں بتائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے اور پہلی (نرم) رفتار پر آخر تک چلتے رہے آپ ﷺ نے اپنی سواری کی لگام اس قدر کھینچ رکھی تھی کہ اس کا سر بیچ کجاوے چھو رہا تھا اور اپنے ہاتھ سے لوگوں کو تلقین کر رہے تھے کہ سکون کے ساتھ چلو سکون کے ساتھ چلو۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔ ایک مرتبہ

آپ نے اسامہ کو پیچھے بٹھایا اور ایک مرتبہ فضل کو۔ اور دوسرے سفر میں بھی پہلے سفر کی طرح آپ کا طرز عمل رہا۔ حتیٰ کہ آپ وادی حُسر پہنچ گئے اور وہاں اپنی سواری کو زمین پر بٹھایا۔ ابن جریر

۱۲۶۱۲ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ اور مزدلفہ سے واپس ہوئے تو آپ پرسکون تھے حتیٰ کہ اسی حال میں منیٰ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۳ فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کا ردیف تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے کوچ فرمایا تو لوگ بھی واپس ہونے لگے تو آپ ﷺ نے اس وقت اپنی سواری کو روکتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سکون (اور اطمینان) کو لازم پکڑے رکھو۔ ابن جریر

۱۲۶۱۴ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما (اپنے والد) حضرت عباس بن عبد المطلب سے روایت کرتے ہیں کہ جب عرفہ کا روز تھا اور فضل بن عباس حضور ﷺ کے ردیف تھے اور حضور ﷺ کے چاروں طرف لوگوں کا اثر دھام تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب لوگ بہت زیادہ جمع ہو گئے تو میں نے فضل کو کہا کہ بتاؤ رسول اللہ ﷺ کا طرز عمل کیا رہا؟ تو انہوں نے عرض کیا: جب عرفہ کی رات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ واپس ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ واپس ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کے سر کو (گام سے) کھینچ رہے تھے اور اس کو روک رہے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! اطمینان سکون کو اپناؤ۔ پھر جب مزدلفہ پہنچ گئے تو وہاں اترے اور مغرب وعشاء کی نمازیں ادا فرمائیں پھر رات وہیں بسر فرمائی جب صبح کو فجر کی نماز پڑھ لی تو مشعر الحرام کے پاس کھڑے ہو گئے پھر وہاں سے واپس ہوئے اور لوگ بھی واپس ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے اونٹ کی گام سے اس کا سر کھینچ رہے اور اس کو روکے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے لوگو! سکینہ اپناؤ۔ حتیٰ کہ جب وادی حُسر پہنچ گئے تو تب (پچھ) رفتار تیز فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۱۵ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں افاضوں (عرفہ و مزدلفہ سے واپسیوں) میں شریک تھا۔ آپ نے افاضہ فرماتے ہوئے مکمل سکون اپنا لیا رکھا اور آپ اپنے اونٹ کو روک رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۶ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے سے مروی ہے کہ لوگ تیزی دکھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ لوگوں کو اعلان کرو کہ یہ سبلی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے لہذا تم پرسکون رہو۔ ابن جریر

۱۲۶۱۷ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے نکلے تو اسامہ رضی اللہ عنہ ان کے ردیف تھے۔ اونٹنی آپ علیہ السلام کو لے کر چلی تو آپ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے مگر سر سے اونچے نہ ہو رہے تھے۔ آپ ﷺ اپنی اسی ہیئت پر چلتے رہے حتیٰ کہ مزدلفہ پہنچ گئے۔ ابن جریر

عرفات میں ظہر وعصر اکٹھی پڑھی جائے گی

۱۲۶۱۸ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حضرت جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس عرفہ کے روز تشریف لائے اور (صبح کو) ان کو (میدان) عرفات لے گئے اور جہاں پیلو کے درخت ہیں وہاں ان کو ٹھہرایا اور جہاں لوگ اترتے ہیں (یعنی میدان عرفات میں) وہاں ان کو ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں پڑھائیں پھر وہاں ان کو ٹھہرایا حتیٰ کہ (جب سورج غروب ہو گیا تو اس قدر وقفے کہ) جس میں تم سے کوئی جلد از جلد مغرب کی نماز پڑھ لیتا ہے اتنے وقفے کے بعد (عرفات) نکل گئے اور مزدلفہ پہنچ گئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو وحی فرمائی:

ان اتبع ملة ابراهيم حنيفاً وما كان من المشركين.
ملت ابراہیم کی اتباع کر جو (اپنے رب کی طرف) یکسو تھے اور مشرکین میں سے نہیں تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۱۹ یوسف بن مابک سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تین حج کیے، وہ عرفہ میں امام کے ساتھ ٹھہر گئے۔ جب امام وہاں سے نکلے تو اپنی (عادت والی ہلکی) رفتار پر آپ رضی اللہ عنہ بھی نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی سواری کو چابک نہیں مارتے تھے اور اکثر پیش تر میں نے حل (حرم کے سوا مقام) میں آپ کو نہیں سنا کہ آپ سواری کو (تیز چلنے پر) اکساتے ہوں۔ حتیٰ کہ ہم اسی رفتار سے مزدلفہ میں اتر گئے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ مزدلفہ سے نکلے تو میں بھی وہاں سے نکل پڑا۔ آپ رضی اللہ عنہ سواری کو چابک (کوڑا) نہیں مارتے تھے اور نہ میں حل میں آپ کو سواری کو اکساتے ہوئے سنتا تھا۔ حتیٰ کہ جب سواری نے اپنے قدم وادی محسر میں ڈال دیئے تو تب آپ نے چابک (کوڑا) سنبھال لیا پھر میں آپ کو برابر دیکھتا رہا کہ آپ سواری کو اکساتے جارہے ہیں (تاکہ وہ تیز رفتاری پکڑے) حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رمی جمرہ فرمائی۔ اور اس سفر میں میں آپ سے یہ اشعار سن رہا تھا:

تیری طرف دوڑتی ہیں سواریاں ان کے زین متحرک ہیں اور ان کے بچے ان کے شکموں میں ہلچل میں ہیں۔ ان صاحب سواریوں کا دین نصاریٰ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ اے اللہ! (ہم حاضر ہیں اور بے شک) تو گناہوں کو بخشے والا، پس ہمارے سارے ہی گناہ بخش دے اور کون سا بندہ ہے جو تیری ذات میں حیران پریشان نہیں ہوتا۔ ابن جریر

۱۲۶۲۰ ابوالزبیر سے مروی ہے کہ میں مقام عرفات میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کھڑا تھا جب سورج چھپ گیا تو آپ رضی اللہ عنہ عرفات سے نکلے اس طرح کہ آپ پر سکون اور وقار چھایا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ ہم وادی کے شروع حصے تک پہنچ گئے۔ جب اور لوگ گزر گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بائیں طرف سواری کو رکایا اور اتر کر وضو کا پانی منگوا لیا اور وضو سے فارغ ہو کر ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا حتیٰ کہ آپ ﷺ اس وادی تک آ پہنچے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری منگوائی اور اس پر سوار ہو کر اللہ اکبر کہا اور سواری کو تیز کر دیا اور اسی رفتار سے اس وادی کو عبور کیا پھر آپ رضی اللہ عنہ پر سکینہ اور وقار طاری ہو گیا پھر اسی طرح (نرم رفتار کے ساتھ چلتے ہوئے) وادی تک پہنچ گئے، وہاں آپ نے پھر اللہ اکبر کہا اور سواری تیز کر دی حتیٰ کہ اسی تیز رفتاری کے ساتھ وادی کو عبور کیا اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی سواری بٹھائی اور وہاں رات بسر کی پھر صبح آپ رضی اللہ عنہ وہاں ٹھہر گئے جب سورج نکلنے کو ہوا تو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے اور جب نکلے تو آپ پر مکمل اطمینان اور سکون طاری تھا آپ اسی طرح (سواری پر) چلتے ہوئے وادی بطن محسر تک پہنچے، وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے سواری کو تیز کر دیا اور اسی تیز رفتاری کے ساتھ اس وادی کو عبور کیا۔ پھر وہاں سے نکلے تو آپ پر پہلے کی سکینہ اور وقار کی کیفیت طاری ہو گئی اور اسی نرم رفتاری سے آپ جمرہ قصویٰ (چھوٹے شیطان) کے پاس پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یوم عرفہ کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! نیکی اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں اور نہ ہی گھوڑوں کو تیز دوڑانے میں ہے۔ بلکہ تم جمیل (خوبصورت) رفتار کو اختیار کرو اور کسی کمزور کو نہ روندو اور نہ کسی مسلمان کو ایذا دو۔ النسائی

۱۲۶۲۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات سے نکلے تو فرما رہے تھے: اے لوگو! وقار اور سکینہ (سکون اطمینان) کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے آپ علیہ السلام کی اونٹنی کو اس کی معمول کی (نرم) رفتار سے زیادہ نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ کی اونٹنی مزدلفہ پہنچ گئی پھر آپ علیہ السلام مزدلفہ سے نکلے تو آپ فرما رہے تھے: اے لوگو! وقار اور سکینہ کو لازم پکڑو۔ بے شک نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: پھر میں نے آپ کی اونٹنی کو معمول کی رفتار سے تیز قدم اٹھاتے ہوئے نہیں دیکھا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام منیٰ پہنچ گئے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: جب رسول اکرم ﷺ عرفات سے واپس ہوئے تو لوگوں نے اپنی سواریوں کو تیز رفتار کر لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے منادی کو حکم فرمایا کہ یہ ندا لگائیں: اے لوگو! نیکی اونٹوں، گھوڑوں اور سواریوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ افاضہ میں شریک تھا آپ ﷺ افاضہ (واپسی) فرما رہے تھے اور آپ پر سکون تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا جب نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے تو لوگوں نے دائیں بائیں سے سواریوں کو تیز کر لیا، تب رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیکی گھوڑوں اور اونٹوں کو تیز دوڑانے میں نہیں ہے بلکہ نیکی تو پرسکون رہنے میں ہے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عرفہ کی رات جب رسول اکرم ﷺ کوچ فرماتے تو اپنی سواری کی لگام کھینچ لیتے تھے حتیٰ کہ سواری کا سر سواری کے کباوے کی درمیانی (اوپر) لکڑی کو چھوتا تھا۔ اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے جاتے تھے: سیکنہ رکھو سیکنہ رکھو۔ ابن جریر

۱۲۶۲۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ عرفات سے نکلے تو اور لوگ بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے: رکو۔ جبکہ آپ خود بھی اپنی سواری کی لگام کھینچ رہے تھے جس کی وجہ سے آپ کی سواری (اونٹنی) کا سر آپ کے چہرے کو چھو رہا تھا اور ساتھ ساتھ لوگوں کو پرسکون رہنے کی تاکید فرما رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۲۸۔ ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب عرفہ سے واپسی فرمائی تو یہ فرمانے لگے: اللہ کے بندو! پرسکون رہو پرسکون رہو۔ اور آپ علیہ السلام ساتھ ساتھ اپنی ہتھیلی کا اندرونی حصہ زمین کی طرف بار بار کر کے لوگوں کو اشارہ پرسکون چلنے کی تاکید فرما رہے تھے۔ البخاری فی صحیحہ ۲۰۱/۲

۱۲۶۲۹۔ ابوالزبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مدلفہ سے واپس ہونے لگے تو آپ پرسیکنہ (وقار و اطمینان) طاری تھی اور آپ لوگوں کو بھی سیکنہ (وقار) اختیار کرنے کا حکم دے رہے تھے۔ لیکن وادی حُسر میں آپ نے اپنی سواری تیز فرمائی تھی۔ ابن جریر

۱۲۶۳۰۔ ابوالزبیر رحمۃ اللہ علیہ، جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب واپسی فرما رہے تھے تو اپنے اونٹ (بار بار) روک رہے تھے۔ ابن جریر

۱۲۶۳۱۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ جب عرفات سے نکلنے لگے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! سیکنہ اور وقار اپناؤ اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو (اڑدھام کی وجہ سے ایک دوسرے کو نہ روندو)۔ ابن جریر

۱۲۶۳۲۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ میدان عرفات میں اپنی قوم کے درمیان اپنے اونٹ پر کھڑے ہیں حتیٰ کہ پھر من جانب اللہ (حکم آنے پر) وہاں سے لوگوں کے بعد کوچ فرمانے لگے۔ الکبیر للطبرانی عن جبر بن مطعم

مزدلفہ میں قیام

۱۲۶۳۳۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے فرمایا: مجھے ایک شخص نے خبر دی کہ اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (مزدلفہ کے) مقام قزح پر کھڑے دیکھا۔ الاذرقی

۱۲۶۳۴۔ جبیر بن الحارث سے مروی ہے، فرمایا: میں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قزح پر کھڑے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔ اے لوگو! صبح کی نماز پڑھو۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں سے کوچ فرمایا۔ میں آپ کی ران کو گئی دیکھ رہا تھا جو اونٹ کو چھڑی مارنے کی وجہ سے کھل گئی تھی۔ ابن ابی شیبہ، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۲۶۳۵۔ طلح بن حبیب سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مزدلفہ سے واپس ہوئے، جب آپ رضی اللہ عنہ وادی حُسر میں اترے تو آپ نے اپنی سواری تیز فرمادی۔ ابن اہیم بن سعد

۱۲۶۳۶۔ ابوالیوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے مزدلفہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

ابو نعیم، ابن عساکر

۱۲۶۳۷۔ عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مزدلفہ میں صبح کی نماز سے قبل حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ میں نے

عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے دونوں پہاڑوں کو طے کیا تو اب تھک گیا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اپنے دل کو کھلا رکھ (اور) خوشخبری سن کہ جس نے ہمارے اس افاضہ (عرفات و مزدلفہ سے واپسی) کو پایا تو اس نے حج کو پایا۔ العسکری فی الامثال

۱۲۶۳۸ عبد الرحمن بن یزید سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت (عبداللہ) بن مسعود رضی اللہ عنہ نے (مغرب و عشاء کی) نماز امدھیرے میں پڑھی۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو ارشاد فرمایا: اس (مزدلفہ کے) مکان میں یہ دو نمازیں اپنے وقت سے ہٹ گئی ہیں۔ اور حضور اکرم ﷺ اس گھڑی میں یہ نمازیں صرف اسی دن اور اسی مکان میں پڑھتے تھے، یعنی یوم النحر کو مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۶۳۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی اس وقت میں یہ نمازیں پڑھتے نہیں دیکھا یعنی سوائے مغرب اور عشاء کے مزدلفہ میں۔ الخطیب فی المتفق

۱۲۶۳۹ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی کوئی نماز غیر وقت میں پڑھتے نہیں دیکھا سوائے ان دو نمازوں یعنی مغرب و عشاء کے مزدلفہ میں۔ ابن جریر

۱۲۶۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ، ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار میں مزدلفہ میں آگ روشن کی جاتی تھی۔ ابن سعد

کلام: مذکورہ روایت ضعیف ہے۔

۱۲۶۴۱ خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ اکیٹھے ادا فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۶۴۲ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا فرمایا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں فرمائی۔ ابن جریر

مزدلفہ سے واپسی

۱۲۶۴۳ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) اسماء بنت عبد الرحمن بن ابی بکر اپنے والد عبد الرحمن سے اور وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفہ سے افاضہ غروب شمس کے بعد فرمایا اور مزدلفہ سے افاضہ طلوع شمس سے قبل فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

کلام: روایت مذکورہ ضعیف ہے۔

۱۲۶۴۴ مشرکین مزدلفہ سے اس وقت تک افاضہ (واپسی) نہیں کرتے تھے جب تک کہ سورج ٹیلے پر کر نیں نہ ڈال دیتا تھا اور کہتے تھے: ٹیلہ روشن ہو گیا ہے تاکہ ہم واپسی کر سکیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور طلوع شمس سے قبل افاضہ فرمایا۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، سنن الدارمی، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی

۱۲۶۴۵ عمرو بن میمون سے مروی ہے فرمایا: میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا آپ رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے۔ حتیٰ کہ یوم النحر کو آپ رضی اللہ عنہ نے حجرہ قصویٰ کی رمی فرمائی۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اہل جاہلیت مزدلفہ سے نہیں نکلتے تھے جب تک کہ ٹیلے پر سورج طلوع نہ ہو جاتا اور پھر وہ کہتے تھے ٹیلہ روشن ہو گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور مزدلفہ سے آپ اور آپ کے ساتھ دوسرے مسلمان نماز فجر کے بعد پو پھٹنے پر نکل گئے۔ ابو عمرو بن حمدان النیسابوری فی فوائد الحاج

۱۲۶۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے واپس ہو کر وادی خسر پہنچے تو اپنی سواری کو (تھوڑا تیز) حرکت دی حتیٰ کہ اس وادی سے گزر گئے تو پھر رک گئے پھر فضل رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنالیا پھر حجرہ پر تشریف لائے اور اس کی رمی فرمائی۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۴۷۔ مسور بن مخرمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے وادی محسر میں سواری تیز کر لی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۶۴۸۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (وادی محسر میں) سواری تیز کر لیتے تھے اور فرماتے تھے: سواریاں تیری طرف دوڑ رہی ہیں ان کے پالان (جھول) حرکت میں ہیں اور ان کے بچے ان کے شکموں میں حرکت میں ہیں ان سواریوں کا دین نصاریٰ کے دین کی مخالفت کرتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۲۶۴۹۔ جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قریش مزدلفہ سے یہ کہتے ہوئے لوٹتے تھے: ہم تم (قریش) ہیں، نہ عام لوگوں کے ساتھ ہم وقوف کرتے ہیں اور نہ ہم حرم سے نکلتے ہیں۔ انہوں نے عرفہ کا موقف چھوڑ دیا تھا۔ کیونکہ وہ حرم سے باہر ہے۔ جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ لوگوں کے ساتھ عرفہ میں ہیں اور اپنے اونٹ پر سوار ہیں اور ان کے ساتھ وہاں سے نکلے ہیں حتیٰ کہ حضور ﷺ نے اپنی قوم کے ساتھ مزدلفہ میں جا کر صبح فرمائی اور ان کے ساتھ وہاں قیام کیا پھر وہاں سے بھی نکلے جب اور لوگ وہاں سے نکلنے لگے۔

الکبیر للطبرانی، صحیح الاسناد

۱۲۶۵۰۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ مزدلفہ سے لوٹے تو آپ پر (مکمل) سکون طاری تھا اور آپ لوگوں کو بھی پرسکون رہنے کی تاکید فرما رہے تھے، لیکن نبی اکرم ﷺ نے وادی محسر میں اپنی سواری کو تیز فرمایا تھا۔ ابن جریر

۱۲۶۵۱۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ مجھے میرے بھائی فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (فضل) کو مزدلفہ کی صبح اپنا ردیف بنالیا (سواری کے پیچھے بٹھالیا) آپ ﷺ مسلسل تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ رمی جمرۃ العقبہ فرمائی۔ جب پہلی کنکر ماری تب تلبیہ پڑھنا موقوف فرمایا۔ ابن جریر

۱۲۶۵۲۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مزدلفہ سے واپسی پر وہ رسول اللہ ﷺ کے ردیف تھے آپ کی سواری نے معمول کی (نرم) رفتار سے زیادہ تیز قدم نہیں اٹھایا حتیٰ کہ رمی جمرہ فرمائی۔ ابن جریر

۱۲۶۵۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طریق سے مروی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کے پاس مزدلفہ میں آئے اور ان کو فجر کی نماز اس قدر جلدی پڑھائی جس قدر جلدی تم میں سے کوئی پڑھتا ہے۔ پھر ٹھہر گئے حتیٰ کہ جب اتنا وقت ہو گیا جس میں کوئی سب سے زیادہ آرام سے فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر مئی کی طرف نکلے اور وہاں قربانی کی۔ ابن جریر

۱۲۶۵۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اہل جاہلیت مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے حتیٰ کہ جب سورج طلوع ہو کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر نمودار ہو جاتا اور گویا لوگوں کے سر پر عمامے آ جاتے تو تب وہاں سے نکلتے تھے، چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی اور جب ہر چیز نمودار ہو گئی تو طلوع شمس سے پہلے نکل لیے۔ ابن جریر

۱۲۶۵۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ (مزدلفہ میں) اندھیرے (اندھیرے) کھڑے رہتے تھے حتیٰ کہ جب لوگ اپنے قدموں کی جگہ اپنے جانوروں کے کھروں اور اونٹوں کے قدموں کی جگہ دیکھنے لگ جاتے تھے اور آدمی اپنے قدموں کی جگہ دیکھنے لگ جاتا تھا تب وہاں سے مئی کو نکل لیتے تھے۔ ابن جریر

رمی جمار..... شیاطین کو کنکر مارنا

۱۲۶۵۶۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) مؤطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں جمروں کے پاس اس قدر طویل قیام کرتے تھے کہ طول قیام کی وجہ سے کھڑا ہونے والا آکتا جاتا تھا۔ مؤطا امام مالک

۱۲۶۵۷۔ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ان کو خبر پہنچی کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ یوم النحر کو اس وقت نکلے جب دن تھوڑا سا نکل آیا

تھا۔ آپ نے ایک تکبیر کہی تو سب لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی۔ پھر اسی دن جب چاشت تک دن نکل آیا دوبارہ نکلے اور ایک تکبیر کہی، لوگوں نے بھی ایک تکبیر کہی پھر آپ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہو گئے پھر تیسری مرتبہ جب سورج کچھ جھک گیا (دوپہر کے بعد) تب نکلے اور ایک تکبیر کہی (اور لوگوں نے بھی تکبیر کہی) ان کی تکبیر بیت اللہ تک پہنچی جس سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رمی کے لیے نکلے ہیں۔ مالک

۱۲۶۵۸ سلمان بن ربیعہ سے مروی ہے فرمایا ہم نے پہلے کوچ کے دن حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہ نکلے تو آپ رضی اللہ عنہ کی ڈاڑھی سے پانی ٹپک رہا تھا اور آپ کے ہاتھ میں کنکریاں تھیں اور آپ کی (کمر بند) پیٹی میں بھی چند کنکریاں تھیں، آپ رضی اللہ عنہ اپنے راستے میں تکبیر کہتے ہوئے جارہے تھے حتیٰ کہ حجرہ اولیٰ کے پاس پہنچے اور اس کو کنکر ماری اور پھر ماری حتیٰ کہ کنکریاں ختم کر دیں اور کسی مارنے والے کی کنکریاں آپ رضی اللہ عنہ کی کنکریوں تک نہیں پہنچ سکیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھڑی (تقریباً پون گھنٹہ) کھڑے دعا فرماتے رہے پھر حجرہ وسطیٰ پر تشریف لے گئے پھر تیسرے پر مسدد

۱۲۶۵۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: میں نے یوم الاضحیٰ (قربان کے دن) حجرہ عقبہ کی رمی کے بعد رسول اللہ ﷺ کو خوشبود لگائی۔ ابن عساکر

۱۲۶۶۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک سال نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی گناہ نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق کروالیا (سر منڈوالیا) ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی گناہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن حجر

۱۲۶۶۱ حرملة بن عمرو سے مروی ہے، فرمایا: میں حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے چچا سنان بن سہل کے ساتھ تھا میں نے رسول اللہ ﷺ کو عرفہ میں خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ نے ایک انگلی کو دوسری پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے اپنے پچاسے پوچھا کہ آپ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ آپ فرما رہے ہیں کنکریاں یوں مارو جس طرح انگلیوں سے کنکریاں ماری جاتی ہیں (یعنی دو انگلیوں کے بیچ میں کنکر پھنسا کر مارو)۔

مسند احمد، ابن خزيمة، البغوی، البواردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن للبیہقی
۱۲۶۶۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا۔ میں نے عرض کیا: میں نے رمی کرنے سے قبل ہی قربانی کر لی؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: (اب) رمی کرلو (کنکری ماریو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔ اور دوسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے بیت اللہ کا طواف قربانی سے پہلے کر لیا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اب) قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور نے عرض کیا: میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کر لیا (سر منڈا لیا؟) حضور ﷺ نے فرمایا: (اب) ذبح کرلو (قربانی کرلو) اور کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن حجر

الاضاحی..... قربانی کا بیان

۱۲۶۶۳ (صدیق رضی اللہ عنہ) ابی سہیدہ حدیث بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابوبکر صدیق اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ اپنے گھروالوں کی طرف سے قربانی اس ڈر سے نہ کرتے تھے کہ کہیں لوگ ان حضرات کی سنت کو روانہ نہ دے لیں۔

ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، الحاکم فی المستدرک، ابوبکر عبد اللہ بن محمد زید النیسابوری فی الزیادات، السنن للبیہقی
ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۲۶۶۴ شفعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما زمانہ حج میں آئے لیکن قربانی نہیں فرمائی۔ مسدد

۱۲۶۶۵ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے چھوٹے بچوں کی طرف سے بھی قربانی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی کتاب الاضاحی
۱۲۶۶۶ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ میں مروہ کے پاس قربانی فرماتے تھے اور نخی میں قربان گاہ کے پاس

قربانی فرماتے تھے۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۶۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ ﷺ کے اونٹوں پر نگراں کھڑا ہوں اور ان کے گوشت، کھالوں اور ان کے لباس (زین وغیرہ) کو صدقہ کر دوں اور قصاب کو اجرت میں ان میں سے کوئی چیز نہ دوں۔ اور فرمایا اجرت ہم اپنی طرف سے ادا کریں گے۔ المسند احمد، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابن داؤد، النسائی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی،

مسند ابی یعلیٰ، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن خزیمہ، ابن الجارود، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قربانی کی جائے آگے سے کان کٹے ہوئے جانور کی یا پیچھے سے کان کٹے ہوئے جانور کی یا لمبائی میں چرے ہوئے کان والے جانور کی یا پیچھے ہوئے کان والے جانور کی یا ناک کٹے ہوئے جانور کی۔

مسند احمد، ابو عبیدہ فی الغریب، النسائی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، ابن جریر، ابن الجارود، الطحاوی، مسند احمد

کلام: روایت مذکورہ محل ہے ضعیف ابن ماجہ ۶۷۷۔

۱۲۶۶۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ٹوٹے ہوئے سینگ یا کٹے ہوئے کان والے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔

ابوداؤد، ابن وہب، مسند احمد، ابن داؤد، الترمذی حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی

یعلیٰ، ابن جریر، ابن خزیمہ، الطحاوی، مستدرک الحاکم، الدورقی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۶۷۰ حش سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک مینڈھا حضور ﷺ کی طرف سے اور ایک مینڈھا اپنی طرف سے ذبح

کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ حضور ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرتے ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے

رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ میں ان کی طرف سے قربانی کیا کروں، پس میں ہمیشہ حضور اقدس ﷺ کی طرف سے قربانی کیا کروں گا۔ اللہ

پاک ہم مسلمانوں کو حضور ﷺ کی طرف سے بھی قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ مسند احمد، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی

۱۲۶۷۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس

حاضر ہو جاؤ۔ بے شک اس کا پہلا خون کا قطرہ جب گرے گا تیرے سب گناہوں کی بخشش ہو جائے گی اور قیامت کے دن اس قربانی کے جانور کو

اس کے گوشت اور خون کے ساتھ ستر گنا بڑھا کر لایا جائے گا اور تیری میزان عمل میں رکھ دیا جائے گا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے

پوچھا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خاص آل محمد کے لیے ہیں کیونکہ خیر میں ان کو خصوصیت حاصل ہے یا پھر یہ حکم آل محمد اور تمام لوگوں کے لیے عام

ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (حکم) آل محمد اور تمام لوگوں کے لیے ہے۔

ابن منیع، عبد بن حمید، ابن زنجویہ، الدورقی، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، السنن للبیہقی

کلام: حدیث ضعیف ہے یہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کیونکہ اس کی سند میں عمرو بن خالد ہے اور امام ڈھبی رحمۃ اللہ علیہ بھی حاکم پر

نقد میں دوسری سند سے مروی اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں جیسا کہ ۱۲۳۳۵ پر روایت گذر چکی۔

عیب دار جانور کی قربانی نہیں ہوتی

۱۲۶۷۲ حجتہ بن عدی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، ارشاد فرمایا گائے سات افراد کی طرف سے کافی ہے۔ حجتہ کہتے

ہیں میں نے پوچھا: اگر گائے (یعنی موقع ذبح پر) بچہ دیدے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کا بچہ بھی اس کے ساتھ ذبح

کر دے۔ میں نے پوچھا: اور لنگڑے جانور کا کیا حکم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب وہ جائے ذبح (مذبح خانہ) میں جاسکے تو

اس کو ذبح کر دے۔ میں نے پوچھا: ٹوٹے ہوئے سینگ والے جانور کی قربانی؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے

کہ ہم جانور کی دونوں آنکھیں اور دونوں کان اچھی طرح دیکھ لیں۔

ابوداؤد، ابن وہب، الدارمی، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلیٰ، ابن

خزیمہ، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، الدورقی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور
۱۲۶۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں آپ علیہ السلام کی طرف سے مینڈھے کی
قربانی کیا کروں، پس میں چاہتا ہوں کہ میں ضروریہ کروں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، مسند ابی یعلیٰ، مستدرک الحاکم صحیح الاسناد
۱۲۶۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں اونٹوں کو نحر (ذبح) کروں اور ان کا گوشت صدقہ
کروں۔ چنانچہ پھر میں ان کے زینوں اور کھالوں کا پوچھنے گیا تو آپ علیہ السلام نے مجھے فرمایا کہ ان کو بھی صدقہ کروں۔ مسند ابی یعلیٰ
۱۲۶۷۵ ابو عبیدہ جو ابن ازھر کے آزاد کردہ غلام ہیں سے مروی ہے کہ انہوں نے قربانی کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے
سنا: اے لوگو! رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تین راتوں کے بعد بھی تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ پس اس کے بعد قربانی کا گوشت نہ کھاؤ۔ یعنی
اتنا گوشت ذخیرہ نہ کرو کہ تین یوم کے بعد تک بچا رہے لیکن یہ حکم منسوخ ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں اس کی صراحت آئی ہے۔

الشافعی، العدنی، مسلم، السنن للبیہقی، ابن داؤد، ابوعوانہ، الطحاوی
۱۲۶۷۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے: قربانی کے تین یوم ہیں اور ان میں سب سے افضل پہلا دن ہے۔
ابن ابی الدنیا
۱۲۶۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: آیام معدودات تین دن ہیں، یوم النحر (ذی الحجہ) اور دو دن اس کے بعد جس دن تو
چاہے قربانی کر لے اور ان میں سب سے افضل دن پہلا ہے۔ عبد بن حمید، ابن ابی الدنیا

۱۲۶۷۸ مغیرہ بن حرب سے مروی ہے فرمایا ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میں نے ایک گائے قربانی کے
لیے خریدی تھی، اس نے بچہ دیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ نہ پی۔ ہاں جو اس کے بچے سے بچ جائے (وہ تیرے لیے جائز
ہے) پھر جب قربانی کا دن آجائے تو اس کو اور اس کے بچے کو سات لوگوں کی طرف سے ذبح کر دے۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی

۱۲۶۷۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو قربانی کا جانور خریدے تو دودانت والا یا اس سے بڑا خرید پھر اس کو موٹا تازہ
کر لے چنانچہ پھر تو کھائے گا تو اچھا کھائے گا اور کھلائے گا تو اچھا کھلائے گا۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قربانی کے لیے دودانت والا یا اس سے بڑی عمر کا جانور جس کی آنکھیں اور کان
سلامت ہوں لو اور اس کو (کھلا بلا کر) موٹا تازہ کر لو۔ پھر اگر خود کھاؤ گے تو موٹا تازہ کھاؤ گے اور اگر کھلاؤ گے تو موٹا تازہ کھلاؤ گے اور اگر اس کو کسر
(ٹوٹ بھوٹ) یا کوئی مرض لاحق ہو گیا تو تیرے لیے کوئی نقصان نہیں۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی، شعب الایمان للبیہقی

۱۲۶۸۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم قربانی نہ کریں مقابلہ (آگے سے کان کٹے ہوئے)
جانور کی، اور نہ مدایرہ (بیچھے سے کان کٹے ہوئے) جانور کی، اور نہ شرقاء (لسانی میں چیرے ہوئے کان والے) جانور کی، اور نہ شرقاء (پٹھے ہوئے
کان والے) جانور کی اور نہ ہم کانے بھیگے جانور کی قربانی کریں۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۸۲ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ دو دن (مزید) ہیں یوم
الانحی کے بعد۔ السنن للبیہقی

۱۲۶۸۳ ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حج کرتے تھے پھر قربانی نہ کرتے تھے۔ مسدد

۱۲۶۸۴ عاصم بن شریب سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ایک مینڈھا منگوایا اور یہ پڑھا (اور اس کو ذبح کیا)۔
بسم اللہ واللہ اکبر، اللہم منک ولک ومن علی ومنک۔

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اے اللہ! یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لیے ہے اور علی کی طرف
سے ہے (اور) تیری طرف سے ہے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک طباق منگوایا اور سارا گوشت صدقہ کر دیا۔ ابن ابی الدنیا، السنن للبیہقی ۱۲۶۸۵
حش کنانی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کے وقت یہ دعا پڑھی:

وَجْهَتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَأْنًا مِنَ الْمَشْرُكِينَ، اِنْ صَلَاتِي وَنَسْكَي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أَمَرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ.

بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِنْكَ وَلَكَ، اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فَلَانِ
میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنے آپ کو اسی ذات کی طرف متوجہ کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے ہے۔ جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اول فرماں بردار ہوں۔

اللہ کے نام یہ قربانی کرتا ہوں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے، اے اللہ یہ قربانی تیری طرف سے ہے، تیرے لیے ہے۔ اے اللہ! اس کو فلاں کی طرف سے شرف قبولیت بخش۔ ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے سارے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی کیا کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا

صحت مند جانور کی قربانی

۱۲۶۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ ہمیں جو موٹا تازہ جانور ملے اس کی قربانی کریں۔ گائے (بیل وغیرہ) کو سات افراد کی طرف سے اور اونٹ کو سات افراد کی طرف سے اور ہم تکبیر کو بلند آواز سے کہیں اور سکون و وقار کو اپنا شعار بنائیں۔ ابن ابی الدنیا

۱۲۶۸۸ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اونٹوں کو خر (ذبح) کریں اور نیز یہ حکم بھی دیا کہ ان کی کھالوں اور ان کے لباس (وغیرہ) کو صدقہ کر دیں۔ ابن جریر

۱۲۶۸۹ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اس (قربانی کے) دن کے اندر قربانی کے خون بہانے سے بڑھ کر کوئی چیز اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر سکتے سوائے کسی محتاج رشتہ دار سے صلہ رحمی کے (یعنی اس کی اعانت بھی اس دن بڑا ثواب ہے)۔ ابن زنجویہ
۱۲۶۹۰ کثیرۃ بنت سفیان جو حضور علیہ السلام کی بیعت کرنے والوں میں سے تھیں فرماتی ہیں:

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جاہلیت کے زمانے میں میں نے اپنی چار بیٹیاں زندہ درگور کی ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی بکری جس کے بالوں میں سفید دھبے ہوں کیونکہ اللہ کے نزدیک ایسی بکری کی قربانی دو کالی بکریوں کی قربانی سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ ابو نعیم
کلام: مذکورہ روایت کی سند میں محمد بن سلمان بن مسعود ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد للبیہقی ۱۸/۳

۱۲۶۹۱ کلیب سے مروی ہے ہم غزووں میں ہوتے تھے تو ہم پر امیر صرف اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی کو چنا جاتا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ مزینہ کے ایک شہ سوار صحابی رسول اللہ ﷺ پر امیر مقرر تھے۔ اس وقت گائے مہنگی ہو گئیں حتیٰ کہ ہم دو یا تین چھڑوں کے عوض ایک گائے لے پاتے تھے۔ تب یہ صحابی ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: یہ دن ہم کو پہلے بھی پیش آگیا تھا کہ گائیں تم پر گئیں تھیں حتیٰ کہ ہم ایک گائے دو یا تین چھڑوں میں خریدتے تھے تب رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور ارشاد فرمایا تھا: گائے کام دیتی ہے جہاں دو سالہ چھڑا کام دیتا ہے۔ یعنی دو سال مکمل ہونے والا چھڑا بھی گائے کی جگہ کافی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۲ کلیب، مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے سفر میں قربانی کی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۶۹۳ ابوالاسد سلمیٰ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت کرتے ہیں، ان کے دادا کہتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ساتواں فرد تھا (یعنی ہم کل سات افراد ایک موقع پر تھے) رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا تو ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک درہم جمع کیا اور سات درہم میں ہم نے ایک قربانی کا جانور خرید لیا۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ جانور ہم کو مہنگا پڑا ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں افضل ترین قربانی کے جانور زیادہ مہنگے اور زیادہ قیمتی ہیں۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے سب کو حکم فرمایا تو ایک آدمی نے جانور کا ایک ہاتھ پکڑ لیا ایک آدمی نے دوسرا ہاتھ پکڑ لیا، ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی اور ایک آدمی نے ایک ٹانگ پکڑ لی، ایک آدمی نے ایک سینگ پکڑ لیا اور ایک آدمی نے دوسرا سینگ پکڑ لیا اور ساتویں نے اس کو ذبح کیا جبکہ ہم ساتوں نے مل کر (بیک آواز) اس پر تکبیر کہی۔

بقیہ کہتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو پوچھا ساتواں (ذبح کرنے والا) کون تھا؟ انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا تو میں نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ ابن عساکر کلام: روایت محل کلام ہے: الضعیفۃ ۱۶۷۸۔

۱۲۶۹۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا قربانی کے جانور میں (کچھ کچھ) سفیدی والا جانور مجھے دو کالے جانوروں سے زیادہ محبوب ہے۔ ابن النجار

۱۲۶۹۵ ابوطحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے دو چتکبرے (کالے سفید دھبوں والے) مینڈھے ذبح فرمائے۔ پہلے کو ذبح کرتے وقت فرمایا محمد اور آل محمد کی طرف سے اور دوسرے کو ذبح کرتے وقت فرمایا: میری امت کے ہر اس شخص کی طرف سے جو مجھ پر ایمان لایا اور اس نے میری تصدیق کی۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۶ سعید بن عبدالعزیز، یونس بن میسرۃ بن جلس سے روایت کرتے ہیں، یونس بن میسرۃ کہتے ہیں میں حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ جو صحابی رسول ہیں کے ساتھ قربانی کا جانور خریدنے گیا۔ انہوں نے ایک کالے سروالے مینڈھے جو اور مینڈھوں میں زیادہ اونچا نہ تھا کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ مینڈھا گویا وہی مینڈھا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ذبح فرمایا تھا۔ لہذا پھر انہوں نے مجھے اسی کے خریدنے کا حکم دیا تو میں نے اس کو خرید لیا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۶۹۷ ابورافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مینڈھا ذبح فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کی طرف سے ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۶۹۸ ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو دو چتکبرے مینڈھے ہدیہ میں دیئے گئے پھر آپ ﷺ نے دونوں کی قربانی کی۔

۱۲۶۹۹ حبیب بن خفف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، خفف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں عرفہ کے روز رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ فرما رہے تھے: کیا جانتے ہو اس کو؟ پھر مجھے معلوم نہیں لوگوں نے آپ علیہ السلام کو کیا جواب دیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر گھروالوں پر لازم ہے کہ وہ ہر جہ میں ایک بکری ذبح کریں اور ہر یوم الاضحیٰ کو قربانی کریں۔ ابونعیم

۱۲۷۰۰ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھروالوں نے ان کی خدمت میں قربانی کے گوشت سے کچھ گوشت پیش کیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جب تک اس کے متعلق پوچھ نہ آؤں اس کو نہیں کھا سکتا۔ چنانچہ وہ اٹھ کر اپنے ماں شریک بھائی حضرت قتادہ بن العثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، یہ بدری صحابی تھے۔ ان سے اس گوشت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ہاں تمہارے بعد نیا حکم آ گیا ہے جس نے اس کو توڑ دیا جس میں آپ علیہ السلام نے قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا (لہذا تم وہ گوشت کھا سکتے ہو)۔ ابن عساکر

۱۲۷۰۱..... ابوجہید سے مروی ہے کہ ہم عتبتہ بن عبدالمسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یزید مرقی تشریف لائے اور عتبتہ کو عرض کیا: اے

ابوالولید ہم قربانی کے لیے اونٹ کی تلاش میں نکلے تھے مگر سوائے ایک موٹے اونٹ کے جس کے اگلے دو دانت بھی گرے ہوئے تھے کے سوا کوئی جانور نہیں مل رہا؟ حضرت عقبہ نے فرمایا: تم وہ ہمیں لا دو۔ یزید بولے: اللہ تم کو بخشے! کیا وہ اونٹ تمہاری طرف سے قربانی میں کام آ سکتا ہے اور میری طرف سے نہیں آ سکتا؟ عقبہ بولے ہاں، یزید نے پوچھا: وہ کیوں؟ فرمایا: تم اس کے متعلق شک میں پڑے ہوئے ہو (کہ معلوم نہیں اس کی قربانی ہوگی یا نہیں) جبکہ مجھے کوئی شک نہیں۔ پھر عقبہ نے اپنا ہاتھ نکالا اور ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے پانچ چیزوں سے منع فرمایا ہے: موصلا سے، مصفرہ سے، مختا سے، کسراء سے اور مشیعہ سے۔ پھر فرمایا: موصلا وہ (جانور) ہے جس کے (دانت) جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور مصفرہ وہ ہے جس کے کان جڑ سے اکھاڑے گئے ہوں اور مختا وہ جانور جس کا بھید گائین بالکل ظاہر ہو اور مشیعہ وہ کمزور اور بیمار جانور جو ریوڑ میں بکریوں سے پیچھے رہ جائے (اور کسراء وہ جانور جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں)۔ ابن جریر

قربانی سنت ابراہیمی ہے

۱۲۷۰۲ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قربانی کے جانوروں کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا: تمہارے باپ (ابراہیم علیہ السلام) کی ملت ہے۔ پوچھا: ہمارے لیے ان میں کیا (ثواب) ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔ پوچھا: اور ان؟ فرمایا: ان میں بھی (ہر اون کے بال کے بدلے میں) ایک نیکی ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۷۰۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے یوم النحر کو دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ النسائی

۱۲۷۰۴ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی اور پھر مجھے فرمایا: اے ثوبان! اس قربانی کے گوشے کو درست کر کے رکھو۔ چنانچہ پھر میں اس میں سے آپ ﷺ کو کھانا تارہا حتیٰ کہ آپ علیہ السلام مدینے تشریف لے گئے۔ ابن عساکر

الہدایا

حدی وہ جانور کہلاتا ہے جو حاجی اپنے ساتھ حرم کو لے جائے تاکہ اس کو ذبح کر کے اللہ کا قرب حاصل کرے اسی طرح کی جنایت سے جو دم لازم ہو وہ بھی ہدی ہے۔

۱۲۷۰۵ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ابو جہل کو ایک اونٹ ہدیہ کیا۔

الدارقطنی فی العلل، الاسماعیلی فی معجمہ، الدارقطنی فی السنن، الخطیب فی التاریخ فی رواۃ مالک

۱۲۷۰۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا اے لوگو! حج کرو اور ہدی (اللہ کی راہ میں جانور ذبح) کرو۔ بے شک اللہ ہدی کو پسند کرتا ہے۔ ابن سعد، النسائی فی حدیث قتیبہ

۱۲۷۰۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو نفلی ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے ہی اس کی قربانی مجبوراً کرنا پڑی تو اس سے کچھ نہ کھائے اگر کھالی تو اس پر اس کا بدل ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا آدمی اپنی ہدی کے جانور پر سوار ہو سکتا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ پیدل لوگوں کے پاس سے گزرتے تھے تو ان کو حکم فرماتے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ہدی کے جانوروں پر سوار ہو جاتے تھے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اور تم اپنے نبی ﷺ کی سنت سے زیادہ افضل کسی اور چیز کی اتباع نہیں کر سکتے۔ مسند احمد

۱۲۷۰۹ مغیرہ بن حرب حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان ان کی ہدی میں شراکت قائم کی۔ گائے کو سات افراد کی طرف سے۔ ابو داؤد

۱۲۷۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے حج میں سواونٹ لے کر آئے۔ الدحارث

۱۲۷۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جب نبی اکرم ﷺ نے اپنے اونٹ (ہدی والے) قربان کیے تو تیس اونٹ حضور علیہ السلام نے خود اپنے ہاتھ سے نحر کیے (ذبح کیے) اور مجھے حکم کیا تو باقی سارے میں نے نحر (ذبح) کیے۔

ابن داؤد، السنن للبیہقی، ابن ابی الدنیا فی الاصحاح

ابن ابی الدنیا نے یہ الفاظ اضافہ فرمائے ہیں: مزید حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ ان کا گوشت لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو اور ان کے لباس (زین وغیرہ) اور کھالوں کو بھی تقسیم کر دو اور ان میں سے کوئی چیز کسی (قصائی) کو (اجرت میں) نہ دو۔
کلام: ... روایت محل کلام ہے ضعیف ابی داؤد ۳۸۶۔

۱۲۷۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے ہدی کے بارے میں سوال کیا کہ وہ کس جانور سے ہونی چاہیے؟ گویا آدمی کو ہدی میں شک تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو قرآن پڑھ سکتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ پاک کا فرمان سنا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أَحَلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةَ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ

اے ایمان والو! اپنے اقراروں کو پورا کرو تمہارے لیے چار پائے جانور (جو چیرنے والے ہیں) حلال کر دیئے گئے ہیں، بجز ان کے جو تمہیں پڑھ کر سنائے جاتے ہیں۔

آدمی نے عرض کیا: جی ہاں (ایسے ہی فرمان الہی ہے) اور چوپائے جانور حلال ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسی طرح فرمان الہی ہے: لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ، وَمِنْ الْأَنْعَامِ حَمُولَةٌ وَفَرَشَافِكُلُوا مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ۔ پس ذکر کریں وہ اللہ کا نام ان پر جو اللہ نے ان کو چوپائے جانور دیئے ہیں اور مویشیوں میں جو بار برداری والے ہیں اور جو کھانے کے کام آتے ہیں۔ پس کھاؤ چوپائے جانوروں میں سے۔

آدمی نے عرض کیا: جی ہاں۔ ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا اسی طرح فرمان الہی ہے:

مَنْ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمَنِ الْمَعْزَ اثْنَيْنِ وَمَنِ الْإِبِلِ اثْنَيْنِ وَمَنِ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ

بھیڑوں میں جوڑ اور بکریوں سے جوڑ اور اونٹوں سے جوڑ اور گائے سے جوڑ۔

عرض کیا: جی ہاں (اللہ کا فرمان ایسے ہی ہے) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: (اسی طرح) میں نے اللہ کا فرمان سنا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ مِنَ الْكَعْبَةِ تَكُ

اے مومنو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار نہ مارنا۔ اور جو تم میں سے جان بوجھ کر اسے مارے تو (یا تو اس کا) بدلہ (دے) اور یہ قربانی (کعبہ پر پٹائی جائے)۔

یہاں ہدی کا ترجمہ قربانی سے کیا گیا ہے، یہ سب آیات سن کر سائل کو واضح ہو گیا کہ ہدی کی قربانی اللہ کا حکم ہے تب اس نے کہا: مجھ سے

ایک ہرن قتل ہو گیا ہے اب مجھ پر کیا لازم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک بکری جو کعبہ لائی جائے (اور پھر اسے ذبح کیا جائے) جیسا کہ ابھی تو نے سنا۔ ابن ابی حاتم، السنن للبیہقی

اونٹ میں نحر سنت ہے

۱۲۷۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے بہت سے اونٹ دے کر بھیجا اور ارشاد فرمایا: ان کو جا کر نحر کرو (ذبح کرو)

(اور ان کا گوشت یا کھالیں قصاب کو اجرت میں ہرگز نہ دینا۔ ابن حریز)

۱۲۷۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اونٹوں کا گوشت تقسیم کر دوں۔ چنانچہ میں نے تقسیم

کر دیا۔ پھر حضور نے مجھے فرمایا ان کی کھالیں تقسیم کر دوں۔ تو میں نے ان کی کھالیں بھی تقسیم کر دیں پھر حضور نے مجھے ان کی زونہ تقسیم کرنے کا فرمایا سو وہ بھی میں نے تقسیم کر دیں۔ ابن جریر

۱۲۷۱۵ مالک عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن ابی طالب، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ اونٹ اپنے دست اقدس سے نخر کیے اور کچھ اونٹ آپ کے سوا اور کسی نے کیے۔ مالک، مسلم

۱۲۷۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے جب ہدی (قربانی) کے جانوروں کے ساتھ بھیجا تو یہ بھی حکم دیا کہ میں ان کی کھالوں اور لپاسوں کو تقسیم کر دوں اور کسی قصاص کو ان میں سے کوئی چیز نہ دوں (بطور اجرت) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور میرے ساتھ نبی کے بھیجے ہوئے سوا اونٹ تھے۔ زاهر بن طاہر بن طاہر فی تحفة عید الاضحی

۱۲۷۱۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو ہدی کا اونٹ مہار تھا مے ہوئے پیدل لے کر جاتے ہوئے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر سوار ہو جا۔ آدمی نے عرض کیا کہ یہ بدنہ ہے (قربانی کا جانور ہے) آپ علیہ السلام نے فرمایا: سوار ہو جا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۱۸ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدی کے اونٹ قربانی کرنے کا حکم دیا نیز فرمایا کہ ان کی زین وغیرہ اور کھالیں بھی تقسیم کر دیں اور قصاص کو ان میں سے کوئی چیز (بطور اجرت) نہ دیں۔ ابن جریر

۱۲۷۱۹ جرأۃ بن زاهر اپنے والد سے، وہ ناجیہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جب کہ آپ ﷺ کو ہدی (کہ میں) لانے سے روک دیا گیا تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ ہدی بھیج دیجئے میں اس کو حرم میں لے جا کر نحر (قربان) کر دوں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس کو کیسے لے جائے گا؟ انہوں نے عرض کیا: میں ایسی واویلوں سے اس کو لے کر جاؤں گا جہاں سے وہ لوگ (مشرکین) اس پر قادر نہ ہو سکیں گے۔ چنانچہ میں اس کو لے کر چلا گیا اور لے جا کر حرم میں نحر (قربان) کر دیا۔ ابو نعیم

۱۲۷۲۰ ناجیہ بن کعب الخزاعی سے مروی ہے، فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جو ہدی کے اونٹ راستے میں تھک کر قریب الہلاکت ہو جائیں میں ان کا کیا کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کو نحر کر دو پھر اونٹ کے پاؤں اس کے خون سے رنگیں کر دو پھر لوگوں کو اس کا گوشت کھانے کے لیے چھوڑ دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الترمذی، حسن صحیح، ابن حبان حدیث صحیح

۱۲۷۲۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو نفلی ہدی لے کر آیا پھر حرم پہنچنے سے پہلے (اس کے تھک جانے کی وجہ سے) نحر (قربانی) کرنے کی نوبت پیش آگئی تو اس سے خود کچھ نہ کھائے اگر کھالیا تو اس پر بدل لازم ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں دی گئی، پھر کسی نے ان کو تین سو دینار اس اونٹنی کے دینے چاہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ایک عمدہ اونٹنی ہدیہ میں آئی ہے، اب مجھے اس کے تین سو دینار مل رہے ہیں، کیا میں اس کو فروخت کر کے اس کی قیمت سے کئی اونٹ خرید کر اللہ کی راہ میں بطور ہدی بھیج سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اسی کو نحر (قربان) کرو۔ الشاشی، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۲۷۲۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے ساتھ اٹھارہ اونٹ قربانی کے بھیجے اور کچھ احکام بھی دیئے، وہ شخص ان کو لے کر چلا گیا۔ پھر (کسی خیال سے) واپس آیا اور پوچھا: اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک کر آگے چلنے سے عاجز ہو جائے تو؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو نحر کر دو پھر اس کے پاؤں اس کے خون میں ڈبو دو اور ان کو اس اونٹ کے جسم پر مارو اور پھر اس میں سے نہ خود کھاؤ اور نہ تمہارے قافلہ میں سے کوئی کھائے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہدی کے کچھ جانور اپنے دست مبارک سے نحر فرمائے اور کچھ کسی اور نے نحر کیے۔ ابن النجار

۱۲۷۲۵ (مسند عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما) حضور نبی اکرم ﷺ نے دائی جانب والے اونٹوں کو خاص علامت لگائی اور اپنے ہاتھ سے ان کا

خون نکالا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۲۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان کے اونٹوں کو تقسیم کر دیں، چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو اعضاء اعضاء تقسیم کر دیا پھر حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے دوبارہ حکم فرمایا کہ ان کی کھالیں اور ان کے لباس (پالان وغیرہ) بھی تقسیم کر دو۔ ابن جریر



قربانی کے گوشت کو ذخیرہ کرنا

۱۲۷۲۷ (مسند علی رضی اللہ عنہ) سعید بن عیینہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ میں عید کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی پھر خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو منع فرمایا ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین دن کے بعد کھاؤ۔

المروزی فی العیدین

۱۲۷۲۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں سے منع فرمایا: تین دن کے بعد قربانی کے گوشت سے، قبروں کی زیارت سے اور ان (شراب کے) برتنوں میں نمید بنانے سے۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبردار! سنو! میں نے تمہیں تین چیزوں سے منع کیا تھا پھر مجھے ان کی حقیقت آشکارا ہوئی۔ میں نے تم کو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت (کھانے سے) منع کیا تھا پھر مجھے واضح ہوا کہ لوگ (گوشت) کا سالن (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، اپنے مہمانوں کو (گوشت) کھلاتے ہیں اور اپنے غائب لوگوں کے لیے بچا کر رکھتے ہیں۔ لہذا اب تم کھاؤ اور روک بھی لو۔ اور میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا پس اب زیارت کیا کرو لیکن وہاں لغوبات کرنے سے اعراض کرو۔ بے شک یہ چیزیں دل کو نرم کرتی ہیں آنکھوں کو رلائی ہے اور آخرت یا ددلائی ہے۔ اور میں نے تم کو ان برتنوں سے منع کیا تھا پس جن برتنوں میں تم چاہو (حلال چیز) پیو۔ ابن النجار

۱۲۷۲۹ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا تھا پھر ان کی رخصت (اجازت) عطا فرمادی۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ایک سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت ان کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع نہیں فرمایا تھا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا بولیں: رسول اللہ ﷺ نے اس کو (گوشت) کھانے کی اجازت مرحمت فرمادی ہے۔ چنانچہ علی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم ان قربانیوں کا گوشت ذی الحجہ سے (اگلی) ذی الحجہ تک کھا سکتے ہو۔ مسند احمد، الخطیب فی المتفق والمفترق

الحلق والتقصیر..... سرمنڈانا یا کتر وانا

۱۲۷۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے بالوں میں (کچھ دوا وغیرہ) تلی یا بالوں کی مینڈھی بنائی یا (جوؤں کو) قتل کیا تو وہ حلق کرائے (منڈائے)۔ مالک، ابو عیینہ فی الغریب، ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے مینڈھی بنا رکھی ہوں وہ سرمنڈائے اور تلبد کی مشابہت نہ کرے (یعنی دوا وغیرہ میں نہ ملے)۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۷۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے حلق کرانے سے قبل ہی افاضہ (واپسی) کر لی؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب حلق یا قصر کرا لے (سرمنڈا لے یا بال چھوٹے کرا لے) اور کوئی حرج نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے (بالوں میں) تلبد کی یا بالوں کو گوندھایا ان کا جوڑا بنایا تو اس پر (بال)

چھوٹے کرنے کے بجائے) منڈانا واجب ہے۔ ابو عیید

۱۲۷۳۲ اسامہ بن شریک سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ میں نے قربانی سے پہلے حلق کروالیا؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کوئی حرج نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۷۳۵ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے قربانی کرنے سے قبل حلق کروالیا (سر منڈوا لیا) ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۶ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر کو رمی جمرہ فرمائی پھر لوگوں (کے سوال جواب) کے لیے بیٹھ گئے۔ چنانچہ ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نحر کرنے سے قبل حلق کروالیا ہے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے، پھر دوسرا شخص آیا اور عرض کیا: میں نے رمی کرنے سے قبل حلق کروالیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ پس جس چیز کے متعلق بھی سوال کیا گیا آپ نے یہی ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۷۳۷ حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! مخلتقین (سر منڈانے والوں) کی بخشش فرمایا کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور مقصرین (بال چھوٹے کرانے والے)؟ تو آپ نے پھر وہی ارشاد فرمایا: اے اللہ! مخلتقین کی بخشش فرما۔ اور تیسری یا چوتھی بار میں آپ نے فرمایا اور مقصرین (کی بھی بخشش فرما)۔ ابو نعیم

۱۲۷۳۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حدیبیہ کے روز ارشاد فرمایا: اللہ رحم کرے مخلتقین پر۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور مقصرین؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ مخلتقین پر رحم کرے۔ تین بار آپ یونہی پوچھنے پر ارشاد فرماتے رہے۔ پھر (چوتھی بار) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور مقصرین؟ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور مقصرین (پر بھی رحم فرما) لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! مخلتقین کی کیا خصوصیت ہے؟ آپ نے ان کے لیے بہت ترحم فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: کیونکہ وہ شک میں نہیں پڑے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۳۹ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور اس آپ کے اصحاب نے یوم الحدیبیہ کو حلق فرمایا (سر منڈایا) سوائے عثمان اور قتادہ رضی اللہ عنہما کے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ مخلتقین پر رحم فرمائے، لوگوں نے عرض کیا اور مقصرین یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے مخلتقین پر اور مقصرین پر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

حج میں سر منڈانے والوں کے حق میں دعا

۱۲۷۴۰ برید بن ابی مریم السلولی سے مروی ہے کہ مجھے ابو مالک بن ربیعہ نے بیان کیا کہ انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو تین بار فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! مخلتقین کی بخشش فرما پھر چوتھی بار فرمایا اور مقصرین کی۔ الرویانی والبعوی، ابن عساکر

۱۲۷۴۱ اوس بن عبد اللہ السلولی سے مروی ہے کہ مجھے میرے چچا برید بن ابی مریم نے اپنے والد مالک بن ربیعہ سے بیان کیا۔ مالک کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ! مخلتقین کی بخشش فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اور مقصرین؟ تو نبی اکرم ﷺ نے تیسری یا چوتھی بار پوچھنے پر فرمایا: اور مقصرین (کی بھی بخشش فرمایا اللہ) مالک کہتے ہیں: اس دن میرا سر مخلوق (منڈا ہوا) تھا اور اس کی وجہ سے مجھے سرخ اونٹوں کے قل جانے سے زیادہ خوشی ہو رہی تھی۔ ابن مندۃ وابو نعیم، ابن عساکر

۱۲۷۴۲ جابر بن ازرق الغاضری سے مروی ہے فرماتے ہیں میں اپنی سواری اور سامان کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی سواری کے ایک طرف ہو گیا اور ہم چلتے رہے حتیٰ کہ ہم (منزل) پر پہنچ گئے۔ آپ ﷺ چڑے کے ایک خیمے میں اتر کر تشریف لے گئے۔ پھر اس کے دروازے پر تیس سے زائد افراد کھڑے ہو گئے جن کے ہاتھ میں کوڑے تھے۔ میں قریب ہوا تو ایک آدمی مجھے ہٹانے لگا۔ میں نے اس کو کہا اگر تو مجھے دھکے دے گا تو میں تجھے دھکے دوں گا اور اگر تو مجھ سے لڑے گا تو میں تجھ سے لڑوں گا۔ اس نے کہا: تو بڑا شیر آدمی ہے۔ میں

نے کہا: اللہ کی قسم! تو مجھ سے زیادہ شریر ہے۔ اس نے پوچھا: وہ کیسے؟ میں نے کہا: میں یمن کے دور دراز علاقے سے آیا ہوں تاکہ نبی اکرم ﷺ سے کچھ سن کر واپس جا کر اپنے پیچھے والے لوگوں کو سناؤں۔ لیکن اب تو مجھے روک رہا ہے۔ آدمی نے کہا: ہاں تو سچ کہتا ہے، اللہ کی قسم میں ہی تجھ سے زیادہ شریر ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ سوار ہو گئے، لوگ عقبہ منی سے آپ کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے اور خوب زیادہ ہو گئے اور آپ سے سوال جواب کرنے لگے۔ کثرت اور اثر دھام کی وجہ سے کوئی آپ کے قریب نہیں پہنچ پا رہا تھا۔ پھر ایک آدمی حاضر ہوا جس نے بال چھوٹے کرا رکھے تھے، بجائے خلق کرانے کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے لیے دعائے رحمت کر دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! مخلوقین پر رحمت فرما۔ آدمی نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر دعائے رحمت فرمادیں۔ آپ نے پھر فرمایا: اے اللہ! مخلوقین پر رحمت فرما۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا۔ پھر آدمی چلا گیا اور اپنا سر منڈا کر آ گیا۔ اس دن میں سر منڈے کے سوا کوئی شخص نہیں دیکھ رہا تھا۔ ابو نعیمؒ

منیٰ میں رات گزارنا اور منیٰ کے اعمال

۱۲۷۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم حلق کر لو اور جمرہ پر سات کنکریاں مار لو اور قربانی ذبح کر لو تو تب تمہارے لیے ہر چیز حلال ہو گئی سوائے عورتوں اور خوشبو کے۔

الجامع لعبد الرزاق، الطحاوی، نصر فی الحجة، السنن للبيهقي

۱۲۷۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے کہ کوئی شخص عقبہ سے باہر رات گزارے اور لوگوں کو منیٰ میں داخل ہونے کا فرماتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۵ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو بھیجتے تھے کہ عقبہ سے باہر والے لوگوں کو اندر بھیجیں۔ مالک

۱۲۷۶ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چرواہوں (اور جانوروں کے نگہبانوں) کو اس بات کی اجازت دیدی تھی کہ وہ منیٰ سے باہر رات گذاریں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی حاجی منیٰ کی راتیں عقبہ سے باہر ہرگز نہ بسر کرے۔

مؤطا امام مالک، السنن للبيهقي

۱۲۷۸ عمرو بن دینار، طلح سے روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے زید بن صوحان سے سوال کیا کہ منیٰ میں تمہارا ٹھکانہ کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کیا: بائیں جانب۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو تاجروں کی منزل ہے، وہاں نہ رہو۔ الأزدی

۱۲۷۹ ہر ماس بن زیاد بائیں رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عید الاضحیٰ کے موقع پر منیٰ میں حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ اونٹ پر تشریف فرما ہو کر خطبہ دے رہے تھے۔ ابن عساکر

۱۲۷۵۰ جعفر بن مطلب سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو منیٰ کے دنوں میں فرمایا میرے پاس آ جاؤ پھر فرمایا نہیں، ہاں اگر تم نے رسول اللہ ﷺ سے (اس موقع کے بارے میں) کچھ سن رکھا ہو تو آؤ۔ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ سے سن رکھا ہے۔ البخاری فی تاریخہ، ابن عساکر

تکبیرات التشریق

۱۲۷۵۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عیینہ بن عمیر سے مروی ہے، فرمایا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز فجر کے بعد سے ایام التشریق (تیرہویں تاریخ) کی ظہر تک تکبیرات تشریق پڑھتے تھے۔ ابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم، السنن للبيهقي

۱۲۷۵۲ عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز (نوذی الحجہ کی) فجر کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن (تیرہویں ذی الحجہ) تک تکبیر کہتے تھے۔

ابن ابی شیبہ، المروزی فی العیدین، ابن ابی الدنیا فی الاضاحی، زاهر بن طاہر الشحامی فی تحفة عید الاضحی
۱۲۷۵۳ ابواسحاق سے مروی ہے، فرمایا: عمر، علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا اس بات میں اتفاق تھا کہ یہ تینوں حضرات عرفہ کی صبح نماز کے بعد تکبیر شروع کرتے تھے۔ لیکن ابن مسعود رضی اللہ عنہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) کی نماز عصر تک تکبیر پڑھتے جبکہ عمر رضی اللہ عنہ و علی رضی اللہ عنہ، آخری ایام تشریق کی نماز عصر تک پڑھتے تھے۔ السنن للبیہقی

۱۲۷۵۴ (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور عرفہ کے روز صبح کی نماز کے بعد سے تیرہویں ذی الحجہ کی عصر تک یہ تکبیریں۔ ہر فرض نماز کے بعد پڑھتے رہے:
اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔ ابن ابی الدنیا فیہ
اس روایت کو زاہر نے تحفۃ عید الاضحیٰ میں عن الحارث عن علی سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۵۵ شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد سے تکبیر تشریق پڑھنا شروع فرماتے تھے اور ان کو موقوف نہیں فرماتے تھے جب تک کہ امام ایام تشریق کے آخری دن عصر کی نماز نہ پڑھ لے۔ السنن للبیہقی

۱۲۷۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد تکبیر کہہ اور ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک (ہر نماز کے بعد) کہتا رہ۔ الدیلمی

۱۲۷۵۷ شقیق اور ابو عبد الرحمن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ وہ عرفہ کے روز فجر کی نماز کے بعد سے تکبیر شروع فرماتے اور ایام تشریق کے آخری روز کی عصر تک کہتے رہتے اور عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۵۸ شریک رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے ابواسحاق سے عرض کیا: علی اور عبد اللہ کیسے تکبیر کہتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: وہ دونوں یہ الفاظ کہتے تھے

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر واللہ الحمد۔ ابن ابی شیبہ

النفر..... کو چ کرنا

۱۲۷۵۹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کوچ کی رات وادی الطح میں اترنا سنت ہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۲۷۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کوچ کی رات وادی خصب میں ٹھہرو۔ ابن ابی شیبہ، أبو عبید فی الغریب

فائدہ:..... وادی خصب مکہ اور منی کے درمیان وادی الطح کی طرف ایک گھائی ہے۔

۱۲۷۶۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جس نے کوچ سے قبل اپنا سامان آگے بھیج دیا اس کا حج نہیں ہوا۔ ابن ابی شیبہ

طواف الوداع

۱۲۷۶۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، فرمایا میں نے منیٰ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا: لا لگو! اکل (یہاں سے) کوچ ہوگا، پس کوئی شخص واپس نہ جائے بیت اللہ کا طواف کیے بغیر، کیونکہ آخری عمل حج میں طواف بیت اللہ ہے۔

مالک، الشافعی، ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۷۶۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: منیٰ کے بعد آخری عمل تمہارا بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے اور بیت اللہ کے طواف میں

آخری عمل حجر اسود (کا بوسہ) ہونا چاہیے۔ ابن ابی شیبہ
 ۱۲۷۶۳ عطاء اور طاووس سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس شخص کو واپس لوٹا دیتے تھے جو واپس جا رہا ہوتا اور اس کا آخری عمل بیت
 اللہ (کا طواف) نہ ہوتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۲۷۶۵ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو مر الظهران سے واپس کیا جس نے طواف وداع
 نہیں کیا تھا۔ مالک، الشافعی، السنن للبیہقی
 ۱۲۷۶۶ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے طواف الخروج (طواف وداع) نہیں کیا تھا تو انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کو کہی
 تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب نماز کھڑی ہو جائے تو وہ نمازیوں کے پیچھے سے کعبۃ اللہ کا طواف کر لیں۔ چنانچہ جب نماز کھڑی ہو گئی تو انہوں
 نے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے کعبۃ اللہ کا طواف کیا۔ النسائی

فصل..... حج کی جنایات اور ان پر لازم ہونے والے دم..... بدلے

۱۲۷۶۷ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض
 کیا: میں نے ایک شکار قتل کر دیا ہے حالانکہ میں احرام کی حالت میں تھا۔ آپ اس کا مجھ پر کیا بدلہ دیکھتے ہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے
 حضرت ابی بن کعب سے جو آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ارشاد فرمایا: آپ اس میں کیا (بدلہ) دیکھتے ہیں؟ (اتنے میں) اعرابی (درمیان
 میں) بول پڑا کہ میں آپ کی خدمت میں آیا تھا اور آپ رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں تاکہ آپ سے سوال کروں۔ اور آپ خود کسی اور سے سوال
 کر رہے ہیں! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھے کیوں برا لگ رہا ہے؟ (حالانکہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: یہ حکم بہ ذوا عدل منکم۔ اس
 کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کریں اس وجہ سے میں نے اپنے ساتھی سے مشورہ کیا تاکہ ہم کسی بات پر متفق ہو جائیں تو اس کا تجھے حکم کر دیں۔

عبد بن حمید، ابن ابی حاتم

۱۲۷۶۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں اور
 فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس کو مرفوعاً (بواسطہ رسول اللہ ﷺ کے) بیان کیا کہ انہوں نے بچوں میں جس کو محرم مار دے تو ایک بکری
 کا فیصلہ فرمایا۔ اور خرگوش میں بکری کا بچہ (سال سے کم والا) اور جنگلی چوہے میں چوتھے ماہ کا بکری کا بچہ، اور ہرن میں مینڈھا۔

مالک، الشافعی، مصنف عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، ابو عیینہ فی الغریب، مسند ابی یعلیٰ، الکامل لابن عدی، ابن مردویہ، السنن
 للبیہقی رحمہ اللہ ثقات، والصحیح و فقہ، ابو داؤد

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح حدیث قرار دیا ہے لیکن موقوف ہونا فرمایا ہے۔

حاجی پر اگندہ پراگندہ ہال ہوتا ہے

۱۲۷۶۹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ذوالحلیفہ میں خوشبو محسوس کی۔ پوچھا: یہ خوشبو کس سے آ رہی
 ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھ سے آ رہی ہے اے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تجھ سے آ رہی ہے میری عمر
 کی قسم! معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: مجھے (میری بہن) ام المؤمنین ام حبیبہ نے لگائی ہے ان کا خیال ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے
 احرام باندھنے (تلبیہ پڑھنے) کے وقت لگائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا اور اس سے قسم دے کہ پوچھ کہ اس نے اس خوشبو کو (لگانے
 کے بعد) دھویا نہیں تھا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: حاجی تو میلے کچیلے پراگندہ ہال ہوتے ہیں۔ مسند احمد، ابن ابی
 شیبہ، ابن ابی شیبہ میں (خانی سمعت کیونکہ میں نے) اسے آخر تک کے الفاظ نہیں ہیں اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے اس کے سلیمان

ابن یسار نے عمر رضی اللہ عنہ سے سماعت نہیں کی (ابزار) نے اس کو پورا نقل کیا ہے مگر اس میں ابراہیم بن یزید خوزی موقوف راوی ہے۔
۱۲۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: شتر مرغ کے انڈے (کو توڑ دینے) میں اس کی قیمت ہے۔ جس کو صدقہ کرنا پڑے گا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۱ عطاء خراسانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، ابن عباس رضی اللہ عنہما معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شتر مرغ کو محرم قتل کر دے تو اس میں ایک اونٹ ہے۔

الشافعی، وضعفه، الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی مرس

کلام: امام بیہقی نے اس روایت مذکورہ کو مرسل کہا ہے جبکہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۲۷۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جھوڑی سے بہتر ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی
فائدہ: یعنی ٹڈی کو محرم قتل کر دے تو اس کے عوض ایک جھوڑی صدقہ کرنا کافی ہے۔

کلام: روایت مذکورہ ضعیف ہے: الاقان ۵۷۵، تحذیر المسلمین ۹۵۔

۱۲۷۳ بکر بن عبداللہ مزیٰنی سے مروی ہے فرمایا: دو اعرابی محرم تھے، ایک نے ہرن کو بھگایا جبکہ دوسرے نے اس کو قتل کیا۔ پھر دونوں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے، ان کے پاس عبدالرحمن بن عوف بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: ایک بکری۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا بھی یہی خیال ہے۔ پھر (دونوں اعرابوں کو مخاطب ہو کر) فرمایا: تم دونوں جاؤ اور ایک بکری کی ہدی (پیش) کرو۔ چنانچہ دونوں چلے گئے۔ ان میں سے ایک نے کہا: امیر المؤمنین کو معلوم نہیں کہ کیا کہیں؟ کہ اپنے ساتھی سے ان کو پوچھنا پڑا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات سن لی اور دونوں کو واپس بلایا اور مذکورہ بات کرنے والے کو دورہ مار، ارشاد فرمایا: ایک تو تو شکار کو قتل کرتا ہے حالانکہ تو محرم ہے پھر فتویٰ (مسئلہ) بتانے پر اس کی تحقیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: بحکمہ بدو اعدل منکم۔ (اس کا فیصلہ تم میں سے دو معتبر آدمی کریں گے) اللہ پاک اکیسے عمر پر راضی نہیں ہوئے، اس لیے میں نے اپنے اس ساتھی سے مدد مانگی تھی۔ عبد بن حمید، ابن جریر

۱۲۷۴ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ اربد نے ایک گاوہ کو روند کر قتل کر ڈالا اور اربد احرام کی حالت میں تھے۔ چنانچہ وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ اس کا فیصلہ معلوم کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہی کو فرمایا: تم بھی میرے ساتھ فیصلہ دو۔ چنانچہ دونوں نے فیصلہ کیا کہ اس میں ایک بکری کا بچہ ہے جو گھاس پانی پر گزارہ کر سکتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بحکمہ بدو اعدل منکم الشافعی الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن جریر، ابن المنذر، السنن للبیہقی

۱۲۷۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا کہ کوئی محرم درس یا زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے نہ پہنے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۷۶ جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نہ محرم نکاح کرے اور نہ اس سے نکاح کیا جائے۔ اگر وہ نکاح کرے گا تو اس کا نکاح باطل ہوگا۔ ابن ابی شیبہ

محرم حلال آدمی شکار کھا سکتا ہے

۱۲۷۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: مجھ سے ایک شخص نے اس جانور کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اس کا شکار کروں کے لیے کرتا ہے تو کیا وہ خود اس کو حالت احرام میں کھا سکتا ہے۔ پھر میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ذکر کی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اگر تو اس کے سوا کوئی اور فتویٰ دیتا تو میں تیرے سر پر درہ تان لیتا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہیں شکار کرنے سے منع کیا گیا ہے

۱۲۷۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ پر ایک کپڑا دیکھا جو گروہ سے رنگا ہوا تھا، حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے طلحہ! یہ رنگا ہوا کپڑا کیسے؟ انہوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ بدر (مٹی) سے رنگا ہوا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے گروہ (صحابہ!) لوگ تمہاری اقتداء کرتے ہیں۔ اگر کوئی جاہل شخص اس کپڑے کو دیکھے گا تو کہے گا کہ طلحہ بن عبید اللہ حالت احرام میں رنگ شدہ کپڑے پہنتے ہیں، اے گروہ (صحابہ!) حالت احرام میں ان رنگ شدہ کپڑوں میں سے کوئی کپڑا نہ پہنو۔ مالک، ابن المبارک، مسدد، السنن للبیہقی۔

۱۲۷۹ اسلم سے مروی ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما تشریف لائے وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ خولہ صورت حسین و جمیل اور سفید چہرے والے تھے۔ وہ حج پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کی طرف دیکھتے اور تعجب فرماتے۔ پھر اپنی انگلی ان کی کمر پر رکھ کر اوپر کھینچتے اور (بطور طنز) فرماتے واہ! واہ! اگر ہمارے پاس دنیا و آخرت دونوں کا مال اکٹھا ہو جائے تو ہم لوگوں میں بہترین ہو جائیں گے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: امیر المؤمنین میں آپ کو بتاتا ہوں، ہم لوگ سرسبز علاقے میں رہنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ٹھہرو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے ساتھ کیا مسئلہ ہے۔ تم نے اپنے نفس کو عمدہ کھانوں کے ساتھ ناز و نعمت میں مشغول کر رکھا ہے اور تم صبح اس وقت کرتے ہو جب سورج تمہاری کمر پر روشنی مارتا ہے جبکہ حاجت مند دروازے کے باہر کھڑے رہتے ہیں۔ اسلم کہتے ہیں: جب ہم ذی طوی میں پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک عمدہ جوڑا نکالا اور پہن لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس میں سے خوشبو محسوس ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کوئی حج کے ارادے سے نکلتا ہے اور لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور جب وہ سب سے محترم شہر میں پہنچتا ہے تو اپنے کپڑے نکالتا ہے گویا وہ کپڑے خوشبو میں بے ہوئے ہیں تاکہ ان کو پہن کر اپنی قوم اور اپنے خاندان والوں کے پاس جاؤں۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے وہ کپڑے نکالے اور پہلے والے کپڑے جن میں احرام باندھا تھا پہن لیے۔

۱۲۸۰ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرے کوڑے سے مٹی مر گئی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مٹھی کھانے کی کھلا دو۔ مالک

۱۲۸۱ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان سے مٹی کے بارے میں سوال کیا جو اس سے حالت احرام میں قتل ہو گئی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رضی اللہ عنہ کو فرمایا: آؤ ہم فیصلہ کریں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک درہم حج ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو درہم تیرے پاس ہیں۔ پھر فرمایا: ایک مجبور مٹی سے بہتر ہے۔ مالک ابن ابی شیبہ نے اس کو براہیم بن کعب والا سودن عمر کے طریق سے نقل کیا ہے۔

۱۲۸۲ محمد بن سیرین سے مروی ہے کہ ایک آدمی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اور میرا ایک ساتھی ہم دونوں اپنے گھوڑوں پر فلاں گھائی تک مقابلہ بازی کر رہے تھے۔ ہم کو ایک ہرن مل گئی حالانکہ ہم محرم تھے پر ہم نے اس کا شکار کر لیا۔ اب اس میں آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلو میں بیٹھے ایک شخص کو فرمایا: آؤ ہم اس کا فیصلہ کریں۔ چنانچہ دونوں نے ایک بکری کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا: یہ امیر المؤمنین ہیں جو ایک ہرن میں فیصلہ نہیں کر سکتے اس کے لیے دوسرا آدمی بلانا پڑتا ہے۔ پھر اس کے ساتھ مل کر فیصلہ کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا قول سن لیا۔ چنانچہ اس کو بلایا اور اس سے پوچھا: کیا تو سورۃ مانکہ پڑھتا ہے؟ پھر فرمایا: کیا تو اس کو جانتا ہے جس نے میرے ساتھ فیصلہ میں شرکت کی؟ اگر تو بتا تا کہ تو یہ سورت پڑھتا ہے تو میں تجھے ایسی مارا تا کہ تجھے پتہ چل جاتا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: یحکم بہ ذو اعدل منکین۔ اور یہ عبدالرحمن بن عوف ہیں۔ السنن للبیہقی

۱۲۸۳ اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درختوں کے پاس بیٹھے ہوئے خوشبو محسوس کی تو پوچھا: یہ خوشبو کس سے آرہی ہے؟ معاویہ بن ابی سفیان نے عرض کیا: امیر المؤمنین! مجھ سے آرہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری جان کی قسم تجھی سے آرہی ہوئی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: ام حبیبہ نے مجھے لگائی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ تو واپس

جا کر ضرور غسل کر کے آمالک

۱۲۷۸۴ صلت بن زبید اپنے گھر کے کئی افراد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے خوشبو محسوس فرمائی اور ان کے برابر میں صلت بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کس سے یہ خوشبو پھوٹ رہی ہے؟ کثیر بولے: مجھ سے، میں نے اپنے سر میں (خوشبودار) دوا لگائی ہے اور میرا ارادہ ہے کہ میں حلق کرالوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاپانی لے کر سر سے اس خوشبو کو گر کر دھو دے حتیٰ کہ تیرا سر صاف ہو جائے۔ چنانچہ انہوں نے غسل ارشاد فرمائی۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۵ جریر الجبلی سے مروی ہے کہ ہم تلبیہ کہتے ہوئے نکلے۔ میں نے ایک اعرابی کو دیکھا کہ اس کے ساتھ پرندہ تھا میں نے اس سے اس کو خرید لیا اور ذبح کر لیا حالانکہ میں محرم تھا۔ لیکن میں اپنا احرام بھول گیا تھا۔ پھر میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ان کو یہ ماجرا عرض کیا۔ انہوں نے فرمایا: دو معتبر لوگوں کے پاس جاؤ وہ تمہارے متعلق فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ میں عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہوں نے میرے لیے بھورے مینڈھے کا فیصلہ فرمایا۔ ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے خرگوش میں بکری کا چھوٹا بچہ جو بڑھ کر فرمایا۔ ابو عیید، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۷ قبصہ بن جابر الاسدی سے مروی ہے کہ ہم لوگ حج کے ارادے سے نکلے، ہم حالت احرام میں تھے۔ ہمارا اس بات میں جھگڑا ہو گیا کہ ہرن اور گھوڑے میں سے کون زیادہ تیز دوڑ سکتا ہے؟ ہم اسی گفتگو میں محو تھے کہ ایک ہرن ہمارے سامنے ظاہر ہو گیا۔ ہم میں سے ایک آدمی نے اس کو پتھر مارا وہ پتھر سیدھا اس کے سر پر لگا، ہرن سر کے بل گر اور مر کر ہمارے ہاتھوں میں آ گیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے میرے ساتھی نے یہ سارا قصہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ کیسے قتل کیا جان بوجھ کر یا بھول چوک میں قتل ہو گیا۔ آدمی بولا: میں نے تو صرف نشانے کا ارادہ کیا تھا میرا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمدا اور خطا مشترک ہو گئے (جان بوجھ کر بھی ہے اور غلطی سے بھی ہے) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے برابر میں بیٹھے ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور کچھ دیر ان سے بات چیت فرمائی۔ پھر میرے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک بکری لو اس کو ذبح کرو، اس کا گوشت صدقہ کر دو، اس کا چمڑا کسی کو مشکیزہ بنانے کے لیے دیدو۔ چنانچہ جب ہم آپ کے پاس سے نکلے تو میں اپنے ساتھی کی طرف متوجہ ہو کر بولا: او عمر بن خطاب سے مسئلہ پوچھنے والے ابن خطاب کا فتویٰ اللہ سے نہیں بچا سکتا۔ اللہ کی قسم عمر کو تو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اپنے برابر والے سے سارا مسئلہ پوچھا ہے۔ تو ایسا کر کہ اپنی سواری (اونٹ) کو نخر کر دے اور اس کو صدقہ کر دے۔ یوں اللہ کے شعائر کی تعظیم بجالا۔ ایک جاسوس نے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سنا دی۔ چنانچہ مجھے کچھ پتہ ہی نہیں چلا سوائے اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے درے کے ساتھ مارے جا رہے ہیں۔ پھر فرمایا: اللہ تیرا ناس کرے تو فتویٰ بتانے پر حد سے نکلتا ہے۔ محترم جان کو قتل کرتا ہے اور پھر یہ باتیں بناتا ہے کہ اللہ کی قسم عمر کو کچھ پتہ ہی نہیں حتیٰ کہ اس نے اپنے ساتھی سے سوال کیا ہے۔ کیا تو اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھتا یہ حکم بہ ذوا عدل منکم۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے کپڑوں سے پکڑ لیا میں (ڈر کر) بولا امیر المؤمنین! میں اپنی جان آپ کے لیے حلال نہیں کرتا جس کو اللہ نے آپ پر حرام کر رکھا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے چھوڑ دیا۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں تجھے جوان اور فصیح زبان اور کشادہ سینہ والا دیکھتا ہوں۔ آدمی میں دس اخلاق ہوں اور نو اچھے ہوں لیکن ایک خراب ہو تو وہ ایک نوجوان تجھے اخلاق کو بگاڑ دیتا ہے۔ پس تو اپنی جانی لغزشوں سے بچ۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۲۷۸۸ عبد اللہ بن عمار سے مروی ہے کہ ہم کتبہ بن جہل اور کعب احبار کے ساتھ چند لوگوں کی جماعت بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھ کر نکلے۔ جب ہم راستے میں تھے اور میں آگ پر ہاتھ سینک رہا تھا کہ وہاں سے ٹڈیوں کا ایک غول گذرا ایک آدمی نے دو ٹڈیاں مار ڈالیں اور اپنا احرام بھول گیا۔ پھر اس کو اپنا احرام یاد آیا تو ٹڈیوں کو پھینک دیا۔ جب ہم مدینے سے داخل ہوئے تو ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور میں بھی ساتھ تھا۔ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سارا قصہ سنایا دو ٹڈیوں کو مارنے کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا حمیری لوگ ٹڈیوں کو پسند کرتے ہیں، تم ہی بتاؤ کتنا اس کا بدلہ ہونا چاہیے؟ کعب بولے دو درہم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خوشی سے) بولے واہ دو درہم تو سو ٹڈیوں سے بڑھ کر ہیں۔ خیر جو تو نے سوچا ہے اسی پر عمل کر لے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

محرم کے شکار حلال نہیں ہے

۱۲۷۸۹ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عبد الرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قافلہ کی معیت میں عمرہ کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک پرندہ ہدیہ کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ کو وہ پرندہ کھانے کے لیے دیدیا اور خود کھانے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا ہم وہ چیز کھائیں جس کو آپ خود نہیں کھاتے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے اندر میں تمہارے مثل نہیں ہوں۔ کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے اور میرے نام سے ہدیہ کیا گیا ہے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۰ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو عرج مقام میں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ گرمی کے زمانہ میں حالت احرام میں تھے۔ اپنا چہرہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارجوانی چادر کے ساتھ ڈھانپ رکھا تھا۔ پھر آپ کی خدمت میں ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو فرمایا: تم لوگ اس کو کھاؤ۔ انہوں نے کہا: آپ نہیں کھائیں گے تو ہم بھی کھانے والے نہیں۔ تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ یہ میرے لیے شکار کیا گیا ہے۔ مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۱ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ام حنین (گرگٹ کے مشابہ جانور) میں بکری کا چھوٹا بچہ (کھلان) طے فرمایا۔ السنن للبیہقی، قاسم سے مروی ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور مروان بن الحکم حالت احرام میں اپنے منہوں کو ڈھانپ لیتے تھے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۳ (مسند علی رضی اللہ عنہ) عبد اللہ بن الحارث بن نوفل سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ تشریف لائے تو گوشت کا سالن آپ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور یہ گوشت چکور پرندے کا تھا جس کو اہل پانی نے شکار کیا تھا پھر ہم نے اس کو نمک اور پانی میں پکالیا تھا۔ پھر اس کو عثمان رضی اللہ عنہ اور ان کے ہمراہیوں کے پاس لے کر حاضر ہوئے تھے۔ اولاً حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے رکے اور ارشاد فرمایا: یہ ایسا شکار ہے جس کا شکار ہم نے نہیں کیا اور نہ اس کو شکار کرنے کا ہم نے حکم دیا۔ اس کو قوم حل (غیر) حالت احرام والی قوم نے شکار کیا ہے اور انہوں نے اس کو ہمیں کھانے کے لیے پیش کیا ہے۔ لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیج دیا اور لے جانے والے نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بات بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گوش گزار کی۔ جس کو سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ غضب آلود ہو گئے اور فرمایا: میں ہر اس آدمی کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر تھا جب حضور ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کی ران پیش کی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم حالت احرام والی قوم ہیں تم یہ گوشت اہل حل کو کھلاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر بارہ آدمیوں نے اس کی گواہی دی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ہر اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب آپ علیہ السلام کی خدمت میں شتر مرغ کا انڈہ پیش کیا گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: ہم محرم قوم ہیں یہ اہل حل کو کھلاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بات سن کر پہلے والوں کے علاوہ بارہ اور آدمیوں نے گواہی دی کہ ہاں ایسا سچ ہے۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھانے سے اٹھے اور اپنی سواری پر جا بیٹھے اور اس کھانے کو اہل ماء ہی نے کھایا جو اہل حل تھے۔ حلیۃ الاولیاء، ابن داؤد، ابن جریر، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۷۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو آپ چونکہ حالت احرام میں تھے اس لیے آپ نے اس کو نہیں کھایا۔ مسند احمد، مسند ابی، الطحاوی

۱۲۷۹۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا شتر مرغ کے انڈوں کو اگر کوئی توڑ دے تو تم زناوت کو اپنی اونٹنیوں پر چھوڑ دو پھر جب ان اونٹنیوں کا حمل ظاہر ہو جائے تو تم نے جس قدر انڈے توڑے ہیں اس قدر بچے اونٹنیوں کے اللہ کی راہ میں ہدیہ ہیں،

کہو اور یہ بھی کہو لیکن ان کی ضمانت مجھ پر نہیں ہوگی، جو بچے صحیح ہوں وہ تو ٹھیک ہیں اور جو حمل خراب ہو جائیں تو انڈے بھی خراب ہوتے ہیں (اس لیے ان کا وبال مجھ پر نہ ہو)۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ سن کر بہت تعجب کا اظہار فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کو کیوں تعجب ہوا یہ فیصلہ تو ایسا ہی جیسے بازار میں انڈے بیچے اور خریدے جاتے ہیں اور صدقہ بھی کیے جاتے ہیں۔ مسند

۱۲۷۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تم حالت احرام میں شکار کا گوشت کھاؤ۔ ابن مردویہ

۱۲۷۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ نبی کریم ﷺ کو حالت احرام میں شکار کا گوشت ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو

واپس کر دیا۔ ابن مردویہ

۱۲۷۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو ہدیہ میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے کھانے سے منع فرمادیا اور

ارشاد فرمایا: میں حالت احرام میں اس کو نہیں کھا سکتا۔ ابن مردویہ

۱۲۷۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: جس نے حالت احرام میں اپنی بیوی کو بوسہ دیا تو وہ (ایک جانور کا) خون بہائے۔

(السنن للسیہقی)

روایت مذکورہ بقول امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کے منقطع ہے۔

۱۲۸۰۰ عبد اللہ بن ابی الحارث بن نوفل سے مروی ہے فرمایا: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی

ان کے ساتھ حج کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایسے شکار کا گوشت پیش کیا گیا جس کو حلال بندہ نے شکار کیا تھا تو حضرت عثمان رضی اللہ

عنہ نے اس کو کھالیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نہیں کھایا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم نے اس کا شکار کیا ہے اور نہ اس

کا حکم کیا ہے حتیٰ کہ ہم نے اشارہ بھی نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

و حرم علیکم صید البر ما دمتہم حرم

اور تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا جب تک کہ تم حالت احرام میں ہو۔ ابن حوریہ

۱۲۸۰۱ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ محرم کے لیے شکار کے گوشت میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے لیکن حضرت

علی رضی اللہ عنہ نے اس کو نا پسند فرمایا ہے۔ ابن حوریہ

۱۲۸۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب جو میں ایک بکری ہے جبکہ جو محرم پر حملہ کرے اور وہ اس کو قتل کر دے اور اگر جو نے حملہ نہیں کیا

تھا بلکہ اس کے حملہ کرنے سے قبل ہی محرم نے اس کو قتل کر دیا تو تب اس پر بڑی بکری ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۰۳ عبدالرحمن بن عثمان تمیمی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ہم حالت احرام میں

تھے۔ ہم کو ایک شکار کا گوشت پیش کیا گیا، اس وقت حضرت طلحہ بن عبید اللہ سورہ ہے تھے، تو ہم میں سے کسی نے وہ گوشت کھایا اور کسی نے کھانے

کے بجائے بعد کے لیے بچا کر رکھ دیا۔ پھر حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اٹھے تو انہوں نے کھانے والوں کی حمایت اور موافقت فرمائی اور فرمایا کہ ہم نے

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ایسا گوشت) کھایا تھا۔ ابن حوریہ، ابو نعیم

۱۲۸۰۴ محمد بن المنکدر سے مروی ہے فرمایا: ہمارے ایک شیخ نے ہم کو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے بیان فرمایا کہ طلحہ کہتے ہیں کہ

ہم نے نبی اکرم ﷺ سے شکار کے گوشت کے بارے میں سوال کیا جس کو کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو؟ تو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا محرم

اس کو کھا سکتا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں یا ارشاد فرمایا: ہاں (یعنی کھا سکتا ہے)۔ ابن حوریہ

۱۲۸۰۵ محمد بن زبیر سے مروی ہے فرمایا: میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا وہاں ایک بوڑھے بیٹھے تھے بڑھاپے کی وجہ سے ان کی دونوں ہنسلیاں

آپس میں مل گئی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا: اے شیخ! آپ نے کس کو پایا ہے؟ اس نے کہا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو پایا ہے (یعنی ان کے زمانہ کا

ہوں) میں نے پوچھا: آپ نے کس غزوے میں (حضور کے ساتھ) شرکت کی ہے؟ انہوں نے فرمایا: غزوہ یرموک میں شرکت کی ہے۔ میں

نے عرض کیا: کوئی بات بیان کیجئے جو آپ نے ان سے سنی ہو؟ تو وہ بولے: میں قبیلہ عک اور اشعریین کے لوگوں کے ساتھ حج پر نکلا۔ ہم سے کچھ انڈے شتر مرغ کے ٹوٹ گئے (یہ زمانہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا تھا) تو ہم نے یہ مسئلہ حضرت امیر المؤمنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منہ موڑ کر چل پڑے اور فرمایا: میرے پیچھے چلے آؤ۔ حتیٰ کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے اور ایک حجرے پر ہاتھ مارا تو ایک عورت نے جواب دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہاں ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) ہیں؟ عورت بولی: نہیں وہ فلاں جھنڈ میں ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے منہ موڑ کر چل دیئے اور ہمیں فرمایا: میرے پیچھے چلتے آؤ۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: مرحبا (خوش آمدید ہو) امیر المؤمنین کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کچھ جوان آئے ہیں عک اور اشعریین کے۔ ان سے شتر مرغ کے کچھ انڈے ٹوٹ گئے ہیں حالت احرام میں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے (خود کیوں زحمت فرمائی) مجھے پیغام کیوں نہ بھجوا کر بلوایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: میں تمہارے پاس حاضر ہونے کا زیادہ حقدار تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مسئلہ کا جواب ارشاد فرمایا کہ یہ نراوٹن کو (انڈوں کی بقدر) اپنی باکرہ اونٹنیوں پر چھوڑ دیں پھر جو بچے پیدا ہوں وہ اللہ کی راہ میں ہدیٰ کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: بعض مرتبہ اونٹنی کو کوئی صدمہ پہنچ جاتا ہے جس کی وجہ سے بچہ ضائع ہو جاتا ہے، پھر؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور انڈے بھی تو خراب نکل آتے ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے یہ دعا کرتے ہوئے چلے آئے اے اللہ! مجھ پر کوئی ایسا سخت مسئلہ پیش نہ فرمالا یہ کہ ابوالحسن میرے پاس ہوں (پھر مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے)۔ ابن عساکر

۱۲۸۰۶ عمیر بن سلمہ الضمری سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، جب ہم مقام روعاء پر پہنچے تو وہاں روعاء کے ایک علاقے میں ہمیں نیل گائے ملی، جس میں ایک تیر پیوست تھا اور اس کو ذبح کیا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو یونہی چھوڑ دو شاید اس کا مالک آجائے۔ پھر قبیلہ بنہز کا ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ نیل گائے میں نے ذبح کی ہے اور اس میں یہ میرا تیر ابھی تک پیوست ہے، پس اب آپ لوگ اس کے مالک ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اس کا گوشت لوگوں میں تقسیم فرمایا اور یہ (سب) لوگ حالت احرام میں تھے۔ پھر دونوں (حضور علیہ السلام اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) چل پڑے (اور ہم بھی ساتھ ہو لیے) حتیٰ کہ جب ہم اٹالیہ مقام پر پہنچے تو وہاں ایک ہرن پہاڑ پر ٹیڑھی میٹھی حالت میں پڑا تھا اور اس میں ایک تیر پیوست تھا۔ لوگوں کی نظر اس پر پڑی تو رسول اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ یہاں کھڑا ہو حتیٰ کہ قافلے والے یہاں سے گزر جائیں اور کوئی اس کو تنگ نہ کرے۔ چنانچہ وہ آدمی لوگوں کو اس سے ہٹاتا رہا کہ سارا قافلہ وہاں سے گذر گیا۔ ابن جریر

۱۲۸۰۷ عطاء رحمۃ اللہ علیہ محمد بن زید سے جو نبی کریم ﷺ کے ہم عصر تھے سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک شکار کا گوشت لایا گیا تو انہوں نے اس کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا: ہم محرم لوگ ہیں۔ الحسن بن سفیان، ابو حاتم الرازی فی الوحدان، ابو نعیم فی المعرفۃ روایت مذکورہ کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۲۸۰۸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو حالت احرام میں ایک ہرن کے گوشت کا ٹکڑا جو سکھایا ہوا تھا پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ ابن جریر

۱۲۸۰۹ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو نیل گائے کا ایک حصہ پیش کیا گیا جس سے (تازہ) خون رس رہا تھا اور آپ ﷺ اس وقت مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے تو آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا اور (کھانا نہیں بلکہ) ارشاد فرمایا: اس کو شکار کیا گیا ایسے حال میں کہ ہم اس وقت محرم تھے۔ ابن جریر

۱۲۸۱۰ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہاڑی بکری کی ایک ران پیش کی، آپ حالت احرام میں تھے۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ آدمی نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ کو اس پر اس کا شکار کرنے کی وجہ سے غصہ آ گیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کو اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ میں محرم ہوں۔ ابن جریر

حج فاسد کرنے والی چیزوں کا بیان اور حج فوت ہو جانے کے احکام

۱۲۸۱۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جو حالت احرام میں اپنی عورت کے ساتھ جماع کر بیٹھا تھا اور اس کی عورت بھی حالت احرام میں تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ دونوں اپنے اسی حج کو پورا کریں گے اور ان پر آئندہ سال حج فرض ہوگا جہاں سے پہلے سال احرام باندھا تھا وہیں سے دوسرے سال احرام باندھیں گے اور دونوں جدا جدا رہیں گے (تا کہ پہلی نوبت نہ آجائے) حتیٰ کہ دونوں اپنا حج پورا کر لیں۔ السنن للبیہقی

۱۲۸۱۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے (عرفہ کے میدان میں نوزی الحج کی) رات کو فجر طلوع ہونے سے پہلے وقوف کر لیا اس نے حج پالیا اور صبح تک وقوف عرفہ نہ کر سکا اس کا حج فوت ہو گیا۔ السنن للبیہقی

۱۲۸۱۳ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ حج کے ارادے سے نکلے حتیٰ کہ جب مکہ کے راستے میں جنگل میں پہنچے تو ان کی سواری گم ہو گئی پھر وہ (تاخیر کی وجہ سے) یوم النحر (دس ذی الحجہ) کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور ان کو سارا ماجرا سنایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم معتمر والے اعمال کرو پھر تم حلال ہو جاؤ گے (چونکہ اس سال حج فوت ہو گیا اب) اگر آئندہ سال حج کر سکو تو حج کر لیا اور جو ہدی کا جانور یا سانی میسر آ سکے وہ ساتھ لے آنا۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۸۱۴ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ ہبار بن الاسود نے ان کو بیان کیا کہ وہ یوم النحر کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس قربان گاہ (منی) میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! ہم سے غلطی ہو گئی ہم اس دن کو (یعنی دس ذی الحجہ کو) عرفہ کا دن سمجھتے رہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ارشاد فرمایا: مکہ جاؤ اور بیت اللہ کے سات چکر کاٹو اور صفاء مروہ کی سعی کرو اور چوتھارے ساتھ ہیں وہ بھی یہی اعمال کریں، پھر اگر تمہارے ساتھ ہدی کا جانور ہے تو اس کو (یہاں لا کر) قربان کرو پھر حلقی کرو یا قصر کرو (سر منڈاؤ یا بال چھوئے کرالو) جب آئندہ سال حج ہو تو حج کرو اور اپنے ساتھ ہدی کا جانور لیتے آؤ، اگر ہدی کا جانور نہ ملے تو تین دن ایام حج میں (بیہیں) روزے رکھو اور سات روزے واپس اپنے گھر جا کر رکھو۔ الصابونی فی المآئین، السنن للبیہقی

۱۲۸۱۵ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان کو یہ خبر پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا ایک آدمی حالت احرام میں اپنی گھر والی کے ساتھ مرتکب ہو بیٹھا تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو ان حضرات رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا: اپنے اعمال حج کرتے رہیں حتیٰ کہ حج پورا ہو جائے پھر ان پر آئندہ سال حج ہے اور ساتھ میں ہدی کا جانور لانا بھی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آئندہ سال حج کے موقع پر دونوں جدا جدا رہیں جب تک کہ حج نہ پورا کر لیں۔

مؤطا امام مالک کتاب الحج باب الہدی

سبیل سکینہ حیدرآباد لطیف آباد

۱۲۸۱۶ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ ان (کے دادا) سے سوال کیا گیا ایک آدمی نے حالت احرام میں اپنی عورت سے مباشرت کر لی تو انہوں نے اس کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بھیج دیا۔ اس نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس کا حج تو باطل (ختم) ہو گیا۔ آدمی نے پوچھا: کیا وہ بیٹھ جائے (مزید حج کے افعال کرنے سے رک جائے؟) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ ٹکٹا رہے اور ان کی طرح کے اعمال بجالاتا رہے۔ پھر اگر اس کو آئندہ سال حج کا زمانہ مل جائے تو حج کرے اور ہدی ساتھ لائے۔

پھر اس شخص نے یہی سوال حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انہوں نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرح جواب ارشاد فرمایا۔ عمرو بن شعیب کہتے ہیں: میں بھی ان دونوں حضرات کی طرح اپنا قول اختیار کرتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۲۸۱۷ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اگر کسی آدمی کا حج فوت ہو جائے (یعنی

وقوف عرفہ نہ پاسکے؟) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عمرہ کر کے حلال ہو جائے اور اس پر آئندہ سال حج لازم ہوگا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۴۱۸ حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایام تشریق کے درمیان میں ایک آدمی آیا اور اس نے پوچھا کہ اس سے حج نکل گیا ہے تو میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا مروہ کی سعی کرو اور تجھ پر آئندہ سال حج لازم ہے۔ السنن للبیہقی

الاحصار..... حج سے روکنے والے افعال

۱۴۱۹ عبد اللہ بن جعفر (طیار) کے آزاد کردہ غلام ابواسماء سے مروی ہے کہ وہ اپنے آقا عبد اللہ بن جعفر کے ساتھ تھے۔ وہ عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینے سے نکلے تو راستہ میں مقام سقیاء پر ان کا گدڑ حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر ہوا وہ اس مقام پر پہنچ کر بیمار پڑ گئے تھے۔ عبد اللہ بن جعفر ان کے پاس ٹھہر گئے (اور تیمارداری میں مشغول ہو گئے) حتیٰ کہ جب ان کو اپنا حج فوت ہو جانے کا ڈر ہوا تب وہ وہاں سے نکلے اور علی بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہما کو (جو کہ حج کے ارادے سے نکلے تھے) نے اپنے سر کی طرف اشارہ کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے سر کے بال مونڈ دیئے گئے پھر اسی سقیاء مقام سے دوسرے آدمی کو بھیجا اس نے جا کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے اونٹ قربان کیا۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۴۲۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے سفر مبارک میں جب ہدی کے جانور وادی شعیہ کے قریب پہنچنے والے تھے کہ مشرکین آڑے آگئے اور انہوں نے ہدی کے اونٹوں کے منہ پھیر دیئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ ان کو وہیں خرفر نادیا جہاں مشرکوں نے آپ ﷺ کو روکا تھا اور وہ مقام مقام حدیبیہ تھا۔ پھر آپ ﷺ نے حلق کرایا (سر منڈایا) لوگوں کو اس پر بہت افسوس ہوا آپ کی اتباع میں اور لوگوں نے بھی سر منڈا لیے جبکہ دوسرے لوگ سر منڈانے سے رکے رہے اور کہنے لگے: شاید ہم بیت اللہ کے طواف کو جا سکیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک مخلقتین (سر منڈانے والوں) پر رحم فرمائے، اللہ پاک مخلقتین پر رحم فرمائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۲۱ مروان سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس سال جس سال آپ کو (حج پر جانے سے مشرکین نے روک دیا تھا)۔ یعنی چھ ہجری کو صلح حدیبیہ کے موقع پر نکلے اور جب حدیبیہ تک پہنچے تو محل میں پریشان ہو گئے اور آپ کا قصد حرم تھا (اور پھر مشرکین سے نزاع کے بعد) جب عبد نامہ لکھ لیا گیا اور اس سے فارغ ہو گئے تو یہ امر (مسلمان) لوگوں کو بہت شاق گذرا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنے جانور (بیبیں) قربان کر لو اور سر منڈا کر حلال ہو جاؤ، لیکن کوئی شخص بھی نہ اٹھا۔ آپ ﷺ نے پھر یہی ارشاد مبارک دہرایا پھر بھی کوئی شخص نہ اٹھا پھر آپ علیہ السلام نے تیسری بار اپنا فرمان دہرایا تب بھی کوئی نہ اٹھا۔ پھر حضور اکرم ﷺ (ساتھ آئی ہوئیں ام المؤمنین) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: آج جو لوگوں کی (رنج و غم کی) کیفیت ہے وہ میں نے (پہلے بھی) نہیں دیکھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ خود جاییں اور اپنا ہدی کا جانور قربان کیجئے اور حلق کروا کر حلال ہو جائیے۔ پھر لوگ ضرور (آپ کی اتباع میں یہ افعال کر کے) حلال ہو جائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہدی کو خچر کیا، حلق کروایا اور حلال ہو گئے۔ پھر آپ کی اتباع میں اور لوگ بھی ایسا کرنے لگے رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ مصنف ابن ابی شیبہ

محرم کے لیے مباح جائز امور کا بیان

۱۴۲۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) طارق بن شہاب سے مروی ہے فرمایا: ہم حالت احرام میں تھے ہمیں ریت میں سانپ ملے، ہم نے ان کو

قتل کر ڈالا۔ پھر ہم حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ سے ان کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ دشمن ہیں، جہاں پاؤں کو قتل کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق، الاذرقی

۱۲۸۲۳ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سانپ، بکھو، بھڑ اور چوے کو قتل کرنے کا حکم دیا (حالانکہ ہم حالت احرام میں تھے)۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الاذرقی

۱۲۸۲۴ عمیر بن الاسود سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ خفین (موزوں) کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کیا محرم ان کو پہن سکتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ جوتے ہیں ان لوگوں کے لیے جن کے پاس جوتے نہیں (یعنی محرم ان کو پہن سکتا ہے)۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر محرم (احرام میں) لپٹ جائے صرف ایک ہاتھ نکال سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۸۲۶ ربیعہ بن ابی عبداللہ الحدیر سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو سقیا مقام پر دیکھا کہ آپ اپنے اونٹ سے جو کچھ زمین تھا چھڑیاں (جوئیں) اتار رہے ہیں حالانکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

ربیعہ ثقہ راوی ہیں۔ ابن حبان، تہذیبہ

۱۲۸۲۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اکثر مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے آؤ پانی میں کودیں اور دیکھیں کہ کس کا لباس سانس ہے اور ہم حالت احرام میں ہوتے تھے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۲۸۲۸ ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شکار کا گوشت حلال آدمی محرم کو ہدیہ میں پیش کر سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ تو اس کو (حالت احرام میں) کھا لیتے تھے۔ میں نے عرض کیا میں آپ سے سوال کر رہا ہوں کہ آپ کھاتے ہیں یا نہیں؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پھر ارشاد فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر تھے۔ ابن عساکر

۱۲۸۲۹ اسود رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت کعب (احبار رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کچھ لوگوں نے مجھ سے اس شکار کے گوشت کے بارے میں مسئلہ پوچھا جو محل کسی محرم کو ہدیہ میں دے تو کیا محرم اس کو کھا سکتا ہے یا نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تم نے ان کو کیا فتویٰ دیا؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: میں نے ان کو فتویٰ دیا کہ وہ اس کو کھا سکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیتے تو فقیہ نہ ہوتے۔ ابن جریر

۱۲۸۳۰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے کہ اگر محرم کے لیے شکار نہ کیا جائے تو تب وہ اس کو کھا سکتا ہے (جبکہ اس کو کسی حلال آدمی نے شکار کیا ہو)۔ ابن حریز

۱۲۸۳۱ عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن منیہ کو جو کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سر پر پانی ڈال رہے تھے اور وہ غسل فرما رہے تھے ارشاد فرمایا: میرے سر پر پانی ڈالو (ڈالتے رہو) پانی اور کچھ زیادہ نہیں کرتا۔ سوائے گرد آلودگی کے۔ مالک

۱۲۸۳۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ ربذہ میں تھے کہ ان کے پاس حالت احرام والے کچھ لوگ گذرے، انہوں نے شکار کے گوشت بارے میں سوال کیا کہ انہوں نے کچھ لوگ جو حالت احرام میں تھے گوشت کھاتے دیکھا تو کیا یہ حالت احرام والے ان کے ساتھ گوشت کھا سکتے ہیں؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو کھانے کے متعلق فتویٰ دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے پوچھا: تم نے ان کو کیا فتویٰ دیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے ان کو کھانے کا مشورہ دیدیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو اس کے علاوہ کوئی اور فتویٰ دیتا تو میں تمہیں تکلیف

دینے والی مارتا۔ مالک، السنن للبیہقی

۱۲۸۳۳ عطاء بن یسار سے مروی ہے کہ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ شام سے ایک قافلے کے ساتھ تشریف لائے حتیٰ کہ جب وہ راستے میں پہنچے تو انہوں نے شکار کا گوشت پایا۔ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو کھانے کا فتویٰ دیدیا۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو ان کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تم لوگوں کو یہ فتویٰ کس نے دیا تھا؟ لوگوں نے کہا کعب نے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر انہی کو امیر بنادیا جب تک کہ تم واپس نہ پہنچو۔ پھر جب یہ لوگ (کسی اور) راستے میں تھے تو ان کے پاس نڈیوں کا غول گذرا حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں کو فتویٰ دیا کہ وہ ان کو پکڑ سکتے ہیں اور کھا سکتے ہیں۔ پھر جب یہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ واقعہ بھی ذکر کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا یہ فتویٰ دینے پر تمہیں کس چیز نے مجبور کیا؟ کعب بولے: یہ سمندری شکار ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہیں کیا معلوم؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ بولے: امیر المؤمنین! قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ نڈیاں ایک مچھلی کی چھینک سے نکلتی ہیں اور وہ مچھلی سال میں دو مرتبہ چھینکتی ہے۔ مؤطا امام مالك

عرفہ کے دن غسل کرنے کا حکم

۱۲۸۳۴ حارث بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ان کو ایسے شخص نے خبر دی جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرفہ کے روز غسل کرتے دیکھا اور وہ تلبیہ بھی پڑھ رہے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۳۵ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) نبیہ بن وہب سے مروی ہے کہ ان کو آشوب چشم کی بیماری ہوگئی اور وہ حالت احرام میں تھے۔ انہوں نے سرمہ لگانے کا سوچا تو ابان بن عثمان نے ان کو روک دیا اور ان کو ایلو سے کالیپ آنکھوں پر کرنے کا مشورہ دیا اور ان کا خیال تھا کہ (ان کے والد) عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق بیان کیا تھا کہ آپ ﷺ نے بھی ایسا ہی فرمایا تھا۔

مسند احمد، الحمیدی، الدارمی، البغوی، مسلم، ابن داؤد، الترمذی، ابو عوانہ، ابن حبان، السنن للبیہقی

۱۲۸۳۶ عن الطبرانی فی الصغیر حدثنا محمد بن جعفر بن سفیان بن الولید بن الرسان عن المعافى بن عمران عن جعفر بن برقان عن میمون بن مهران عن عمران بن ابان عن عثمان بن عفان۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محرم باغ میں داخل ہو سکتا ہے اور ریحان (خوشبو) سوگھ سکتا ہے۔

۱۲۸۳۷ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محرم کے بارے میں ارشاد فرمایا جب اس کو آنکھ کی تکلیف لاحق ہو جائے تو وہ ایلو سے کالیپ آنکھوں پر کر لے۔ ابن السنی و ابو نعیم معاً فی الطب

۱۲۸۳۸ ابن وہب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر بن عبد اللہ بن عمر کو حالت احرام میں آنکھیں دکھنی آ گئیں۔ ابان بن عثمان نے ان کو (سرمہ لگانے سے) منع کیا اور فرمایا کہ ایلو سے اور مر (ایک کڑوی دوا) کا (آنکھوں کے اوپر) لیپ کریں۔ نیز فرمایا کہ ہمیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے مثل روایت کیا ہے کہ آپ علیہ السلام ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ ابن السنی، ابو نعیم

۱۲۸۳۹ ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو دور تک شدہ کپڑوں میں ملبوس دیکھا اور عبد اللہ حالت احرام میں بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عبد اللہ نے عرض کیا میرا خیال ہے کہ ہمیں کوئی سنت سکھانے والا نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔ الشافعی، ابن منیع، السنن للبیہقی

فائدہ: ابن جعفر رضی اللہ عنہ کا مطلب تھا کہ ہمیں اس لباس میں کوئی دیکھ کر ہمیں تنبیہ کرے اور کوئی سنت بتانے والا آگے بڑھے۔

۱۲۸۴۰ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں پانی میں غوطہ خوری کرتے تھے (اور ایک دوسرے کو ڈبوتے تھے) حالانکہ دونوں محرم تھے۔ سعید بن ابی عروبہ فی المناسک

محرم کا نکاح

- ۱۲۸۴۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابو غطفان بن طریف المری کہتے ہیں کہ ابو طریف نے حالت احرام میں ایک عورت سے شادی کی تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح توڑ دیا۔ مالک الشافعی، السنن للبیہقی
- ۱۲۸۴۲ عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: محرم نہ نکاح کر سکتا ہے اور نہ اس کو اس کی ذات کے لیے پیغام نکاح دیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو کسی اور کے لیے پیغام نکاح دیا جاسکتا ہے۔ مسند ابی یعلیٰ
- ۱۲۸۴۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جو آدمی حالت احرام میں شادی کرے گا ہم اس سے اس کی عورت چھین لیں گے اور اس کا نکاح برقرار نہ رکھیں گے۔ مسند، السنن للبیہقی
- ۱۲۸۴۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جس نے حالت احرام میں شادی کی ہم اس سے اس کی عورت کو چھین لیں گے۔
- الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی
- کلام: روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۱۴، الکامل لابن عدی۔

- ۱۲۸۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: محرم نکاح نہ کرے اور اگر نکاح کرے گا تو اس کا نکاح رد کر دیا جائے گا (توڑ دیا جائے گا)۔ السنن للبیہقی

کچھ احکام حج کے متعلق

فصل..... حج کی نیابت

- ۱۲۸۴۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ شعم کی ایک نوجوان عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ بوڑھا آدمی ہے جو (چلنے پھرنے سے عاجز ہو کر) بیٹھ چکا ہے، اس کو وہ فریضہ لازم ہو چکا ہے جو اللہ نے اپنے بندوں پر حج کی صورت میں عائد کر دیا ہے لیکن وہ اس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو کیا اس کی طرف سے میں اس کے حج کو ادا کر سکتی ہوں حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ الشافعی، السنن للبیہقی
- ۱۲۸۴۷ جعفر بن محمد سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور ضعیف ہو چکا ہوں اور حج کرنے سے کمزور ہو چکا ہوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو اپنی طرف سے کسی آدمی کو تیار کر کے بھیج سکتا ہے جو تیری طرف سے حج کر لے گا۔ ابن جریر
- ۱۲۸۴۸ بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں تو مر گئی اور وہ اسلام کا حج ادا نہیں کر سکی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں تو اس کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر
- ۱۲۸۴۹ بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا اگر تیری ماں پر کسی کا قرض ہوتا اور تو اس کی طرف سے وہ قرض چکاتی تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: ضرور، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تب اللہ کا قرض زیادہ اچھی طرح ادا ہو سکتا ہے۔ ابن جریر

- ۱۲۸۵۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حصین بن عوف نے بیان کیا، حصین کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد نے حج پالیا تھا (اس پر حج فرض ہو چکا تھا) مگر وہ حج نہیں کر سکتا تھا مگر اس کو کوئی عذر پیش آ جاتا تھا۔ حضور ﷺ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر ارشاد

فرمایا: تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر لے۔ الحسن بن سفیان، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم
 ۱۲۸۵۱ عبد اللہ بن عبیدہ کے بھائی موسیٰ بن عبیدہ، حصین بن عوفؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو عرض کیا
 میرے باپ بڑے بوڑھے اور ضعیف آدمی ہیں اور وہ اسلام کی شریعت کا علم رکھتے ہیں لیکن وہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتے کیا میں ان کی طرف
 سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر کوئی قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا۔ انہوں نے عرض کیا: ضرور۔ حضور
 نے فرمایا: تب اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو ادا کر دیا جائے۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے زندہ باپ کی طرف سے حج کیا۔

الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۲۸۵۲ عبد اللہ بن زبیر سے مروی ہے کہ قبیلہ نخعم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد کو اسلام
 کا زمانہ مل گیا ہے اور وہ بوڑھے آدمی ہیں۔ سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہیں رکھتے اور ان پر حج بھی فرض ہو چکا ہے کیا میں ان کی طرف سے حج
 کر سکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے پوچھا: تو اپنے والد کی اولاد میں سب سے بڑا ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا کہ جی ہاں۔ پھر آپ نے
 پوچھا: اگر تیرے باپ پر دین (قرض) ہوتا اور تو اس کو ادا کرتا تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: تب تو ان
 کی طرف سے حج (نہی) کر سکتا ہے۔ ابن جریر
 کلام: روایت محل کلام ہے۔ ضعیف النسائی ۱۶۲۔

والد کی طرف سے حج

۱۲۸۵۳ یزید بن الاصم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض
 کیا: میرے والد نے حج نہیں کیا تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، اگر تو ان کے لیے خیر میں اضافہ
 نہیں کر سکتا تو ان کے لیے شر میں بھی اضافہ نہیں کر سکتا۔ ابن جریر

۱۲۸۵۴ سعید بن جبیر سے مروی ہے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے نذر مانی کہ وہ حج کرے گی
 لیکن اس کا انتقال ہو گیا۔ تو اس کا بھائی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کے بارے میں سوال کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد
 فرمایا: تیرا کیا خیال ہے، اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور نے فرمایا: پس اللہ زیادہ حقدار ہے کہ (اس
 کا قرض) پورا ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۵ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ نخعم کے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا والد
 بوڑھا آدمی ہے۔ اور وہ سواری پر جم نہیں بیٹھ سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۲۸۵۶ عکرمہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کی نبی! میرے والد مر گئے اور حج نہیں کر سکے،
 کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو تو اس کو ادا کرے گا؟ اس نے عرض
 کیا: جی ہاں۔ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا حق۔ ادا کیے جانے کے لیے زیادہ حقدار ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۷ سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس قبیلہ جہینہ کی ایک عورت حاضر ہوئی
 اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں مر گئی اور حج نہ کر سکی تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ حضور علیہ السلام نے پوچھا: اگر تیری ماں پر
 قرض ہوتا اور تو اس کو ادا کرتی تو کیا وہ ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس اللہ کا قرض زیادہ حقدار ہے کہ اس کو
 ادا کیا جائے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۸ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

عرض کیا: میرا باپ بوڑھا آدمی ہے، اس نے حج نہیں کیا، کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں، پوچھا: کیا اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کرے تو کیا وہ اس کی طرف سے ادا ہو سکتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جی ہاں تو پھر تو ان کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر

۱۲۸۵۹ موسیٰ بن سلمہ سے مروی ہے، فرمایا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں جہاد میں شرکت کرتا رہتا ہوں کیا میں اپنی ماں کی طرف سے کوئی غلام آزاد کر سکتا ہوں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک عورت نے سنان بن عبد اللہ الجعفی سے کہا کہ جا کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کرے کہ اس کی ماں مر گئی ہے اور وہ حج نہ کر سکی کیا وہ اس کی طرف سے حج کر سکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر اس کی ماں پر قرض ہوتا تو وہ ادا کرتی تو ادا ہو جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پس وہ اپنی ماں کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۰ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو خبر دی کہ شعم قبیلہ کی ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا جبکہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کا فریضہ حج میرے بوڑھے والد پر آچکا ہے لیکن وہ سواری پر ٹھہر نہیں سکتے؟ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے اس عورت کو ارشاد فرمایا: ہاں۔ تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر سکتی ہے پھر اس عورت سے پوچھا: اگر تیرے باپ پر قرض ہو اور تو اس کو ادا کرے تو تیرا کیا خیال ہے کہ وہ ادا ہو جائے گا؟ عورت نے عرض کیا: کیوں نہیں، فرمایا: پس اللہ کا حق زیادہ حقدار ہے (ادا ہونے کے)۔ ابن جریر

۱۲۸۶۱ عبید اللہ بن عباس جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کے بھائی ہیں سے روایت منقول ہے وہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں بڑی بوڑھی ہے اگر اس کو (سواری پر) باندھا جائے تو اس کے ہلاک ہونے کا ڈر ہے اور اگر اس کو بونہی سوار کرایا جائے تو وہ (سواری پر) ٹھہر نہیں سکتی؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس کی طرف سے حج کر لے۔ دوسرے الفاظ میں فرمایا: تو اپنی ماں کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۲۸۶۲ سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میرے والد مسلمان ہو چکے ہیں لیکن وہ بوڑھے آدمی ہیں حج نہیں کر سکتے، کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو ان کی طرف سے ادا کرتی تو کیا وہ ادا نہیں ہو جاتا۔ ابن جریر

۱۲۸۶۳ محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کا ردیف تھا۔ ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں بوڑھی عورت ہے اگر میں اس کو سوار کراؤں تو وہ ٹھہر نہیں سکتی اور اگر اس کو باندھ دوں تو مجھے ڈر ہے کہ اس طرح میں ان کو مار ڈالوں گا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر تیری ماں پر دین (کوئی حق واجب قرض وغیرہ) ہوتا تو تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو فرمایا حضور علیہ السلام نے پس تو اپنی ماں کی طرف سے حج کر لے۔ ابن جریر

۱۲۸۶۴ ابورزین العقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں، وہ حج کر سکتے ہیں اور نہ عمرہ اور نہ ہی کوئی اور سفر اختیار کر سکتے ہیں اور وہ اسلام حاصل کر چکے ہیں، کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے باپ کی طرف سے حج بھی کرو اور عمرہ بھی کرو۔ ابن جریر

۱۲۸۶۵ ام المؤمنین سودة رضی اللہ عنہا (بنت زمعہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ بوڑھے آدمی ہیں اور انہوں نے حج نہیں کیا؟ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا خیال ہے اگر تیرے باپ پر قرض ہوتا تو اس کو ادا کرتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک زیادہ مہربان ہے (تیری طرف سے ادا شدہ کو بھی وہ تیرے باپ کی طرف سے قبول کر لے گا) تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔ ابن جریر

مرنے کے بعد والد کی طرف سے حج

۱۲۸۶۶ طارق بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو عرض کیا: ایک آدمی مر گیا اور اس نے حج نہیں کیا تو اگر اس کا بیٹا اس کی طرف سے حج کر لے تو کیا اس کے باپ کے لیے کافی ہو سکتا ہے؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں وہ دین کی طرح ہے۔ پھر فرمایا یہ (مسئلہ) نبی کریم ﷺ کے عہد میں بھی تھا آپ ﷺ نے اس کی اجازت عطا فرمائی تھی کہ اس کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ ابن جریر ۱۲۸۶۷ سنان بن عبد اللہ الجعفی سے مروی ہے کہ ان کی پھوپھی نے ان کو بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں وفات پا چکی ہیں اور اس پر نذر تھی کہ وہ پیدل کعبہ کو جائیں گی؟ نبی کریم ﷺ نے پوچھا: کیا تو ان کی طرف سے پیدل جانے کی استطاعت رکھتی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی ماں کی طرف سے چلی جا۔ پھوپھی بولیں: کیا یہ میری ماں کے لیے کافی ہو جائے گا؟ حضور نے فرمایا: ہاں۔ پھر پوچھا: کیا اگر اس پر کسی آدمی کا دین (قرض) ہوتا تو اس کو ادا کرتی تو وہ تیری طرف سے قبول کر لیا جاتا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر۔

فسخ حج..... حج توڑنا

۱۲۸۶۸ براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب (حج کے ارادے سے) نکلے۔ ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے حج کو عمرہ کر لو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے حج کا احرام باندھا ہے، ہم اس کو عمرہ کیسے بنائیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم یہ دیکھو میں کیا حکم کر رہا ہوں، تم اس کی تعمیل کرو۔ لیکن لوگوں نے پھر وہی بات دہرائی تو آپ علیہ السلام غضب ناک ہو گئے اور غصہ کی حالت میں چل کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: آپ کو کس نے غصہ دلایا اس پر اللہ کا غصہ اترے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیوں غصہ نہ ہوؤں جبکہ میں حکم کرتا ہوں تو میری اتباع نہیں کی جاتی۔ النسائی

۱۲۸۶۹ بلال بن الحارث سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فسخ حج خاص ہمارے لیے ہوا ہے یا جو بھی آئے سب کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ خاص ہمارے لیے ہے۔ ابو نعیم ۱۲۸۷۰ بلال بن الحارث بن بلال اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حج فسخ ہمارے لیے ہوا ہے خاص طور پر، یا سب لوگوں کے لیے ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: بلکہ خاص ہمارے لیے ہے۔ ابو نعیم

حج میں شروط

۱۲۸۷۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) سويد بن غفله رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو امیہ! حج کر لے اور شرط لگا دے۔ کیونکہ جو تو شرط لگائے گا اس کا تجھے فائدہ ہوگا۔ اور اللہ کے لیے تجھ پر لازم وہی ہوگا جو تو شرط عائد کرے گا۔

الشافعی، السنن للبیہقی

عورت کے لیے احکام حج

۱۲۸۷۲ (مسند ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ) قاسم بن محمد اپنے والد سے وہ ان کے دادا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حج کے لیے نکلے، ان (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں جس نے (مقام) شجرہ کے پاس محمد بن ابی بکر کو ختم دیا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو خبر دی آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کہ وہ (اسماء) غسل کر لے پھر حج کا اہرام باندھ لے اور جو افعال دوسرے لوگ کریں وہ بھی کرتی رہے سوائے بیت اللہ کے طواف کرنے کے۔ النسائی، ابن ماجہ، ابن خزیمہ، البزار ابن المدینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت مذکورہ منقطع ہے کیونکہ محمد کے والد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی جب وفات ہوئی تو محمد اس وقت تین سال کے بچے تھے اور پھر قاسم نے بھی اپنے باپ محمد کو نہیں پایا۔

۱۲۸۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ عورت اپنے سر کو حلق کرائے (منڈائے)۔

الترمذی، النسائی، ابن جریر

کلام: مذکورہ روایت محل کلام ہے، ضعیف الترمذی ۱۵۷۷، ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۲۸۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ان اولادوں کو بھی حج کرایا کرو اور ان کی روزی نہ کھاؤ اور ان کی ذمہ داریاں ان کی

گردنوں پر ڈالو۔ ابو عیسیٰ فی الغریب، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسدد

۱۲۸۷۵ حارث بن عبد اللہ بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اس عورت کا کیا حکم ہے، جو (مکہ سے واپسی کا) کوچ کرنے سے قبل حائضہ ہو جائے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو آخری عمل بیت اللہ کا طواف کرنا چاہیے۔ حارث رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے اسی طرح فتویٰ دیا تھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تیرے ہاتھ ٹوٹیں، تو مجھ سے اس چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جس کے بارے میں تو رسول اللہ ﷺ سے سوال کر چکا ہے تاکہ میں مخالفت کروں۔ ابن سعد، الحسن بن سفیان، ابونعیم، ابن عبد البر فی العلم

۱۲۸۷۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ان کی والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا حائضہ ہو گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان (ام سلیم) کو کوچ کرنے کا حکم دے دیا۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

۱۲۸۷۷ سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ ذی الحلیفہ مقام پر (اپنے بیٹے) محمد بن ابی بکر (کی پیدائش) کے بعد نفاس کی حالت میں ہو گئیں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (اسماء کے لیے) حکم دیا کہ وہ غسل کرے اور تلبیہ پڑھ لے۔ الکبیر للطبرانی

ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند جید ہے۔

۱۲۸۷۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم کیم ذی الحجہ کو حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج کے لیے) نکلے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو تم میں سے عمرہ کا احرام باندھنا چاہے وہ اس کا احرام باندھ لے۔ کیونکہ اگر میں بھی ہدی نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھ لیتا۔ چنانچہ لوگوں میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ جبکہ میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ چنانچہ ہم وہاں سے نکل کر مکہ پہنچے۔ وہاں عرفہ کے روز مجھے حیض آگیا جبکہ میں ابھی تک اپنا عمرہ نہ ادا کر پائی تھی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے مجھے فرمایا: اپنا عمرہ چھوڑ دو، اپنا سر کھول لو، کھجور کھاؤ اور حج کا احرام باندھ لو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب حصہ کی رات (وادی حصب) میں ٹھہرنے والی رات جب حجاج ایام تشریق کے بعد منی سے روانہ ہوتے ہیں (ہوئی اور اللہ نے ہمارا حج پورا کر دیا تو حضور ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمن بن ابی بکر کو بھیجا انہوں نے میرے کو پیچھے بٹھالیا اور وہ مجھے لے کر تعظیم لے آئے، وہاں سے میں نے عمرہ کا احرام باندھا یوں اللہ نے ہمارا حج بھی پورا کر دیا اور عمرہ بھی۔ اور اس میں نہ ہدی تھی، نہ صدقہ تھا اور نہ روزے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۷۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہ ذی الحلیفہ میں نفاس کی حالت میں ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ (اپنی بیوی) اسماء کو حکم کریں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔ ابونعیم فی المعرفة

حالت نفاس میں احرام

۱۲۸۸۰ عبد الرحمن بن القاسم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو مقام بیداء میں جنم دیا۔ یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کو حکم کرو کہ وہ غسل کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔ النسائی، الکبیر للطبرانی ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت منقطع ہے لیکن موصول کے حکم میں ہے، کیونکہ قاسم نے اس کو عائشہ وغیرہا اپنے اہل خانہ سے روایت کیا ہے۔ جب قصہ ثابت ہو گیا تو واسطہ ختم کر دیا۔ اور صحیح میں اس طرح کی بہت سی روایات آئی ہیں۔ انتہی

متفرق احکام

۱۲۸۸۱ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حاجی یوم النحر تک حلال نہیں ہو سکتا۔ الطحاوی

۱۲۸۸۲ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما دونوں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آتے اور اپنے احرام سے یوم النحر تک حلال نہ ہوتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے محرم کے متعلق فرمایا کہ اگر وہ جوتے نہ پائے تو موزے پہن لے اور لنگی نہ پائے تو شلوار پہن لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو حالت احرام میں کپڑے پہننے پر مجبور ہو جائیں اور اس کے پاس قباء (جبہ) کے سوا اور کپڑا نہ ہو تو وہ اس کو الٹا کر لے اور اس کے اوپر کے حصے کو اندر کر لے اور پھر پہن لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۵ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اچانک آپ نے اپنی قمیص پھاڑ ڈالی اور اس سے نکل آئے (اتار دی) آپ سے اس کی وجہ سے پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے لوگوں کو تاکید کی تھی کہ وہ آج میری ہڈی کو قتلادہ ڈال دیں۔ مگر ہم بھول گئے تھے۔ ابن النجار

۱۲۸۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حالت احرام میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا اس کو اس کی اونٹنی نے گرا دیا جس سے وہ مر گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو پیری (کے پتوں) اور پانی کے ساتھ غسل دو اور دو کپڑوں میں اس کو کفناؤ اور اس کا سر نہ ڈھکنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھائے گا۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۸۸۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ سے ایسے لوگوں نے سوال کیا جنہوں نے اپنے افعال حج کچھ آگے پیچھے کر لیے تھے تو آپ ﷺ (سب کے جواب میں) فرماتے رہے: لا حرج لا حرج کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

ابن جریر، أبو نعیم فی تاریخہ، ابن النجار

حالت احرام میں موت کی فضیلت

۱۲۸۸۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی کرنے سے قبل بیت اللہ کا طواف (وداع) کر لیا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۸۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل طواف زیارت کر لیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اب رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: میں نے رمی سے پہلے حلق کر لیا ہے؟ فرمایا: رمی کر لو

اور کوئی حرج نہیں۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے رمی سے قبل (جانور) قربان کر لیا؟ فرمایا: رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر

۱۲۸۹۰ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: میں نے رمی بجرۃ سے قبل ذبح کر لیا ہے؟ ارشاد فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میں نے ذبح سے پہلے حلق کر لیا؟ فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ پس جس چیز کے بارے میں بھی اس دن رسول اللہ

ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ اپنے ہاتھ سے اشارہ فرماتے رہے اور ارشاد فرماتے رہے کوئی حرج نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۲۸۹۱ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے اس دن رسول اللہ ﷺ سے کسی ایسے شخص نے جس نے کوئی عمل آگے پیچھے کر دیا ہو سوال نہیں کیا مگر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتے رہے کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر

۱۲۸۹۲ عبداللہ بن عمرو (بن العاص) رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ منیٰ میں ٹھہر گئے۔ لوگ آ آ کر

سوالات کرتے رہے ایک آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے پتہ نہ چلا اور میں نے ذبح کرنے سے قبل حلق کر لیا؟ ارشاد فرمایا: ذبح کر لو

اور کوئی حرج نہیں۔ دوسرا آدمی آیا اور عرض کیا: میں نے رمی سے قبل ذبح کر لیا؟ ارشاد فرمایا: رمی کر لو اور کوئی حرج نہیں۔ پس اس دن کسی چیز

کے بارے میں آگے پیچھے کرنے سے متعلق سوال نہیں کیا گیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا: کر لو اور کوئی حرج نہیں۔

ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، ابن داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ

۱۲۸۹۳ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ، عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو عرض کیا کہ میں نے رمی کیے بغیر

واپس کر لی ہے؟ فرمایا: (اب) رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ ابن جریر

۱۲۸۹۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ سے نکلے تو ہم میں سے کوئی تو تکبیر کہتا تھا اور کوئی

تلبیہ پڑھتا تھا۔ ابن جریر

کلام: مذکورہ روایت محل کلام ہے۔ المعلاۃ ۲۰۱۔

حج کے بارے میں

۱۲۸۹۵ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ ہر سال ہر جماعت

میں سے کچھ لوگوں پر حج فرض کر دیں لیکن پھر لوگوں کو دیکھا کہ وہ بذات خود اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ہیں تو حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے اپنا ارادہ ترک فرما دیا۔ رستہ دی الایمان

۱۲۸۹۶ اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مکہ سے غلاموں اور سوار یوں کو نکلوا دیا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ

کسی کو اپنے گھر پر دربان رکھنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ حتیٰ کہ ہند بنت سہیل نے آپ رضی اللہ عنہ سے اجازت لی کہ میں دربان کے ذریعے

سے محض حاجیوں کے سامان اور سوار یوں کی حفاظت کرنا چاہتی ہوں اور کوئی مقصد نہیں ہے۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اجازت دی تو اس

نے دو دربان اپنے گھر پر مقرر کیے۔ الاذرقی

۱۲۸۹۷ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج کرنے والی اور عمرہ کرنے والی عورتوں کو جھٹ

اور ذی الحلیفہ سے لوٹا دیا کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۲۸۹۸ عبدالرحمن بن احمد بن عطیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا بات ہے وقوف جبل

(عرفات) پر رکھا گیا ہے حرم کے اندر کیوں نہیں رکھا گیا؟ ارشاد فرمایا: کیونکہ کعبہ، اللہ کا گھر ہے اور حرم اللہ کا دروازہ ہے، جب لوگ بطور وفد اس

کے گھر آنا چاہتے ہیں تو دروازہ پر کھڑے ہو کر آہ وزاری کرتے ہیں۔ پھر پوچھا: یا امیر المؤمنین! مشعر (مزدلفہ) میں وقوف کیوں رکھا گیا؟ فرمایا:

جب اللہ نے ان کو اندر آنے کی اجازت دیدی تو پھر یہ دوسرا پردہ ہے یہاں ان کو روک لیا جاتا ہے پھر جب ان کی آہ وزاری بڑھ جاتی ہے تو ان کو

اجازت دی جاتی ہے کہ منیٰ میں جا کر اپنی قربانیاں اللہ کی نذر کریں پھر جب قربانی وغیرہ کر کے اپنی میل کچیل کو دور کر لیتے ہیں تو وہاں یہ گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔ پھر پاک صاف حالت میں ان کو اللہ پاک اپنے گھر آنے کی اجازت عطا فرمادیتا ہے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! اللہ نے ایام تشریق کو کیوں حرام قرار دیا روزے رکھنے کے لیے؟ فرمایا: آنے والے اللہ (کے گھر) کی زیارت کو آنے والے ہیں اور وہ اللہ کی مہمان نوازی میں ہوتے ہیں۔ اور کسی مہمان کے لیے میزبان کی اجازت کے سواروزہ رکھنا جائز نہیں۔ پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! آدمی جو کعبہ کے پردے کو پکڑ کر چٹ کر رہا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس طرح کسی آدمی سے دوسرے آدمی کا جرم ہو جائے تو وہ اس کے کپڑے پکڑ کر اس سے چٹ چٹ کر چلا پلوسی کر کے اپنا جرم معاف کراتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۸۹۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے ہودج سے اپنا بچہ اور منہ نکال کر پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا۔ ابن عساکر

۱۲۹۰۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک عورت نے ہودج سے اپنے بچہ کو نکال کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور تجھے اجر ملے گا۔ النسائی

۱۲۹۰۱ ابو مالک الازجعی سے مروی ہے کہ حسن بن حارث الحبلی نے ان کو خبر دی کہ امیر مکہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم چاند دیکھنے پر حج شروع کریں گے۔ اگر اس کو نہ دیکھ پائیں اور دو گواہ شہادت دیدیں تو تب ہم ان کی شہادت پر حج شروع کریں گے۔ میں نے حسن بن الحارث سے پوچھا: امیر مکہ کون تھے؟ فرمایا: وہ حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی۔ ابو نعیم

جامع النسک..... حج کے مکمل احوال

۱۲۹۰۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عرفہ کا خطبہ دیا اور لوگوں کو مناسک حج کے بارے میں تعلیم دی اور فرمایا: ان شاء اللہ جب صبح ہوگی تو تم لوگ مزدلفہ سے نکلو گے اور پھر جمرہ قصویٰ کی رمی ہے جو عقبہ کے ساتھ ہے، اس کو سات کنکریاں ماریں، پھر اس سے لوٹ کر اپنی ہدیٰ کو قربان کریں اگر ساتھ ہوں پھر حلق یا قصر کرائیں جس نے یہ کر لیا اس کے لیے حلال ہو گئے وہ افعال جو حج کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے۔ سوائے خوشبو اور عورتوں کے کوئی خوشبو چھوئے اور نہ عورتوں کو چھوئے جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

مالک السنن للبیہقی

۱۲۹۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ عرفہ میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ (میدان عرفات) سارا ہی موقف ہے۔ پھر سورج غروب ہونے کے بعد وہاں سے آپ واپس ہوئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنالیا اور اپنے اونٹ پر چوڑے چوڑے قدم بھرنے لگے۔ جبکہ لوگ دائیں بائیں اپنی اپنی سواریوں کو تیز تیز دوڑا رہے تھے، آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: اے لوگو! سیکندہ (صبر کے ساتھ چلو) پھر حضور نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لائے اور لوگوں کو مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں پھر رات بسر فرمائی حتیٰ کہ صبح کی اور پھر مقام قزح پر تشریف لائے اور فرمایا: یہ موقف ہے اور مزدلفہ سارا ہی موقف ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی محسر پہنچے اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر اپنی سواری کو تیز دوڑا یا حتیٰ کہ اس وادی کو پار کر لیا۔ پھر سواری کو روک لیا اور وہاں سے فضل کو اپنا ردیف بنالیا اور چل پڑے حتیٰ کہ جمرہ پر پہنچے اور اس کی رمی فرمائی پھر قربان گاہ پہنچے اور ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منیٰ سارا ہی قربان گاہ ہے (وہاں) قبیلہ عجم کی ایک باندی نے فتویٰ پوچھا، عرض کیا: میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور (چلنے پھرنے سے معذور ہو کر) بیٹھے رہ گئے ہیں اور ان پر اللہ کا فرض یعنی حج لازم ہو چکا ہے، کیا ان کی طرف سے میرا حج کرنا کافی ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اپنے والد کی طرف سے (حج) ادا کرو اور اس وقت آپ علیہ السلام نے فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے پیچازاد کی گردن کیوں پھیر دی؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے نو جوان مرد اور نو جوان

اجازت دی جاتی ہے کہ منی میں جا کر اپنی قربانیاں اللہ کی نذر کریں پھر جب قربانی وغیرہ کر کے اپنی میل کچیل کو دور کر لیتے ہیں تو وہاں یہ گناہوں سے پاک ہو جاتے ہیں جو ان پر پڑھے ہوئے تھے۔ پھر پاک صاف حالت میں ان کو اللہ پاک اپنے گھر آنے کی اجازت عطا فرمادیتا ہے۔ پوچھا گیا: یا امیر المؤمنین! اللہ نے ایام تشریق کو کیوں حرام قرار دیا روزے رکھنے کے لیے؟ فرمایا: آنے والے اللہ (کے گھر) کی زیارت کو آنے والے ہیں اور وہ اللہ کی مہمان نوازی میں ہوتے ہیں۔ اور کسی مہمان کے لیے میزبان کی اجازت کے سوا روزہ رکھنا جائز نہیں۔ پوچھا گیا: اے امیر المؤمنین! آدمی جو کعبہ کے پردے کو پکڑ کر چٹ کر روتا ہے اس کے کیا معنی ہیں؟ ارشاد فرمایا: جس طرح کسی آدمی سے دوسرے آدمی کا جرم ہو جائے تو وہ اس کے کپڑے پکڑ کر اس سے چٹ چٹ کر چالوسی کر کے اپنا جرم معاف کراتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۲۸۹۹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک عورت نے ہودج سے اپنا بچہ اور منہ نکال کر پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا اس کا بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور اس کا اجر تجھے ملے گا۔ ابن عساکر

۱۲۹۰۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفہ کے راستے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ایک عورت نے ہودج سے اپنے بچے کو نکال کر پوچھا: یا رسول اللہ! کیا اس کے لیے بھی حج ہے؟ فرمایا: ہاں اور تجھے اجر ملے گا۔ النسائی

۱۲۹۰۱ ابو مالک الانصاری سے مروی ہے کہ حسن بن حارث الجذلی نے ان کو خبر دی کہ امیر مکہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم چاند دیکھنے پر حج شروع کریں گے۔ اگر اس کو نہ دیکھ پائیں اور دو گواہ شہادت دیدیں تو تب ہم ان کی شہادت پر حج شروع کریں گے۔ میں نے حسن بن حارث سے پوچھا: امیر مکہ کون تھے؟ فرمایا: وہ حارث بن حاطب تھے محمد بن حاطب کے بھائی۔ ابو نعیم

جامع النسک..... حج کے مکمل احوال

۱۲۹۰۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو عرفہ کا خطبہ دیا اور لوگوں کو مناسک حج کے بارے میں تعلیم دی اور فرمایا: ان شاء اللہ جب صبح ہوگی تو تم لوگ مزدلفہ سے نکلو گے اور پھر جمرہ قصویٰ کی ری ہے جو عقبہ کے ساتھ ہے، اس کو سات کنکریاں ماریں، پھر اس سے لوٹ کر اپنی ہڈی کو قربان کریں اگر ساتھ ہوں پھر حلق یا قصر کرائیں جس نے یہ کر لیا اس کے لیے حلال ہو گئے وہ افعال جو حج کی وجہ سے حرام ہو گئے تھے۔ سوائے خوشبو اور عورتوں کے کوئی خوشبو چھوئے اور نہ عورتوں کو چھوئے جب تک کہ بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

مالک السنن للبیہقی

۱۲۹۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا رسول اللہ ﷺ عرفہ میں کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

یہ موقف (کھڑے ہونے کی جگہ) ہے اور عرفہ (میدان عرفات) سارا ہی موقف ہے۔ پھر سورج غروب ہونے کے بعد وہاں سے آپ واپس ہوئے اور اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنا ردیف بنالیا اور اپنے اونٹ پر چوڑے چوڑے قدم بھرنے لگے۔ جبکہ لوگ دائیں بائیں اپنی اپنی سواریوں کو تیز تیز دوڑا رہے تھے، آپ ان کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرماتے تھے: اے لوگو! سیکنہ (صبر کے ساتھ چلو) پھر حضور نبی اکرم ﷺ مزدلفہ تشریف لائے اور لوگوں کو مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں پھر رات بسر فرمائی حتیٰ کہ صبح کی اور پھر مقام قرح پر تشریف لائے اور فرمایا: یہ موقف ہے اور مزدلفہ سارا ہی موقف ہے۔ پھر وہاں سے چل کر وادی حمر بنیہ پہنچے اور وہاں کھڑے ہو گئے پھر اپنی سواری کو تیز دوڑایا حتیٰ کہ اس وادی کو پار کر لیا۔ پھر سواری کو روک لیا اور وہاں سے فضل کو اپنا ردیف بنالیا اور چل پڑے حتیٰ کہ جمرہ پر پہنچے اور اس کی رمی فرمائی پھر قربان گاہ پہنچے اور ارشاد فرمایا: یہ قربان گاہ ہے اور منی سارا ہی قربان گاہ ہے (وہاں) قبیلہ بنی نضیم کی ایک باندی نے فتویٰ پوچھا، عرض کیا: میرے والد بوڑھے آدمی ہیں اور (چلنے پھرنے سے معذور ہو کر) بیٹھے رہ گئے ہیں اور ان پر اللہ کا فرض یعنی حج لازم ہو چکا ہے، کیا ان کی طرف سے میرا حج کرنا کافی ہو سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اپنے والد کی طرف سے (حج) ادا کرو اور اس وقت آپ علیہ السلام نے فضل رضی اللہ عنہ کی گردن موڑ دی تھی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا زاد کی گردن کیوں پھیر دی؟ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے نو جوان مرد اور نو جوان

عورت کو دیکھا تو شیطان پران کے متعلق بھروسہ نہ کیا۔ پھر آپ علیہ السلام کے پاس دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے حلق کرائے بغیر افاضہ کر لیا (مٹی سے داہنسی کر لی) ہے؟ ارشاد فرمایا: حلق یا قصر کرنا اور کوئی حرج نہیں۔ پھر نبی علیہ السلام بیت اللہ تشریف لائے اور اس کا طواف کیا پھر زمزم تشریف لائے اور عرض کیا: اے نبی عبدالمطلب تم پانی پلاؤ، اگر لوگوں کے رش کر دینے کا خوف (دامن گیر) نہ ہوتا تو میں خود (بھی ڈول بھر کر) نکالتا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن ابی شیبہ

اس کا کچھ حصہ ابن وہب نے اپنی سند میں نقل کیا ہے۔ ابن داؤد، الترمذی، حسن صحیح، ابن خزیمہ، ابن الجارود، ابن جریر، السنن للبیہقی

اذکار المناسک دوران حج کی دعا

۱۲۹۰۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صفا و مروہ، میدان عرفات، جمر تین کے درمیان اور طواف کے دوران یہ دعا پڑھتے تھے:

اللّٰهُمَّ اعصمني بدینک وطواعیتک وطواعیۃ رسولک، اللّٰهُمَّ جنبنی حدودک، اللّٰهُمَّ اجعلنی ممن یحبک ویحب ملائکتک ویحب رسلک، ویحب عبادک الصالحین، اللّٰهُمَّ حبیبی الیک والی ملائکتک والی رسلک والی عبادک الصالحین اللّٰهُمَّ یسر لی اللیسری وجنبنی العسری واغفر لی فی الآخرة والاولی، واجعلنی من ائمة المتقین، اللّٰهُمَّ انک قلت: اذعونی استجب لکم، وانک لاتخلف الميعاد اللّٰهُمَّ اذهدیتنی للاسلام فلا تنزعنی منه ولا تنزعہ منی حتی تقبضنی وأنا علیہ.

اے اللہ! میری حفاظت فرما اپنے دین کے ساتھ، اپنی اطاعتوں کے ساتھ اور اپنے رسول کی اطاعتوں کے ساتھ، اے اللہ! مجھے اپنی منع کردہ حدود (میں پڑنے) سے محفوظ رکھ، اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تجھ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے ملائکہ سے محبت رکھتے ہیں اور تیرے رسولوں سے محبت رکھتے اور تیرے نیک بندوں سے محبت رکھتے اور تیرے نیک بندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اپنا محبوب بنا، اپنے ملائکہ کا محبوب بنا، اپنے رسولوں اور اپنے نیک لوگوں کا پیش رو بنا۔ اے اللہ! تو نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا اور بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اے اللہ! جب تو نے مجھے اسلام کی ہدایت نصیب فرمادی ہے تو مجھے اس سے نہ نکال اور نہ اس کو مجھ سے نکال حتیٰ کہ آپ مجھے اسی (اسلام) پر اٹھائیں اور میں اسی پر قائم رہوں۔ حلیۃ الاولیاء

حجۃ الوداع

۱۲۹۰۵۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: جانتے ہو کون سا دن سب سے زیادہ محترم ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ دن (عرفہ کا) آپ نے فرمایا: جانتے ہو کون سا شہر سب سے زیادہ محترم ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہ شہر۔ پھر فرمایا: اور کون سا مہینہ سب سے زیادہ احترام والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: یہی مہینہ۔ پھر ارشاد فرمایا: تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزت و آبرو تمہارے لیے زیادہ احترام والی ہیں اس دن کی حرمت سے، اس ماہ میں اور اس شہر میں۔ ابن ابی عاصم فی الدیات

۱۲۹۰۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے حج میں ارشاد فرمایا: جانتے ہو کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ (عرفہ کا) دن۔ پھر پوچھا: جانتے ہو کون سا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہمارا یہ شہر (مکہ) پوچھا: کون سا ماہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ ہم نے کہا: ہمارا یہ ماہ (ذی الحجہ) تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال تم پر حرمت والے ہیں اس دن کی حرمت کی طرح اس شہر میں اور اس ماہ میں۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۰۷۔ یحییٰ بن زرارۃ بن کریم بن الحارث سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے اپنے دادا حارث بن عمرو سے نقل کیا: حارث بن عمرو کہتے

ہیں کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی اکرم ﷺ سے ملے۔ آپ ﷺ اپنی عضبانامی اونٹنی پر سوار تھے۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! میرے لیے اللہ سے مغفرت مانگ دیجئے۔ آپ نے دعا فرمائی: اللہ تمہاری سب کی مغفرت کرے۔ پھر میں دوسری طرف سے گیا اس امید سے کہ شاید خاص میرے لیے دعا کر دیں اور میں نے عرض کیا میرے لیے استغفار فرمادیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر اسی طرح دعا دی: اللہ تم سب کی مغفرت کرے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع اور عتیرہ کا کیا حکم ہے؟ (فرع مشرکین اور مسلمان شروع زمانہ اسلام میں اونٹنی کے پہلے بچے کو اپنے معبودوں کے لیے ذبح کرتے تھے اور عتیرہ رجب میں بکری ذبح کرتے تھے) حضور ﷺ نے فرمایا: جو چاہے فرع کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور جو چاہے عتیرہ کرے اور جو چاہے نہ کرے۔ اور ہاں قربانی جانوروں کی عید الاضحیٰ کو ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: خبردار! تمہارے خون تمہارے اموال تم پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر اور اس ماہ میں محترم ہے۔ ابو نعیم

۱۲۹۰۸۔ عتبہ بن عبد الملک اہلبی سے مرزی ہے فرماتے ہیں: مجھے زرارة بن کریم بن الحارث بن عمرو اہلبی نے بیان کیا کہ ان کو حارث بن عمرو نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں منیٰ میں یا عرفات میں حاضر ہوا۔ آپ کے پاس اعراب (عربی بدو) آ جا رہے تھے۔ جب وہ آپ کے چہرے مبارک کو دیکھتے تو کہتے یہی چہرہ وہ مبارک چہرہ۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کر دیجئے! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہم سب کی مغفرت فرما۔ میں دوسری طرف سے گھوم کر گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے لیے استغفار کر دیجئے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہم سب کے لیے مغفرت فرمادیجئے۔ میں پھر گھوم کر دوسری طرف گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! (خاص) میرے لیے استغفار کر دیجئے! آپ نے پھر وہی دعا فرمائی: اے اللہ! ہماری مغفرت فرما دے۔ پھر آپ ﷺ تھوکنے لگے تو اس کو اپنے ہاتھ پر تھوکا اور اپنے جوتے پر مسل لیا اس احتیاط سے کہ کہیں کسی کے اوپر نہ گر جائے پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا دن ہے اور کونسا ماہ ہے؟ بے شک تمہارے خون اٹھ۔ پھر چھیلی حدیث کے مثل ذکر فرمایا۔ ابو نعیم

۱۲۹۰۹۔ سہل بن حسین الباہلی کہتے ہیں: مجھے زرارة نے حارث سہمی سے نقل کیا کہ وہ (حارث) نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ نبی اکرم ﷺ نے نیچے ہو کر ان کے چہرے پر ہاتھ پھیرا جس کی وجہ آخر عمر تک ان کے چہرے پر تروتازگی رہی۔ ابو نعیم

۱۲۹۱۰۔ ابی خشعی بن حمیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! یہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے کہا: شہر حرام۔ پوچھا: کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ماہ حرام۔ پوچھا: کونسا دن ہے؟ لوگوں نے کہا: یوم النحر۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں اور آبروئیں تم ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح یہ دن اس ماہ کے اندر (اور اس مقدس شہر کے اندر) پس تمہارے حاضرین تمہارے غائبین کو (یہ بات) پہنچا دیں، میرے بعد تم کفار نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ ابو نعیم

حجۃ الوداع کا خطبہ

۱۲۹۱۱۔ ابو الطفیل عامر بن وائل حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو اپنے اصحاب کو وادی بطناء میں جو قریب قریب درخت ہیں اولاً ان کے نیچے ٹھہرنے سے منع فرمایا۔ پھر کسی کو بھیجا کہ ان درختوں کے نیچے صفائی کر دے اور درختوں کی شاخیں (نیچے ٹٹکنے والی) کتر دے۔ پھر حضور علیہ السلام (قوم کے ساتھ) ان کے نیچے گئے پھر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے لطیف و خیر ذات نے خبر دی ہے کہ کوئی نبی اپنے سے پہلے نبی کی عمر کی نصف عمر سے زیادہ عمر نہیں پاسکا اور میرا خیال ہے میں جلد کوچ کرنے والا ہوں۔ مجھے بلایا جائے گا تو میں لیک کہوں گا۔ اور مجھ سے سوال ہوگا اور تم سے بھی سوال ہوگا؟ پس تم کیا کہنے والے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے رسالت ہم تک پہنچادی اور ہماری خوب خیر خواہی کی پس اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم یہ شہادت نہیں دیتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جنت حق ہے، جہنم حق ہے، موت حق ہے، قیامت

آنے والی ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے اور اللہ پاک قبروں والوں کو دوبارہ اٹھائیں گے۔ لوگوں نے کہا: ہم اس کی شہادت دیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ میرا مولیٰ ہے اور میں مومنوں کا مولیٰ ہوں اور میں مومنوں کے لیے زیادہ مہربان ہوں ان کی جانوں سے، پس جس کا میں مولیٰ ہوں علی اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ! جو اس سے محبت رکھے تو اس سے محبت رکھ۔ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس سے دشمنی رکھ۔ پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تم سے آگے جانے والا ہوں اور تم میرے پاس حوض پر آنے والے ہو۔ اس حوض کی چوڑائی بصری اور صنعاء شہروں کے درمیان جتنی ہے۔ اس میں ستاروں کی بقدر چاندی کے پیالے ہیں۔ اور جب تم میرے پاس حوض پر آؤ گے تو میں تم سے دو اہم بھاری چیزوں کے بارے میں پوچھوں گا پس خیال رکھنا کہ تم میرے پیچھے ان کے ساتھ کیا سلوک رکھتے ہو، سب سے بھاری ایک چیز تو کتاب اللہ ہے، یہ اللہ کی رسی ہے اس کا ایک سر اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا سر تمہارے ہاتھوں میں تھا ہوا ہے۔ پس اس کو مضبوطی سے تھامے رکھو نہ گمراہ ہوا ورنہ کوئی تبدیلی کرو۔ دوسری اہم (بھاری شے) میرا خاندان اور میرے گھر والے ہیں اور مجھے لطیف و خمیر ذات نے خبر دی ہے یہ دونوں چیزیں ہرگز جدا نہ ہوں گی۔ حتیٰ کہ دونوں حوض پر مجھ سے آلیں گی۔ ابن جریر

۱۲۹۱۲۔ موسیٰ بن زیاد بن حذیم اپنے والد کے واسطے اپنے دادا حذیم بن عمرو سعدی سے روایت کرتے ہیں، حذیم کہتے ہیں کہ وہ جتہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ارشاد فرما رہے تھے: آگاہ رہو! تمہارے (ایک دوسرے کے) خون تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر) یوں حرام (و محترم) ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس (مقدس) ماہ کے اندر اور اس مقدس شہر کے اندر، پھر پوچھا: کیا میں نے تم کو (پیغام رسالت) پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہم نعم، اللہ جانتا ہے بے شک۔ ابو نعیم

۱۲۹۱۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے لوگوں کو حج کرایا، پھر آئندہ سال رسول اللہ ﷺ نے جتہ الوداع خود کرایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی۔ اور ابو بکر خلیفہ چنے گئے پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہوں نے لوگوں کو حج کرایا پھر آئندہ سال ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود حج کرایا پھر عمر بن خطاب خلیفہ منتخب ہوئے، انہوں نے عبدالرحمن بن عوف کو حج کرانے بھیجا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ساری خلافت میں خود حج کرایا۔ ابن عساکر

۱۲۹۱۴۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو جتہ الوداع میں اپنی اوٹنی پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شانے پر ہاتھ مارا پھر فرمایا اے اللہ! گواہ رہنا، اے اللہ میں نے اپنے اس بھائی کو، اپنے اس چچا کے بیٹے کو اپنے داماد کو اور اپنی اولاد کے باپ کو (پیغام رسالت) پہنچا دیا۔ اے اللہ جو اس سے دشمنی رکھے تو اس کو اوندھا جہنم میں گرا دے۔ ابن النجار کلام: مذکورہ روایت کی سند میں (ضعیف راوی) اسماعیل بن یحییٰ ہے۔

۱۲۹۱۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم جتہ الوداع میں آپس میں بات چیت کرتے رہتے جبکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہوتے تھے اور ہمیں کوئی علم نہ تھا کہ کیا ہے جتہ الوداع (وہ تو جب اس حج کے بعد آپ علیہ السلام اس دنیا سے رخصت ہوئے تب معلوم ہوا کہ وہ آپ کا وداعی حج تھا)۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر سبج دجال کا ذکر کیا اور اس کا خوب زیادہ ذکر کیا اور فرمایا:

اللہ نے کوئی نبی نہیں بھیجا مگر اس نے اپنی امت کو اس دجال سے ڈرایا، نوح اور ان کے بعد کے سارے نبیوں نے ڈرایا، نیز فرمایا: وہ تمہارے درمیان نکلے گا تم پر اس کی حالت پوشیدہ نہ دینی چاہیے، یاد رکھو اس کی داغی آنکھ کافی ہے اس کی آنکھ کو یا وہ پھولا ہوا انور کا دانہ ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر تمہارے خونوں اور تمہارے اموال کو حرام کر دیا جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اور اس ماہ محترم میں۔ کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب آپ نے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: ہلاکت ہو تمہاری، دیکھو میرے بعد کافر بن کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑانے لگ جانا۔ ابن عساکر

۱۲۹۱۶۔ عن معمر بن مطر (بن طہمان) الوراق عن شہر بن حوشب عن عمرو بن خارجہ، عمرو بن خارجہ کہتے ہیں: میں آپ ﷺ کے پاس آپ کے حج کے موقع پر حاضر ہوا، میں آپ کی اوٹنی کے منہ کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور وہ جگالی کرتی تھی تو اس کا تھوک میرے کندھوں پر گرتا تھا۔ میں

نے آپ کو مقام مٹی میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دیدیا ہے اب کسی وارث کے لیے وصیت کا اختیار باقی نہ رہا۔ آگاہ رہو! اولاد صاحب بستر کی ہے اور بدکار کے لیے پتھر ہیں۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر حاصل شدہ نعمت کا اظہار کیا۔ اور دوسرے الفاظ روایت میں یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت کی تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اور ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی فرمان قبول ہے اور نہ نفل۔

السنن لسعيد بن منصور، ابن جریور، الجامع لعبد الرزاق

۱۲۹۱۷۔ ثوری رحمۃ اللہ علیہ شہر بن حوشب سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے نبی اکرم ﷺ سے سنا اور (اس وقت) نبی اکرم ﷺ کی اونٹنی کا لعاب اس کی ران پر گر رہا تھا۔ اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما اور اسی حالت میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

خاندان نبوت کے لئے صدقہ حلال نہیں

صدقہ میرے لیے حلال نہیں اور میرے گھر والوں کے لیے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اونٹنی کے پشت سے تھوڑا سا اون لے کر ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے برابر بھی (صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں) اور اس کے برابر بھی اگر شخص غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کرے گا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام اپنے کو منسوب کرے گا تو اللہ اس پر بھی لعنت کرے گا۔ اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ بے شک اللہ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دیا ہے پس کسی وارث کے لیے وصیت نہیں رہی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۹۱۸۔ قیس بن کلاب کلابی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں سن رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ کی کمر پر سوار آپ نے لوگوں کو تین مرتبہ پکارا: اے لوگو! اللہ نے تمہارے خونوں کو تمہارے مالوں کو اور تمہاری اولادوں کو ایک دوسرے کے لیے ایسے محترم کر دیا ہے جس طرح یہ دن اس مہینہ میں اور یہ مہینہ اس سال میں محترم ہے۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔ ابن النجار

۱۲۹۱۹۔ وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: اے لوگو! کون سا دن سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ دن اور وہ یوم النحر تھا۔ پھر پوچھا کونسا ماہ سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ماہ۔ پوچھا: کونسا شہر سب سے زیادہ حرمت والا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہی شہر (مکہ) تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزت و آبرو میں سب ایک دوسرے پر حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن اس ماہ (محترم) میں اور اس (محترم) شہر (مکہ) میں اپنے رب جسے ملنے تک محترم ہے۔ پھر پوچھا: کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے عرض کیا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ پھر ارشاد فرمایا: شاہد غائب کو پہنچا دے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۲۹۲۰۔ وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو عرفہ کے دن خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نہیں سمجھتا کہ میں اور تم آئندہ کبھی اس مجلس اکٹھے ہو سکیں گے پھر پوچھا: یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: عرفہ کا دن ہے۔ پوچھا: یہ کونسا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: شہر حرام۔ پوچھا: یہ کونسا ماہ ہے؟ لوگوں نے کہا: ماہ حرام۔

پھر ارشاد فرمایا: تمہارے (ایک دوسرے کے) خون، تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں (ایک دوسرے پر) اس طرح محترم اور حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے اس شہر میں اور اس ماہ حرام میں۔ پھر پوچھا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ ابن عساکر

۱۲۹۲۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں ہمارے درمیان اپنی گئی اونٹنی پر سوار ہو کر کھڑے ہوئے اور اپنے پاؤں رکاب میں ڈال لیے تاکہ اونچے ہو جائیں اور لوگوں کو اونچا سنا سکیں پھر پوچھا: کیا سن رہے ہو اور اپنی آواز آپ نے اونچی فرمائی۔ ایک آدمی نے لوگوں میں سے پوچھا: آپ ہم سے کس چیز کا عہد لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے رب کی عبادت کرو، پنج وقتہ نمازیں پڑھو، مہینے

کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اپنے حکام کی اطاعت کرو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

راوی ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا آپ اس دن کتنی عمر میں تھے۔ فرمایا: میں اس وقت تیس سال کا تھا۔ میں (لوگوں کا اثر دھام) اونٹ سے ہٹا رہا تھا حتیٰ کہ میں رسول اللہ ﷺ کے قریب ہو گیا تھا۔ ابن جریو، ابن عساکر ۱۲۹۲۲۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور تمہارے بعد کوئی اور امت نہیں آئے گی۔ خبردار پس اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، اپنے مہینے کے روزے رکھتے رہو، اپنے دلوں کی خوشی کے ساتھ اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرتے رہو اور اپنے حکام کی اطاعت کرتے رہو تب تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریو، ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی

۱۲۹۲۳۔ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس وقت میں تیس سال کا تھا۔ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میری بات سنو! ممکن ہے تم اپنے اس سال کے بعد مجھے نہ دیکھ پاؤ۔ ایک آدمی نے جلد بازی میں پوچھا: یا رسول اللہ! ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے رب کی اطاعت کرو، پانچ نمازیں پڑھو، اپنے مہینے کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے رب کے گھر کا حج کرو اور اپنے حاکموں کی اطاعت کرو پس تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ ابن جریو ۱۲۹۲۴۔ ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کون سا ماہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس ماہ کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ پھر خود ہی دریافت فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے ہم سمجھے شاید آپ اس شہر کا کوئی اور نام تجویز فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ بلد حرام (شہر حرام) نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر پوچھا: یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ ہم سمجھے شاید آپ اس کا نام تبدیل فرمائیں گے۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون، تمہارے اموال، تمہاری عزتیں تم ایک دوسروں پر یونہی قابلِ حرمت ہیں جس طرح تمہارا یہ دن تمہارے اس شہر حرام میں اور اس ماہ حرام میں محترم ہے۔ عن قریب تم اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو، پس وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

مسلمان کی جان و مال حرمت والے ہیں

۱۲۹۲۵۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے دلوں میں سب سے زیادہ حرمت والا دن تمہارا یہ دن ہے تمہارے اس ماہ میں اور اس شہر میں خبردار! تمہارے خون تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اسی ماہ میں اور اسی شہر میں۔ کیا میں نے تم کو پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔ ابن النجار

۱۲۹۲۶۔ عمرو بن مرة عن رجل من اصحاب النبی ﷺ، ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سرخ اونٹنی پر جس کا تھوڑا کان کٹا ہوا تھا سوار ہو کر ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور پوچھا: جانتے ہو تمہارا یہ کونسا دن ہے؟ جانتے ہو تمہارا یہ کونسا شہر ہے؟ پھر ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن حرام ہے تمہارے

اس شہر (حرام) میں۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۲۷۔ ام الحسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اپنی سواری پر تھے اور حصین میری گود میں تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی بغل کے نیچے سے کپڑا نکال رکھا تھا۔ ابو نعیم

۱۲۹۲۸۔ ام حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر حج کیا۔ میں نے اسامہ اور بلال رضی اللہ عنہما کو دیکھا جو آپ کی سواری کی مہارت تھے ہوئے اونٹنی کے آگے چل رہے تھے۔ ان میں سے ایک اپنا کپڑا اٹھا کر اس سے آپ ﷺ کو گرمی سے بچا رہے تھے حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے ری بجرہ عقبہ فرمائی پھر لوگوں کے (رو برو) کھڑے ہوئے اور اپنا کپڑا اپنی (دائیں) بغل سے نکال کر بائیں شانے پر ڈالا ہوا تھا پھر میں نے کان جتنی مہربوت آپ کے دائیں شانے پر دیکھی۔ پھر آپ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں پھر فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا، کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ اور آپ اپنے ارشادات میں یہ بھی فرما رہے تھے: اگر تم پر کسی ناک کٹے ہوئے حبشی کو امیر بنادیا جائے جو تم کو کتاب اللہ کے ساتھ لے کر چلے تو اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا۔ النسائی

۱۲۹۲۹۔ عداء بن خالد بن ہوذہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کیا۔ میں نے آپ کو دونوں رکابوں میں پاؤں ڈالے کھڑے ہوئے دیکھا، آپ ارشاد فرما رہے تھے: جانتے ہو یہ کون سا مہینہ ہے؟ یہ کونسا شہر ہے؟ بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال تم پر یونہی حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس مہینے میں اور تمہارے اس شہر میں۔ پھر فرمایا: کیا میں نے پیغام پہنچا دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۳۰۔ حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم کو قربانی کے دن رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے (آپس میں ایک دوسرے کے) خون اور (ایک دوسرے کے) اموال اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارے اس دن کی حرمت ہے تمہارے اس ماہ میں اور تمہارے اس شہر میں۔ ابن النجار

کعبہ میں داخل ہونا

۱۲۹۳۱۔ عبد اللہ بن صفوان سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کیا عمل فرمایا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دو رکعت نماز پڑھی۔

ابن داؤد، ابن سعد، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی

۱۲۹۳۲۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت اللہ میں داخل ہوئے تو اس کے سارے کونوں میں دعا فرمائی اور اس میں نماز نہ پڑھی حتیٰ کہ (باہر) نکل آئے۔ جب نکل آئے تو بیت اللہ کے سامنے والے حصے میں دو رکعتیں نماز کی اور فرمائیں اور ارشاد فرمایا: یہ قبلہ ہے۔ مسند احمد، مسلم، العدنی، النسائی، ابن خزیمہ، أبو عوانہ، الطحاوی

۱۲۹۳۳۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی۔ مسند احمد، النسائی

۱۲۹۳۴۔ ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ میں حج کے ارادے سے نکلا اور بیت اللہ میں داخل ہوا، حتیٰ کہ جب میں دونوں ستونوں کے پاس تھا تو وہاں سے بڑھ کر دیوار کے ساتھ چٹ گیا اور پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے میرے برابر میں چار رکعت نماز پڑھیں۔ انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے کہاں نماز پڑھی تھی؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس جگہ، مجھے اسامہ بن زید نے خبر دی تھی کہ آپ ﷺ نے (یہاں) نماز پڑھی تھی۔ میں نے پوچھا: کتنی نماز پڑھی؟ انہوں نے اس بار فرمایا: اس بات پر تو میں اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوں۔ میں ان کے ساتھ ایک عمر بھر رہا لیکن یہ نہ پوچھ سکا کہ آپ ﷺ نے کتنی نماز پڑھی تھی۔

مسند احمد، ابن منیع، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، ابن حبان، ابن ابی شیبہ

۱۲۹۳۵۔ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوا۔ آپ نے بیت اللہ میں صورتیں بنی ہوئی دیکھیں۔ آپ نے پانی کا ایک ڈول منگوایا میں لے کر حاضر ہوا تو آپ (پانی کے ساتھ) ان کو مٹانے لگے اور فرماتے تھے اللہ تعالیٰ قتل کرے ان لوگوں کو جو تصویر بناتے ایسی چیزوں کی جن کو پیدا نہیں کر سکتے۔

ابوداؤد، ابن ابی شیبہ، الطحاوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور۔

بیت اللہ کے اندر داخلہ

۱۲۹۳۶۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ میں داخل ہوا۔ آپ علیہ السلام نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں نے دروازہ بند کر لیا۔ بیت اللہ اس وقت چھ ستونوں پر قائم تھا۔ آپ ﷺ چلے اور جب کعبہ کے دروازے قریب والے دوستوں کے پاس پہنچے تو بیٹھ گئے اللہ کی حمد و ثناء کی، تکبیر و تہلیل کی اللہ سے دعا واستغفار کی پھر کھڑے ہو کر کعبہ کی پشت پر منہ رکھا اور اپنا رخسار اس پر رکھا اپنے سینے اور ہاتھوں کو اس سے ملایا اور اللہ کی حمد و ثناء کی، دعا واستغفار کیا پھر ہر ستون کے پاس جا کر اس کو تکبیر، تہلیل، تسبیح اور ثناء علی اللہ کرتے ہوئے چومنا اور دعا واستغفار کیا۔ پھر نکل کر کعبہ کے سامنے کے حصے میں دو رکعت نماز پڑھی پھر مڑے اور قبلہ اور اس کے دروازے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے فرماتے رہے یہ قبلہ ہے، یہ قبلہ ہے۔

مسند احمد، النسائی، الرویانی، السنن لسعید بن منصور

کلام: مذکورہ روایت ضعف کے حوالے سے محل کلام ہے دیکھئے: المجلد ۳۔

۱۲۹۳۷۔ ابوالطفیل سے مروی ہے کہ میں علی، حسن، حسین اور ابن الحنفیہ کے ساتھ کعبہ میں داخل ہوا ہوں کسی نے بھی اندر نماز نہیں پڑھی۔

۱۲۹۳۸۔ شیبہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعتیں نماز ادا فرمائیں، وہاں دیکھا تو تصویریں تھیں، ارشاد فرمایا: یہ مجھے محو کرنا ہیں۔ آپ کو ان پر بہت غصہ آیا۔ آپ کو ایک آدمی نے عرض کیا: آپ مٹی اور زعفران کا گار بنا کر ان کو لپ کر ادیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ ابن عساکر

۱۲۹۳۹۔ عبد الرحمن الزجاج سے مروی ہے، فرمایا: میں شیبہ بن عثمان کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابو عثمان! لوگوں کا خیال ہے کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے مگر انہوں نے اندر نماز نہیں پڑھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ جھوٹ کہتے ہیں، میرے باپ کی قسم! آپ نے دوستوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔ پھر آپ نے ان ستونوں کے ساتھ اپنا پیٹ اور اپنی کمر ملائی۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۲۹۴۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور فضل رضی اللہ عنہ، اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور طلحہ بن عثمان رضی اللہ عنہما بھی داخل ہوئے۔ میں سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ سے ملا، میں نے پوچھا: نبی ﷺ نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے جواب دیا: ان دوستوں کے درمیان۔ ابن ابی شیبہ

۱۲۹۴۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بیت اللہ میں دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ ابن السجاء

۱۲۹۴۲۔ صفیہ بنت شیبہ سے مروی ہے فرماتی ہیں مجھے بنی سلیم کی ایک عورت نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ جب کعبہ سے نکلے تو عثمان بن طلحہ کو بلایا تھا۔ تو میں نے عثمان بن طلحہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے تم کو کیوں بلایا تھا؟ جب وہ کعبہ سے باہر تشریف لائے تھے؟ عثمان رضی اللہ عنہ بولے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مینڈھے کے دو سنگوں کے متعلق میں تمہیں کہنا بھول گیا کہ ان کو تبدیل کر دینا کیونکہ کسی نمازی کے لیے جائز نہیں ہے کہ نماز پڑھے تو اس کے سامنے کوئی چیز اس کو نماز سے مشغول کر دے۔ البخاری فی التاريخ، ابن عساکر

باب فی العمرة..... عمرۃ سے متعلق باب

۱۲۹۴۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے عمرۃ کی اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہمیں نہ بھولنا۔ یا فرمایا: اے میرے بھائی اپنی دعا میں ہمیں بھی شریک رکھنا۔ آپ کا یہ کلمہ ایسا تھا میں اس کے بدلے دنیا کی ساری دولت پسند نہیں کرتا۔ ابو داؤد، ابن سعد، مسند احمد، ابن داؤد، الترمذی حسن صحیح، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، الشاشی، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۲۹۴۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج سے قبل ذی القعدہ میں تین بار عمرہ فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

۱۲۹۴۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنے حج اور عمرے کے درمیان فصل کرو۔ حج کو حج کے مہینہ میں رکھو اور عمروں کو حج کے مہینوں کے علاوہ میں ادا کرو یہ تمہارے حج اور عمروں کے لیے زیادہ مکمل کرنے والی بات ہے۔

مالک، ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیہقی

۱۲۹۴۶ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حج کے بعد عمرہ کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا: یہ کچھ نہ ہونے سے بہتر ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۲۹۴۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: عمرہ تام یہ ہے کہ تم اس کو اشہر حج (حج کے مہینوں) سے علیحدہ ادا کرو۔ الحج اشہر معلومات حج کے مقرر مہینے ہیں: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ، پس ان مہینوں کو حج کے لیے خالص رکھو۔ عمرہ ان کے علاوہ مہینوں میں کرو۔ السنن للبیہقی

۱۲۹۴۸ ام معقل سے مروی ہے کہ ان کے شوہر نے ان کے اپنے پانی لاؤ کر لانے والے اونٹ کو اللہ کے راستے کے لیے وقف کر لیا (جہاد کے لیے) ان (ام معقل) کا عمرہ کا ارادہ ہوا تو انہوں نے اپنے شوہر سے وہ اونٹ مانگا لیکن انہوں نے دینے سے انکار کر دیا۔ یہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور یہ ماجرا عرض کیا، حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: اس کو اونٹ دیدو بے شک حج و عمرہ بھی اللہ کے راستے ہیں۔ اور ام معقل کو فرمایا: اپنا عمرہ رمضان میں کرنا۔ بے شک رمضان کا عمرہ حج کے برابر ہے، یا حج کو کفایت کرتا ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۹۴۹ ام سلیم انصاریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ان کو) ارشاد فرمایا: جب اول مہینہ ہو تو اس میں عمرہ کر۔ بے شک اس میں عمرہ کرنا حج کے مثل ہے یا حج کی جگہ پوری کرتا ہے۔ ابن زنجویہ

۱۲۹۵۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ذی قعدہ میں دو عمرے اور شوال میں ایک عمرہ فرمایا۔ ابن النجار

کلام:..... مذکورہ روایت ضعیف ہے: اتحادیث ۱۶۹۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکتاب الثانی..... من حرف الحاء

کتاب الحدود من قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول..... حدود کے واجب ہونے اور ان میں چشم پوشی سے متعلق احکام کے بیان میں
اس میں دو فصلیں ہیں۔

فصل اول..... حدود کے واجب ہونے کے بیان میں

۱۲۹۵۱..... رشتے دار اور غیر رشتہ دار (ہر ایک میں) اللہ کی حدود کا نفاذ کرو۔ اور اللہ کے (حکم کو نافذ کرنے کے) بارے میں کسی کو ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ ہونی چاہیے۔ ابن ماجہ عن عیادۃ بن الصامت
۱۲۹۵۲..... تم سے پہلے لوگ اس لیے قہر ہلاکت میں پڑے کیونکہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۲۹۵۳..... اپنے مملوکوں پر بھی حدود جاری کرو۔ السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: حسن الاثر ۴۵۴، ضعیف الجامع ۱۸۴۔

۱۲۹۵۴..... بچہ جب پندرہ سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس پر حدود جاری کرو۔ السنن للبیہقی فی الخلاقیات عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۵۳۸۔

۱۲۹۵۵..... دس سے زائد کوڑے صرف حدود اللہ میں سے کسی حد میں ہی مارے جاسکتے ہیں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی بردۃ بن نیار الانصاری

۱۲۹۵۶..... دس ضربوں سے زیادہ سزا صرف حدود اللہ میں سے کسی حد میں جاری کی جاسکتی ہے۔ البخاری عن رجل

الاکمال

۱۲۹۵۷..... شبہات کی وجہ سے حدود ساقط کر دو۔ ابو مسلم الکجی عن عمر بن عبدالعزیز، مرسلاً

کلام:..... یہ ایک لمبی روایت کا حصہ ہے۔ اور یہ روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۸۷، التمییز ۱۲۔ نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس

روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہے دیکھئے: کشف الخفاء ۱۶۶۔

۱۲۹۵۸ اس کو مارنے کے لیے کھجور کا سونٹکوں والا گچھا اٹھاؤ اور ایک دفعہ اس کے ساتھ اس کو مار کر اس کا راستہ چھوڑ دو۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی عن سعيد بن سعد بن عبادة

۱۲۹۵۹ آدمی جب اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ جماع کر بیٹھے، اگر آدمی نے اس کے ساتھ زبردستی کی ہو تو وہ باندی آزاد ہو جائے گی اور آدمی پر باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب ہوگی۔ اور اگر باندی نے بخوشی آمادگی ظاہر کی ہو تو وہ آدمی کی مملوکہ باندی بن جائے گی اور تب بھی اس باندی کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کرنا واجب الذمہ ہوگی۔ مسند احمد، سمویه عن میمونة عن مسلمة بن المحیق

۱۲۹۶۰ مجھے (حد جاری کرنے میں) کیا مانع ہوتا۔ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ کسی امام (حاکم) کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب اس کے پاس حد کا کوئی کیس آئے تو اس کو جاری نہ کرے۔ بے شک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، پس لوگوں کو بھی معافی اور درگزر سے کام لینا چاہیے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ پاک تمہاری مغفرت کرے۔ بے شک اللہ مغفرت کرنے والا مہربان ہے۔

عبدالرزاق، مسند احمد، ابن ابی الدنيا فی ذم الغضب، الكبير للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح الاسناد

۱۲۹۶۱ مجھے شاق کیوں نہ گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو (جو اس کو سزا دلانے کی فکر میں غلطال ہو)۔

ابونعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

حاکم کے پاس مقدمہ دائر ہونے کے بعد حد جاری کرنا ضروری ہے

۱۲۹۶۲ اس کو میرے پاس لانے سے قبل تجھے یہ خیال کیوں نہ آیا (کہ یہ چھوٹ جائے) بے شک امام (حاکم) کے پاس کوئی حد کا قضیہ آئے

تو اس کو حد جاری کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔ الكبير للطبرانی عن صفوان بن امیة، الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۲۹۶۳ اس (عورت) کو چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا خون نکلنا بند ہو جائے، پھر اس پر حد نافذ کرنا اور اپنے مملوک غلام باندیوں پر بھی حد جاری کیا کرو۔

ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۴ جس نے کوئی گناہ کیا پھر اس پر اس گناہ کی حد جاری کر دی گئی تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہے۔

ابن النجار عن ابن خزيمة بن ثابت عن ابيه

۱۲۹۶۵ جس سے دنیا میں کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اس کو اس کی سزا مل گئی تو اللہ پاک اس سے زیادہ انصاف والا ہے کہ (آخرت میں) اپنے بندہ

کو اس گناہ کی سزا دوبارہ دے۔ اور جس بندے سے کوئی گناہ سرزد ہوا مگر اللہ پاک نے اس کی پردہ پوشی فرمائی اور اس کو معاف کر دیا تو اللہ پاک

اس سے زیادہ کرم والا ہے کہ ایک معاف کی ہوئی چیز میں دوبارہ پکڑ فرمائے۔ مسند احمد، ابن جریر و صحیحہ عن علی رضی اللہ عنہ

۱۲۹۶۶ تم میں سے جس شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوا جس سے اللہ نے منع فرمایا تھا، پھر اس پر حد جاری کر دی گئی تو اللہ پاک اس حد کو اس گناہ

کے لیے کفارہ بنادیں گے۔ مستدرک الحاکم عن خزیمة بن ثابت، صحیح الاسناد

۱۲۹۶۸ جو ظلماً قتل ہوا وہ اس کے گناہوں کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن النجار عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

کلام: روایت ضعیف ہے، دیکھئے: الاقنان ۱۶۰، الدرر المستشر ۳۵۸۔

۱۲۹۶۹ کسی گناہ پر تلوار نہیں اٹھتی مگر اس کو مٹا دیتی ہے۔ الضعفاء للعقيلي عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: الاقنان ۱۶۰، الشذرة ۸۱۵۔

۱۲۹۷۰۔ رجم (سنگساری) اس (زنا) کا کفارہ ہے جو تو نے کیا ہے۔

النسائی، الکبیر للطبرانی وسمویہ، السنن لسنن، المنصور عن الشریذ بن سويد

فصل دوم..... حدود میں چشم پوشی کرنے کے بیان میں

۱۲۹۷۱۔ جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ اگر تم کسی مسلمان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ تو اس کا راستہ خالی کر دو۔ بے شک امام اگر معاف کرنے میں خطا کر دے تو یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ اس سے غلطی سے کوئی سزا جاری ہو جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، سنن الترمذی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:..... مذکورہ روایت کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام نسائی کا قول نقل فرماتے ہیں اس کی سند میں یزید بن زیادہ شامی متروک راوی ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یزید بن زیادہ مشقی حدیث میں ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے الدرر المشرقة ۶۳۳، الشذرة ۴۳۳۔

۱۲۹۷۲۔ شبہات کی وجہ سے حدود ساقط کر دو۔ معزز لوگوں کی لغزشیں معاف کر دیا کرو مگر اللہ کی حدود میں سے کسی حد میں (ان میں) معزز غیر معزز کی تیز کئے بغیر حدود جاری کرو۔ الکامل لابن عدی فی جزء له من حدیث اهل مصر والحزيرة عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۸۷، التمهيز ۱۲۔

۱۲۹۷۳۔ تم لوگ حدود ساقط کر دیا کرو (بائیں طور کہ حاکم کے پاس اس کا فیصلہ نہ لے کر جاؤ) لیکن حاکم کے لیے حدود (ثابت ہونے کے بعد) ساقط کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف روایت ملاحظہ کیجئے: الشذرة ۴۳۳، ضعیف الجامع ۲۶۰۔

۱۲۹۷۴۔ اللہ کے بندوں سے حدود چھوڑ دیا کرو جب تم ان کے لیے خلاصی کی کوئی راہ پاؤ۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷، ضعیف ابن ماجہ ۵۵۴۔
۱۲۹۷۵۔ صاحب مرتبہ لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کیا کرو مگر حدود میں نہیں (یہ حکم حاکم کے لیے ہے)۔

مسند احمد، الادب المفرد للبخاری عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں سند میں عبد الملک بن زید ضعیف راوی ہے۔ جبکہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں الباس بہ کوئی حرج نہیں اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے لہذا روایت مذکورہ حسن ہے عون المعبود ۳۹۱/۱۲۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو تذکرۃ الموضوعات میں شمار کیا ہے ۱۸۹۔ نیز اسنی المطالب میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے ۲۴۲۔ واللہ اعلم بالصواب۔
۱۲۹۷۶۔ سخی کی لغزش کو بھلا دو۔ وہ جب بھی پھسلتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۲۹۷۷۔ اللہ پاک اس بات کو پسند کرتا ہے کہ سخی کے گناہ کے اثرات مٹا دیئے جائیں۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب وابن لآل عن عائشة رضی اللہ عنہا
۱۲۹۷۸۔ صاحب مروت لوگوں کی لغزشوں سے غفور و درگزر کرو۔ ابوبکر بن المرزبان فی کتاب المروءة عن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت کا ضعف ملاحظہ کریں ضعیف الجامع ۲۱۰۲۔

۱۲۹۷۹۔ تمہارے اپنے درمیان جب تک معاملہ ہو حدود و معاف کر دیا کرو کیونکہ حد کا فیصلہ میرے پاس آئے گا تو اس کو نافذ کرنا واجب ہو جائے گا۔
ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... مذکورہ روایت پر ضعف کے حوالہ سے کلام ہے دیکھئے: ۲۴۴۷۔

۱۲۹۸۰۔ صاحب مروت اور مرتبہ والوں کی سزاؤں سے پہلو تہی کرو مگر حدود اللہ میں۔ الاوسط للطبرانی عن زید بن ثابت

کلام: دیکھئے روایت کا ضعف: ضعیف الجامع ۲۳۸۹۔
۱۲۹۸۱ معزز لوگوں کو سزا (دلانے) سے کنارہ کرو۔

۱۲۹۸۲ تنہی کے گناہ سے درگزر کرو۔ کیونکہ تنہی جب بھی لغزش کھاتا ہے اللہ اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔
المدار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

تین قسم کے لوگوں سے درگزر کرو

۱۲۹۸۳ تنہی کے گناہ، عالم کی لغزش اور عادل بادشاہ کی تنہی سے درگزر کرو۔ بے شک جب بھی ان میں سے کوئی لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ التاريخ للخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: روایت ضعیف ہے: المغیر ۴۶، ضعیف الجامع ۲۳۹۱۔
۱۲۹۸۴ اصحاب مراتب کی غلطیوں سے پہلو تہی رہو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان میں سے کوئی پھسلتا ہے تو اس کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ ابن المرزبان عن جعفر بن محمد، مرسل
کلام: روایت محل کلام ہے دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۳۹۲۔
۱۲۹۸۵ تم نے اس کو (یعنی ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ) چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ تائب ہو جاتا اور اللہ بھی اس کی توبہ قبول فرما لیتا۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ہزال، قال الحاکم صحیح ووافقه الذہبی
۱۲۹۸۶ اے ہزال! اگر تو اس پر اپنے کپڑے سے پردہ ڈالتا تو تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن ہزال، الحاکم والذہبی قالا صحیح

الاکمال

۱۲۹۸۷ صاحب عزت لوگوں کی لغزش سے چشم پوشی کر لیا کرو۔ المدار قطنی فی السنن، الخطیب فی التاريخ عن ابن مسعود، الحاکم فی الکلی عن انس رضی اللہ عنہ، ابن حبان، السنن للبیہقی، العسکری فی الامثال عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام: امام محب لوئی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء میں اس روایت پر ضعف کے حوالے سے طویل بحث فرمائی ہے لیکن امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الختمہ میں فرمایا ہے کہ اس حدیث کے کئی طرق ہیں جو روایت کو حسن کے درجے پر پہنچا دیتے ہیں جبکہ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر استثناء کے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ دیکھئے کشف الخفاء ۱۶۲/۱۔
۱۲۹۸۸ اصحاب مراتب کی (چھوٹی موٹی) لغزشوں کو درگزر کر دیا کرو مگر حدود اللہ میں سے کسی حد میں (کوئی رعایت نہیں جبکہ اس کا فیصلہ حاکم کے پاس پہنچ جائے)۔

کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۲۳۲، تذکرۃ الموضوعات ۱۷۹۔

دوسرا باب انواع الحدود

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول.....زنا میں

یہ فصل پانچ فروع پر مشتمل ہے۔

فروع اول.....زنا کی وعید میں

۱۲۹۸۹ زنا فخر (وفاقہ) لاتا ہے۔ القضاء، شعب الایمان للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنهما
کلام:.....روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۳۸، ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۶۔

۱۲۹۹۰ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنے والے پر قیامت کے دن اللہ نظر نہ فرمائے گا اور نہ اس کو پاک کرے گا اور اس کو حکم فرمائے گا: جہنم میں داخل ہو جاؤ دوسرے داخل ہونے والوں کے ساتھ۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضي الله عنهما
کلام:.....روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۱۸۸، کشف الخفاء ۱۲۲۸۔

۱۲۹۹۱ جو زنا کرتا ہے ایمان اس سے نکل جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن شریک
۱۲۹۹۲ ایمان کرتا ہے جو اللہ پاک جس کو چاہتا ہے پہناتا ہے۔ جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان کا کرتا نکال لیا جاتا ہے، اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو اس کو ایمان کا کرتا لوٹا دیا جاتا ہے۔ شعب الایمان للبيهقي عن ابی هريرة رضي الله عنه
کلام:.....روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعیف الجامع ۱۲۲۱، الضعيفۃ ۱۲۷، ۱۵۸۳۔

۱۲۹۹۳ جس نے زنا کیا یا شراب نوشی کی اللہ پاک اس سے ایمان نکال لیتا ہے جس طرح انسان سر سے اپنی قمیص نکال دیتا ہے۔

مستدرک الحاكم عن ابی هريرة رضي الله عنه

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۶۱۰، الضعيفۃ ۱۲۷۔

۱۲۹۹۴ شرک کے بعد اللہ کے نزدیک کوئی گناہ اس نطفہ سے بڑا نہیں جس کو آدمی اس شرم گاہ میں رکھتا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں۔

ابن ابی الدنيا عن الهيثم بن مالک الطائفي

غائب شخص کی بیوی سے زنا کرنا زیادہ بڑا گناہ ہے

۱۲۹۹۵ جو شخص کسی غائب شوہر والی عورت کی شرم گاہ پر بیٹھا اللہ پاک قیامت کے دن اڑ دے گا اس پر مسلط فرما دیں گے۔

مسند احمد عن ابی قتاد

کلام:.....روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۵۷۹۴، الکشف الاکمل ۹۵۶۔

۱۲۹۹۶ زنا پر کھڑا ہونے والا بت کی پوجا کرنے والے کی مثل ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق وابن عساکر عن انس رضي الله عنه
کلام:.....ضعیف الجامع ۵۹۴۳۔

۱۲۹۹۷ جو عورت (گھر کا) مال گھر والوں کے علاوہ کسی کو دے اس باندی کی سزا کا نصف ہے۔ المصنف لعبد الرزاق عن ثوبان
فائدہ: جو عورت بدکاری کی غرض سے اپنے کسی آشنا پر اپنے گھر اور شوہر کا مال لٹائے اس کے لیے باندی کی زنا کی سزا جو پچاس کوڑے ہے اس کا نصف یعنی پچیس کوڑے ہیں۔

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۵۲۲۔

۱۲۹۹۸ جس نے کسی (کی عورت) کے ساتھ زنا کیا اس (کی عورت) سے بھی زنا کیا جائے گا خواہ اس کے اپنے گھر کی چار دیواری میں (کیا جائے)۔

ابن التجار عن انس رضي الله عنه

کلام: روایت ضعیف ہے: دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰، التقریب ۲۳۱/۲۔

۱۲۹۹۹ بندہ جب زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل کر اس کے سر پر مثل سائے کے چلا جاتا ہے، جب بندہ نکال لیتا ہے تو اس کا ایمان واپس آ جاتا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۰۰۰ جب کسی ہستی میں زنا اور سود عام ہو جاتا ہے تو وہ لوگ اپنے اوپر اللہ کا عذاب واجب کر لیتے ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۰۱ زانیوں پر اللہ کا غضب شدید ہوتا ہے۔

ابو سعد الجریاذقانی فی جزئہ و ابو الشیخ فی عوالیہ، مسند الفردوس للذیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: کشف الخفاء ۳۶۹، ضعیف الجامع ۸۵۸۔

۱۳۰۰۲ اس عورت پر اللہ کا غضب شدید ترین ہوتا ہے جو کسی خاندان میں ایسا لڑکا شامل کر دیتی ہے جو ان میں سے نہیں ہوتا پھر وہ ان کی باپردہ عورتوں کے پاس آتا جاتا ہے اور ان کے مال و دولت میں (نا جائز) حصہ دار بن جاتا ہے۔ مسند البزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
فائدہ: یعنی زنا کے نتیجے میں ہونے والے بچے کو شوہر کی اولاد باور کرا کر اس کے خاندان میں شامل کر دیتی ہے۔

کلام: ضعیف الجامع ۱۷۳۴۔

۱۳۰۰۳ زانی (قیامت کو) اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے آگ سے بھڑکتے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن عبداللہ بن بشر
کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کو محمد بن عبداللہ بن بسر نے اپنے والد کے طریق سے نقل کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ
بقیہ روایت ثقہ ہیں۔ مجمع الزوائد ۶/۲۵۵

غالباً اسی وجہ سے علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعف کے حوالے سے ضعیف الجامع ۱۳۶۵ پر نقل فرمایا ہے۔

۱۳۰۰۵ ساتوں آسمان، ساتوں زمین اور پہاڑ بوڑھے زنا کار پر لعنت کرتے ہیں۔ اور قیامت کے روز زانیوں کی شرم گاہوں کی بدبو سارے جہنمیوں کو تکلیف دے گی۔ مسند البزار عن بریدۃ

کلام: یہ روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طرح مروی ہے امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں طرح اس کو روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں صالح بن حبان ضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔ ضعیف الجامع ۱۳۶۹

۱۳۰۰۶ عنقریب میری امت عورتوں کی شرم گاہوں اور ریشم کے لباس کو حلال سمجھ لے گی۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۱۱۷۔

زنا کی چار آفتیں

۱۳۰۰۷ زنا سے بچو۔ بے شک اس میں چار آفتیں ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، رزق ختم ہو جاتا ہے، رحمن کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے اور جہنم میں پیشگی کا ذریعہ بنتا ہے۔ الاوسط للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: روایت کی سند میں عمرو بن جمیع متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔ التقریب ۲۳۲/۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۳۷۔

۱۳۰۰۸ جو عورت (نا جائز اولاد کے ذریعہ کسی قوم میں ایسا فرد داخل کرے جو ان میں سے نہیں ہے تو اللہ کے ہاں اس عورت کی کچھ اہمیت نہیں اور اللہ پاک اس کو اپنی جنت میں داخل نہ فرمائے گا۔ جو آدمی اپنی اولاد کا انکار کرے اور وہ (اولاد) اس کو (حسرت بھری نگاہوں سے) دیکھ رہی ہے تو اللہ پاک قیامت کے دن اس سے پھر حجاب فرمائے گا اور اس روز اس کو اولین و آخرین سب کے سامنے رسوا و فضیحت کرے گا۔

ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: زوائد ابن ماجہ میں مذکور ہے کہ اس مذکورہ روایت کی سند ضعیف ہے کیونکہ اس میں یحییٰ بن حرب ضعیف راوی ہے۔ ابن ماجہ کتاب الفرائض باب من انکر ولدہ رقم ۴۳۳۷، نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۲۲۲۱۔

۱۳۰۰۹ عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کو یوس و کنار کرنا اور رگڑنا ان کے آپس کا زنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن واثلة یہی روایت مسند ابی یعلیٰ میں بایں الفاظ مذکور ہے سحاق النساء بینہن زنا جبکہ طبرانی کے الفاظ ہیں السحاق بین النساء زنا بینہن۔ مسند ابی یعلیٰ کی روایت کے رجال ثقافت ہیں۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۶/۲۵۶۔

کلام: مذکورہ روایت طبرانی محل کلام ہے دیکھئے المغیر ۷/۸، ضعیف الجامع ۳۳۳۸۔ عورتوں کا (شہوت کے مارے) آپس میں ایک دوسرے کو بھینچنا ان کا آپس کا زنا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن واثلة سحاق النساء زنا بینہن

کلام: روایت محل کلام ہے دیکھئے: اسنی المطالب ۵۰، ضعیف الجامع ۳۲۶۲۔

۱۳۰۱۱ لوگوں کی عورتوں سے پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن بن جائیں گی۔ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کا سلوک رکھو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی برتے گی۔ اور جس شخص کے پاس اس کا کوئی (مسلمان) بھائی اپنی غلطی کی معذرت کرنے آئے خواہ وہ حق پر تھا یا باطل پر تو اس اپنے بھائی کی معذرت قبول کرنا چاہیے۔ اگر اس نے ایسا نہ کیا تو وہ میرے پاس (کل کو) حوض پر نہ آ سکے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں سدید ضعیف ہے۔ مستدرک الحاکم کتاب البر والصلۃ ۱۵۴۳۔ نیز دیکھئے: ضعیف الجامع ۳۷۱۵، الضعیفۃ ۲۰۴۳۔

۱۳۰۱۲ پاکدامن رہو، تمہاری عورتیں پاکدامن ہو جائیں گی۔ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔ اور جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی سے کسی چیز پر معذرت کی جو اس بھائی کو اس کی طرف سے پہنچی تھی مگر اس نے اس کی معذرت قبول نہ کی تو وہ میرے پاس حوض پر نہ آ سکے گا۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: اسنی المطالب ۸۸۶، الترمذی ۲۷۲۲۔ روایت محل کلام ہے۔

۱۳۰۱۳ پاکدامنی برتو تمہاری عورتیں پاکدامن ہو جائیں گی۔ ابوالقاسم بن بشیر فی امالیہ، الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام: روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۰۵، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۰۔

قوم لوط کے دس بڑے گناہ

۱۳۰۱۴ دس مہلک گناہ جن پر قوم لوط چلی، جن کے سبب وہ ہلاک ہوئے میری امت ان میں بھی ایک اور گناہ کا اضافہ کرے گی۔ آدمیوں کا ایک دوسرے سے مباشرت کرنا، غلیلوں کے ساتھ پتھر مارنا، سنگ بازی کرنا، حمام میں کھیلنا، دف بجانا، شراب نوشی کرنا، ڈاڑھی کاٹنا، مونچھیں لمبی کرنا، سیٹی بجانا، تالیاں پیٹنا، ریشم پہننا اور میری امت ان میں ایک گناہ کا اضافہ کرے گی وہ ہے عورتوں کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ مباشرت کرنا۔ ابن عساکر عن الحسن، مرسلاً

کلام: حدیث پر علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے کلام فرمایا ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۳۷۱۵، الضعیفۃ ۱۲۳۳۔

۱۳۰۱۵ عورت عورت کی شادی نہ کرے اور نہ عورت اپنی شادی خود کرے۔ بے شک وہ زانیہ ہے جو اپنا نکاح خود کرے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ابن ماجہ کتاب النکاح باب لا نکاح الا بولی رقم ۱۸۸۲۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں جمیل بن حسین عتکی ہے جس

کے متعلق صرف سلمۃ اندکی کا ثقہ کا قول مروی ہے۔ جبکہ باقی رجال ثقات ہیں۔ بنا بریں اس پر کلام کیا گیا ہے دیکھیے: ضعیف ابن ماجہ ۴۱۲، ضعیف الجامع ۶۲۱۳۔

الاکمال

۱۳۰۱۶ میری امت کے اعمال مجھ پر ہر جمعہ کو پیش کئے جاتے ہیں اور اللہ کا غضب زانیوں پر شدید ترین ہوتا ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۰۱۷ زنا فقر کو پیدا کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، الکامل لابن عدی، الحاکم فی تاریخ، القضاعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کلام: روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۳۸، ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۱۶۔

۱۳۰۱۸ اللہ عزوجل زانی بوڑھے اور زانیہ بڑھیا کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔ الکبیر للطبرانی فی السنۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اوسط میں اپنے شیخ موسیٰ بن سہل سے اس کو روایت کیا ہے اور میں اس کو نہیں جانتا جبکہ اس کے باقی راوی ثقہ ہیں مجمع الزوائد ۶/۲۵۵۔

۱۳۰۱۹ اے نو جوانان قریش! زنا کاری مت کرو۔ یاد رکھو! جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے لیے جنت ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

زنا سے بچنے پر جنت کی بشارت

۱۳۰۲۰ اے قریش کے جوانو! زنا مت کرو۔ بے شک جس کی جوانی غلط کاری سے محفوظ رہی وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۱ اے قریش کے نو جوان! زنا سے بچو، اس میں چھ آفات ہیں: تین دنیا کی اور تین آخرت کی، دنیا کی تین یہ ہیں: چہرے کی رونق چلی جاتی ہے، فقر و فاقہ آجاتا ہے اور عمر گھٹ جاتی ہے۔ آخرت کی تین یہ ہیں: اللہ کی ناراضگی ہوتی ہے، حساب سخت لیا جاتا ہے اور جہنم میں ہمیشہ کے لیے ڈال دیا جاتا ہے۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی وضعفہ ابو الفتح الراشدی فی جزئہ والرافعی عن خذیفۃ کلام: روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۱۲۷۔

۱۳۰۲۳ جس نے کسی محرم کے ساتھ زنا کیا وہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ المصنف لعبد الرزاق عن مجاہد، مرسلًا

۱۳۰۲۴ جو زنی محرم کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہو جنت میں داخل نہ ہوگا۔

الخرائطی عن ابن عمرو، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۲۵ جو عورت مال غیر اہل خانہ کو دے اس کے لیے باندی کے عذاب کا نصف ہے۔ المصنف لعبد الرزاق عن الحکم بن ثوبان مرسلًا شرح کے لیے روایت ۱۲۹۹۷ ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۰۲۶ ہر بنی آدم پر زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جو اس کو پہنچ کر رہے گا۔ پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے، پاؤں کا زنا چلنا ہے، کان کا زنا سننا ہے، ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے اور دل تمنا کرتا ہے پھر شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا اس کو جھٹلاتی ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

دوسری فرع..... زنا کے مقدمات (اسباب) میں

اور اجنبیہ عورت کے ساتھ تنہائی کی ممانعت میں

۱۳۰۲۷ میں نو جوان مرد اور نو جوان عورت کو دیکھا پس میں ان دونوں پر شیطان کی طرف سے مطمئن نہیں۔

۱۳۰۲۸ مسند احمد، الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ، الترمذی حسن صحیح
تین عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان تم میں سے ہر کسی میں خون کی طرح دوڑتا ہے (صحابہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: ہم نے پوچھا: اور کیا آپ میں بھی؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور ہاں مجھ میں بھی لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے (یعنی بے ضرر ہو گیا ہے)۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ
کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو کتاب الرضا باب رقم ۷۱۲ پر روایت کر کے حدیث غریب یعنی حدیث کے ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۲۷۔

۱۳۰۲۹ خبردار! کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ایک کمرے میں رات نہ گزارے مگر یہ کہ وہ اس کے نکاح میں ہو یا وہ اس کا ذی مہرم ہو۔

۱۳۰۳۰ کیا بات ہے جب بھی ہم اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلتے ہیں تو ان (منافقوں) میں ایک آدھا ضرور پیچھے رہ جاتا ہے اور بکرے کی طرح (شہوت سے) بلبلا تا پھرتا ہے پھر کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دے کر برائی پر آمادہ کرتا ہے۔ میں ایسے کسی پر قادر ہوا تو اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔ مسند احمد، مسلم عن جابر بن سمرة، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
آج کے اس دن کے بعد کوئی مرد کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو ہرگز داخل نہ ہوا لایہ کہ اس کے پاس ایک یا دو آدمی ہوں۔

۱۳۰۳۱ مسند احمد، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کوئی مرد کسی مرد کو اپنی عورت کی خلوت کی باتیں نہ بتائے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کو اپنے مرد کی خلوت کی باتیں بتائے۔ مگر اولاد یا والد کو (ضرورت کے موقع پر آگاہ کیا جاسکتا ہے)۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں ایک مجہول راوی ہے عون المعبود ۶۱۱/۱۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۵۸، ۱۲۶۔

الاکمال

۱۳۰۳۳ ... اباعد! لوگوں کو کیا ہو گیا، جب ہم غزوہ پر جاتے ہیں تو ان میں سے کوئی پیچھے ہمارے گھروں میں رہ جاتا ہے۔ اس کو بکرے کی طرح (شہوت کی وجہ سے) آوازیں نکلتی ہیں۔ بہر حال میرے پاس ایسا کوئی فرد لایا گیا تو میں اس کو عبرت ناک سزا دوں گا۔

۱۳۰۳۴ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
اس شخص کی مثال جو غیر موجود شوہر والی عورت کے بستر پر بیٹھے اس شخص کی ہے جس کو قیامت کے دن شیر نوچ رہے ہوں گے۔

۱۳۰۳۵ الکبیر للطبرانی، الخواطر فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو رجال الطبرانی ثقات
عورتوں کی خلوت میں جانے سے گریز کر۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہیں ہوتا مگر شیطان ان کے درمیان ضرور آ جاتا ہے اور کوئی آدمی کسی ایسے خنزیر کے ساتھ جو گاڑے کچڑ میں لتھڑا ہوا ہو کر گڑ کر چلے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی ایسی عورت کے شانے سے اس کا شانہ چھوئے جو اس کے لیے حلال نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۶ جہاد میں جانے والوں کی عورتوں کی حرمت کا لحاظ کرو۔ ان کی حرمت تمہاری ماؤں کی حرمت کی طرح ہے۔

ابوالشیخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت محل کلام ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۲۲۴۰۔

غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے کی ممانعت

۱۳۰۳۷ عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جب وہ تنہا ہوں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! دیور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: دیور تو موت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

۱۳۰۳۸ ان غیر موجود شوہر والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اور آپ کے اندر؟ ارشاد فرمایا: اور میرے اندر بھی، مگر اللہ نے اس پر میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے (یعنی اب وہ بے ضرر ہو گیا ہے)۔

النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۳۹ غیر موجود محرم والی عورتوں کے پاس نہ جایا کرو۔ بے شک شیطان خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۴۰ جو آدمی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ نہ محرم عورت کے ساتھ خلوت گزینی کرے الا یہ کہ اس کے ساتھ عورت کا کوئی محرم ہو۔ عبدالرزاق عن طاؤس، مرسلاً

۱۳۰۴۱ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت میں نہ جائے الا یہ کہ اس کے ساتھ کوئی محرم ہو۔ اور نہ کوئی عورت کسی محرم کے بغیر سفر کرے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۲ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن سلیمان بن بريدة عن ابیہ، اخرجه الحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي

۱۳۰۴۳ کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ جائے الا یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔ اور جو جائے وہ اس بات کا یقین رکھے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۴ کوئی آدمی کسی عورت کے پاس ہرگز داخل نہ ہو اور نہ اس کے ساتھ سفر کرے مگر یہ کہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم ہو۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۵ کسی آدمی کے سر میں لوہے کی کنگھی رگڑی جائے حتیٰ کہ وہ ہڈی تک پہنچ جائے اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ کوئی ایسی عورت اس کو

چھوئے جو اس کے لیے محرم نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن معقل

۱۳۰۴۶ اللہ پاک ایسے گھر پر لعنت فرماتا ہے جس میں کوئی منث (بھجوا) داخل ہوتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۴۷ اے ائمہ مدینہ سے نکل جا اور حمراء الاسد چلا جا۔ وہیں تیرا رہن سہن ہونا چاہیے۔ اور مدینہ میں ہرگز داخل نہ ہو۔ ہاں صرف لوگوں کی

عید کا دن ہو تو آسکتا ہے۔ الباوردی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... اللہ حفظ و امان میں رکھے۔ یہ حکم اصلی منثوں کے لیے ہے۔ جبکہ ہمارے زمانے میں جو بناوٹی بھجورے گھروں میں پھرتے ہیں

ان کے لیے گھروں میں داخل ہونا کس قدر سخت ممنوع ہوگا۔

بد نظری

۱۳۰۴۸ ہر ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ ہے۔ لہذا آنکھوں کا زنا (بد نظری) دیکھنا ہے، زبان کا زنا بولنا ہے، کانوں کا زنا سننا ہے، ہاتھ بھی زنا

کرتے ہیں، پس ان کا زنا پکڑنا ہے، پاؤں بھی زنا کرتے ہیں پس ان کا زنا چلنا ہے اور منہ بھی زنا کرتا ہے اس کا زنا بوسہ لینا ہے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۴۹ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم پر زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے، جو اس کو لاحالہ پہنچ کر رہتا ہے۔ پس آنکھوں کا زنا بد نظری ہے، زبان کا زنا بولنا ہے۔ نفس تمنا کرتا ہے اور لچاتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۰۵۰ جب تم میں سے ایسی کسی عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ آکر اپنی گھر والی کے ساتھ، ہم بستر ہو جائے کیونکہ اس کے ساتھ وہی کچھ ہے۔ ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۱ عورت جب متوجہ ہوتی ہے تو شیطان کی صورت میں متوجہ ہوتی ہے پس جب تم میں سے کوئی کسی خوبصورت عورت کو دیکھے جو اس کو بہا جائے تو وہ اپنے گھر والی کے پاس آئے۔ بے شک اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔

الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، قال الترمذی حسن غریب

کسی کی شرمگاہ کو دیکھنا ممنوع ہے

۱۳۰۵۲ کوئی آدمی کسی دوسرے آدمی کی شرمگاہ نہ دیکھے، کوئی عورت کسی عورت کی شرمگاہ نہ دیکھے۔ کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھی ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ وردی ابن ماجہ صدرہ

۱۳۰۵۳ اے علی! ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ اٹھا۔ تیرے لیے پہلی نظر معاف ہے۔ دوسری نہیں۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ

۱۳۰۵۴ جب تم میں سے کوئی حسین عورت کو دیکھے جو اس کو اچھی لگے تو وہ اپنی گھر والی کے پاس آجائے بے شک شرمگاہ تو ایک ہے، اس کے پاس بھی وہی ہے جو اس کے پاس ہے۔ الخطیب فی التاریخ عن عمر رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۴۹۶۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۳۰۵۵ آنکھ کا زنا بد نظری ہے۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن علقمة بن الحارث

۱۳۰۵۶ عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں پیٹھ دکھاتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے جو اس کو بہا جائے تو اپنی اہلیہ کے پاس آجائے۔ اس سے اس کے دل کی وہ کیفیت دور ہو جائے گی۔ مسند احمد، ابوداؤد، عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۷ زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے۔ ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۵۸ اپنی نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، التسانی عن جریر

نظر کی حفاظت پر حلاوت ایمانی کی بشارت

۱۳۰۵۹ جس مسلمان کی نظر کسی عورت پر پڑی پھر اس نے اپنی نظر نیچے کر لی تو اللہ پاک اس کو ایسی عبادت کی توفیق بخشے گا جس کی لذت وہ اپنے قلب میں محسوس کرے گا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۵۲۲۱۔

۱۳۰۶۰ عورتوں کے پاس جانے سے اجتناب کرو۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، التسانی عن عقبۃ بن عامر

۱۳۰۶۱ عورتوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے پرہیز برتو۔ بے شک جو کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے جبکہ عورت کے ساتھ اس کا کوئی محرم نہ ہو

تو ضرور وہ اس کے متعلق برے خیال میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ الحکیم فی کتاب اسرار الحج عن سعد بن مسعود
کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۱۳۔

۱۳۰۶۲۔ آنکھیں زنا کرتی ہیں، ہاتھ زنا کرتے ہیں، پاؤں زنا کرتے ہیں اور شرم گاہ زنا کرتی ہیں۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۳۔ نظریں نیچی رکھو، شریر و مفسد لوگوں سے پرہیز کرو اور اہل جہنم کے اعمال سے اجتناب برتو۔ الکبیر للطبرانی عن الحکم بن عمیر
کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۹۶، ضعیف الجامع ۳۹۱۵۔

۱۳۰۶۴۔ ابن آدم کے لیے زنا کا حصہ لکھ دیا گیا ہے، جو اس کو لا محالہ مل کر رہے گا۔ پس آنکھوں کا زنا بند نظری ہے، کانوں کا زنا (شہوت سے) سنا ہے، زبان کا زنا (شہوت سے) کلام کرنا ہے، ہاتھ کا زنا (شہوت سے) پکڑنا ہے، پاؤں کا زنا (شہوت سے) قدم اٹھانا ہے، دل خواہش کرتا ہے اور تمنا کرتا ہے اور پھر شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۵۔ کسی کے سر میں لوہے کی ٹنگھی سے چھید کئے جائیں یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ کسی ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لیے حلال نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

الاکمال

۱۳۰۶۶۔ کیا تم بھی دونوں اندھی ہو؟ کیا تم اس کو نہیں دیکھ سکتیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی حسن صحیح عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
فائدہ:..... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور ایک اور حضور ﷺ کی بیوی گھر میں تھیں اٹتے میں ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ دونوں نے پروے کی ضرورت محسوس نہ کی۔ حضور ﷺ نے دونوں بیویوں سے پردہ نہ کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا بیو نابینا ہیں ان سے کیا پردہ! تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۰۶۷۔ عورت اہلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ پس جس کی نظر کسی خوبصورت عورت پر پڑے پھر وہ اللہ عزوجل کی رضا و خوشنودی کے لیے اپنی نگاہ چینی کر لے تو اللہ پاک اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی لذت وہ (اپنے دل میں) محسوس کرتا ہے۔

ابن النجار عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۸۔ نظر اہلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جو اس کو میرے خوف کی وجہ سے بچالے میں اس کے بدلے اس کو ایسا ایمان نصیب کرتا ہوں جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں محسوس کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۶۹۔ میرے پاس سے فلانی عورت گزری تو میرے اندر عورتوں کی قربت کی شہوت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ میں اٹھ کر اپنی ایک اہلیہ کے پاس آیا اور اپنی شہوت اس سے پوری کی۔ اسی طرح تم کیا کرو۔ بے شک تمہارے اعمال میں سے عمدہ ترین اعمال حلال چیزوں سے اپنی خواہش پوری کرنا ہے۔

مسند احمد، الحکیم، الکبیر للطبرانی عن ابی کبشہ

۱۳۰۷۰۔ جو آدمی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اس کو اچھی لگے تو وہ اٹھ کر اپنی اہلیہ کے پاس چلا جائے۔ بے شک اس کے پاس بھی ویسی شے ہے جو اس کے پاس ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۰۷۱۔ عورتوں کے لیے اسی طرح مردوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے جس طرح مردوں کو عورتوں کی طرف دیکھنا مکروہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۰۷۲۔ ایک نظر پڑنے کے بعد دوسری نظر ڈالنے سے اجتناب کرو۔ بے شک پہلی تمہارے لیے (معاف) ہے۔ دوسری تم پر وبال ہے۔

الحاکم فی الکنی عن بريدة رضی اللہ عنہ

اچانک نظر پڑ جائے تو معاف ہے

۱۳۰۷۳ پہلی نظر بھول چوک ہوتی ہے، دوسری نظر جان بوجھ کر ہوتی ہے اور تیسری نظر ہلاک کر دیتی ہے۔ مؤمن کی عورتوں کے حسن و جمال میں نظر شیطان کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اللہ کی خشیت اور جنت کے اشتیاق میں اپنی نظر کو بچالیا اللہ پاک اس کو اس کے بدلے ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرمائیں گے جس کی لذت وہ محسوس کرے گا۔

حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۰۷۴..... اپنی نگاہ پھیر لے۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی حسن صحیح؛ النسائی عن ابی زرعۃ بن عمرو بن جریو عن جدہ فائدہ:..... مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ۱۳۰۵۸۔

۱۳۰۷۵..... بد نظری ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ جس نے اس کو اللہ کے خوف سے روک لیا اللہ پاک اس کو ایسا ایمان نصیب فرمائیں گے جس کی حلاوت کو وہ اپنے قلب میں محسوس کر لے گا۔ مستدرک الحاکم عن حذیفہ رضی اللہ عنہ کلام:..... امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر امام حاکم سے اختلاف فرمایا ہے اور سند پر کلام کیا ہے نیز دیکھئے: الاقان ۲۱۹۳۔ ۱۳۰۷۶..... عورت کے حسن و جمال پر پڑنے والی نظر ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہوتی ہے جو اس کو پھیر لیتا ہے اللہ اس کو ایسی عبادت کی توفیق مرحمت فرماتا ہے جس کی حلاوت کو وہ محسوس کرتا ہے۔ الحکیم عن علی رضی اللہ عنہ ۱۳۰۷۷..... اپنی نظریں بادشاہوں کے لڑکوں سے نہ بھرو۔ ان کا فتنہ تو کنواری لڑکیوں کے فتنے سے زیادہ سخت ہے۔

الکامل لابن عذی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی سند میں عمرو بن عمرو والطحان ہے جو ثقہ راویوں سے باطل اور من گھڑت روایتیں منسوب کرتا ہے۔ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ممنوع ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ یہ روایت اس (عمرو) کی آفت زدہ ہے۔ امام محبوفی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفاء رقم ۳۰۵۳ پر اس کو (موضوع کے حوالے سے) شمار کیا ہے۔ الامالی میں بھی اس کو موضوع کہا گیا ہے۔

سیدنا ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فصل..... من الاکمال

۱۳۰۸۳..... کوئی عورت دوسری عورت سے مباشرت کرتی ہے تو وہ دونوں زانیہ شمار ہوتی ہیں۔ اسی طرح کوئی مرد دوسرے مرد سے مباشرت کرتا ہے تو وہ بھی دونوں زانیہ شمار ہوتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۳۰۸۴..... کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا نہ ہو اور نہ کوئی دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں اکٹھا ہو۔

مسند احمد، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۰۸۵..... کوئی آدمی کسی آدمی کے ساتھ مل کر نہ لیٹے سوائے باپ بیٹے کے۔ الحاکم فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۰۸۶..... آدمی آدمی کے ساتھ نہ لیٹے اور نہ عورت عورت کے ساتھ۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۰۸۷..... کوئی آدمی دوسرے آدمی کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کے ساتھ۔ کسی آدمی کے لیے کسی دوسرے آدمی کی شرم گاہ دیکھنا جائز نہیں اور نہ کسی عورت کے لیے دوسری عورت کی شرم گاہ دیکھنا جائز ہے۔ عبد الرزاق عن زید بن اسلم، مرسلاً

تیسری فرع..... ولد الحرام

- ۱۳۰۸۸۔ ولد الحرام اگر اپنے ماں باپ والا عمل کرے تو وہ تیسرا اثر ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام..... روایت کی سند میں محمد بن ابی لیلیٰ کمزور یا داشت کا مالک تھا مجمع الزوائد ۶/۲۵۷، روایت ضعیف ہے دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۵۲۔
- ۱۳۰۸۹۔ زنا کے نتیجے میں ہونے والا بچہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۹۵۶، التقریۃ ۲۲۸/۲۔
- ۱۳۰۹۰۔ ولد الزنا تین میں تیسرا اثر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام..... روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعۃ ۳۶۶، المنتاہیۃ ۱۲۸۲۔
- ۱۳۰۹۱۔ ولد الزنا پر اپنے والدین کے گناہ کا کچھ بوجھ نہیں۔ المصنف لابن ابی شیبہ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

الاکمال

- ۱۳۰۹۲۔ میری امت خیر پر رہے گی۔ ان کا معاملہ ٹھیک رہے گا جب تک حرام کی اولادیں کثیر نہ ہو جائیں، جب وہ کثیر ہو جائیں گی تو مجھ ڈر ہے کہ اللہ پاک ان پر عمومی عذاب نہ بھیج دے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن میمونۃ الحدیث صحیح أوحسن مجمع الزوائد ۶/۲۵۷۔
- ۱۳۰۹۳۔ لوگوں پر ظلم صرف ولد الحرام ہی کرتا ہے، کیونکہ اولاد میں والد کا اثر ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۰۹۴۔ لوگوں پر ظلم صرف ظلم (زنا) کی اولاد ہی کرتی ہے یا وہ جس میں اس کا کچھ اثر ہو۔
- الخرائطی، ابن عساکر عن بلال بن ابی بردۃ بن ابی موسیٰ عن ابیہ عن جدہ
- ۱۳۰۹۵۔ زنا کی اولاد جنت میں داخل نہ ہوگی۔ نہ اس کی اولاد اور نہ اولاد کی اولاد۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام..... مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل اعتبار ہے۔ دیکھئے: ترتیب الموضوعات ۹۱۱، التقریۃ ۲۲۸/۲۔
- ۱۳۰۹۶۔ جنت میں زنا کی اولاد داخل نہ ہوگی۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو
- کلام..... روایت موضوع ہے: الاقنان ۲۳۶۶، الاسرار المرفوعۃ ۶۰۰۔
- ۱۳۰۹۷۔ اللہ پاک نے جہنم کے لیے جن کو پیدا کرنا تھا پیدا کیا اور اولاد الزنا بھی انہی میں سے تھی جن کو جہنم کے لیے پیدا کیا تھا۔
- الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- کلام: ... مندر الفردوس للدیلمی کی مرویات موضوع یا ضعیف ہونے سے خالی نہیں ہوتی۔

چوتھی فرع..... زنا کی حد میں

- ۱۳۰۹۸۔ میری بات سنو! میری بات سنو! اللہ پاک نے ان (زانیوں) کے لیے راستہ نکالا ہے: کنوارا کنواری سے بدکاری کر تو ان کو سو سو کوڑے اور ایک ایک سال جلاوطن کرو۔ اور شادی شدہ شادی شدہ سے کرے تو سو کوڑے مارو اور سنگسار کرو۔
- مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن عبادة بن الصامت
- ۱۳۰۹۹۔ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو اس عورت کو ضرور کرتا۔ البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۳۱۰۰۔ احسان کے دو معنی ہیں نکاح (جس کے بعد طوطی ہو) اور پاکدامنی۔
- ابن ابی حاتم، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ عن عبد اللہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۲۷۲

۱۳۱۰۱۔ دونوں شادی شدہ ہوں تو دونوں کو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیے جائیں گے اور دونوں کنوارے ہوں تو ان کو کوڑے مارے

جائیں گے اور جلاوطن کیا جائے گا۔ التاریخ للحاکم عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۳۱۰۲۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ کتاب اللہ کے ساتھ کرتا ہوں۔ نو مولود بچی اور بکریاں۔ جو تیرے بیٹے نے عورت کو زنا کے بدلے دی تھیں تجھے واپس ملیں گی اور تیرے بیٹے پر سو کوڑوں کی سزا اور ایک سال کی جلاوطنی ہوگی اور اس شخص کی بیوی۔ جس نے زنا کر دیا ہے پر سنگساری کی سزا ہے (پھر آپ نے اپنے صحابی رضی اللہ عنہ) کو حکم فرمایا: اے انیس اس آدمی کی بیوی کے پاس صبح کو جانا اگر وہ اعتراف جرم کر لے تو اس کو سنگسار کر دینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وزید بن خالد الجہنی

۱۳۱۰۳۔ اگر آدمی آدمی کے ساتھ بدکاری کرے تو وہ دونوں زانی ہیں اور جب عورت عورت کے ساتھ زنا کرے تو وہ دونوں بھی زنا کار ہیں۔

السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: حسن الاثر ۴۵۳، ضعیف الجامع ۲۸۲۔

باندی کے لئے حد زنا پچاس کوڑے ہیں

۱۳۱۰۴۔ جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کر بیٹھے، پھر اس کا راز ظاہر ہو جائے تو وہ اس پر کوڑوں کی سزا (یعنی پچاس کوڑے) جاری کرے اور جلاوطن نہ کرے۔ پھر اگر دوبارہ زنا کرے تو دوبارہ کوڑے لگائے اور جلاوطن نہ کرے پھر اگر تیسری بار بھی زنا میں مبتلا ہو تو اس کو بیچ ڈالے خواہ ایک رسی کے عوض کیوں نہ بیچے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وزید بن خالد قال الترمذی حسن صحیح

۱۳۱۰۵۔ جب باندی زنا کر لے تو اس کو کوڑے مارو پھر زنا کرے تو اس کو فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی کے عوض کیوں نہ ہو۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۱۰۶۔ تلوار بطور شاہد کافی ہے۔ ابن ماجہ عن سلمۃ بن المحبق

کلام:.....ضعیف الجامع ۴۷۴۔

فائدہ:.....یعنی اگر کوئی اپنی اہلیہ یا کسی عزیزہ کو زنا میں ملوث دیکھے اور غیرت میں آکر تلوار سے اس کا کام کر دے تو تلوار کی یہ گواہی کافی اور درست ہے۔

۱۳۱۰۷۔ جب کوئی آدمی (حاکم کے روبرو) سات بار زنا کا اعتراف کرے پھر اس کے لیے سنگساری کا حکم دے دیا جائے۔ پھر وہ (پتھروں کی بوچھاڑ میں یا اس سے پہلے ہی) بھاگ پڑے تو (اس کا بھاگنا اپنے اعتراف سے رجوع سمجھا جائے گا اور) اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۰۸۔ ہم تیری وجہ سے تیرے پیٹ میں موجود (معصوم) جان کو قتل نہیں کریں گے۔ لہذا جاؤ اور جب تک بچہ نہ جن لے ٹھہر جاؤ۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:.....ایک عورت نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پیٹ میں کوئی نئی جان (بدکاری کے ثمرہ میں) پیدا ہوئی ہے۔ لہذا آپ مجھ پر اللہ کی حد جاری فرمادیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد صادر فرمایا۔

۱۳۱۰۹۔ اگر میں کسی کو بغیر گواہوں کے سنگسار کرتا تو فلاں عورت کو ضرور کر دیتا کیونکہ اس کی بول چال اور اس کی موجودہ

کیفیت سے اس کی (بدکاری کی) حالت کا اور اس کے پاس آنے والے کا پتہ چلتا ہے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، اسنادہ صحیح

۱۳۱۱۰ تلوار بطور گواہ کافی ہے۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ نشہ میں مبتلا اور غیرت (کے نام سے غصہ میں آنے) والے اس کی اتباع کریں گے۔

ابن ماجہ عن سلمة ابن المحیق

فائدہ: یعنی اگر کسی کو بدکاری کی حالت میں قتل کر دیا تو یہ فعل غیرت کے زمرے میں آکر درست ہے لیکن کہیں اس کی آڑ میں ناجائز قتل کی رسم نہ پڑ جائے جیسا کہ فی زمانہ کاروباری اس کی مثال ہے۔

کلام: ابن ماجہ کتاب الحدود باب الرجل یجمع امرأته رجلاً رقم ۲۶۰۶۔

زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں قبیصہ بن حرث ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث میں نظر ہے۔ لیکن ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقافت میں شمار کیا ہے جبکہ اسناد کے باقی رجال سب ثقہ ہیں۔

۱۳۱۱۱ اے ابو ذر! کیا تو اپنے ساتھی کو نہیں دیکھتا، اس کی مغفرت کر دی گئی ہے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا ہے۔ یعنی وہ شخص جس کو سنگسار کیا گیا ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۲ اے ہزال! تو نے برا کیا جو اپنے یتیم کے ساتھ کیا (یعنی اس کی بدکاری کو فاش کیا اور پھر ہم نے اس پر حد جاری کی)، اگر تو اپنی چادر کے کنارے سے اس پر پردہ ڈالتا تو یہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔ ابن سعد عن یزید بن نعیم بن ہزال عن ایہ عن جدہ

۱۳۱۱۳ میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تم کو آل فرعون سے نجات دی، تم کو سمندر پار کرایا، تم پر بادل کو سایہ لگن کیا، تم پر من و سلویٰ نازل کیا اور تم پر موسیٰ کی زبانی تورات نازل کی کیا تم اپنی کتاب میں سنگساری کی سزا نہیں پاتے؟ ابو داؤد عن عکرمۃ مرسلاً

باندی کی حد..... الاکمال

۱۳۱۱۴ جب تم میں سے کسی کی کوئی باندی زنا کرے تو تین بار تک اس پر کتاب اللہ کے موافق کوڑوں کی سزا جاری کرے۔ اگر چوتھی بار بھی زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔ الترمذی حسن صحیح عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۵ جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔ اور نہ بیڑی ڈالے۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی رسی کے عوض (معمولی قیمت میں) کیوں نہ ہو۔ المصنف لعبد الرزاق، ابن جریور عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۶ جب تم میں سے کسی کی باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے اور جلاوطن نہ کرے۔ اگر پھر زنا کرے تو اس کو بیچ ڈالے خواہ بالوں کی مینڈھی کے عوض کیوں نہ ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۱۷ باندی نے اپنے سر کی کھال ڈال دی ہے۔ ابن ابی شیبہ عن عطاء ورحمة اللہ علیہ، مرسلاً واللہ اعلم بمراد

پانچویں فرع..... لواطت کی حد میں

اور چوپاؤں کے ساتھ بدکاری کی حد میں

۱۳۱۱۸ جس کو تم قوم لوط کا عمل کرتا پاؤ فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الدارقطنی فی

السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، الضعفاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۱۹ مجھے سب سے زیادہ خوف جس بات کا اپنی امت پر ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن حابر رضی اللہ عنہ، صحیح الاسناد وافقہ الذہبی

۱۳۱۲۰ میری امت کا جو فرد قوم لوط کا عمل کرتا ہو امر اللہ اس کو قوم لوط کی طرف منتقل کر دے گا اور انہی کے ساتھ ان کا حشر فرمائے گا۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: دیکھئے اسنی المطالب ۱۵۰۲، التبیان ۷۵۔

۱۳۱۲۱ جس کو تم پاؤ کہ وہ جانور کے ساتھ بدکاری میں مبتلا ہے اس کو اور جانوروں کو قتل کر ڈالو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۲۲ جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری میں پڑے اس کو قتل کر ڈالو اور جو کسی جانور کے ساتھ بدکاری میں پڑے اس کو اور جانوروں کو قتل کر دو۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف ابن ماجہ ۵۵۸، ضعیف الجامع ۵۸۷۔

۱۳۱۲۳ جو کسی جانور کے ساتھ وطی کرے اس کو اور جانوروں کو مار ڈالو۔ ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۳۱۲۴ اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو رجم کر دو۔ یعنی (جو قوم لوط کا عمل کرے) سب کو سنگسار کر دو۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۵ قوم لوط کے عمل میں مبتلا فاعل اور مفعول دونوں کو مار ڈالو۔ یونہی جانور کو اور جو اس کے ساتھ بدکاری کرے دونوں کو مار ڈالو اور جو کسی محرم

کے ساتھ بدکاری کرے اس کو مار ڈالو۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۲۶ مجھے اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا خوف ہے وہ قوم لوط کا عمل ہے۔ مسند احمد، الترمذی، حسن غریب، ابن منیع،

مسند ابی یعلیٰ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن حابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۷ جس نے عورتوں یا مردوں میں سے کسی کی دیر (مقام پانچانہ) میں وطی کی اس نے کفر کیا۔

العقیلی فی الضعفاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۸ جو کسی عورت کی دیر میں وطی کا مرتکب ہوا اللہ پاک قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہ فرمائے گا۔

مسند الدارمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۱۲۹ جس نے قوم لوط کا عمل کیا اس فاعل اور مفعول دونوں کو سنگسار کر ڈالو۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: المستدرک للحاکم، کتاب الحدود ۳۵۵/۲۵، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں عبد الرحمن شاقط ہے۔

۱۳۱۳۰ جس نے قوم لوط کا عمل کیا اس کو قتل کر ڈالو۔ الخواطر فی مساوی الاخلاق عن حابر وابن جریر

۱۳۱۳۱ جو اس حال میں مرا کہ وہ قوم لوط کا عمل کرتا تھا تو اس کی قبر اس کو لے کر قوم لوط کے پاس پہنچ جائے گی اور قیامت کے دن انہی کے

ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ ابن عساکر عن وکیع قال سمعنا فی حدیث فذکرہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ الدرر المنثور ۴۱۳، کشف الخفاء ۳۲۳۰۔

۱۳۱۳۲ جن کو تم قوم لوط کا عمل کرتا پاؤ تو اوپر والے اور نیچے والے دونوں کو سنگسار کر دو۔

الخواطر فی مساوی الاخلاق وابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بد نظری پر لعنت

۱۳۱۳۳ غنقریب آخری زمانے میں ایسی قومیں آئیں گی جن کو لوطی کہا جائے گا ان کی تین قسمیں ہوں گی: ایک قسم تو صرف دیکھیں گے اور بات چیت کریں گے۔ ایک قسم مصافحہ اور معافہ کرے گی اور ایک قسم بالکل قوم لوط جیسا عمل کرے گی پس ان پر اللہ کی لعنت ہے مگر یہ کہ وہ توبہ تائب ہو جائیں تو اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۱۳۱۳۴ قیامت تک میری امت میں لوطی عمل کرنے والوں کا ایک گروہ رہے گا۔ الحسن بن سفیان عن عبدالبر بن ناسح

۱۳۱۳۵ قوم لوط میں مردوں کے ساتھ لوطی عمل کرنے سے چالیس سال پہلے سے وہ عورتوں کے ساتھ لوطی عمل کرتے تھے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی و ابن ابی حاتم، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن ابی صخرۃ جامع بن شداد، مرسلاً جس نے قوم لوط کے عمل کو پسند کیا خواہ وہ برا ہو یا اچھا (آدی) وہ قوم لوط کا عمل کرنے والوں جیسا ہے۔ ۱۳۱۳۶

ابن النجار الدیلمی عن محمد بن علی عن ابیہ عن حدہ

دوسری فصل..... خمر..... شراب کی حد میں

اس میں تین فروع ہیں۔

فرع اول..... نشہ آور شے پر وعید

۱۳۱۳۷ ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن معقل

۱۳۱۳۸ ہر وہ شے جو نشہ پیدا کرے اس سے اجتناب کرو۔ الحلوانی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۱۳۹ ہر نشہ آور شے سے پرہیز کرو۔ بے شک ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الاوسط للطبرانی عن بريدة رضی اللہ عنہ

۱۳۱۴۰ برتن کی چیز کو حرام نہیں کرتے، پس جو برتن تمہیں میسر ہوں ان میں نمیز بنا سکتے ہو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔

الکبیر للطبرانی عن قرة بن یاسر

فائدہ: شراب سے متنفر کرنے کے لیے اوائل اسلام میں ان برتنوں کے استعمال سے بھی ممانعت کر دی گئی تھی جو شراب سازی کے لیے استعمال ہوئے تھے۔ پھر جب حرمت خمر لوگوں کے دلوں میں مسلم ہو گئی تو آپ نے برتنوں پر سے پابندی اٹھا دی۔

نیز کھجوریں پانی میں بھگو کر کچھ دیر کے لیے رکھ دی جاتی تھی تا نکہ وہ پانی میٹھا ہو جاتا تو اس کو نمیز کہا جاتا اور اس کے پینے کی اجازت تھی لیکن اگر زیادہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیا جائے تو اس میں نشہ پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ شراب کے حکم میں آکر حرام ہو جاتی ہے۔

۱۳۱۴۱ جس شے کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اس شے کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔ البغوی عن واقعہ

۱۳۱۴۲ (اے) اہل یمن! (یاد رکھو) جس شے کی کثیر مقدار نشہ کرتی ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابن حبان عن حبان رضی اللہ عنہ

۱۳۱۴۳ ہر نشہ آور شے خمر (عین شراب) ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ جس نے کوئی نشہ آور شے نوش کی اس کی چالیس صبح کی نماز

اکارت ہو جائے گی۔ اگر وہ توبہ تائب ہو گیا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اس نے چوبیس بار شراب پی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طہیۃ

انخال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! طہیۃ انخال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون وغیرہ) اور جس نے کسی بچے کو

کوئی نشہ آور چیز پلائی جو اس کے حلال حرام ہونے کو نہیں جانتا تو اللہ پر لازم ہے کہ پلائے والے کو طہیۃ انخال پلائے۔

ابوداؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

- ۱۳۱۴۲ ہر نشہ آور شے حرام ہے اور اللہ پر لازم ہے کہ جو نشہ آور شے نوش کرے اس کو طیۃ الخبال جو جہنمیوں کا پسینہ (اور خون، پیپ وغیرہ) ہے وہ اس کو پلائے۔ مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۴۵ ہر نشہ آور شے ہر مومن پر حرام ہے۔ ابن ماجہ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ
- کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۷۴۰، ضعیف الجامع ۴۲۵۱۔
- ۱۳۱۴۶ ہر وہ چیز نماز سے غافل کر کے نشہ میں ڈال دے وہ حرام ہے۔ مسلم عن ابی موسیٰ
- ۱۳۱۴۷ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر ایسی نشہ آور شے سے منع فرمایا جو نماز سے غافل کر دے۔ مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۴۸ میں اس تھوڑی شے سے بھی منع کرتا ہوں جو زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے۔ النسائی عن سعد رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۴۹ ہر وہ پینے کی شے جو نشہ پیدا کرے حرام ہے۔ مسند احمد، السنن للبیہقی، الکامل لابن عدی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
- کلام: التحدیث ۱۹۰۔

ہر نشہ آور چیز کی حرمت

- ۱۳۱۵۰ کسی نشہ آور شے کو نہ پی۔ بے شک میں نے ہر نشہ آور شے کو حرام قرار دے دیا ہے۔ النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۵۱ ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی موسیٰ۔ مسند احمد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۳۱۵۲ ہر نشہ آور شے حرام ہے اور جس شے کی ایک فرق (دس بارہ کلو کے قریب وزن کا پیمانہ) نشہ پیدا کرے اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔ ابو داؤد، الترمذی عن عائشۃ
- ۱۳۱۵۳ میں نے تم کو چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا پس ہر برتن میں نبیذ بناؤ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب برتو۔ ابن ماجہ عن بریدۃ
- ۱۳۱۵۴ جو زیادہ مقدار میں نشہ پیدا کرے وہ تھوڑی شے بھی حرام ہے۔
- مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ۔ مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو، البخاری
- ۱۳۱۵۵ جس کی ایک فرق (دس بارہ کلو) مقدار نشہ پیدا کرے اس کی ایک چلو بھر مقدار بھی حرام ہے۔
- مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، البخاری
- ۱۳۱۵۶ جس نے کوئی بھی نشہ آور شے استعمال کی اللہ پاک اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن السائب بن یزید
- کلام: روایت ضعیف ہے کیونکہ سند میں یزید بن عبد الملک النوفلی متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۱۷۵، نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۵۶۴۶، النواخ ۲۱۹۶۔
- ۱۳۱۵۷ مزر ہر طرح کی حرام ہے۔ سفید، سرخ، سیاہ اور سبز ہر طرح کی مزر حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- کلام: روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۵۹۲۹۔
- فائدہ: مزر کی کسی شراب کو کہا جاتا ہے ایک قول جو کہ شراب کا ہے اور گندم کی شراب کو بھی کہا جاتا ہے۔ النہایۃ ۳۲۴/۴
- ۱۳۱۵۸ حضور نبی اکرم ﷺ نے ہر نشہ آور شے اور ہر حواس قتل کرنے والی اور چکر دینے والی شے کو حرام قرار دیا۔
- مسند احمد، ابو داؤد عن ام سلمہ
- کلام: ضعیف الجامع ۶۰۷۔

خمر..... شراب کے احکام

۱۳۱۵۹ خمر (شراب) سے اجتناب کرو بے شک وہ ہر شرکی چابی ہے۔ مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۲

۱۳۱۶۰ میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں، میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اے محمد! شراب کا عادی بت کی پوجا کرنے والے
کی مثل ہے۔ الشیرازی فی الالقباب و ابونعیم فی مسلسلہ وقال صحیح ثابت عن علی رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۸۷۹۔

۱۳۱۶۱ سب سے پہلی چیز بتوں کی پرستش کے بعد جس سے مجھے میرے پروردگار نے منع کیا ہے وہ شراب نوشی اور لڑائی جھگڑا ہے۔

کلام:..... اس مذکورہ روایت کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام بزار رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور اس میں عمرو بن واقد متروک راوی ہے
اور اس پر کذب کا قول ہے۔ محمد بن مبارک صوری نے اگرچہ اس کو صدوق (سچا) لکھا ہے لیکن جمہور نے اس کا قول مسترد کرتے ہوئے عمرو بن
واقد کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مجمع الزوائد ۵۳۵۔

۱۳۱۶۲ شراب سے بچا بے شک اس کی خطا تمام خطاؤں پر چڑھ کر غالب آجاتی ہے جس طرح اس درخت (انگور) کی نیل تمام درختوں پر
چڑھ جاتی ہے۔ ابن ماجہ عن جناب

فائدہ:..... خمر (شراب) کا اصل اطلاق انگور کی بنی ہوئی شراب پر ہوتا ہے۔ اگرچہ ہر طرح کی شراب حرام ہے۔

کلام:..... ابن ماجہ کتاب الاشریہ باب الخمر مفتاح کل شر۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں غیر ابن الزبیر الشامی الازدی
ضعیف ہے۔ نیز دیکھئے: ضعیف ابن ماجہ ۳۹۷، ضعیف الجامع ۲۱۸۹۔

۱۳۱۶۳ ہر نشہ آور شے خمر (اصل انگوری شراب کی طرح) ہے۔ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب نوش کی پھر اس کی عادت کی
حالت میں مر گیا اور توبہ تاب نہ ہوا تو وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۶۴ عنقریب میری امت شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو حلال کرنے کی کوشش کرے گی۔ مسند احمد، الضیاء عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۱۶۵ بندہ جب تک شراب نہ پیے اپنے دین کی کٹنگائی میں رہتا ہے۔ لیکن جب شراب کو منہ لگالیتا ہے تو اللہ پاک اس کا پردہ چاک کر دیتا
ہے۔ پھر شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے، اس کا کان، اسکی آنکھ اور اس کا پاؤں بن جاتا ہے جس سے وہ چل کر ہر شرکی طرف جاتا ہے اور اس کا

یہ دوست ہر خیر سے اس کو روک رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن قتادة بن عیاش

۱۳۱۶۶ عنقریب میری امت کے لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پیئے لگیں گے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی مالک الاشعری

۱۳۱۶۷ عنقریب میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پیئیں گے اور ان کے سروں پر رقاصائیں گائیں گی اور گانے بجانے کے

آلات بچیں گے اللہ پاک ان کو زمین میں دھنسا دیں گے اور ان میں بندر اور خنزیر بنادیں گے۔ ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی

۱۳۱۶۸ اس امت میں بھی دھنسنے، پتھر برسنے اور شکلیں بگڑنے کے واقعات ضرور رونما ہوں گے اور یہ جب ہوگا جب لوگ شراب پیئیں گے

اور رقاصاؤں کو رکھیں گے اور گانے بجانے کے آلات بجانیں گے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۱۶۹ اس قوم کی اس حال میں شکلیں بندر اور خنزیر سے مسخ ہو جائیں گی کہ وہ اپنے صوفوں اور مسہریوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہوں گے۔ ان

کے شراب نوش کرنے، گانے بجانے اور رنڈیوں کو نچوانے کی وجہ سے۔ ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی عن الغاز بن ربیعۃ، مرسلاً

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۶۰۔

۱۳۱۷۰ شراب پرانی کھجور اور تازہ کھجور دونوں سے (ممنوع) ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۳۱۷۱ گندم سے شراب ہے، کھجور سے شراب ہے، جو سے شراب ہے، انگور سے شراب ہے اور شہد سے بھی شراب ہے۔

مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۲ اللہ تعالیٰ نے شراب حرام کر دی ہے اور ہر نشہ آور شے حرام کر دی ہے۔ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۳ چہرے کو نبذ سے بھی بچا پھر اس سے نیکیاں جھڑیں گی۔ البغوی، ابن قانع، الکامل لابن عدی، الکبیر للطبرانی عن شیبہ بن کثیر الاشجعی

۱۳۱۷۴ تنکیش اور کھجور یہ دونوں شراب (کا ماخذ) ہیں۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۳۱۷۵ عنقریب میری امت میرے بعد شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پئے گی اور ان کے پینے پر ان کے مددگار ان کے حکام ہوں گے۔

ابن عساکر عن کیسان

کلام: ضعیف الجامع ۳۲۵۱۔

۱۳۱۷۶ شراب نوش بت کے پجاری کے مثل ہے۔ اور شراب نوش لات اور عزی کی عبادت کرنے والا جیسا ہے۔

الحارث عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

شراب کی وجہ سے دس افراد ملعون ہیں

۱۳۱۷۷ اللہ لعنت کرے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے نچوڑنے والے (یعنی بنانے والے) پر، اس کے اٹھانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جائی جائے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ... امام پیشی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۵/۳۷۵ میں اس کو ذکر فرمایا اور فرمایا امام بزار اور امام طبرانی نے اسکو روایت کیا ہے اور اس میں سیسی بن ابی عسی الخياط ضعیف راوی ہے۔

۱۳۱۷۸ جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر اس سے توبہ تائب نہ ہوا تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۱۷۹ جس نے شراب نوش کی وہ قیامت کے دن پیاسا حاضر ہوگا۔ مسند احمد عن قیس بن سعد وابن عمرو

کلام: ضعیف الجامع ۵۶۴۲۔

۱۳۱۸۰ جس نے شراب پی ایمان کا نور اس کے پیٹ سے نکل جائے گا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۶۴۵۔

۱۳۱۸۱ شراب ام الفواحش اور ام الکبائر ہے اور جس نے شراب نوشی کی وہ اپنی ماں، اپنی خالہ اور اپنی پھوپھی سے بدکاری کا مرتکب ہو سکتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۱۸۲ شراب ام الفواحش اور ام الکبائر فحش کاموں کی جڑ اور تمام بڑے گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہے جس نے شراب نوشی کی وہ نماز

چھوڑ دے گا اور اپنی ماں، اپنی پھوپھی اور اپنی خالہ کے ساتھ بدکاری کر بیٹھے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۲۹۴۸۔

۱۳۱۸۳ خمر (شراب) ام الخبائث ہے۔ جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس یوم کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ اس حال میں مرا کہ شراب اس

کے پیٹ میں تھی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: الملک فی ۲۰۲۲۔

۱۳۱۸۲ خمر (شراب) ان دو درختوں سے بنتی ہے کھجور اور انگور۔

۱۳۱۸۵ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور پھر اس کو ہر شرک اور ہر شراب کے عادی جو ہر وقت نشے میں ڈوبا رہتا ہے پر اس کو ممنوع قرار دیدیا۔ شعب الایمان للبیہقی، الدیلمی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۵۸۲، الضعیفۃ ۱۷۱۹۔

۱۳۱۸۶ جس نے شراب کی ایک گھونٹ پی اس کو اسی کوڑے مارو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو
کلام: ضعیف الجامع ۵۶۴۳۔

۱۳۱۸۷ جو مر اس حال میں کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ گویا وہ بت کا عبادت گزار ہے۔

۱۳۱۸۸ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
جس نے اپنی ہتھیلی پر شراب رکھی اس کی دعا قبول نہ ہوگی اور جس نے اس کے پینے کی عادت ڈالی اس کو خیال (دوزخیوں کا) خون پیپ وغیرہ پلایا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو
کلام: ضعیف الجامع ۵۸۷۴۔

۱۳۱۸۹ شراب نوشی مت کر، بے شک وہ ہر شرکی چابی ہے۔ ابن ماجہ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۳۱۹۰ جبریل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے محمد! اللہ عزوجل لعنت فرماتا ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، اور جس کے پاس اٹھا کر لے جانی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے پلانے والے پر اور اس کو پینے والے پر۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۳۱۹۱ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کو اٹھا کر لے جانے والے پر، جس کے پاس اٹھا کر لے جانی جائے اس پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۳۱۹۲ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، لعنت فرمائی ہے اس کے پینے والے پر، لعنت فرمائی اس کے نچوڑنے والے پر، لعنت فرمائی اس کو دینے والے پر، لعنت فرمائی اس کا انتظام کرنے والے پر، لعنت فرمائی اس کے پلانے والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کے اٹھانے والے پر، لعنت فرمائی ہے اس کی قیمت کھانے والے پر اور لعنت فرمائی ہے اس کو فروخت کرنے والے پر۔

الطیالسی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام: ضعیف الجامع ۱۶۳۳۔

۱۳۱۹۳ شراب کشمش، کھجور، گندم، جو اور لکئی سے بنتی ہے اور میں (ان کے علاوہ بھی) ہر نشہ آور شے سے منع کرتی ہوں۔

مستدرک الحاکم، ابو داؤد عن النعمان بن بشیر
کلام: ابو داؤد کتاب الاشرابۃ مات الخمر۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں ابو حریز کے متعلق کئی ایک نے کلام کیا ہے۔

۱۳۱۹۴ گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، کشمش سے شراب بنتی ہے اور شہد سے بھی شراب بنتی ہے اور میں تم کو ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن النعمان بن بشیر

کلام: اخرجه الحاكم في المستدرک ۴/۱۲۸، امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں سری راوی موقوف ہے۔

اخرجه ابو داؤد کتاب الاشریۃ باب الخمر

امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں ابراہیم بن مہاجر (متکلم فی راوی) ہے۔

۱۳۱۹۵ انگور سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے، شہد سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے اور جو سے بھی شراب بنتی ہے۔

ابو داؤد عن النعمان بن بشیر

کلام: اخرجه ابو داؤد کتاب الاشریۃ باب الخمر۔ امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کو امام ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بھی تخریج فرمائی ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت غریب (ضعیف) ہے اس کی سند میں ابراہیم بن مہاجر الجلی الکوفی ہے جس کے متعلق کئی ایک ائمہ نے کلام کیا ہے۔

۱۳۱۹۶ شراب گرا دے اور شراب کا مٹکا توڑ دے۔ الترمذی عن ابی طلحة

کلام: ضعیف الجامع ۲۱۰۳۔

۱۳۱۹۷ شراب کا عادی مورتی کے پجاری کی طرح ہے۔ التاريخ للبخاری، شعب الایمان للبيهقي عن ابی هريرة رضي الله عنه

کلام: روایت ضعیف ہے۔ رواہ ابن ماجہ کتاب الاشریۃ باب مدمن الخمر، زوائد میں ہے کہ اس میں محمد بن سلیمان ہے جس کو امام نسائی نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۹۶۲، المتناہیۃ ۱۱۱۷۔

۱۳۱۹۸ مروایم ویالی اس وقت تک رہے گا جب تک میری امت کا ایک گروہ شراب کا نام بدل کر اس کو نہ پیئے گا۔ ابن ماجہ عن ابی امامة

کلام: رواہ ابن ماجہ کتاب الاشریۃ باب الخمر۔ سمونها لغير اسمها۔ اس کی سند میں عبد السلام بن عبد القدوس ضعیف ہے، زوائد میں ماجہ۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۰۷۔

شراب کا عادی جنت سے محروم

۱۳۱۹۹ جنت میں شراب کا عادی داخل نہ ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابی الدرداء رضي الله عنه

۱۳۲۰۰ میری امت کا جو آدمی شراب پیئے گا اللہ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۳۲۰۱ میری امت کے لوگ شرابوں کے نام بدل کر ان کو پیئیں گے۔ النسائی عن رجل

۱۳۲۰۲ عنقریب میری امت کے لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پیئیں گے۔ ابن ماجہ عن عبادة بن الصامت

۱۳۲۰۳ جس نے شراب نوشی کی اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول کر لے گا۔ اگر وہ دوبارہ پیئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر وہ پھر پیئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کر لے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر وہ پھر پیئے گا تو اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا اگر وہ توبہ کر لے گا تو اللہ اس کی توبہ قبول نہ فرمائے گا اور اس کو نہر خیال سے پلائے گا۔

الترمذی عن ابن عمر مسند احمد، النسائی مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

فائدہ: رواہ الترمذی کتاب الاشریۃ باب ما جاء في شراب الخمر۔ وقال حديث حسن۔ حدیث کا کلمہ یہ ہے: پوچھا گیا: اے ابو عبد الرحمن حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (کی کنیت) نہر خیال کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (خون) کی نہر۔

۱۳۲۰۵ جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں اس کو نہ پی سکے گا۔ ابن ماجہ عن ابی هريرة رضي الله عنه اسنادہ صحیح و رجالہ ثقات

۱۳۲۰۶ جس نے شراب نوشی کی اور نشہ ور ہوا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ

اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر تیسری مرتبہ پھر شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہو گیا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر اس نے پھر (چوتھی بار) بھی شراب نوشی کی اور نشہ میں غرق ہوا تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اگر وہ مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر (پانچویں بار) بھی اس نے شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو قیامت کے روز روضۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! روضۃ الخبال کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں (کے جسموں) کا متعفن پانی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۳۲۰۷۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب، جو اور شطرنج کو حرام کر دیا ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۳۲۰۸۔ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب (انگوری شراب) جو، کھتی کی شراب، شطرنج اور چینا (پودے) کی شراب حرام کر دی ہے اور مجھے ایک نماز وتر زیادہ مرحمت فرمائی ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۳۲۰۹۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر شراب پینا اور اس کی قیمت کھانا حرام کر دیا ہے۔ نیز تم پر مردار اور اس کی قیمت کو حرام کر دیا ہے۔ تم پر خزیروں کو کھانا اور ان کی قیمت کو بھی حرام کر دیا ہے۔ مونچھوں کو کاٹو، ڈاڑھی بڑھاؤ، باز اوروں میں تہہ بند (مکمل لباس) بغیر نہ پھرو۔ جس نے ہمارے غیر کی سنت پر عمل کیا وہ ہم میں سے نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: ضعیف الجامع ۱۵۹۹۔

دوسری فرع..... شراب کی حد میں

۱۳۲۱۰۔ شراب نوشی میں کوڑوں کی سزا جاری کرو تھوڑی میں اور زیادہ میں۔ بے شک شراب کا اول بھی حرام ہے اور آخر بھی۔

السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع ۱۵۱، الضعیفۃ ۱۸۳۰۔

۱۳۲۱۱۔ جب کوئی نشہ میں مدہوش ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ پی کر مدہوش ہو تو پھر کوڑے مارو۔ پھر مدہوش ہو تو پھر مارو پھر اگر چوتھی

بار پئے تو اس کو قتل کر دو۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۲۔ جب لوگ شراب نوشی کریں تو ان پر کوڑوں کی سزا جاری کرو۔ پھر دوبارہ پئیں تو پھر سزا دو۔ پھر پئیں تو پھر سزا دو پھر چوتھی بار پئیں تو ان کو قتل کر دو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن حبان عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۳۔ جو شراب پئے اس کو کوڑے مارو۔ اگر دوبارہ پئے تو پھر کوڑے مارو۔ اگر تیسری بار پئے تو پھر کوڑے مارو۔ پھر اگر چوتھی بار پئے تو پھر قتل کر دو۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن

معاویۃ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ذویب مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ

عنہ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن شریح بن اوس، الکبیر للطبرانی، الدارقطنی فی السنن، مستدرک

الحاکم، الضیاء عن جریر، مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابن عمر ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

الکبیر للطبرانی عن غصیف، النسائی، مستدرک الحاکم، الضیاء عن الشرید بن سويد، مستدرک الحاکم عن نضر بن الصحابة

شراب نوش پر وعیدات..... الاکمال

۱۳۲۱۴۔ بندہ جب ہاتھ میں شراب کا جام لیتا ہے تو ایمان اس کو پکارتا ہے: تجھے اللہ کا واسطہ! تو اس کو میرے اوپر نہ داخل کر۔ کیونکہ میں اور یہ

ایک برتن میں جمع نہیں رہ سکتے۔ لیکن اگر وہ انکار کر دے اور جام نوش کر لے تو ایمان اس سے اس قدر متغیر ہو کر نکلتا ہے کہ چالیس روز تک واپس نہیں آتا۔ پھر اگر وہ توبہ بھی کر لیتا ہے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے لیکن اس کی عقل میں سے کچھ حصہ سلب کر لیتا ہے جو واپس کبھی نہیں آتا۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱۵ آدمی جب شراب کا پیالہ پی لیتا ہے اسے۔

إذا شرب الرجل كأسنا من حمد الحديث. الكامل لابن عدى عن بحیرا الراہب

کلام: یہ روایت منکر ہے اور بغیر اس کے سوا کوئی اور مسند روایت نہیں ہے۔ ایام ابن حجر الاصابہ میں فرماتے ہیں: یہ بحیرا وہ شخص نہیں ہے جس کی نبی اکرم ﷺ سے بعثت سے قبل حضرت ابوطالب کی معیت میں ملاقات ہوئی تھی جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے بلکہ یہ ان آٹھ افراد میں سے ایک ہے جو حضرت جعفر بن ابی طالب کے ساتھ وفد بن کر آئے تھے۔

۱۳۲۱۶ اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کے صحن کو اپنے ہاتھوں سے صاف کیا پھر ایک عمارت ایسی بنائی جس میں ایک اینٹ چاندی، ایک اینٹ خالص سونے کی اور ایک اینٹ مشک کی تھی۔ پھر اس میں عمدہ ترین پھلوں کے درخت لگائے عمدہ خوشبوئیں بسائیں، اس میں نہریں جاری کیں۔ پھر ہمارا پروردگار اپنے عرش کی سمت آیا اور اس کو دیکھ کر گویا ہوا میری عزت کی قسم! (اے جنت!) تجھ میں کوئی شراب کا عادی اور زنا پر اصرار کرنے والا داخل نہ ہوگا (ابو نعیم فی المعرفة عن سلامۃ) سلامۃ کی صحبت (نبی ﷺ سے) صحیح ثابت نہیں۔

۱۳۲۱۷ تمام گندگیوں (اور گناہوں) کو ایک کمرے میں رکھ کر بند کر دیا گیا اور ان کی چابی عمر (شراب) بنادی گئی۔ پس جس نے شراب نوشی کی

وہ خباثت (گندگیوں میں پڑ گیا)۔ المصنف لعبد الرزاق عن معمر عن ابان، رفع الحديث

۱۳۲۱۸ کچھ لوگوں نے شراب نوشی اور گانے بجانے میں رات بسر کی پھر صبح کو وہ بندروں اور خنزیریوں کی شکل میں اٹھے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۱۹ جس نے اپنی بیٹی یا اپنے گھر میں سے کسی لڑکی کی شادی کسی شرابی سے کر دی تو گویا اس کو (اپنے ہاتھوں) جہنم میں دھکیل دیا۔

الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲۰ جس کو اس بات کی خوشی ہو کہ اللہ پاک اس کو آخرت میں عمر (شراب) پلائے تو وہ دنیا میں اس کو ترک کر دے۔ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ پاک اس کو آخرت میں حریر (ریشم) پہنائے تو وہ دنیا میں اس کو پہننا ترک کر دے۔ جنت کی نہریں مشک کے ٹیلے کے نیچے سے پھوٹی ہیں۔ اگر ادنیٰ جنتی کے لباس کے اہل دنیا کے تمام لباسوں سے مقابلہ کرایا جائے تو ادنیٰ جنتی کا لباس ان تمام لباسوں سے افضل ہوگا جو اللہ پاک اس کو آخرت میں پہنائیں گے۔ السہقی فی البعث، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۲۱ جس نے انور موسم میں روکے رکھے حتیٰ کہ پھر کسی یہودی یا نصرانی (جو بھی شراب سازی میں اس کو استعمال کرے) کو فروخت کیے تاکہ وہ اس کی شراب بنا سکے تو گویا اس نے اپنے تئیں کھلے بندوں جہنم میں دھکیل دیا۔ شعب الایمان للیہقی عن بريدة رضی اللہ عنہ

کلام: الضعیفۃ ۱۲۶۹۔

۱۳۲۲۲ جس نے انکور چننے کے زمانے میں انکور روک لیے حتیٰ کہ (موسم نکلنے کے بعد) ان کو کسی یہودی یا کسی عیسائی یا ایسے کسی شخص کو بیچے جو ان سے شراب بنائے گا تو وہ خود جانتے بوجھتے جہنم میں کود گیا۔ شعب الایمان للیہقی عن بريدة

کلام: روایت ضعیف ہے، الممتاھیۃ ۱۱۲۶، الوضوح فی الحدیث ۱۶۹۱۔

۱۳۲۲۳ جس نے شراب نوشی کی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر اگر وہ توبہ بتا تب ہو گیا تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر دوبارہ شراب نوشی کی تو اللہ پاک چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا پھر اگر توبہ بتا تب ہو گیا تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر اسی طرح تیسری بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کا مرتکب ہو گیا تو اللہ پاک اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ فرمائے گا پھر اگر وہ توبہ بتا تب بھی ہو گیا تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول نہ فرمائے گا اور اس کو نہر الخبال سے پلائے گا۔

ابوداؤد، مسند احمد، الترمذی حسن، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۲۳ شراب کی حرمت نازل ہونے کے بعد جس نے شراب کو حلال سمجھا اور اس کو پی کر مدہوش ہوا پھر اس نے توبہ کی اور نہ شراب نوشی ترک کی تو قیامت کے روز میز اس سے کوئی تعلق ہوگا اور نہ اس کا مجھ سے کوئی تعلق ہوگا۔ ابن عساکر عن معاویہ رضی اللہ عنہ ۱۳۲۲۵ جس نے شراب کی ایک چسکی کی اللہ پاک تین روز تک اس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ اور جس نے ایک پیالہ شراب نوش کیا اللہ پاک اس کے چالیس روز تک نہ کوئی فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ اور شراب کے عادی کے لیے اللہ پر (لازم اور) حق ہے کہ اس کو نہر الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! نہر الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کی پیپ (لہو اور گندگی کا ملغوبہ)۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام: امام ششمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۱۵/۱ پر اس کو ذکر فرمایا ہے اور فرمایا کہ امام طبرانی نے ابن عباس کے حوالے سے اس کو نقل فرمایا ہے اس میں حکیم بن نافع ضعیف راوی ہے اگرچہ ابن معین نے اس کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۱۳۲۲۶ جس نے شراب نوشی کی وہ چالیس روز تک نجس رہے گا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا اور اگر پھر شراب نوشی کا مرتکب ہوا تو پھر چالیس روز تک نجس رہے گا اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو ردغۃ الخبال پلائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: امام ششمی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۱۵/۱ پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا کہ امام طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کو روایت فرمایا اور اس میں شہر بن حوشب راوی ہے جس میں ضعیف ہے لیکن اس کی روایت حسن ہے۔

۱۳۲۲۷ جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہوا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی اور اگر (اسی حال میں) مر گیا تو جہنم واصل ہوگا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر پھر دوبارہ شراب نوشی کی تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی اگر مر گیا تو جہنم واصل ہوگا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر سہ بار شراب نوشی کی اور نشہ میں مدہوش ہوا تو اللہ پاک اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائے گا اگر (اسی حال میں) مر گیا تو جہنم واصل ہوگا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر چوتھی بار شراب نوشی کا مرتکب ہوا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن ردغۃ الخبال پلائے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم (کے جسموں) کا چرہ ہوا (گندہ) پانی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

فائدہ: ان تمام احادیث میں توبہ قبول فرمانے کا مطلب ہے کہ اس کی نماز قبول ہو جائے گی۔

۱۳۲۲۸ جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہو گیا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر اگر پی لی حتیٰ کہ مدہوش ہو گیا تو چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی پھر پی تو اسی طرح۔ چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ پھر چوتھی بار پی اور نشہ میں غرق ہوا تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو عین الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: عین الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنموں کا خون پیپ وغیرہ۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، صحیح الاسناد بموافقة الذہبی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲۲۹ جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک چالیس راتوں تک اس کی نماز قبول نہ فرمائے گا۔ پھر اگر توبہ تاب ہو تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر پھر شراب نوشی کی تو اسی طرح ہوگا اگر پھر شراب نوشی کا مرتکب ہوا تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا خون پیپ۔

مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ ۱۳۲۳۰ جس نے شراب نوشی کی اور مدہوش ہوا اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائیں گے۔ اگر وہ مر گیا تو واصل جہنم ہوگا۔ اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ اگر دوسری بار شراب نوشی کی تو اسی طرح ہوگا پھر اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کی تو اللہ پر حق ہے کہ اس

کو ردغۃ الخبال پلائے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اہل جہنم کے جسموں کا گنداخون پیپ وغیرہ۔

الکبیر للطبرانی، مسند ابی یعلیٰ عن عیاض بن غنم

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد کتاب الاثریہ ۵/۱ پر اس کو ذکر فرمایا اور فرمایا اس کو ابو یعلیٰ اور طبرانی نے روایت کیا ہے لیکن اس میں اشعث بن الصباح متروک راوی ہے، اگرچہ ابو محسن حصین بن غیر نے اس کی توثیق فرمائی ہے لیکن جمہور نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۳۲۳۱ جس نے شراب نوشی کی حالانکہ اللہ پاک اس کو میری زبان پر حرام قرار دے چکے ہیں پس اگر وہ نکاح کا پیغام دے تو اس کا پیغام قبول نہ کیا جائے، اگر وہ سفارش کرے اس کی سفارش قبول نہ کی جائے، اگر وہ کوئی خبر بیان کرے تو اس کی تصدیق نہ کی جائے اور نہ اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی جائے۔ اگر اس کے پاس کوئی امانت رکھوائی گئی پھر اس نے اس کو کھالیا یا ضائع کر دیا تو صاحب امانت کو اللہ اس پر کوئی اجر نہیں دے اور نہ پھر وہ شرابی سے اس پر کوئی قسم لے۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے دیکھئے الترغیب ۲/۲۳۲، ذیل المآلی ۱۳۵۔

۱۳۲۳۲ جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک چالیس روز تک اس سے راضی نہ ہوں گے۔ اگر وہ مر گیا تو کفر کی حالت میں مرے گا، ہاں اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا اگر دوبارہ شراب نوشی کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طینۃ الخبال جو جسمیوں کا خون پیپ ہے وہ پلائے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۳۲۳۳ جس نے شراب پی قیامت کے روز وہ سخت پیاسا آئے گا اور ہر نشہ آور شے شراب ہے۔ پس تم بکلی کی شراب سے بھی گریز کرو۔

مسند احمد عن قیس بن سعد وابن عمرو معاً

۱۳۲۳۴ جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہ کی وہ آخرت میں اس کو نہ پی سکے گا خواہ جنت میں داخل ہو جائے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۳۵ جس نے ایک بار شراب نوشی کی چالیس روز تک اس کی توبہ قبول نہ ہوگی (یعنی اس کے توبہ کیے بغیر) لیکن اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائیں گے اور پھر اس نے شراب نوشی کا ارتکاب کیا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے روز ردغۃ الخبال پلائے۔

شعب الایمان عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

شراب نوشی کا وبال

۱۳۲۳۶ جس نے (شراب کے) نشے میں ایک وقت کی نماز چھوڑ دی گویا اس کے پاس ساری دنیا مال و دولت سمیت موجود تھی مگر وہ اس سے چھین لی گئی۔ جس نے نشہ میں چار مرتبہ نماز چھوڑ دی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو ردغۃ الخبال پلائے، پوچھا گیا ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اہل جہنم کا نیچرا ہوا (خون پیپ)۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: امام حاکم نے المستدرک کتاب الاثریہ ۴/۱۳۶ پر روایت کیا ہے اور امام ڈھبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن وہب اس کے روایت کرنے والے ہیں اور یہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

۱۳۲۳۷ جس نے دنیا میں شراب نوشی کی پھر شراب نوشی کی حالت میں مر گیا اور توبہ نہ کی تو اللہ پاک آخرت میں شراب کو اس پر حرام کر دیں گے۔

المصنف لعبد الرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۳۸ جس نے صبح کے وقت شراب نوشی کی گویا شام تک وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا۔ اسی طرح اگر رات کے وقت شراب نوشی کی تو گویا صبح تک اللہ کے ساتھ شرک کرتا رہا۔ اور جس نے اس قدر شراب نوشی کی کہ نشہ میں ڈوب گیا تو اللہ پاک چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ فرمائیں گے۔ اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی رگوں میں شراب کی رقیق تھی تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔

الترمذی عن المنکدر، مرسلاً

۱۳۲۳۹ جس نے دنیا میں شراب نوشی کی وہ آخرت میں اس کو نوش نہ کر سکے گا۔ الایہ کہ وہ دنیا میں اس سے توبہ کر لے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۰ جو اس حال میں مرا کہ وہ عادی شراب نوش تھا وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ سیاہ تاریک ہوگا، تاریک پیٹ ہوگا،

اس کی زبان سینے پر لٹک رہی ہوگی اور لوگ اس سے نفرت کرتے ہوں گے۔ الشیرازی فی الالتقاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۱ جو اس حال میں اللہ کے پاس گیا کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ مورتی پوجنے والے کی طرح اللہ سے ملاقات کرے گا۔

البخاری فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن محمد بن عبد اللہ عن ابیہ

۱۳۲۴۲ جو اس حال میں مرا کہ اس کے پیٹ میں شراب کی بد بو تھی تو قیامت کے روز اللہ پاک اس کو برسر عام خلاق رسوا کریں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۳ جو نشے کی حالت میں مرا وہ بتوں کے پجاری کے مثال ہوگا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۴ (اصل) شراب ان دو درختوں کی ہوتی ہے: کھجور اور انگور۔

المصنف لعبد الرزاق، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۵ انگور سے شراب ہے، شہد سے شراب، کشش سے شراب ہے اور گندم سے شراب ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور شے سے منع کرتا ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۴۶ شراب ام الخبائث ہے، جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک اس سے چالیس روز تک کوئی نماز قبول نہ فرمائیں گے اور اگر شراب پیٹ

میں ہوتے ہوئے وہ مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: اللہ تعالیٰ ۲۰۲۲۔

۱۳۲۴۷ شراب تمام خطاؤں کے اوپر چڑھ جاتی ہے جس طرح اس کی (یعنی انگور کی بیل درخت پر) چڑھ جاتی ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۴۸ شراب انگور کی ہے نشہ کھجور کا ہے مزر (شراب) مکئی سے ہے، خمیراء گندم سے ہے، بیج (اہل یمن کی شراب) شہد کی ہے۔ ہر

نشہ آور شے حرام ہے۔ دھوکہ فریب دہی جہنم میں ہے اور خرید و فروخت باہمی رضا مندی سے ہے۔

المصنف لعبد الرزاق عن ابن المسیب، مرسلاً

۱۳۲۴۹ جس نے اپنی ہتھیلی پر شراب رکھی اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوگی اور جو شراب نوشی کا عادی ہو اس کو خیال پایا جائے گا اور خیال جہنم کی

ایک وادی ہے۔ جس میں جہنمیوں کا خون پیپ گندا کھٹا ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۵۰ اللہ پاک نے اپنی عزت اور قدرت کی قسم کھائی ہے: کہ کوئی مسلمان بندہ شراب کا ایک گھونٹ نہیں بھرے گا مگر میں جہنم کا

مشروب اس کے بدلے ضرور پلاؤں گا بعد میں خواہ اس کو عذاب دوں یا اس کی مغفرت کروں۔ اور نہ کوئی اس کو چھوڑے گا حالانکہ وہ اس پر

قادر تھا، صرف میری رضا کے لیے اس کو چھوڑ دیا تو میں اس کو آخرت میں ضرور پلاؤں گا اور حظیرۃ القدس میں اس کو سیر کر دوں گا۔

المصنف لعبد الرزاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۳۲۵۱ لا الہ الا اللہ کو نصف شعبان کی رات اللہ کے پاس پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی مگر وہ (بو) جو شرابیوں کے منہ سے نکلتی ہے۔

الدیلمی عن ابن مسعود

۱۳۲۵۲ اے شیخ اگر میں تم کو ایسے (گاڑھے) ہنیز جیسے مشروبات کی ایسے برتنوں (گھڑوں) میں پینے بنانے کی اجازت دیدوں تو تم میں

سے کوئی نشہ میں لڑکھڑاتا ہوا اپنے چچا زاد پر تلوار سے وار کر کے اس کو لٹکڑا کر سکتا ہے۔ مسند احمد عن رجل من وفد عبد القیس

۱۳۲۵۳ شراب نوش قیامت کے روز اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کا شتم پھولا ہوگا، اس کی باجھیں پھولی ہوں گی، اس کی زبان نکل رہی ہوگی، اس کا لعاب اس کے پیٹ پر بہہ رہا ہوگا اور اس کے پیٹ میں آگ اس کو اندر سے کھا رہی ہوگی حتیٰ کہ مخلوق حساب کتاب سے فارغ ہو۔ وہ اسی حال میں رہے گا۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: روایت کی سند میں ابو حذیفہ اسحاق بن بشر متکلم فیراوی ہے۔
۱۳۲۵۴ اللہ پاک نے نوش کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتے جب تک اس کے جسم میں اس شراب کا کچھ حصہ بھی ہو۔

عبد بن حمید وابن لال وابن النجار عن ابی سعید
۱۳۲۵۵ قیامت کے روز جب شراب نوش اللہ سے ملاقات کرے گا تو وہ مدہوشی کی حالت میں ہوگا۔ اللہ پاک فرمائیں گے: تو ہلاک ہوا تو نے کیا پی رکھا ہے؟ بندہ کہے گا: شراب اللہ پاک فرمائے گا: کیا میں نے اس کو حرام نہیں کر دیا تھا؟ بندہ کہے گا: ضرور۔ چنانچہ پھر اس کو جہنم کا حکم سنایا جائے گا۔ المصنف لعبد الرزاق عن معمر عن ابان عن الحسن مرسل
۱۳۲۵۶ اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، لے جانے والے پر، اس پر جس کے پاس لے جانی جائے، فروخت کرنے والے پر، خریدنے والے پر، پلانے والے پر، پینے والے پر اور اللہ نے اس کی قیمت کو مسلمانوں پر حرام کر دیا ہے۔

الخطیب وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۳۲۵۷ اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے شراب پر، اس کے نچوڑنے والے پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر، اس پر جس کے پاس اٹھا کر لے جانی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۵۸ شراب پر دس صورتوں میں لعنت پڑی ہے: خود بے غم شراب ملعون ہے، پھر اس کا پینے والا، اس کا پلانے والا، اس کا نچوڑنے والا، اس کا نچوڑنے والا، اس کا اٹھانے والا، اس کو اٹھانے والا، اس کا فروخت کنندہ، اس کا خریدار، اور اس کی قیمت کھانے والا، یہ سب ملعون ہیں۔

ابن ماجہ، مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۳۲۵۹ شراب فروخت کرنے والا پینے والے کی طرح ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عامر بن ربیعۃ الکبیر للطبرانی عن کیسان
۱۳۲۶۰ اللہ تعالیٰ نے میری امت پر شراب، جو، کئی کی شراب، شطرنج اور گندم کی شراب سب حرام کر دی ہیں اور مجھے نماز و تر زیادہ عطا فرمائی ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۳۲۶۱ جو شراب تم پکا رہے ہو اس کی تو حرمت نازل ہو چکی ہے۔ مسند احمد عن الاشعث بن قیس

۱۳۲۶۲ آخری زمانے میں میری امت شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو نوش کرے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۳ ایک قوم شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو پئے گی۔ ابن قانع عن حجر بن عدی بن ادیر الکندی

۱۳۲۶۴ میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اس کو پئیں گے۔ ابو داؤد، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت، مستدرک

الحاکم، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا، مسند احمد عن رجل من الصحابة

۱۳۲۶۵ میری آخری امت میں ایسی شراب ہوں گی جو عین شراب ہوں گی لیکن لوگ اس کو شراب کے سوا دوسرا نام دے کر اس کو حلال کر لے گی۔

الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام بدل دیں گے

۱۳۲۶۶ میری آخری امت شراب کو دوسرا نام دے کر اس کو حلال کر لے گی۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۲۶۷ میری امت کے کچھ لوگ شراب کا دوسرا نام رکھ کر اس کو پیئے لگیں گے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی مالک الاشعری، الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۶۸ جب کوئی شراب نوشی کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے تو پھر مارو۔ پھر بھی شراب نوشی کرے تو اس کی گردن مارو۔

المصنف لعبد الرزاق عن معاوية رضی اللہ عنہ

۱۳۲۶۹ جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ دوبارہ کرے تو دوبارہ مارو۔ سہ بار کرے سہ بار مارو۔ چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس

کو قتل کر ڈالو۔ ابن حبان، السنن لسعيد بن منصور عن ابی سعيد رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۰ اٹھو اور اس کو اپنے جوتوں سے مارو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد الرحمن بن ازهر

فائدہ: جنگ حنین کے موقع پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شراب نوش کو پیش کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے اس کے متعلق مذکورہ حکم صادر فرمایا۔

۱۳۲۷۱ شراب گرا دے اور اس کا مٹکا توڑ ڈال۔ الترمذی عن انس عن ابی طلحة رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۱۰۳۔

فصل من الاکمال

نشہ آور شے کے بیان میں

۱۳۲۷۲ خبردار! ہر نشہ آور شے ہر مومن پر حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاوية رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۳ خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے، ہر وہ شے جو سن اور بے حس کر دے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی

حرام ہے اور عقل کو قتل کر دینے والی ہر شے حرام ہے۔ ابو نعیم عن انس بن حذیفہ

۱۳۲۷۴ ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی معمولی مقدار بھی حرام ہے۔

الشیرازی والخطیب عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۶۲۔

۱۳۲۷۵ ہر نشہ آور شے حرام ہے، جس شے کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبيهقي عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۶ ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن قيس بن سعد، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۷۸ ہر نشہ پیدا کرنے والے شے شراب ہے اور ہر نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور ایسی کوئی شراب نہیں جس کی ایک جانب حرام ہو

اور دوسری جانب حلال ہو۔ پس جس کا کثیر حرام ہے اس کا قلیل بھی حرام ہے۔ الحاکم فی الکنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۷۹ جس کی کثیر مقدار نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ، عبد الرزاق عن عمرو بن شعيب عن ابیه عن جدہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۵۲۔

۱۳۲۸۰ جس شے کی ایک فرق (دس بارہ گلو) کی مقدار نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ بھی شراب (کی طرح) حرام ہے۔

الخطیب فی المتفق والمفترق عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۳۲۸۱ خبردار! ہر طرح کی شرابیں حرام ہیں۔ ابن حبان، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۳۲۸۲ کوئی بھی نشہ آور شے نہ پی اور نہ اپنے کسی مسلمان بھائی کو پیلا۔ پس قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کبھی بھی کسی
 نے نشہ کی لذت کی خاطر اگر ایک گھونٹ اس کی بھری تو اللہ پاک قیامت میں اس کو شراب نہ پلائے گا۔

ابن سعد، مسند احمد، البغوی، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن خلدہ بنت طلق عن ابیہا

تیسری فرع..... نبیذوں کے بیان

۱۳۲۸۳ دباء، مزفت اور نقیر میں نہ پیو۔ دوسرے برتنوں میں نبیذ بنا سکتے ہو۔ اگر برتنوں میں نبیذ تیز ہو جائے تو اس پر پانی مارو۔ بے شک اللہ
 تعالیٰ نے شراب، جو اور شطرنج حرام قرار دی ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 فائدہ: دباء کدو کو کھوکھلا کر کے بنایا گیا برتن، مزفت تارکول ملا ہوشی کا برتن اور نقیر کھجور کی جڑ کو اندر سے کھوکھلا کر کے بنایا گیا برتن، عرب
 میں زمانہ جاہلیت کے لوگ ان برتنوں میں شراب بنایا کرتے تھے ان برتنوں میں شراب کا مزاج تیز ہو جاتا تھا۔ جب حرمت خمر نازل ہوئی تو آپ
 ﷺ نے ان برتنوں کو نبیذ اور دیگر جائز مشروبات اور مطعومات کے لیے بھی ممنوع قرار دیا تا کہ شراب کی حرمت دلوں میں اچھی طرح راسخ
 ہو جائے۔ پھر جب لوگوں نے شراب کی حرمت کو اچھی طرح جان لیا تو آپ ﷺ نے ان برتنوں کے استعمال کی حرمت اٹھالی جیسا کہ آئندہ
 احادیث میں آ رہا ہے۔

نبیذ کھجور اور انگور وغیرہ سے بٹھا کیا ہوا پانی جو اصلاً حلال اور جائز ہے لیکن اگر انگور اس قدر پانی میں چھوڑا جائے جس سے اس میں جوش پیدا
 ہو جائے تو اس کا پینا مکروہ ہے اور اگر اس کے پینے سے سرد اور نشہ کی کیفیت پیدا ہو جائے تو اس کا پینا حرام ہے۔

۱۳۲۸۴ نقیر، مزفت، دباء اور حنتم میں نہ پیو۔ کہ بند مشکیزے میں پیو۔ اگر اس میں شدت پیدا ہو جائے تو اس کو پانی مارو، اگر اس کا مزاج پھر
 بھی تیز رہے تو اس کو گرا دو۔ ابو داؤد عن رجل من وفد عبدالقیس

فائدہ: حنتم سبز رنگ کا مٹکا جس میں شراب بناتے تھے پہلے اس کی حرمت قرار دی پھر اٹھالی گئی۔ سر بند مشکیزہ نبیذ کے لیے
 شروع سے جائز تھا نبیذ میں اگر شدت پیدا ہو جائے تو اس کو پانی ملا کر ہلکا کرنے کا حکم ہے اگر پھر بھی شدت برقرار رہے تو اس کو ضائع
 کرنے کا حکم ہے۔ نبیذ کو اس قدر زیادہ عرصہ تک رکھنا کہ اس میں نشہ پیدا ہو جائے حرام ہے۔ صرف ایک دو دن تک نبیذ میں کھجور یا
 انگور وغیرہ ڈال کر رکھا جاسکتا ہے۔

۱۳۲۸۵ نقیر میں پیو اور نہ دباء میں اور نہ ہی حنتم میں۔ ہاں مشکیزہ استعمال کرو۔ مسلم عن ابی سعید
 ۱۳۲۸۶ میں نے تم کو مشکیزے کے سوا چند برتنوں سے منع کیا تھا۔ پس اب سب برتنوں میں پیو۔ لیکن نشہ آور کوئی شے نہ پیو۔

ابن ماجہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

شراب کے برتنوں کا ذکر

۱۳۲۸۷ میں نے تم کو چند برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا۔ پس برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتے ہیں اور نہ حرام۔ ہاں ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مسلم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۸۸ رطب اور بسر کو نبیذ کے استعمال میں اکٹھا نہ کرو اور کشمش اور تمر کو اکٹھا نہ کرو۔ مسند احمد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
 فائدہ: کھجور میں پھل پکنے کی ترتیب سے مختلف مراحل پر کھجور کے مختلف نام ہیں: طلع پھر خلال پھر جرج پھر بسر پھر رطب پھر تمر۔

تمر ذخیرہ کی جاسکتی ہے۔ اور پورے سال دستیاب رہتی ہے۔ اس سے قبل رطب ہے جو تازہ کی ہوتی ہے اور بسر اس سے قبل کا مرحلہ جبکہ وہ ادھ نرم اور ادھ پکی ہوتی ہے۔ چنانچہ رطب اور بسر کی اکٹھے نبیز بنانا ممنوع ہے۔ اسی طرح تمر اور کشمش کی اکٹھے نبیز بنانا ممنوع ہے کیونکہ اس طرح نبیز کے مزاج میں تیزی اور نشے کا عنصر جلد پیدا ہو جاتا ہے۔

۱۳۲۸۹ دباء اور مزفت میں نبیز نہ بناؤ۔ البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۰ تمر (ذخیرہ کی جانے والی پختہ کھجور) اور بسر (ادھ نرم اور ادھ سخت کھجور) دونوں کو ملا کر نبیز نہ بناؤ۔ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیز بناؤ۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۱ دباء، مزفت اور نقیر میں نبیز نہ بناؤ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ النسائی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۲۹۲ زھو ادھ نرم اور ادھ سخت یعنی بسر اور رطب (نرم تازہ کھجور) کو ملا کر نبیز نہ بناؤ۔ تمر (کھجور) اور زریب (کشمش) کو ملا کر بھی نبیز نہ

بناؤ۔ ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیز بناؤ۔ مسلم، النسائی، ابو داؤد عن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ

۱۳۲۹۳ صبح کو نبیز بنانے رکھو تو شام کو نوش کرلو۔ شام کو بنانے رکھو تو صبح کو نوش کرلو۔ اپنے پرانے مشکیزوں میں شراب بناؤ۔ مشکوں میں نہ

بناؤ کیونکہ مشکوں سے نکالنے میں دیر ہو جائے تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ ابو داؤد، النسائی عن عبد اللہ بن الدیلمی عن ابیہ

۱۳۲۹۴ جو تم میں سے نبیز بنائے وہ صرف زریب (کشمش) کی بنائے، یا صرف تمر (پختہ کھجور) کی بنائے یا صرف بسر (پکی ہوئی ادھ نرم ادھ سخت) کھجور کی بنائے۔ مسلم عن ابی سعید

تحت کھجور کی بنائے۔ مسلم عن ابی سعید

الاکمال

۱۳۲۹۵ دباء (کدو کے بنے برتن) حنتم اور مزفت (تار کول ملے گھرے) میں پینے سے اجتناب کرو۔ مشکیزوں میں پی لو۔ اگر نبیز کے سخت

ہونے کا احتمال ہو تو اس میں پانی ملا دو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۳۲۹۶ وہ نبیز پی سکتے ہو جس سے عقل اور مال نہ اڑے۔ الکبیر للطبرانی عن صحاح العبدی

۱۳۲۹۷ تمام برتنوں میں (نبیز وغیرہ) پی سکتے ہو، لیکن نشہ میں مت پڑو۔

ابو داؤد، النسائی، وقال منکر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابی بردۃ بن نیار

کلام:..... روایت منکر ہے دیکھئے: الا باطیل ۶۱۴۔

۱۳۲۹۸ (نبیز وغیرہ) پی سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۳۲۹۹ جو تمہاری عقلوں کو بے وقوف نہ بنائے وہ مشروبات استعمال کرو اور نہ ان سے تمہارے اموال ضائع ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن الشخیبر

۱۳۳۰۰ جو تمہیں خوشگوار محسوس ہو نوش کرو لیکن جب وہ (نبیز وغیرہ زیادہ وقت پڑی رہنے کی وجہ سے) گندی ہو جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ تم میں

سے ہر شخص اپنے نفس کا می بھر کرنے والا ہے مجھ پر تو صرف پہنچانا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۰۱ جن برتنوں میں چاہو پیو۔ جو چاہے اپنے مشکیزے کو گناہ پر سر بند کر سکتا ہے (اس کا وبال اسی پر ہے)۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، البغوی، الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ، الکبیر للطبرانی عن ابن الرسیم العبدی

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں یحییٰ بن عبد اللہ الجابر جمہور کے نزدیک ضعیف راوی ہے۔ جبکہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ قرار دیا

ہے۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۶۳/۵۔

شراب کی مشابہ چیزوں سے اجتناب

۱۳۳۰۲ اس کو اس دیوار پر دے مار۔ بے شک یہ مشروب ان لوگوں کا ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔

الکبیر للطبرانی، حایة الاولیاء، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک منکے میں نبیذ لے کر آیا جس میں نبیذ جوش مار رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس پر مذکورہ ارشاد فرمایا۔ ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۳۳۰۳ سب برتنوں میں نبیذ بناؤ مگر گھڑے میں نہ بناؤ، نہ دباؤ میں، نہ مزفت میں اور نہ نقیر میں۔ بے شک میں تم کو شراب، جوے اور گانے بجانے سے منع کرتا ہوں اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ پس جب نبیذ گاڑھی ہو جائے تو اس میں اپنی ملاو۔ پھر بھی گاڑھی ہو تو اس کو گرا دو۔

ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۳۳۰۴ اپنی قوم کو منکے کی نبیذ سے منع کر دو کیونکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے حرام کر دی گئی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن یزید بن الفضل عن عمرو بن سفیان المحاربی عن ابیہ عن جدہ
کلام:..... روایت کی سند میں ابوالہمز ومضعیف راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۵۱۵۔

۱۳۳۰۵ برتن کسی شے کو نہ حلال کرتے ہیں اور نہ حرام۔ لیکن ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ اور تمہارے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ تم بیٹھ کر شراب نوشی کرو۔ پھر کہیں نشہ میں آ کر تم ایک دوسرے پر اپنی بڑائی کا اظہار کرو پھر کہیں نشہ میں آ کر تم ایک دوسرے پر اپنی بڑائی کا اظہار کرو اور اسی نشہ میں کوئی اپنے چچا زاد کی ٹانگ پر تلوار کا وار کر کے اس کو لٹکوا کر سکتا ہے (اس شراب سے کوئی بعید نہیں ہے)۔

مسند ابی یعلیٰ، البغوی، ابن حبان، ابن السنی وابونعیم معاً فی الطب عن الاشع العسری۔ مسند احمد عن بریدۃ
۱۳۳۰۶ گندم کی شراب حرام ہے۔ العسکری فی کتاب الصحابة عن اسید الجعفی

۱۳۳۰۷ میں نے تم کو چند برتنوں سے منع کیا تھا۔ پس سب برتنوں میں پھولیکن میں کسی نشہ آور شے کو حلال نہیں کرتا۔

ابوعوانۃ، الطحاوی، ابن ابی عاصم، السنن للبیہقی، السنن لمسعید بن منصور عن جابر
۱۳۳۰۸ میں نے تم کو چند برتنوں کی نبیذ سے منع کیا تھا۔ سنو کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کرتا۔ مگر ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۳۳۰۹ میں تمہارے لیے حلال نہیں کرتا کہ تم سبز گھڑے میں، سفید گھڑے میں اور سیاہ گھڑے میں نبیذ بناؤ۔ ہاں اپنے مشکیزے میں ضرور نبیذ بنا سکتے ہو۔ بننے کے بعد اس کو پی سکتے ہو۔ الدیلمی عن مہزم بن وہب الکندی

۱۳۳۱۰ میں نے تم کو گھڑے کی نبیذ سے منع کیا تھا، اب ہر برتن میں نبیذ بنا سکتے ہو، لیکن ہر نشہ آور شے سے احتراز کرو۔

المصنف لعبدالرزاق عن بریدۃ
۱۳۳۱۱ تم میں سے جو نبیذ پئے وہ صرف کشمش کی پئے یا صرف کھجور کی یا صرف بسر (ادھ پکی ادھ سخت) کھجور کی پئے۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید
یہ روایت ۱۳۲۹۴ پر گزر چکی۔

۱۳۳۱۲ جو شخص ایسا کوئی مشروب پئے جو اس کی عقل اڑا دے وہ بکیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔

ابن ابی الدنیا، شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما الکبیر للطبرانی عنہ موقوفاً
۱۳۳۱۳ جو ایسی نبیذ پئے جس سے اس کے سر کی مانگ پھڑ پھڑ جائے اس کی ایک چمکی بھی حرام ہے۔ الخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

- ۱۳۳۱۴ کشمش اور برکھجور کو اگر ملا کر نبیذ بنائی جائے وہ عین شراب ہے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۱۵ میں نے تم کو نبیذ سے (بھی) منع کیا تھا۔ سنو نبیذ بنا سکتے ہو۔ لیکن میں کسی نشہ آور شے کو حلال نہیں کرتا۔ السنن للبیہقی عن ابی سعید
- ۱۳۳۱۶ میں نے تم کو مکئی کی نبیذ سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا، اب سنو! برتن کسی چیز کو نہ حلال کرتے اور نہ حرام۔ سنو! قبروں کی زیارت کیا کرو، اس سے دل نرم ہوتے ہیں۔ سنو! میں نے جو مکربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا پس جتنا چاہو کھاؤ اور جتنا چاہو ذخیرہ کرو۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر
- ۱۳۳۱۷ چہرے کو نبیذ سے بھی بچا اس سے نیکیاں پھولیں گی۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن عمر بن شیبہ بن ابی بکر الاشجعی عن ابیہ

۱۳۳۱۸ دباء (کدو کے برتن) میں نبیذ نہ بناؤ اور نہ مزفت (تارکول ملے برتن) میں اور نہ گھڑے میں۔ اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مسند احمد، مسلم عن میمونہ وعائشہ

- ۱۳۳۱۹ دباء میں نبیذ بناؤ اور نہ مزفت میں۔ مسند احمد عن انس
- ۱۳۳۲۰ نقیر (کھجور کے درخت کی جڑ کو کھوکھلا کر کے بنائے گئے برتن) میں (نبیذ وغیرہ) نوش نہ کرو۔ گویا میں دیکھ رہا ہوں اگر تم نے نقیر میں نوش کیا تو تم میں سے بعض بعض پر اٹھ کر تلوار سونت لیں گے۔ اگر پھر کوئی اس نشہ میں کسی کو ایک وار کر کے لنگڑا کر دے تو وہ قیامت تک لنگڑا ہی رہے گا۔ الباوردی، ابن شاہین عن جودان
- ۱۳۳۲۱ نقیر میں نہ پیو۔ ورنہ کوئی (نشہ میں) اپنے چچا زاد کو وار کر کے اس کو قیامت تک کے لیے لنگڑا کر سکتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن عمیر العبیدی

کلام: امام ابو بکر پیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابویعلیٰ اور طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے۔ سند کے ایک راوی اشعث بن عمیر کو میں نہیں جانتا، نیز اس میں عطاء بن السائب ہے جو مختلط راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۵۶۵۔

۱۳۳۲۲ ہبز رنگ کے گھڑے (حلتہ) میں نہ پیو اور نہ دباء (کدو کے برتن) میں اور نہ نقیر (کھجور کی جڑ) میں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۲۳ نقیر میں پیو اور نہ مزفت میں۔ الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

کلام: امام ابو بکر پیشی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت کی سند میں اسری بن اسماعیل الہمدانی متروک راوی ہے۔ مجمع الزوائد ۶/۵۶۵۔

تیسری فصل چوری کی حد میں

- ۱۳۳۲۴ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹ دو۔ اور اس سے کم چوری میں ہاتھ نہ کاٹو۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۳۳۲۵ اللہ عز وجل کی حدود میں سے ایک حد میں تم مجھ پر زور ڈال رہے ہو، یہ حد اللہ کی باندیوں میں سے ایک باندی پر پڑی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر فاطمہ بنت (محمد) رسول اللہ پر یہ حد پڑتی جو اس عورت پر پڑی ہے تو محمد اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن مسعود بن الاسود

کلام: ابن ماجہ کتاب الحدود باب الشقاق فی الحدود۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی اسناد میں محمد بن اسحاق مدلس ہے۔ الفاظ حدیث ابن ماجہ کے ہیں۔ جبکہ علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ حدیث پر کلام کرتے ہوئے اس کو ضعیف شمار کیا ہے۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۵۰۱۱۔

۱۳۳۲۶ جو کوئی حاجت مند درخت سے چرا کر کھجور کھالے اور اپنے ساتھ نہ لے کر جائے اس پر کوئی تاوان نہیں۔ اور جو اپنے ساتھ لے کر جائے اس پر اس سے گنی کھجوریں بطور تاوان اور سزا ہے اور جو اس جگہ سے چرا ہے جہاں مالک نے درخت سے اتار کر (سکھانے کے لیے) یا

محفوظ کرنے کے لیے رکھی ہیں، اگر ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے اور جو اس سے کم چرائے اس پر دُئی کھجوریں اور سزا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی حسن، النسائی عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن حده

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ لنگی ہوئی کھجوریں چرانے پر کیا سزا ہے؟ تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

ڈھال کی قیمت کا اندازہ دس درہم سے کیا گیا ہے یعنی تقریباً ڈھائی تین تولہ چاندی کی قیمت میں قطع الید ہوگا۔

۱۳۳۲۷ جس کی کوئی چیز چوری ہوئی پھر اس نے اپنی چیز کسی کے پاس پائی۔ لیکن وہ ایسا آدمی نہیں جس پر چوری کی تہمت لگائی جاسکے تو پھر وہ

اس چیز کو قیمت دے کر لے سکتا ہے یا پھر اصل چور کو تلاش کرے۔ مسند احمد، مراسیل ابی داؤد، النسائی، الباوردی مذکورہ الفاظ جس حدیث

کا ترجمہ ہیں وہ الباوردی کی روایت کردہ ہے، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، الضیاء للمقدسی عن اسید بن حفیر النسائی

ابن قانع، السنن لسنید بن منصور عن اسید بن ظہیر۔ اندہ حدیث کا کہنا ہے اسید بن ظہیر یہی درست ہے، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ

ابن جریر کی کتاب میں ہے یعنی اسید بن ظہیر۔ بصرہ میں ان کو اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔

۱۳۳۲۸ درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جب مالک ان کو اتار کر کہیں محفوظ کر لے تو تب ڈھال کی

قیمت کے برابر پھلوں میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور پہاڑ پر کوئی چیز محفوظ کی جائے تو اس میں بھی قطع ید نہ ہوگا، ہاں جب مالک اپنے مال کو اپنے

محفوظ ٹھکانے پر لے جائے تب ڈھال کی قیمت کے برابر مال میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

النسائی، البخاری، مسلم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن حده رضى الله تعالى عنه

۱۳۳۲۹ سب سے کم قیمت مال جس میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے وہ ڈھال کی قیمت ہے۔ الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ایمن الحبش

۱۳۳۳۰ اللہ پاک لعنت کرے چور پر، اندہ (سے) چوری (شروع) کرتا ہے حتیٰ کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے، یونہی رسی چوری کرتا ہے اور

اس کا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضى الله عنه

۱۳۳۳۱ اللہ پاک کی لعنت ہو کفن چور مرد پر اور کفن چور عورت پر۔ السنن للبیہقی عن عائشۃ رضى الله عنها

۱۳۳۳۲ پھل میں قطع ید نہیں خواہ زیادہ ہوں (جبکہ درخت سے چوری کیے جائیں)۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن رافع بن خدیج

کلام: حسن الاثر ۲۵۷ میں مذکورہ روایت پر کلام کیا گیا ہے۔

۱۳۳۳۳ بھوک کی حالت میں قطع ید نہیں ہے۔ الخطیب فی تاریخ عن ابی امامۃ رضى الله عنه

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۳۰۵، الضعیفۃ ۱۶۷۳۔

۱۳۳۳۴ لوٹنے والے پر، فریب دہی سے چھپٹا مارنے والے پر اور خیانت کرنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن جابر رضى الله عنه

۱۳۳۳۵ سفر میں قطع ید نہ کیا جائے گا۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن بسر بن ابی أرطاة

۱۳۳۳۶ دھوکہ سے چھپٹا مارنے والے پر قطع ید نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن عبد الرحمن بن عوف، اسنادہ ثقات

۱۳۳۳۷ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں بنی قطع ید السارق ہوگا۔ مسلم، ابن ماجہ، النسائی عن عائشۃ رضى الله عنها

لواحق السرقة

۱۳۳۳۸ اللہ کا مال تھا اس نے اللہ کا مال چرایا۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضى الله عنهما

فائدہ: مال غنیمت کے شمس کے ایک غلام نے مال غنیمت کے شمس میں سے کچھ مال چرایا تو یہ مقدمہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تب

آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا اور اس کا ہاتھ نہ کاٹا۔

کلام: ابن ماجہ کتاب الحد و باب العبد یسرق رقم ۲۵۹۰۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند میں جبارہ بن المغلس ضعیف راوی ہے۔

۱۳۳۳۹۔ جب کسی آدمی کا کوئی مال ضائع ہو جائے یا چوری ہو جائے پھر وہ اس مال کو کسی کو فروخت کرتا ہو پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدار اس کی قیمت بالغ سے واپس لے گا۔ السنن للبیہقی عن سمرة رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ابن ماجہ ۵۸۰، ضعیف الجامع ۵۸۰۔ جو شخص اپنا مال یعنی کسی کے پاس پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے اور خریدنے والا اپنی قیمت کے لیے بالغ سے رجوع کرے۔

ابوداؤد عن سمرة

کلام: ضعیف ابی داؤد ۵۸۷، ضعیف الجامع ۵۸۷۔

۱۳۳۴۱۔ جس کی کوئی شے چوری ہوئی پھر اس نے اپنی چوری شدہ شے کسی غیر متمم شخص کے پاس پائی تو اب چاہے تو اس سے قیمت دے کر لے ورنہ اصل چور کو تلاش کرے۔ مسند احمد، ابوداؤد فی مراسیلہ النسائی، مستدرک الحاکم عن اسید بن حضیر، النسائی عن اسید بن ظہیر

چوری کی حد..... الاکمال

۱۳۳۴۲۔ جو حاجت مند (درختوں پر معلق پھل) صرف کھائے اور اپنے ساتھ لے کر نہ جائے تو اس پر کوئی حد (یا سزا) نہیں۔ جو اپنے ساتھ لے کر نکلے اس پر اس کی دگنی تاوان اور سزا ہے۔ اور جبکہ مالک پھل اپنے محفوظ ٹھکانے پر لے جائے تو اگر کوئی چرائے اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے اس پر قطع الید ہے اور جو اس سے کم چرائے اس پر اس کی دگنی تاوان اور سزا ہے۔

ابوداؤد، الترمذی، حسن النسائی عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن حده

فائدہ: رسول اللہ ﷺ سے معلق پھل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۳۴۳۔ جس نے کوئی سامان چوری کیا اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے پھر اس کا (مخالف) سخت پاؤں کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو دوسرا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر چوری کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔

حلیۃ الاولیاء، وضعفہ و ابوالقاسم بن بشران فی امالیہ و ابن النجار عن عبد اللہ بن بدر الجہنی

کلام: روایت ضعیف ہے۔

۱۳۳۴۴۔ ڈھال کی قیمت (کے برابر مال کی چوری) میں قطع الید نافذ ہوگا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

کلام: ضعیف ابن ماجہ ۵۶۰۔

۱۳۳۴۵۔ قطع الید چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں ہے۔ ابن حبان عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۴۶۔ دس درہموں سے کم میں قطع الید نہیں ہے۔ مسند احمد عن ابن عمرو

کلام: اللطیفہ ۲۱۔

کھلے جانور چرانے میں قطع الید نہیں

۱۳۳۴۷۔ چوپائے میں قطع الید نہیں ہے مگر جو باڑے میں محفوظ ہو۔ یونہی درخت پر معلق پھل میں قطع الید نہیں ہے مگر جب اس کو ٹھکانے پر

محموظ کر لیا جائے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۳۳۴۸ قطع الید صرف ڈھال کی قیمت میں ہے۔ البغوی والباوردی، ابن عساکر عن ایمن ابن ام ایمن

فائدہ: ام ابغوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایمن ابن ام ایمن کی کوئی اور روایت منقول نہیں ہے۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شریک نے ایمن ابن ام ایمن نام میں غلطی کی ہے یا ایمن الحسبی ہے کیونکہ ایمن ابن ام ایمن جنگ حنین میں شہید ہو گئے تھے۔

۱۳۳۴۹ چور پر جب حد جاری کر دی جائے تو اس سے چوری شدہ مال کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ النسائی وضعفہ عن عبدالرحمن بن عوف کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف النسائی ۳۷۴، النزاع ۱۵۷۔

۱۳۳۵۰ قطع کے بعد چور سے چوری شدہ مال کا تاوان نہیں لیا جائے گا۔ حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی وضعفہ عن عبدالرحمن بن عوف کلام: روایت ضعیف ہے۔

۱۳۳۵۱ دس درہم سے کم کی چوری میں (ہاتھ وغیرہ) نہیں کاٹا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن حذہ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ قطع السارق کی حد صرف ڈھال (کی قیمت یا اس سے زیادہ) میں جاری ہوگی۔ الکبیر للطبرانی عن ام ایمن

۱۳۳۵۳ خیانت کرنے والے پر قطع نہیں۔ الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: المتناہیۃ ۱۳۲۵۔

۱۳۳۵۴ دھوکہ سے چھپنا مارنے والے پر حد قطع نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن عبدالرحمن بن عوف۔ المصنف لعبدالرزاق عن حابر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۵۵ لوٹ مارنے والے پر قطع نہیں اور جس نے سر عام لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مصنف عبدالرزاق، ابو داؤد، ابن حبان عن حابر رضی اللہ عنہ بھگوڑے غلام پر اگر وہ چوری کر لے قطع نہیں ہے۔ اور نہ ذمی (اسلامی حکومت کی اجازت سے رہنے والے غیر مسلم باشندہ) پر قطع ہے۔

۱۳۳۵۷ چوپائے جانوروں میں حد قطع نہیں ہے ہاں جو جانور باڑے میں محفوظ ہوں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کو پہنچ جائے (تقریباً تین تو لے چاندی کو) تو اس میں قطع الید ہے اور جس کی قیمت ڈھال کے برابر نہ ہو اس میں دگنا تاوان اور کوڑوں کی سزا ہے۔ درخت

پر معلق پھلوں کی چوری میں قطع نہیں ہاں جب ان کو ٹھکانے پر محفوظ کر لیا جائے پھر جو پھل ٹھکانے سے اٹھائے جائیں اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہوں تو ان میں حد قطع ہے اور جو ڈھال کی قیمت کو نہ پہنچیں ان میں دگنا تاوان اور عبرت کے واسطے کوڑوں کی سزا ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن عمرو اس کو پاک کر دیا جائے یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ مسند احمد عن مسعود بن العجماء

فائدہ: مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا اگر مخزومیہ عورت جس نے چوری کی ہے ہم اس کا فدیہ دیدیں تو کیسا ہے۔ تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی قطع الید کے ساتھ اس کو اس گناہ سے پاک کرنا زیادہ بہتر ہے۔

۱۳۳۵۹ اس عورت کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کے آگے توبہ تائب ہو اور لوگوں کا سامان واپس کر دے (پھر آپ نے حکم دیا) اے فلاں اٹھ اس کا ہاتھ کاٹ دے۔ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک عورت لوگوں سے عاریت پر زیورات لیتی اور اپنے پاس بالکیہ رکھ لیتی تھی۔ اس کا فیصلہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

چوتھی فصل..... تہمت کی حد میں

۱۳۳۶۰ جس نے کسی باندی پر تہمت باندھی حالانکہ اس کو زنا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑے

ماریں گے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۳۳۶۱ جس نے کسی ذمی (اسلامی مملکت کے غیر مسلم باشندے) پر تہمت عائد کی قیامت کے روز اس کو آگ کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن واثلة

کلام:..... تحذیر المسلمین ۱۶۰، الکشف الالہی ۹۴۸۔

۱۳۳۶۲ جب آدمی کسی دوسرے آدمی کو کہے: اے یہودی! تو کہنے والے کو بیس کوڑے مارو۔ اور اگر کہے: اے یہجوئے! تو اس کہنے والے کو

بھی بیس کوڑے مارو۔ اور جو کسی محرم کے ساتھ بدکاری کرے اس کو قتل کر دو۔ الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت کی سند میں ابراہیم بن اسماعیل حدیث میں ضعیف ہے۔ الترمذی کتاب الحدود رقم ۱۴۶۲ ضعیف الترمذی ۲۳۶،

ضعیف الجامع ۶۱۰۔

۱۳۳۶۳ جس نے اپنے غلام کو زنا کی تہمت لگائی اس پر قیامت کے روز حد لگائی جائے گی۔ الا یہ کہ اس نے سچ کہا ہو۔

مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... تہمت کی حد میں اسی کوڑے شرعی حد ہے۔

حد الساحر..... جادوگر کی حد

۱۳۳۶۴ جادوگر کی حد تلوار کا وارہ ہے۔ الترمذی، مستدرک الحاکم عن جندب

کلام:..... امام ترمذی کتاب الحدود باب ماجاء فی حد الساحر میں اس کو روایت کیا ہے رقم ۱۴۶۰ ضعیف الترمذی للالبانی رحمۃ اللہ علیہ۔ ۲۴۴،

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے المستدرک میں کتاب الحدود ۴/۳۶۰ پر اس کو روایت کر کے غریب صحیح کہا ہے اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی

موافقت فرمائی ہے۔ نیز دیکھئے ضعف حدیث ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۶۶۔

تہمت کی حد..... الاکمال

۱۳۳۶۵ جس نے کسی (مدینے کے) انصاری کو اے یہودی کہا اس کو بیس کوڑے مارو۔

مصنف لعبد الرزاق عن داؤد بن الحصین عن ابی سفیان، مراسلاً

تیسرا باب..... حدود کے احکام اور ممنوعات میں

اس میں دو فصلیں ہیں

فصل اول..... احکام حدود میں

۱۳۳۶۶ جو بندہ ایسی چیز کا مرتکب ہو جس سے اللہ نے منع کیا ہے پھر اس پر حد قائم کر دی جائے تو وہ خدا اس گناہ کے لیے کفارہ ہوگی۔

مستدرک الحاکم عن خزیمۃ بن ثابت

۱۲۹۶ پر روایت گزر چکی ہے۔

۱۳۳۶۷ جس سے کوئی گناہ سرزد ہوا پھر اس پر اس گناہ کی حد جاری ہوگئی تو وہ حد اس گناہ کے لیے کفارہ ہے۔

مسند احمد، الضیاء عن خزیمہ بن ثابت، ۱۲۹۶

۱۳۳۶۸ سنگساری اس گناہ کا کفارہ ہے جو تو نے کیا ہے۔ النسائی، الضیاء عن الشریذ بن سويد ۱۲۹۷

۱۳۳۶۹ کسی آدمی کا ظلم قتل کیا جانا اس کے پچھلے سب گناہوں کے لیے کفارہ ہے۔ مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۴، ضعیف الجامع ۳۰۷۔

۱۳۳۷۰ ظلم قتل جس گناہ پر گذرتا ہے اس کو مٹا دیتا ہے۔ البزار عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۳۳۷۱ جو کسی قابل حد گناہ کا مرتکب ہوا پھر دنیا ہی میں اس کو سزا جاری کر دی گئی تو اللہ پاک اس سے زیادہ عدل والا ہے کہ اپنے بندہ پر

آخرت میں دوبارہ سزا جاری کرے۔ اور جو بندہ حد کو پہنچا لیکن اللہ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو اللہ اس سے کریم ہے کہ جس چیز کو پہلے معاف

کر دیا دوبارہ اس میں سزا دے۔ الترمذی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ... امام ترمذی نے اس کو حدیث حسن غریب صحیح فرمایا ہے۔ نیز دیکھئے ضعف حدیث: ضعیف الترمذی ۴۹۱، ضعیف الجامع ۵۲۳۔

۱۳۳۷۲ دس کوڑوں سے اوپر سزا نہ دو (مگر حد و اللہ میں)۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... رواہ ابن ماجہ کتاب الحدود باب التعزیر رقم ۲۶۰۲۔ زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی اسناد میں عباد بن کثیر اشقی ہے جس کے متعلق

امام احمد فرماتے ہیں یہ راوی ایسی جھوٹی احادیث بیان کرتا ہے جو اس نے سنی نہیں ہوئی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں محدثین نے اس

کو ترک کر دیا ہے۔

۱۳۳۷۳ حد میں کفالت (ایک دوسرے پر بھروسہ کر کے چھوڑنا نہیں) ہے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۳، ضعیف الجامع ۶۳۰۹۔

دوسری فصل..... حدود کے ممنوعات اور آداب میں

۱۳۳۷۴ جس نے کسی پر حد جاری کی حالانکہ وہ حد کا سزاوار نہ تھا تو وہ اس پر ظلم کرنے والوں میں شامل ہے۔

السنن للبیہقی عن النعمان بن بشیر

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۵۰۳۔

۱۳۳۷۵ جس نے (حد کے لیے) ناحق کسی مسلمان کی پیڑھنگی کی وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا اللہ اس پر غضب ناک ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۵۴۳۔

۱۳۳۷۶ اللہ کا عذاب (آگ میں جلانا) کسی کو موت دو۔

سمیل سیکرہ حیدر آباد سندھ پاکستان

ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث حسن صحیح

۱۳۳۷۷ اللہ پاک قیامت کے روز ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں اس کے بندوں کو (ناحق) عذاب دیتے تھے۔

مسند احمد عن ہشام بن حکیم مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن عیاض بن غنم

۱۳۳۷۸ اگر تم اس پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا لیکن آگ میں نہ جلانا۔ بے شک آگ میں آگ کا پروردگار ہی عذاب دیتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد عن حمزہ بن عمرو الاسلمی

کسی جاندار کو آگ سے جلانا جائز نہیں

- ۱۳۳۷۹ آگ کے ساتھ عذاب دینا صرف آگ کے مالک (خدا تعالیٰ) کو ہی زیب دیتا ہے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۰ میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ فلاں اور فلاں کو آگ میں جلادینا۔ لیکن آگ کا عذاب صرف اللہ ہی دے سکتا ہے۔ چنانچہ اگر تم ان دونوں کو پکڑ لو تو دونوں کو (صرف) قتل کر دینا۔ مسند احمد، البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۱ جب تم فیصلہ کرو تو عدل سے کام لو۔ جب کسی کو قتل کرو تو اچھی طرح (بغیر زیادہ تکلیف کے) قتل کرو۔ بے شک اللہ اچھا کرنے والا ہے اور اچھا کرنے والے کو پسند کرتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۲ اللہ تعالیٰ محسن ہے اور احسان کرنے کو پسند کرتا ہے حتیٰ کہ جب تم قتل کرو تو احسان کے ساتھ۔ یعنی بغیر کسی اضافی تکلیف دہی کے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح (بغیر ناجائز ایذا دینے) ذبح کرو۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس
- ۱۳۳۸۳ انبیاء میں سے ایک نبی کسی درخت کے نیچے (کچھ دیر کے لیے) ٹھہرے۔ ان کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا۔ آپ نے (جلانے کے لیے) ضروری سامان مہیا کرنے کا حکم دیا۔ اور وہ منگو کر اس چیونٹی کے گھر کو جلوادیا۔ اللہ پاک نے وحی فرمائی کہ ایک چیونٹی پر کیوں نہ اکتفا کیا۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۴ ایک چیونٹی نے انبیاء میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا۔ اس نبی علیہ السلام نے چیونٹی کی ہستی (بل) جلانے کا حکم دے دیا جو جلوادیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا لیکن تم نے ایک پوری قوم کو جلوادیا جو سیج کرتی تھی۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۸۵ حضور اکرم ﷺ نے کسی جان کو بغیر چارے کے باندھنے اور چوپاؤں کو خنسی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباسؓ
- ۱۳۳۸۶ حضور اکرم ﷺ نے ظلماء (اور بغیر کھلائے بلائے بھوک پیاس کی شدت میں) قتل کرنے سے منع فرمایا۔ ابو داؤد عن ابی ایوب
- ۱۳۳۸۷ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ کسی کو ظلماً قتل کر رہا ہے تو تم اس کے ساتھ نہ رہو۔ بہت ممکن ہے کہ اس کو بھی ظلماً قتل کیا جائے اور خدا کی ناراضگی اترے تو تم بھی لپیٹ میں نہ آ جاؤ۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن فرشۃ
- کلام:..... ضعیف الجامع ۵۱۰۔

الاکمال

- ۱۳۳۸۸ کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے ایذا نہ دی جائے۔ ابن عساکر عن جعفر بن محمد عن ابیہ
- ۱۳۳۸۹ اگر تم اس پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا، آگ میں نہ جلانا۔ کیونکہ آگ کا عذاب صرف آگ کا رب دے سکتا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، الباوردی، السنن لسعید بن منصور عن حمزۃ بن عمرو والاسلمی
- فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے حضرت حمزہ بن عمرو والاسلمی رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر دے کر قبیلہ عذرہ کے ایک آدمی کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ فلاں آدمی دسترس میں آجائے تو اس کو آگ میں جلاؤ۔ لیکن آپ ﷺ نے لشکر کو واپس بلایا اور مذکورہ ارشاد فرمایا۔
- ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۹۰ میں نے تم کو حکم دیا تھا کہ ہمارا اور نافع کو جلوادینا۔ لیکن اللہ کا عذاب دوسرے شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کو دے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۱۳۳۹۱ مجھے اس لیے مبعوث نہیں کیا گیا کہ میں اللہ کا عذاب کسی کو دوں۔ مجھے عذاب میں صرف گردن مارنے اور مشکلیں کسنے کا حکم دے کر بھیجا گیا ہے۔ ابن جریر عن القاسم، مرسلاً
- ۱۳۳۹۲ اللہ کا عذاب کسی کو مت دے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۹۳ کسی بشر کے لیے مناسب نہیں کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو عذاب دے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
- ۱۳۳۹۴ جس نے اپنے کسی بھائی کا مثلہ کیا (اس کی شکل بگاڑی) اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

مشلہ کرنے کی ممانعت

- ۱۳۳۹۵ میں کسی کا مثلہ نہیں کرتا اور نہ اللہ بھی مجھے قیامت کے روز مثلہ کرنے گا۔ ابن النجار عن عائشة رضی اللہ عنہا
- فائدہ:..... مثلہ ناک کان وغیرہ کاٹ کر یا کسی اور طرح کسی کی شکل بگاڑنا۔ ایسی سزا حاکم کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ کسی کو دے۔
- ۱۳۳۹۶ اللہ کے بندوں کا مثلہ نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی عن یعلیٰ بن مرة
- ۱۳۳۹۷ اللہ عزوجل کی مخلوق کی جس میں روح ہو کسی چیز کے ساتھ شکل نہ بگاڑو۔
- الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر۔ ابن قانع عن الحکیم بن عمیر وعائذ بن قرط، معاً
- ۱۳۳۹۸ جس نے اپنے کسی غلام کی شکل بگاڑی (اس کا مثلہ کیا) وہ آزاد ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔
- کلام:..... روایت محل کلام ہے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حاکم پر اس روایت میں گرفت فرمائی ہے نیز ضعف حدیث دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۶۔
- ۱۳۳۹۹ جس کا مثلہ کیا گیا یا اس کو آگ میں جلایا گیا وہ آزاد ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کا غلام ہے۔
- مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۳۴۰۰ جس نے ایسے شخص پر جس پر حد جاری نہ ہوتی تھی حد (جتنی سزا) جاری کی وہ ظلم کرنے والوں میں شامل ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر
- ۱۳۴۰۱ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب میں وہ شخص مبتلا ہوگا جو دنیا میں لوگوں کو سب سے زیادہ عذاب دیتا تھا۔
- ابوداؤد، مسند احمد، السنن لسعید بن منصور، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان عن خالد بن حکیم بن حزام عن خالد بن ولید مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن هشام بن حکیم بن حزام وعیاض بن غنم معاً ابن عساکر عن هشام بن حکیم بن خالد بن خالد بن الولید ابن سعد، البواردی، البغوی عن خالد بن حکیم بن حزام الکبیر للطبرانی، ابونعیم عن خالد بن حکیم بن حزام وابی عبیدہ بن الجراح معاً
- ۱۳۴۰۲ جس نے دنیا میں لوگوں کو عذاب دیا اللہ اس کو آخرت میں عذاب دے گا۔ مسند احمد عن هشام بن حکیم
- ۱۳۴۰۳ دس کوڑوں سے اوپر کسی کو سزا نہ دو (مگر حدود اللہ میں)۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- کلام:..... روایت محل کلام ہے سند اذیکھئے: الکشف الاصبی ۱۱۴۰۔ الوضع فی الحدیث ۲/۴۱۳۔
- ۱۳۴۰۴ دس کوڑوں سے اوپر کسی کو تیز سزا (سزا) مت دو۔ الصغفاء للعقیلی، وقال منکر عن ابی سلمۃ عن ابی فروة
- کلام:..... روایت منکر ہے: دیکھئے الکشف الاصبی ۱۱۴۰، الوضع فی الحدیث ۲/۴۱۳۔
- ۱۳۴۰۵ کسی کو دس کوڑوں سے اوپر سزا نہ دی جائے مگر حدود اللہ میں سے کسی حد میں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بردۃ بن نبار الانصاری

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تعزیر سے متعلق مرویات میں یہ روایت سب سے احسن ہے۔

تعزیرات کی حد

۱۳۲۰۶ کسی شخص کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ حلال نہیں ہے کہ کسی کو حد کے سوا کسی صورت میں دس کوڑوں سے اوپر سزا دے۔ ابن سعد عن ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام مرسل۔

۱۳۲۰۷ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ کسی کو دس کوڑوں سے اوپر جاری کرے (سزادے) سوائے حد میں۔

السنن للبیہقی عن عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم، مرسل۔

۱۳۲۰۸ دس ضربوں سے زیادہ کوئی ضرب مارنا جائز نہیں سوائے حدود اللہ میں سے کسی حد کے۔

المصنف لعبد الرزاق عن سلیمان بن ثعلبہ بن یسار، مرسل۔

متعلقات حدود..... الاکمال

۱۳۲۰۹ اس کو خبیث نہ کہو۔ اللہ کی قسم وہ اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن خالد بن اللہلاج عن ایہ

فائدہ: حضور ﷺ نے کسی آدمی کے سنگسار کرنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے اس کے متعلق خبیث ہونے کے الفاظ کہے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۲۱۰ اس طرح نہ کہو۔ اس پر شیطان کی مدد نہ کرو۔ بلکہ یوں کہو: اللھم اغفر لہ اللھم ارحمہ۔ اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحم فرما۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: ایک آدمی کو حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اضر بوجہ۔ اس کو مارو۔ کسی آدمی نے کہا اللہ اس کو سوا کرے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۲۱۱ کوئی آدمی ایسی کسی جگہ نہ کھڑا ہو جہاں کسی آدمی پر ظلماً کوڑے (یا ڈنڈے) مارے جارہے ہوں۔ کیونکہ اگر حاضرین اس مظلوم کی مدافعت نہ کریں تو سب حاضرین پر لعنت اترتی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: امام عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت کی سند میں اسد بن عطاء مجہول راوی ہے جس کی متابعت نہیں کی جاتی۔

۱۳۲۱۲ تم میں سے کوئی کسی ظلماً قتل ہونے والے کے پاس حاضر نہ ہو (اگر وہ مدافعت نہ کر سکتا ہو) کیونکہ ظلماً قتل ہونے والے کی وجہ سے اللہ کا غضب سب حاضرین پر اتر جائے اور وہ بھی ان کے ساتھ پلیٹ میں آجائے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن خروثۃ بن الحو

کتاب الحدود..... قسم الافعال..... فصل فی الاحکام

المسامحۃ..... چشم پوشی

۱۳۲۱۳ محمد بن عبدالرحمن بن ثوبان سے مروی ہے کہ انہوں نے زبید بن الصلت کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اگر میں کسی چور کو پکڑ لوں تو مجھے یہ زیادہ پسند ہوگا کہ اللہ پاک اس کی پردہ پوشی رکھے۔

ابن سعد، الخرائط فی مکارم الاخلاق، المصنف لعبد الرزاق

۱۳۴۱۴ ثوری عن الأعمش عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے حدود کو ساقط کرو۔ (۱۲۵۷ پر روایت گزر چکی ہے)۔

۱۳۴۱۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں شہادت کی وجہ سے حدود کو معطل کر دوں یہ مجھے شہادت کے ساتھ حدود قائم کرنے سے بہت زیادہ پسندیدہ ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۴۱۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے معتز فین کو جھڑک کر بھگا دو۔ یعنی اپنے اوپر حدود کا اعتراف قبول کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کرو۔ السنن للبیہقی

امام تک معاملہ پہنچنے سے پہلے حد ساقط کرنا

۱۳۴۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: جس قدر ہو سکے مسلمانوں سے حدود ساقط کرو۔ کیونکہ امام سے خطا معافی کا حکم سرزد ہو جائے یہ اس کے لیے کہیں بہتر ہے اس بات سے کہ وہ خطا سزا جاری کر دے۔ لہذا جب تم کسی مسلمان کے لیے خلاصی کا کوئی (جائز) راستہ پاؤ تو اس سے حد کو گرا دو۔

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی وضعفہ، مستدرک الحاکم وتعقب، السنن للبیہقی وضعفہ عن عائشة رضی اللہ عنہا ابن خسرو ۱۳۴۱۸ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حدود پر پردہ ڈالو۔ یعنی جس قدر ہو سکے ساقط کرنے کی کوشش کرو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۴۱۹ واقدی سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہمیں ابن ابی سبرۃ نے فرمایا: کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں ایک شخص کو پیش کیا گیا جس نے کوئی جرم کیا تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کسی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ صاحب مرتبہ آدمی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے مخالف فریق سے بات کرو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: مروت و مرتبہ والوں کی اغوشوں سے درگزر سے کام لو۔

ابوبکر بن خلف بن المرزبان فی کتاب المروءۃ کلام: واقدی یہ محمد بن عمر بن واقد اسمی مدنی ہیں۔ ان کی کئی تصانیف ہیں۔ ہمارے دیار (برصغیر) میں ان کی مشہور تصنیف فتوح الشام کو قبول عام حاصل ہے۔ لیکن تمام اہل علم نے ان کے ضعف پر اتفاق کیا ہے۔ اس لیے مذکورہ روایت محل کلام ہے۔ انکی وفات ۲۰۷ھ میں عہدہ قضاء پر متمکن زمانے میں ہوئی تھی۔ میزان الاعتدال ۶۶۳۔

۱۳۴۲۰ قاسم بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حد جاری کی اس حال میں کہ اس کے بدن پر قسطانی چادر تھی اور وہ بیٹھا ہوا بھی تھا۔ المصنف عبدالرزاق ۱۳۴۲۱ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے رو برو ایک آدمی کو حد کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جلا دیا کہ فرمایا: ضرب لگاؤ اور ہر عضو کو اس کا حق دو لیکن چہرے اور شرم گاہوں کو بچانا۔

المصنف لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، ابن حریر، السنن للبیہقی فائدہ: یعنی ایک ہی جگہ پر کوڑے مار مار کر اس کو نا کارہ نہ کرو بلکہ مختلف جگہوں پر کوڑے مارو لیکن چہرے اور شرم گاہ جیسی حساس جگہوں پر مارنے سے احتراز کرو۔

۱۳۴۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حد میں آدمی کو کھڑا کر کے ضربیں لگاؤ اور عورت کو بٹھا کر۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی ۱۳۴۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حدود میں شاید ایسا ہوا تھا، ممکن ہے، وغیرہ جیسے الفاظ استعمال ہوں تو حدود معطل ہو جائیں گی۔ الجامع عبدالرزاق

۱۳۴۲۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: حد جاری کر دینے کے بعد حاکم کا مجرم کو قید رکھنا (سراسر) ظلم ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۴۲۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا۔ جب آپ ﷺ نے چور کو دیکھا تو آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، گویا آپ کے چہرے پر انار نیچوڑ دیا گیا ہو۔ آنے والے لوگوں نے آپ کی بدلتی غصہ کی کیفیت ملاحظہ کی تو وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ اس کا پیش کرنا آپ کو گراں گذرے گا تو ہم اس کو آپ کے سامنے پیش نہ کرتے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ گراں گزرے کہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ الدیلمی

۱۳۴۲۶ ابو ماجد الحنفی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص اپنے ابن العم (بھتیجے) کو لے کر حاضر خدمت ہوا اس کا ابن العم نشہ کی کیفیت میں تھا۔ چچا نے کہا! میں نے اس کو نشہ کی حالت میں پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حاضرین کو حکم فرمایا: اس کو بلاؤ جلاؤ اور سوگھ کر دیکھو۔ لوگوں نے اس کو ہلایا جلا یا اور اس کا منہ سوگھا۔ واقعی اس کی حرکات اور بو سے معلوم ہو گیا کہ اس نے شراب پی ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جیل کا حکم دیا۔ پھر آئندہ روز نکلوا یا اور کوڑہ تیار کرنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ کوڑے کی گانٹھ کو کوٹ کر ہٹا کر اس کا حکم دیا گیا حتیٰ کہ وہ ہلکا ہو گیا (تاکہ زیادہ تکلیف دہ نہ ہو) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جلاؤ کو حکم فرمایا: ضرب لگاؤ لیکن اپنے ہاتھ کو ہلکا رکھو۔ اور ہر عضو کو اس کا حصہ دو (یعنی کسی ایک جگہ پر سب کوڑے نہ برسائے) چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو ایسے کوڑے لگوائے کہ نہ ان کا نشان پڑا اور ہاتھ میں از جاغ رہی۔ ابو ماجد حنفی سے پوچھا گیا کہ ارجاع سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جلاؤ مٹک مٹک کر نہ مارے اور کوڑا بلند کرتے وقت بغل نظر نہ آئے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یتیم (جس کو سزا دی گئی) کا والی (چچا) اس کو لے کر آیا تھا (برا آدمی ہے)۔ میں نے جو سزا دی یہ اس کی تادیب کے لیے تھی اور میں نے اچھی طرح سے یتیم کو تادیب ادا کی ہے۔ اس کے ساتھ میں نے سزا ختم بھی نہیں کی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ مغفرت کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ کسی والی (حاکم) کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا کوئی فیصلہ (کیس) آئے اور وہ اس کو قائم نہ کرے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ (حد کا پس منظر بتاتے ہوئے) فرمانے لگے مسلمانوں میں سے پہلا شخص جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ انصار میں سے ایک آدمی تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو گویا آپ کے چہرے پر ریت جھاڑ دی گئی ہو (یعنی ناگواری سے چہرہ مبارک پر ترشی چھا گئی) لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس کا پیش کیا جانا آپ کے لیے شاق گذر رہا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے کیوں نہ شاق گذرنا جبکہ تم اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ بے شک معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ لیکن کسی حاکم کے لیے اس بات کی گنجائش نہیں ہے کہ اس کے پاس حد کا مسئلہ آئے اور وہ اس کو نافذ نہ کرے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا۔

اور لوگوں کو چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر سے کام لیں۔

المصنف لعبدالرزاق، ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب، ابن ابی حاتم، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، الكبير للطبرانی، ابن مردويه،

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۳۴۲۷ ثوری اور معمر عبدالرحمن بن عبد اللہ سے، وہ قاسم بن عبدالرحمن سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد

فرمایا: بندگان الہی سے جس قدر ہو سکے حدود اور قتل کو ساقط کرو۔ عبدالرزاق فی جامعہ

متفرق احکام

۱۳۴۲۸ مسند عمر رضی اللہ عنہ۔ ابو عثمان نہدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص کو حد جاری کرنے کے لیے پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کوڑا منگوا یا۔ ایک کوڑا لایا گیا جس میں شدت (اور سختی) تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس سے نرم کوڑا

چاہیے۔ چنانچہ پہلے سے ذرا نرم کوڑا پیش کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں (یہ زیادہ نرم ہے) اس سے کچھ سخت لاؤ۔ چنانچہ پھر دونوں کے درمیانی ساخت کا ایک کوڑا لایا گیا۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے جلاؤ کو حکم دیا: اس کے ساتھ مار لیکن (کوڑا اٹھاتے وقت) تیری بغل نہ نظر آئے۔ اور ہر عضو کو اس کا حق دو۔ یعنی کسی ایک جگہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ الجامع لعبدالرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی ۱۳۳۲۹۔

عبداللہ بن عبید اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حدود جاری کرنے کے لیے کسی آدمی کو (بطور جلاؤ) منتخب کرتے تو اس کو فرماتے: جب تو جلد کرنے لگے (یعنی کوڑے مارنے لگے) تو اس وقت ٹیک کوڑے نہ مار جب تک کوڑے کے پھل کود و پتھروں کے درمیان اچھی طرح کوٹ کر نرم نہ کر لے (تا کہ زیادہ ایذا نہ دے)۔ المصنف لعبدالرزاق ۱۳۳۳۰۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: کسی کو سزا دیتے وقت (حد کے علاوہ) بیس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو۔ المصنف لعبدالرزاق

امام کے پاس پہنچنے کے بعد حد ساقط نہیں ہو سکتی

۱۳۳۳۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حدود جب امام (حاکم) کے پاس پہنچ جائیں تو ان کے اندر کسی طرح کی کوئی معافی نہیں ہے۔ کیونکہ حدود قائم کرنا نبی کا طریقہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۳۲۔ ضحاک سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک حبشی غلام کو لایا گیا جس نے شراب پی تھی اور وہ زنا کا بھی مرتکب ہوا تھا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چالیس یا پچاس ضربیں (کوڑے) مارے۔ ابن جریر

۱۳۳۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو مجرم حد کے جاری ہونے کے درمیان مر گیا تو اس کو حد نے قتل کیا ہے، لہذا اس کی دیت نہیں ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی حدود میں سے ایک حد میں مرا ہے۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۳۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے حل قتل کیا یا چوری پھر وہ حرم میں داخل ہو گیا (جہاں اس پر حد جاری نہیں کی جاسکتی) تو وہاں اس کے ساتھ کوئی اٹھے بیٹھے اور نہ بات چیت کرے اور نہ ہی اس کو کوئی ٹھکانہ دے اور اس کا اعلان کیا جاتا رہے حتیٰ کہ وہ وہاں سے نکل جائے۔ پھر اس پر حد قائم کی جائے۔ اور جس نے کوئی قتل کیا یا چوری کی پھر اس کو حل میں پکڑ لیا گیا اور حرم میں داخل کر دیا گیا پھر وہاں حرم میں اس پر حد جاری کرنے کا ارادہ کیا گیا تو پہلے اس کو حرم سے حل لایا جائے۔ ہاں اگر اس نے حرم میں ہی قتل کیا ہو یا چوری کی ہو تو وہیں اس پر حد قائم کی جائے گی۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۳۳۵۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اس امت میں ننگا کرنا، لمبا کرنا، لٹا کر کوڑے مارنا (طوق ڈالنا) اور بیڑیاں ڈالنا حلال نہیں ہے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۳۳۳۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ظلماً قتل کسی بھی گناہ پر نہیں گذرتا مگر اس کو مٹا دیتا ہے۔ التاریخ للحاکم

۱۳۳۳۷۔ ابوبکر بن محمد سے مروی ہے وہ عمرو بن حزم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مریض شخص کو لایا گیا جس پر حد واجب ہو چکی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر حد قائم کر دو کیونکہ مجھے اس کے مرنے کا ڈر ہے۔ ابن جریر

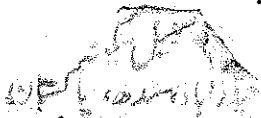
۱۳۳۳۸۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ فتح مکہ کے دن اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنی سواری بٹھائی اور اپنی چادر کچاوے پر ڈال دی۔ پھر صفوان ایک طرف ہٹ کر قضائے حاجت کے لیے چلے گئے۔ پیچھے سے ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کر لی۔ صفوان نے اس آدمی کو پکڑ لیا اور آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے اس چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ایک چادر کے لیے اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں چادر اس کو ہدیہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل یہ خیال کیوں نہ آیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۴۳۹ ابو جعفر محمد بن علی رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کی وجہ سے تین سنتوں (اسلامی احکام) کا علم ہوا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے جب آپ جنگ حنین کے لیے کوچ فرما رہے تھے صفوان بن امیہ سے عاریت پر فولادی زرہیں طلب کیں۔ صفوان نے کہا: اے محمد! کیا یہ غصب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ عاریت ہے۔ اور اس کی ضمانت دی جاتی ہے۔ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چنانچہ عاریت کی ضمانت دی جانے لگی جب تک کہ وہ مالک کو ادا نہ کر دی جائے۔ اسی طرح ایک مرتبہ صفوان فتح مکہ کے بعد مدینے آئے۔ یہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے، یہ ان لوگوں میں سے تھے جن پر آپ ﷺ نے احسان کر کے ان کی جان بخشی تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو امیہ! تجھے کیا چیز مدینے لائی؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! لوگوں کا خیال ہے کہ جو ہجرت نہ کرے اس کا (اسلام میں) کوئی حصہ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے امیہ! تم بخوشی ضرور واپس جاؤ اور مکہ کی وادی بطحاء میں کھل کر رہو۔

ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ فتح مکہ کے بعد ہجرت ختم ہو گئی ہے۔ اسی طرح ایک مرتبہ صفوان نے مسجد نبوی ﷺ میں رات بسر کی۔ ان کی قمیص جو ان کے سرہانے رکھی تھی، کسی نے چرائی۔ صفوان چور کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے۔ چنانچہ وہ ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اس نے میری قمیص چوری کی ہے۔ آپ ﷺ نے اصحاب کو حکم دیا اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ تب صفوان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اس کی ہوئی (آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس لانے سے قبل یہ کام کیوں نہ کر لیا۔ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تب لوگوں کو علم ہوا کہ حد کا مسئلہ جب تک حاکم کے پاس نہ پہنچے اس کو معاف کیا جاسکتا ہے۔ ابن عساکر ۱۳۴۴۰ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ ایک دفعہ مکہ کی بالائی وادی میں تھا اس کو کسی نے کہا:

لادین لمن لم یہاجر

جس نے ہجرت نہیں کی اس کا کوئی دین نہیں۔



تب صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! میں اپنے گھر نہ لوٹوں گا جب تک مدینہ نہ جاؤں۔ چنانچہ وہ مدینہ تشریف لائے اور وہاں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے ہاں اترے پھر (رات کو) مسجد میں سوئے سوتے وقت ان کی قمیص ان کے سر کے نیچے تھی۔ ایک چور آیا اور اس نے ان کے سر کے نیچے سے وہ قمیص چرائی۔ صفوان اس چور کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یہ چور ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا جو کاٹ دیا گیا۔ صفوان نے عرض کیا: یہ چادر اسی کو دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو میرے پاس لانے سے قبل کیوں نہ دے دی۔ ابن ابی شیبہ ۱۳۴۴۱ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ صفوان بن امیہ کو کسی نے کہا: جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ تب صفوان نے قسم اٹھائی کہ وہ اس وقت تک سر نہ دھوئیں گے جب تک نبی اکرم ﷺ کے پاس نہ چلے جائیں (یعنی ہجرت مدینہ نہ کر لیں) پھر صفوان چلے اور مسجد نبوی پر آپ ﷺ کا سامنا کیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کہا گیا کہ جس نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہو گیا۔ چنانچہ میں نے قسم اٹھائی کہ جب تک آپ ﷺ کے پاس نہ پہنچ جاؤں سر نہ دھوؤں گا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صفوان نے اسلام کو سنا اور اس کے دین ہونے پر راضی ہو گئے۔ اب فتح مکہ کے بعد ہجرت منقطع ہو چکی ہے۔ لیکن جہاد اور نیت ہے۔ پس جب بھی تم کو اللہ کی راہ میں نکلنے کو کہا جائے نکل پڑو۔

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پھر صفوان ایک قمیص کے چور کو پکڑ کر لائے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کیا۔ صفوان بولے: میرا یہ ارادہ نہ تھا یا رسول اللہ! یہ چادر اس پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ کام پہلے کیوں نہ کیا (اب حد جاری ضرور ہوگی)۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۳۴۴۲ معمر زہری رحمۃ اللہ علیہ (سے روایت کرتے ہیں کہ صفوان رضی اللہ عنہ) حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں چادر کے ایک چور کو لے کر حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا یہ ارادہ تو ہرگز نہ تھا۔ یہ اس پر صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

حدود کے آداب

۱۳۴۴۳ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: فاستقوا پر شدت کرو۔ ان کو ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں کر دو۔

عبد بن حمید و ابوالشیخ

حدود کے ممنوعات

الاحراق..... جلانا

۱۳۴۴۴ ... جزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک سریہ (چھوٹا لشکر) دے کر بھیجا اور فرمایا: اگر تم کو فلاں یا فلاں شخص مل جائے اس کو جلا دینا۔ پھر فرمایا: (نہیں!) اگر تم فلاں پر قادر ہو جاؤ تو اس کو قتل کر دینا۔ لیکن آگ میں نہ جلانا۔ بے شک آگ کا عذاب آگ کا رب ہی دے سکتا ہے۔ ابو نعیم

۱۳۴۴۵ ... حظلہ بن عمرو اسلمی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ عذرہ کے ایک آدمی کی طرف ایک سریہ بھیجا اس کے ساتھ مجھے بھی روانہ فرمایا۔ آپ نے ہمیں ارشاد فرمایا: اگر تم اس کو پاؤ تو قتل کر دینا اور جلانا نہیں۔ کیونکہ آگ کا عذاب آگ کا پروردگار ہی دے سکتا ہے۔

الحسن بن سفیان فی الوجدان و ابو نعیم

۱۳۴۴۶ ... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا جس میں میں بھی تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم ہبار بن الاسود کو اور نافع بن عبد القیس کو پاؤ تو دونوں کو آگ میں جلاؤ النہ۔ جب اگلا دن طلوع ہوا تو آپ ﷺ نے ہم کو پیغام بھیجا اور فرمایا میں نے تم کو دو آدمیوں کے جلانے کا حکم دیا تھا اگر تم ان کو پکڑ لو لیکن پھر میں نے سوچا کہ کسی کو آگ کا عذاب دینا جائز نہیں صرف اللہ ہی آگ کا عذاب دے سکتا ہے۔ اگر تم ان کو پاؤ تو دونوں کو قتل کر دینا۔ ابن جریر

مشلہ..... شکل بگاڑنا

۱۳۴۴۷ ... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قیدی کو پکڑا۔ اور وہ نکل بھاگا۔ وہ پھر پکڑ لیا گیا۔ تب آپ ﷺ کو کہا گیا کہ یہ غلام بڑا بولنے والا ہے (یعنی آپ کے خلاف بہت بولتا ہے) اس کے سامنے کے دو دانت نکلوادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی کا مشلہ نہیں کرتا ورنہ قیامت کے روز اللہ پاک میرا مشلہ کر دے گا۔ ابن عساکر، ابن النجار

۱۳۴۴۸ ... حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سہیل بن عمرو بڑے بولنے والے (سردار قریش) تھے۔ جس دن بدر کی جنگ میں ان کو قید کر لیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا: اس کے نچلے سامنے کے دو دانت اکھڑا دیجئے۔ اس کی زبان باہر نکلے گی پھر یہ آپ کے خلاف کہیں بھی اٹھ کر خطیب نہ بنے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس کا مشلہ نہیں کر سکتا (شکل نہیں بگاڑ سکتا) ورنہ قیامت کے روز اللہ پاک میرا مشلہ کر دے گا۔ ابن ابی شیبہ

متفرق احکام

۱۳۴۴۹ ... ابو بردہ سے مروی ہے کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کے پاس عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے تھے ابن

زیادہ کے پاس خوارج کے سرکٹے ہوئے لائے جانے لگے۔ جب بھی کوئی سرگزرتا تو میں کہتا: جہنم میں، (جہنم میں) عبد اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: اے بھتیجے ایسا مت کہہ۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس امت کا عذاب دنیا میں ہی ہو جائے گا۔

شعب الایمان للبیہقی

فصل حدود کی انواع کے بیان میں..... حد الزنا

۱۳۳۵۰ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا معز بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے روبرو حاضر ہوئے اور ایک مرتبہ (زنا کا) اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے ان کو رد کر دیا۔ وہ پھر آئے اور دوسری مرتبہ اعتراف کیا آپ نے ان کو پھر رد کر دیا۔ وہ پھر آئے اور تیسری مرتبہ اعتراف کیا آپ ﷺ نے ان کو پھر مسترد کر دیا اور ساتھ میں ارشاد فرمایا: اگر تو نے چوتھی بار اعتراف زنا کیا تو میں تجھے سنگسار کر دوں گا۔ پھر بھی انہوں نے چوتھی بار اعتراف کر لیا۔ تب آپ نے ان کو قید کر لیا۔ پھر لوگوں سے ان کے متعلق باز پرس کی۔ لوگوں نے کہا: ہمیں تو ان کی اچھائی کا ہی علم ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو رجم کروا دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الحارث، البزار، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، الاوسط للطبرانی
کلام:..... روایت کی سند میں جابر اچھی ضعیف راوی ہے۔

۱۳۳۵۱ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی کے متعلق سوال کیا گیا۔ جس نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تھا اور پھر اس کے ساتھ نکاح کا ارادہ رکھتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ شادی کر لیں تو اس سے اچھی اور کون سی توبہ ہو سکتی ہے جو وہ حرام کاری سے نکل کر نکاح کے بندھن میں بندھ جائیں۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۳۵۲ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور ذکر کیا کہ ان کے ایک مہمان نے ان کی بہن سے دست درازی کر کے بدکاری کی ہے۔ اور بہن کو مجبور کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس مہمان سے اس کے متعلق سوال کیا تو اس نے اعتراف جرم کیا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی (یعنی سو کوڑے لگوائے) اور ایک سال تک مقام فذک میں جلاوطنی کاٹنے کا حکم دیا۔ لیکن عورت کو نہ مارا اور نہ جلاوطن کیا کیونکہ اس کو مجبور کیا گیا تھا۔ پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس عورت کی شادی اسی آدمی کے ساتھ کروادی اور اس کو اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۳۳۵۳ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ایک گھر والوں کا مہمان بنا پھر ان میں سے ایک عورت کو جبراً زنا پر مجبور کیا۔ یہ بات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو حد لگوائی اور جلاوطن کیا لیکن عورت کو نہیں مارا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

زانی اور مرتبہ کا آپس میں نکاح

۱۳۳۵۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس دوران ایک آدمی بڑی پریشانی کے عالم میں اندر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پاس جاؤ دیکھو اس کو کیا پریشانی ہے۔ (چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اٹھ کر اس آدمی کے پاس گئے۔ آدمی نے اپنی پستانائی کہ اس نے ایک آدمی کی مہمان نوازی کی۔ وہ مہمان اس کی بیٹی کے ساتھ بدکاری کر بیٹھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آدمی کو سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اللہ تیرا برا کرے۔ تو نے اپنی بیٹی پر پردہ کیوں نہ ڈالا؟ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم دیا۔ چنانچہ دونوں پر حد جاری کی گئی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دونوں کی ایک دوسرے کے ساتھ شادی کر دی۔ پھر ان کو ایک سال کی جلاوطنی کا حکم دیا۔ السنن للبیہقی

غیر شادی شدہ کو سو کوڑے

۱۳۳۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ضرب (کوڑے) لگوائے اور جلاوطن کیا۔ السنن للبیہقی
۱۳۳۵۶ صفیہ بنت ابی عبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جو ایک باکرہ لڑکی کے ساتھ
بدکاری کا مرتکب ہوا تھا جس کے نتیجے میں اس کو حاملہ کر لیا تھا۔ پھر اس نے اپنے جرم کا اعتراف بھی کر لیا کہ اس سے واقعی زنا سرزد ہوا ہے لیکن وہ
شادی شدہ نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم سنایا اور اس کو سو کوڑے لگے اور پھر اس کو فدک مقام پر جلاوطن کر دیا۔

مؤطا امام مالک، المصنف لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، الذاری قطنی فی السنن، السنن للبیہقی
۱۳۳۵۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبد اللہ بن شداد وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دروازے کا
اقرار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو داؤد کو بھیجا انہوں نے عورت کو (جا کر کہا) اگر تو اپنے قول سے رجوع کر لے تو ہم تجھے چھوڑ دیں
گے۔ لیکن عورت نے رجوع کرنے سے انکار کر دیا چنانچہ انہوں نے اس کو سنگسار کر دیا۔ الشافعی، مصنف ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیہقی
۱۳۳۵۸ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مال غنیمت کے شمس میں سے چند باکرہ باندیوں کو زنا کی
وجہ سے کوڑے لگوائے تھے۔ المصنف لعبد الرزاق ابن جریر، المصنف لعبد الرزاق عن الثوری عن الاعمش

۱۳۳۵۹ عن الثوری، عن الاعمش عن ابن المسیب کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت لائی
گئی۔ اس کو جنگل میں ایک چرواہا ملا۔ یہ پیاسی تھی۔ اس نے چرواہے سے پانی مانگا لیکن چرواہے نے اس کے عوض اس کے ساتھ بدکاری کی شرط
رکھ دی۔ اس نے چرواہے کو خدا کا واسطہ دیا (مگر وہ نہ مانا) حتیٰ کہ شدت پیاس سے اس کا حال برا ہو گیا تو اس نے چرواہے کو اپنے اوپر قدرت
دیدی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے حد ساقط کر دی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۶۰ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک لڑکی کو جبراً بدکاری کا نشانہ بنایا اور اس کا پردہ بکارت زائل
کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی پر حد جاری کی اور عورت کی دیت کا ثلث اس پر تاوان واجب کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق
۱۳۳۶۱ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیر بچہ لایا گیا کہ ایک عبادت گزار عورت بھی جو حاملہ ہو گئی۔ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے وہ رات کو نماز پڑھنے کے لیے اٹھی ہوگی اور سجدے میں گئی ہوگی تو کسی گمراہ بدکار نے آکر اس کو دبوچ لیا
ہوگا۔ چنانچہ پھر عورت نے آکر یونہی اپنی داستان سنائی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے (بغیر حد جاری کیے) اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

الجامع لعبد الرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ
۱۳۳۶۲ عن الثوری عن علی بن الاقرع عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کی اطلاع ملی کہ وہ حاملہ ہے۔ آپ
رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس پر نظر رکھی جائے جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لے۔ چنانچہ اس نے ایک کالا بچہ جنم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ
شیطان کی کارستانی ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۳۶۳ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے زبردستی کر کے اس کا پردہ بکارت زائل کر دی۔ چنانچہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور اس کو عورت کی دیت کا ایک تہائی دینا بطور تاوان لازم کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ
۱۳۳۶۴ ابو یزید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کی۔ اس عورت کی پہلے آدمی سے ایک بیٹی تھی۔ اسی طرح اس دوسرے
شوہر کا بھی ایک لڑکا تھا۔ لڑکے نے لڑکی کے ساتھ زنا کر لیا۔ لڑکی کو حمل ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو یہ مقدمہ ان کے روبرو
پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں سے سوال کیا۔ دونوں نے اعتراف جرم کر لیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو حد لگوائی
اور لڑکی کی حد مؤخر کر دی حتیٰ کہ اس نے بچے کو جنم دے لیا پھر لڑکی کو حد لگوائی۔ اور دونوں کو شادی کرنے کا حکم دیا مگر لڑکا اس بات پر راضی نہ ہوا۔

الشافعی، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو ایک آدمی کے متعلق لکھا گیا کہ اس سے پوچھا گیا: تو کب کسی عورت کے قریب لگا تھا؟ اس نے کہا: گذشتہ رات پوچھا گیا: کس کے ساتھ؟ بولا: ام مشوی کے ساتھ۔ اس کو کہنے والے نے کہا کہ تو تو ہلاک ہو گیا۔ آدمی بولا: مجھے علم نہیں تھا کہ اللہ نے زنا حرام کر دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ اس آدمی سے قسم لی جائے کہ اس کو واقعی علم نہ تھا کہ اللہ نے زنا کو حرام کر دیا ہے پھر اس کا راستہ چھوڑا جائے۔ ابو عیید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس ہے عورت پر جس نے اپنا حسب نسب خراب کر لیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ دو آدمیوں کو حکم دیا اس عورت کو لے جاؤ اور اس کو ضربیں (حد) لگاؤ۔ لیکن اس کی جلد نہ پھاڑ دینا۔

پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے (حد زنا میں) چار گواہوں کی شرط کو پردہ بنایا ہے۔ اسی کے ساتھ تمہارے برے کاموں میں تم پر پردہ ڈال دیا ہے (کیونکہ چار گواہوں کا اکٹھا ملنا محال ہے) لہذا کوئی بھی اس پردہ کو چاک نہ کرے (گواہی دے کر) سنو اللہ اگر چاہے گا چار گواہوں کے اس پردے کو ایک گواہ کر دے گا (باقیوں کو گواہی سے روک دے گا) خواہ وہ ایک سچا ہو یا جھوٹا (لہذا زنا پر گواہ بننے میں جلدی نہ کرو)۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

غلام پر بھی حد جاری ہوگی

۱۳۳۶۷ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک غلام تمس کے غلام، باندیوں پر نگرانی کرتا تھا۔ اس نے ان غلاموں میں سے ایک باندی کو جبراً زیادتی کا نشانہ بنایا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو حد جاری کی اور اس کو جلا وطن کیا لیکن لڑکی کو حد جاری نہیں کی کیونکہ اس کو مجبور کیا گیا تھا۔ مؤطا مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۸ عبد اللہ بن عباس بن ابی ربیعہ انحرودی سے مروی ہے کہ مجھے اور چند قریشی جوانوں کو حضرت عمر بن خطاب نے حکم دیا اور ہم نے بیت المال کی باندیوں کو زنا کی حد میں پچاس پچاس کوڑے مارے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۶۹ ابو واقد لیثی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس ایک آدمی آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ملک شام میں تھے۔ اس آدمی نے کہا: اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ابو واقد لیثی کو اس عورت کے پاس سوال کرنے بھیجا ابو واقد نے آکر عورت سے اس کے شوہر کی بات کی تصدیق کی اور یہ بھی اطلاع دے دی کہ محض اس کے کہنے سے تجھے پکڑا نہ جائے گا۔ پھر ابو واقد نے عورت کو مختلف واقعات کی مثالیں دے کر سمجھایا تا کہ وہ اس الزام سے انکار کر دے۔ لیکن عورت نے اس بات کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور صریحاً اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس عورت کے متعلق حکم سنا دیا اور اس کو جرم کر دیا گیا۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۰ عبد الرحمن بن الیہمانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے لگوائے اور سنگسار نہیں کیا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۱ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت آئی اور عرض کیا: اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ اس کے آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: اس بیوی نے مجھے وہ باندی ہدیہ کر دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہ پیش کر ورنہ میں تیرا سر پتھر سے پھیل دوں گا۔ عورت نے جب یہ صورت حال دیکھی تو بولی یہ سچ کہتا ہے میں نے واقعی باندی اس کو ہدیہ کر دی تھی، لیکن پھر مجھے غیرت نے اس پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر عورت کو تہمت کی حد جاری کی (اور آدمی کو جانے دیا)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۷۲ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو زنا کے جرم میں حد لگائی اور فدا کی طرف جلا وطن کر دیا۔

۱۳۳۷۳ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو پایا دونوں نے کمرے میں بند ہو کر پردے گزار رکھے تھے۔ چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دونوں کو سوسو کوڑے لگائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۷۴ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی عشاء کے بعد ایک کمرے میں کسی غیر عورت کے ساتھ لپٹا پایا گیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کو سوسو کوڑے مارے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۷۵ قاسم بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے روبرو ایک آدمی پیش کیا گیا جو کسی عورت کے ساتھ ایک ہی لحاف میں پڑ پایا گیا تھا، چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں میں سے ہر ایک کو چالیس چالیس کوڑے لگوائے اور دونوں کو لوگوں کے سامنے سزا دی۔ چنانچہ عورت اور مرد دونوں کے خاندان والے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شکایت لے کر گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں، تم نے یہ کام کیا ہے، اس کے متعلق کیا خیال ہے؟ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں میں نے یہ کیا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو کیا اچھا کیا۔

راوی کہتے ہیں: ہم تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر حاضر ہوئے تھے۔ وہاں اٹا حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تحسین فرمانے لگے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۷۶ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ملک شام میں زنا سے متعلق بات چھڑی، ایک آدمی نے کہا: میں نے زنا کیا ہے۔ پوچھا گیا: کیا کیا؟ آدمی نے کہا: کیا اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ مجھے تو علم نہ تھا کہ اللہ نے اس کو حرام کر رکھا ہے۔ یہ بات لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھا: اگر اس کو ظلم تھا کہ اللہ نے اس فعل کو حرام کر رکھا ہے تب اس پر حد جاری کر دو اور اگر اس کو ظلم نہ تھا تو اس کا بتا دو۔ اور پھر دوبارہ کرے تو حد جاری کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۷۷ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ عبدالرحمن بن حاطب کی وفات ہو گئی۔ انہوں نے اپنے غلام باندیوں میں سے جو نماز روزہ کرتے تھے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ ایک باندی نماز روزے کی پابندی جو عجم سے تعلق رکھتی تھی اور زیادہ سمجھ پوچھ نہ رکھتی تھی، عبدالرحمن کی زندگی کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ان کو اچانک اس بات کا علم ہوا کہ وہ باندی حاملہ ہو گئی ہے۔ وہ پہلے شادی شدہ رہ چکی تھی۔ عبدالرحمن اس خبر سے گھبرا گئے عبدالرحمن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو یہ خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم ایسے آدمی ہو جو خیر کی خبر نہیں لاتے۔ اس بات سے عبدالرحمن مزید گھبرا گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس باندی کے پاس پیغام بھیجا وہ آئی تو آپ نے اس سے پوچھا: کیا تو حاملہ ہے؟ اس نے چمک چمک کر خوشی سے کہا: ہاں! مرعوش سے ہوئی ہوں دو درہموں کے بدلے۔ باندی نے اس واقعے کو قطعاً نہ چھپایا گویا یہ کوئی بری چیز نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ مجھے اس کے متعلق کوئی مشورہ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے تو فرمایا اس پر حد واقع ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے عثمان! تم بھی کچھ کہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ کے بھائیوں نے آپ کو مشورہ دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں آپ بھی کچھ بولیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے یہ جو خوشی کے ساتھ تیز آواز میں اس خبر کو سن رہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اس عمل کی برائی کا علم نہیں تھا اور یہ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتی تھی۔ جبکہ حد اس شخص پر ہے جو جانتا ہو (پھر بھی گناہ کرے) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حد اسی پر ہے جو اس کو جانتا ہو۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۷۸ عروہ رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل یمن کا ایک قافلہ حرۃ مقام پر آ کر ٹھہرا۔ ان کے ساتھ ایک عورت تھی جو

بھی شادی شدہ رہ چکی تھی۔ اہل قافلہ نے اس کو اس مقام پر (گھومنے پھرنے کے لیے) چھوڑ دیا۔ عورت نے جسم فروشی کی۔ یہ خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو بلوایا اور اس سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ عورت بولی: میں مسکین عورت ہوں۔ کوئی میرا خیال ہی نہیں کرتا۔ میرے پاس بھی اپنا جسم بیچنے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل قافلہ سے اس بات کی تصدیق چاہی۔ اہل قافلہ نے عورت کی بات کی تصدیق کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کرائی اور پھر اس کو (سامان) لباس اور سواری مرحمت فرمائی اور اہل قافلہ کو فرمایا: اس کو اپنے ساتھ لے جاؤ لیکن اس واقعے کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۹۱ ابو الطفیل سے مروی ہے کہ ایک عورت کو شدید فاقہ پیش آ گیا وہ ایک چرواہے کے پاس آئی اور اس سے کچھ کھانا مانگا۔ لیکن اس نے دینے سے انکار کر دیا الا یہ کہ وہ اس کو اپنا آپ حوالہ کرے۔ عورت بولی: چنانچہ چرواہے نے اس کو تین مٹھیاں کھجور کی دیں۔ پھر اس کے ساتھ مبتلا ہو گیا۔ عورت نے بتایا کہ وہ بھوک کی وجہ سے انتہائی نڈھال ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا یہ تو میرے مہر ہے۔ ہر مٹھی ایک مہر تھا۔ پھر آپ نے اس عورت سے حد ساقط کر دی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۸۰ کلیب الجرمی سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک عورت کے بارے میں لکھا کہ وہ سورہی تھی کہ ایک آدمی اس پر چھا گیا۔ عورت کہتی ہے کہ میں سورہی تھی ایک آدمی میرے پاس آ گیا۔ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تب ہوا جب اس نے میرے اندر آگ کے شعلے کی مثل کوئی چیز اندر ڈالی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواباً لکھوایا کہ تہامیہ عورت واقعی سو گئی ہوگی۔ ایسا ہو جاتا ہے لہذا اس سے حد ساقط کر دی جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

عورت کو سزا میں سنگسار کرنا

۱۳۳۸۱ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام میں ایک عورت کو رجم کیا اور اس کو کوڑے نہیں لگوائے۔ ابن حوریہ ۱۳۳۸۲ کثیر بن الصلت سے مروی ہے کہ ابن العاص اور زید بن ثابت قرآن شریف کے نسخے لکھا کرتے تھے۔ دونوں اس آیت پر پہنچے تو زید بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا ہے:

الشیخ والشیخۃ. اذانیا فارجموہما البشۃ.

بوڑھا اور بوڑھی جب زنا کریں تو دونوں کو رجم کر دو۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی تو میں نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا تھا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا تھا: یہ آیت مجھے لکھوادیں۔ لیکن آپ نے اس کو لکھوانا گویا پسند نہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ نہیں سمجھتے کہ بوڑھا جب زنا کرے اور وہ شادی شدہ (آزاد) ہو تو اس کو کوڑے بھی لگیں گے اور رجم بھی ہوگا اور اگر شادی شدہ (یا آزاد) نہ ہو تو صرف کوڑے لگیں گے اور اگر جوان آدمی جو شادی شدہ اور آزاد ہو وہ زنا کرے تو اس کو رجم (سنگسار) کیا جائے گا۔ ابن حوریہ

سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت صحیح ہے۔ یہ حدیث حضرت عمر کے توسط سے مرفوعاً نبی ﷺ سے مروی ہونا صرف اسی ایک طریق سے منقول ہے اور یہ طریق ہمارے نزدیک صحیح ہے اس میں کوئی علت نہیں جو اس کو کمزور کرے، نہ کوئی ایسا سبب ہے جو اس کو ضعیف کرے کیونکہ اس کے ناقلین ثقہ ہیں۔ اگرچہ یہ علت کہی جاتی ہے کہ قتادہ مدلس ہے اور انہوں نے ساء اور تحدیث کی تصریح نہیں فرمائی۔

۱۳۴۸۳ نزال بن سبرہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں مکہ میں تھا کہ ہم لوگوں نے ایک عورت کو دیکھا جس کو لوگوں نے گھیر رکھا تھا قریب تھا کہ لوگ اس کو اشتعال میں قتل کر دیتے۔ وہ کہہ رہی تھی۔ اس نے زنا کیا ہے۔ اس نے زنا کیا ہے۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس عورت کو پیش کیا گیا۔ وہ حاملہ بھی تھی۔ اس کے ساتھ اس کی قوم کے لوگ بھی آئے تھے جو اس کے متعلق اچھائی بیان کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے پوچھا: تو مجھے اپنا معاملہ بیان کر۔ عورت بولی: اے امیر المؤمنین! جس رات میرے ساتھ یہ واقعہ

پیش آیا میں نے عشاء کی نماز پڑھی اور سو گئی۔ میری آنکھ کھلی تو میں نے اپنی ناگوں کے درمیان ایک آدمی کو موجود پایا۔ وہ میرے وجود میں انگارے کی مثل کوئی چیز ڈال چکا تھا۔ پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس قضیہ کا فیصلہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اگر ان دو پہاڑوں کے درمیان اس عورت کو قتل کیا گیا تو اللہ سب کو عذاب دے (کر ہلاک کر دے) گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کا راستہ خالی کر دیا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام شہروں کے حاکموں کو یہ فرمان لکھوا بھیجا کسی کو قتل میری اجازت کے بغیر نہ کرو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۲۸۴ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت پیش کی گئی۔ جس کے متعلق لوگ کہتے تھے کہ اس نے زنا کیا ہے۔ عورت نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے روبرو عرض کیا: میں سوئی ہوئی تھی کہ ایک آدمی کی وجہ سے میری آنکھ کھلی جب وہ میرے وجود میں انگارے کے مثل کوئی چیز مار رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں یہ نیند سے مجبور لڑکی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کچھ مال و متاع دے کر چھوڑ دیا۔ السنن لمسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۲۸۵ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابوالفضلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے رفیق اور ساتھی سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی) بارگاہ خلافت میں تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کو پیش کیا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جن دیا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا میں کتاب اللہ کے ساتھ اس کے خلاف دلیل پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و حملہ و فصالہ ثلثون شهراً.

اس کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

چنانچہ حمل چھ ماہ ہے اور دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے۔

چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت سے حد کو ساقط کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق، وکیع، ابن جریر، ابن ابی حاتم

۱۳۲۸۶ (مسند علی رضی اللہ عنہ) شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحہ کو جو محرمات کے روز کوڑے لگائے اور جمعہ کے روز اس کو رجم کر دیا۔ اور ارشاد فرمایا: میں نے کتاب اللہ کی دلیل کی روشنی میں اس کو کوڑے لگائے ہیں اور نبی ﷺ کی سنت کی روشنی میں اس کو رجم (سنگسار) کیا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، البخاری، النسائی، الطحاوی ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، مستدرک الحاکم، الدورقی، حلیۃ الاولیاء ۱۳۲۸۷ جنس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے زنا کا ارتکاب کیا تھا حالانکہ اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن اس نے اپنی بیوی کے ساتھ جماع نہ کیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے زنا کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں مخفی نہیں ہوں (شادی شدہ نہیں ہوں)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوڑے لگائے گئے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۲۸۸ علاء بن بدر سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے دور میں، ایک عورت نے زنا کیا پہلے اس کا نکاح ہو چکا تھا لیکن شوہر نے اس کے ساتھ ابھی خلوت نہیں کی تھی۔ عورت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو پیش کیا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے لگوائے اور ایک سال تک کربلا میں جلاوطن کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۲۸۹ ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ام الولدہ (آقا کی وہ باندی جس نے آقا کا بچہ جنا ہوا) اگر اس کو اس کا آقا آزاد کر دے یا وہ مر جائے (تب بھی چونکہ وہ آزاد ہے) تو اگر پھر وہ باندی زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے لیکن جلاوطن نہ کیا جائے گا ابراہیم کہتے ہیں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے: ایسی عورت کو کوڑے مارے جائیں گے، جلاوطن کیا جائے گا لیکن رجم سنگسار نہیں کیا جائے گا۔ کیونکہ رجم کے لیے احسان شرط ہے یعنی آزاد ہونے کی حالت میں نکاح کے بعد وطی ہو تو پھر وہ مجسمہ ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۹۰ ... عن الامام ابی حنیفہ عن حماد عن ابراہیم کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کنوارا کنواری سے زنا کرے تو دونوں کو سوسو کوڑے مارے جائیں اور جلاوطن کیا جائے نیز ارشاد فرمایا: مجھے ان کا قید کرنا زیادہ بہتر ہوتا ہے بنسبت جلاوطن کرنے کے اس میں مزید فتنے کا خطرہ ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۹۱ ... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس قبیلہ ہمدان کی ایک عورت لائی گئی جو راند تھی لیکن اس کو حمل ٹھہر چکا تھا۔ اس کا نام شراحۃ تھا اس سے زنا کا ارتکاب ہوا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشاد فرمایا: شاید آدمی نے تیرے ساتھ زبردستی کی ہوگی؟ عورت بولی نہیں! ارشاد فرمایا: شاید تو سوئی پڑی ہوگی اور آدمی نے تجھے چھاپ لیا ہوگا؟ بولی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: شاید وہ آدمی تیرا شوہر ہو، لیکن چونکہ وہ ہمارے ان دشمنوں میں سے ہوگا اس لیے تو اس کو ہم سے چھپا رہی ہوگی۔ عرض کیا: نہیں۔ مجبوراً حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو محبوس کرادیا۔ جب اس نے اپنے بچے کو جنم دے لیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو جمعرات کے روز سو کوڑے لگوائے، پھر جمعہ کے دن رجم (سنگسار) کرنے کا حکم دیا۔ اس کے لیے بازار میں ایک گڑھا کھودا گیا۔ لوگ اس کے گرد گھوم گھوم کر چکر کاٹنے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو دور سے مارا اور ارشاد فرمایا: رجم یوں نہیں کیا جاتا۔ اگر اس طرح تم رجم کرو گے تو آپس میں ایک دوسرے کو روند کر قتل کرڈالو گے۔ بلکہ نماز کی طرح صفیں بنالو۔ پھر (صفیں بن جانے کے بعد) ارشاد فرمایا: اے لوگو! اگر مجرم نے خود اپنے جرم کا اعتراف کیا ہو (جیسا کہ موجودہ صورت حال ہے) تو سب سے پہلے امام (حاکم) پتھر مارے گا۔ اور اگر چار گواہوں کے نتیجے میں سنگساری ہو رہی ہو تو سب سے پہلے چار گواہ پتھر ماریں گے، کیونکہ ان کی گواہی کی وجہ سے یہ سنگساری ہو رہی ہے۔ پھر امام۔ پھر عام لوگ۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گڑھے میں موجود عورت کو پتھر مارا اور اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ پھر پہلی صف کو حکم دیا کہ اب تم مارو (جب انہوں نے پتھر مار لیے تو) پھر فرمایا اب تم چلے جاؤ۔ پھر کچھلی صف آگے آئی۔ اس طرح صفاً صفاً سنگ باری کی گئی۔ حتیٰ کہ وہ عورت جاں بحق ہو گئی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب اس کے کفن دفن اور نماز کا اہتمام کرو جس طرح اپنے دوسرے مردوں کے ساتھ کرتے ہو۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۳۹۲ ... عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ قبیلہ ہذیل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، اس آدمی نے بیان کیا کہ جس دن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحۃ نامی عورت کو سنگسار کیا میں آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا تھا۔ میں نے کہا: یہ عورت بڑی بری حالت میں موت کے سپرد ہوئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ رضی اللہ عنہ نے وہ چھڑی اس زور سے مجھے ماری کہ مجھے تکلیف میں مبتلا کر دیا میں نے عرض کیا: آپ نے تو مجھے تکلیف میں ڈال دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس لیے تجھے تکلیف دی ہے کہ اس سے کبھی اس کے گناہ کے متعلق سوال نہیں کیا جائے گا جس طرح ادا شدہ قرض کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا۔ الجامع لعبدالرزاق

سنگساری کے بعد کفن اسلامی طریقے پر ہوگا

۱۳۳۹۳ ... شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شراحۃ کو سنگسار کرادیا تو اس کے سر پرست اولیاء آگے آئے اور پوچھا: اب ہم اس کا کیا کریں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس طرح اپنے مردوں کے ساتھ کرتے ہو یعنی پورے اسلامی طریقے کے ساتھ غسل و نماز پڑھو وغیرہ۔ الجامع لعبدالرزاق، المروزی فی الجنائز

۱۳۳۹۴ ... سماک بن حرب بنی عجل کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ وہاں ایک آدمی کھیتوں میں کھڑا افسوس کے ساتھ پکار رہا تھا مجھ سے فحش کام سرزد ہو گیا ہے۔ مجھ پر حد جاری کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے شادی کر رکھی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا اس کے ساتھ ہم بستر ہوا ہے؟ اس نے انکار میں جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (جس) عورت (کے ساتھ بدکاری ہوئی تھی اس) کے گھر والوں کے پاس پیغام بھیج کر دریافت کرایا کیا

تم: فلاں آدمی سے اپنی لڑکی کی شادی پر راضی ہو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے آدمی پر سو کوڑے حد جاری کی اور اس پر پہلی بیوی کے لیے نصف مہر دینا لازم کیا اور ان دونوں کے درمیان خدائی کرا دی۔

ابو عبد اللہ الحسن بن یحییٰ بن عیاش القطان فی حدیثہ، السنن للبیہقی ۱۳۴۹۵ ابو حبیہ سے مروی ہے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھ سے ایک شخص برائی سرزد ہو گئی ہے۔ مجھ پر حد جاری کر دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چار مرتبہ واپس کر دیا (لیکن میرا نہ ماننے کی بناء پر بالآخر آپ رضی اللہ عنہ) نے اپنے غلام قنبر کو فرمایا: اے قنبر! اٹھ کھڑا ہو اور اس کو سو کوڑے مار۔ میں نے عرض کیا: میں غلام ہوں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارتے رہو یہ خود ہی تم کو روک دے گا۔ چنانچہ قنبر غلام نے مجھے پچاس کوڑے مارے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی ۱۳۴۹۶ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوڑے لگائے اور کوفہ سے بصرہ جلا وطن کیا۔ السنن للبیہقی

تہمت کی حد لگانا

۱۳۴۹۷ قسامة بن زہیر سے مروی ہے کہ جب ابوبکرؓ اور مغیرہ کا واقعہ پیش آیا۔ ابوبکرؓ نے مغیرہ پر زنا کی تہمت لگائی تو گواہ بلائے گئے۔ سب سے پہلے ابوبکرؓ نے گواہی دی۔ پھر (شبل) ابن معبد اور نافع بن عبد الحارث نے بھی گواہی دیدی (جب چوتھے گواہ کی باری آئی جس کے بعد مغیرہ پر زنا کی حد جاری ہو جاتی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شاق گزرا۔ چنانچہ جب زیاد گواہی کے لیے اٹھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انشاء اللہ کسی غلام حق کے سوا ہرگز کوئی گواہی نہ دے گا۔ چنانچہ زیاد بولا: میں زنا کی گواہی تو نہیں دیتا لیکن میں نے پھر بھی ایک بڑی بات دیکھی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ بلند کیا اللہ اکبر، پھر حکم دیا (تین) گواہوں کو (تہمت کی بناء پر) حد جاری کرو۔ چنانچہ تینوں پر حد جاری کی گئی۔

ابوبکرؓ نے حد کھانے کے بعد پھر کہا میں اب بھی شہادت دیتا ہوں کہ وہ (مغیرہ) زانی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دوبارہ تہمت کی حد جاری کرنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منع فرمادیا کہ اگر آپ نے اس کو تہمت کی حد جاری کرنا ہے تو اپنے ساتھی (مغیرہ) کو بھی رجم (سنگسار) کرو۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرؓ کو چھوڑ دیا اور دوبارہ حد جاری نہ فرمائی۔ السنن للبیہقی ۱۳۴۹۸ ابوبکرؓ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ چنانچہ ابوبکرؓ، نافع اور شبل بن معبد نے گواہی دیدی جب زیاد کو بلایا گیا تو اس نے یوں گواہی دی کہ میں نے بڑی چیز دیکھی ہے۔ چونکہ زنا کی گواہی نہیں دی اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور ابوبکرؓ اور اس کے دونوں ساتھیوں کو بلا کر حد تہمت جاری کی۔ ابوبکرؓ نے حسبنے کے بعد فرمایا: اللہ کی قسم میں سچا ہوں۔ میں نے جس بات کی گواہی دی وہ اس کے مرتکب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکرؓ کو دوبارہ حد جاری کرنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر ان کو حد جاری کرتے ہیں تو ان (مغیرہ) کو بھی رجم کیجئے۔

۱۳۴۹۹ حش سے مروی ہے کہ ہمارے ایک آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی۔ لیکن بیوی سے ہم بستر ہونے سے قبل وہ کسی عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد جاری کی اور فرمایا اب عورت اس کے ساتھ رہنا پسند نہیں کرے گی چنانچہ دونوں مینار بیوی کے درمیان علیحدگی کرا دی۔ السنن للبیہقی

۱۳۵۰۰ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: زنا میں کوڑے اور رجم دونوں بھی ہیں، صرف رجم بھی ہے، صرف کوڑے بھی ہیں۔ شعبہ فرماتے ہیں: قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تفسیر یوں بیان کی ہے: شادی شدہ بوڑھے کو کوڑے مارے جائیں گے اور رجم بھی کہ جائے گا جب وہ زنا کرے۔ شادی شدہ نوجوان زنا کرے تو اس کو محض رجم کیا جائے گا اور اگر نوجوان کنوارا زنا کرے تو اس کو کوڑے مارے جائیں گے۔ ابن حریب

۱۳۵۰۱ بصرة الغفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے ایک کنواری باپردہ لڑکی سے شادی کی۔ لیکن میں نے اس کو حاملہ پایا (نبی ﷺ سے شکایت کی تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال جب بچہ تولد ہو وہ تیرا غلام بن جائے گا۔ اور اس کی ماں کو تم بچہ جننے کے بعد سو کوڑے مارنا، لیکن اس کا مہر اس کو دینا ہوگا جس کی وجہ سے اس کا حصول تمہارے لیے حلال ہوا۔

الدارقطنی فی السنن، الكبير للطبرانی، مستدرک الحاكم

کلام: علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے الاطراف میں بصرة بن ابی بصرة الغفاری کے ترجمہ کے دوران اسی طرح مذکورہ روایت ذکر کی ہے۔ پھر اس کی ایک علت (سقم) کا ذکر کیا ہے کہ لوگوں نے اس روایت کو ابن جریج عن صفوان بن سلیم کے طریق سے نقل کیا ہے حالانکہ امام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ابن جریج عن ابراہیم بن ابی یحییٰ عن صفوان بن سلیم صحیح طریقہ ہے۔

۱۳۵۰۲ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بصرة الغفاری رضی اللہ عنہ نے ایک باپردہ کنواری عورت سے شادی کی۔ پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ حاملہ ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے درمیان علیحدگی کروادی اور ارشاد فرمایا: جب وہ بچہ جن لے تو اس پر حد قائم کرنا اور اس کو مہر بھی ادا کرنے کا حکم دیا جس کی وجہ سے اس کا ملاپ حلال ہوا۔ ابو نعیم

فائدہ: امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ صحابی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا نام ایک قول کے مطابق بصرة ہے، ایک قول کے مطابق بسرہ ہے اور ایک قول کے مطابق نصلہ ہے۔ ان سے سعید بن المسیب نے روایت کی ہے۔ اور بصرة بن ابی بصرة الغفاری اور اس روایت کے مروی عنہ بسرہ میں فرق بیان کیا ہے کہ یہ دونوں علیحدہ شخصیات ہیں۔ اسی طرح امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الاصابہ میں ان کی اتباع کی ہے۔ اور دونوں کے درمیان تفریق بیان کی ہے اور ہر ایک کے لیے جدا ترجمہ ذکر کیا ہے۔

۱۳۵۰۳ عن الزہری عن عبید اللہ کی سند سے مروی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد بن شبل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور نبی اکرم ﷺ کی جناب میں حاضر خدمت تھے۔ ایک اعرابی اٹھا اور (آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر) بولا: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے۔ اس کا فریق مخالف جو اس سے سمجھ دار تھا بولا: جی ہاں! ہمارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ فرمائیے اور مجھے بولنے کی اجازت دیجئے۔ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

بولو! چنانچہ وہ بولا: کہ میرا بیٹا اس شخص کے ہاں مزدوری کر رہا تھا اس نے اس کی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کر لیا ہے۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ میرے بیٹے کو رجم کی سزا ہوگی۔ لیکن میں نے اس کی طرف سے سو بکریاں اور ایک غلام بطور مزدوری اس کو دے دیا ہے۔ پھر میں نے کچھ اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے کچھ مختلف بات بیان کی کہ میرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اس کی بیوی کو رجم کی سزا ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں تم دونوں کے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہوں۔ سو بکریاں اور خادم تجھ کو واپس ملے گا۔ اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی۔ جبکہ اس شخص کی بیوی کو رجم کرنا ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے خادم کو حکم فرمایا: اے انس! صبح کو اس شخص کی بیوی کے پاس جا۔ اگر وہ اپنے جرم کا اعتراف کرتی ہے تو اس کو رجم کر دینا۔ چنانچہ انس صبح کو اس عورت کے پاس گئے تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبد الرزاق المصنف لابن ابی شیبہ

ثبوت جرم کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۰۴ سہل بن سعد سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک لڑکی زنا سے حاملہ ہو گئی۔ اس سے پوچھا گیا کہ تجھے کس نے اس حال کو پہنچایا اس نے ایک اپانچ کا نام لیا۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کوڑے کھانے

(کی اہلیت نہیں رکھتا اس) سے کمزور ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کھجور کا ایک سونٹکوں والا خوشہ ایک مرتبہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ خوشہ اس کو ایک مرتبہ مارا گیا۔ ابن النجار

۱۳۵۰۵ عبادة بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تو آپ کا چہرہ انور متغیر اللون ہو جاتا۔ اسی طرح ایک مرتبہ آپ پر وحی نازل ہوئی تو یہی کیفیت طاری ہو گئی، جب وہ کیفیت چھٹ گئی تو ارشاد فرمایا: تو سنو مجھ سے: اللہ پاک نے ان کے لیے راستہ کھولا ہے: شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ زنا کا مرتکب ہو تو ان کو ایک سو کوڑے سزا پھر رجم کی سزا ہے۔ اور اگر کنوارہ کنواری کے ساتھ زنا کرے تو سو کوڑے سزا اور ایک سال کی جلاء وطنی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۰۶ ابوالفضل بن سہل سے مروی ہے کہ مساکین مسکین میں سے ایک لاغر بیمار شخص تھا۔ بارش والی ایک سخت رات میں اس کو ایک مسلمان خاتون نے (کسی کام سے) اپنے ہاں بلالیا۔ آدمی اس کے پاس پہنچا تو عورت پر جھٹ پڑا اور اس کے ساتھ دست درازی کر کے اپنے ارادے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ساری خبر سنائی۔ آپ ﷺ نے اس آدمی کے پاس پیغام بھیجا اس نے (آکر) اعتراف جرم کر لیا (لیکن اس کی جسمانی حالت سو کوڑے برداشت کرنے کی نہ تھی) لہذا نبی کریم ﷺ کے حکم پر کھجور کا ایک خوشہ لیا گیا اور اس میں سونکے شار کیے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے وہ خوشہ مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس لاغر آدمی کو ایک ہی مرتبہ وہ خوشہ مارنے پر اکتفاء کیا گیا۔ ابن جریر

۱۳۵۰۷ حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور بولی: اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! یہ غیرت میں آکر ایسا کہہ رہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے سامنے حلیفہ (قسم اٹھا کر) کہتا ہوں کہ فاجر فاجر ہوتا ہے۔ اور (محض) غیرت میں آکر ایسی بات کرنے والی کو معلوم نہیں ہو سکتا کہ وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور پست آخری حصہ کونسا ہے۔

فائدہ:..... یعنی میں قسم اٹھاتا ہوں کہ فاجر فاجر ہی ہوتا ہے۔ اور ممکن ہے کہ عورت کو صحیح معلوم نہیں ہو پایا ہو کہ آیا محض بالائی حصہ اس کو مس ہوا ہے یا مکمل۔ اس لیے مرد کی بات زیادہ تسلیم کی جائے گی۔

۱۳۵۰۸ حسن سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو باندی کے ساتھ ہم بستری پایا۔ اس کو بڑی غیرت اٹھی۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اس کے تعاقب میں اس کا آدمی بھی پہنچ گیا۔ عورت بولی اس نے زنا کیا ہے۔ آدمی بولا: یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بولتی ہے۔ بلکہ اصل ماجرا یوں ہے۔ تب عورت نے آدمی کی ڈاڑھی پکڑ لی۔ نبی کریم ﷺ نے عورت کو جھڑکا۔ عورت نے ڈاڑھی چھوڑ دی۔ آپ ﷺ نے عورت کو ارشاد فرمایا: تجھے کیا علم کے وادی کا بالائی حصہ کون سا ہے اور آخری حصہ کون سا؟ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۰۹ حسن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو وحی ہوئی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: لا یسئو مجھ سے! اللہ نے ان کے لیے راستہ نکالا ہے، شادی شدہ شادی شدہ کے ساتھ سو کوڑے اور رجم اور کنوارہ کنواری کے ساتھ سو کوڑے اور ایک سال جلا وطنی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۱۰ ابن جریر عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر دو کنوارے مرد و عورت آپس میں زنا کریں اور ان پر چار مرد گواہی دیدیں تو بحکم خداوندی:

مائتہ جلد دے ولا تاخذکم بهما رافۃ فی دین اللہ
یعنی سو کوڑے اور ان کے ساتھ نرمی تم کو اللہ کے دین میں نہ پکڑے۔

اور بموجب میری سنت کے ان کو ایک سال کے لیے ان کے اس وطن سے نکال دیا جائے جہاں وہ رہتے ہوں۔ اور ارشاد فرمایا ان کو جلاء وطن کرنا میری سنت ہے۔

عمر و بن شعیب فرماتے ہیں: پہلی حد جو اسلام میں ایک آدمی پر جاری کی گئی اسی کو آپ علیہ السلام کے سامنے پیش کر کے اس پر شہادت لی گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا تھکاٹ دبا گیا۔ جب اس پر حد جاری ہو گئی تو آپ علیہ السلام کہہ کر رکھو، کدواگے اگر آپ کے

خبر پرے پڑی ڈال دی گئی ہو۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! شاید اس آدمی کا ہاتھ کٹنا آپ کو دشوار گذرا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے کیوں نہ دشوار

Presented by www.ziaraat.com

گزرتا جبکہ تم اپنے بھائی کے مقابلے پر شیطان کے مددگار بن کر آئے ہو۔ لوگوں نے عرض کیا تب آپ اس کو چھوڑ دیتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: امام (حاکم) کے پاس جب حد آئے گی تو اس کو حد معطل کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۵۱۱

ابن جریج، عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے فیصلہ کر دیا ہے کہ زنا پر نہ تین آدمیوں کی شہادت قبول کی جائے گی اور نہ دو کی اور نہ ایک کی۔ اور ان کو (تہمت کے جرم میں) اسی اسی کوڑے مارے جائیں گے پھر ان کی شہادت آئندہ قبول نہ کی جائے گی جب تک مسلمانوں کو ان کی کچی توبہ اور ان کی اصلاح کا علم نہ ہو جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

رجم..... سنگساری

۱۳۵۱۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عز و جل نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل کی۔ اسی کتاب میں آیت رجم بھی تھی۔ ہم نے اس کو پڑھا اور محفوظ کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ مجھے خود خطرہ ہے کہ لوگوں پر طویل زمانہ گزرے گا تو کوئی کہے گا: ہم کتاب اللہ میں آیت رجم نہیں پاتے۔ پس وہ ایسے فریضے کے انکار کے ساتھ گمراہ ہو جائیں گے جو اللہ نے نازل کیا ہے۔ پس رجم کتاب اللہ میں ہے۔ زانی پر لازم ہے جبکہ وہ شادی شدہ ہو مرد ہو یا عورت۔ بشرطیکہ گواہ قائم ہوں یا حبل ظاہر ہو (عورت کے لیے) یا زانی خود اعتراف کر لے۔ خبردار! ہم یہ آیت بھی پڑھا کرتے تھے:

لاترغبوا عن آباء کم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباء کم۔

اپنے آباء سے اپنی نسبت کا انکار نہ کرو یہ تمہارا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے اعراض کرو۔

الجامع لعبد الرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، مسند احمد، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن الجارود، ابن جریر، ابو عوانہ، ابن حبان، السنن للبیہقی

امام مالک نے اس کا کچھ حصہ روایت کیا ہے۔

۱۳۵۱۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور رجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ہرگز دھوکہ میں نہ پڑنا رجم کے بارے میں۔ بے شک وہ حدود اللہ میں سے ایک حد ہے۔ خبردار! رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ضرور قرآن پاک کے حاشیے میں لکھوا دیتا:

عمر بن خطاب، عبدالرحمن بن عوف، فلاں اور فلاں اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔

خبردار! عنقریب تمہارے بعد ایک قوم آئے گی جو تکذیب کرے گی رجم کی، دجال (کے خروج) کی، شفاعت کی، عذاب قبر کی اور اس قوم کی جس کو اللہ پاک جہنم سے ان کے جلنے کے بعد نکالے گا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابو عیینہ

فائدہ:..... حدیث میں امتحان کے الفاظ ہیں جس کے معنی ہیں اس قدر جلنا کہ کھال جل کر ہڈیاں ظاہر ہو جائیں۔ انبیاء ۱۲/۳۰۔

۱۳۵۱۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: خبردار! رجم (سنگساری) حدود اللہ میں سے ایک حد ہے، ہرگز اس کی طرف سے دھوکہ میں نہ پڑنا۔ بے شک وہ کتاب اللہ میں بھی ہے اور تمہارے نبی کی سنت میں بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا ہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۵۱۵ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رجم فرمایا اور میں نے بھی رجم کیا۔ اگر مجھے کتاب اللہ میں زیادتی ناپسند ہوتی تو میں قرآن پاک میں اس کو لکھ دیتا۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ایسی اقوام آئیں گی جو اس کو کتاب اللہ میں نہ پا کر اس کا کفر (انکار) کریں گی۔

الترمذی، السنن للبیہقی قال الترمذی حسن صحیح وروی عنہ من غیر وجہ عن عمر رضی اللہ عنہ

رجم (سنگساری) کا حکم قرآن میں موجود ہے

۱۳۵۱۶ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: بچو آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں پڑنے سے۔ کہیں کوئی یہ کہنے لگے: ہم تو رجم کو کتاب اللہ میں پاتے نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور ہم نے آپ کے بعد رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر کہنے والا یہ نہ کہتا کہ عمر بن خطاب نے کتاب اللہ میں نئی کتاب لکھ دی ہے تو میں ضرور اس کو لکھ دیتا۔ بے شک ہم نے اس کو قرآن پاک میں پڑھا ہے:

الشیخ والشیخۃ فار جموہما البتۃ.

بوڑھے مرد اور بوڑھی عورت کو (جب وہ زنا کریں) تو رجم کرو ضرور۔ مالک، الشافعی، ابن سعد، العدنی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی ۱۳۵۱۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رجم حد و اللہ میں سے ایک حد ہے اس کے بارے میں دھوکہ کا شکار مت ہونا۔ اس کی (سچائی کی) نشانی یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا، ابوبکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے بھی رجم کیا۔ عنقریب ایک قوم آئے گی جو تقدیر کو جھٹلائے گی، حوض (کوثر) کو جھٹلائے گی، شفاعت (کے برحق ہونے) کو جھٹلائے گی اور اس قوم کو جھٹلائے گی جو جہنم سے نکالی جائے گی۔ ابن ابی عاصم

۱۳۵۱۸ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منادی کو نداء دینے کا حکم دیا اس نے نداء دیدی الصلوۃ جامعۃ (یعنی وعظ سننے کے لیے جمع ہو جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے۔ اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! آیت رجم کے متعلق دھوکہ کا شکار نہ ہونا۔ بے شک وہ قرآن میں نازل ہوئی تھی۔ ہم نے اس کی تلاوت کی تھی۔ لیکن وہ قرآن کے بہت سے حصے کے ساتھ چلی گئی جو محمد کے ساتھ چلا گیا۔ اس بات کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے رجم کیا، ابوبکر نے رجم کیا اور ان کے بعد میں نے رجم کیا۔ عنقریب اس امت میں سے ایسے لوگ آئیں گے جو رجم کا انکار کریں گے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کا انکار کریں گے، شفاعت کا انکار کریں گے، حوض کا انکار کریں گے، دجال کا انکار کریں گے، عذاب قبر کا انکار کریں گے اور اس قوم کا انکار کریں گے جو جہنم سے نکالی جائے گی جہنم میں ڈالنے کے بعد۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آیت رجم نازل ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ آیت لکھ لیجئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ ابن الصریس

۱۳۵۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا کوئی شخص لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی باندی سے زنا کیا ہوگا اور وہ محسن (شادی شدہ ہوگا تو میں اس کو رجم کر دوں گا)۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۲۱ ذہل بن کعب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ اس عورت کو رجم فرمائیں جو بدکاری کے نتیجے میں حاملہ ہوگئی تھی۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تب تو آپ ظلم کرنے والے ہوں گے، جو جان اس عورت کے پیٹ میں ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ آپ کس بناء پر ایک جان کے گناہ کے بدلے دو جانوں کو قتل کریں گے؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ اس نے بچہ جن دیا، تب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا رجم (سنگسار) کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۲۲ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے رجم فرمایا اور آپ کے بعد ہم نے بھی رجم کیا۔ اگر کہنے والے یہ نہ کہتے: عمر نے کتاب اللہ میں زیادتی کر دی تو میں ضرور اس آیت کو لکھ دیتا جس طرح وہ نازل ہوئی تھی۔ یعنی الشیخ والشیخۃ فار جموہما البتۃ۔ مسند احمد، ابن الانباری فی المصاحف

۱۳۵۲۳ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (اپنے آخری حج کے موقع پر) جب منی سے واپس

ہونے لگے تو وادی ابطح میں اپنی سواری بٹھادی۔ پھر (اتر کر) بطحاء سے پتھر کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کپڑا ڈال کر چت لیٹ گئے اور اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے گر گڑ گڑائے:

اے اللہ! میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں، میرے قوی کمزوری کا شکار ہو گئے ہیں، میری رعیت منتشر ہو چکی ہے پس مجھے اس حال میں اٹھالے کہ مجھ سے کوئی کوتاہی اور نقصان نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ مدینہ پہنچ گئے تو لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں نے تمہارے لیے فرائض واضح کر دیے، سنتوں کو روشن کر دیا اور تم کو واضح راستے پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (تنبیہاً) دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر تالی بجائی اور فرمایا: خبردار! لوگوں کے ساتھ دائیں بائیں نکل کر گمراہ نہ ہو جانا۔ نیز آیت رجم کے متعلق ہلاکت میں نہ پڑنا۔ کہیں کوئی کہے: ہم کتاب اللہ میں دوحید نہیں پاتے۔ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ نے رجم فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔ اللہ کی قسم! اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر نے کتاب اللہ میں نئی بات لکھ دی تو میں ضرور قرآن پاک میں اس کو لکھ دیتا جس طرح ہم نے اس کو پڑھا تھا:

الشیخ والشیخۃ اذا زنيا فارجموهما البتۃ.

حضرت سعید بن المسیب (تابعی) فرماتے ہیں: چنانچہ یہ ماہ ذوالحجہ ختم نہیں ہوا تھا کہ ان کو نیزہ مار (کر زخمی اور قریب المرگ کر) دیا گیا۔

مؤطا امام مالک، ابن سعد، مسدد، مستدرک الحاکم

۱۳۵۲۲۔ بکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ تھا کہ مصحف شریف (قرآن مبارک) میں یہ لکھوادوں:

یہ وہ فریضہ ہے جس پر عمر، فلاں اور فلاں مہاجرین صحابی اور دس انصاری صحابی شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا اور رجم کا حکم دیا اور خمر (شراب نوشی) میں جلدۃ (کوڑے مارے) اور اس کا حکم دیا۔ ابن جریر

۱۳۵۲۵۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے شادی شدہ زانی کے متعلق فرمایا میں اس کو قرآن کی رو سے

جلد (کوڑوں کی سزا) کروں گا اور سنت کی رو سے رجم کروں گا۔ اسی طرح حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۲۶۔ قابوس بن محارق سے مروی ہے کہ محمد بن ابی مکر نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

ہے؟ ایک مکتب (اپنی آزادی کی قیمت ادا کرنے والا) مر گیا ہے اور اپنی کتابت (آزادی) کا عوض چھوڑ کر گیا ہے اور چند آزاد لڑکے اولاد میں چھوڑے ہیں؟

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سوالوں کے جواب میں لکھا:

جو دو مسلمان مرتد ہو گئے ہیں اگر وہ توبہ تاب ہو جائیں تو ٹھیک ورنہ ان کی گردن اڑا دو۔ جس مسلمان نے نصرانی عورت کے ساتھ زنا کر لیا

ہے اس پر حد جاری کرو جبکہ نصرانی عورت کو اہل ذمہ کے سپرد کر دو اور مکتب کا بدل کتابت ادا کرو، پھر جو مال باقی بچ جائے اس کو اس کی اولاد کے

حوالے کر دو۔ الشافعی، المصنف لابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

تعزیراً کوڑے مارنا

۱۳۵۲۷۔ معبد اور عبید اللہ، عمران بن دھل کے بیٹوں سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی کے پاس

سے گذر ہوا۔ آدمی نے کہا میں نے زنا کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ہم تجھے رجم کریں گے اگر تو شادی شدہ ہے۔ لوگوں نے کہا: اس

نے عورت کی باندی کے ساتھ زنا کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو نے اس کو مجبور کر دیا تھا تو اب اس کو آزاد کر دے اور

اپنی بیوی کو دوسری باندی اس کے بدلے دے۔ آدمی بولا: ہاں اللہ کی قسم! میں نے اس کو مجبور کیا تھا۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

نے اس کو رجم نہ کیا بلکہ حد سے کم کوڑے مار دیئے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۲۸ عامر بن مطر الشیبانی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے (مذکورہ روایت جیسی صورت کے متعلق) ارشاد فرمایا: اگر آدمی نے بیوی کی باندی کو مجبور کیا تھا تو وہ آزاد ہو جائے گی اور آدمی اس کے عوض دوسری باندی بیوی کو دے گا اور اگر وہ برضا آمادہ ہوئی تھی تو اب یہ آدمی کی ملکیت میں آجائے گی اور وہ اپنی بیوی کو دوسری باندی لا کر دے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۲۹ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم حد کو اور عقر کو درست نہیں سمجھتے۔ الجامع لعبدالرزاق
فائدہ: حد مذکورہ روایات سے جیسے معلوم ہوا۔ اور عقر کا مطلب ہے کہ عرب جاہلیت میں مرنے والے فیاض شخص کی قبر پر اونٹ نحر کرتے تھے اور کہتے تھے یہ اپنی زندگی میں ایسی فیاضی کرتا تھا اور مہمانوں کی خاطر تواضع کرتا تھا چنانچہ ہم اس کی وفات کے بعد اس کا بدلہ ادا کر رہے ہیں۔

۱۳۵۳۰ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے پاس ایسا شخص لایا جاتا یعنی جو اپنی بیوی کی باندی سے زنا کرے تو میں اس کو رجم کر دیتا لیکن ابن مسعود کو علم نہیں ہے کہ ان کے بعد کیا کچھ صورت حال پیدا ہوئی ہے۔

۱۳۵۳۱ عبدالکریم سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا گیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آدمی اگر بیوی کی باندی سے زنا کر لے تو کوئی حرج نہیں (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اگر ہمارے پاس ایسا آدمی لایا گیا (جس نے اپنی بیوی کی باندی کے ساتھ زنا کیا ہو) ہم اس کا سر پتھر سے پکڑ دیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۳۲ ابن ابی لیلیٰ مرفوعاً حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شادی شدہ آدمی کو لو طاعت کی وجہ سے رجم کیا۔

۱۳۵۳۳ ابن جریج بعض کوئی لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے جو شادی شدہ تھی ایک دوسری سرزمین میں اگر شادی کر لی نہ یہ کہا کہ اس کا شوہر مر گیا ہے اور نہ یہ بتایا کہ پہلے شوہر نے اس کو طلاق دیدی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۵۳۴ ابو عبد الرحمن السلمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت لائی گئی جس کو پیاس کی شدت نے اس حد تک ناچار کر دیا تھا کہ اس کا گدرا ایک چرواہے کے پاس سے ہوا جس کے پاس پانی تھا۔ عورت نے اس سے پانی مانگا مگر اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ وہ عورت رائی کو اپنے وجود پر قدرت دے۔ لاچار عورت نے اپنا وجود اس کے حوالے کر دیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے اس کے رجم کے بارے میں مشورہ کیا اور فرمایا: یہ عورت مجبور پریشان تھی میرا خیال ہے اس کو چھوڑ دینا چاہیے۔ و کعب فی نسخه

۱۳۵۳۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے زنا کا چار مرتبہ اعتراف کیا۔ چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر صاحب کس (نیکس وصول کرنے والے) کو بھی یہ توبہ مل جاتی تو اس کی بھی مغفرت کر دی جاتی۔ ابن جریج

کلام: روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۸۳۶۔

۱۳۵۳۶ حضرت البراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو (آپس میں زنا کرنے کی حد میں) رجم کیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

یہودی عورت و مرد پر حد جاری کرنا

کلام: الا لحاظ ۱۲۷، ۱۲۸۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۷۔ پر مذکورہ روایت کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

۱۳۵۳۷ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی اور یہودیہ کو رجم فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۵۳۸ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ماعز بن مالک کو لایا گیا۔ وہ ایک کوتاہ قامت شخص تھے اور صرف بدن کے
 نچلے حصے پر بازار باندھے ہوئے تھے۔ بالائی جسم پر کوئی چادر وغیرہ یا کپڑا نہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ تکبیر پر بائیں کروٹ کی ٹیک لگائے ہوئے تھے اور
 ماعز سے بات چیت کر رہے تھے۔ لیکن میں چونکہ بالکل آخری سرے پر تھا، میرے اور آپ ﷺ کے درمیان کافی لوگ تھے اس لیے میں بات
 چیت کون نہیں پارہا تھا (پھر میں نے اتنا سنا) آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ۔ پھر فرمایا: واپس لاؤ۔ پھر اس سے کچھ بات چیت فرمائی جو میں سن نہ
 پایا پھر فرمایا: اس کو لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔

پھر نبی کریم ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

فرمایا: کیا جب بھی ہم جہاد کے لیے سفر پر جائیں گے ان میں سے کوئی پیچھے ضرور رہے گا تا کہ مینڈھے کی طرح (شدت شہوت سے) بلبلا تا
 پھرے اور کسی عورت کو دودھ کا ایک برتن بھر کر دے کر اپنی خواہش پوری کرے گا۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی کسی ایسے شخص پر قادر ہوا اس کو عبرت
 ناک سزا دوں گا۔ الدارقطنی فی السنن، الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد

۱۳۵۳۹ جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی مرد اور ایک یہودیہ عورت کو رجم کیا۔ ابن ابی شیبہ
 ۱۳۵۴۰ حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے وہ کنوارا شخص جو نکاح کرے پھر اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستر ہونے سے قبل زنا کا مرتکب
 ہو جائے تو اس پر کوڑے ہیں رجم نہیں۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۱ جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قبیلہ السلم کے ایک شخص اور یہود کے ایک مرد اور ایک عورت کو رجم کیا۔ الجامع لعبد الرزاق
 ۱۳۵۴۲ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں مجھے ابن شہاب نے ابوسلمہ بن عبد الرحمن عن جابر بن عبد اللہ بن سند سے بیان کیا
 کہ قبیلہ السلم کا ایک شخص نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے آپ پر چار مرتبہ زنا کی شہادت دی۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم فرمادیا اور اس
 کو رجم کر دیا گیا۔ چونکہ یہ شادی شدہ تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ماعز بن مالک تھے۔

ابن جریج کہتے ہیں مجھے سعید نے ابن عمر کے غلام عبد اللہ بن دینار سے روایت بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ سلمیٰ کو رجم فرمانے کے بعد کھڑے
 ہوئے اور ارشاد فرمایا: اس گندگی کے فعل سے اجتناب کرو جس سے اللہ نے منع کیا ہے۔ اور جس سے کوئی حرکت سرزد ہو جائے تو وہ اس کو پوشیدہ
 رکھے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۳ عن معمر عن الزہری عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن کی سند سے مروی ہے کہ قبیلہ السلم کا ایک شخص آیا اور زنا کا اعتراف کیا۔ آپ ﷺ نے
 اس سے اعراض کر لیا۔ اس نے دوبارہ اعتراف کر لیا۔ آپ نے پھر اعراض کیا۔ حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ اپنے آپ پر شہادت دے دی۔ پھر آپ
 ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے جنون تو نہیں ہے؟ اس نے انکار میں جواب دیا۔ آپ نے دریافت کیا: کہا تو محض (شادی شدہ آزاد منش) ہے؟ اس نے
 اثبات میں جواب دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم سنایا اور اس کو میدان عید گاہ میں رجم کر دیا گیا۔ لیکن جب پتھروں نے اس کے قدم
 اکھاڑ دیے تو وہ بھاگ پڑا لیکن پھر لوگوں نے اس کو جالیا اور پھر مار مار کر اس کو رجم کر دیا (مار دیا)۔
 پھر آپ ﷺ نے اس کے متعلق خیر کے کلمات ارشاد فرمائے۔ اور خود اس پر نماز ادا نہیں فرمائی۔

معمر کہتے ہیں: مجھے ابن طاؤس نے اپنے والد سے روایت کیا کہ جب حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ خبر ملی کہ وہ شخص پتھروں کی مار میں بھاگ پڑا تھا
 تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہ دیا؟

معمر کہتے ہیں: مجھے ایوب بن حمید نے حلال سے خبر نقل کی کہ جب نبی اکرم ﷺ نے سلمیٰ شخص کو رجم کر دیا تو ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے
 اپنے عیوب چھپاؤ جن کو اللہ نے مجھ سے چھپا لیا۔ اور جو کسی گناہ کا مرتکب ہو جائے وہ اس کو چھپائے (اور توبہ تا نب ہو جائے)۔

معمر کہتے ہیں: مجھے یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے خبر نقل کی کہ جب ماعز (سلمیٰ) زنا کا اعتراف کر لیا تو آپ ﷺ نے اس سے اس طرح
 کے سوالات کیے تھے: کیا تو نے صرف بوسہ لیا ہے؟ کیا تو نے جماع کیا ہے؟ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۴ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے ماعز کو رجم کیا تھا۔ اس کو رسول اللہ ﷺ نے جلد۲ (کوزوں) کی سزا جاری نہیں فرمائی تھی۔ ابن جرییر

۱۳۵۴۵ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوڑے لگائے گئے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ وہ مخمّن ہے، تب آپ نے اس کے رجم کا حکم دیا پھر اس کو رجم کیا گیا۔ ابن جرییر

۱۳۵۴۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ماعز اسلمی کو لایا گیا تو اس نے دو مرتبہ اعتراف زنا کیا۔ آپ نے اس کو واپس کر دیا۔ پھر دوبارہ بلوایا تو اس نے دوبارہ پھر زنا کا اعتراف کیا اس طرح چار مرتبہ اعتراف زنا کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو لے جاؤ اور رجم کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو یہودیوں کو رجم فرمایا اور میں بھی ان کو رجم کرنے والوں میں شامل تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

توراة میں سنگساری کا حکم موجود تھا

۱۳۵۴۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اس وقت حاضرین میں شامل تھا جب نبی اکرم ﷺ کے پاس دو یہودی لائے گئے، جنہوں نے زنا کیا تھا۔ آپ ﷺ نے ان کے قاری کو بلوایا۔ چنانچہ وہ توراة لے کر حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم رجم کو اپنی کتاب میں پاتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! لیکن دونوں کو مخالف سمتوں میں منہ کر کے جانور پر بٹھا کر گھمایا جائے گا (یہ حکم موجود ہے) چنانچہ اس کو کہا گیا کہ اچھا پڑھ کر سنا۔ اس نے آیت رجم پر اپنا ہاتھ رکھ لیا۔ اور اس کے گرد پیش کی عبارت پڑھنے لگا۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: اپنے ہاتھ پیچھے ہٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ ہٹایا تو آیت الرجم سامنے موجود تھی لہذا رسول اللہ ﷺ نے دونوں کے لیے حکم دے دیا اور دونوں کو رجم کر دیا گیا۔ میں نے ان دونوں کو دیکھا تھا جب ان کو رجم کیا جا رہا تھا وہ پتھروں سے اپنا بچاؤ کر رہے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ماجہ

۱۳۵۴۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہود اپنے ایک آدمی اور ایک عورت کو لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ان دونوں مرد و عورت نے زنا کا ارتکاب کیا تھا۔ حضور ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم میں سے جو زنا کرتے ہیں تم ان کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کو مار پیٹ کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: توراة میں اس کا کیا حکم پاتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم توراة میں کچھ نہیں پاتے۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے فرمایا: تم جھوٹ بولتے ہو! توراة میں رجم کا حکم موجود ہے۔ توراة لاؤ اور اس کو پڑھو اگر تم سچے ہو۔ چنانچہ یہود توراة لے کر آئے۔ ان کے قاری جو توراة پڑھا کرتا تھا آیت رجم پر اپنی تھیلی رکھ لی اور اس سے آگے پیچھے پڑھنے لگا۔ آیت رجم کو نہیں پڑھا۔ عبداللہ بن سلام نے اس کا ہاتھ وہاں سے اٹھایا اور پوچھا یہ کیا ہے؟ جب یہودیوں نے بھی دیکھ لیا تو تب کہنے لگے ہاں یہ آیت رجم تو ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ اور جہاں جنازے رکھے جاتے تھے وہاں رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبدالرزاق

حاملہ زنا پر وضع حمل کے بعد حد جاری ہوگی

۱۳۵۵۰ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کے پاس زنا کا اعتراف کیا اور بتایا کہ میں حمل سے ہوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس کے سر پرست کو بلایا اور فرمایا اس کے ساتھ نیک سلوک رکھو، جب یہ بچہ جن لے تو مجھے بتانا چنانچہ اس نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا اور اس کے پکڑے اس کے جسم پر باندھ دیئے گئے (کہیں دوران رجم حمل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو جائے) پھر حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک تو

آپ نے اس کو رجم کیا پھر اس پر نماز بھی پڑھتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ایسی (سچی) توبہ کی ہے کہ اگر ستر اہل مدینہ کے درمیان بھی تقسیم کر دی جائے تو سب کو کافی ہو جائے گی۔ کیا تم نے اس سے افضل چیز دیکھی ہے کہ اس نے اللہ کے لیے اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔ الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی

۱۳۵۵ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کو رجم فرمایا جس نے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۲ معمر زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے مزینہ کے ایک شخص نے خبر دی اس وقت ہم ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس شخص کو حضور نبی کریم ﷺ نے رجم کیا وہ یہودیوں کا ایک آدمی تھا جس نے ایک یہودی عورت کے ساتھ زنا کیا تھا۔ ان کے علماء نے نبی اکرم ﷺ کے پاس فیصلہ لے جانے سے پہلے مشورہ کیا کہ اس نبی کو تحفیف (آسان احکام) کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے۔ جبکہ ہمیں علم ہے کہ تورات میں رجم کو فرض کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہم اس نبی کے پاس چلتے ہیں اور ان سے اپنے بندوں کے متعلق سوال کرتے ہیں جنہوں نے زنا کیا ہے اور وہ دونوں شخص۔ شادی شدہ آزاد بھی ہیں۔ پس اگر ہم کو رجم سے آسان فتویٰ ملا تو ہم قبول کر لیں گے اور جب اللہ سے ملیں گے تو ہمارے پاس یہ دلیل ہوگی کہ ہم نے تیرے انبیاء میں سے ایک نبی کے حکم پر عمل کر لیا تھا۔ لیکن اگر ہم کو رجم کا حکم ملا تو ان کی بات نہیں مانیں گے جیسا کہ ہم تورات کے حکم پر رجم پر عمل نہیں کیا۔ چنانچہ وہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ مسجد میں اپنے اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے۔ یہود بولے: اے ابوالقاسم! آپ کیا کہتے ہیں ہمارے ایک آدمی اور ایک عورت نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کا ارتکاب کیا ہے۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ کے ساتھ مسلمان اور دوسرے لوگ بھی اٹھ گئے۔ حتیٰ کہ آپ مدراس الیہود (یہودی درسگاہ) میں پہنچ گئے۔ وہ تورات کو پڑھ پڑھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے گروہ یہود! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں، جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی! بتاؤ تم تورات میں اس شخص کے لیے کیا حکم پاتے ہو جو شادی شدہ ہو اور زنا کرے؟ علماء یہود بولے: دونوں زانیوں کو سواری پر ایک دوسرے کے مخالف سمت بٹھایا جائے اور لوگ ان کا تماشا کریں۔ لیکن ان کا ایک نوجوان عالم چپ رہا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے اس کو دیکھا تو اس کو صحیح بات بتانے پر اصرار کیا۔ آخر وہ بولا: اگر آپ نے اللہ کا واسطہ دے ہی دیا ہے تو اللہ ہم جھوٹ نہیں بولیں گے، ہاں ہم تورات میں رجم کا حکم پاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: سب سے پہلے جب تم نے اللہ کے حکم میں تساہل اور رخصت برتی اس کی کیا وجہ تھی؟ وہ بولے: ہمارے ایک آدمی نے زنا کا ارتکاب کر لیا تھا جو ہمارے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ کا قرابت دار تھا۔ بادشاہ نے اس کو قید کیا اور اس سے رجم کی سزا ٹال دی۔ اس کے بعد عام لوگوں میں سے ایک دوسرے آدمی نے زنا کیا۔ چنانچہ بادشاہ نے جب اس کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تو اس آدمی کے قوم والے اڑے آگئے اور بولے اللہ کی قسم! ہمارا آدمی رجم نہیں ہوگا جب تک کہ آپ بھی اپنے آدمی کو نہ لا کر رجم کرو۔ چنانچہ پھر انہوں نے اپنے درمیان اس سزا کو معطل کرنے پر صلح کر لی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تب میں حکم جاری کرتا ہوں تورات کے حکم کا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے حکم دیا اور ان کو رجم کر دیا گیا۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے سالم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں کو دیکھا جب نبی اکرم ﷺ نے ان کے رجم کا حکم دیا تھا جب ان کو رجم کیا جانے لگا تو آدمی اپنے ہاتھوں پر پتھروں کی بارش روک کر عورت کو پتھروں کی زد میں آنے سے بچا رہا تھا۔

ہمیں یہ بات منقول ہوئی کہ یہ قرآنی آیت اسی مذکورہ واقعہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی:

اِنَّا اَنْزَلْنَاهَا فِيْهَا هُدًى وَنُورٌ يَّحْكُمُ بَهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوا۔

ہم نے نازل کیا تورات کو، اس میں ہدایت اور نور ہے، فیصلہ کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ انبیاء جو تا بعد از ہونے ان لوگوں کے لیے جنہوں

نے یہودیت اختیار کی۔ اور حضور اکرم ﷺ بھی انہی میں سے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۳ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسلمی حضور اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا اور اپنے آپ پر چار بار گواہی دی کہ ان سے ایک عورت کے ساتھ حرام کاری سرزد ہو گئی ہے ہر مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان سے اعراض برتتے رہے۔ پھر پانچویں بار اسلمی کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچھا کیا تو اس پر غالب آ گیا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ پوچھا: کیا تیرا نفس اس میں اس طرح غائب ہو گیا تھا جس طرح سرخو سرمدہ میں اور ڈول کنویں میں غائب ہو جاتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو جانتا ہے زنا کیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، میں اس عورت سے حرام طریقے سے مبتلا ہوا جس طرح اپنی بیوی کے ساتھ حلال طریقے سے ملتے ہیں۔ آپ نے پوچھا: اب تو اس اقرار سے کیا حاصل کرنا چاہا ہے؟ عرض کیا: میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اس گناہ سے پاک کر دیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

آپ ﷺ نے دو آدمیوں کو آپس میں بات چیت کرتے سنا۔ ایک دوسرے کو کہہ رہا تھا: اس کو دیکھ! اللہ نے اس کا گناہ چھپایا لیکن اس نے ضمیر نے اس کو چھوڑا نہیں حتیٰ کہ وہ کتے کی طرح سنگسار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ ان کی گفتگو سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر تھوڑی دور چلے تھے کہ ایک مرد ارگدھے کے پاس سے گذر ہوا جس کی ٹانگیں اوپر اٹھی ہوئی تھیں۔ تب آپ ﷺ نے پوچھا: فلاں اور فلاں کہاں ہیں؟ دونوں بولے: ہم موج ہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیچے اترو اور اس مرد ارگدھے کو کھاؤ۔ دونوں بولے: یا نبی اللہ! اللہ آپ کی مغفرت کرے، اس کو کور کھائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے جو ابھی اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ تو اس مرد ارگدھے کے کھانے سے زیادہ بری ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ تو ابھی جنت کی نہروں میں غوطے مار رہا ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو داؤد کلام:۔ ضعیف ابی داؤد ۹۵۲۔

سنگساری کی وجہ سے جنت کا مستحق ٹھہرا

۱۳۵۵۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا۔ آپ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر بھیجا میں نے اس کو جنت کی نہروں میں عیش و عشرت کرتے دیکھا ہے۔ ابن جریر

۱۳۵۵۵ عن ابن جریج عن ابراہیم بن محمد بن المنکدر کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کو رجم فرمایا۔ کسی مسلمان نے کہا: ار عورت کا تو سارا عمل بے کار ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جو کچھ بھی کیا یہ رجم اس (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور تو جو عمل کیا (یہ ناز، گفتگو کی) اس کا تہ سے حساب لیا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۶ امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ جلد (کوڑوں) اور رجم (سنگساری) دونوں کی سزا ایک ساتھ دینے کا انکار فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور جلد (کوڑوں) کا ذکر نہیں فرمایا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۷ عن ابن عیینہ عن یحییٰ بن سعید بن سعید بن المسیب کی سند سے مروی ہے کہ بنی اسلم کا ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گ اور اپنے آپ کے متعلق بولا اس کہینے نے زنا کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تم اللہ سے توبہ کر لو اور اپنے گناہ پر اللہ کا ڈاڑھا پردہ نہ اٹھاؤ۔ بے شک اللہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے، جبکہ لوگ عار اور شرم دلاتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ لیکن اس کا ضمیر نہ مانا اور وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ نے بھی وہی بات کی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ لیکن اس کا ضمیر اس کا جھنجھوڑتا رہا اور بالآخر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گیا اور اپنی جرم کاری سنائی۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض برتا (شاید وہ لوٹ جائے) اسکو دوسری جانب سے آیا۔ آپ ﷺ نے پھر دوسری جانب منہ کر لیا۔ وہ پھر اس جانب آیا اور اپنا جرم بیان کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی قوم والوں کے

پاس پیغام بھیج کر ان کو بلوایا اور ان سے پوچھا: کیا یہ شخص مجنون ہے؟ کیا اس کو کوئی دماغی بیماری ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ تب آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: مجھے عبداللہ بن دینار نے خبر دی کہ (اس کے بعد) نبی کریم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو! اس گندگی سے بچو، جس سے اللہ نے تم کو منع کیا ہے اور جس سے کوئی ایسی حرکت سرزد ہو جائے وہ اس کو چھپائے۔
یحییٰ بن سعید عن نعیم عن عبداللہ بن ہزال کی سند سے بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ہزال کو فرمایا: اگر تم اپنا یہ گناہ اپنے کپڑے کے ساتھ چھپائے تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوتا۔

ہزال وہ شخص تھا جو نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر خبر دیتا تھا ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حد لگانے کی سنت یہ ہے کہ جب آدمی پر حد جاری کر دی جائے تو اس کو گزشتہ گناہ سے توبہ کرنے کو کہا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۵۸ شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک یہودی آدمی اور ایک یہودیہ عورت کو رجم فرمایا تھا۔ المصنف لابن ابی شیبہ
۱۳۵۵۹ عبید بن عمیر رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک عورت سے زنا سرزد ہو گیا۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئی۔ آپ نے اس سے پوچھا کیا تو حمل سے ہے؟ عورت نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا: تب تو جا اور جب بچہ جن لے تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کی پیدائش کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا۔ جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو تب آنا۔ چنانچہ وہ عورت بچے کا دودھ چھڑانے کے بعد پھر حاضر خدمت ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس بچے کو کسی کے سپرد کر کے آ۔ چنانچہ وہ بچہ کسی کے حوالہ کر کے پھر حاضر خدمت ہوئی۔ تب آپ ﷺ نے اس کو رجم کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ اس کو رجم کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے پاس حاضرین میں سے کسی نے اس عورت کو برا بھلا کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایسی عورت کو برا بھلا کہتے ہو جو مسلسل اپنے نفس سے جہاد کرتی رہی حتیٰ کہ اپنے ذمے خدا کے حکم کو ادا کر دیا۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی

۱۳۵۶۰ عن ابن جریج عن عطاء کی سند سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے زنا کیا ہے۔ آپ نے اس سے منہ موڑ لیا۔ اس نے دوبارہ کہا۔ آپ نے پھر منہ موڑ لیا۔ اس نے تیسری بار کہا آپ نے پھر اعراض کر لیا۔ جب اس نے چوتھی بار کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رجم کر دو۔ جب اس کو رجم کیا جانے لگا تو وہ گھبرا کر بھاگ پڑا۔ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ یا رسول اللہ! وہ تو بھاگ پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔ النسائی

۱۳۵۶۱ عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور زنا کا اعتراف کیا۔ وہ حاملہ تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا اور جب بچہ جن لے پھر آنا۔ چنانچہ (ایک عرصہ بعد) وہ بچے کی ولادت کے بعد حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: جا اس کو دودھ پلا، جب اس کا دودھ چھوٹ جائے تو پھر آنا۔ چنانچہ جب اس کا دودھ چھوٹ گیا وہ پھر آ گئی پھر آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم ارشاد فرمایا اور اس کو رجم کر دیا گیا۔

الجامع لعبدالرزاق، النسائی

غلام باندی کے زنا کا بیان

۱۳۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آل رسول اللہ ﷺ کی کسی باندی نے زنا کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! جا اور اس پر حد جاری کر دے۔ میں اس کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ ابھی اس کو خون جاری ہے (یعنی ابھی اس نے بچے کو جنا نہیں ہے) چنانچہ میں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آ گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے علی! کیا تم اپنے کام سے فارغ ہو گئے؟ میں نے عرض کیا: میں اس کے پاس پہنچا تو اس کا خون ابھی جاری تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اس کو چھوڑ دو جب تک کہ اس کا خون ختم جائے (یعنی وہ بچہ جن لے) پھر اس پر حد جاری کر دینا۔ اور اپنے غلام باندیوں پر حد جاری کرتے رہو۔ ابو داؤد، السنن لابن الامام احمد بن حنبل، النسائی، مسند ابی یعلیٰ

۱۳۵۶۳۔ عبدالکریم سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ اگر باندی کے ساتھ زنا بالجبر کیا جائے تو اگر وہ باکرہ (کنواری) ہو تو اس کی قیمت کا دسواں حصہ مالک کو دیا جائے گا اور اگر وہ ثیبہ (اس کے ساتھ وطی کی جا چکی ہو) تو پھر اس کی قیمت کا بیسواں حصہ مالک کو دیا جائے گا۔ زنا کرنے والا یہ قیمت ادا کرے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۶۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی فرمایا: غلام باندیوں پر جلا وطنی اور رحم کی سزا نہیں ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۶۵۔ صالح بن کرز سے مروی ہے فرمایا: تیرے ہیں کہ میری باندی نے زنا کیا میں اس کو لے کر حکم بن ایوب کے پاس آیا۔ میں ابھی بیٹھا تھا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ آپ نے پوچھا: اے صالح! یہ باندی تیرے ساتھ کیوں ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ میری باندی ہے، اس نے زنا کیا ہے، میرا ارادہ ہوا کہ حاکم کے سامنے اس کو پیش کروں تاکہ وہ اس پر حد جاری کر دے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر، بلکہ اپنی باندی کو واپس لے جا۔ اللہ سے ڈر اور اس پر پردہ ڈال لے۔ میں نے عرض کیا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر میری بات مان لے۔ چنانچہ وہ مجھے بار بار کہتے رہے آخر میں باندی کو واپس لے آیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۶۶۔ عن الزہری عن عبید اللہ بن عبد اللہ کی سند سے مروی ہے کہ زید بن خالد، ثعلبہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور زانیہ باندی کے متعلق سوال کیا۔ جس سے ابھی اس کے شوہر نے وطی نہ کی ہو؟ حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو۔ اگر پھر کرے پھر مارو۔ تیسری یا چوتھی بار فرمایا: پھر اس کو فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی بالوں کے عوض کیوں نہ فروخت کرو۔ النسائی

۱۳۵۶۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی باندی سے زنا سرزد ہو گیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کو لے جا کر حد جاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حد جاری کرنے سے رکے رہے حتیٰ کہ اس نے بچہ جنم دے لیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس کوڑے مارے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے اور ساری خبر کہہ دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔ ابن جریر

۱۳۵۶۸۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: غلام اور ذمی پر حد نہیں ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۶۹۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما غلام پر حد کو درست نہیں سمجھتے تھے۔ ہاں باندی وہ بھی اگر محضہ ہو (یعنی اس سے شوہر نے وطی نہ کر لی ہو) تو پھر اس پر نصف سزا (پچاس کوڑے کی) ہوگی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۷۰۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: باندی پر حد نہیں ہے جب تک کہ وہ آزاد مرد کے ساتھ نکاح کے بعد وطی نہ کروا لے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۷۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے باندی کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: باندی تو اپنے سر کی زینت بھی اتار کر دیوار کے

پرے پھینک دیتی ہے (اس پر کیا حد جاری ہوگی)۔ الجامع لعبد الرزاق، المصنف لابن ابی شیبہ، ابو عیینہ فی الغریب ابن جریر، النسائی

۱۳۵۷۲۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما باندی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں اگر وہ شوہر والی نہ ہو اور زنا کر لے تو اس کو عام آزاد عورتوں کا نصف

عذاب ہوگا (یعنی پچاس کوڑے) اور یہ اس کا آقا اس کو سزا دے گا۔ اور اگر وہ شادی شدہ ہو تو اس کا فیصلہ بادشاہ کرے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۷۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کی باندی زنا

کر لے تو وہ (یعنی اس کا آقا) اس کو کتاب اللہ کی روشنی میں کوڑے مارے اور اس کو تنگ نہ کرنے۔ وہ پھر زنا کرے تو پھر مارے اور مزید تنگ نہ

کرے۔ اگر پھر کرے پھر مارے اور اس کو مزید تنگ نہ کرے اگر چوتھی بار زنا کرے تو کتاب اللہ کے حکم کے مطابق سزا دے اور پھر خواہ بالوں کی

ایک رسی کے عوض اس کو فروخت کر دے۔ ابن جریر

۱۳۵۷۴۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت

میں حاضر ہوا اور عرض کیا میری باندی نے زنا کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کوڑے مارو۔ وہ پھر آیا اور اس نے کہا: اس نے دوبارہ حرکت کی

ہے۔ فرمایا کوڑے مارو۔ وہ پھر آیا اور بولا: اس نے پھر حرکت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کوڑے مارو۔ اس نے پھر آکر شکایت کی آپ نے

فرمایا: کوڑے مارو۔ تیسری بار چوتھی بار یہ فرمایا: اس کو فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی بالوں کے عوض کیوں نہ فروخت کرو۔ ابن جریر ۱۳۵۷۵ حسن بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت محمد ﷺ نے اپنی ایک باندی کو جس نے زنا کیا تھا حد جاری فرمائی۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۵۷۶ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی ایک باندی نے زنا کر لیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو کوڑے ماریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو پچاس کوڑے مارے۔ پھر آپ ﷺ کو خبر دی کہ انہوں نے باندی کو پچاس کوڑے مارے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۵۷۷ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا سنت یہ ہے کہ غلام اور باندی فحش کام کا ارتکاب کرے تو ان کے گھر والے ہی ان پر حد جاری کر دیں۔ لیکن اگر ان کا فیصلہ بادشاہ کے پاس لے جایا جائے تو پھر کسی کو درمیان میں آنے کی گنجائش نہیں۔ الجامع لعبد الرزاق

شبہ میں زنا کر لینے کا بیان

۱۳۵۷۸ خصوص النضی سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور عرض کیا میرے شوہر نے میری باندی کے ساتھ زنا کر لیا ہے۔ عورت کے شوہر نے کہا یہ سچ کہتی ہے اور جو اس (میری بیوی) کا ہے وہ میرے لیے حلال تو ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جا آئندہ ایسا نہ کرنا گویا اس کی جہالت کی وجہ سے اس سے حد کو ساقط کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی ۱۳۵۷۹ سلمۃ بن اخیق سے مروی ہے کہ جو آدمی اپنی بیوی کی باندی سے زنا کر لے اس کے لیے آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اگر باندی کو زبردستی مجبور کیا ہو تو وہ آزاد ہے اور اس کی قیمت اپنی بیوی کو ادا کر دے۔ اور اگر وہ اپنی رضامندی کے ساتھ آمادہ ہوئی ہو تو وہ باندی شوہر کی ہے اور اس کے ذمہ اس کی قیمت بیوی کو ادا کرنا لازم ہے۔ النسائی

جانور سے وطی کرنا

۱۳۵۸۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو آدمی جانور سے وطی کرے اس پر حد نہیں ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

زنا کے بارے میں کچھ روایات

۱۳۵۸۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے اپنی باندی کے ساتھ وطی کر لی تھی حالانکہ وہ اس کی کسی اور کے ساتھ شادی کر چکا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اتنی سزا دی جو حد سے کم تھی۔

المصنف لابن ابی شیبہ

۱۳۵۸۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو کسی جانور کے ساتھ بدعتی کرے اس پر حد نہیں ہے۔ المصنف لابن ابی شیبہ ۱۳۵۸۳ سوید بن غفلۃ سے مروی ہے کہ ایک ذمی (غیر مسلم) نے مسلمانوں کی ایک عورت جو گدھے پر سوار تھی اس کے گدھے کو کچوکا لگایا اور پھر عورت کو اپنی طرف کھینچا۔ لیکن حضرت عوف بن مالک اس کے اور عورت کے درمیان آگئے۔ لیکن ذمی نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کو مارا۔ حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر خلیفہ کو شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو بلایا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے حضرت عوف رضی اللہ عنہ کی بات کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر ذمی آدمی کو سولی دیدی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خطبہ ارشاد) فرمایا: کہ اے لوگو! محمد کے ذمہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ پس لوگوں پر ظلم نہ کرو پس جس ذمی نے ایسا کچھ کیا تو اس کا کوئی ذمہ نہیں۔ الحارث ۱۳۵۸۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک پاگل عورت سے فحش (زنا) کا کام سرزد ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رحم کرنے کا حکم دے دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ (احکام شریعت کا) قلم تین شخصوں سے اٹھایا گیا

ہے۔ سونے والے سے جب تک کہ وہ بیدار ہو، مجنون (پاگل) سے جب تک کہ وہ صحت یاب ہو اور بچے سے جب تک کہ وہ بالغ ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اس کا کیا حال ہے، چنانچہ اس کو چھوڑ دیا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی ۱۳۵۸۵

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ابن ابی یثرب اپنے غلام کی (شادی شدہ) باندی کے ساتھ ہم بستری کرتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا اور اس سے پوچھا: تو اس نے کہا: تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قتل کا اشارہ کیا۔ ابن ابی یثرب نے اس کا انکار کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہر حال اللہ کی قسم! اگر تم اقرار کر لیتے تو تم کو رجم کر دیتا۔

عطاء رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ فرماتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ اس کو پھر بھی رجم نہ فرماتے بلکہ یہ فرمانا اس کو ڈرانے کے لیے تھا۔ مترجم عرض کرتا ہے کیونکہ رجم کے لیے شرط ہے کہ الشیب بالشیب یعنی آزاد شادی شدہ آزاد شادی شدہ عورت کے ساتھ زنا کرے تو رجم لازم ہوتا ہے۔ جبکہ یہاں ایسا نہیں۔ اور غلام کی باندی سے مراد ہے یعنی ان کے غلام نے جس باندی کے ساتھ شادی کر رکھی تھی۔ کیونکہ اگر وہ غلام کی ملک ہو تو وہ مالک کی ملک ہوتی۔ اگر ایسی صورت ہوتی تو اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ واللہ اعلم بالصواب ۱۳۵۸۶

قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی باندی کے ساتھ وطی کر لی حالانکہ وہ اس کے غلام کے ساتھ شادی شدہ تھی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو سو کوڑے مارے۔ الجامع لعبد الرزاق

تین طلاق کے بعد ہم بستری حرام ہے

۱۳۵۸۷ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے ایسے آدمی کے لیے جس نے اپنی بیوی کو تین طلاق دیدی تھیں پھر اس کے ساتھ ہم بستر ہوا اور طلاق دینے کا انکار کیا تو اس پر شہادت دی گئی کہ یہ واقعی طلاق دے چکا ہے تو حضرت عطاء نے فیصلہ فرمایا کہ دونوں کو جدا جدا کر دیا جائے اور اس پر رجم ہے اور نہ کوئی سزا۔

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی ایسی صورت میں ایسا فیصلہ فرمایا۔ التسنانی ۱۳۵۸۸

ابن جریق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ پیش ہوا جس میں ایک آدمی نے اپنی باندی کے ساتھ ہم بستری کر لی لیکن اس باندی میں دوسرا شخص بھی حصہ دار تھا (جس کی وجہ سے کسی کے لیے اس سے وطی حلال نہ تھی) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مالک کو ایک کم سو کوڑے مارے۔ التسنانی

۱۳۵۸۹ حضرت ابو عثمان النہدی سے مروی ہے کہ ابو بکرؓ، ثامغ اور شبل بن معبد نے جب مغیرہ پر (زنا کی) گواہی دے دی کہ انہوں نے مغیرہ کو اس حال میں دیکھا ہے کہ گویا سر پچو۔ سر مدہ دانی میں غائب ہو جاتی ہے۔ پھر زیاد (چوتھا گواہ) آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ایسا آدمی آیا ہے جو حق بات کے سوا کسی بات کی شہادت نہیں دے گا۔ چنانچہ اس نے کہا: میں نے بری حالت اور برا منظر دیکھا ہے۔ (چونکہ اس نے پہلے والوں کی طرح واضح زنا کی گواہی نہ دی اس لیے زنا کا ثابت تو نہ ہوا لیکن پہلے تین گواہوں پر تہمت کی حد لازم ہو گئی) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان تینوں کو حد جاری فرمائی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۹۰ ابو النضی سے مروی ہے کہ جب تین گواہوں نے گواہی دے لی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چوتھے کی گواہی مغیرہ کو ہلاک کر دے گی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۹۱ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ابو السیارة ابو جندب کی بیوی پر فریفتہ ہو گیا۔ اور اس کو بھلانے پھسلانے لگا۔ لیکن ابو جندب کی بیوی نے انکار کر دیا اور کہا: ایسا نہ کر، اگر ابو جندب کو معلوم ہو گیا تو وہ تجھے قتل کر دے گا۔ لیکن ابو السیارة نے باز آنے سے انکار کر دیا۔ بیوی نے ابو جندب کے بھائی سے بات کی۔ ابو جندب کے بھائی نے ابو السیارة کو سمجھایا لیکن وہ پھر بھی باز نہ آیا۔ ابو جندب کی بیوی نے اپنے شوہر کو بتایا۔ ابو جندب نے

کہا: میں لوگوں کو کہہ کر جاتا ہوں کہ میں اونٹوں کے پاس جا رہا ہوں (ابوالسیارۃ کو علم ہو جائے گا) پھر تار کی میں آکر میں گھر میں چھپ جاؤں گا پھر وہ آئے تو تم اس کو اندر میرے پاس بلا لینا۔ چنانچہ ابوجندب لوگوں کو کہہ کر کہ میں اونٹوں کے پاس (شہر سے باہر باڑے پر) جا رہا ہوں، چلے گئے۔ چنانچہ جب تار کی چھا گئی تو وہ چھپ کر واپس آگئے اور کمرے کے اندر چھپ گئے۔ پھر ابوالسیارۃ آیا اور ابوجندب کی بیوی رات کی تاریکی میں آتا پس رہی تھی۔ چنانچہ ابوالسیارۃ نے آکر ابوجندب کی بیوی کو پھسلانا چاہا۔ ان کی بیوی بولی: افسوس ہے تجھ پر! کیا اس کام پر میں نے کبھی بھی تجھے پھسلایا ہے؟ ابوالسیارۃ بولا: ہرگز نہیں۔ لیکن مجھے تیرے بغیر صبر نہیں ہوتا۔ بیوی بولی: اچھا اندر کمرے میں چل! میں تیرے لیے تیار ہو کر آتی ہوں۔ چنانچہ جیسے ہی ابوالسیارۃ کمرے میں داخل ہوا۔ ابوجندب جو اندر ہی تھے انہوں نے کمرے کا دروازہ بند کر لیا پھر ابوالسیارۃ کو پکڑ کر گدی سے لے کر نیچے تنگ خوب مارنا شروع کر دیا۔ ابوجندب کی بیوی ابوجندب کے بھائی کے پاس گئی اور بولی آدی کو بچالو۔ ورنہ ابوجندب اس کو قتل کر دے گا۔ چنانچہ ان کے بھائی نے ان کو اللہ کا واسطہ دے کر روکا تو انہوں نے چھوڑ دیا پھر ابوجندب نے ابوالسیارۃ کو اٹھا کر اونٹوں کے راستے پر باہر پھینک دیا۔ پھر جب بھی ان کے پاس سے کوئی گذرتا اور ان سے ان کی جالمت کا پوچھتا تو وہ کہتا: میں اونٹ سے گر گیا تھا پھر اونٹ نے اوپر سے مجھے چل دیا جس کی وجہ سے میں کبڑا ہو گیا ہوں۔

پھر ابوالسیارۃ نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے پیغام بھیج کر ابوجندب کو بلایا۔ ابوجندب سارا واقعہ سچا سچا کہہ سنایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل ماء (لوگوں) کو بلایا تو انہوں نے بھی ابوجندب کی بات کی تصدیق کی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوالسیارۃ کو سو کوڑے مارے اور ان کی دیت کو بھی باطل کر دیا۔ (یعنی ان کے لیے ابوجندب پر کوئی تاوان نہیں)۔

الخراطی فی اعتدال القلوب

۱۳۵۹۲ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابو عبد الرحمن السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں باندیوں پر حدود و زنا نافذ کرو خواہ وہ شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ۔ بے شک ایک مرتبہ جب رسول اللہ ﷺ کی باندی نے زنا کر لیا تھا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس پر حد قائم کروں۔ چنانچہ میں اس باندی کے پاس پہنچا تو اس کو نفاس کی حالت میں پایا۔ مجھے خوف ہوا کہ اگر میں اس پر حد نافذ کروں گا تو وہ موت کے منہ میں چلی جائے گی، چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آ گیا اور آپ کو خبر بیان کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔ اس کو چھوڑ دو حتیٰ کہ وہ تندرست ہو جائے۔ مسند ابی داؤد، مسند احمد، مسلم، الترمذی،

مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن الجارود، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی قال الترمذی حدیث حسن صحیح ۱۳۵۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ماریہ قبطی (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے بچے کی ماں بھی تھیں) کا ایک چچا زاد تھا جو اکثر ان کے پاس ملنے آتا تھا اور آتا جاتا رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: یہ تلوار لے لے اور جا، اگر اسی آدمی کو ماریہ کے پاس پاؤ تو اس کو قتل کر دینا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں آپ کے کام میں بل کے پھار کی طرح بے دھڑس گھس جاؤں گا اور آپ کا کام کیے بغیر واپس نہیں لوٹوں گا۔ یہ بتائیے کیا غائب جو نہیں دیکھ سکتا مشاہد دیکھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید وہ دیکھ سکتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا (واللہ اعلم بمرادہ الصواب) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں تلوار سنت کراس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا اور اس کو باندی کے پاس پایا۔ میں تلوار کے ساتھ اس کی طرف لپکا تو اس نے مجھے دیکھ لیا کہ میں اس کی طرف بڑھ رہا ہوں اور سمجھ گیا کہ وہی میرا مقصود نظر ہے۔ چنانچہ وہ بھاگ کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا پھر وہ گدی کے بل لیٹ گیا اور ایک پاؤں اٹھا لیا۔ میں اس کے پاس پہنچ گیا اور اس کو چھو چھو کر دیکھنے لگا معلوم ہوا کہ اس کے پاس تھوڑا سا اور نہ زیادہ، (بلکہ وہ تو ججزا ہے) چنانچہ میں نے اپنی تلوار نیام میں کر لی پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر آپ کو ساری خبر سنائی۔ آپ نے فرمایا:

الحمد لله الذي يصرف عنا اهل البيت

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے گھر والوں سے شر کو دور کیا۔ الزار، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی اسناد حسن ہے۔

۱۳۵۹۴ غزوہ بن جریر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے درمیان فحش کاموں کا ذکر ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے پوچھا: جانتے ہو اللہ کے نزدیک کون سا زنا سب سے بڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! زنا تو سب ہی بڑے ہیں۔ ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے سب زنا بڑے ہیں۔ لیکن میں تم کو اللہ کے ہاں سب سے بڑے زنا کا بتاتا ہوں۔ وہ یوں کہ آدمی کسی مسلمان کی بیوی سے زنا کرے۔ وہ خود تو زانی ہوگا ہی لیکن ایک مسلمان کی بیوی کو بھی خراب کر (کے اس کا گھر تباہ کر) دے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ لوگوں پر ایسی (متعفن) ہوائیں بھیجی جائے گی جو تمام لوگوں کو ہر جگہ پہنچے گی۔ وہ ہوا لوگوں کا سانس روک دینے کے قریب ہوگی کہ ایک منادی ندا دے گا اس کی آواز کو ہر ایک سنے گا: وہ کہے گا: لوگو! جانتے ہو یہ کیسی ہوا ہے، جس نے تم کو اذیت میں مبتلا کر دیا ہے؟ وہ کہیں گے: ہم نہیں جانتے، مگر یہ ہوا ہر جگہ پہنچ رہی ہے۔ تب کہا جائے گا یہ زنا کرنے والوں کی شرم گاہوں سے نکلنے والی بدبودار ہوا ہے، یہ زانی اللہ سے اس حال میں ملے ہیں کہ انہوں نے اپنے زنا سے توبہ نہیں کی تھی۔

ثم ينصرف بهم فلم يذكروا عند الانصواف الجنة ولا ناراً. واللہ اعلم بمراد هذا الکلام. الدورقی

۱۳۵۹۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس دو عورتیں آئیں جنہوں نے قرآن پڑھ رکھا تھا۔ وہ دونوں بولیں: کیا آپ کو کتاب اللہ میں عورت کے عورت کے ساتھ ہم بستری کرنے کی حرمت معلوم ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ ایسی عورتیں ان عورتوں میں سے ہیں جو تبع (بادشاہ) کے زمانے میں ہوتی تھیں اور وہ اصحاب الراس کی عورتیں تھیں (اور ان کی مذمت قرآن میں آئی ہے) پھر فرمایا: ایسے (ہم جنس پرست) لوگوں کے لیے ستر چادریں آگ کی کاٹی جائیں گی، ایک قیص آگ کی، ایک اندرونی پہناؤ آگ کا، ایک تاج آگ کا، دو موزے آگ کے اور ان سب کے اوپر ایک سخت کھر درامونا کپڑا ہوگا جو آگ کا ہوگا اور انتہائی بدبودار ہوگا۔

۱۳۵۹۶ ابو الضحیٰ سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور بولی: میں نے زنا کیا ہے! لہذا مجھے رجم کر دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا حتیٰ کہ اس نے چار مرتبہ اپنے خلاف گواہی دے دی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے رجم کا حکم دیدیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا امیر المؤمنین! اس عورت کو واپس بلائیں اور اس سے اس کے زنا کی حقیقت کے بارے میں سوال کریں شاید اس کے پاس کوئی عذر ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس بلوایا۔ پوچھا: تیرے ساتھ کیسے زنا ہوا؟ عورت نے کہا: میرے گھر کے اونٹ تھے، میں ان کے پاس گئی، ہمارا ایک شریک تھا وہ بھی اپنے اونٹوں میں آ نکلا۔ میں اپنے ساتھ پانی لے گئی تھی، میرے اونٹوں میں کوئی دودھ والا جانور بھی نہ تھا۔ ہمارا شریک بھی پانی لایا تھا اور اس کے تو اونٹوں میں بھی دودھ والے جانور تھے۔ میرا پانی ختم ہو گیا۔ میں نے اس سے پانی مانگا مگر اس نے پانی دینے سے انکار کر دیا مگر اس شرط پر کہ میں اس کو اپنے وجود پر قدرت دوں۔ لیکن میں نے (اس طرح پانی لینے سے) انکار کر دیا لیکن پھر (شدت پیاس سے) میری جان نکلنے کے قریب ہو گئی تو میں نے اس کی بات مان لی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور فرمایا:

فمن اضطر غیر باغ ولا عاد. الآیۃ

جو مجبور ہو گیا نہ وہ حد سے تجاوز کرنے والا تھا اور نہ دوبارہ کرنے والا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔

فرمایا: لہذا میں اس کو معذور سمجھتا ہوں۔ البغوی فی نسخة نعيم بن الہیثم

۱۳۵۹۷ ام کلثوم بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مدینہ میں رات کو گلیوں کا چکر کاٹتے تھے۔ ایک رات ایک آدمی اور عورت کو برے کام میں دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں سے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر امام کسی مرد اور عورت کو برا کام کرتے دیکھے پھر وہ ان دونوں پر حد قائم کر دے تو تم کیا کرو گے؟ لوگوں نے کہا آپ امام (حاکم) ہیں۔ ایسا کرنے میں صاحب اختیار ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کو اس کا اختیار نہیں۔ ایسی صورت میں آپ پر حد (تہمت) قائم کی جائے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کام میں چار گواہوں سے کم پر راضی نہیں ہوا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کچھ عرصہ کے لیے یہیں روک دی۔ پھر ایک مرتبہ دوبارہ سوال کیا تو لوگوں نے بھی پہلے جیسا جواب دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی پہلی بات دہرائی۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۵۹۸۔ اسود دؤلی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مقدمہ لایا گیا جس نے چھ ماہ میں بچہ جن دیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ فرمایا یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو ارشاد فرمایا اس عورت پر رجم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَحِمْلُهُ وَفَصَالَهُ ثَلَاثُونَ شَهْدًا

بچہ کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔
بیش اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

اور والدین اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں گی۔

چنانچہ اس طرح تیس ماہ پورے ہو گئے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، السنن للبیہقی
۱۳۵۹۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک عورت آئی اور بولی! میں نے زنا کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ممکن تم اپنے بستر پر سو رہی ہو اس حال میں تمہارے ساتھ زنا ہوا ہو یا تمہارے ساتھ کسی نے جبر کیا ہو؟ عورت بولی: میں نے بخوشی یہ کام کیا ہے، مجھے کسی نے مجبور نہیں کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمایا: شاید تم کو اپنے نفس پر غصہ آ گیا ہو؟ عرض کیا: نہیں مجھے اپنے نفس پر غصہ نہیں آیا تھا۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو قید کر لیا۔ جب اس نے بچہ جن دیا اور وہ بڑا ہو گیا تو تب اس کو کوڑے مارے۔ ابن راہویہ

۱۳۶۰۰۔ حجتہ بن عدی سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور بولی اس کے شوہر نے اس کی باندی کے ساتھ مباشرت کی ہے! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر کوئی کچھ کہتی ہے تو ہم تیرے شوہر کو سنگسار کریں گے اور اگر تو جھوٹی ہے تو تجھ پر حد (تہمت) جاری کریں گے۔ یہ سن کر عورت بہ چلی گئی۔ الشافعی، الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی اور ایک عورت کو ایک کپڑے میں لپیٹا ہوا پایا تو دونوں پر سو کوڑوں کی حد جاری کی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۲۔ ابوالحیٰ سے مروی ہے کہ تین آدمیاں نے ایک مرد اور عورت پر زنا کی شہادت دیدی لیکن چوتھے نے کہا میں نے ان کو صرف ایک کپڑے میں دیکھا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ زنا ہے تو یہ اس (شہادت) کی سزا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تینوں آدمیوں کو حد تہمت لگائی جبکہ مرد اور عورت کو اپنی طرف سے (حد سے کم) سزا دی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی مگر پھر کسی اور عورت کے ساتھ زنا کر بیٹھا۔ پھر اس آدمی پر حد جاری کی گئی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان تفریق کر دی اور آدمی کو حکم فرمایا تم بھی اپنی بیوی (حد زنا میں) سزا یافتہ عورت سے شادی کرو۔ السنن لسعید بن منصور، ابن المنذر، السنن للبیہقی

۱۳۶۰۴۔ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب (اپنے والد (محمد) سے اور وہ ان (عبداللہ) کے دادا (یعنی عمر) سے اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ لیک قطعی عورت حضرت زینا رضی اللہ عنہا (جو حضور ﷺ کی باندی اور آپ کے بیٹے ابراہیم کی ماں تھی) کے پاس کثرت سے آتا تھا اور وہ ان کا چچا زاد تھا) مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس (تکوار کے ساتھ) بھیجا۔ جب اس قطعی نے مجھ دیکھا تو بھاگ کر کھجور کے درخت پر چڑھ گیا۔ میں نے اس کو نیچے سے دیکھا تو وہ بچھا تھا اس کا عضو تاسل نہ تھا۔ چنانچہ میں (اس کو چھوڑ کر) نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے (ساری بات سن کر) ارشاد فرمایا:

انما شفاء العی السؤال

جہالت کی شفاء سوال ہے۔ ابن جریر، النسائي

۱۳۶۰۵۔ غلام سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے شوہر کی وراثت میں (کسی غلام کے) ایک حصے کی مالک ہو گئی۔ اس غلام کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لایا گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو عورت کے ساتھ ہم بستر ہوا ہے؟ اس نے انکار کر دیا۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تو میں تجھے پتھروں کے ساتھ سنگسار کر دیتا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت کو اشارہ فرمایا: یہ تیرا غلام ہے، چاہے تو اس کو بیچ دے، چاہے تو اس کو بہہ (ہدیہ) کر دے اور چاہے تو اس کو آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی رچالے۔ النسائي

۱۳۶۰۶۔ اور یس بن یزید الازدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں ایک عورت آئی گئی جو ایک آدمی کے ساتھ ویرانے جنگل میں تنہا پائی گئی تھی۔ اس کو آدمی نے وہاں لے جا کر رکھا ہوا تھا۔ آدمی بولا: یہ میری بیچا زادہ ہے۔ اور میں اس کا سر پرست ہوں۔ یہ صاحب مال اور صاحب حسب و نسب ہے۔ مجھے ڈرتھا کہ یہ کہیں کسی اور کے ساتھ نہ چل جائے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عورت سے پوچھا: تو کیا کہتی ہے؟ لوگوں نے عورت کو کہا کہہ دے۔ ہاں (میں اس کے ساتھ راضی ہوں) چنانچہ اس نے ہاں کر دی۔ آدمی نے اس کو (اپنی سرپرستی میں) لے لیا۔ ابو الحسن البکلی

سالی کے ساتھ زنا سے بیوی حرام نہ ہوگی

۱۳۶۰۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کی بہن کے ساتھ زنا کیا ہے اس نے اگرچہ ایک حرمت کو پامال کیا لیکن اس کی بیوی اس پر حرام نہ ہوگی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان کو کہا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا ہے جو اس کے لیے حلال نہیں تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تیرے منہ نے زنا کیا ہے، پوچھا: اس کا کفارہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اللہ سے استغفار کر اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۰۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ میری ماں نے اپنی ایک باندی کو میرے لیے حلال کیا ہے، کیا میں اس کے پاس (ہم بستری کے لیے) جا سکتا ہوں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے تین صورتوں میں جائز ہے یا تو تو اس کے ساتھ شادی کر لے، یا اس کو خرید لے یا پھر تیری ماں یہ باندی تجھے بالکل (ہدیہ) کر دے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۱۰۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تیرے لیے صرف ایسی شرم گاہ (والی باندی عورت) حلال ہے جس کو چاہے تو توجع سکتا ہو، یا بہہ کر سکتا ہو یا آزاد کر سکتا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۱۱۔ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور بولا: یا رسول اللہ! مجھے زنا کی اجازت دیدیں۔ نبی ﷺ کے قریب جو اصحاب بیٹھے تھے انہوں نے اس کو زد و کوب کرنا چاہا لیکن نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیری بہن کے ساتھ ایسا کام کیا جائے؟ اس نے انکار کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اچھا تیری بیٹی کے ساتھ؟ اس نے انکار کیا۔ اس طرح آپ ﷺ مختلف رشتوں کا نام لے لے کر اس سے پوچھتے رہے اور وہ انکار کرتا رہا۔ پھر نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بات اللہ نے تیرے لیے پسند کر دی ہے وہ دوسروں کے لیے بھی پسند کرے اور جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرے۔ ابن جریر

۱۳۶۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پاؤں تو کیا چار گواہ لانا تک کے لیے اس کو مہلت دوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن عباس

۱۳۶۱۳۔ حضرت حسن سے پوچھا گیا کہ اگر آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی کو باغیچے میں لے کر گیا تو کیا کرے؟ ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: کسی بالسيف شأهًا یعنی آپ شاهد افرمانا چاہتے تھے کہ تلوار اس کے لیے گواہ ہے، یعنی اس کا کام تمام کر دو لیکن پھر آپ نے وہ بات پوری نہیں

فرمائی بلکہ یہ ارشاد فرمایا: پھر توفیق اور غیرت منہ بھی (بہانہ بنا کر) اس کی اتباع کریں گے۔ الجامع لعبدالرزاق
فائدہ: یعنی آپ ایسی صورت میں اجنبی آدمی کو مار ڈالنے کی اجازت دینا چاہتے تھے لیکن پھر دوسرے خیال کی وجہ سے رک گئے کہ اس
طرح لوگ اس آڑ میں ناجائز قتل و غارت گری شروع کر دیں گے۔ اس مضمون کی مزید وضاحت اگلی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۶۱۴ ہمیں معمر نے زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت بیان کی کہ ایک آدمی نے (غالباً یہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ) اور اپنے قبیلے کے سردار
تھے آپ ﷺ سے سوال کیا کیا آدمی اگر اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو پائے تو اس کو قتل کر دے؟ نبی ﷺ نے (لوگوں کو مخاطب ہو کر) فرمایا: سنتے
ہو، تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو ملامت نہ فرمائیں، یہ زیادہ غیرت مند آدمی ہے۔ اللہ کی قسم! اس نے کبھی
باکرہ (کنواری) عورت کے علاوہ کسی سے شادی نہیں کی اور جب بھی کسی کو طلاق دی ہے (وہ اس حال تک پہنچا دی ہے) کہ کوئی بھی ہم میں سے
اس کے ساتھ شادی نہیں کر سکتا۔ بالآخر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (کچھ بھی ہو لیکن) اللہ پاک گواہوں کے بغیر ایسی صورت سے انکار فرماتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

ولد الزنا کا حکم

۱۳۶۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے کہ ان سے جب پوچھا جاتا: (کیا) ولد الزنا شر الثلثہ ہے (یعنی کیا یہ بھی اپنے
والدین کی طرح شر ہے؟) تو آپ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں: اس پر اپنے والدین کا کوئی گناہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:
ولا تزر وازرة وزرا اخرى

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۱۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے: اولاد الزنا کو (اگر وہ مملوک ہوں) آزاد کرو اور ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھو۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۶۱۷ میمون بن مہران رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھے جب انہوں نے ایک ولد الزنا کی نماز
جنازہ پڑھائی تو آپ رضی اللہ عنہ (کو کہا گیا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے تو اس پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ فرمایا کہ یہ شر الثلثہ ہے (یعنی والدین
کی طرح شر اور بد بخت ہے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ خیر الثلثہ ہے (یعنی برے والدین کی اچھی اولاد ہے)۔ الجامع لعبدالرزاق

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت

۱۳۶۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس عورت کا شوہر موجود نہ ہو اس کے پاس صرف اس کا زوجہ ہی داخل ہو سکتا ہے۔
خبردار! اگر کہا جائے کہ اس کے دیور وغیرہ! تو سنو دیور وغیرہ موت ہیں۔ ان کا داخلہ بھی قطعاً جائز نہیں ہے۔ الجامع لعبدالرزاق
۱۳۶۱۹ ابو عبد الرحمن السلمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی (نامحرم) آدمی کسی غائب شوہر والی عورت
کے پاس داخل نہ ہو۔ ایک آدمی نے کہا میرا بھائی (یا کہا) میرا چچا زاد جہاد پر گیا ہوا ہے اور وہ مجھے اپنے گھر کی نگہداشت کا کہہ گیا ہے۔ تو کیا میں
اس کے گھر والوں کے پاس جا سکتا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ (کوڑا) مارا اور فرمایا: تب بھی یہی حکم ہے، ان کے گھر میں ہرگز
داخل نہ ہو، بلکہ دروازوں پر کھڑا ہو کھڑچھ لے! کیا تم کو کوئی کام ہے؟ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۲۰ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کسی آدمی کے پاس سے گذر جاویک عورت کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ اس نے ان
کے درمیان ایسی حالت دیکھی کہ وہ اپنے آپ کو روک نہ سکا اور ڈنڈا لے کر آیا اور اس کو اتنا مارا کہ اس کا خون بہہ پڑا۔ آدمی نے جا کر حضرت عمر
رضی اللہ عنہ سے شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مارنے والے آدمی کو بلوایا اور اس سے پوچھا: آدمی نے جواب دیا: یا امیر المؤمنین! میں
نے اس کو ایک عورت کے ساتھ اس طرح باتیں کرتے دیکھا کہ میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم میں سے

کون کرے گا ایسا؟ پھر (زحیٰ) آدمی کو فرمایا: اور یہ سمجھ لے کہ یہ آدمی اللہ کا جاسوس تھا جس نے تجھے اس نوبت تک پہنچایا۔ ابن عساکر ۱۳۶۲۱۔ عن عمرو بن دینار عن موسیٰ بن خلف کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک آدمی کے پاس سے گذر ہوا جو سر عام ایک عورت سے بات چیت کر رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوڑا اٹھالیا۔ آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! یہ عورت میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ایسی جگہ کیوں بات نہیں کرتا جہاں تجھے لوگ نہ دیکھیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق ۱۳۶۲۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگو! جن عورتوں کے پاس ان کے شوہر (یا کوئی ذی محرم) نہ ہوں ان کے پاس جانے سے ہرگز اجتناب کرو۔ اللہ کی قسم! آدمی کسی (اجنبیہ) عورت کے پاس داخل ہوتا ہے، حالانکہ آدمی اگر آسمان سے زمین پر گر جائے تو یہ اس کے لیے زنا کرنے سے بہتر ہے، چنانچہ شیطان ایک کو دوسرے کے ساتھ درغلالتا رہتا ہے حتیٰ کہ دونوں کو ملا دیتا ہے۔ ابن جریر

۱۳۶۲۳۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو کسی عورت کے ساتھ بات چیت کر رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا۔ آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! یہ میری بیوی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر اپنا بدلہ لے لو۔ آدمی بولا: فقد غفرت لک میں نے آپ کو بخش دیا یا امیر المؤمنین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مغفرت (بخشش) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے، ہاں تم چاہو تو معاف کر دو۔ تب آدمی بولا: یا امیر المؤمنین! میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ الاصبہانی

شوہر کی عدم موجودگی میں بیوی سے بات نہ کرے

۱۳۶۲۴۔ عن معمر بن الحسن کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن العاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر پر گئے اور اجازت لی مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے اس لیے واپس آ گئے۔ پھر دوبارہ کسی وقت گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو موجود پایا۔ چنانچہ ان کی موجودگی میں ان کی بیوی سے اپنے کام کی بات کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا تم کو عورت سے کام تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔ لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں ابے شک رسول اللہ ﷺ نے شوہر کی عدم موجودگی میں ان کی عورتوں کے پاس جانے سے منع کیا ہے۔ النسائی

۱۳۶۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ عورتوں سے ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر بات چیت نہ کی جائے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۶۔ غنم بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر کسی کام سے گئے۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود نہ تھے، لہذا لوٹ آئے۔ دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر تم کو عورت سے کام تھا تو اندر چلے جاتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو منع کیا گیا ہے کہ ہم عورتوں کے پاس ان کے شوہروں کی اجازت کے بغیر داخل ہوں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۳۶۲۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی عورت کے پاس اس کے شوہر کی عدم موجودگی میں داخل نہ ہو سوائے ایسی عورت کے جو اس پر حرام ہے (ماں، بہن وغیرہ)۔ خبردار! اگر کوئی کہے کہ حموا (شوہر کا رشتہ دار) تو سنو وہ تو موت ہے۔

۱۳۶۲۸۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ڈاک (قاصد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے اپنا ترکش کھولا تو اس میں فائدہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد غالباً حموا سے عورت کے شوہر کا باپ تھا۔ یعنی وہ حالانکہ محرم ہے جب وہ عورت (یعنی بہو) کے لیے موت سے تو شوہر کے بھائی وغیرہ دوسرے مرد رشتہ دار تو کس قدر اس کے لیے خطرناک ہوں گے۔

۱۳۶۲۹۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ڈاک (قاصد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس نے اپنا ترکش کھولا تو اس میں

سے ایک کاغذ نکل کر گر پڑا جس میں چند اشعار لکھے تھے۔

ترجمہ: سن! اے قاصد ابو خض کو یہ خبر پہنچا دے! تجھ پر میرا بھائی قربان ہو جو مضبوط ازاردالا (پاکدامن) ہے۔ اللہ آپ کو ہدایت بخشنے، ہم تو جنگ کے زمانے میں تم سے دور رہتے ہیں اور ہماری اونٹنیاں، حالانکہ وہ بندھی ہوئی ہیں۔ پھر مختلف تجارت سامان فروختگی کے بہانے ان کے پاس آتے جاتے ہیں، وہ اونٹنیاں بنی کعب بن عمرو، اسلم، جہینہ اور قبیلہ غفار کی ہیں۔ ان کو جعدہ بن سلیم گمراہ باندھنے کی کوشش کرتا ہے وہ ان کی دوشیزگی ختم کرنا چاہتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ خط پڑھ کر جعدہ بن سلیم کو بلایا اور اس کو باندھ کر سوکڑے مارے اور آئندہ کے لیے اس کو کسی عورت کے پاس جس کا شوہر موجود نہ ہو، جانے سے قطعاً روک دیا۔ ابن سعد، الحارث

۱۳۶۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا کہ کوئی کوئی آدمی مسلسل ان عورتوں کے پاس جن کے شوہر جہاد پر گئے ہوئے ہیں، تاکید لگائے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ساتھ بات چیت میں مصروف رہتے ہیں۔ خبردار! ان سے کنارہ کرو۔ وہ پاکدامن عورتیں ہیں، کیونکہ عورتیں تو تنہے پر پڑا ہوا گوشت ہوتی ہیں (وہ زیادہ اپنا دماغ نہیں کر سکتی اور باتوں میں آجاتی ہیں) ہاں مگر جو بچنا چاہے۔ ابو عبیدہ ۱۳۶۲۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں کے پاس داخل نہ ہو جنکے شوہر گھروں پر موجود نہیں ہیں۔ بے شک شیطان ابن آدم میں خون کی جگہ دوڑتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ کیا آپ میں بھی؟ فرمایا: ہاں مگر اللہ نے میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہو گیا ہے۔ ابن النجار

۱۳۶۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ایسی عورت کے پاس جائے جس کا شوہر موجود نہ ہوتا کہ اس کے بستر پر بیٹھ کر اس سے باتیں کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کو کوئی کتا نوچ (نوچ کر کھا) رہا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۶۳۲ مالک بن احمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ قیامت کے روز کسی صقور سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض۔ ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! صقور کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ شخص جو اپنے گھر والوں کے پاس دوسرے آدمیوں کو لائے۔ البخاری فی التاريخ، الخرائط فی مساوی الاخلاق، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر ۱۳۶۳۳ عرفجہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ام بنت ابی بردہ کو فرمایا: جب تیرے پاس کوئی ایسا آدمی آئے جو نا محرم ہو تو اپنے گھر والوں میں سے کسی محرم کو اپنے پاس بلا لے اور وہ تیرے پاس رہے جب تک کہ نا محرم آدمی تیرے پاس موجود ہو۔ کیونکہ آدمی اور عورت جب اکیلے ہوتے ہیں تو شیطان ان کے بیچ میں داخل ہو جاتا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۳۴ عکرمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی سفر سے واپس لوٹا اس کو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو فلاں عورت کے ہاں جا کر ٹھہرا تھا اور تو نے دروازہ بھی اندر سے بند کر لیا تھا۔ دیکھ ہرگز آدمی کو کسی (غیر) عورت کے پاس تنہائی نہ برتنی چاہیے۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۶۳۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس گھر پر لعنت فرمائی جس میں کوئی عورت (عجرا) داخل ہو۔ ابن النجار

بد نظری

۱۳۶۳۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی کے گھر میں نگاہ مارے تو اس کا نگہ بان فرشتہ اس کو کہتا ہے: افسوس تجھ پر، تو نے اذیت دی اور نا فرمانی کی۔ پھر اس پر قیامت تک کے لیے آگ جلا دی جاتی ہے۔ جب وہ قبر سے نکلتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے منہ پر آگ مارتا ہے۔ اس کے بعد اس کے ساتھ کیا معاملہ ہو گا تم سمجھ سکتے ہو۔ الدیلمی وفيہ ابان بن سفیان متهم

کلام: روایت ضعیف ہے، اس کی سند میں ابان بن سفیان متهم ہے۔ نیز دیکھئے تذکرۃ الموضوعات ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰،

اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا کسی باندی کو خریدنے کی غرض سے اس کی پنڈلی، پچھلا حصہ اور پیٹ دیکھا جاسکتا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں اگر تو (واقعی خریدنے کی غرض سے) اس کا ہواؤ تاؤ کر رہا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۲۸..... نباتہ سے مروی ہے فرماتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب غسل فرمالیے تو میں آپ رضی اللہ عنہ کے کپڑے لے کر آپ کے پاس آتی۔ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میری طرف نہ دیکھنا کیونکہ یہ تیرے لیے حلال نہیں ہے۔ نباتہ فرماتی ہیں حالانکہ میں آپ کی بیوی تھی۔ ابن سعد

۱۳۶۲۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے خوش خبری نہ سناؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور! آپ نے فرمایا: تیرے لیے جنت میں ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کے دونوں طرف والا ہے (یعنی اس خزانے کے اول و آخر سارے کا تو مالک ہے) بس نظر کے بعد دوسری نظر نہ ڈال۔ پہلی تیرے لیے ہے لیکن دوسری تجھ پر وبال ہے۔ ابن مردودہ

۱۳۶۳۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا: اے علی! جنت میں تیرے لیے ایک خزانہ ہے اور تو اس خزانے کا دوسری نگاہ والا (یعنی تنہا مالک) ہے۔ پس نظر کے بعد نظر نہ ڈال۔ بے شک پہلی تیرے لیے (معاف) ہے، دوسری نہیں۔ ابن مردودہ

۱۳۶۳۱..... جریر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مجھے نظر پھیر لینے کا حکم دیا۔ ابن النجار

۱۳۶۳۲..... (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) سالم بن عبد اللہ، ابان بن عثمان اور زید بن حسن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے ایک قریشی لڑکے ساتھ بد فعلی کی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق پوچھا کیا یہ محسن (شادی شدہ) ہے؟ لوگوں نے کہا: اس نے نکاح تو کیا ہے مگر ابھی تک اس کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر یہ اپنی اہلیہ کے ساتھ ہم بستر ہو چکا ہوتا تو اس پر رحم کی سزا لازم آتی۔ لیکن اگر اس نے دخول نہیں کیا (یعنی ابھی تک بیوی کے ساتھ ہم بستر نہیں ہوا) تو اب اس کو (سو کوڑوں کی) حد جاری کریں۔ ابوالیوب رضی اللہ عنہ جو حاضر مجلس تھے بولے: میں گواہی دیتا ہوں کہ جو ابوالحسن (حضرت علی رضی اللہ عنہ) ذکر کر رہے ہیں میں نے یہی بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیدیا اور اس کو حد جاری کر دی گئی۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۶۳۳..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: عرب کے ایک علاقے میں ایک شخص ہے وہ اس طرح اپنا نکاح کر رہا ہے جس طرح عورت کا نکاح ہوتا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو جمع کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے اور آپ رضی اللہ عنہ (ہی اس دن سب سے زیادہ بڑھ چڑھ کر بول رہے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ ایسا گناہ ہے جو کچھ ہوا وہ تم کو بھی معلوم ہے۔ لہذا میرا خیال ہے کہ تم اس شخص کو جلاؤ۔ لہذا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کو آگ میں جلا دیا جائے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی، ابن المنذر، ابن بشران، السنن للبیہقی عن یزید بن قیس ان علیا رجم لوطیا۔ ابن ابی شیبہ، الشافعی، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی الدنیا فی ذم الملاحی، السنن للبیہقی

فائدہ:..... یزید بن قیس روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک لوطی کو رجم کیا تھا۔ السنن للبیہقی

۱۳۶۳۴..... عن حسین بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ عن علی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے قوم لوط کا عمل کیا وہ شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ اس کو رجم کر دیا جائے۔ ابن جریر وضعفہ

کلام:..... یہ روایت ضعیف ہے کنز العمال رقم الحدیث ۱۳۶۳۴ ج ۵۔

۱۳۶۳۵..... ابن عباس رضی اللہ عنہما اس امر (لڑکے) کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں جو لوطی عمل میں ملوث پایا جائے کہ اس کو رجم (سنگسار) کر دیا جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۴۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر دو یعنی جو قوم لوط کا عمل کرے۔ اور جو کسی جانور کے ساتھ بدعتی کرے اس کو اور جانور دونوں کو قتل کر دو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں یہ کلمہ اس لیے ہے تاکہ اس کے گھر والوں کو اس کی وجہ سے بدنام نہ کیا جائے، اور فرمایا جو کسی محرم کے ساتھ زنا کرے تو اس کو بھی قتل کر دو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۶۴۷ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قوم لوط میں سے جنہوں نے قوم لوط کا عمل کیا وہ صرف تیس سے کچھ اوپر تھے ابھی ان کی تعداد چالیس نہ ہوئی تھی کہ اللہ نے سب کو ہلاک کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ کا عذاب بھی تم سب پر نازل ہو جائے گا۔ اسحاق بن بشر، ابن عساکر

۱۳۶۴۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ایک مرتبہ حضور ﷺ کو رنجیدہ دیکھا تو پوچھا: یا رسول اللہ! کس چیز نے آپ کو رنجیدہ کر رکھا ہے؟ مجھے ایک بات کا خوف ہے اپنی امت پر کہ کہیں وہ میرے بعد قوم لوط کا عمل نہ کرنے لگ جائیں۔ الکبیر للطبرانی

لواطت

۱۳۶۴۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: سب سے پہلے جو اس بدعتی (یعنی قوم لوط کے عمل) کے ساتھ متہم ہوا وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قریش کے جوانوں کو حکم فرمادیا کہ اس شخص کے ساتھ کوئی نہ اٹھے بیٹھے۔ السنن للبیہقی

حد الخمر..... شراب کی سزا

۱۳۶۵۰ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر جو قتل کے ساتھ چالیس ضربیں ماریں۔ الجامع لعبدالرزاق، النسائی

۱۳۶۵۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: خمر (شراب) کی حرمت نازل ہو چکی ہے اور یہ پانچ چیزوں سے نکلتی ہے: انگور، کھجور، گندم، جو اور شہد۔ شراب وہ ہے جو عقل پر چھا جائے۔ اور تین چیزوں کے متعلق میری خواہش تھی کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے جدا نہ ہوتے جب تک ان کی حتی صورتیں نہ بیان کر جاتے: دادا (بطور وراثت)، کلالہ (بطور وراثت) اور ربا (سود)۔ کے ابواب۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الاحمد فی الاثریۃ، الجامع لعبدالرزاق، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ابی الدنيا فی ذم المکر و ابو عوانۃ، الطحاوی، ابن ابی عاصم فی الاثریۃ، ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، ابن مردويه، السنن للبیہقی

۱۳۶۵۲ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے دعا کی: اللہم یسن لنا فی الخمر بیاناً شافياً۔ اے اللہ! ہمیں شراب کے بارے میں ثنائی بیان (واضح حکم) فرما دیجیے۔ کیونکہ یہ مال اور عقل دونوں کو اڑا دیتی ہے۔ چنانچہ سورہ بقرہ کی یہ آیت نازل ہو گئی:

یسألونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر۔

وہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں شراب اور جوئے کے بارے میں کہہ دیجیے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور یہ آیت پڑھ کر سنائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی:

اللہم بین لنا فی الخمر بیاناً شافياً

چنانچہ پھر سورہ نساء کی یہ آیت نازل ہو گئی:

یا ایہا الذین آمنوا لاتقریوا الصلاة وانتم سکار۔

اے ایمان والو! قریب نہ جاؤ نماز کے اس حال میں کہ تم (نشہ میں) مدہوش ہو۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو آپ کا منادی پکارتا کوئی نشہ والا نماز کے قریب نہ آئے۔
 چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلا کر یہ آیت سنائی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر وہی دعا کی
 اللہم بین لنا فی الخمر بینا شافیا۔
 چنانچہ پھر سورہ مائدہ کی آیت نازل ہوئی
 جب آیت کے آخر میں یہ پڑھا گیا:

فهل انتم منتہون

کیا تم (اس سے) باز آنے والے ہو۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انتہینا ہم باز آ گئے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ، ابن مردودہ، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور
 ۱۳۶۵۳ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک مرتبہ خیال بنا کہ قرآن شریف میں یہ لکھ دیا جائے:
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرب فی الخمر ثمانین ووقت لاهل العراق ذات عرق۔
 رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضرب ماری ہیں اور اہل عراق کے لیے ذات عرق (مقام) کو (موقات حرام) مقرر فرمایا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۵۴ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب خمر میں دو جوتے چالیس بار مارے۔ ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر جوتے کے بدلے ایک کوڑا مقرر فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: حد صرف اس شراب نوشی میں ہے جو عقل کو موقوف کر دے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۶۵۶ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرات عمر، عثمان اور ابن عمر رضی اللہ عنہم کے متعلق خبر ملی ہے کہ یہ حضرات شراب خمر میں غلام (کو بھی) اسی کوڑے مارتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۶۵۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے شراب پی تھوڑی یا زیادہ اس کو حد جاری کی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۶۵۸ ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ ان سے غلام کو شراب خمر کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ہمیں خبر ملی ہے کہ اس پر آزاد آدمی کی (اسی کوڑوں کی) حد کا نصف (یعنی چالیس کوڑے) ہے اور عمر بن خطاب، عثمان بن عفان اور عید اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اپنے غلاموں کو آزادی کی حد کا نصف جاری کرتے تھے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، مسند، السنن للبیہقی
 ۱۳۶۵۹ عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لشکروں میں آنکھ لگے ایک آدمی کو نشہ کی حالت میں پایا (آپ رضی اللہ عنہ) اس کو لے کر ابن ملیکہ کے پاس گئے وہ حد و نافذ کرتے تھے، رات کا سماں تھا، اس لیے اس کو فرمایا: تم ہو تو اس پر حد جاری کرنا۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۶۰ تو ابن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے والے آدمی کے متعلق مشاورت فرمائی۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے آپ اس کو اسی کوڑے ماریں۔ کیونکہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آ جاتا ہے، نشہ میں آتا ہے تو ہرزہ سرائی (بکواس بازی) کرتا ہے۔ اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو تہمت لگاتا ہے (اور تہمت کی حد اسی کوڑے سے ہے)۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے مارے۔ مؤطا امام مالک
 عبد الرزاق نے اس روایت کو کھرم سے نقل کیا ہے۔

۱۳۶۶۱ عبد اللہ بن ابی الہذیل سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ رمضان کا مہینہ تھا۔ ایک بوڑھے کو

جو نشے میں دھت تھا آپ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: او او! تیرا ناس ہو، رمضان میں! حالانکہ ہمارے بچے بھی روزہ دار ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس بوڑھے کو اسی کوڑے لگوائے اور شام کی طرف جلا وطن کر دیا۔

الجامع لعبد الرزاق، ابو عیید فی الغریب، ابن سعد، ابن جریر، السین للبیہقی

۱۳۶۶۲ ابو بکر بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص پر حد جاری کی جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حالانکہ وہ مریض تھا۔ لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ کہیں وہ حد قائم ہونے سے پہلے نہ مر جائے۔ مسدد، ابن جریر

۱۳۶۶۳ علاء بن بدر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے شراب یا طلاء پی لی (یہ شک راوی پیشم کو ہے) پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں نے محض حلال چیز پی ہے۔ علاء بن بدر کہتے ہیں: آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی بات اس کے فعل سے زیادہ بری لگی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق مشورہ کیا تو اصحاب نے اس کو اسی کوڑے مارنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا۔ مسدد

۱۳۶۶۴ حضرت سائب بن یزید سے مروی ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک آدمی کو شراب نوشی کی حد لگا رہے تھے۔ آپ کو اس سے شراب کی بوتلی تھی۔ آخر آپ نے اس کو پوری حد جاری فرمادی۔

الجامع لعبد الرزاق، ابن وہب ابن جریر

۱۳۶۶۵ اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی میں سے شراب کی بد بو پاتے اور وہ شراب کا عادی ہوتا تو اس کو چند کوڑے مار دیتے اور اگر کوئی اور ہوتا تو اس کو چھوڑ دیتے۔ الجامع لعبد الرزاق

فائدہ: یہ صورت صرف شراب کی بد بو پانے میں ہوتی تھی لیکن اگر کسی نے شراب نوشی کی ہوتی اور وہ نشہ میں دھت ہوتا تو اس پر مکمل حد جاری فرماتے تھے۔

۱۳۶۶۶ یعلیٰ بن امیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہم ایسی سرزمین پر رہتے ہیں جہاں، شراب نوشی بہت پائی جاتی ہے۔ ہم کیسے ان کو حد جاری کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس سے سورۃ فاتحہ سنوا، گروہ پڑھ سکے، اسی طرح اس کی

چادر دوسری چادروں میں ملا کر سامنے کروا گروہ اپنی چادر بھی نہ پہچانے تو اس کو حد جاری کر دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۶۷ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو بکر امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں خیر جلاء وطن کر دیا وہ وہاں سے چل کر ہرقل شاہ روم کے ساتھ جا ملا اور نصرائیت کا مذہب اختیار کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد کبھی کسی مسلمان کو جلاء وطن نہ کیا جائے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۶۸ اسماعیل بن امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ پہلے جب رمضان میں کسی شراب نوش کو پاتے تو اس کو کوڑے لگانے کے ساتھ جلا وطن بھی کرتے تھے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۶۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ابو بکر بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کی سزا میں خیر جلاء وطن کر دیا گیا وہ ہرقل کے ساتھ جا ملا اور نصرائیت اختیار کر لی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آئندہ میں کسی مسلمان کو کبھی بھی جلاء وطن نہ کروں گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۷۰ سیف بن عمرو روایت کرتے ہیں کہ ربیع، ابو الجالد، ابو عثمان اور ابو حارثہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مسلمانوں کا ایک گروہ شراب نوشی کا مرتکب ہوا ہے، جن میں ضرار اور ابو جندل بھی شامل ہیں۔ ہم نے ان سے باز پرس کی تو انہوں نے تاویل پیش کی کہ ہم کو اختیار دیا گیا تھا اور ہم نے شراب کو اختیار کر لیا۔ وہ اس طرح کہ اللہ نے فرمایا: فہل انتم منتھون۔ یا تم شراب سے باز

آنے والے ہو؟ اور اللہ پاک نے تاکید رکھ نہیں دیا۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ بات تو ان کے اور ہمارے درمیان ہے۔ لیکن فہل انتم منتھون کا مطلب ہے فانتھو یعنی باز آ جاؤ۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب کرام کو جمع فرمایا ان کا اس بات پر اتفاق رائے ہوا کہ شراب نوشی میں اسی کوڑے مارے جائیں اور

جان جانے کی صورت میں ضمان دیں (یعنی دیت ادا کریں) اور جو اس طرح کی تاویل کرے (قرآن میں اور شراب نوشی کو جائز سمجھے) اگر وہ نہ مانے تو اس کو قتل کر دیا جائے۔ اور رسول اللہ ﷺ جس چیز کی تفسیر فرما گئے ہیں پھر بھی کوئی اس کے خلاف تفسیر بیان کرے (مذکورہ مثال کی طرح) تو اس کو زہر و تنبیہ کی جائے اور (باز نہ آنے کی صورت میں) قتل کیا جائے۔

بالآخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو لکھا: ان لوگوں کو بلاؤ اور اگر ان کا گمان ہو کہ یہ حلال ہے تو ان کو قتل کر دو۔ اور اگر ان کا گمان ہو کہ وہ حرام ہے تو ان کو شراب نوشی کے جرم میں اسی کوڑے مارو۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے مے نوشوں کو بلایا۔ اور تمام لوگوں کے سامنے ان سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: شراب حرام ہے۔ لہذا حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اسی کوڑے لگوائے اور غلط تفسیر کرنے والوں کو بھی سزا دی گئی۔ وہ بھی اپنی حرکت پر نادم ہوئے۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: اے اہل شام! اب تمہارے اندر کوئی مصیبت اترے گی۔ چنانچہ اس سال قحط سالی پیش آئی اور اس سال کو عام الرمادۃ کہا جانے لگا۔ النسائی

۱۳۶۷۱۔ حکم بن عبیدہ رحمۃ اللہ علیہ اور شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ابو جندل اور ضرار بن الازور (کی شراب نوشی) کے متعلق لکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جمع کیا اور ان سے اس مسئلے کے بارے میں مشاورت فرمائی۔ سب اہل علم کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ شراب اور دوسرے نشہ آور مشروبات میں حد تہمت جاری کی جائے اور اگر وہ اس حد میں کوئی مرجائے تو بیت المال اس کی دیت ادا کرے گا۔

اس کو سیف بن عمر نے تفصیلاً روایت کیا ہے۔ ابن عساکر

شرابیوں کی صحبت بھی خطرناک ہے

۱۳۶۷۲۔ عمرو بن عبد اللہ بن طلحہ الخزاعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ لوگوں کو پکڑ کر لایا گیا جنہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ ان میں ایک روزہ دار بھی تھا (یعنی اس نے شراب نوشی نہیں کی تھی مگر ان کے ساتھ بیٹھا تھا) چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو روزہ دار سمیت حد خنجر جاری کی۔ لوگوں نے کہا: یہ تو روزہ دار ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر ان کے ساتھ کیوں بیٹھا تھا۔

الاشربة للاحمد، النسائی

۱۳۶۷۳۔ عبد اللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حد خنجر اسی کوڑے ہیں۔ ابن جریر
۱۳۶۷۴۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ارادہ ہوا کہ لوگوں کو جمع کر کے ان کے رویوں (قرآن شریف) پر لکھوا دوں کہ اس بات پر عمر اور فلاں فلاں لوگ شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمر (شراب نوشی) میں حد جاری فرمائی ہے۔ ابن جریر
۱۳۶۷۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں چھڑی اور جوتوں سے حد لگائی۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور لوگ خوشحال مقامات اور بستوں میں آگئے تو اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اہل علم صحابہ رضی اللہ عنہم) سے مشاورت کی کہ حد خنجر کیا ہونی چاہیے۔ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ شراب کی حد تمام حدود میں سب سے کم حد (جو حد تہمت ہے وہ) مقرر فرمادیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے حد خنجر مقرر فرمادی۔

۱۳۶۷۶۔ ویرۃ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی چالیس کوڑے مارتے تھے۔ ویرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر مجھے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ میں نے آکر عرض کیا: یا امیر المؤمنین! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے؟ پوچھا: کس بارے میں؟ میں نے عرض کیا: لوگ اس سزا کو کم سمجھ کر شراب نوشی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ اس لیے آپ کا کیا خیال ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گرد و پیش لوگوں

سے پوچھا تم لوگوں کا کیا خیال ہے؟ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا امیر المؤمنین! ہمارا خیال ہے کہ اسی کوڑے سے سچ ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول فرمایا۔ اور سب سے پہلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے لگائے، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد لوگوں کو شراب نوشی میں اتنے کوڑے مارے۔ ابن وہب، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۶۷۷ شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب کوئی آدمی شراب نوشی کرتا تو بطور حد کے ہر کوئی اس کو تھپڑ مارتا حتیٰ کہ مارنے والے زیادہ ہو جاتے۔ آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا اور فرمایا: لوگ مارنے میں آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ اگر سب ہی اس طرح مارنے لگے تو آدمی کو قتل کر دیں گے۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کے مطابق جو حد تہمت ہے (اسی کوڑے) اس کو مقرر فرمادیں۔ چنانچہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسی کوڑے مقرر فرمالیے۔ ابن جریر

۱۳۶۷۸ حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ سے مروی ہے فرمایا: عہد نبوی ﷺ میں مے نوش کو (حکم نبوی ﷺ پر) لوگ اس کو تھپڑوں اور جوتوں سے مار لیتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو اس بات کا ڈر ہوا کہ کہیں اس طرح آدمی ہلاک نہ ہو جائے چنانچہ صرف چالیس کوڑے مارنے پر اکتفا کیا گیا۔ لیکن جب دیکھا کہ اتنی سزا سے لوگ شراب نوشی سے باز نہیں آتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے مشورہ کے مطابق اسی کوڑے مارنے شروع کیے۔ پھر اسی پر عمل جاری رکھا اور فرمایا: یہ ادنیٰ ترین حد ہے۔ ابن جریر

فائدہ: حد جاری کرنے میں ہاتھ اتنا اوپر کرنا ممنوع ہے جس سے بغل نظر آئے، یعنی ہاتھ کو ہموار سطح سے اونچا کرنا ممنوع ہے اس لیے کوڑے سے ایک حد سے زیادہ تکلیف نہیں ہونی، اسی وجہ سے چالیس سے بڑھا کر اسی کوڑے مقرر کیے گئے۔

۱۳۶۷۹ حنفیہ رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ شراب نوشی میں حد کیسے جاری کی جاتی تھی؟ ارشاد فرمایا: پہلے تو ہاتھوں اور جوتوں سے شراب نوش کو مار لیا جاتا تھا، لیکن پھر ہم کو خوف ہوا کہ کہیں شراب نوش کا کوئی دشمن اڑدھام کا فائدہ اٹھا کر اس کو مار ہی نہ ڈالے۔ پس ہم نے کھلے کوڑے مارنے طے کر لیے (یعنی ایک آدمی تمام کوڑے مارے)۔ ابن جریر

۱۳۶۸۰ یعقوب بن عتبہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ویرۃ بن رومان البسکی کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام دے کر بھیجا کہ شام میں لوگ شراب نوشی میں بڑھتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ میں چالیس کوڑے مارتا ہوں۔ لیکن مجھے نہیں محسوس ہوتا کہ کوڑوں کی اتنی تعداد ان کو اس کام سے روک دے گی۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ آپ شرب نمر کی حد کو حد تہمت کے برابر طے فرمادیں کیونکہ آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے تو ہرزہ مرائی (بے سوچے سمجھے بکواس) کرتا ہے۔ اور جب ہرزہ مرائی کرتا ہے تو تہمت بھی لگا دیتا ہے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اتنے کوڑے مارے اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھی لکھ بھیجا۔ انہوں نے بھی ملک شام میں یہی تعداد طے فرمادی۔ ابن جریر

۱۳۶۸۱ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوحنن کو (متعدد بار کی) شراب نوشی میں سات مرتبہ حد جاری فرمائی۔ ابن جریر

۱۳۶۸۲ زیادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ قدامہ بن مظعون کو لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اس پر شہادت کون دیتا ہے؟ علقمہ خضی نے فرمایا: اگر آپ کسی خضی کی شہادت کو معتبر مانتے ہیں تو میں شہادت دیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں تمہاری بات تو درست ہے۔ چنانچہ علقمہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے قے (اٹی) کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو اس نے پی ہوگی کیونکہ قے بغیر نوش کیے نہیں کر سکتا۔ ابن جریر

۱۳۶۸۳ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جارد (جو بحرین کی معزز ہستی تھے) ابن عفان یا ابن عوف کے پاس آکر مقیم ہوئے۔ صاحب مکان نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ میں جارد کو تین باتوں میں سے ایک کا

اختیار دوں یا تو اس کو بلا کر اس کی گردن زنی کروں، یا اس کو مدینہ میں کسی بیگار کے کام پر روک لوں یا اس کو شام ملک چلتا کر دوں۔ کیونکہ وہ بغیر شہادت کے بحرین کے گورنر قدامہ کو شراب نوشی کی سزا میں کوڑے لگوانا چاہتا ہے۔ صاحب منزل (جن کے ہاں جارود ٹھہرے ہوئے تھے) نے کہا: یا امیر المؤمنین! آپ نے اس کے لیے کوئی اختیار کی (آسان بات) نہیں چھوڑی۔ چنانچہ وہ ان باتوں کے ساتھ واپس جارود کے پاس گئے اور ان کو خبر سنائی۔ جارود نے پوچھا: آپ نے امیر المؤمنین کو ان باتوں کے جواب میں کیا کہا؟ صاحب مکان بولے: میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ نے جارود کے لیے کوئی خاص بات سہولت کی نہیں چھوڑی۔ جارود بولے: مجھے تینوں باتیں ہی منظور ہیں۔ اگر آپ رضی اللہ عنہ مجھے بلا کر میری گردن زنی کرتے ہیں تو اللہ کی قسم! میں بھی آپ رضی اللہ عنہ کو نہیں سمجھتا کہ وہ مجھے اپنی ذات پر ترجیح دیں گے۔ اگر وہ مجھے مدینہ میں کسی مشقت پر روکتے ہیں رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک کے قریب اور ازواج نبی ﷺ کی خدمت پر تو مجھے یہ بھی ناپسند نہیں ہے اور اگر وہ مجھے شام بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ بھی حشر و نشر (قیامت واقع ہونے والی) سرزمین ہے۔

چنانچہ صاحب مکان نے یہ پیغام آ کر حضرت امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کو دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کہاں ہے؟ اس کو بلاؤ۔ چنانچہ وہ بلائے جانے پر حاضر بارگاہ ہوئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لاؤ تمہارے گواہ کون ہیں (جو گواہی دیں کہ قدامہ نے شراب پی ہے) جارود بولے: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: وہ تیرا سالار؟ اللہ کی قسم: میں اس کی کمر کوڑے مار مار کر سجادوں گا۔ تب حضرت جارود نے (قدرے جرأت سے) فرمایا: اللہ کی قسم یہ انصاف کی بات نہ ہوگی کہ آپ کا سالار تو شراب نوشی کرے (قدامہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کی اہلیہ کے بھائی اور ابن عمر و حفصہ کے ماموں تھے اور میرا سالار اس کی گواہی دینے پر کوڑے کھائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اچھا اور کون ان پر گواہی دے رہا ہے؟ جارود بولے: علقمہ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: ہاں وہ سچے آدمی ہیں۔ ان کو بلاؤ۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے ان کو (قدامہ بن مظعون کو) ابن دسر کے ساتھ شراب نوشی کرتے دیکھا ہے حتیٰ کہ انہوں نے اپنے پیٹ میں شراب انڈیل لی ہے۔ علقمہ جو خسی تھے اور ان کی شہادت جائز تھی۔ واللہ اعلم یہ واقعی خسی تھے یا کسی حصہ نامی بستی کی طرف منسوب تھے جیسا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے۔ علقمہ بولے: میں نے قدامہ کو شراب پیئے نہیں دیکھا لیکن شراب تھوکتے ہوئے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: اللہ کی قسم! انہوں نے تھوکی ہے تو ضرور پی ہوگی (بس مجھے ان شہادتوں پر یقین آگیا اور بات یہ ہے کہ) میں جب سے امارت (حکومت) پر بیٹھا ہوں میں نے ان کو بہت پسند کیا تھا (اور اسی وجہ سے ان کو بحرین کا گورنر بنایا تھا) لیکن مجھے ان سے خیر و برکت نہیں ملی، پس ان کو لے کر جاؤ اور شراب نوشی کی سزا میں کوڑے مارو۔ ابن جریو

شراب نوشی کی سزا

۱۳۶۸۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں شراب نوش کرنے والوں کو ہاتھوں، جوتوں اور لٹھروں سے مار لیتے تھے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ پھر خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ میں لوگ حضور کے زمانے کی نسبت زیادہ ہو گئے (جن پر حد جاری کی جاتی)۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم کو کوئی مقرر حد طے کر دینا چاہیے۔ چنانچہ عہد نبوی میں جو سزا دی جاتی تھی اس پر غور کیا گیا اور چالیس کوڑے مقرر کر دیئے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ چالیس کوڑے مارتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ دور آیا، آپ رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح چالیس کوڑے مارتے رہے۔ حتیٰ کہ مہاجرین اولین میں سے ایک آدمی لایا گیا۔ غالباً وہ پچھلی روایت والے حضرت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے بھی شراب نوشی کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ انہوں نے فرمایا: آپ مجھے کیوں کوڑے لگواتے ہیں؟ میرے اور آپ کے درمیان کتاب اللہ ہے (اس کے مطابق فیصلہ کریں)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کوئی کتاب میں پاتے ہیں کہ میں آپ کو کوڑے نہ ماروں؟ انہوں نے فرمایا: اللہ کا فرمان ہے:

لیس علی الذین آمنوا وعملوا الصالحات جناح۔
جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے اعمال کیے ان پر کوئی گناہ نہیں۔
میں تو ان لوگوں میں سے ہوں۔

من الذین آمنوا وعملوا الصالحات ثم اتقوا و آمنوا ثم اتقوا واحسنوا۔
جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر (مزید) تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔
میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر، احد، خندق اور بہت سے غزوات میں شریک رہا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: تم ان کو جواب کیوں نہیں دیتے یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت نازل ہوئی تھی جو لوگ چلے گئے ہیں ان کے لیے عذر بن کر اور جو پیچھے رہ گئے ان کے لیے تو یہ حجت ہے۔ چلے جانے والوں کا عذر تو یہ تھا کہ وہ شراب حرام ہونے سے پہلے اللہ کے پاس چلے گئے۔ جبکہ رہ جانے والوں پر یہ حجت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوه۔

یہاں شراب کو شیطان کا عمل اور گندگی فرمایا۔ اور اس سے اجتناب کا حکم دیا۔ فرمایا: اگر وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے، عمل صالح کیے، پھر تقویٰ اختیار کیا اور ایمان لائے پھر تقویٰ اختیار کیا اور اچھائی کی۔ تو اس کو یہ دیکھنا چاہیے کہ اللہ پاک نے شراب نوشی سے منع فرمایا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے؟ (کیا سزا ہونی چاہیے؟) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ آدمی جب شراب پیتا ہے تو نشہ میں آجاتا ہے اور جب نشہ میں آجاتا ہے تو ہرزہ سرائی کرتا ہے اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو بہتان طرازی بھی کرتا ہے اور بہتان طرازی کی سزا اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیدیا اور لائے گئے آدمی کو اسی کوڑے مارے گئے۔ ابو الشیخ، ابن مردویہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۳۶۸۵ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حد خرکی کوئی تعداد مقرر نہ فرمائی تھی بلکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے اور چالیس کوڑے دونوں حدیں مقرر فرمائیں بایں صورت کہ اگر ایسا آدمی لایا جاتا جو نشہ میں بالکل دھت ہوتا تو اس کو اسی کوڑے مارے اور جب ایسا کوئی آدمی لایا جاتا جو محض ڈمگہار ہوتا تو اس کو چالیس کوڑے مارے۔ ابن راہویہ

۱۳۶۸۶ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابوساسان الرقاشی حصین بن المنذر کہتے ہیں میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں حاضر ہوا۔ وہاں ولید بن عقبہ کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی اور حران بن ابان اور ایک دوسرے آدمی نے اس کی شہادت دی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اس پر حد جاری کرو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن جعفر کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ عبد اللہ نے کوڑے مارے شروع کر دیے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے چالیس تک شمار کیا پھر فرمایا رک جاؤ۔ رسول اللہ ﷺ نے چالیس کوڑے مارے، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مارے، عمر رضی اللہ عنہ نے صدر خلافت میں چالیس کوڑے مارے پھر اس کی تعداد پوری اسی فرمادی۔ اور یہ سب سنت ہیں اور مجھے یہ تعداد (چالیس) زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبد الرزاق،

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، النسائی، الدارمی، ابن جریر، ابوعوانہ، الطحاوی، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۶۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی میں اسی کوڑے (ضرر میں) ماری ہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۶۸۸ ابوسروان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نجاشی حارثی شاعر کو ماہ رمضان میں شراب نوشی کرنے پر اسی کوڑے مارے۔ پھر اس کو قید کروادیا اور اگلے دن نکلوا کر بیس کوڑے پھر مارے۔ اور فرمایا: یہ بیس کوڑے اس لیے کہ تم نے رمضان میں دن کے وقت پی کر

اللہ پر جرات کی اور روزہ چھوڑا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی، ابن جریر

۱۳۶۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

مارنے والے کو حکم دیا اس کو مارا اور کھلا چھوڑ دے تا کہ اپنے ہاتھوں سے اپنا دفاع کرتا رہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۶۹۰ ہدی رحمۃ اللہ علیہ ایک شیخ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کوڑا منگوایا جو دونوں کوڑوں کے درمیان تھا (یعنی زیادہ نرم اور نہ زیادہ سخت) آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پھل کا حکم دیا۔ چنانچہ کوڑے کا پھل کوٹا گیا اور دو پتھروں کے درمیان مارا کر اس کو نرم کیا گیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ کوڑا ایک آدمی کو دیا اور فرمایا اس کے ساتھ مارا اور ہر عضو کو اس کا حصہ دے۔ ابن جریر

فائدہ:..... یعنی جسم کے ایک حصہ پر ساری تعداد پوری نہ کرو۔ بلکہ جگہیں بدل بدل کر مارو اور چہرے اور شرم گاہ سے احتیاط برت کر مارو۔ ۱۳۶۹۱ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے ارشاد فرمایا: جو بھی حدود اللہ میں سے کسی حد میں مرے مجھے اپنے دل میں اس کی طرف سے کوئی کھٹکا اور تردد نہیں ہوتا (کیونکہ اس کا اللہ نے حکم دیا ہے) لیکن شراب نوشی کی حد میں جو مر جائے مجھے اس کا خطرہ رہتا ہے کیونکہ یہ حد ہم نے آپ ﷺ کے بعد مقرر کی ہے۔ اسی وجہ سے جو اس میں مر جائے میں اس کی جان کا فدیہ (یعنی دیت اور خون بہا) دوں گا۔ بیت المال سے یا فرمایا امام (حاکم) کے قبیلے سے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ شک مجھے ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا تھا۔ الشافعی، السنن للبیہقی ۱۳۶۹۲ عرجہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے لیکن ایسے کوڑے کے ساتھ جس کے دومنہ تھے۔ السنن للبیہقی

۱۳۶۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: کیا شراب نوشی زنا اور چوری سے بھی بڑھ کر سخت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! کیونکہ شراب نوش (نشے میں) زنا کر بیٹھتا ہے، چوری کر لیتا ہے، قتل کر دیتا ہے اور نماز چھوڑ دیتا ہے۔

ابن السنی فی کتاب الاخوة والاخوات ۱۳۶۹۴ ازہر بن محمد بن عوف الزہری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک مے نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ اس وقت خیر مقام پر تھے۔ آپ ﷺ نے اس کے چہرے پر مٹی ماری پھر اپنے اصحاب کو ہاتھوں کی چھڑی اور جوتوں کے ساتھ اسے مارنے کا حکم دیا حتیٰ کہ آپ نے خود ہی حکم فرمایا۔ ٹھہر جاؤ اور پھر اصحاب کرام ٹھہر گئے پھر (اسی طرح آپ شراب خمر پر سزا دیتے رہے حتیٰ کہ) آپ کی وفات ہو گئی۔ اور یہی آپ کا طریقہ رہا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی میں چالیس کوڑے مارے، پھر آخر زمانہ خلافت تک اسی کوڑے مارتے رہے۔

الکبیر للطبرانی، ابو نعیم ۱۳۶۹۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے دو چھڑیوں کے ساتھ چالیس کے قریب ضربیں ماریں۔ پھر یہی طریقہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ لیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے ملکی حد اسی کوڑے ہے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی مقرر فرمادی۔ ابن جریر

۱۳۶۹۶ عبدالرحمن بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: شراب نوشی سے اجتناب کرو۔ بے شک یہ ام الخبائث ہے۔ تم سے پہلے زمانے میں ایک عبادت گزار آدمی تھا جو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ ایک گمراہ عورت اس پر فریفتہ ہو گئی۔ اس نے اس عبادت گزار کے پاس اپنی باندی بھیجی۔ باندی نے آکر عبادت گزار کو کہا: وہ مالکن آپ کو بلاتی ہے شہادت کے لیے۔ چنانچہ عبادت گزار باندی کے ساتھ ہولیا۔ باندی محل میں پہنچ کر ہر گزرتے دروازے کو پیچھے سے بند کرتی گئی حتیٰ کہ عبادت گزار کو اپنی آقا کے پاس پہنچا دیا جو خوبصورت تھی، اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شیشے کا برتن شراب سے بھرا ہوا تھا۔ عورت بولی: اللہ کی قسم! میں نے آپ کو کسی شہادت کے لیے نہیں بلایا ہے، بلکہ میں نے آپ کو اس لیے بلایا ہے کہ آپ میرے ساتھ ہم بستر ہوں، یا اس شراب کا ایک جام پی لیں۔ یا اس بچے کو قتل کر دیں۔ عبادت گزار نے (سوچ بچار کے بعد) کہا کہ مجھے اس شراب کا ایک جام پلا دو۔ لیکن ایک جام پینے کے بعد اس نے خود ہی مزید پینے

مذکورہ روایت کی سند کے مثل مروی ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی قسم! شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں۔ کہ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے بیان کیا: وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے میکائیل علیہ السلام نے بیان کیا انہوں نے فرمایا: میں اللہ کی قسم شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ مجھے عزرائیل علیہ السلام نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں: میں اللہ کی قسم! شہادت دیتا ہوں اور اللہ کے لیے شہادت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ (جل شانہ) نے خود فرمایا:

مدمن خمر کعابد وثن.

شراب کا عادی بت کی عبادت کرنے والے کی طرح ہے۔ النسائی

شراب نوشی پر وعید

۱۳۶۹۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے سارے جہان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت بنا کر بھیجا اور مجھے اس لیے بھیجا کہ میں باجوں، گاجوں، بتوں اور جاہلیت کی باتوں کو مٹا دوں ختم کر دوں۔ اوس بن سمعان بولے: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا میں تو رات میں بھی اس کو بچیس مرتبہ پاتا ہوں کہ اس کو حرام کہا گیا۔ ویل لشارب الخمر، ویل لشارب الخمر۔ شراب نوش کے لیے ہلاکت ہے شراب نوش کے لیے ہلاکت ہے۔ میں تو رات میں لکھا پاتا ہوں! اللہ پر یہ لازم ہے کہ اس سے کو اس کے بندوں میں سے جو پئے گا اللہ اس کو طینۃ الخبال ضرور پلائے گا۔ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ طینۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اہل جہنم کا خون پیپ وغیرہ۔ الحسن بن سفیان، ابن مندہ، ابو نعیم

کلام: امام ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد قوی نہیں ہے۔ کنز ج ۵

۱۳۷۰۰ ابی الجوزیہ الجرمی سے منقول ہے۔ فرمایا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے الباق کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد الباق سے سبقت لے گئے۔ مصنف لاین ابی شیبہ

فائدہ: الباق یعنی باق، انگور کے شیرے کو کہتے ہیں جو تھوڑا سا پکایا ہوا ہو۔ یعنی محمد کے لیے باق حلال ہے اگر وہ نشہ آور نہ ہو۔ یہ نیز کی قبیل سے تو نہیں لیکن شراب میں داخل نہیں کیونکہ نشہ آور نہیں ہے۔

۱۳۷۰۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے باق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: محمد باق سے سبقت لے گئے اور جو نشہ آور ہو وہ حرام ہے۔ الجامع لعدلوزاق

۱۳۷۰۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے اندر کوئی حد مقرر نہیں فرمائی۔ کہ کس حد تک پینے پر حد نافذ ہوگی ایک آدمی نے شراب نوشی کر لی۔ وہ راستے میں لڑکھڑاتا ہوا ملا۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے کوڑے مارنے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ جب وہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے گھر کے سامنے سے گزرنے لگا تو لڑکھڑاتا ہوا ان کے گھر میں جا گھسا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کو پیچھے سے چٹ گیا۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ﷺ ہنسنے لگے اور فرمایا: بغیر پوچھتا چھ کے لپٹ گیا۔ ابن جریر

۱۳۷۰۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب نوشی کے اندر حد نافذ نہیں کی سوائے آخری زمانے کے۔ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے جب غزوہ تبوک فرمایا تو آپ کے حجرے پر رات کے وقت ایک نشہ میں دھت آدمی آ پڑا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اٹھے اور اس کو پکڑ کر اس کے کچا دے تک چھوڑ آئے۔ ابن جریر

۱۳۷۰۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے شراب نوشی کی اس کی نماز قبول نہیں کی جائے گی چالیس

روز تک۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا اگر پھر (چوتھی بار) شراب نوشی کرے گا تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو نہر انبیاں سے پلائے۔ پوچھا گیا: نہر انبیاں کیا ہے؟ فرمایا: اہل جہنم کی خون پیپ (کاملغوبہ)۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۰۵۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس نے شراب نوشی کی اللہ پاک اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ فرمائے گا اور اگر وہ ان چالیس ایام میں مر گیا تو جہنم میں داخل ہوگا اور اللہ پاک اس کی طرف نظر نہ فرمائیں گے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۰۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لعنت کی گئی ہے شراب پر، اس کے پینے والے پر، اس کے پلانے والے پر، اس کے پھونکنے والے پر، اس کے فروخت کرنے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کی قیمت کھانے والے پر، اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لے جانی جائے اس پر۔ الجامع لعبدالرزاق کلام: روایت سنداً محل کلام ہے: دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۴۳۵۸۔

۱۳۷۰۷۔ عبدالرحمن بن ابی انعم الجعفی سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جو اصحاب نبی ﷺ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جب شراب نوشی کرتا ہے اس کو کوڑے مارو۔ پھر دوبارہ کرے دوبارہ مارو اگر چوتھی بار بھی شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر ۱۳۷۰۸۔ نافع، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب پیے اس کو مارو۔ اگر پھر کرے پھر مارو۔ اگر پھر کرے تو پھر مارو۔ اگر چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۰۹۔ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: میرے پاس ایسے شخص کو لاؤ جس پر تین مرتبہ شراب نوشی کی سزا میں حد جاری ہو چکی ہو۔ مجھے پر لازم ہے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ ابن جریر ۱۳۷۱۰۔ عن الحسن بن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو، پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو۔ پھر شراب نوشی کرے پھر کوڑے مارو۔ حتیٰ کہ چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کردو۔ ابن جریر ۱۳۷۱۱۔ شہر بن حوشب، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ پھر کرے پھر مارو۔ پھر کرے تو چوتھی بار میں قتل کردو۔ ابن جریر

۱۳۷۱۲۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: قیامت کے دن شراب نوش کو سیاہ چہرے والا لایا جائے گا، اس کی آنکھیں پھینکی ہوں گی، اس کی ایک جانب لٹکی ہوگی یا فرمایا: اس کی ایک جانب کی باجھ لٹکی ہوگی، اس کی زبان لٹک رہی ہوگی اور اس کا تھوک اس کے سینے پر بہہ رہا ہوگا، ہر شخص جو اس کو دیکھے گا اس سے نفرت کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۱۳۔ (عبداللہ بن مسعود کے شاگرد) عاتقہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ملک شام میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ہمیں کچھ پڑھ کر سناؤ چنانچہ میں نے ان کو سورۃ یوسف پڑھ کر سنائی۔ ایک حاضر مجلس آدمی نے کہا: یہ اس طرح نازل نہیں ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: افسوس ہے تجھ پر، میں نے یہ سورت اسی طرح رسول اللہ ﷺ کو پڑھ کر سنائی تو آپ نے مجھے فرمایا: احسن بہت اچھا پڑھا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی میں شراب کی بوسہ بھی تو فرمایا تو ناپاک چیز پیتا ہے اور قرآن کو جھٹلاتا ہے۔ میں اپنی جگہ سے نہ اٹھوں گا جب تک کہ تجھے حد جاری نہ کر دی جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۷۱۴۔ عبدالرحمن بن الازہر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال دیکھا، اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا۔ آپ ﷺ خالد بن الولید کے ٹھکانے کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ کے پاس ایک شراب نوش کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں کے ہاتھوں میں جو کچھ تھا انہوں نے اسی سے اس کو مارنا شروع کر دیا، کسی نے کوڑے سے مارا، کسی نے جوتے سے مارا اور کسی نے اپنی لاشی سے مارا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس چڑخی کی مٹھی بھینکی۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دور مبارک آیا تو ایک شرابی کو لایا گیا آپ نے حضور ﷺ کے اصحاب سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنا مارا ہے؟ صحابہ نے سوچ بچار کر کے بتایا کہ چالیس ضربیں۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چالیس ضربیں لگوائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں (سپہ سالار) حضرت خالد بن

ولید نے عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ لوگ اس سزا کو کم اور حقیر خیال کر کے شراب میں منہمک ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مہاجرین اولین بھی بیٹھے تھے وہ کہنے لگے: ہمارا خیال ہے کہ آپ اس حد میں اسی کوڑے پورے کر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس کی تائید میں فرمایا: آدمی جب شراب پیتا ہے تو ہرزہ سرائی کرتا ہے اور جب ہرزہ سرائی کرتا ہے تو بہتان باندھتا ہے اور بہتان کی سزا (اسی کوڑے ہے یہی آپ) پوری کر دیں۔

ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۳۷۱۵ عبد الرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو گویا دیکھ رہا ہوں آپ ﷺ جنگ حنین کے دن لوگوں کے جلو میں خالد بن ولید کا کجاوہ (عارضی ٹھکانہ) تلاش کر رہے ہیں۔ اسی اثناء میں ایک آدمی جس نے شراب پی تھی آپ ﷺ کے سامنے آیا۔ آپ نے لوگوں کو اشارہ فرمایا: اس کو مارو۔ پس کسی نے اس کو جوتوں سے مارا، کسی نے لٹاچی سے مارا اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کی تازہ چھڑی تھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے خود زمین سے ایک مٹھی مٹی اٹھائی اور اس کے چہرے پر دے ماری۔ ابن جریر

۱۳۷۱۶ محمد بن کعب القرظی سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن اہل الانصاری رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں غزوہ کیا۔ اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام پر امیر تھے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے سامنے سے شراب کے مٹکے گذرے جو کہیں اٹھا کر لے جائے جا رہے تھے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھے اور نیزے کے ساتھ ہر مٹکے کو توڑتے گئے۔ حضرت امیر معاویہ کے کارندوں نے آپ کو پکڑ لیا۔ آپ کی خبر حضرت امیر معاویہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ بوڑھے آدمی ہیں، ان کی عقل ٹھکانے نہیں ہے۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! امیری عقل اپنی جگہ پر ہے، لیکن بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم اس کو اپنے شکموں میں یا اپنے پیٹے کے برتنوں میں ڈالیں، اور میں اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں کہ اگر میں زندہ رہا حتیٰ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک بات اگر میں نے معاویہ میں نوٹ کر لی تو میں ان کا شکم چاک کر دوں گا یا پھر میری موت ہی آجائے گی۔

الحسن بن مسغان، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۳۷۱۷ عقبہ بن الحارث سے مروی ہے کہ نعمان یا ابن نعمان کو شراب زدہ حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا۔ جو اصحاب اس وقت کمرے میں موجود تھے آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اس کو ماریں، میں بھی اس کو مارنے والوں میں شامل تھا۔ چنانچہ ہم نے اس کو جوتوں اور چھڑیوں سے مارا۔ ابن جریر

۱۳۷۱۸ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک شخص کو جس نے شراب نوشی کی تھی، لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو اسے مارنے کا حکم دیا۔ چنانچہ لوگوں نے اسے ہاتھوں اور چھڑیوں سے مارا۔ میں بھی انہیں میں شامل تھا۔ الجامع لعبد الرزاق عیاض بن غنم سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: جس نے مے نوش کی چالیس روز تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی، اگر وہ مر گیا تو جہنم میں جائے گا۔ اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرمائیں گے، اگر اس نے دوسری مرتبہ شراب نوشی کی تو پھر یہی صورت ہے۔ لیکن اگر اس نے تیسری اور چوتھی مرتبہ بھی مے نوشی کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو ردغۃ الخبال سے پلائے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ردغۃ الخبال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جہنمیوں کے خون پیپ (اور غلاظت) کا نچوڑ۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۳۷۲۰ قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں تین مرتبہ کوڑے لگوائے پھر چوتھی مرتبہ بھی اس کو اسی وجہ سے لایا گیا تو آپ نے (پہلے کی طرح) اس کو مارا اور اس پر کچھ زیادتی نہیں کی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۲۱ محمد بن راشد، عبد اکرم سے مروی ہے کہ قبیصہ بن ذؤیب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کے جرم میں چار مرتبہ سزا دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے دور خلافت میں) ابو جحش ثقیفی کو آٹھ بار کوڑے لگوائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۲۲ نافع بن کیسان سے مروی ہے کہ ان کے والد نے ان کو اپنا یہ واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ وہ شراب اٹھائے مدینہ جا رہا تھا اور اس سے قبل شراب کی حرمت نازل ہو چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے ابو نافع! تم کیا اٹھا کر لے جا رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: شراب ہے، یا رسول اللہ! اور شاید یہ حرام ہو چکی ہے؟ تو کیا یا رسول اللہ! میں اس کو یہود کے ہاتھوں نہ فروخت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا فروخت

کرنے والا بھی اس کو پینے والے کی طرح ہے۔ روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی حرام ہو چکی ہے اور اس کی قیمت بھی حرام ہو چکی ہے۔ چنانچہ ابونافع نے شراب کے مکے لطحان وادی میں توڑ ڈالے۔ البغوی، الرویانی، ابن مندہ، الخطیب فی المستوف، ابن عساکر ۱۳۷۲۳ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شراب نوشی کرے اس کو کوڑے مارو۔ تین مرتبہ ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب نوشی کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۷۲۴ ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی پر چالیس ضربیں ماریں۔ ابن جریر ۱۳۷۲۵ عن معمر بن سہل عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ کی سند سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں تو ان کو کوڑے مارو۔ تین مرتبہ آپ نے ایسا ہی فرمایا پھر فرمایا: اگر چوتھی بار شراب پیئیں تو ان کو قتل کر دو۔ معمر کہتے ہیں میں نے یہ حدیث ابن المنکدر سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا: قتل کرنا متروک ہو چکا ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ابن العیمان کو لایا گیا تو آپ نے ان کو کوڑے مارے پھر کئی بار لائے گئے اور چوتھی یا اس سے زائد مرتبہ بھی آپ نے ان کو کوڑے مارے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۲۶ حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مے نوش لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا اور انہوں نے اس کو مارا۔ کسی نے اپنے جوتے سے مارا، کسی نے ہاتھوں سے مارا اور کسی نے اپنے کپڑے سے مارا۔ آخر آپ ﷺ نے فرمایا رک جاؤ۔ پھر فرمایا: اب اس کو ڈانٹ ڈپٹ کر کے شرم دلاؤ۔ چنانچہ لوگ اس کو کچھ کچھ کہنے لگے: کیا تجھے رسول اللہ ﷺ سے شرم نہیں آتی۔ ایسا کام کرتا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ آخر جب وہ منہ پھیر کر چلا گیا تو لوگ اس کو بددعا دینے اور برا بھلا کہنے لگے۔ کوئی بولا: اللہم احضرہ اللہم العنہ اے اللہ! اس کو رسوا کر، اس پر لعنت کر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یوں نہ کہو اور اپنے بھائی کے خلاف شیطان کے مددگار نہ بنو۔ بلکہ یوں کہو: اللہم اغفر لہ اللہم اھدہ۔ اے اللہ اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ اس کو ہدایت بخش۔ دوسرے الفاظ ہیں: آپ نے فرمایا: شیطان کے مددگار نہ بنو بلکہ یوں کہو: رحمک اللہ اللہ تجھ پر رحم کرے۔ ابن جریر

۱۳۷۲۷ یحییٰ بن کثیر سے مروی ہے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک آدمی پیش کیا گیا جس نے شراب نوشی کی تھی۔ آپ ﷺ نے حاضرین کو حکم دیا اور ہر ایک نے دو ضربیں اپنے اپنے جوتے یا کوڑے یا جو کچھ بھی جس کے پاس تھا اس کے ساتھ ماریں۔ اور اس وقت یہ لوگ بیس افراد تھے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۲۸ محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شراب نوشی کرے اس کو مارو۔ پھر چوتھی بار ارشاد فرمایا جو شراب پیے اس کو قتل کر دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۲۹ حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے شراب نوشی میں اسی ضربیں ماریں۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۷۳۰ حضرت عبید بن عیسر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جو شخص شراب پیتا تھا لوگ اس کو اپنے ہاتھوں، جوتوں اور پتھروں سے مارتے تھے، عہد نبوی ﷺ، عہد ابی بکر اور عہد فاروقی کے کچھ حصے میں یہی طریقہ رائج رہا۔ پھر یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ آدمی کو مار نہ ڈالیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے مقرر کر دیے۔ لیکن جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ اس سزا کے باوجود (شراب نوشی سے) باز نہیں آتے تو پھر ساٹھ کوڑے طے کر دیے پھر جب دیکھا کہ اس سے بھی لوگ باز نہیں آتے تو اسی کوڑے مقرر کر دیے اور فرمایا یہ حدود میں سے ادنیٰ ترین حد ہے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۳۱ عن معمر بن الزہری کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب لوگ شراب نوشی کریں ان کو کوڑے مارو۔ پھر بیس پھر کوڑے مارو۔ پھر بیس پھر کوڑے مارو۔ پھر بیس تو ان کو قتل کرو۔ پھر فرمایا: اللہ نے ان سے قتل معاف کر دیا ہے لہذا جب وہ شراب پیئیں ان کو کوڑے مارو۔ پھر بیس پھر کوڑے مارو چار دفعہ ایسا ہی فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۳۲ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب میں

کتنے کوڑے مارے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے کوئی حد مقرر نہیں فرمائی بلکہ آپ اپنے پاس موجود حاضرین کو حکم دیتے تو وہ لوگ شراب نوش کو ہاتھوں اور جوتوں سے مارنا شروع ہو جاتے حتیٰ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے مقرر فرمائے۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۳۳۳ عمر بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے ہوئے سنا: کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جو شراب نوشی کرے اس کو مارو۔ پھر دوبارہ کرے پھر مارو۔ پھر بارہ کرے پھر مارو، پھر چوتھی بار کرے تو اس کو قتل کر دو۔ پھر جب ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں شراب نوش لایا گیا آپ نے اس کو مارا پھر دوبارہ لایا گیا پھر مارا۔ پھر تیسری مرتبہ مارا پھر چوتھی مرتبہ بھی کوڑے مارنے پر ہی اکتفاء کیا اور اللہ نے قتل کو معاف کر دیا۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۳۳۴ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شراب پیئے اس کو مارو، اگر دوبارہ پیئے پھر مارو، پھر پیئے پھر مارو اگر چوتھی بار پیئے تو اس کو قتل کر دو۔ ابن جریر ۱۳۷۳۳۵ معقل بن یسار سے مروی ہے جس وقت شراب حرام ہوئی عام عرب کی شراب تازہ کھجور سے بنی ہوئی تھی۔ چنانچہ میں نے وہی شراب یہ کہہ کر پھینک دی بس یہ میری آخری یاد تھی شراب کے ساتھ۔ ابن عساکر

ذیل الخمر..... شراب کے بارے میں

۱۳۷۳۳۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) صفیہ بنت ابی عبیدہ کہتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رویشہ ثقفی کے گھر سے شراب ملی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا گھر جلادیا اور دریافت فرمایا: تیرا نام کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: رویشہ۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں بلکہ تیرا نام فویسق ہے (یعنی فاسق گناہ گار)۔ الجامع لعبدالرزاق ابو عبیدہ نے اس روایت کو کتاب الاموال میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

۱۳۷۳۳۷ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قدامہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنادیا۔ قدامہ اپنے منصب پر نکلے۔ وہاں ان کے متعلق کسی طرح کی برائی اور بدکاری کی شکایت نہیں آئی سوائے اس کے کہ وہ نماز میں حاضر نہ ہو پاتے تھے۔ وہاں کے قبیلے عبدالقیس کے سردار جارود حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا امیر المؤمنین! قدامہ نے شراب نوشی کی ہے اور مجھ پر لازم ہے کہ اگر میں حدود اللہ میں سے کسی حد کو دیکھوں تو اس کا قضاہ آپ کو ضرور پہنچاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: جو تم کہہ رہے اس کی گواہی کون دے گا؟ جارود نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام لیا کہ وہ بھی اس بات کی شہادت دیں گے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ کو مراسلہ بھیجا کہ وہ میرے پاس آئیں۔ چنانچہ وہ حاضر ہو گئے۔ جارود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (بار بار) کہتے: اس پر کتاب اللہ کو نافذ کریں (حد شراب جاری کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جارود سے پوچھا: تم اس پر شہادت دینے کے لیے آئے ہو یا اس کے دشمن کا کردار ادا کر رہے ہو؟ جارود بولے میں تو فقط شاہد ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم نے اپنی شہادت ادا کر دی (اب خاموش رہو) چنانچہ جارود تب تو خاموش ہو گئے۔ لیکن اگلے روز پھر مصر ہوئے کہ اس پر حد جاری کریں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس میں تم کو ان کا دشمن قرار دیتا ہوں، اب صرف ایک گواہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) بچ گیا ہے (جس کی بناء پر حد جاری نہیں کی جاسکتی) اب یا تو تم اپنی زبان کو لگام دو ورنہ میں تمہارا برا حشر کروں گا۔ جارود بولے: اللہ کی قسم! یہ حق بات نہیں ہے کہ آپ کا چچا زاد (قدامہ) تو شراب پیئے اور آپ التامجھے بزرگدانیں (آخر حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے جارود کو چھوڑ دیا۔ ابن سعد، ابن وہب

۱۳۷۳۳۹ عروۃ بن الزہیر سے مروی ہے کہ ابوالازور، ضرار بن الخطاب اور ابو جندل بن سہیل بن عمرو نے ملک شام میں شراب نوشی کی ان کو امیر لشکر ابو عبیدہ بن الجراح کے پاس لایا گیا۔ ابو جندل بولے: اللہ کی قسم! میں نے شراب ایک تاویل پر پی ہے، میں نے اللہ پاک کا فرمان سنا ہے: لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا اذا ما اتقوا و آمنوا و عملوا الصالحات

ان لوگوں پر جو ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے کوئی حرج نہیں اس میں جو وہ کھائیں جبکہ وہ تقویٰ اختیار کریں اور ایمان لائیں اور اچھے اچھے عمل کریں۔

چنانچہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے ان کا معاملہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا۔ ادھر ابوالا زور نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کہ ہمارا دشمن ہمارے سامنے آچکا ہے۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ہماری سزا کچھ مؤخر کر دیں تاکہ کل ہم دشمن سے مقابلہ کریں اگر اللہ نے ہم کو شہادت کے ساتھ نوازا دیا تو آپ کے لیے یہ کافی ہوگا۔ اور آپ کو حد شراب ہم پر قائم کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اور اگر ہم لوٹ آئے تو آپ دیکھ لیٹا کہ خلیفہ نے آپ کو کیا حکم دیا ہے وہ آپ بجالانا۔ ابو عبیدہ نے ان کی بات پر ہاں کر دی۔ چنانچہ اگلے روز جب مسلمانوں کی دشمنوں سے ٹکڑ بھڑ ہوئی تو ابوالا زور جام شہادت نوش کر گئے۔ اس وقت تک حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جواب نامہ بھی آ گیا کہ جس تاویل نے ابو جندل کو غلطی میں ڈالا ہے اگر اس نے ان کو حجت دیدی ہے لیکن جیسے ہی تم کو میرا یہ خط ملے تم ان پر حد نافذ کر دینا۔ چنانچہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے باقی دو بچ جانے والوں کو بلایا اور ان پر حد نافذ فرمادی۔ ابو جندل ایک بڑے سردار کے بیٹے تھے ان کا اپنا بھی ایک رتبہ تھا۔ اس وجہ سے ان کے دل میں اس سزا کی کسک رہ گئی۔ حتیٰ کہ کہا گیا کہ ابو جندل دوسو سے میں پڑ گئے ہیں۔ ابو عبیدہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ صورت حال لکھی کہ میں نے ابو جندل کو سزا دیدی ہے لیکن ان کے دل میں دوسو سے جنم لے رہے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ ہمیں وہ ہلاک نہ ہو جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو جندل کو لکھا: اما بعد! تم کو جس چیز نے غلطی میں ڈالا ہے لیکن اس سزا سے تم کو توبہ مل گئی ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حکم تنزیل الكتاب من اللہ العزیز العلیم غافر الذنب وقابل التوب شدید العقاب ذی الطول لا الہ الا هو الیہ المصیر۔

لہذا جب ابو جندل نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو اس کے سارے دوسو سے اور اندیشے ختم ہو گئے۔ گویا وہ بندھی ہوئی کڑی سے کھل گئے۔

السنن للبیہقی

۱۳۷۴۰ عبد اللہ بن زہیر الشیبانی سے مروی ہے کہ عتبہ بن فرقد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو شراب کی زکوٰۃ وصولی کی مد میں چالیس تہ درہم بھیجے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: تم نے مجھے شراب کی زکوٰۃ بھیجی ہے۔ مہاجرین کی بجائے تم ہی اس رقم کے زیادہ حقدار ہو اور اللہ کی قسم! آج کے بعد میں تم کو کسی چیز کی حکومت نہیں دوں گا۔ چنانچہ پھر ان کو اس منصب سے معزول کر دیا اور لوگوں کو اس کی ساری خبر سنائی۔

ابو عبیدہ وابن زنجویہ

۱۳۷۴۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جس پر میں نے کوئی حد جاری کی اور وہ اس کی وجہ سے مر گیا پھر مجھے اس کا اپنے دل میں تردد ہوا سو اے صاحب شراب کے، اگر وہ حد کے دوران مر جاتا ہے تو میں اس کی دیت ادا کروں گا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس کا طریقہ رائج نہیں کیا بلکہ آپ کے بعد ہم نے اس کو رائج کیا ہے۔

ابوداؤد، الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، البخاری، مسلم، ابن جریر

۱۳۷۴۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میرے پاس ایک اونٹنی وہ تھی جو مجھے جنگ بدر کے مال غنیمت میں سے حصہ میں آئی تھی اور دوسری اونٹنی نبی اکرم ﷺ نے مجھے دی تھی مال غنیمت کے خمس میں سے جو اللہ اور اس کے رسول کا حصہ ہوتا ہے۔ جب میں نے فاطمہ بنت نبی ﷺ کے ساتھ شب زفاف گزارنے کا ارادہ کیا تو بنی قینقاع کے ایک انگریز کو لیا تاکہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر گھاس (جو زنگائی کے لیے کام ہوتی تھی) اکٹھی کر کے انگریزوں کو فروخت کر لیں اور اس سے حاصل ہونے والی آمدنی سے میں ولیمہ کا بندوبست کروں۔ چنانچہ (اس کام سے فراغت کے بعد) میں اپنی دونوں اونٹیوں کے لیے پالاں۔ غارے اور رسی وغیرہ جمع کر رہا تھا۔ میری دونوں اونٹیاں ایک انصار کے کمرے کے پاس باندھ رکھی تھیں۔ حتیٰ کہ جب میں نے ان کے لیے جو جمع کرنا تھا جمع کر لیا تو اپنی اونٹیوں کے پاس آیا۔ لیکن اس منظر کو دیکھ کر میری آنکھیں بھرا آئیں میری دونوں اونٹیوں کی کوہان کٹی ہوئی تھیں اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے گئے تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کام کس نے کیا ہے؟ لوگوں نے حمزہ بن عبد المطلب کا نام لیا۔ اور بتایا وہ شراب نوش انصار کی گروہ کے ساتھ اس گھر میں شراب نوشی کر رہے ہیں۔ ان کے پاس ایک گانے والی باندی ہے اور ان کے ساتھی ہیں۔ باندی نے اپنے گانے کے دوران کہا تھا:

الایا حمزہ للشرف النواء.

اے حمزہ! ذکر تو کیسی فرما اور عمدہ اونٹیاں ہیں۔

چنانچہ حضرت حمزہؓ نے کوڈر تلوار اٹھائی اور اونٹنیوں کے کوہان کاٹ ڈالے اور ان کے پہلو پھاڑ کر ان کے کلیجے نکال لیے۔

میں یہ ساری صورت حال جان کر نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ کے پاس زید بن حارثہ بھی تھے۔ نبی ﷺ نے میرے چہرے کے کرب کو بھانپ لیا اور پوچھا: تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج جیسی تکلیف مجھے کبھی نہیں ہوئی۔ حمزہؓ نے میری اونٹنیوں پر ظلم ڈھادیا ہے۔ ان کے کوہان کاٹ دیئے اور ان کے پہلو چاک کر کے (ان کے کلیجے نکال لیے ہیں)۔

اور اس وقت وہ اپنے شراب نوش ساتھیوں کے ساتھ ادھر کمرے میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور چادر اوڑھ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں اور زید بن حارثہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیے۔ حتیٰ کہ آپ حمزہؓ والے کمرے پر آ پہنچے۔ آپ نے اجازت لی۔ اور اجازت ملنے پر اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کو لعن طعن اور ملامت کی۔ حمزہ شراب کے نشہ میں چور اور سرخ آنکھیں کیے ہوئے تھے۔ حمزہ (جو آپ کے چچا تھے) نے آپ کی طرف نظر اٹھائی پہلے گھٹنوں پر نظر مرکوز رکھی پھر پیٹ تک نظر اٹھائی پھر اپنی آنکھیں آپ کے چہرے میں گاڑ دیں اور بولے تم سب میرے باپ کے غلام ہو۔ نبی اکرم ﷺ جان گئے کہ ابھی وہ نشہ میں دھت ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ اٹھے پاؤں واپس ہو لیے اور ہم بھی آپ کے پیچھے پیچھے نکل آئے۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابوعوانہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان السنن للبیہقی

۱۳۷۴ھ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا مجھے جبریل علیہ السلام ہمیشہ بتوں کی عبادت، شراب نوشی اور لوگوں کے ساتھ لڑائی جھگڑے سے روکتے رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی، النسائی

۱۳۷۴ھ۔ ربیعہ بن زکاء سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک بستی دیکھی، پوچھا: یہ کیسی بستی ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام زرارۃ ہے۔ یہاں گوشت اور شراب لگتا ہے (اور شراب کباب کا دور چلتا ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں آگ جلوائی اور فرمایا: اس بستی کو جلا دو خبیث شے ایک دوسرے کو کھالے۔ چنانچہ وہ بستی جل گئی۔ ابو سعید

فائدہ:..... یہ بستی چند اوطاقوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی بستی تھی جہاں لوگ عیاشی کرنے آتے تھے۔ اور شراب و کباب کا دور چلتا تھا۔ یہ چونکہ گناہوں کا ڈاکھا اس لیے آپ نے وہ گناہوں کے اڈے خاکستر کر دئیے۔

۱۳۷۵ھ۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فصیح کے بارے میں پوچھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: فصیح کیا ہے؟ آدمی نے کہا: ادھری (آدھی نرم اور آدھی سخت) کھجوروں کی بنیڈ بنا کر پکی ہوئی کھجوروں میں ملا دینا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو فاضل ہے۔ وہ شراب جو پینے والے کو مست کر دیتی ہے (اور شراب حرام ہے اور اس کے سوا کوئی شراب ہوگی)۔ مصنف ابن ابی شیبہ فائدہ:..... پچھلے اوراق میں بنیڈ کے عنوان کے تحت کئی روایات گزر چکی ہیں جن میں بسر اور تمر یعنی ادھ نرم اور ادھ سخت اور مکمل بنیڈ کھجوروں کو ملا کر بنیڈ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۳۷۶ھ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ایک حج یا عمرے کے دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ہم کو ایک سوار شخص ملا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے، یہ شخص ہماری ہی تلاش میں ہے۔ وہ شخص ہمارے سامنے آ کر رونے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کو کیا ہوا؟ اگر تم مقرر ض ہو تو ہم تمہاری مدد کریں گے، اگر تم خوفزدہ ہو تو ہم تم کو امن دیں گے، ہاں مگر تم نے قتل کیا ہے تو تم کو اس کے بدلے قتل کیا جائے گا، اور اگر تم کسی قوم کے ساتھ رہنے میں تکلیف میں مبتلا ہو تو ہم تم کو وہاں سے اور جگہ منتقل کر دیں گے۔ آدمی نے اپنی رواداد سنائی۔ میں نے شراب نوشی کا ارتکاب کر لیا تھا۔ میں بنی تم کا فرد ہوں۔ ابو موسیٰ (جو آپ کی طرف سے ہمارے گورنر ہیں) نے مجھ پر حد جاری کی (اس قدر تو ٹھیک تھا مگر پھر) میرا سر منڈوایا، میرا چہرہ کالا کیا اور مجھے لوگوں میں پھرایا اور ان کو یہ حکم دیا کہ کوئی اس کے ساتھ اٹھے نہ بیٹھے اور نہ اس کے ساتھ کوئی کھائے پئے۔ اب میرے دل میں تین خیال آرہے ہیں یا تو میں کوئی تلوار لوں اور ابو موسیٰ کو قتل کر دوں۔ یا آپ کے پاس آؤں اور آپ مجھے ملک شام بھیج دیں وہاں مجھے کوئی نہیں جانتا۔ یا پھر میں دشمنوں کے ساتھ جاملوں اور ان کے ساتھ کھاؤں پیوں (آدمی کی درد بھری پتا

سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: مجھے ہرگز خوشی نہیں ہوئی کہ تیرے ساتھ یہ کچھ ہوا اور عمر اس حال میں مطمئن ہے۔ جاہلیت میں میں سب سے بڑا شراب نوش تھا۔ یہ زنا کی طرح بڑا جرم نہیں ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا: تم کو میرا سلام ہو، اما بعد! فلاں بن فلاں تمہی نے مجھے اس طرح ساری خبر کہہ سنائی ہے اور مجھے پاک پروردگار کی قسم ہے! اگر دوبارہ تم نے اس طرح کی کوئی حرکت کی تو میں تمہارا چہرہ کالا کر کے تم کو لوگوں میں پھراؤں گا۔ اگر تم میری اس بات کی اہمیت کو سمجھتے ہو تو لوگوں کو حکم دو کہ اس کے ساتھ انھیں بیٹھیں اور کھائیں پیئیں۔ اگر یہ شراب نوشی سے توبہ کر لے تو اس کی شہادت بھی قبول کریں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو سواری کا جانور اور دو درہم عطیہ پیش کر کے رخصت کیا۔ السنن للبیہقی

۱۳۷۲۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تھا۔ اس کا نام تو عبد اللہ تھا لیکن اس کا لقب جمار یعنی گدھا پڑ گیا تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو شراب نوشی پر سزا بھی دی تھی۔ اس جرم میں ایک مرتبہ اس کو جب پیش کیا گیا تو ایک آدمی نے اس کو کہا اللھم العنہ اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ یہ آدمی کس قدر اس جرم میں لایا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت کرو۔ اللہ کی قسم! اس کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت ہے۔ البخاری، ابن جریر، شعب الایمان للبیہقی

۱۳۷۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی تھا جس کو لوگ گدھا کہتے تھے۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس بھی گئی کا کنستر بھیجتا تھا اور کبھی شہد کا کنستر بھیجتا تھا۔ جب اس کے پاس اس مال کا مالک آکر پیسوں کا تقاضا کرتا تو وہ اس کو لے کر حضور ﷺ کے پاس آ جاتا اور عرض کرتا یا رسول اللہ! اس کے مال کی قیمت ادا فرمادیں۔ آپ ﷺ صرف مسکرانے پر اکتفا فرماتے اور اس کے مال کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیدیتے اور وہ اس کو مل جاتی۔ ایک مرتبہ اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ اس نے شراب نوشی کی تھی۔ ایک آدمی نے اس کے متعلق کہا: اے اللہ! اس پر لعنت فرما۔ کتنی باریہ شراب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا جا چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو لعنت مت کرو۔ یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۲۹ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ابن العثمان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس (شراب نوشی کی وجہ سے) لایا گیا آپ نے اس کو کوڑے لگوائے۔ پھر دوبارہ اس کو لایا گیا حتیٰ کہ آپ نے اس کو چار پانچ کوڑے لگوائے۔ ایک آدمی نے کہا: اللھم العنہ اے اللہ! اس پر لعنت یہ کس قدر شراب نوشی کرتا ہے اور کس قدر کوڑے کھاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کہنے والے کو فرمایا: اس کو لعنت مت کر یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ مصنف عبد الرزاق

حد نافذ کرنے کے لئے دو گواہ ہونا ضروری ہے

۱۳۷۵۰ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامتہ بن مظعون کو بحرین کا گورنر بنا دیا۔ قدامہ حصہ اور عبد اللہ بن عمر کے ماموں یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سالے تھے۔ جارود جو قبیلہ عبد القیس کے سردار تھے وہ بحرین سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین اقدامہ نے شراب پی ہے اور نشہ میں دھت ہوئے ہیں۔ اور مجھ پر لازم ہے کہ جب میں حدود اللہ میں سے کوئی حد دیکھوں تو اس کو آپ تک پہنچاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کون گواہی دیتا ہے؟ جارود بولے: ابو ہریرۃ! پوچھا: تم کس بات کی شہادت دیتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے قدامہ کو شراب پیتے نہیں دیکھا مگر نشہ کی حالت میں قے کرتے دیکھا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے پوری طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر شہادت ادا کر دی ہے (اب تم زیادہ مبالغہ نہ کرو پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے قدامہ کو بحرین سے آنے کا لکھا۔ وہ تشریف لے آئے۔ جارود ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اٹھے: اس پر کتاب اللہ (کا حکم) نافذ کیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جارود کو فرمایا تم گواہ ہو یا دشمن ہو؟ جارود بولے: گواہ۔ آپ نے فرمایا: تم نے شہادت ادا کر دی۔ چنانچہ جارود خاموش ہو گئے۔ جب اگلا دن ہوا تو جارود پھر بولے: اس پر اللہ کی حد نافذ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کو

بولے: میں تمہیں ان کا دشمن سمجھتا ہوں اور (اس طرح تمہاری گواہی معتبر نہیں رہی جبکہ) تمہارے ساتھ صرف ایک آدمی نے گواہی دی ہے۔ جا رو دلو: میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں (کہ آپ ان پر اللہ کی حد کو جاری کریں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنی زبان تھام لو ورنہ میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اگر تم کو ہماری شہادت میں شک ہے تو ہند بنت الولید کے پاس پیغام بھیج کر ان سے معلوم کر لو، جو قدامہ کی بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہند بنت الولید کے پاس پیغام بھیجا اس نے بھی اپنے شوہر کے خلاف شہادت پیش کر دی۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قدامہ کو فرمایا: میں آپ پر حد لگاؤں گا۔ قدامہ بولے: اگر میں نے شراب پی ہے جیسا کہ یہ کہہ رہے ہیں تب بھی تمہارے لیے مجھے حد لگانے کی گنجائش نہیں ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیوں؟ حضرت قدامہ بولے: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

ليس على الذين آمنوا و عملوا الصالحات جناح فيما طعموا

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے اچھے عمل کیے ان پر کوئی حرج نہیں ہے اس میں جو انہوں نے کھایا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم تاویل کرنے میں غلطی کر رہے ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرتے تو اللہ کی حرام کردہ شے سے اجتناب کرتے۔ پھر حضرت عمر نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا تم لوگ قدامہ کو حد لگانے میں کیا رائے دیتے ہو؟ لوگوں نے کہا: جب تک یہ مریض ہیں ہمارا خیال ہے کہ تب تک آپ ان کو حد جاری نہ کریں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ چند ایام تک اس مسئلے میں خاموش رہے۔ پھر ایک دن صبح کو حد لگانے کا پختہ عزم کر لیا۔ اور اپنے ساتھیوں سے پوچھا: اب تمہارا کیا خیال ہے قدامہ کو حد لگانے کے متعلق؟ ساتھیوں نے وہی بات کی کہ جب تک وہ بیمار ہیں ان کو حد جاری کرنا درست نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اللہ سے ملاقات ہی کر لیں کوڑے کھاتے ہوئے یہ مجھے زیادہ پسند ہے نسبت اس بات کے کہ ان کو حد لگانا میری گردن پر باقی رہ جائے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ان کو حد لگائی جائے۔ اور آخر ان کو حد لگادی گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو قدامہ نے بھی ان کے ساتھ حج کیا لیکن ناراضگی اور ناگواری کے ساتھ۔ جب دونوں حضرات حج سے واپس ہوئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سفیاء مقام پر اترے تو وہاں آرام کرنے کے لیے سو گئے۔ جب نیند سے بیدار ہوئے تو بولے: قدامہ کو جلدی میرے پاس لاؤ۔ میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک آنے والا میرے پاس آیا اور بولا قدامہ سے صلح کر لو کیونکہ وہ تمہارا بھائی ہے۔ لیکن جب لوگ ان کو بلانے گئے تو انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود ان کے پاس چل کر تشریف لے گئے اور ان کے لیے استغفار کیا۔ یہ ان کی باہمی صلح کا پہلا واقعہ تھا۔ مصنف عبدالرزاق، ابن وہب، السنن للبیہقی

۱۳۷۵۱ ایوب بن ابی تمیمہ سے مروی ہے کہ شراب نوشی کے اندر کسی بدری صحابی کو حد نہیں جاری ہوئی۔ یعنی کسی بدری نے شراب نوشی کی تو نہیں سوائے قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کے۔ النسائی

۱۳۷۵۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ قیہوں کو وراثت میں شراب ملی۔ ابو طلحہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: کیا ہم اس کو سر کر

نالیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی

۱۳۷۵۳ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کسی نے کہا کہ عورتیں سر میں شراب لگا کر کنگھی کرتی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک ان کے سر میں (اس کی نحوست سے) حاصہ (بال گرنے کی بیماری) ڈال دے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۴ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے کمرے میں سون (خوشبودار جڑی بوٹی) کی بو محسوس کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو نکالو یہ شیطانی عمل کی گندگی ہے (غالباً شراب سازی میں اس کو استعمال کیا جاتا ہوگا)۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان کے ایک غلام نے ان کے اونٹ کو شراب پلا دی۔ آپ نے اس کو زبردستی توبہ کی۔

مصنف عبدالرزاق

۱۳۷۵۶ وائل سے مروی ہے کہ ایک آدمی جس کو سوبید بن طارق کہا جاتا تھا، نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق پوچھا: آپ نے اس کو اس سے منع فرمایا۔ سوبید نے کہا میں اس کو دوا میں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو دوا ہے دوا نہیں داء یعنی بیماری۔ مصنف عبدالرزاق

نشہ آور شے کا حکم

۱۳۷۵۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: سرخ گوشت اور نبیذ سے بچو کیونکہ یہ دونوں چیزیں مال کو تباہ کرتی ہیں اور دین کا نقصان کرتی ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، شعب الایمان للبیہقی
فائدہ: دونوں چیزیں اگرچہ حلال ہیں مگر چونکہ دونوں گراں قیمت ہیں اس لیے مال تباہ کرتی ہیں اور گوشت قساوت قلبی پیدا کرتا ہے اور نبیذ سستی اور کالمی پیدا کرتی ہے اور دونوں چیزیں دین کے لیے نقصان دہ ہیں۔
۱۳۷۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: گوشت سے بچو۔ کیونکہ اس کی عادت بھی شراب کی طرح پڑ جاتی ہے۔

مؤطا امام مالک، شعب الایمان للبیہقی

بعض ضعفاء نے اس کو مرفوعاً بیان کیا ہے جس کی کچھ حقیقت نہیں۔

۱۳۷۵۹ سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آنکے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے فلاں شخص سے شراب کی بوتلیوں کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اس نے طلا (نبیذ) پی ہے۔ اور میں اس کے مشروب کے بارے میں پوچھ بچھ کروں گا اگر وہ نشہ آور ہو تو میں اس کو حد جاری کروں گا۔ چنانچہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو شراب نوشی کی مکمل حد جاری کی۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبد الرزاق، ابن وہب، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۳۷۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نشہ آور شے کیا ہے؟ فرمایا: تیرا وہ برتن جس سے تجھے نشہ پیدا ہو۔

ابن مردویہ

کلام: روایت کی سند میں میثب بن شریک متروک راوی ہے۔ کنز العمال ج ۵۔

۱۳۷۶۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس کی ایک فرق (دس بارہ کلو) مقدار نشہ آور ہو اس شے کی ایک چسکی بھی حرام ہے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۶۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے شراب ہے اور ہر نشہ آور شے حرام ہے۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۶۳ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو نشہ آور شراب پئے وہ گندی ہے، گندی ہے جو اس کی نماز کو چالیس راتوں تک گندا کر دیتی ہے۔ اگر وہ توبہ کر لے تو اللہ پاک اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ اگر وہ تیسری یا چوتھی مرتبہ پیتا ہے تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو طیۃ الخبال سے پلائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۶۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے تیغ (اہل یمن کی شراب) کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ

السلام نے فرمایا: ہر شراب جو نشہ آور ہوتی ہے وہ حرام ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۶۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ اس برتن میں پینے سے احتراز کرتے تھے جس میں شراب بنائی جاتی ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۶۶ سعید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو کوئی نشہ آور شے نوش کرتا ہے اللہ پاک اس کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتا جب تک کہ اس کے مٹانے میں اس کا ایک قطرہ بھی باقی ہو۔ اگر وہ اس کے ہونے ہوئے مر جائے تو اللہ پاک پر لازم ہے کہ اس کو طیۃ الخبال پلائے جو اہل جہنم کا خون پیپ ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۷۶۷ طاووس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آیت الخمر تلاوت کی آپ لوگوں کو منہ پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک آدمی نے

پوچھا: مزرکیسی ہے یا رسول اللہ! پوچھا مزر کیا ہے؟ عرض کیا جو گندم سے بنائی جاتی ہے وہ شراب۔ آپ نے پوچھا: نشہ آو؟ عرض کیا: ہاں۔ فرمایا ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

نبیذوں کا بیان

۱۳۷۶۸..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھڑے سے، کدو کے بنائے ہوئے برتن سے اور تارکول ملے ہوئے برتن سے مسند ابی داؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، السنن لسعید بن منصور فائدہ:..... ان برتنوں میں نبیذ جلد نشہ آور ہو جاتی ہے اس لیے منع فرمایا۔

۱۳۷۶۹..... عبد اللہ بن یزید احمی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم کو لکھا: اما بعد! اپنی مشروب کو اتنا پاک و کداس میں۔ شیطان کا حصہ چلا جائے۔ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔ السنن لسعید بن منصور، النسائی، السنن للبیہقی ۱۳۷۷۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہ نبیذیں پانچ چیزوں سے بنتی ہیں: کھجور، کشمش، شہد، گندم اور جو۔ جس کو تم نے خمر کر لیا اور پھر اس کو پرانا کر لیا وہ خمر (شراب) ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، الاشریہ للامام احمد

فائدہ:..... نبیذ صبح سے شام یا شام سے صبح تک ہے اور جو کافی عرصہ رکھی جائے وہ شراب ہے۔

۱۳۷۷۱..... حضرت اسلم سے مروی ہے کہ وہ نبیذ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نوش فرمایا کرتے تھے: وہ صبح کو کشمش پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور رات آپ نوش فرمایا کرتے تھے۔ یا شام کو پانی میں ڈال دی جاتی تھیں اور صبح کو آپ نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور نیچے کی تلچٹ نکال دیا کرتے تھے۔

فائدہ:..... نیچے کی گاڑھی تلچٹ خصوصاً نشہ پیدا کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے (اس وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو پھینک د کرتے تھے۔

۱۳۷۷۲..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہم یہ سخت نبیذ اس لیے نوش کرتے ہیں تاکہ ہمارے شکموں میں جو اونٹ کا گوشت ہوتا۔ اس کو یہ نبیذ ہضم کر دے ورنہ وہ گوشت ہمارے لیے تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔ پس جس کو اپنی شراب میں کچھ شک گزرے وہ اس کو پانی کے ساتھ ملا لے۔

فائدہ:..... شک گزرنے کا مطلب ہے کہیں وہ نشہ آور نہ ہو جائے ایسی صورت میں پانی ملا لے اور اس کو رقیق کر لے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۷۷۳..... مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں خشک پیٹ والا (یا فرمایا) سخت پیٹ والا آدمی ہوں۔ اسی وجہ سے کبھی ستویا ہوں، اور کبھی دودھ پیتا ہوں مجھے کوئی ملامت نہ کرے۔ اور گاڑھی نبیذ بھی اسی لیے پیتا ہوں تاکہ میرا پیٹ قدرے نرم ہو جائے اس لیے مجھے کوئی مورد طعن نہ بنائے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۷۷۴..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر کو جو کوفہ پر ان کے گورنر تھے لکھا: اما بعد! اسنو میرے پاس ملک شام سے انکورو کا شیرہ آیا ہے جس کو پکایا گیا ہے، اس کا دوتہائی پکنے سے کم ہو کر ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس طرح اس کا شیطان اور اس کے پاگل کر دیے والی بو ختم ہو گئی ہے لیکن وہ (پڑا پڑا) جوش مارنے نہیں لگا۔ اس لیے اس کی مٹھاس اور اس کی حلت باقی رہ گئی ہے۔ اب وہ اونٹ کے طلا (یعنی جیسی نبیذ اونٹوں کو دی جاتی ہے اس) جیسا ہے۔ لہذا تمہارے ہاں جو اس طرح کی نبیذ پینا چاہیں ان کو نجاش دو۔ والسلام۔ ابن خسرو

۱۳۷۷۵..... محمود بن لبید انصاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو اہل شام نے وہاں کے سرزمین کی وباء اور اس کی سختی کا رونا رویا۔ اور بولے: اس وجہ سے ہم کو شراب ہی طبیعت کو درست رکھتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم شہد نوش کرو۔ بولے: یہ بھی ہمارے لیے درست نہیں رہتا۔ وہاں کے ایک باشندے نے عرض کیا: کیا ایسا مشروب صحیح ہے جو نشہ آور نہ ہو؟ آپ

رضی اللہ عنہ نے اثبات میں ہاں فرمادی۔ چنانچہ کچھ لوگوں نے انکسور کا شیرہ پکا کر اس کا دو تہائی ختم کر دیا اور ایک تہائی باقی رہنے دیا۔ پھر اس کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں انگلی ڈبو کر نکالی پھر بار بار اس میں انگلی ڈبو کر اس کا گاڑھا پین دیکھتے رہے۔ پھر فرمایا: یہ طلاء (نبیذ) ہے، یہ اونٹوں کے طلاء کے مثل ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے پینے کی اجازت مرحمت فرمادی۔

حضرت عبادۃ بن الصامت نے عرض کیا: آپ اس کو حلال کر رہے ہیں؟ اللہ کی قسم! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہرگز نہیں قسم بخدا! اے اللہ میں ان کے لیے وہ شے حلال نہیں کر رہا جو آپ نے ان کے لیے حرام کر دی ہے اور آپ کی حلال کردہ شے کو ان پر حرام نہیں کر رہا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

نبیذ نشہ آور نہ ہو تو حلال ہے

۱۳۷۷۶..... سفیان بن وہب بخلافی سے مروی ہے کہ میں ملک شام حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ذمیوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ نے ہم پر لازم کر دیا ہے کہ ہم مسلمانوں کو شہد فراہم کریں حالانکہ وہ ہم کو دستیاب نہیں ہو رہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان جب کسی سرزمین میں داخل ہوتے ہیں اور وہاں اقامت نہیں کرتے (بلکہ لشکر کشی میں ادھر ادھر پھرتے رہتے ہیں) جس کی وجہ سے ان کو خالص سادہ پانی پینے کی شدت کے ساتھ طلب ہوتی ہے۔ لہذا ان کو (قوت کی فراہمی کے لیے) ایسی کوئی چیز ضروری ہے جو ان کو (مضبوط) اور تندرست رکھ سکے۔ وہاں کے باشندوں نے کہا: ہمارے پاس ایسا مشروب ہے جو ہم انکسور سے بناتے ہیں جو (شراب نہیں بلکہ) شہد جیسا ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ وہ مشروب لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس میں انگلی ڈبو کر اٹھاتے رہے شہد (دیکھنے) کی طرح (آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: یہ تو اونٹوں کی نبیذ کی طرح ہے۔ پھر آپ نے پانی منگوایا اور اس میں ڈال دیا اور اس کو ہلکا کر کے خود بھی پیا اور آپ کے ساتھیوں نے بھی پیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: بہت اچھا مشروب ہے۔ ٹھیک تم مسلمانوں کو یہی دیا کرو۔ چنانچہ ذمی لوگ (جزیہ) وغیرہ میں مشروب مسلمانوں کو دیتے رہے۔ کچھ عرصہ اسی طرح بیت گیا۔ پھر ایک مسلمان آدمی نشہ میں دھت ہو گیا۔ مسلمانوں نے اس کو جوتوں سے مارا اور بولے: نشہ میں غرق ہو گیا ہے تو آدمی بولا: مجھے قتل کرو۔ اللہ کی قسم! میں نے تو وہی مشروب پیا ہے جس کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں اجازت دی تھی تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے بچ کھڑے ہو کر خطبہ دیا اے لوگو! میں شخص ایک بشر ہوں، میں کسی حرام کو حلال نہیں کرتا اور نہ حلال کو حرام ٹھہرا سکتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہوئی تو جی بھی اٹھ گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا اٹھام کر (تاکیداً) ارشاد فرمایا: میں اللہ کے ہاں اس برأت کا اظہار کرتا ہوں کہ تمہارے لیے کسی حرام شے کو حلال قرار دوں۔ لہذا لوگو! اس مشروب کو فوراً ترک کر دو۔ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں لوگ اس میں منہمک نہ ہو جائیں۔ حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور شے حرام ہے پس تم اس کو چھوڑ دو۔ ابن راہویہ

۱۳۷۷۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تانبے کے برتن میں گرم کیا ہوا پانی جو کچھ حل گیا ہو اور کچھ بچ گیا ہو، مجھے اس کا پینا منگے میں بنائی گئی نبیذ کے پینے سے زیادہ پسند ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، ابن ابی الدنیا فی ذم المسکر، ابن جریر

۱۳۷۷۸..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب ملک شام کے رستے میں تھے آپ کے پاس دو برتن نبیذ کے لائے گئے۔ آپ نے ایک برتن کا نبیذ نوش فرمایا دوسرا چھوڑ دیا۔ اور دوسرا رکھ دینے کا حکم دیدیا۔ اگلے روز جب دوسرا برتن پیش کیا گیا تو وہ قدرے گاڑھا ہو گیا تھا۔ آپ نے اس کو چکھا تو فرمایا اس میں پانی ملاؤ۔ ابن حبان فی صحیحہ

۱۳۷۷۹..... ابن جریج سے مروی ہے کہ اسماعیل نے مجھے خبر دی کہ ایک شخص نے وہ مشروب جو حضرت عمر کے لیے بنایا گیا تھا اس میں منہ ڈال کر غٹاٹ اس کو پی گیا۔ جس سے وہ نشہ میں غرق ہو گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا جب اس کا نشہ اتر گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے اس پر حد جاری فرمائی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہی مشروب پانی کے ساتھ ملا کر نوش فرمایا۔

راوی کہتے ہیں: اسی طرح نافع بن عبد الحارث جو مکہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے گورز تھے، نے ایک برتن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے نبیذ بنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پینے میں تاخیر ہو گئی حتیٰ کہ نبیذ کا مزاج بدل گیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ منگوائی تو اس کو قدرے سخت پایا۔ آپ نے اس کو بڑے برتن میں ڈلو کر اس میں پانی ملایا پھر آپ نے بھی وہ پانی پیا اور لوگوں کو بھی پلایا۔ مصنف عبدالرزاق ۱۳۷۸۰۔ ابن اسمیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بنی ثقیف کے لوگوں نے آپ کے لیے مشروب تیار کیا آپ نے اس مشروب کے ساتھ ان کو بھی حاضر ہونے کا حکم دیا پھر اس مشروب کو پینے کے لیے منہ کو لگا یا تو اس کو ناگوار پایا پھر پانی منگوا یا اور اس میں ملا دیا پھر فرمایا: اس طرح پیا کرو۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۷۸۱ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جابیہ پہنچے تو ہمارے سامنے نبیذ لایا گیا جو گاڑھے شیرے کی مانند سخت تھا۔ جس کو کسی چیز کے ساتھ نکالا جاسکتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ مشروب ممنوع الاستعمال ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۷۸۲ سفیان بن ابی سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو نبیذ دیا (شکری مسلمانوں کے لیے وظیفہ میں مقرر کیا) سفیان سے ایک آدمی نے نبیذ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہی ہم کو دیا کرتے تھے۔ ہم اس کو ستو کے ساتھ ملا لیتے تھے اور سالن روٹی کے ساتھ کھاتے تھے۔ وہ تمہاری گندی شراب جیسا نہیں ہوتا تھا۔

۱۳۷۸۳ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم ملا تھا کہ ہر چیز کے جوڑے کو اپنے ساتھ سوار کر لیں۔ چنانچہ آپ کے لیے جو لینا فرض تھا وہ لے لیا۔ لیکن انگور کی دو شاخیں گم ہو گئیں۔ آپ علیہ السلام ان کو تلاش کرنے لگے۔ ایک فرشتہ ان سے ملاقات کرنے آیا۔ فرشتے نے پوچھا آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: دو شاخیں انگور کی۔ فرشتے نے عرض کیا: وہ تو شیطان لے گیا ہے۔ فرشتے نے کہا میں شیطان کو ان شاخوں سمیت پکڑ کر لاتا ہوں۔

چنانچہ فرشتہ دونوں شاخوں کو اور شیطان کو لے آیا۔ فرشتے نے کہا: یہ شیطان بھی اب دونوں شاخوں

میں آپ کا شریک ہو گیا ہے۔ لہذا اس کے ساتھ شراکت کو اچھی طرح نبھانا۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا: میں (ان سے پیدا ہونے والے پھل میں) ایک تہائی رکھوں گا اور دو تہائی اس کے واسطے (جئے میں) چھوڑ دوں گا۔ فرشتہ بولا: آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا اور آپ اچھے احسان کرنے والے ہیں۔ پس آپ انگور کشمش اور سر کے کو اس قدر پکائیں کہ اس کا دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے۔

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا (گورزوں کو لکھا ہوا) مراسلہ بھی اس کے موافق تھا۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۳۷۸۴۔ شفعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عمار بن یاسر کو لکھا: ابا بعد! ہمارے پاس ملک شام سے کچھ پینے کے مشروب آئے ہیں وہ اونٹوں کے طلاء (نبیذ) جیسے ہیں۔ ان کو پکایا گیا ہے حتیٰ کہ اس کا دو تہائی ختم ہو گیا ہے جو شیطان کا گنداحصہ اور اس کے جنون کی بوتھا۔ اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہے۔ اس کو اپنے سالن وغیرہ میں استعمال کرو۔ اور اپنی طرف کے لوگوں کو اجازت دو کہ وہ اس کو اپنے کھانے سالن وغیرہ میں استعمال کر لیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو نعیم فی الطب

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو انجیص المتشابہ میں عن الشعمی عن حیان الاسدی سے یوں نقل کیا حیان اسدی فرماتے ہیں: ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مراسلہ پہنچا جس میں (ذرا مختلف) یہ الفاظ تھے: اس کا شرچلا گیا ہے اور اس کا خیر باقی رہ گیا ہے۔ پس اس کو نوش کر سکتے ہو۔

۱۳۷۸۵ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورزوں کو لکھا: لوگوں کو وہ نبیذ دیا جائے جس کا دو تہائی پکانے سے اڑ

گیا ہو اور ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو نعیم فی الطب ۱۳۷۸۶۔ ابن نیاق سے مروی ہے کہ خلیفہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ملک شام) تشریف لائے آپ کے بدن پر کھردرے پٹڑے کی

ایسی میلی بوسیدہ قمیص تھی جو میل کچیل کی وجہ سے پھٹنے کے قریب تھی۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں آپ کی یہ قمیص نہ دھو دوں؟ آپ نے فرمایا: چاہو تو دھو سکتے ہو۔ ابن نیاق کہتے ہیں: چنانچہ میں نے ایک دوسری قطی قمیص لا کر آپ کو دی آپ نے وہ زیب تن فرمائی۔ لیکن جب آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا ملامت پر محسوس کیا تو بولے: افسوس! ابے ابن نیاق! مجھے میری ہی قمیص لا دو۔ میں قمیص لے آیا جو ابھی خشک نہیں ہوئی تھی۔ پھر میں آپ کو ایک کمرے میں (آرام کے لیے) لایا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں کوئی تصویر دیکھی۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے کمرے میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ پھر میں آپ کے پاس شہد لے کر آیا۔ آپ نے شہد نوش فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ لوگوں کو عام میسر نہیں ہے۔ ایسا کوئی دوسرا شروب ہے جو سب کو آسانی و ستیاب ہو سکے۔ ابن نیاق کہتے ہیں میں نبیز لے کر آپ کے پاس آیا جس کا دو ٹکٹ (دو تہائی) کا کٹر ختم کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: یہ اونٹوں کے نبیز کے کس قدر مشابہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شروب ایک آدمی کو پینے کے لیے دیا اس نے پیا تو آپ نے پوچھا کیا (دماغ میں) سرسراہٹ تو نہیں ہے؟ کیا کچھ (نشہ وغیرہ تو نہیں) ہے؟ آدمی نے کہا: نہیں۔ پھر آپ نے وہ شروب دوبارہ اس کو پلایا پھر پوچھا: کیا اب کچھ سرسراہٹ؟ کچھ اور ہوا؟ آدمی نے کہا: نہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ وہ شروب پلایا اور پوچھا: کچھ محسوس کیا؟ عرض کیا: نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: اچھا اٹھو اور چل کر دکھاؤ۔ وہ چل کر واپس آیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا: کچھ سرسراہٹ ہے؟ کوئی نشہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ٹھیک ہے لوگوں کو یہ شروب مہیا کرو۔ اور پھر کوفہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو بھی اس کا حکم لکھ دیا۔ ابن عساکر

۱۳۷۸۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابو عوانہ، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، حلیۃ الاولیاء

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح ہے۔

۱۳۷۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول منع کیے ہوئے برتن میں نبیز بنانے سے منع فرمایا۔

مسند ابی یعلیٰ

۱۳۷۸۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کدو کے برتن سے، سبز گھڑے سے، کھجور کی جڑ

میں بنائے ہوئے برتن سے، تارکول ملے ہوئے برتن سے، اور جو کی نبیز سے۔

مسند احمد، ابن ابی داؤد، ابن ابی غاصم، ابن مندہ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کے چھلے، کھوٹے درہم، ریشم و دیباہ کی زین اور جو کی

نبیز استعمال کرنے سے۔ الترمذی، النسائی، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

۱۳۷۹۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بین بھیجا تو فرمایا کہ میں (لوگوں کو) کدو کے برتن، سبز گھڑے

اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیز بنانے سے اور جو اکیلنے سے منع کروں۔ النسائی

۱۳۷۹۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ وہ (طلاء) نبیز نوش فرمایا کرتے تھے جو پکانے سے دو تہائی اڑ چکی ہو

اور ایک تہائی باقی رہ گئی ہو۔ ابو نعیم

۱۷۳۹۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ کے پاس چھوٹے چھوٹے نبیز کے ٹکے ہوتے تھے آپ ان میں سے مسلمانوں

کو نبیز پلاتے تھے۔ ابو نعیم

۱۳۷۹۴ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ میں قادسیہ میں یہ نداء لگاؤں کہ کدو کے برتن،

سبز گھڑے اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیز نہ بنائی جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۷۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ان برتنوں میں نبیز نہ بناؤ کیونکہ نبیز کمر کو سیدھا رکھتا ہے اور پیٹ کے طعام کو ختم کرتا ہے اور

جب تم اس میں پانی ملا تے رہو گے یہ (نشہ میں) تم پر غالب نہ آئے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۷۹۶ ... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میرے پیٹ میں نیزے اتریں یہ مجھے مکے میں بنائی گئی شراب پینے سے زیادہ پسند ہے۔ الا شربة للامام احمد

دو چیزیں دین کے لئے خرابی، مال کے لئے تباہی ہے

۱۳۷۹۷ میمون بن مهران سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرا جو گوشت اٹھائے جا رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: گھروالوں کے لیے گوشت ہے آپ نے فرمایا: بہت اچھا۔ پھر اگلے دن بھی اسی طرح وہ شخص گوشت اٹھائے گذرا۔ آپ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے گھروالوں کے لیے گوشت ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا ہے۔ پھر تیسرے دن بھی وہ شخص اسی طرح گوشت اٹھائے گذرا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا ہے؟ فرمایا: میرے گھروالوں کے لیے گوشت ہے۔ آپ نے اس کے سر پر کوڑا مارا۔ پھر منبر پر چڑھ کر ارشاد فرمایا: لوگو! دوسرے چیزوں (کو کثرت کے ساتھ استعمال کرنے) سے احتراز کرو۔ گوشت اور نبیذ۔ یہ دونوں دین کے لیے خرابی اور مال کے لیے تباہی کی چیز ہیں۔ ابونعیم فی حدیث عبد الملک بن حسن السقطی

۱۳۷۹۸ عاصم الاحول سے مروی ہے وہ محمد بن سیرین سے اور ابن سیرین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں ان دونوں حضرات میں سے ایک نبی اکرم ﷺ سے اور دوسرے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مکے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ العاقولی فی فوائدہ

۱۳۷۹۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور سبز گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

ہناد بن السری فی حدیثہ

۱۳۸۰۰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام ہانی سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تھا کہ ایک آدمی لایا گیا جس کی سواری پر کدو کے برتن میں نبیذ پانی گئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کوڑے مارے، اس کا مشروب گرا دیا اور اس کا برتن توڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۰۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یمن بھیجا تا کہ میں (ان کا قاضی بن کر) ان کے لیے فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: میں فیصلے کرنے میں اچھا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا پھر فرمایا: اللہم اھدہ للقضاء اے اللہ! اس کو فیصلہ کرنے کی ہدایت دے۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کہ لوگوں کو احکام شریعت اور سنتیں سکھانا اور ان کو دہاء (کدو کے برتن) حتم (سبز گھڑے)، بقیہ (کھجور کی جڑ میں خلاء کر کے بنائے ہوئے برتن) اور مزفت (تارکول ملے ہوئے برتن) سے منع کروں۔

خلف بن عمر والعکبری فی فوائدہ

۱۳۸۰۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ سفید گڑھ کی نبیذ نوش فرمایا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۳۸۰۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی باندی ام موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سبز گھڑے میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن جریر

۱۳۸۰۴ ابن ابی اسبہ والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانی پیو، ستویو اور دودھ پی لو جو بچپن سے تمہاری نشوونما کر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے یہ مشروبات موافق نہیں آتے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تب تو شراب پینا چاہتے ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۰۵ عن عنینہ بن سعید عن الزبیر بن عدی عن اسید الجعفی کی سند سے مروی ہے اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا۔ آپ علیہ السلام نے اہل طائف کو لکھا: چینا پودے کی بنائی گئی نبیذ حرام ہے۔ العسکوی فی الصحابة

۱۳۸۰۶ حکم بن عیینہ، بحرین کے گورنر حضرت انس بن حدیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے

رسول اللہ ﷺ کو لکھا کہ لوگوں نے شراب کے بعد کھجور اور انگور کے ایسے دوسرے مشروبات استعمال کرنا شروع کر دیئے ہیں جو شراب کی طرح نشہ پیدا کرتے ہیں۔ اور وہ دبا، بقیر، مزفت اور حنتم میں یہ مشروب بناتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے، مزفت حرام ہے بقیر حرام ہے، حنتم حرام ہے۔ ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا لو اور ان کے منہ بند کر دیا کرو۔

چنانچہ لوگوں نے مشکیزوں میں نشہ آور اشیاء بنانا شروع کر دیں۔ یہ بات نبی اکرم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے لوگوں کے بچ کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: ایسا کام جہنمی لوگ کرتے ہیں، خبردار! ہر نشہ آور شے حرام ہے، ہر بے حس کرنے والی شے حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار حرام ہے اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔ ابو نعیم، قال الحکم عنہ مرسلًا

۱۳۸۰۷۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن سے منع کیا ہے۔ مصنف عبدالرزاق
۱۳۸۰۸۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تہامہ کا ایک آدمی جس کو معافی بن زید الحمری کے نام سے پکارا جاتا تھا جب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو اس نے آپ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا: آپ نے مذکورہ حدیث ارشاد فرمائی۔

۱۳۸۰۹۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ ابن النجار
۱۳۸۱۰۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کدو کے برتن اور تارکول ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ النسائی
۱۳۸۱۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور اور کشمش کو ایک ساتھ اور گندم اور کھجور کو ایک ساتھ ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، النسائی

۱۳۸۱۲۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تارکول ملے ہوئے برتن اور کھجور کی جڑ سے بنائے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ جب نبیذ بنانے کے لیے کوئی برتن موجود نہ پاتے تو پتھر یا تانبے کے برتن میں بنوا لیتے تھے۔ الجامع عبدالرزاق
۱۳۸۱۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور، کشمش، ادھ نرم ادھ سخت کھجور اور مکمل پختہ نرم تازہ کھجوروں کو آپس میں ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع عبدالرزاق

جو نبیذ ممنوع ہے

۱۳۸۱۴۔ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بسر (گدر کھجور) اور رطب (پختہ تازہ کھجور) جب جمع کر لی جائیں تو وہ شراب بن جاتی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۵۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: رطب اور بسر کھجوروں کو اور تمر (پرانی پختہ کھجور) اور کشمش کو نبیذ میں مت ملاؤ۔
ابن جریج کہتے ہیں: مجھے ابواثریر نے جابر رضی اللہ عنہ سے عطاء بن النبی کے مثل قول نقل کیا ہے۔

نیز ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی طرف سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ نے دو مختلف نبیذوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہو۔ جس طرح آپ نے بسر، رطب، زبیب اور تمر کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایسا کچھ نہیں کیا کہ دو نبیذوں کو ملانے سے نبی علیہ السلام نے منع کیا ہو۔ ہاں یہ بھی ممکن ہے کہ میں ہی بھول گیا ہوں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۱۶۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کو خاص نبیذ پلاؤں یا عام نبیذ پلاؤں۔ ابن عساکر، النسائی

۱۳۸۱۷۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لیے پتھر کے ایک برتن میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن عساکر

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۹۷: ۳۱۷۔

۱۳۸۱۸۔ ولجہ بن قیس سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حکم غفاری کو کہا: کیا تمہیں یاد ہے جب رسول اللہ ﷺ نے فقیر، مقیر، دباء اور حاتم سے فرمایا۔ حکم غفاری نے کہا: ہاں مجھے یاد ہے اور ایک دوسرے صحابی نے فرمایا میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ الحسن بن سفیان، ابو نعیم ۱۳۸۱۹۔ ابن الراسی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو اہل ہجرت میں سے ہیں اور فقیہ صحابی تھے۔ فرماتے ہیں: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک وفد کے ہمراہ پہنچا وفد اپنی زکوٰۃ لے کر آپ کے پاس آیا تھا۔

اس وقت آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ برتنوں میں نبیز پینے سے منع فرمایا۔ وہ اپنی سرزمین تہامہ واپس لوٹے جو گرم ترین علاقہ تھا۔ وہاں ان برتنوں کو چھوڑنا طبیعت کے موافق نہ آیا۔ پھر جب وہ اگلے سال اپنے صدقات (یعنی زکوٰۃ) لے کر پہنچے تو انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہم کو جن برتنوں سے منع کیا تھا ان کا چھوڑنا ہمارے لیے باعث مشقت ہو گیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ جن برتنوں میں چاہو پیو۔ لیکن جن برتنوں کے منہ گناہ (شراب) پر بند کیے گئے ہوں ان کو نہ پیو۔ الکبیر للطبرانی

۱۳۸۲۰۔ سلیمان الشیبانی، عبد اللہ بن ابی ہونی سے نقل کرتے ہیں، عبد اللہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو سبز گھڑے سے منع فرمایا۔ ہوئے سنہ۔ یعنی سبز گھڑے میں نبیز بنانے سے (حاتم اسی کا نام ہے)۔ سلیمان نے عبد اللہ سے پوچھا اور سفید گھڑے میں؟ عبد اللہ نے فرمایا: مجھے علم نہیں۔

۱۳۸۲۱۔ حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں قبیلہ عبد القیس کے اس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر، لیکن میرا عبد القیس قبیلہ کے وفد سے تعلق نہ تھا۔ میں اپنے والد کے ساتھ آیا تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان برتنوں میں نبیز بنانے سے منع فرمایا۔ جن کے بارے میں تم سن چکے ہو یعنی دباء، حاتم، فقیر، مزفت۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم، ابن النجار ۱۳۸۲۲۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (تمر) پرانی کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیز بنانے سے منع فرمایا۔ اسی طرح (گدر کھجور) اور زبیب (کشمش) کو ملا کر نبیز بنانے سے منع فرمایا۔ اور اہل جرش کو اپنے خط میں تمر اور زبیب ملا کر نبیز بنانے سے منع فرمایا۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسلم، النساء

۱۳۸۲۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے دباء (کدو کے برتن) مزفت (تارکول ملے برتن) اور حاتم (سبز گھڑے) سے منع فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک روز اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی جب نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے پکا پار رسول اللہ ایہ ایک آدمی شراب نوش ہے۔ آپ ﷺ نے آدمی کو بلایا اور پوچھا: تو نے کیا پیا ہے؟ آدمی بولا: میں نے کشمش لے کر مکے میں ڈال دیا تھا۔ پھر جب وہ (شراب بننے کے قریب) پہنچ گئیں تو میں نے ان کو پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے وادی والو! میں تم کو ان مشروبات سے منع کرتا ہوں جو سرخ یا سبز یا سیاہ یا سفید گھڑے میں بنائے گئے ہوں۔ بلکہ تم اپنے مشکیزوں میں نبیز بنا لو۔ اور جب تم کو اس (کے نشہ آور ہونے کا خطرہ ہو جائے تو اس میں پانی ملا لو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے گھڑے میں یا ڈھال میں یا سیسے کے برتن میں آگینے کے برتن میں بنانے سے منع فرمایا۔ نیز ایسے مشکیزے میں نبیز بنانے سے منع فرمایا جس کا منہ باندھا جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۶۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے، تارکول ملے ہوئے برتن اور کدو کے برتن (میں نبیز بنانے) سے منع فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۷۔ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گھڑے کی نبیز کے متعلق دریافت کیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا حرام ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے بھی فرمایا: کہ انہوں نے سچ کہا۔ یہ چیز ہے جس کو اللہ اور اس کے رسول نے حرام قرار دیا ہے۔ میں نے پھر پوچھا: اچھا! (الحجر) گھڑا کیا ہے؟ فرمایا: بٹھی کا ہر برتن۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۸ زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو عرض کیا کہ مجھے ان برتنوں کا بتاؤ جن سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے سبز گھڑے اور عام گھڑے میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور کدو کے برتن اور کھجور کی جڑ کو کھوکھلا کر کے بنائے گئے برتن اور تار کول وغیرہ ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اور مشکیزوں میں نبیذ بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۲۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے (دور سے) رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا تو میں جلدی جلدی آپ کی طرف چلا لیکن میرے پہنچنے سے قبل ہی آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ آپ نے کیا ارشاد فرمایا: لوگوں نے بتایا کہ آپ نے دباؤ اور معرفت سے منع فرمایا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

فائدہ: کدو سے مختلف چیزیں بنائی جاتی تھیں۔ گداگروں کے کسکول اور اس طرح کے دوسرے برتن بنائے جاتے تھے اسی طرح کدو کی دوسری قسم لوکی سے تلوار کی بنیام بھی بنائی جاتی تھی ایسے برتنوں میں نبیذ جلد خراب ہو جاتی تھی۔ اس لیے ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا تھا اور پانی وغیرہ اور دوسرے استعمال کے لیے ان کو منع نہیں فرمایا۔

۱۳۸۳۰ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کیا میں تمر اور زبیب کو ملا کر نبیذ بنا سکتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ پھر پوچھا: کیوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک آدمی نشہ آور ہو گیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس پر حد جاری فرمائی۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ وہ تفتیش کریں کہ اس نے کیا چیز پی تھی۔ جس سے وہ نشہ آور ہوا معلوم ہوا کہ وہ تمر اور زبیب (کی نبیذ) تھی۔ آپ ﷺ نے تمر اور زبیب کو ملانے سے منع کر دیا۔ اور فرمایا ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ نبیذ بنائی جاسکتی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۳۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ نبیذ میں بسر اور رطب جمع کی جائیں یا تمر اور زبیب جمع کی جائیں۔ الجامع لعبد الرزاق

فائدہ: بسر مکمل طور پر پکینے سے قبل کھجور، جب اس کا کچھ حصہ گدا اور نرم اور کچھ معمولی سخت ہوتا ہے۔ اس وقت کھجور بسر کہلاتی ہے۔ رطب جب اس کے بعد مزید پک کر بالکل نرم ہو جاتی ہے۔ تمر پختہ نرم کھجور جو پورے سال ہر وقت دستیاب رہتی ہے (زبیب) کشش کو کہتے ہیں۔

۱۳۸۳۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے کوئی مشروب پی رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا مشروب پیا ہے؟ آدمی نے کہا: کشمش کی نبیذ تھی یا رسول اللہ! حالانکہ بولتے وقت اس کی زبان لڑکھڑاہی تھی لیکن اس کی عقل سلامت تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو چالیس کوڑے لگوائے۔ ابن جریر

۱۳۸۳۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نشہ ور (لڑکھڑاتا) شخص لایا گیا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے شراب نہیں نوش کی بلکہ کشش اور کھجور کی نبیذ نوش کی ہے۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو حد لگادی گئی پھر آپ ﷺ نے دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع فرمادیا۔ ابن جریر

۱۳۸۳۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حد خر لگوائی کھجور کی نبیذ پی کر نشہ آور ہو گیا تھا۔ ابن جریر

فائدہ: کھجور کی نبیذ ایک دن یا ایک رات تک استعمال کی جاسکتی ہے زیادہ عرصہ پڑا رہنے سے وہ نشہ آور ہو جاتی ہے۔

۱۳۸۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: برتن کسی چیز کو حرام کرتے ہیں اور نہ حلال۔ ابن جریر

۱۳۸۳۶ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ! ہم نبیذ بناتے ہیں اور صبح شام پیتے ہیں (یعنی صبح کی شام اور شام کی صبح؟) آپ ﷺ نے فرمایا بناتے رہو، (لیکن) ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ وہ پھر بولے یا رسول اللہ! اگر وہ نشہ آور ہو جائے تو ہم اس (کے نشے) کو پانی کے ساتھ توڑ لیتے ہیں (یعنی پانی ملا لیتے ہیں؟) آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو وہ حرام ہی ہے۔ ابن عساکر

۱۳۸۳۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ برتنوں سے منع فرمایا تو آپ کو عرض کیا گیا کہ ہر آدمی مشکیزہ نہیں حاصل

کر سکتا۔ تب آپ ﷺ نے ایسے گھڑے کی اجازت مرحمت فرمادی جس کو تار کول (وغیرہ) نہ ملا گیا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۸۳۸ جویر بن سعید الازدی سے مروی ہے وہ ضحاک سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک ذکر ہوا کہ نبیذ حرام کر دی گئی تھی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس کی تحریم کے وقت حاضر تھے تمہاری طرح۔ لیکن اس کی حلت آئی تو ہم نے اس کو بھی یاد رکھا جبکہ تم بھول گئے۔ ابن جریر

۱۳۸۳۹ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زھو (سرگردی کھجور) تمر (پختہ کھجور)، زریب (کشمش) اور تمر (کونیذ میں) ملانے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۴۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وفد عبدالقیس جب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اللہ ہم کو آپ پر قربان کرے، ہمارے لیے کون کون سے مشروب درست ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تقیر میں (کوئی مشروب) نہ پیو۔ انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! اللہ ہم کو آپ پر فدا کرے، کیا آپ جانتے ہیں تقیر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور کا تنا جس کو درمیان سے کھوکھلا کر لیا جائے۔ نیز فرمایا دباء اور حنتم سے بھی احتراز کرو۔ اور ہاں سر بند مشکیزے استعمال کرو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۱ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وفد عبدالقیس آ گیا ہے۔ لیکن ہم نے دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا۔ پھر ہم تھوڑی دیر ٹھہرے تھے کہ وہ لوگ آ گئے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ پر سلام بھیجا۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہاری کھجوروں یا زدرہ میں سے کچھ باقی ہے؟ انہوں نے اثبات میں ہاں کی تو آپ ﷺ نے دسترخوان بچھانے کا حکم دیا۔ دسترخوان بچھ گیا تو وفد والوں نے اپنی پچی کچھی کھجوریں دسترخوان پر ڈال دیں جو وہ اپنے ساتھ لائے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب کو (کھانے پر) جمع کیا۔ پھر (کھانے کے دوران کھجوروں کی اقسام پر بات چیت) فرمانے لگے: تم ان کھجوروں کو برنی کھجور کہتے ہو، یہ فلاں قسم ہے، یہ فلاں کھجور ہے۔ لوگ ہاں ہاں کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے وفد کے ایک آدمی کو ایک مقامی کے سپرد کر دیا کہ وہ اس کو بطور مہمان گھر لے جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کو قرآن کی تعلیم دے اور نماز (روزہ) سکھائے۔ اس طرح وہ ایک ہفتہ وہاں مقیم رہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو بلایا تو دیکھا کہ وہ کافی سیکھ گئے ہیں اور سمجھ گئے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو ایک دوسرے کے پاس تبدیل کر دیا۔ اور ایک ہفتہ وہ اسی طرح مقیم رہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو دوبارہ بلوایا تو اب کے دیکھا کہ وہ بالکل درست پڑھنے لگے ہیں اور دین کو سمجھ گئے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب ہم کو ہمارے دیار کی اشتیاق بڑھ گئی ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہم (دین کی) کچھ سمجھ بوجھ بھی حاصل کر چکے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا: اپنے وطنوں کو لوٹ جاؤ۔ پھر انہوں نے آپس میں بات کی کہ اگر ہم رسول اللہ ﷺ سے ان مشروبات کے متعلق پوچھ لیں جو ہم اپنے علاقے میں پیتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ بولے: یا رسول اللہ! ہم کھجور (کے درخت) کو لے کر اس کو بڑا سوراخ کر کے اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں پھر اس میں پانی ڈال دیتے ہیں۔ جب وہ صاف ہو جاتا ہے تو تم اس کو نوش کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ وہ بولے: اسی طرح ہم کدو لے کر اس میں کھجوریں ڈال دیتے ہیں۔ جب وہ صاف ہو جاتا ہے تو تم اس کو نوش کر لیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے پوچھا: اور کیا؟ وہ بولے: اور ہم یہ سبز رنگ کے گھڑے لیتے ہیں ان میں کھجوریں ڈال کر ان پر پانی ڈال دیتے ہیں جب وہ صاف ہو جاتا ہے تو ہم وہ پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کدو کے برتن میں، کھجور کے تنے (یا جڑ میں) اور نہ سبز گھڑے میں نبیذ نہ بناؤ بلکہ ان مشکیزوں میں بناؤ جن کے منہ بند کیے جاتے ہیں اگر ان میں (بھی نشہ کا) تم کو شبہ ہو جائے تو ان میں مزید پانی ڈالو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۲ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بسر اور رطب کو ملانے سے اور زریب اور تمر کو ملانے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا: ہر ایک کی علیحدہ علیحدہ بنالی جائے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۳ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں گھڑے میں بنی ہوئی نبیذ لے کر آئے جو جوش مار رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر دے مارو۔ اس کو وہی شخص نوش کر سکتا ہے جس کا اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ ہو۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں یہ ان لوگوں کا

مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، ابن عساکر ۱۳۸۴۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دباء، نقیر، مزفت اور عتیم سے منع فرمایا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۳۸۴۵۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ تمر اور زبیب کو ملا کر یا سر اور رطب کو ملا کر نبیذ بنائی جائے۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۶۔ ابو رافع رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ بزرگھڑے کی نبیذ میں کوئی حرن نہیں سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان سرخ گھڑوں کی نبیذ سے منع فرماتے تھے جن پر تار کول ملا گیا ہو۔ اور تمہارے بزرگھڑوں سے نہیں روکتے تھے۔ ابن جریر

۱۳۸۴۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ بعض دنوں میں روزہ رکھتے ہیں تو میں نے ایک مرتبہ آپ کی افطاری کے لیے کدو میں نبیذ بنائی جب شام کا وقت ہوا تو میں وہ اٹھا کر آپ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے معلوم تھا کہ آپ اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے آپ کی افطاری کے لیے یہ نبیذ بنائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! اس کو میرے قریب لاؤ۔ آپ نے دیکھا تو اس میں جوش آ رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو دیوار پر مارو۔ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ ابن عساکر

۱۳۸۴۸۔ ائیمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا آپ نے عورتوں کو فرمایا: کیا تم میں سے ایسا نہیں ہوتا کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال کو لے کر اس کا مشکیزہ بنا لے جس میں نبیذ بنائی جائے، کیونکہ نبی ﷺ نے مٹی کے برتن میں اور دوسرے دو برتنوں میں سرکے کے سوانیذ وغیرہ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۴۹۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مٹی کے برتن (گھڑے وغیرہ) کی نبیذ سے منع فرماتے تھے۔

الخطیب فی المتفق

۱۳۸۵۰۔ عقبہ بن حریث سے مروی ہے کہ ہم حضرت سعید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے تھے۔ ہم نے آپ کو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ذکر کی جس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار نہیں دیا۔ بلکہ آپ کے اصحاب کو خیر میں گھڑے ملے تھے آپ نے صحابہ کو صرف ان سے منع فرمایا تھا۔ ابن جریر

۱۳۸۵۱۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جنگ خیر میں (مسلمانوں کو ملنے والی) مشاعل (جن میں نبیذ بنایا کرتے تھے) ناپسند کر دیں کیونکہ آپ ﷺ نے اہل خیر کو ان میں (شراب وغیرہ) پیتے دیکھا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۵۲۔ عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے گھروالوں کے پاس داخل ہوئے انہوں نے اپنے ایک بچے کے لیے کوزے (مٹی کے برتن) میں نبیذ ڈال رکھی تھی آپ ﷺ نے وہ نبیذ بھی گرا دی اور وہ برتن بھی توڑ دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۵۳۔ محمد بن راشد سے مروی ہے کہ میں نے عمرو بن شعیب کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو جب نبی اکرم ﷺ یمن (گورنری حیثیت سے) بھیجنے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے پوچھا: کہ میری قوم والے (یعنی اہل یمن) مکی سے ایک مشروب بناتے ہیں جس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر ان کو اس سے روک دو۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ان کو روکوں گا لیکن جو باز نہ آیا تو؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو ان میں سے باز نہ آئے تیسری مرتبہ بھی اس کو قتل کر دینا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۵۴۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی طرح کے طبق (طشتری) میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۵۵۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے زمزم کا مشکیزہ لے کر اس میں نبیذ بھرا کیا۔ پھر اس کا منہ بند کر دیا پھر دوبارہ پینے سے پہلے اس میں پانی ملائے کا حکم دیا اور پھر اس میں سے پیا۔ اور اس کا منہ بند کر کے دوبارہ چھوڑ دیا۔ پھر تیسری مرتبہ نوش کرنے سے قبل اس میں پانی ملانے کا حکم دیا پھر اس کو نوش فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۵۶... ابن الدیلی سے مروی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ میں آپ سے دور رہتا ہوں اور میں گندم کا مشروب پیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی نشہ آور شے نہ پیو۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا ہر نشہ آور شے حرام ہے۔ التاریخ للبخاری ابن عساکر

۱۳۸۵۷... عبداللہ بن الدیلی اپنے والد فیروز (الدیلی) سے روایت کرتے ہیں۔ فیروز فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے انگوروں کے باغ ہیں۔ حالانکہ شراب کی حرمت نازل ہو چکی ہے (ورنہ ہم ان کی شراب بنا لیتے) اب ہم ان انگوروں کا کیا کریں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان کی کشمش بنالو۔ پوچھا: یا رسول اللہ! پھر کشمش کا ہم کیا کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان کو صبح کے وقت پانی میں ڈالو پھر صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اس کو کچھ دیر اور نہ چھوڑ دیں تاکہ وہ مزید گاڑھا ہو جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کو (مٹی کے برتن) گھڑے (وغیرہ) میں نہ بناؤ بلکہ مشکیزے میں بناؤ۔ پھر اگر اس کو (نکالنے اور) عرق کھینچنے میں دیر بھی ہو جائے گی تو وہ (شراب بننے سے پہلے) سرکہ بن جائے گا۔ پھر میں نے (ایک دوسرا مسئلہ) عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جانتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں؟ اور کن لوگوں کے درمیان رہتے ہیں، ہمارا وہاں نگہبان کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کا رسول (اسی پر بھروسہ رکھو)۔ تب میں نے عرض کیا: ہم کو یہ (دونوں) کافی ہیں یا رسول اللہ۔ البغوی، ابن عساکر

۱۳۸۵۸... عبداللہ بن فیروز الدیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم انگوروں والے ہیں۔ اور اللہ نے شراب حرام کر دی ہے، اب ہم انگوروں کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی کشمش بنالو۔ پوچھا: پھر کشمش کا کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مشکیزے میں پانی کے ساتھ ڈال لو۔ صبح کو ڈالو اور شام کو نوش کر لو۔ پوچھا: کیا ہم زیادہ دیر تک نہ چھوڑ دیں جس سے وہ بنیذ گاڑھی ہو جائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کو تم گھڑے میں نہ ڈالو اور نہ کدو کے برتن میں، بلکہ مشکیزے میں ڈالو اور جب اس پر دو عصر (دو مرتبہ نچوڑنے) کا وقت گزر جائے گا تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ اہل اس سے کہ وہ شراب بنے۔ ابن عساکر

۱۳۸۵۹... عبداللہ بن الدیلی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم اسود غسی کذاب کا سر لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ہم کو جانتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں اب بتائیں، ہم کن پر آسرا رکھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم انگوروں کے مالک ہیں ان کا ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی کشمش بنالو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کشمش کا کیا کریں گے؟ فرمایا: صبح کو ان کی بنیذ ڈالو شام کو پی لو۔ اور شام کو ڈالو صبح کو پی لو۔ اور ہاں گھڑوں میں نہ بناؤ بلکہ مشکیزوں میں بناؤ۔ کیونکہ اگر ان کو نچوڑنے میں دیر بھی ہوگئی تو وہ سرکہ بن جائے گا۔ ابن مندہ، ابن عساکر

۱۳۸۶۰... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے سبز گھڑے میں بنیذ بنائی جاتی تھی۔ ابن جریر

حد السرقة..... چوری کی حد

۱۳۸۶۱... (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور کولا یا گیا۔ آپ نے اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ آپ کو جب بتایا گیا کہ اس نے چوری کی ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اس (کے ہاتھ) کو کاٹ دو۔ پھر وہ کئی بار (زمانہ خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ) میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اس حال میں کہ ہاتھ پاؤں (چوری کے جرم میں) کاٹے جا چکے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے لیے اب کوئی اور فیصلہ نہیں پاتا سوائے اس کے کہ جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے پہل تیرے بارے میں جو فیصلہ کیا تھا اور تیرے قتل کا حکم دیا تھا۔ آپ ﷺ کو تیرے قتل کا بخوبی علم تھا۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کا حکم جاری فرمادیا۔

مسند ابی یعلی الشاشی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور

کلام: ... آخر حجہ الحامی فی المستدرک کتاب الحدود ۳۸۲/۴۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بل منکر۔ یہ روایت منکر ہے۔
 ۱۳۸۶۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تین درہم کے برابر قیمت کی ڈھال کی چوری میں
 (ہاتھ) کاٹا ہے۔ الشافعی، الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۳ عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام کا ہاتھ چوری کے جرم میں کاٹا۔

الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۶۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یحییٰ بن امیہ کا پاؤں کاٹا جس کا ہاتھ پہلے کاٹا جا چکا تھا۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۶۵ قاسم بن محمد سے مروی ہے ایک چور جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں پہلے (چوری کے جرم میں) کاٹا جا چکا تھا اس نے پھر حضرت اسماء

رضی اللہ عنہا کا زیور چوری کیا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تیسری مرتبہ میں اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۶۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک سیاہ فام آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا کرتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ

(شفقت کے ساتھ) اس کو اپنے قریب کرتے اور اس کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کسی کو اموال زکوٰۃ

کی وصولی کے لیے یا کسی بطور عسکری لشکر کے بھیجا۔ سیاہ فام بولا: مجھے بھی ان کے ساتھ بھیج دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو

تو ہمارے پاس ہی رہ۔ لیکن وہ نہ مانا۔ آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس کے ساتھ بھیج دیا اور (جاتے وقت) اس کو چھائی کی نصیحت کی۔

پھر تھوڑا عرصہ نہ گزرا تھا کہ وہ اس حال میں آیا کہ اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھرا آئیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے سیاہ فام سے پوچھا: تجھے کیا ہو گیا؟ اس نے عرض کیا: میں نے اور کچھ تو نہیں کیا۔ وہ مجھے (زکوٰۃ وصولی وغیرہ کے) کام پر

بھیجا کرتے تھے۔ میں نے ایک زکوٰۃ میں خیانت کر لی اور انہوں نے میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (لوگوں) کو مخاطب

ہو کر فرمایا: یہ شخص جس کا ہاتھ کاٹا گیا ہے تم دیکھنا یہ بیس سے زائد مرتبہ خیانت کرے گا۔ پھر (اس کو) فرمایا اللہ کی قسم! اگر میری بات سچ نکلی تو میں

تجھے اس جرم میں بالآخر قتل کر دوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے قریب ہی ٹھہرایا اور اس کو تہانہ چھوڑتے تھے۔ وہ سیاہ کیا کرتا رات کو

اٹھ کر نماز میں قرآن پڑھتا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کی آواز سنتے تو فرماتے: تیری رات چوری کرنے والے کی رات نہیں ہے۔ پھر وہ ایک

مرتبہ تھوڑی دیر کے لیے غائب ہوا تھا کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں کے زیور اور دوسرا سامان چوری ہو گیا۔ حضرت ابوبکر

رضی اللہ عنہ نے فرمایا آج رات ہی چور ہاتھ آجائے گا۔ دوسری طرف کیے ہوئے ہاتھ والا (سیاہ فام) قبیلہ روہو کر اور ایک سالم ہاتھ اور دوسرا کٹا

ہوا ہاتھ بلند کر کے دعا کرنے (اور ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے گھر والوں کو اپنی پاکدامنی سنانے کے لیے کہنے لگا: اے اللہ! جس نے اس نیک گھر

والوں کی چوری کی ہے اس کو ظاہر کر دے۔ چنانچہ اس کی دعا قبول ہو گئی انھی دن آدھا نہیں ہوا تھا کہ آل ابوبکر نے اپنا سامان اسی کے پاس پالیا۔

تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا افسوس ہے تجھ پر، تو اللہ کی طاقت کو نہیں جانتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم دیدیا

اور اس کا ایک پاؤں کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: مجھے اس کی چوری سے زیادہ اس کی اللہ پر جرات زیادہ غصہ دلاتی ہے کہ

وہ ہم کو سنانے کے لیے اللہ سے دعا کر رہا ہے کہ اے اللہ چور کو ظاہر کر دے یہ اس کی اللہ پر جرات ہی تو ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۷ نافع رحمۃ اللہ علیہ بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گذشتہ واقعہ کے مثل نقل کرتے ہیں مگر یہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر رضی

اللہ عنہ رات کو اس کے پڑھنے کی آواز سنتے تو فرمایا کرتے تھے کہ تیری رات چور کی رات نہیں ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۶۸ عبد الرحمن بن القاسم اپنے والد قاسم (بن ابی بکر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک یمنی آدمی جس کا ایک ہاتھ اور ایک

پاؤں کٹا ہوا تھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور شکایت کی کہ میں نے ان پر ظلم کیا ہے حالانکہ میں رات کو نماز

پڑھتا ہوں (تہجد گزار آدمی ہوں) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا تیرے باپ کی قسم! تیری رات تو چور کی رات نہیں ہے (دن ہو سکتا

ہے) پھر ایک مرتبہ اسماء بنت عمیس جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں، ان کا زیور گم ہو گیا وہ آدمی بھی گھر والوں کے ساتھ مل کر ڈھونڈتا رہا اور یوں

کہتا رہا: اے اللہ جس نے اس نیک گھرانے کی چوری کی ہے اس کو پکڑ لے۔ پھر گھر والوں کو یور ایک صراف کے پاس مل گیا۔ صراف نے بتایا کہ ایک کٹے ہاتھ والا لے کر آیا تھا۔ چنانچہ اس نے بھی اعتراف کر لیا یا اس پر گواہ مل گئے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا اور اس کا دوسرا باباں ہاتھ بھی کاٹ دیا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا اپنے خلاف بددعا کرنا مجھے اس کے چوری کرنے سے زیادہ سخت معلوم ہوتا ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

۱۳۸۶۹۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے پاؤں کا ناوہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۰۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اس موقع پر حاضر تھا جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کا دوسرا ہاتھ چوری کی وجہ سے کاٹا جس کا پہلے سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹا ہوا تھا۔

الضعفاء للعقیلی، السنن لسعيد بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۸۷۱۔ قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا تھا کہ جس شخص کا پہلے چوری کی وجہ سے ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ چکا ہے اس کا (چوری کی وجہ سے) دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا جائے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنت ہاتھ ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

گھر کے افراد میں سے کوئی چوری کرے تو حد نہیں ہے

۱۳۸۷۲۔ سائب بن یزید سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو بن عثمان حضری اپنا ایک غلام اپنے ساتھ لے کر آئے جس نے چوری کی تھی۔ عبداللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اس نے میرے گھر والوں کا آئینہ جو ساٹھ درہم سے زیادہ کا تھا چرایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو چھوڑ دے اس پر قطع ید نہیں ہے (اس کا ہاتھ نہیں کٹے گا) کیونکہ یہ تیرا خادم ہے اور اس نے تیرا ہی مال چوری کیا ہے، ہاں اگر اس نے تمہارے سوا کسی اور کی چوری کی ہوتی تو اس کا ہاتھ ضرور کٹتا۔

موطا امام مالک، الشافعی، الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط، مسدد، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۸۷۳۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہاتھ کو جوڑ (پونچے) سے کاٹتے تھے اور پاؤں کو بھی جوڑ (ٹخنے) سے کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۷۴۔ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے اپنے جرم کا اعتراف کر لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کا ہاتھ چور کا ہاتھ تو نہیں لگتا۔ آدمی بولا: اللہ کی قسم واقعی! میں نے چوری تو نہیں کی، لیکن انہوں نے مجھے ڈرا دھمکا کر چوری کا اعتراف کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۵۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے چوری کے جرم میں پاؤں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۶۔ قاسم سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بیت المال سے چوری کر لی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: اس کا ہاتھ نہ کاٹو، کیونکہ اس کا بھی اس میں حق ہے۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۷۷۔ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ملک یمن میں کچھ لوگ کفن چوری کرتے تھے۔ ان کا احوال حضرت عمر کو لکھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا: ان کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۷۸۔ صفوان بن سلیم سے مروی ہے کہ ایک آدمی مدینے میں مر گیا۔ اس کے بھائی کو خوف لاحق ہوا کہ نہیں اس کی قبر کو نہ پھاڑ (کر اس کا کفن چوری کر) لیا جائے۔ چنانچہ اس نے قبر کی چوکیداری رکھی۔ کفن چور آیا تو قبر والے کا بھائی ایک طرف ہٹ کر گھات میں بیٹھ گیا۔ جب کفن

چور نے اس کے کفن کے کپڑے نکال لیے تو تب مردے کے بھائی نے آکر اس پر تلوار کا وار کیا حتیٰ کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا۔ یہ قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیش کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا خون بہا (معاف) کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۷۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جس نے کھجوریں چوری کی اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر وہ کھجوریں باڑے اور محفوظ ٹھکانے پر لے جانے کے بعد کوئی چرائے تو اگر ان کی قیمت چوتھائی دینار بنتی ہو تب اس پر قطع ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۸۰ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کے پاس (چوری کے جرم میں) ایک آدمی لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے انکار کیا تو آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور قطع کا حکم نہیں دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۸۸۱ حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چور سے اپنے سامان کا دفاع کرو اور اس کی گھات لگا کر مت بیٹھو۔

۱۳۸۸۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کھجور کے خوشے میں قطع نہیں ہوگا (ہاتھ یا پاؤں نہیں کٹے گا) اور نہ ایسے سال جس میں قحط پڑا ہو۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی انسان کا گلے میں سے ہار نوج لیا۔ اس کو حضرت عمار بن یاسر کے پاس لایا گیا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ لکھا یہ کھلی چیز پر ڈاکہ ہے تم اس کو کوئی سزا دو پھر اس کا راستہ چھوڑ دو اور ہاتھ نہ کاٹو۔

۱۳۸۸۳ صفیہ بنت ابی عبیدہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے جس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کٹا ہوا تھا اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چوری کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ کیا کہ اس کا پاؤں کاٹ دیں اور ہاتھ چھوڑ دیں تاکہ وہ اس کے ساتھ اپنا کام کاج کر سکے، خوشبو لگا سکے، استنجاء کر سکے۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کا دوسرا ہاتھ ہی کاٹا جائے گا۔ کیونکہ یہی حکم ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

۱۳۸۸۵ السنن لمسعید بن منصور، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

بکھول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی چوری کرے اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر کرے پھر اس کا ایک پاؤں (مخالف سمت کا) کاٹ دو اور دوسرا ہاتھ نہ کاٹو اس کو چھوڑ دو تاکہ اس کے ساتھ کھانا کھا سکے اور استنجاء کر سکے۔ لیکن اس کو مسلمانوں (کو شریعت پتہ نہ) ہے رو کے رکھو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۸۸۶ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سیاہ فام چور عورت لائی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ ابھی اس نے جواب نہیں دیا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو انکار کر دے۔ لوگوں نے آپ کو کہا: آپ اس کو کیوں سکھارہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم ایسے انسان کو لائے ہو جس کو معلوم نہیں ہے کہ اس کے اقرار کے جرم میں اس کے ساتھ بھلا ہو گا یا برا؟ تاکہ یہ اقرار کر لے اور اپنا ہاتھ کٹوا بیٹھے۔ ابن خسرو

۱۳۸۸۷ ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک خدمتگار لڑکا لایا گیا، جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے اس کے لیے حکم دیا اس کا باشت سے قد پیمائش کیا گیا تو اس کا قد چھ باشت نکلا۔ چنانچہ پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ اہل عراق کے ایک لڑکے نے چوری کر لی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق لکھا اس کے قد کی پیمائش کرو۔ اگر اس کا قد چھ باشت نکل آئے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ چنانچہ اس کا قد پیمائش کیا گیا مگر وہ چھ باشت سے چند پور کم نکلا۔ جس کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیا گیا۔ شعب الایمان للبیہقی، مسدد، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۸۸ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک لڑکا پیش کیا گیا جس نے چوری کی تھی اس کے قد کی پیمائش

کی گئی تو اس کا قد چھ باشت سے چند پور کم نکلا چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳۸۸۹ عبد الرحمن بن عائد الازدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص جس کا نام مسدوم تھا اور اس نے چوری کی تھی لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اس کو پھر دوبارہ لایا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کا دوسرا ہاتھ کاٹا چاہا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس سے منع فرمادیا فرمایا: ایسا نہ کریں کیونکہ ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اس کا حق ہے۔ ہاں اس کو ماریں اور اس کو قید کر دیں۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

حدسرقہ کی مقدار دس درہم ہے

۱۳۸۹۰ القاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے کپڑے کی چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اس کپڑے کی قیمت لگاؤ۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کپڑے کی قیمت آٹھ درہم لگائی (جبکہ ہاتھ کاٹنے کے لیے دس درہم کی چوری ضروری ہے) لہذا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ وغیرہ نہیں کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۱ ابان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی ایک اونٹنی کے بارے میں شکایت لے کر آیا جس کو کسی نے غر کر دیا (کھانے کے لیے کاٹ دیا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تو اپنی ایک اونٹنی کے بدلے دو موٹی گا بھن اونٹیاں لے لے کیونکہ ہم قسط سالی میں ہاتھ نہیں کاٹتے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۲ عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ بنی عامر بن لوی کے چار لوگوں نے ایک اونٹ کو دیکھا اور اس کو غر کر لیا (کاٹ لیا) مالک اس کی شکایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ تشریف فرما تھے، جو بنی عامر بن لوی کے بھائی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے حاطب! اسی وقت اٹھو اور اونٹ کے مالک کے واسطے اس کے ایک اونٹ کے بدلے دو اونٹ خرید کر دو۔ چنانچہ حاطب نے آپ رضی اللہ عنہ کے حکم کی تعمیل کر دی جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان چاروں کو کچھ کچھ کوڑے لگوا کر چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۳ عطاء الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب چور ایسی چیز اٹھالے جس کی قیمت چوتھائی دینار تک پہنچتی ہو تو اس پر قطع ہوگی (ہاتھ یا پاؤں کاٹے گا)۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط

۱۳۸۹۴ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) عمرہ بنت عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ایک چور نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں تریخ (ایک زیور) کی چوری کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت لگوائی تو اس کی قیمت ان درہم کے مطابق جو ایک دینار کے بارہ درہم بنتے تھے تین درہم لگی۔ (چونکہ اس طرح اس نے چوتھائی دینار کی چوری کی) اس وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۵ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے چوری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اس کی ازار (شلوار کھول کر) دیکھو۔ دیکھا تو اس کے بال نہیں اگے تھے۔ چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کٹوایا۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۶ سلیمان بن موسیٰ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: جو چور گھر میں اس حال میں پایا جائے کہ وہ چوری کا مال اکٹھا کر چکا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ اگر اس نے مال جمع کر لیا اور چوری کے ارادے سے اس کو اٹھا کر اس گھر سے نکل گیا تب اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۸۹۷۔ عبداللہ بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ایک چور کے (ہاتھ) کاٹنے کا ارادہ فرمایا جس نے مرغی چوری کی تھی۔ لیکن حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے ان کو عرض کیا: کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پرندوں کی چوری میں (ہاتھ وغیرہ) نہیں کاٹتے تھے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۸۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک چور نے اترجہ چوری کر لیا۔ جس کی قیمت تین درہم تھی۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اترجہ ہونے کا ایک زیور تھا جو بچے کے گلے میں ڈالا جاتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۸۹۹۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سپاہی کوڑوں کی چوری کر لیا کرتے تھے۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اللہ کی قسم یا تو تم اس سے باز آ جاؤ ورنہ اگر کوئی میرے پاس لایا گیا جس نے اپنے ساتھی کا کوڑا چوری کیا ہوگا تو میں اس کو ایسی ایسی کڑی سزا دوں گا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۰۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے پاس آیا۔ آپ نے مجھ سے ایک مسئلہ دریافت کیا۔ کیا جھگڑا غلام اگر چوری کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان اور مروان تو نہیں کاٹتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۱۔ ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے پرندوں میں قطع یہ نہیں۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۰۲۔ (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابومطر سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا۔ لوگوں نے کہا: اس نے اونٹ چوری کیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مخاطب ہو کر فرمایا: مجھے نہیں لگتا کہ تم نے چوری کی ہوگی؟ اس نے جواب دیا کیوں نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ممکن ہے تم کسی کا اونٹ اپنا سمجھ کر ہانک لیا ہو؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ میں نے واقعی چوری کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام کو فرمایا: اے قنبر اس کو لے جا اور اس کی انگلی باندھ دو اور آگ جلا کر کاٹنے والے کو بلا لوتا کہ وہ اس کو کاٹ دے۔ پھر میرے آنے کا انتظار کرنا۔ اس سے پہلے نہ کاٹنا۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اس منظر کو دیکھ کر ڈر گیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے جب اس سے پوچھا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ تو تب اس نے انکار کر دیا۔ لہذا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ نے اس کو کیوں چھوڑا حالانکہ وہ اپنے جرم کا اقرار کر چکا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے اقرار پر اس کو سزا دینے کے لیے پکڑ لیا تھا لیکن پھر اس کے انکار پر چھوڑ دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دو ربوت کا ایک واقعہ بیان کیا کہ آپ ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی۔ آپ نے حکم دیا اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ (دھکے مارے) رونے لگے۔ میں نے آپ سے پوچھا: آپ کیوں روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں کیوں نہ ر دوں جبکہ میرے امتی کا ہاتھ تمہارے سامنے کاٹا گیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ! پھر آپ نے اس کو معاف کیوں نہ کر دیا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ حاکم برا ہے جو حدود کو معاف کر دے۔ لیکن تم آپس میں ہی حدود کو معاف کر دیا کرو۔ مسند ابی یعلیٰ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کنز ج ۵

۱۳۹۰۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے لوہے کے ایک انڈے میں (ہاتھ) کاٹا جس کی قیمت ایکس درہم تھی۔

مسند البزار

کلام:..... روایت کی سند میں المختار من نافع ضعیف راوی ہے۔

۱۳۹۰۴۔ حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ایک ہاتھ اور ایک پاؤں سے زیادہ نہیں کاٹتا۔ مسند

۱۳۹۰۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے آپ پونچے سے ہاتھ کاٹتے تھے اور ٹخنے سے پاؤں کاٹتے تھے (یعنی جو علیحدہ کر دیتے تھے)۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۶..... شخصی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹتے تھے۔ اگر اس کے بعد بھی وہ آدمی چوری کرتا تو اس کو قید کرتے اور سزا دیتے تھے۔ نیز فرمایا کرتے تھے: مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں اس کا ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں جس سے وہ کھاپی لے اور استیفاء وغیرہ کر سکے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۷..... ابو الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جب کوئی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا، دوبارہ کرے تو اس کا پاؤں کاٹا جائے گا اگر اس کے بعد بھی چوری کرے تو آپ مزید کچھ کاٹنے کو روانہ سمجھتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۸..... عکرمہ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چور کا (ہاتھ یا پاؤں) نہ کاٹتے تھے حتیٰ کہ گواہ اس پر گواہی نہ دیدیں۔ پھر آپ ان گواہوں کو اس کے سامنے کھڑا کرتے اور پھر ان سے اس پر روبرو گواہی لیتے۔ اگر وہ گواہی دیتے تو تب اس کا ہاتھ کاٹتے تھے۔ اگر وہ گواہی سے منکر ہو جاتے تو چور کو چھوڑ دیتے تھے۔ اسی طرح ایک مرتبہ ایک چور کو لایا گیا آپ نے اس کو قید میں ڈلوادیا۔ حتیٰ کہ جب اگلے روز ہوا تو اس کو اور دو گواہوں کو بلوایا۔ آپ کو بتایا گیا کہ ایک گواہ تو غائب ہو گیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے چور کا راستہ چھوڑ دیا اور اس کا ہاتھ وغیرہ نہ کاٹا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۰۹..... القاسم بن عبد الرحمن اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں نے چوری کی ہے۔ آپ نے اس کو لوٹا دیا۔ اس نے پھر کہا میں نے چوری کی ہے۔ تب آپ نے اس کو فرمایا تو نے اپنی جان پر دو مرتبہ گواہی دیدی ہے۔ چنانچہ پھر اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ عبد الرحمن فرماتے ہیں: چنانچہ میں نے اس چور کو دیکھا کہ اس کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکا ہوا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

۱۳۹۱۰..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا جب تک کہ وہ سامان کو گھر سے لے کر نہ نکل پڑے۔

الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۱۱..... حارث سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جس نے کسی گھر میں نقب زنی کی تھی لیکن آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ اور اس کو بطور سزا چند کوڑے مارے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۲..... ججاج بن جبر سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ ایک شخص لایا گیا جس کا کپڑا چوری ہو گیا تھا۔ پھر اس نے وہ کپڑا ایک دوسرے آدمی کے پاس پالیا اور اس پر گواہی بھی کھڑا کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو جس کے پاس کپڑا تھا ارشاد فرمایا: تم یہ کپڑا اس (اصل مالک) کو لوٹا دو اور جس سے تم نے خریدا ہے اس سے اپنی قیمت واپس لو۔ السنن

۱۳۹۱۳..... یزید بن دبار سے مروی ہے ایک آدمی نے ایک کپڑا کسی کا اچک لیا۔ کپڑے والا اس کو حضرت علی بن ابی طالب کے پاس لایا۔ آدمی نے کہا: میں تو شخص اس کے ساتھ مذاق کر رہا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کپڑے کے مالک سے پوچھا: کیا تم اس کو جانتے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۴..... یزید بن دبار سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس نے مال غنم میں سے چوری کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا بھی اس میں حصہ ہے لہذا آپ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۱۵..... حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اچکنے (جیب کاٹنے اور راہ چلتے کسی کے مال پر ہاتھ صاف کرنے) کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ دھوکہ دہی ہے لیکن اس میں قطع (ید) نہیں۔ السنن

۱۳۹۱۶..... ابوالرضی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا اور کہا گیا کہ اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے اس سے پوچھا: تو نے کیسے چوری کی ہے؟ اس نے ایسی بات کی جس میں آپ نے ہاتھ کاٹنے کو روانہ سمجھا تو اس کو چند کوڑے مار کر اس کا راستہ چھوڑ دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: چوتھائی دینار یا دس درہم سے کم میں جھٹلی (ہاتھ) نہیں کاٹی جائے گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۱۸ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا ایک اوہے کے انڈے میں جس کی قیمت چوتھائی دینار تھی۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۱۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قطع چوتھائی دینار یا اس سے زائد میں ہے۔ الشافعی

۱۳۹۲۰ ابن عبید بن الارص سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ مال غنیمت کا نٹس لوگوں کے درمیان تقسیم فرما رہے تھے۔ حضور موت علاقے کے ایک آدمی نے سامان میں سے لوہے کا ایک خود (جنگی ٹوپی کو) چرا لیا۔ اس کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس پر قطع تو نہیں ہے کیونکہ یہ خیانت باز ہے اور اس کا بھی اس میں حصہ ہے۔

۱۳۹۲۱ شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: جو بیت المال کی چوری کرے اس پر قطع ید نہیں ہے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ کم از کم دس درہم میں کاٹا جائے گا اور مہر دس درہم سے کم نہیں رکھا جائے گا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

الدارقطنی فی السنن کلام:..... امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ایسی سند کی روایت ہے جس میں ضعفاء اور مجہولین جمع ہیں۔

۱۳۹۲۳ عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چور کا ہاتھ جوڑے کاٹتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کو ٹخنوں کے نیچے سے آدھا کاٹتے تھے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۴ حذیہ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ چوروں کے ہاتھ جوڑے کاٹتے تھے اور پھر ان کو آگ کے ساتھ داغ دیتے تھے (تاکہ خون بند ہو کر زخم مندمل ہو جائے)۔ میں ان کے ہاتھوں کو دیکھتا تھا گویا وہ بلبل کی دہریں ہیں۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۵ شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ پاؤں کاٹتے تھے مگر ایڑی چھوڑ دیتے تھے تاکہ وہ اس پر بوجھ ڈال سکے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۶ حذیہ بن عدی سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کاٹ کر داغ دیتے تھے پھر ان کو قید میں رکھتے تھے جب تک وہ صحت مند نہ ہوں صحت مند ہونے کے بعد ان کو نکلوا لیتے تھے۔ پھر ان کو فرماتے: اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اٹھاؤ۔ وہ ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرتے تو آپ ان سے پوچھتے تمہارے ہاتھ کس نے کاٹے؟ وہ کہتے علی نے! حضرت علی رضی اللہ عنہ پوچھتے: کیوں؟ وہ کہتے: ہم نے چوری کی تھی۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! گواہ رہنا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۲۷ ابوالعزاء سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب کسی چور کو پکڑ لیتے تو اس کا (ہاتھ) کاٹ دیتے پھر اس کو داغ دیتے، پھر اس کو قید کر دیتے تھے۔ جب وہ صحت مند ہو جاتے تو ان کو فرماتے: اپنے ہاتھ اللہ کی طرف اٹھاؤ۔ تب میں ان کی طرف دیکھتا گویا ان کے ہاتھ بلبل کی (سرخ) دہریں کی طرح ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ان سے پوچھتے کس نے تمہارے ہاتھ کاٹے؟ وہ کہتے: علی نے۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے: اے اللہ! انہوں نے سچ کہا، میں نے تیرے لیے ان کے ہاتھ کاٹے اور تیرے لیے ان کو چھوڑا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۲۸ عبدالرحمن بن عائد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کاٹے ہوئے تھے۔ اس نے پھر چوری کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اب اس کا پاؤں کاٹ دیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الخ۔

اس آیت کے اندر ایسے لوگوں کے لیے صرف ایک ہاتھ ایک پاؤں کاٹنے کا حکم ہے۔

پھر فرمایا اب اس کے ہاتھ اور پاؤں دونوں کاٹے جا چکے ہیں یہ کسی طرح مناسب نہ ہوگا کہ اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹا جائے۔

اس طرح تو آپ کے لیے ایک پاؤں بھی نہ چھوڑیں جس کے سہارے اب یہ چلتا ہے۔ یا تو آپ اس کو کوئی اور سزا دیدیں یا پھر قید کر دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو قید کر دیتا ہوں۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۲۹۔ عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ وہ ایک مرتبہ پھر لایا گیا پھر آپ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔ وہ پھر ایک مرتبہ لایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں اس کا دوسرا ہاتھ بھی کاٹ دوں تو یہ کس چیز کے ساتھ پکڑے گا اور کس چیز کے ساتھ کھائے گا پھر فرمایا اور اگر میں اس کا پاؤں کاٹ دوں تو پھر یہ کس طرح چلے گا مجھے اس بات پر اللہ سے حیا آتی ہے۔ چنانچہ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور لمبی مدت کے لیے قید کے حوالے کر دیا۔ البغوی فی الجوریات، السنن للبیہقی

۱۳۹۳۰۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ایک آدمی کے خلاف شہادت دی کہ اس نے چوری کی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ پھر وہی دونوں شخص ایک دوسرے آدمی کو لائے اور بولے: دراصل اس نے چوری کی ہے جبکہ پہلے کے متعلق ہم کو غلط فہمی ہو گئی تھی۔ لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اب ان کی شہادت کو غیر معتبر قرار دیدیا اور دونوں کو پہلے شخص کے ہاتھ کی دیت دینا لازم کر دی اور یہ بھی فرمایا: اگر مجھے علم ہوتا کہ تم نے جان بوجھ کر پہلے کے خلاف جھوٹی شہادت دی ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹا۔ الشافعی، البخاری، السنن للبیہقی

۱۳۹۳۱۔ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ، ایمن حبشی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہیں کاٹا۔ اس وقت ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔ ابو نعیم

فائدہ:..... ایمن وہ ایمن بن ام ایمن اور وہ ابن عبید بن عمر خزرجی ہے جو حبشی کے نام سے معروف تھا اور اسامہ بن زید کا ماں شریک بھائی تھا۔ جنگ حنین میں شہادت نوش کی۔ امام ابن حجر اصابہ میں فرماتے ہیں: ابن ابی خثیمہ فرماتے ہیں: ایمن حبشی اور ایمن ابن ام ایمن میں فرق ہے۔ یہی بات درست ہے۔ اطراف میں فرماتے ہیں: امام شافعی نے اشارہ کیا ہے کہ شریک (راوی) نے اس بات میں غلطی کی ہے کہ ایمن کو ابن ام ایمن کہا جبکہ وہ ایمن حبشی ہے۔ کیونکہ ایمن ابن ام ایمن نبی ﷺ کے ساتھ جنگ حنین میں شہید ہو گیا تھا دوسرے ایمن کی ولادت سے قبل۔ مختصر تہذیب میں ہے ابن عدی فرماتے ہیں: ایمن جو حدیث حنن (مذکورہ حدیث) روایت کرنے والے ہیں وہ ایمن تابعی ہے جس نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا، اسی طرح بخاری اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے۔ البخاری، ابن ابی حاتم، ابن حبان

۱۳۹۳۲۔ ایمن حبشی سے مروی ہے کہ عہد نبوی ﷺ میں ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جاتا تھا۔ الکبیر للطبرانی

کلام:..... الضعیفۃ ۲۱۹۸۔

۱۳۹۳۳۔ بسر بن ابی ارطاة یا ابن ارطاة سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جنگوں میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔

الحسن بن سفیان و ابو نعیم

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۲۔

۱۳۹۳۴۔ حارث بن حاطب سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عہد نبی ﷺ میں چوری کر لی۔ اس کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو قتل کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے فقط چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (ہاتھ) کاٹ دو۔ اسی شخص نے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں چوری کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا (پاؤں) کاٹ دیا۔ اس نے پھر چوری کی اس طرح چار مرتبہ اس کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور وہ بالکل بے دست و پا ہو گیا۔ پھر اس نے پانچویں بار چوری کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اس شخص کو بخوبی جانتے تھے۔ جب آپ نے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ بس اب اس کو لے جاؤ اور قتل کر دو۔ حارث کہتے ہیں چنانچہ ہم نے اس کو قتل کر دیا۔ الحسن بن سفیان، مسند ابی یعلیٰ، الشافعی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم، السنن لسعید بن منصور

۱۳۹۳۵۔ حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور کو لایا گیا۔ آپ کو عرض کیا گیا یہ انصار کا ایک آدمی ہے۔ ان کے پاس اس کے سوا کوئی اور مال نہیں ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اس کو چھوڑ دیا۔ اس کو دوبارہ لایا گیا تو آپ نے پھر چھوڑ دیا پھر اس کو

(اسی جرم میں) تیسری بار لایا گیا آپ نے پھر چھوڑ دیا۔ پھر چوتھی بار بھی چھوڑ دیا۔ پھر جب پانچویں بار اس کو لایا گیا تو آپ نے اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا پھر چھٹی بار لایا گیا تو اس کا (بایاں) پاؤں کاٹ دیا۔ پھر ساتویں بار لایا گیا تو اس کا دوسرا ہاتھ کاٹ دیا پھر آٹھویں بار اس کا دوسرا پاؤں بھی کاٹ دیا اور پھر فرمایا: چار چار کے بدلے۔ ہارون فی المسند، ابونعیم

۱۳۹۳۶ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کھلے عام کسی کا مال اچکنے میں (ہاتھ تو) نہیں کاٹا جائے گا مگر سزا دی جائے گی۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری میں چور کا ہاتھ کاٹا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۳۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مخزومی عورت سامان مانگے سے (عاریت پر) لے جاتی تھی پھر انکار کر دیتی تھی۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۳۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال میں (ہاتھ) کاٹا۔ ابن النجار

۱۳۹۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ڈھال میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔ ابن عساکر

۱۳۹۴۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا مگر ایک دینار میں یا دس درہم میں۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۳ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے یحییٰ بن سعید نے بتایا کہ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک عورت لائی گئی۔ یہ عورت قریش کے بڑے گھروں میں سے ایک گھر کا حوالہ دے کر کئی گھروں میں گئی اور بولی فلاں فلاں گھر والے تم سے یہ چیزیں عاریت پر مانگتے ہیں۔ لوگوں نے اس کو مطلوبہ مال دیدیا۔ پھر یہ لوگ فلاں گھر میں گئے لیکن انہوں نے سرے سے انکار کر دیا کہ انہوں نے کوئی چیز عاریت پر نہیں مانگی۔ پھر اس عورت سے بات کی تو اس نے اس بات سے انکار کر دیا کہ اس نے کوئی چیز نہیں لی۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

ابن جریج ابن المنکدر سے روایت کرتے ہیں کہ پھر اس عورت کو اسید بن حمیر کی بیوی نے اپنے گھر میں پناہ دی۔ اسید جب گھر آئے تو دیکھا کہ ان کی بیوی نے اس عورت کو گھر ٹھہرا رکھا ہے۔ انہوں نے کہا: میں کپڑے نہیں رکھوں گا جب تک نبی علیہ السلام سے اس کے متعلق نہ پوچھ آؤں۔ چنانچہ انہوں نے آ کر آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری بیوی نے اس پر ترس کھایا ہے اللہ اس پر ترس کھائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۴ ابن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب چور ڈھال کی قیمت کے برابر قیمت کی کوئی شے چوری

کر لے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اس وقت ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۵ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کسی چور کا عہد نبوی ﷺ میں ڈھال یا ترش سے کم قیمت والی چیز میں ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔ اور

اس وقت دونوں میں سے ہر ایک بڑی قیمت والی چیز ہوتی تھیں۔ اور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں ہلکی چیزوں میں کسی کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا۔

مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۴۶ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں کاٹا ہے اور ڈھال ان دنوں بڑی قیمت

والی چیز ہوتی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۴۷ محمد بن المنکدر سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک چور کا (ہاتھ) کاٹا پھر اس (کے داغنے) کا حکم ارشاد فرمایا۔ تو اس کو داغ دیا

گیا۔ پھر آپ علیہ السلام نے اس کو حکم دیا۔ کہ اللہ کے آگے توبہ کرو۔ اس نے کہا: میں اللہ سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام نے بھی فرمایا: اے

اللہ اس کی توبہ قبول فرما۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چور کا جب ہاتھ کاٹا جاتا ہے تو اس کا کٹنا ہوا ہاتھ جہنم میں چلا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ دوبارہ

چوری کرتا ہے تو دوسرا (پاؤں) بھی اس کے پیچھے چلا جاتا ہے اور اگر وہ توبہ تا نب رہتا ہے تو پہلے جانے والے ہاتھ کو بھی واپس پھینچ لیتا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

ذیل السرقة..... چوری کے بیان میں

۱۳۹۲۸..... (مسند ابن مسعود رضی اللہ عنہ) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ درہم میں (ہاتھ) کاٹا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۲۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور لایا گیا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے بھی چوری نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو جھوٹ بولتا ہے: عمر کے رب کی قسم! اللہ نے کبھی کسی بندے کو پہلے گناہ پر نہیں پکڑا اور اس کا ہاتھ کاٹوا دیا۔ السنن للبیہقی

فائدہ:..... حافظ ابن حجر اطراف میں فرماتے ہیں: اس روایت کو ابن وہب نے اپنی جامع میں روایت کیا ہے۔ یہ روایت درحقیقت مقوف ہے اور اس کا مرفوع ابی التیمی کا حکم اس کی سند کی صحت کی وجہ سے لگایا گیا ہے۔ اور اسی کے ہم معنی روایت قرۃ بن عبد الرحمن عن عبد الرحمن عن ابن شہاب عن ابی بکر موقوف، انتہی۔

۱۳۹۵۰..... سنان بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں بچوں کے ساتھ ڈوکے (ناچتے کھجور) جن رہا تھا، اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے تو لڑکے بھاگ کھڑے ہوئے اور میں کھڑا رہا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ ہوا لے گری ہوئی کھجوریں ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے دکھا۔ مجھے پتہ چل جائے گا۔ میں نے آپ کو ڈوکے کھجوریں دکھائیں تو آپ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ پھر آپ چلنے لگے تو میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ ان بچوں کو دیکھ رہے تھے ابھی۔ جب آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں گے تو یہ آکر مجھ سے میری کھجوریں چھین لیں گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ میرے ساتھ چل پڑے حتیٰ کہ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۵۱..... یحییٰ بن جعدہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو پیالہ چراتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کو اس بات سے شرم نہیں آتی کہ یہ قیامت کے دن اس برتن کو اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۲..... عبداللہ بن ابی عامر سے مروی ہے کہ میں ایک قافلہ کے ساتھ جا رہا تھا۔ میرا ایک (کپڑے رکھنے کا بیگ) تھیل چوری ہو گیا۔ ہمارے ساتھ ایک آدمی تہمت زدہ مشہور تھا۔ میرے دوستوں نے اس کو کہا: اے فلا نے اس کا تھیلا لوٹا دو۔ اس نے کہا: میں نے نہیں لیا۔ عبداللہ کہتے ہیں: چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آیا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساری خبر سنائی۔ آپ نے پوچھا: تم کتنے افراد ہو۔ میں نے ان کو گنوا دیا۔ آپ نے فرمایا: میرا بھی گمان یہی ہے کہ جو تہم ہے اسی نے تھیلا اٹھایا ہوگا۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرا خیال ہے میں اس کو بیڑی ڈال کر آپ کے حضور حاضر کر دوں۔ آپ فرمانے لگے: تو بغیر گواہوں کے باندھ کر کیسے لاسکتا ہے میرے پاس (یہ تو جائز نہیں) نہیں، میں ایسا لکھ کر نہیں دے سکتا اور نہ اس سے اس بارے میں پوچھ گچھ کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ (میری بات پر) غصہ ہو گئے اور نہ اس کے متعلق مجھے کچھ لکھ کر دیا اور نہ اس سے پوچھنا چھ فرمائی۔ مصنف عبدالرزاق

۱۳۹۵۳..... حمران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا (آپ رضی اللہ عنہ) نے اس کو (دیکھ کر) فرمایا: تو اتنا خوبصورت انسان ہے، تیرے جیسا آدمی تو چوری نہیں کرتا۔ کیا تو کچھ قرآن پڑھا ہوا ہے؟ اس نے کہا: ہاں، سورۃ البقرہ۔

الزبیر بن بکاء فی الموقوفات

۱۳۹۵۴..... (مسند علی رضی اللہ عنہ) ابن عبید بن الارص سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ ایک شخص لایا گیا جس نے کسی کا کپڑا اچک لیا تھا۔ اس اچکنے والے نے عرض کیا میری اس آدمی کے ساتھ جان پہچان ہے (اور میں مذاق کر رہا تھا) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا۔

۱۳۹۵۵ خلاص سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اچکنے میں نہیں کاٹتے تھے، ہاں خفیہ چوری میں کاٹتے تھے۔ السنن للبیہقی
 ۱۳۹۵۶ عکرمہ بن خالد الخدری سے مروی ہے کہ اسید بن ظہیر الانصاری رضی اللہ عنہ نے ان کو بیان کیا کہ وہ یمامہ کے عامل (گورنر) تھے۔ مروان نے ان کو لکھ کر بھیجا کہ جس شخص کی کوئی شے چوری ہو جائے وہ جہاں بھی اس کو پائے اس کو لینے کا حقدار ہے۔ میں نے مروان کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ اگر چور سے خریدنے والا شخص غیر متمم ہے (شریف اور معزز انسان ہے) تو مالک کو اختیار ہے، چاہے قیمت دے کر اس سے اپنا مال لے لے۔ ورنہ اصل چور کو تلاش کرے۔ پھر اسی کے مطابق ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلے کیے۔ یہ بات مروان نے پڑھ کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجی۔ حضرت معاویہ نے مروان کو لکھا: تو اور اسید مجھ پر فیصلہ تھوپنے والے نہیں ہو۔ میں جو چاہوں تم کو حکم دوں گا۔ لہذا میں نے جیسا تم کو حکم دیا ہے اس کا نفاذ کرو۔ پھر مروان نے معاویہ کا خط مجھے بھیج دیا۔ میں نے کہا: میں اپنی حکمرانی میں معاویہ کے کہے پر فیصلے کا نفاذ نہیں کر سکتا (سبحان اللہ)۔ الکبیر للطبرانی، الحسن بن سفیان اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۳۹۵۷ سالم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے گھر میں چور کو پکڑ لیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس پر تلوار سنوت لی۔ اگر ہم آپ کو نہ روکتے تو آپ اس کا کام تمام کر دیتے۔ مصنف عبدالرزاق
 ۱۳۹۵۸ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اسلام میں یا فرمایا مسلمانوں میں سب سے پہلے جس کا (ہاتھ) کاٹا گیا وہ ایک انصاری شخص تھا۔ النسائی

۱۳۹۵۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کفن چور مرد اور عورت پر لعنت ہے۔ مصنف عبدالرزاق
 ۱۳۹۶۰ حضرت حسن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا جس نے طعام چوری کیا تھا آپ نے اس کا (ہاتھ) نہیں کاٹا۔ مصنف عبدالرزاق

حد قذف..... تہمت کی حد

۱۳۹۶۱ (مسند ابی بکر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایسے آدمی کے متعلق ارشاد فرمایا جو دوسرے کو خبیث، فاسق کہے کہ اگر اس نے بری بات کہی ہے مگر اس میں سزا ہے اور نہ حد۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۹۶۲ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین غلام کو تہمت پر چالیں کوڑے ہی مارتے تھے پھر میں نے ان کو زیادہ بھی مارتے ہوئے دیکھا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ
 ۱۳۹۶۳ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی سبرہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ دو آدمی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے مگر آپ نے ان کو کچھ نہیں کہا (یعنی حد تہمت جاری نہیں فرمائی) اور دو آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے گالی گلوچ ہوئے تو آپ نے ان کو تادیب فرمائی (یعنی کچھ سزا دی)۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی
 ۱۳۹۶۴ عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد بھی کئی خلفاء کو پایا یہ سب حضرات غلام کو تہمت پر چالیں کوڑے مارتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن سعد عن سعید بن المسیب
 ۱۳۹۶۵ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں نے عمر بن خطاب اور عثمان رضی اللہ عنہما اور کئی خلفاء کو پایا، سب ہی غلام کو تہمت پر صرف چالیں کوڑے ہی مارتے تھے (جو آزاد آدمی کی سزا کا نصف ہے)۔ مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی
 ۱۳۹۶۶ مکحول رحمۃ اللہ علیہ اور عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اس غلام کو جو کسی آزاد پر تہمت لگاتا صرف چالیں کوڑے ہی مارتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۶۷ محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جس نے اپنے شعر میں کسی باندی پر جھوٹی تہمت لگائی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی ازار (شلوار کھول کر) دیکھو۔ دیکھا تو ابھی اس کے بال نہیں اگے تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر اس کے بال اگ آئے ہوتے تو میں اس پر حد تہمت (اسی کوڑے) جاری کرتا۔

۱۳۹۶۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کسی شخص بات کی تہمت پر حد جاری کرتے تھے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابو عیید فی الغریب، ابن المنذر فی الاوسط، السنن للبیہقی

الجامع لعبدالرزاق، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

حد تہمت اسی کوڑے ہیں

۱۳۹۶۹ عمرۃ بنت عبدالرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو آدمیوں نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ ایک نے دوسرے کو کہا: میرا باپ زانی ہے اور نہ میری ماں زانیہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں مشاورت فرمائی۔ ایک نے کہا: اس نے تو اپنے باپ اور ماں کی تعریف کی ہے۔ لیکن دوسرے لوگوں نے کہا: اس کو اپنے ماں باپ کی مدح اور الفاظ کے ساتھ کرنا چاہیے تھی۔ لہذا ہمارا خیال ہے اس کو حد لگنا چاہیے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اسی کوڑے لگوائے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی ۱۳۹۷۰ ابو جہ العطار ردی سے مروی ہے کہ حضرت عمر اور عثمان رضی اللہ عنہما بھو (شعر و شاعری میں کسی کی برائی کرنے) پر بھی سزا دیتے تھے۔

۱۳۹۷۱ ابوبکر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تہمت لگائی۔ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا مسئلہ لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے کو حد جاری کرنا چاہی تو اس نے کہا: میں اس پر گواہ بھی پیش کرتا ہوں۔ آپ نے اس کو چھوڑ دیا۔

۱۳۹۷۲ اسماعیل بن امیہ فرماتے ہیں ایک آدمی نے (اپنے شعر میں) دوسرے کی بھو (برائی) کی۔ یا اس پر کوئی تعریض (چوٹ) کی۔ اس نے اس کے خلاف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مدد طلب کی۔ بھو کرنے والے نے کہا: میں نے اس کا نام تو لیا نہیں۔ آدمی نے کہا پھر یہ آپ کو بتائے کہ اس کی بھو میں کون مراد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں یہ تو صحیح ہے۔ تو یہ تو اقرار کر چکا ہے کہ تو نے برائی کی ہے اب کس کی ہے اس کو واضح کر۔ لیکن اس نے کسی کا ذکر نہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے برائی کرنے والے کو حد جاری فرمادی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۳ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمرو بن العاص کے متعلق خبر پہنچی جو مصر کے گورنر ہیں، انہوں نے قبیلہ نجیب کے ایک شخص جس کو قنبرۃ کہا جاتا تھا منافق کہہ کر پکارا۔ قنبرۃ گورنر کی شکایت لے کر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (گورنر مصر) کو لکھا: اگر تیرے اوپر گواہ مل گئے تو میں تجھے نوے کوڑے ماروں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ لوگوں نے عمرو بن العاص کے خلاف گواہی دیدی تو انہوں نے بھی اپنے قول کا اعتراف کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ آپ منبر پر کھڑے ہو کر اپنی بات کو جھٹلائیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے تعمیل کی پھر قنبرۃ کو اپنے اوپر اختیار دیا (کہ وہ کوڑے مار کر اپنا بدلہ لے لیں) لیکن قنبرۃ نے ان کو اللہ عزوجل کے لیے معاف کر دیا۔

۱۳۹۷۴ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو حد لگائی جس نے ایک آدمی کی ماں پر تہمت لگائی تھی حالانکہ اس کی وہ ماں زمانہ جاہلیت میں (اسلام سے پہلے) مر چکی تھی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۵ ابوسلمہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی کو اس کی ماں کے فحش کام پر عار دلانی جو اس کی ماں نے زمانہ جاہلیت میں کیا تھا۔ آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو شکایت کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس پر کوئی حد نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۹۷۶۔ یحییٰ بن مخرمہ سے مروی ہے کہ مخرمہ بن نوفل نے کسی آدمی کی ماں کے متعلق فحش بات کی اور کہا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں تیری ماں کے ساتھ خلوت گزینی کی تھی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: آئندہ اگر اس کے متعلق اس طرح تیرے بعد کسی نے کوئی فحش بات کی تو میں اس کو کوڑے ماروں گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۷۷۔ عبید اللہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس شخص کو کوڑے مارتے تھے جو اہل مدینہ کی عورتوں پر تہمت لگاتا تھا۔ السنن للبیہقی

۱۳۹۷۸۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا تو اپنی عورت کے ساتھ زنا اور بدکاری کے سوا اور کچھ کرتا ہی نہیں۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کی: اور بولا: اس نے مجھ پر تہمت لگائی ہے (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھ پر ایسی بات کی تہمت لگائی ہے جو تیرے لیے حلال ہے (حرام نہیں ہے ورنہ ہم اس پر حد تہمت جاری کرتے)۔

السنن للبیہقی

۱۳۹۷۹۔ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) معاویہ بن قرۃ وغیرہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو کہا: یا ابن شامۃ الوذیر (اے) شرم گاہوں کو سونگھنے والی یعنی زانیہ کے بیٹے! آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شکایت کی۔ گالی دینے والے نے کہا: میرا تو یہ یہ مطلب تھا۔ لیکن پھر بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم ارشاد فرمایا اور اس کو تہمت کی حد (اسی کوڑے) لگائی گئی۔

ابو عبید فی الغریب، السنن للدارقطنی

غلام پر حد تہمت کا بیان

۱۳۹۸۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک غلام پر (چالیس کوڑوں کی) حد لگائی جس نے ایک حر (آزاد) کو تہمت لگائی تھی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۸۱۔ یحییٰ بن ابی کثیر سے مروی ہے کہ مخرمہ نے بیان کیا کہ ایک عورت نے اپنی باندی کو تہمت لگائی اور بولی: اے زانیہ! حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس عورت سے پوچھا: کیا تو نے اس کو زنا کرتے دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں تو۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ قیامت کے دن تجھے لوہے کے گرز کے ساتھ اسی کوڑے مارے گی۔ الجامع لعبد الرزاق

تہمت کے متعلقات میں

۱۳۹۸۲۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے خفیہ شادی کر لی۔ پھر وہ اس عورت کے پاس آنے جانے لگا۔ آدمی کے پڑوسی نے اس کو دیکھ لیا۔ اور اس پر تہمت لگائی۔ آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی سے پوچھا: کیا تیری شادی پر گواہ ہیں؟ اس نے کہا: یا امیر المؤمنین! ایسا معاملہ تھا کہ میں اس کے گھر والوں کو مطلع نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تہمت لگانے والے سے حد معاف کر دی اور شادی کرنے والے کے متعلق فرمایا: اپنی عورتوں کی شرم گاہوں کو پا کداسن رکھو اور نکاح علی الاعلان (کھلے عام) کیا کرو۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۳۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے خفیہ شادی کی۔ ایک آدمی نے اس کو کہا: میں تجھے فلانی کے پاس آتا جاتا دیکھتا ہوں، تو اس کے ساتھ بدکاری میں ملوث ہے؟ اس نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو شکایت پیش کی اور عرض کیا وہ میری بیوی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے تہمت لگانے والے کو حد نہیں لگائی۔ ایک تو شادی کے خفیہ ہونے کی وجہ سے دوسرے تہمت حلال عورت کے ساتھ لگائی تھی نہ کہ حرام۔ السنن لسعید بن منصور

۱۳۹۸۴۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ (اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ ایک آدمی کے پاس کوئی یتیم لڑکی رہا کرتی تھی۔ آدمی کی بیوی کو خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں اس کا آدمی اس لڑکی سے شادی نہ کر لے۔ چنانچہ اس نے اپنی انگلی کے ساتھ لڑکی کا پردہ بکارت پھاڑ دیا اور اپنے شوہر کے سامنے اس پر الزام عائد کیا کہ اس نے زنا کیا ہے۔ لڑکی بولی تو جھوٹ بولتی ہے پھر اس نے اصل بات اس کے شوہر کو بتادی۔ آدمی نے یہ معاملہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ ان کے پاس ان کے فرزند اکبر حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حسن سے فرمایا: تم کیا کہتے ہو اس کے فیصلے کے بارے میں؟ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت پر حد (تہمت) لگائی جائے کیونکہ اس نے ایک (معصوم) لڑکی پر تہمت عائد کی اور اس کے ساتھ اس پر لڑکی کے مہر کا تاوان بھی لازم کیا جائے کیونکہ اس نے اس کا پردہ بکارت زائل کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

لو علمت الابل طحينا لطحنت وما طحنت الابل حينئذ.

اگر اونٹوں کو پینا آتا تو وہ پیٹے لیکن اونٹوں نے اس وقت کچھ نہیں پیسا۔

(واللہ اعلم بمراده) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ کے فیصلے کے ساتھ فیصلہ صادر فرما دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۹۸۵۔ عبد اللہ بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یوں نہ کہو اہل شام نے کفر کیا بلکہ کہو انہوں نے فسق و فجور کیا اور ظلم کیا۔ السنن للبیہقی

تعزیراً حاکم کو سزا دینے کا اختیار ہے

۱۳۹۸۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اگر ایک آدمی دوسرے کو اے کافر! اے خبیث! اے فاسق! اے گدھے! (وغیرہ) کہے تو اس پر کوئی مقرر حد نہیں بلکہ حاکم اپنی رائے کے ساتھ جو چاہے سزا دیدے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۹۸۷۔ عبد اللہ بن ابی حدرد (اسلمی) سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک انصاری کو گالی دی، اے یہودی! ان کو انصاری نے اے اعرابی! (اے دیہاتی!) کہا۔ پھر وہ انصاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گیا اور میرے متعلق شکایت کی۔ حضور ﷺ نے ان کو فرمایا: میرا خیال ہے تم نے بھی اس کو دوسرا کچھ کہہ لیا ہے۔ یعنی اعرابی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: حالانکہ وہ اعرابی نہیں ہے اور تم یہودی نہیں ہو۔ ابن عساکر

۱۳۹۸۸۔ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ انہوں نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اپنی نمازوں میں اپنے چہروں اور صفوں کو سیدھا رکھو۔ صدقہ خیرات کرو اور کوئی آدمی یوں نہ کہے: میرے پاس تھوڑا مال ہے، کوئی چیز میرے پاس نہیں ہے۔ بے شک تھوڑے مال والے کا صدقہ اللہ کے نزدیک زیادہ مال والے کے صدقے سے افضل ہے۔ اور کوئی شخص (کسی کے متعلق بات کرتے ہوئے) یوں نہ کہے: میں نے (کسی سے) سنا ہے، مجھے خبر ملی ہے۔ اللہ کی قسم! اس کو ایسی بات پر پکڑا جائے گا۔ خواہ وہ عہد نوح کے کسی فرد کے متعلق کچھ کہے۔ ابن عساکر

۱۳۹۸۹۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ پہلے لوگوں میں کوئی چور لایا جاتا تو اس کو امیر کہتا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ کہہ دے نہیں۔ کیا تو نے چوری کی ہے؟ بول: نہیں۔ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میرا خیال ہے عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے اچھڑکا نام ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما لیا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۹۰۔ محمد بن عبد الرحمن بن ثوبان سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر چور، زانی اور شرابی پر پردہ ڈالنے کے لیے مجھے اپنے کپڑے کے سوا کوئی کپڑا نہ ملے تو میں اپنا کپڑا اس پر ڈال دوں گا (اور حتی الوسع اس کی پردہ پوشی کروں گا)۔

الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۹۹۱۔ عن الزہری عن زید بن الصلت سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی آدمی کو حدود اللہ میں

سے کسی حد پر دیکھوں تو میں اس کو حد جاری نہیں کروں گا (کیونکہ اکیلے آدمی کی شہادت پر حد جاری نہیں ہوتی) اور دوسرے کسی کو بھی اس پر مطلع ہونے کے لیے بلاؤں گا نہیں تاکہ وہ میرے ساتھ مل لے (اور دو گواہوں کا نصاب پورا کر دے)۔ الخرائط فی مکارم الاخلاق، السنن للبیہقی ۱۳۹۹۲ اشیاخ (کئی بزرگوں) سے منقول ہے کہ مہاجر بن ابی امیہ جو یامہ کے امیر تھے ان کے پاس دو گواہ عورتوں کا مسئلہ اٹھایا گیا۔ ایک نے گانے کے دوران نبی اکرم ﷺ کو سب و شتم کی (گالی دی) تھی۔ مہاجر نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا اور اس کے سامنے کے چار دانت نکلوا دیئے۔ اسی طرح دوسری عورت جس نے گانے میں مسلمانوں کی ہجو (برائی) کی تھی۔ مہاجر بن ابی امیہ نے اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیا اور سامنے کے صرف دو دانت نکلوا دیئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہاجر کو لکھا: مجھے اس عورت کی خبر ملی ہے جس نے آپ ﷺ کو گالی دی تھی اور تم نے اس کو جو سزا دی اگر مجھے پہلے علم ہو جاتا تو میں تم کو اس عورت کے قتل کرنے کا حکم دیتا۔ کیونکہ انبیاء کی حد۔ ان کو گالی دینے کی سزا عام لوگوں کو گالی دینے کی طرح نہیں عام حدود کی طرح نہیں ہیں۔ اور جو مسلمان ایسا کرے وہ مرتد ہے، یا پھر وہ کوئی معاہدہ (ذمی) ہے یا وہ بخاری غادر (کافر ملک کا کافر، دھوکہ باز) ہے۔ اور جس عورت نے مسلمانوں کی برائی کی ہے اگر وہ اسلام کا دعویٰ کرنے والوں میں سے ہے تو اس کو سزا دی جائے لیکن تم نے جو مسئلہ کیا ہے (اس کے جسم کا ناس کیا ہے) اس سے کم۔ اگر وہ کافر ذمی ہے تو میری عمر کی قسم اتم نے اس کے شرک سے تو گذر کیا جو اس سے بڑا گناہ ہے (تو) اس چھوٹے گناہ سے کیوں درگزر نہ کیا۔ اگر مجھے آئندہ ایسی کوئی شکایت ملی جیسی تم نے دوسری عورت کو سزا دی ہے تو میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔ قصاص کے سوا لوگوں کو مسئلہ کرنے سے احتراز کرو کیونکہ وہ گناہ ہے اور نفرت انگیز ہے۔ سیف فی الفتوح

۱۳۹۹۳ یزید الضحیٰ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو رجم (سنگسار) کیا۔ ایک آدمی نے اس پر لعنت کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: رک جا۔ پھر اس نے لعنت کی بجائے اس کے لیے استغفار کیا تب بھی آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رک جا۔ ابن جریر کلام: یہ روایت درست نہیں ہے کیونکہ اس کا ناقل یزید الضحیٰ ہے جو اہل نقل و حجت میں غیر معروف ہے اور دین کا حکم مجہولوں کی نقل کردہ روایات سے ثابت نہیں ہوتا۔

۱۳۹۹۴ ابوالشعثاء سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شرحبیل بن السمط کو مسلمۃ دون المدائن (مدائن) کے سرحدی علاقے پر گورنر بنایا۔ شرحبیل نے ان کو خطبہ دیا اور فرمایا:

اے لوگو! تم شراب والی سرزمین میں ہو جہاں فحاشی اور عورتیں زیادہ ہیں۔ پس جو تم میں سے کسی حد (سزا) کا مرتکب ہو جائے وہ ہمارے پاس آئے ہم اس پر حد جاری کریں گے۔ کیونکہ یہ اس کے لیے باعث طہور (پاکیزگی) ہے۔

یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: میں تیرے لیے یہ بات جائز قرار نہیں دیتا کہ تو لوگوں کو حکم کرے کہ وہ اللہ کے پردہ کو پھاڑیں جو اللہ نے ان پر ڈھانپا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، ہناد، ابن عساکر

۱۳۹۹۵ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ ایک شخص پر حد لازم ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق کہا گیا کہ وہ تو مریض ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ کوڑوں کے نیچے جان دیدے یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ میں اللہ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ میں نے حدود اللہ میں سے کسی حد کو ضائع کیا ہو۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے حکم دیا اور اس کو کوڑے مارے گئے۔ ابن جریر

۱۳۹۹۶ خلید سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: میں ایک حد کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو فرمایا: تم اس سے پوچھو، وہ حد کس چیز کی ہے؟ لیکن اس شخص نے لوگوں کو کچھ نہیں بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو مارو حتیٰ کہ یہ خود ہی انکار کر دے۔ مسند

۱۳۹۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی برائے عمل کیا پھر اس پر حد جاری ہو گئی تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۳۹۹۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے باندی کی حد کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: باندی نے اپنے سر کی چادر دیوار کے پیچھے پھینک دی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، ابو عیید فی الغریب، ابن جریر

۱۳۹۹۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو حد بھی نازل فرمائی ہے اس کا مرتکب پر اجراء اس کے لیے باعث کفارہ ہے جس طرح قرض کے بدلے قرض چکایا جاتا ہے۔ ابن جریر

۱۴۰۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب آپ نے ہمدانیہ کو رجم کروادیا تو فرمایا: اس کی سزا تو بس یہی تھی جو دنیا میں اس پر گذر چکی۔ اب اس گناہ کے بدلے اس پر کوئی سزا نہ ہوگی۔ آخرت میں۔ ابن جریر

۱۴۰۰۱ میسرۃ بن ابی جمیل، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ایک باندی نے بدکاری کر لی۔ آپ علیہ السلام نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کو کوڑے ماروں۔ میں نے دیکھا تو ابھی اس کا نفاس کا خون رکنا نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ اپنے خون میں ہے ابھی پاک نہیں ہوئی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب وہ پاک ہو جائے تو اس پر حد قائم کر دینا نیز ارشاد فرمایا: اپنے غلام باندیوں پر بھی حدود جاری کیا کرو۔ ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۰۰۲ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی پر حد قائم کی۔ لوگ اس کو گالی دینے اور لعن طعن کرنے لگے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کے گناہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۰۳ عبداللہ بن معقل سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حد جاری فرمائی تو جلاوٹ کو کوڑے زائد کر دیئے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو جلاوٹ سے بدلا دلوایا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۰۴ خزیمہ بن معمر الانصاری سے مروی ہے کہ ایک عورت کو عہد رسول اللہ ﷺ میں سنگسار کر دیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہے اور اس کو اس حالت کے علاوہ (اچھی حالت) پر اٹھایا جائے گا۔ ابو نعیم

۱۴۰۰۵ عن مجاہد قال: اذا أصاب رجل رجلاً لا يعلم المصاب من أصابه فاعترف له المصیب فهو كفارة للمصیب۔ ابن عساکر

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: جب کوئی کسی کو مصیبت پہنچائے اور مصیبت زدہ کو معلوم ہو نہ ہو کہ کس نے اس کو مصیبت پہنچائی ہے تو اگر مصیبت پہنچانے والا اپنے جرم کا اعتراف کر لے تو یہ اس کے لیے باعث کفارہ ہوگا۔ ابن عساکر

۱۴۰۰۶ یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں حد کا مرتکب ہو چکا ہوں۔ مجھ پر حد جاری کیجئے۔ حضور ﷺ نے کوڑہ منگوایا۔ چنانچہ ایک نیا کوڑا لایا گیا جس کا پھل بھی (نیا) تھا۔ آپ نے فرمایا: اس سے ہلکے کر آؤ۔ پھر ایک کوڑا جس کا پھل بالکل ٹوٹا پھوٹا تھا لایا گیا۔ آپ نے فرمایا نہیں: اس سے کچھ اوپر کوڑا لاؤ۔ چنانچہ ایک درمیانہ کوڑا لایا گیا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور اس کے ساتھ اس کو مارا گیا۔ پھر آپ علیہ السلام منبر پر چڑھے آپ کے چہرے پر غصہ کے آثار تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تم پر فحش کاموں کو حرام کر دیا ہے، کھلے ہوں یا پوشیدہ، پس جوان میں سے کسی کا مرتکب ہو جائے وہ اللہ کے پردے کو اسی پر پڑا رہنے دے کیونکہ جو اس پردہ کو اٹھا کر ہمارے پاس آیا ہم اس پر حد قائم کر دیں گے۔ مصنف عبدالرزاق

کتاب الحضانه.....من الحروف الحاء

بچے کی پرورش.....قسم الافعال

۱۴۰۰۷..... اس (بچی) کو اس کی خالہ کے سپرد کرو۔ بے شک خالہ بھی ماں کی جگہ ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۰۰۸..... خالہ ماں کی جگہ ہے۔ السنن للبیہقی، الترمذی عن البراء، ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... الاثنان ۶۸۹۔

۱۴۰۰۹..... اے لڑکے: یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں۔ اب جس کا چاہے تو ہاتھ تھام لے۔

النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۴۰۱۰..... اس کو اس کی خالہ کے سپرد کرو بے شک خالہ ماں ہے۔ مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۱..... عورت اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ (دو عری) شادی نہ کرے۔ الدارقطنی فی السنن عن ابن عمرو

کتاب الحوالہ

قرض کی ادائیگی دوسرے کے حوالے کرنے کا بیان

من قسم الاقوال

۱۴۰۱۲..... مالدار (مقروض) کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب (وصولی) کے لیے (غریب مقروض) تجھے کسی مالدار کا حوالہ دے تو قبول کر لے (اگر وہ مالدار ادا کرنے پر رضامند ہو)۔

۱۴۰۱۳..... مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ جب تم میں سے کسی قرضدار کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کو قبول کرے۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۴۰۱۴..... ظلم و ستم میں سے ہے، مالدار کا ٹال مٹول کرنا اور تم میں سے کسی کو جب کسی مالدار پر حوالے کیا جائے تو وہ مالدار کی پیروی کرے (اور لوگوں میں بڑا جھوٹا انگریز ہے)۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۵..... مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو وہ اس کا حوالہ قبول کر لے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۶۔ ادائیگی میں ٹال مٹول ظلم ہے اور اگر کسی کو کسی مالدار کا حوالہ دیا جائے تو وہ اس کی پیروی کرے۔

الجامع لعبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۷۔ مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تجھے کسی مالدار کے پیچھے لگایا جائے تو اس کے پیچھے لگ جا اور دوسو دے ایک سو دے میں نہ کر۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن عمر

۱۴۰۱۸۔ مالدار کا ٹال مٹول کرنا (اور ادائیگی قرض نہ کرنا) ظلم ہے۔ اور جب کوئی تجھے کسی مالدار کے حوالے کرے (کہ میرا قرض اس سے

وصول کر لے) تو اس کو قبول کر لے۔ اور قیدی حاملہ عورتوں کے قریب نہ بٹھو جب تک کہ وہ بچہ نہ جن لیں۔ اور پھلوں میں بیج سلم نہ کرو حتیٰ کہ وہ

آفات سے محفوظ نہ ہو جائے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۰۱۹۔ ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جس کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے وہ قبول کر لے۔ مصنف عبدالرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الحضانۃ

پرورش کا بیان من قسم الافعال

۱۴۰۲۰۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) عکرمۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (اپنے سابق شوہر) عمر کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں شکایت کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اپنی اس بیوی کو طلاق دے چکے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمر کو فرمایا: یہ (عورت) زیادہ نرم، مہربان، شفیق اور محبت گسار ہے اور یہ اپنی اولاد کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے یا وہ بچہ بڑا نہ ہو جائے پھر وہ خود اپنے لیے تم میں سے کسی ایک کو پسند کرے گا۔ مصنف عبدالرزاق

۱۴۰۲۱۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کی ماں اپنی انصاری بیوی کو طلاق دیدی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات کی تو وہ اپنے بیٹے کو اٹھائے ہوئے تھیں اور بیٹے کا دودھ چھڑا بجی تھیں اور وہ چلنے پھرنے بھی لگا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچہ کو ماں سے چھیننا چاہا اور بولے: میں اپنے بیٹے کا زیادہ حقدار ہوں۔ آخر دونوں اپنا فیصلہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بچے کا فیصلہ ماں کے حق میں کر دیا اور فرمایا: ماں کی خوشبو، اس کی گرمی اور اس کا بستر بچے کے لیے تم سے زیادہ بہتر ہے۔ جب تک کہ وہ جوان نہ ہو جائے اور اپنے لیے تم میں سے کسی کو پسند نہ کر لے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۴۰۲۲۔ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کو اس کی نانی کے ساتھ دیکھا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) اس کو چھیننے کے لیے لپکے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ایسا کرتے دیکھ لیا اور فرمایا: رک جاؤ، رک جاؤ، یہ تم سے زیادہ اس کی حقدار ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (پیچھے ہٹ گئے اور انہوں) نے ہٹ کر کوئی جواب نہ دیا۔

موطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۴۰۲۳۔ زید بن اسحاق سے مروی ہے، وہ حارثہ الانصاری سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عاصم کا قضیہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیٹے کا فیصلہ اس کی ماں کے حق میں دیدیا اور پھر ارشاد فرمایا: میں

نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ کوئی عورت اپنی اولاد سے جدائی (کے کم) میں نہ ڈالی جائے۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۲۴۔ ابوال زنا سے مروی ہے اور وہ ان فقہاء سے روایت کرتے ہیں جو اہل مدینہ کے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ فقہاء کرام فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمر بن الخطاب کے بیٹے عاصم کی پرورش کے مسئلہ میں بچے کے باپ کے بجائے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا جبکہ اس وقت بچے کی ماں زندہ تھیں لیکن وہ (دوسری) شادی شدہ تھیں۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۲۵ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ام عاصم کو طلاق دیدی۔ عاصم کی نانی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فیصلہ دائر کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بچے کی نانی کے حق میں فیصلہ دیا کہ وہ بچے کی پرورش کریں اور نان نفقہ (بچے کا) عمر کے ذمہ ہوگا اور فرمایا وہ بچے کی زیادہ حقدار ہیں۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۲۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بچہ کا قضیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہے گا جب تک کہ وہ بولنے نہ لگ جائے پھر وہ دونوں میں سے جس کو چاہے پسند کرے۔

۱۴۰۲۷ ابو الولید سے مروی ہے کہ چچا اور ماں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بچے کا قضیہ پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بچے کو فرمایا: تو اپنی ماں کے ساتھ بھوکا رہے تیرے لیے اپنے چچا کے ساتھ خوشحالی میں رہنے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۰۲۸ عبدالرحمن بن غنم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لڑکے کو اس کی ماں اور اس کے باپ کے درمیان اختیار دیا۔

الشافعی فی القدییم

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی پرورش

۱۴۰۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جب مکہ سے نکلے تو ہمارے پیچھے بنت حمزہ رضی اللہ عنہا یام عیال اے چچا! اے چچا! پکارتی ہوئی پیچھے چلی آئی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور فاطمہ کے حوالے کر دیا اور کہا کہ لو اپنے چچا (حمزہ) کی بیٹی کو سنبھالو۔ جب ہم مدینہ پہنچ گئے تو اس کے بارے میں ہمارا جھگڑا ہوا میرا، جعفر (طیار بن ابی طالب) کا اور زید بن حارثہ کا۔ جعفر بولے: میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے ہاں ہے۔ زید بولے: یہ میرے (اسلامی) بھائی کی بیٹی ہے۔ میں نے کہا: میں نے اس کو پکڑا ہے اور یہ میرے چچا (حمزہ) کی بیٹی ہے۔ آخر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جعفر تو شکل اور عادات میں میرے مشابہ ہے اور اے زید! تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے اور تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔ لیکن لڑکی اپنی خالہ کے پاس بہتر ہے۔ کیونکہ خالہ والدہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن جریر، وصحاح ابن حبان، مستدرک الحاکم

فائدہ: لڑکی کا چچا چچا کہنا معروف عادت کے مطابق تھا۔ ان کے والد اس سے قبل جنگ احد میں شہید ہو چکے تھے۔ اور وہ حضرت علی، حضرت جعفر اور حضور ﷺ کے چچا حمزہ کی بیٹی تھی۔ اگر رشتہ یہاں تک موقوف رہتا تو آپ ﷺ کو اس سے شادی کرنا چاہئے ہوتا لیکن تو بیہ نامی ایک باندی نے آپ ﷺ کو اور حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کو دودھ پلایا تھا جس کی وجہ سے یہ لڑکی آپ کی بیٹی ثابت ہوئی۔

۱۴۰۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زید بن حارثہ مکہ کی طرف نکلے تو بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو ساتھ لے کر آئے۔ جعفر بن ابی طالب نے فرمایا: اس کو میں رکھوں گا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ ایک تو یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور (بڑی وجہ یہ ہے کہ) اس کی خالہ میری بیوی ہے۔ اور خالہ ماں ہے اس وجہ سے وہ اس کی زیادہ حقدار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور میرے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ہے، میں اپنی آواز بلند کر رہا تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ نکلنے سے قبل میری دلیل سن لیں۔ زید بولے: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں میں اس کے پاس سفر کر کے گیا اور اس کو لے کر آیا۔ آخر رسول اللہ ﷺ اپنے گھر سے نکلے اور پوچھا تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ حضرت علی فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ میرے ہاں بنت رسول اللہ ﷺ ہے، یہ اس کے پاس رہے تو دوسروں کے پاس رہنے سے کہیں زیادہ اس کے لیے بہتر ہے۔ جعفر رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! میں اس کا زیادہ حقدار ہوں یہ میرے چچا کی بیٹی ہے اور اس کی خالہ میرے گھر ہے۔ اور خالہ بھی ماں ہوتی ہے اور وہ دوسروں کی نسبت اس کی

زیادہ حقدار ہے۔

زید رضی اللہ عنہ بولے: یا رسول اللہ! بلکہ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، میں اس کے پاس سفر کر کے گیا سفر کی مشقت اٹھائی اور اپنا مال خرچ کیا لہذا میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس مسئلہ اور دوسرے مسئلہ کا فیصلہ کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب آپ نے دوسرے مسئلے کا ذکر فرمایا تو میں نے کہا ضرور ہمارے اونچے بولنے کے متعلق قرآن نازل ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے زید بن حارثہ! تو میرا مولا ہے اور اس لڑکی کا مولا ہے۔ زید بولے: یا رسول اللہ! میں اس پر راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے جعفر! تو شکل و صورت اور اخلاق و عادات میں میرا مشابہ ہے، نیز تو اس شجرہ سے تعلق رکھتا ہے جس سے میری پیدائش ہوئی ہے۔ جعفر نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: اے علی! تو میرا صفی (خالص دوست) میری آرزو ہے، تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن لڑکی کے لیے میں جعفر کے پاس چھوڑنے پر راضی ہوں کیونکہ وہاں وہ اپنی خالہ کے پاس رہے گی اور خالہ ماں ہے۔ پھر سب نے کہا: ہمیں قبول ہے یا رسول اللہ!

العذنی، الزار، ابن جریر، مستدرک الحاکم، مسلم

۱۴۰۳۱ عمارۃ بن ربیعہ الجرمی سے مروی ہے کہ (میرے بچپن میں) میری ماں نے میرے بارے میں میرے چچا کے خلاف حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں قضیہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خود مجھ سے دریافت فرمایا: تیری ماں تجھے پسند ہے یا تیرا چچا؟ میں نے کہا: ناں۔ آپ نے تین مرتبہ سوال کیا کیونکہ وہ ہر چیز میں تین بار کو پسند کرتے تھے۔ میں نے بھی ہر بار یہی جواب دیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: تو اپنی ماں کے ساتھ جاسکتا ہے۔ پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا: جب یہ بھی تیری عمر تک پہنچ جائے تو اس کی بھی مرضی پوچھی جائے گی جس طرح تیری مرضی پوچھی گئی۔ عمارۃ فرماتے ہیں: میں اس وقت (چھوٹا) لڑکا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۰۳۲ عمارۃ الجرمی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے میری ماں اور میرے چچا کے درمیان اختیار دیا، پھر میرے چھوٹے بھائی کے متعلق فرمایا: یہ بھی جب اس عمر کو پہنچے گا اس کو بھی اسی طرح اختیار ملے گا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۳۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمارۃ بنت حمزہ بن عبدالمطلب اور ان کی ماں سلمہ بنت عمیس مکہ میں تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینے تشریف لے آئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم ﷺ سے بات چیت کی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اپنے چچا کی یتیم بیٹی کو شترکین کے درمیان کیوں چھوڑ دیا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وہاں سے ان کو نکال لانے سے منع نہ فرمایا۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے بات چیت کی۔ زید رضی اللہ عنہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے وصی تھے (یعنی وہ زید رضی اللہ عنہ) کو اپنے بعد اپنا پیچھے کا نگہبان مقرر کر گئے تھے چونکہ نبی اکرم ﷺ نے جب مہاجرین اور انصاریوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا اس وقت حمزہ اور زید کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میں اس کا زیادہ حقدار ہوں، وہ میرے بھائی کی بیٹی ہے جعفر نے یہ سنا تو وہ بولے: خالہ ماں ہوئی ہے اور اس لیے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کیونکہ اس کی خالہ اسماء بنت عمیس میرے ہاں ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اپنی بیٹی کی بیٹی کے بارے میں بتاتا ہوں، میں اس کو شترکین کے درمیان سے نکال کر لایا ہوں اور اس سے قریب ترین نسب اور رشتہ داری تم سے زیادہ میری ہے اس وجہ سے میں اس کا زیادہ حقدار ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان فیصلہ کرتا ہوں۔ اے زید! تو اللہ اور اس کے رسول کا مولا (دوست) ہے۔ اور اے علی! تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے اور اے جعفر! تو میرا اہم شکل اور ہم اخلاق ہے اور اے جعفر! تو اس کو رکھنے کا زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس کی خالہ تیرے پاس ہے۔ اور کسی عورت سے اس کی خالہ کے ہوتے ہوئے یا چھو بھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہیں کیا جاسکتا۔ یعنی جب کسی کے عقد میں پہلے سے خالہ یا چھو بھی ہو تو ان کی بھانجی یا بیٹی سے اس آدمی کا نکاح جائز نہیں چنانچہ آپ ﷺ نے عمارۃ کا فیصلہ جعفر کے حق میں دیدیا۔

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ خوش سے اٹھے اور حضور کے قریب ایک پاؤں کھڑا کر کے دوسرے پر چکر کاٹنے لگے، حضور ﷺ نے پوچھا: اے جعفر! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا: بھانجی جب کسی سے خوش ہوتا تھا تو اٹھ کر اس کے گرد اس طرح چکر کاٹتا تھا۔

پھر نبی اکرم ﷺ کو کہا گیا کہ آپ اس سے شادی فرمائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سلمۃ بن ابی سلمہ سے لڑکی کی شادی کر دی۔ نبی اکرم ﷺ سلمہ کو فرمایا کرتے تھے سلمۃ کما گیا۔ ابن عساکر روایت کے تمام راوی سوائے واقدی کے ثقہ ہیں۔

پرورش ماں کا حق ہے

۱۴۰۳۴ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی۔ پھر اس سے بچہ چھیننے کا ارادہ کیا۔ وہ عورت نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور بولی: یا رسول اللہ! میرا پیٹ اس بچے کے لیے برتن بنارہا (اب) میرے پستان اس کے لیے مشکیزہ ہیں۔ جن سے یہ سیر ہوتا ہے اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ چاہتا ہے کہ اس کو مجھ سے چھین لے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فرمایا: تو یہی اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک کہ شادی نہ کر لے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۰۳۵ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت اپنے بیٹے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا شکم میرے بیٹے کے لیے برتن ہے، میرے پستان اس کے لیے مشکیزے ہیں اور میری گود اس کے لیے پناہ گاہ ہے۔ لیکن اس کا باپ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اس عورت کو فرمایا: تو اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک شادی نہ کرے۔

عمر بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عاصم بن عمر کے متعلق بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ اس کی ماں اس کی زیادہ حقدار ہے جب تک وہ دوسرا نکاح نہ کرے۔ ابن جریر

۱۴۰۳۶ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ماں اور باپ اپنے بیٹے کے بارے میں جھگڑتے ہوئے نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عورت نے آپ ﷺ سے عرض کیا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، یہ شخص میرے بیٹے کو لے جانا چاہتا ہے، حالانکہ یہ مجھے ابو عبیدہ کے کنوئیں سے پانی لا کر دیتا ہے اور میرے دوسرے کام کرتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دونوں قرعہ اندازی کر لو۔ مگر شوہر بولا: یا رسول اللہ! میری اولاد کے بارے میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے؟ تب آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! دیکھ! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے (جس کا چاہے ہاتھ تھام لے) لڑکے نے ماں کا ہاتھ تھام لیا اور ماں اس کو لے کر چلی گئی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۰۳۷ عبد الحمید الانصاری اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں، اس کے دادا اسلم (مسلمان ہو چکے تھے) لیکن ان کی بیوی نے اسلام لانے سے انکار کر دیا ان کا بیٹا ابھی چھوٹا تھا جو ابھی سن بلوغت کو نہ پہنچا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے باپ کو ایک طرف بٹھایا اور ماں کو دوسری طرف پھر لڑکے کو اختیار دیا اور ساتھ میں دعا کی اے اللہ! اس کو سیدھی راہ سمجھا۔ چنانچہ لڑکا اپنے والد کی طرف چلا گیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۰۳۸ عبد الحمید بن سلمۃ اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ اس کے والدین نے نبی اکرم ﷺ کے دربار میں اپنا جھگڑا پیش کیا ایک مسلمان تھا دوسرا کافر۔ آپ ﷺ نے لڑکے کو اختیار دیا اور کافر کی طرف لوٹا دیا ساتھ میں دعا کی: اے اللہ! اس کو ہدایت دے۔ چنانچہ لڑکا خود ہی مسلمان کی طرف متوجہ ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے بھی مسلمان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

کتاب الحوالہ

من قسم الافعال..... من جمع الجوامع

۱۴۰۳۹ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حوالہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: مقروض نے قرضدار کو جس مالدار کے حوالے کیا ہے اگر وہ مال منول سے کام لے تو وہ واپس اصل مقروض کے پاس نہ آئے گا لایہ کہ یہ مالدار بالکل مفلس ہو جائے یا مر جائے۔ مصنف عبد الرزاق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف الخاء

کتاب الخلافة مع الامارة خلافت اور امارت کا بیان

اس کتاب میں قسم الافعال کو ایک مصلحت کے تقاضے کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے۔

پہلا باب خلفاء کی خلافت میں

خلافت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

نوٹ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت، عادات اور سیرت کا کچھ حصہ حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں ذکر کیا ہے۔ جبکہ ان کے خطبات اور مواعظ کو حرف المیم کی کتاب المواعظ میں ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۴۰ (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) ام ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے ابوبکر! جب آپ میرے گے تو آپ کا وارث کون بنے گا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری اولاد اور میرے گھر والے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا بات ہے کہ ہمارے بجائے آپ رسول اللہ ﷺ کے وارث بن گئے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بنت رسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کا وارث نہیں ہوا سونے میں، چاندی، بکری میں، اونٹ میں، گھر میں، زمین میں، غلام میں اور نہ کسی طرح کے مال میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر کیا وجہ ہے کہ اللہ کا وہ خالص حصہ جو اللہ نے ہمارے لیے مقرر کیا تھا وہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی جب تک زندہ ہوتا ہے اس کے اہل و عیال کو (اللہ کے عطا کردہ اس مال میں سے) کھلایا جاسکتا ہے اور جب نبی کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ رزق اس کے اہل و عیال سے اٹھالیا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: یہ (مال) تو محض کھانا ہے جو اللہ نے مجھے کھلایا ہے جب میں مر جاؤں گا تو یہ مال مسلمانوں کے درمیان تقسیم ہو جائے گا۔ الطہات لابن سعد

۱۴۰۴۱ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (خلافت کی بیعت لیتے وقت) فرمایا تھا: کیا میں اس (خلافت) کا لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ میں سب سے پہلے اسلام لایا، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں، کیا میں فلاں شرف کا حامل نہیں؟ الترمذی، مسند الزبیر، ابن حبان، ابونعیم فی المعرفة، ابن مندہ فی غرائب شعبہ، السنن لسعید بن منصور، ابن ابی داؤد کلام: اخرجہ الترمذی، کتاب المناقب باب فی مناقب ابی بکر وعمر رقم ۳۶۶۷۔ وقال غریب، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۰۴۲ عبدالملک بن عمیر روایت کرتے ہیں رافع الطائی سے رافع غزوۃ ذات السلاسل میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے رفیق اور

ساتھی تھے۔ رافع کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ان کے ہاتھ پر ہونے والی بیعت کے بارے میں سوال کیا کہ اس وقت کو نے کیا کیا کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وہ ساری تفصیل سنائی جو اس وقت انصار نے کہا اور ابوبکر نے ان کو جواب دیا، انصار کی عمر بن خطاب کے ساتھ جو بات چیت ہوئی اور جس طرح عمر بن خطاب نے انصار کو میری امامت کا قائل کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الوفا ابوبکر کو آگے کر دیا تھا۔ آخر ان تمام باتوں کو سن سمجھ کر انصار نے میری بیعت کر لی اور میں نے بھی ان کی بیعت کو قبول کر لیا۔ مجھے خوف تھا کہ کہیں ایسا کوئی فتنہ رونما نہ ہو جس کے بعد ارتداد (کی فضاء) ہو جائے۔ مسند احمد

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مذکورہ روایت کی اسناد حسن ہے۔ حافظ ابن حجر اپنی اطراف میں فرماتے ہیں: اس روایت کو ابوبکر الاسماعیلی نے مسند عمر میں ابوبکر و عمر کے ترجمہ کے تحت روایت کر دیا ہے۔

دین کی حفاظت کے لئے بار خلافت قبول کی

۱۴۰۴۳ طارق بن شہاب، رافع بن ابی رافع سے روایت کرتے ہیں کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت کے لیے چن لیا تو رافع کہتے ہیں: میں نے کہا: یہ تو وہی شخص ہیں جنہوں نے مجھے نصیحت کی تھی کہ میں کبھی دو آدمیوں پر امیر بننا بھی قبول نہ کروں گا۔ چنانچہ میں مدینہ پہنچا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور پوچھا: اے ابوبکر! آپ مجھے جانتے ہیں؟ فرمایا: اچھی طرح۔ میں نے عرض کیا: آپ کو یاد ہے آپ نے مجھے کس وقت نصیحت کی تھی کہ میں آدمیوں پر بھی امیر نہ ہوں؟ حالانکہ اب آپ پوری امت کی امارت قبول کر رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو چکی ہے اور لوگوں کو زمانہ کفر سے نکلے زیادہ وقت نہیں ہوا اس لیے مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ اسلام سے منحرف نہ ہو جائیں اور باہم انتشار کا شکار نہ ہو جائیں۔ اس لیے میں ناپسندیدگی کے باوجود اس میدان میں اترا ہوں اور وہ بھی اپنے ساتھیوں کے مسلسل اصرار کے ساتھ۔

رافع فرماتے ہیں: آپ مجھے اس طرح اپنے اعذار گنواتے رہے حتیٰ کہ میں نے ان کا عذر قبول کر لیا۔ ابن راہویہ، العدنی، البغوی، ابن خزمہ ۱۴۰۴۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنالیا گیا تو عباس رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ کا آپس میں کچھ ایسی چیزوں (زمینوں کی زمینداری) میں جھگڑا ہوا جو رسول اللہ ﷺ اپنے اہل بیت ازواج مطہرات کے لیے چھوڑ گئے تھے (دونوں حضرات چاہتے تھے کہ یہ زمین باغ وغیرہ دونوں کے درمیان تقسیم ہو جائیں اور جھگڑا رافع ہو جائے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو چیز رسول اکرم ﷺ اس طرح چھوڑ گئے ہیں کہ آپ نے ان کو حرکت نہیں دی تو میں بھی ان کو حرکت نہیں دے سکتا۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہو گئے یہ دونوں بزرگ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اپنا قضیہ لے کر پیش خدمت ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی وہی جواب دیا کہ جس چیز کو پہلے کسی نے حرکت نہیں دی میں بھی اس کو حرکت نہیں دے سکتا۔ پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے یہ دونوں حضرات پھر اپنا قضیہ ان کے پاس بھی لے کر حاضر ہوئے (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) خاموش ہو گئے اور اپنا سر جھکا لیا (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں: مجھے خطرہ ہوا کہ کہیں عثمان رضی اللہ عنہ کو غصہ نہ آجائے اس لیے میں نے اپنے والد عباس کے شانے پر ہاتھ مارا اور عرض کیا: ابا جان! آپ کو قسم ہے کہ آپ یہ معاملہ بالکلیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر کے خود سبکدوش ہو جائیں۔ چنانچہ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے سارا معاملہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ مسند احمد، مسند البزار

روایت حسن الاسناد ہے۔

فائدہ: یہ واقعہ باغ فدک وغیرہ کا ہے۔ ملحوظ رہے کہ یہ دونوں حضرات اس کی پیداوار کو نبی ﷺ کے طرز پر آپ ﷺ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت کے درمیان تقسیم فرماتے تھے۔ دونوں کا تنازعہ نگہداشت کرنے کا تھا ملکیت کا نہ تھا۔ اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ بعد میں تنہا دے دار بن گئے تھے تو یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ تنہا اس کے مالک تھے بلکہ وہ اس کی دیکھ بھال کے ذمہ دار تھے۔ اور پیداوار کو اسی سابق طرز پر تقسیم

فرماتے تھے۔

۱۴۰۴۵۔ عاصم بن کلیب سے مروی ہے کہ مجھے نبی تیم قریش کے ایک شیخ نے بیان کیا، انہوں نے فلاں فلاں کر کے چھ یا سات قریشی شیوخ کے نام گنوائے جن میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی شامل تھے، فرمایا کہ ان سب حضرات نے مجھے یہ قصہ بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھے کہ حضرت علی اور عباس رضی اللہ عنہما تیز تیز بولتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بٹھر جا اے عباس! مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہہ رہے ہو تم کہنا چاہتے ہو کہ (حضور ﷺ) میرے بھائی کے بیٹے ہیں اس لیے ان کا آدھا مال میرا ہے۔ اور اے علی! تم جو کہنا چاہتے ہو وہ بھی مجھے معلوم ہے تم کہنا چاہتے ہو کہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے گھر ہے اور نصف مال اسی کا ہے۔ یہ مال پہلے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ آپ اس مال کو کیسے صرف کرتے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام کے بعد والی بنے، انہوں نے بھی اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے طرز عمل کے مطابق عمل کیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں والی بنا اور میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس مال میں رسول اللہ ﷺ کے عمل اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عمل کے مطابق عمل کروں گا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے قسم کھائی کہ وہ سچ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: نبی کسی کو اپنا وارث بنا کر نہیں جاتے، ان کی میراث تو فقراء اور مساکین مسلمانوں کے لیے ہوتی ہے۔ نیز مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا اور انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ سچ بیان کر رہے ہیں کہ کوئی نبی اس وقت تک نہیں مرتا جب تک اس کی امت میں سے کوئی اس کی امامت نہ کر لے۔ اور یہ مال رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں میں ہوا کرتا تھا اور ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ آپ اس میں کس طرح تصرف کرتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی و عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

اگر تم دونوں چاہتے ہو کہ اس مال میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے تصرف کے مطابق تصرف کرتے رہو تو میں یہ مال تم کو سپرد کر دیتا ہوں۔

راوی کہتے ہیں: چنانچہ یہ سن کر دونوں حضرت چلے گئے۔ پھر بعد میں دونوں آئے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مال علی کو دے دو میرا دل اس سے خوش ہے۔ مسند احمد

۱۴۰۴۶۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی وفات کے ایک مہینے بعد کا ذکر ہے، میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ آپ کو کوئی قصہ یاد آیا تو لوگوں میں منادی کرادی: الصلاة جامعہ۔ خطبہ سننے کے لیے جمع ہو جاؤ۔

اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا یہ پہلا خطبہ تھا جو انہوں نے مسلمانوں کے بیچ میں ارشاد فرمایا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو ایک منبر جو آپ کے لیے بنایا گیا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس پر کھڑے ہوئے اور پہلا خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے خدا کی حمد و ثناء بجالائے پھر فرمایا:

اے لوگو! میری تمنا ہے کہ اس خلافت پر میرے سوا کوئی اور متمکن ہو جاتا، کیونکہ تم مجھے بالکل نبی کے طریقے پر گامزن دیکھنا چاہو گے تو

میں اس کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ وہ تو شیطان سے محفوظ تھے اور اس کے علاوہ وحی کے ساتھ بھی ان کی مدد کی جاتی تھی۔ مسند احمد

۱۴۰۴۷۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قبیلہ انس کی ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جس کا نام زینب تھا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے۔ آپ نے پوچھا: یہ بولتی کیوں نہیں ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اس نے (بغرض عبادت) نہ بولنے کا عزم کیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بولو، ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ چنانچہ وہ بولنے لگی۔ اس نے پوچھا: یہ دین جو جاہلیت کے بعد پھر نبی ﷺ کے بعد اب تک درست بیچ پر ہے اس کی بقاء و دوام کا کیا راستہ ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک تمہارے (ائمہ) سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے تم اس دین پر باقی رہو گے۔ اس نے پوچھا: ائمہ کون ہیں؟ فرمایا: تمہاری قوم کے کچھ

لوگ تم پر حکمرانی اور سرداری کرتے ہوں گے؟ عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بس ائمہ (حکمران) انہی کے مثل ہوتے ہیں جو لوگوں پر امام ہوتے ہیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسند الدارمی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۴۰۲۸۔ ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا گیا: اے خلیفۃ اللہ! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں خلیفۃ اللہ نہیں ہوں بلکہ خلیفۃ الرسول ہوں اور میں اس پر راضی ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن سعد، ابن منیع

۱۴۰۲۹۔ خالد بن سعید بن عمرو بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد سعید نے بتایا کہ میرے چچا وائل خالد اور ابان اور (میرے والد) عمرو بن سعید بن العاص کو جب نبی اکرم ﷺ کی وفات کی خبر پہنچی تو یہ اپنے اپنے منصوبوں کو چھوڑ کر واپس مدینہ حاضر ہو گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ عاملوں (گورنروں) سے بڑھ کر کوئی ان کے منصوبوں کا حقدار نہیں ہے۔ لیکن انہوں نے کہا: ہم کسی اور کے واسطے منصب حکومت قبول نہیں کر سکتے، چنانچہ وہ شام چلے گئے اور سب کے سب شہادت کا جام نوش کر گئے۔ ابو نعیم، ابن عساکر

۱۴۰۵۰۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ میں اس منصب کو اپنے لیے پسند نہیں کرتا۔ میری خواہش ہے کہ تمہارے اندر کوئی ایسا فرد ہو جو میری جگہ آجائے۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں تم میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق عمل کروں۔ تب تو میں اس امارت کا بار نہیں اٹھا سکتا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کی توحی کے ساتھ حفاظت کی جاتی تھی اور آپ کے ساتھ ایک فرشتہ رہتا تھا جبکہ میرے ساتھ شیطان ہوتا ہے جو مجھے تنگ کرتا رہتا ہے، پس جب میں غصہ میں ہوں تو مجھ سے کنارہ کرو۔ کہیں میں تمہارے بالوں میں اور تمہاری کھالوں میں کسی کو ترجیح نہ دوں (کہ تم پر سزا نافذ کروں) دیکھو! میری حفاظت نظر میں رکھو! اگر میں درست چل رہا ہوں تو میری مدد کرو اور اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم یہ آپ نے ایسا خطبہ ارشاد فرمایا تھا جس کے بعد ایسا کوئی خطبہ نہیں ارشاد فرمایا۔

ابن راہویہ، ابوذر الہروی فی الجامع

۱۴۰۵۱۔ ابی بصرۃ سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت میں تاخیر سے کام لیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: کون ہے مجھ سے زیادہ اس منصب کا حقدار؟ کیا تم میں میں نے سب سے پہلے نماز نہیں پڑھی؟ کیا میں وہ شخص نہیں ہوں؟ کیا میں ایسا شخص نہیں ہوں؟ کیا میں فلاں فضیلت کا حامل نہیں ہوں؟ اس طرح آپ نے ایسی کئی فضیلتیں بیان کیں جو نبی اکرم ﷺ کی خدمت سے آپ کو حاصل ہوئی تھیں۔ اور آپ کا مقصد محض اسلام میں پیدا ہونے والی دراز کو بھرتا تھا جو نبی ﷺ کی وفات سے پیدا ہو گئی تھی۔

ابن سعد، خیشمہ، الاطربلس فی فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم

امامت صغریٰ سے امامت کبریٰ تک

۱۴۰۵۲۔ علی بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم آ جاؤ میں تمہاری بیعت کرتا ہوں۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا نہیں کر سکتا کہ ایسے شخص کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھاؤں جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا اور وہ آپ ﷺ کی وفات تک ہماری امامت کراتے رہے (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ)۔ ابن شاہین، ابوبکر الشافعی فی الغیلات، ابن عساکر

۱۴۰۵۳۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ مانگنے گیا۔ آپ نے مجھے منع فرمادیا۔ میں پھر مانگنے گیا آپ نے پھر منع فرمادیا۔ میں پھر گیا اور آپ نے منع فرمایا تو میں نے عرض کیا: یا تو آپ بخل فرما رہے ہیں ورنہ آپ کیوں نہیں کچھ دیدیتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو مجھے بخل بتا رہا ہے حالانکہ بخل سے بڑھ کر کوئی بیماری نہیں ہے تو جب بھی میرے پاس آیا میرا تجھے دینے کا ارادہ ہر دفعہ تھا (لیکن استطاعت نہ تھی)۔ مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم، المحاملی فی امالیہ، السنن للبیہقی

۱۴۰۵۴۔ ہمیں معمر نے زہری سے، انہوں نے کعب بن عبد الرحمن بن مالک سے انہوں نے اپنے والد عبد الرحمن سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے جوانوں میں سے نوجوان، فیاض اور خوبصورت شخص تھے۔ کوئی چیز نہیں روک کر رکھتے تھے۔ حتیٰ

کہ مقروض ہوتے چلے گئے اور قرض نے ان کا سارا مال احاطہ کر لیا۔ پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے تاکہ آپ ﷺ ان کے قرض کو اہوں سے ان کے لیے کچھ کمی کرنے کا مطالبہ کریں۔ لیکن پھر بھی قرض اہوں نے اپنے قرض میں کمی کرنے کا امکان مسترد کر دیا۔ اگر وہ کسی کے لیے قرض چھوڑتے تو حضور کی وجہ سے معاذ بن جبل کا قرض ضرور چھوڑ دیتے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کا سارا مال ان کے قرض میں فروخت کر دیا (اور معاذ رضی اللہ عنہ) بغیر کسی مال کے کھڑے رہ گئے جب فتح مکہ کا سال ہوا تو حضور اکرم ﷺ نے یمن کے ایک گروہ پر ان کو امیر بنا کر بھیجا تا کہ وہ اپنا نقصان بھی پورا کر سکیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ یمن میں امیر کے عہدے پر متمکن رہے اور یہ سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے مال (بیت المال) میں تجارت کی۔ وہ اسی طرح کچھ عرصہ رہے حتیٰ کہ مالدار ہو گئے۔ اور نبی اکرم ﷺ کی وفات بھی ہو گئی۔

جب یہ یمن سے واپس تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ اس شخص کو بلوائیں اور جو اس کے گڈر بسر کے لیے ضروری مال ہو وہ اس کے پاس چھوڑ دیں اور بقیہ سارا مال لے کر بیت المال کے حوالے کر دیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، حضور ﷺ نے ان کو (یمن) اسی لیے بھیجا تھا کہ یہ اپنا نقصان پورا کر لیں، اس لیے میں ان سے کچھ نہیں لوں گا الا یہ کہ یہ مجھے از خود دیدیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس از خود گئے کیونکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کی بات نہ مانی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے یہ مطالبہ کیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسی لیے بھیجا تھا تا کہ میں اپنے نقصان کی تلافی کروں۔ لہذا میں ایسا نہیں کر سکتا۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خود ملاقات کی اور بولے: میں آپ کی اطاعت کرتا ہوں۔ جو آپ نے مجھے حکم دیا تھا میں اس کو پورا کروں گا۔ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میں پانی کے تالاب میں ڈوب رہا ہوں پھر آپ نے مجھے وہاں سے نکالا تھا اے عمر! چنانچہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور ان کو ساری بات سنائی اور حلف اٹھایا کہ وہ اپنے مال میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں گے پھر انہوں نے اپنا سارا مال تفصیل سے بیان کر دیا حتیٰ کہ اپنا کوڑا تک نہ چھوڑا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو جو ہبہ کر چکا ہوں واپس ہرگز نہ لوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب ان سے لینا حلال ہو چکا ہے کیونکہ یہ بخوشی دے رہے ہیں۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنا سارا مال اللہ کی راہ میں دے کر جہاد کی غرض سے ملک شام نکل گئے۔ معمر کہتے ہیں: مجھے قریش کے ایک شخص نے خبر دی کہ میں نے امام شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کا مال قرض خواہوں کو فروخت کر دیا تو پھر ان کو لوگوں کے برسر عام کھڑا کیا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اس کو کوئی مال فروخت کرے وہ سودا باطل (کالعدم) ہے۔ الجامع لعبد الرزاق،

۱۲۰۵۵۵ شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تم میری امارت (حکومت) کو ناپسند کرتے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سے پہلے میں اسی (فکر) میں تھا۔ ابن ابی شیبہ

رسول اللہ ﷺ کے وعدوں کا ایفاء

۱۲۰۵۶ غفرۃ کے آزاد کردہ غلام عمر سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی تو بحرین سے کچھ مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اعلان کروادیا کہ جس کا رسول اللہ ﷺ پر کچھ حساب ہو یا آپ ﷺ نے اس کو کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو تو وہ آکر اپنا حق وصول کر لے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ اگر ہمارے پاس بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتانا تا مال دوں گا اور پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ کی مٹی تین بار بھری۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور اپنے

باتھ سے لے لے۔

انہوں نے ایک مٹھی درہم لے لیے وہ پانچ سو درہم نکلے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ایک ہزار درہم اور گن دو۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے تمام لوگوں کے درمیان دس دس درہم تقسیم فرمادیے اور ارشاد فرمایا: یہ وہ وعدے ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے فرمائے تھے۔ پھر جب آئندہ سال آیا تو اس سے زیادہ مال آیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سال بیس بیس درہم سب لوگوں میں تقسیم فرمائے۔ پھر بھی کچھ مال باقی بچ گیا تو آپ نے خادموں (غلاموں) کو بھی پانچ پانچ درہم عطا فرمائے۔ اور ارشاد فرمایا: تمہارے خادم جو تمہاری خدمت کرتے ہیں اور تمہارے کام کاج میں مشغول رہتے ہیں ان کو بھی ہم نے مال دیا ہے۔ لوگوں نے کہا: اگر آپ مہاجرین اور انصار کو کچھ فضیلت دیں تو اچھا ہو کیونکہ یہ اسلام میں سبقت کرنے والے ہیں اور ان کا مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں زیادہ ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا اجر اللہ پر ہے۔ یہ مال تو شخص ان کی تسلی کے لیے ہے یہ تھوڑا تھوڑا مال سب کو دینا کسی کسی کو ترجیح دینے سے بہتر ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد حکومت میں یہی طرز عمل رکھا۔ حتیٰ کہ جب سن تیرہ ہجری کے جمادی الآخر کی چند راتیں رہ گئیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور فتوحات کیں، ان کے پاس بہت مال آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس مال میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اپنی رائے تھی، لیکن میری رائے اور ہے۔ میں اس شخص کو جس نے بھی رسول اللہ ﷺ سے قتال کیا اور آپ کے مد مقابل ہوا اس کو میں اس شخص کے برابر ہرگز نہیں کر سکتا جس نے رسول اللہ ﷺ کی معیت میں آپ کی حفاظت کے لیے قتال کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مہاجرین، انصار اور ان لوگوں کے لیے جو جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے لیے پانچ ہزار پانچ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ جن کا اسلام بدریوں کا اسلام تھا لیکن وہ جنگ بدر میں کسی مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے ان کے لیے چار چار ہزار درہم مقرر کیے۔

نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات کے لیے بارہ بارہ ہزار درہم مقرر کیے، سوائے صفیہ اور جویریہ کے ان کے لیے چھ چھ ہزار درہم مقرر کیے۔ لیکن دونوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میں نے ان کے لیے دینی مقدار ان کے ہجرت کرنے کی وجہ سے مقرر کی ہے۔ دونوں نے عرض کیا: نہیں، آپ نے ان کے لیے حضور ﷺ کے نزدیک ان کے مرتبے کی وجہ سے یہ مقدار مقرر کی ہے۔ اور یہی مرتبہ ہمارا بھی آپ ﷺ کے پاس تھا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بھی بارہ بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

اسامہ بن زید کے لیے چار ہزار درہم مقرر کیے جبکہ اپنے بیٹے عبداللہ بن عمر کے لیے تین ہزار درہم مقرر کیے۔ بیٹے نے کہا: ابا جان! ان کو آپ نے مجھ سے ایک ہزار درہم زیادہ کیوں عطا فرمائے۔ حالانکہ ان کا باپ میرے باپ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتا، اس طرح یہ بھی مجھ سے زیادہ فضیلت نہیں رکھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسامہ کا باپ زید حضور ﷺ کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھا، اسی طرح اسامہ بھی حضور ﷺ کو تجھ سے زیادہ محبوب تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات حسین (حسن و حسین) کے لیے پانچ پانچ ہزار درہم مقرر کیے کیونکہ ان کا رسول اللہ ﷺ کے ہاں اپنا مقام تھا۔ اسی طرح مہاجرین اور انصار کے بیٹوں کے لیے دو دو ہزار درہم مقرر کیے۔ عمر بن ابی سلمہ کا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کے لیے ایک ہزار درہم زیادہ کر دو۔ محمد بن عبداللہ بن جحش نے عرض کیا: ان کے باپ کی ہمارے باپ سے اور ان کی ہم سے زیادہ کیا فضیلت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان کے باپ ابوسلمہ کی وجہ سے ان کے لیے دو ہزار درہم مقرر کیے پھر ان کی ماں ام سلمہ رضی اللہ عنہا ام المومنین زوجہ آنحضرت ﷺ کی وجہ سے ایک ہزار درہم زیادہ کر دیئے اگر تمہاری ماں کی بھی ایسی فضیلت ہو تو میں تمہارے لیے بھی ہزار ہزار درہم بڑھا دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ اور عام لوگوں کے لیے آٹھ آٹھ سو درہم مقرر کیے۔ اس دوران طلحہ بن عبید اللہ اپنے بیٹے عثمان کو لے کر آئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے بھی آٹھ سو درہم مقرر کیے۔ پھر نصر بن انس رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا ان کو دو ہزار والوں میں شامل کر دو۔

طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں بھی اس کے مثل (اپنے بیٹے عثمان کو) لایا تھا ان کے لیے آپ نے آٹھ سو درہم مقرر کیے اور اس کے لیے

دو ہزار درہم مقرر کر دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس (نضر بن انس) کا باپ (انس) مجھے جنگ احد میں ملا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ کا کیا ہوا؟ میں نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ جام شہادت نوش کر گئے ہیں۔ یہ سن کر اس کے باپ نے نکواریام سے سونت لی، نیام توڑ ڈالی اور بولے: اگر رسول اللہ ﷺ شہید ہو گئے ہیں تو اللہ تو زندہ ہے کبھی نہ مرے گا پھر وہ جنگ کی بجلی میں گھس گئے اور قتال کرتے کرتے شہید ہو گئے۔ اس وقت یہ بچہ فلاں فلاں جگہ بکریاں چراتا تھا۔ پھر عمر کو یہ ذمہ داری مل گئی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الحسن بن سفیان، مسند البزار، السنن للبیہقی

ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا اول حصہ ذکر کیا ہے۔

۱۴۰۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پیشہ میرے اہل خانہ کے خرچ اٹھانے سے کمزور نہ تھا لیکن اب میں مسلمانوں کے کام میں مشغول ہو گیا ہوں۔ پس اب آل ابی بکر اس مال میں سے کھائے گی اور مسلمانوں کے لیے اس میں کام کروں گا۔ البخاری، ابو عیید فی الاموال، ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۴۰۵۸۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: اگلے روز صبح کو صدقات کے اونٹ حاضر کیے جائیں تاکہ ہم ان کو تقسیم کر دیں۔ اور کوئی شخص بغیر اجازت (باڑے میں) ہمارے پاس نہ آئے۔ ایک عورت نے اپنے شوہر کو کہا: یہ اونٹ کی تکمیل ڈالنے والی رسی لے لو شاید اللہ پاک ہم کو تقسیم میں کوئی اونٹ عنایت کر دے۔ وہ آدمی رسی لے کر آیا۔ اس وقت حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما اندر داخل ہو چکے تھے۔ چنانچہ یہ آدمی بھی اندر چلا گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے پوچھا: تو کیوں آیا ہے؟ پھر اس سے رسی لے کر اس کو مارا۔ پھر جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اونٹوں کی تقسیم سے فارغ ہو چکے تو اس آدمی کو بلوایا اور اس کی رسی اس کو دی اور فرمایا: ایک اونٹ کو بانگ کر لے جا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس طریقے کو رائج نہ ہونے دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر قیامت کے دن اللہ سے مجھے کون بچائے گا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ اس کو راضی کر لیں۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک سواری کا اونٹ بمعہ کچاد و لانے کا حکم دیا اور اس کے ساتھ ایک چادر اور پانچ دینار منگوائے اور یہ سارا مال اس آدمی کو دیدیا۔ اور اس کو خوش کر دیا۔ السنن للبیہقی

ابن وہب نے اپنی جامع میں اس کا آخری حصہ نقل کیا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۴۰۵۹۔ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ خلافت کا بار اٹھانے والے دن حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے لیے یہ حلال نہیں ہے کہ ان کے دو امیر ہوں (جیسا کہ انصار کی رائے ہے) کیونکہ اس صورت میں مسلمانوں کا معاملہ اختلاف کا شکار ہو جائے گا، ان کے احکام اور ان کی متحد جماعت منتشر ہو جائے گی۔ وہ آپس میں تنازعہ کریں گے۔ ایسی صورت میں سنت چھوٹ جائے گی بدعت ظاہر ہو جائے گی اور فتنہ غالب ہو جائے گا پھر کوئی شخص اس بگاڑ کو سدھار نہ دے سکے گا۔

اور یہ بار خلافت قریش میں رہے گا جب تک کہ وہ اللہ کی عبادت کرتے رہیں اور سیدھی راہ پر گامزن رہیں۔ یہ بات تم رسول اللہ ﷺ سے سن چکے ہو گے۔ پس اب نزاع اور جھگڑانہ کرو ورنہ تم کمزور اور بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی۔ اور صبر کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ ہم (قریشی) امیر بنتے ہیں اور تم (انصاری) ہمارے وزیر بنو، دین میں ہمارے بھائی بنے رہو اور اس امر ہمارے مددگار بنے رہو۔

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: اے گروہ انصار! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنایا؟ میں سے کسی نے سنا ہو کہ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

الولاء من قريش ما اطاعوا الله واستقاموا على امره.

حکام قریش میں سے ہوں گے جب تک کہ وہ اللہ کی اطاعت کرتے رہیں اور اس کے دین پر ثابت قدم رہیں۔
تب انصار میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہاں اب ہم کو یاد آ گیا ہے۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پس ہم بھی اس امارت و حکومت کو اسی حکم کی وجہ سے مانگتے ہیں، پس تم کو خواہشیں گمراہ نہ کر دیں۔ پس حق آنے کے بعد پیچھے گمراہی ہی ہے پھر تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۶۰... سعد بن ابراہیم عن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ حضور کی وفات کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے موقع پر حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ محمد بن مسلمہ نے زبیر رضی اللہ عنہ کی تلوار توڑ دی تھی۔ پھر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اٹھے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا: اور ان سے معذرت کی فرمایا:

اللہ کی قسم! میں نے کبھی دن میں اور نہ کبھی رات میں امارت (حکومت) کی لالچ کی اور نہ اس کی رغبت رکھی اور نہ ہی پروردگار سے تمہائی میں یا کھلے میں کبھی اس کا سوال کیا۔ لیکن مجھے فتنے کا ڈر ہے۔ مجھے امارت میں کوئی کشادگی اور مسرت نہیں ہے بلکہ مجھے ایک عظیم ذمہ داری گلے میں ڈال دی گئی ہے، جس کے اٹھانے کی مجھ میں طاقت ہے اور نہ قوت مگر اللہ عزوجل کی مدد کے ساتھ۔ میری تو خواہش ہے کہ لوگوں میں سب سے مضبوط آدمی جب اس بار کو اپنے کا ندھوں پر اٹھائے۔

چنانچہ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ کی کہی ہوئی سب باتوں کو قبول کیا اور آپ کی معذرت کو قبول کیا صرف حضرت علی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں غصہ صرف اس بات کا ہے کہ مشاورت میں ہمارا انتظار نہ کیا گیا۔ ہم بھی حضور ﷺ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس منصب کا سب سے بڑا حقدار سمجھتے ہیں۔ وہ حضور کے صاحب غار ہیں اور ثانی انشین کے لقب یافتہ ہیں۔ ہم آپ کے شرف اور بزرگی کو خوب جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے تو اپنی زندگی ہی میں آپ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم کر دیا تھا (اور یہ مقام صرف امام حاکم کا ہے)۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی قال الحاکم صحیح علی شرط الشیخین و اقره الذہبی

قبیلہ اسد و غطفان سے صلح

۱۴۰۶۱ طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ بذاتہ، اسد اور غطفان قبائل کے وفد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں صلح کی درخواست لے کر آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دو باتوں کا اختیار دیا: بین الحرب المجملية أو السلم المجملية انہوں نے پوچھا کہ الحرب المجملية تو ہم کو معلوم ہو گیا کیا ہے یعنی کھلی جنگ۔ لیکن السلم المجملية۔ ذلت امیر صلح یہ کیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم زر ہیں اور مویشی (بطور جزیہ) ادا کرو گے، ان لوگوں کو چھوڑ دو گے جو اونٹوں کی دموں کے پیچھے پھرتے ہیں حتیٰ کہ اللہ پاک اپنے نبی کے خلیفہ اور مسلمانوں کو کوئی دوسری راہ سمجھا دے تب وہ تم سے معذرت کریں گے۔ تم ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کرو گے اور ہم تمہارے مقتولوں کی دیت نہیں ادا کریں گے۔ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول جہنم میں۔ تم کو جو ہمارا مال ہاتھ لگے گا تم کو وہ واپس کرنا ہوگا لیکن تمہارا مال جو ہمارے ہاتھ آیا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہوگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے بھی ایک رائے قائم کی ہے میں آپ کو بتاتا ہوں۔ وہ زر ہیں اور مویشی دیں گے آپ کا اچھا خیال ہے، وہ ان لوگوں کو چھوڑ دیں گے جو اونٹوں کے پیچھے رہتے ہیں (ان سے کوئی تعرض نہ کریں گے) حتیٰ کہ اللہ اپنے نبی کے خلیفہ کو اور مسلمانوں کو کوئی راہ سمجھا دے تو وہ ان سے معذرت کر لیں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے۔ جو ان کا مال ہمارے ہاتھ آئے گا وہ ہمارے لیے مال غنیمت ہوگا اور ہمارا مال ان کے ہاتھ لگے گا تو وہ واپس کرنے کے پابند ہوں گے، یہ آپ کا اچھا خیال ہے، ان کے مقتول جہنم میں ہیں اور ہمارے جنت میں (اس کا عقیدہ) یہ بھی آپ کا اچھا خیال ہے لیکن یہ بات کہ وہ ہمارے مقتولوں کی دیت ادا کریں گے (یہ درست نہیں) بلکہ وہ ہمارے مقتول نہیں ہیں بلکہ وہ (شہادت پانے والے) اللہ کے حکم پر قتل ہونے والے ہیں لہذا ان کی کوئی دیت واجب الادا نہیں ہے۔

چنانچہ اس فیصلے پر سب لوگ عمل کرتے رہے۔ ابو بکر البرقانی، السنن للبیہقی
ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت صحیح ہے اور بخاری نے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

۱۴۰۶۲۱ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے (جب خلافت کی ذمہ داری اٹھائی تو) خطبہ دیا اللہ کی
حمد و ثناء بجالائے پھر فرمایا:

عقل مندوں میں سے بھی عقل مند ترین وہ شخص ہے جو تقویٰ اختیار کرنے والا ہے اور نادانوں کا نادان ہے جو غور و معاصی میں منہمک
ہے۔ دیکھو بیچ میرے ہاں امانت ہے اور کذب خیانت ہے۔ یاد رکھو! طاقت و میرے لیے کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے حق وصول نہ
کروں۔ اور ضعیف میرے نزدیک قوی و طاقت ور ہے جب تک کہ اس کا حق ادا نہ دلوادوں۔ آگاہ رہو! میں تم پر والی (حاکم) بنا ہوں، لیکن میں تم
سے بہتر نہیں ہوں۔ میری تمنا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ اس کام کے لیے عہدہ برآ ہو جائے۔ اللہ کی قسم! اگر تمہارا خیال ہو کہ اللہ نے
جس طرح اپنے نبی کو وحی کے ساتھ مضبوط رکھا میں بھی اسی طرح عمل دکھاؤں۔ تو میں محض اک بشر ہوں تم میرا خیال رکھو۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اگلاروز ہوا تو آپ بازار کی طرف چل دیے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کہاں
جا رہے ہو؟ فرمایا: بازار۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اب آپ پر ایسی ذمہ داری عائد ہوگئی ہے جو آپ کو اس بازار کے کاروبار سے دور رکھنا
چاہتی ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیا یہ ذمہ داری مجھے اپنے اہل و عیال کی ذمہ داری سے دور کر دے گی؟ حضرت عمر رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا: ہم آپ کے لیے قاعدے کے مطابق وظیفہ (تنخواہ) مقرر کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس اے
عمر! مجھے خوف ہے کہ کہیں مجھے (بیت المال کا) مال لینے کی گنجائش نہ ہو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ (کا مسلمانوں نے وظیفہ طے کر دیا) اور آپ رضی اللہ عنہ نے دو سال سے کچھ اور (مدت خلافت میں) صرف آٹھ
ہزار درہم (بیت المال کے اپنی تنخواہ کی مد میں) خرچ کیے۔ لیکن جب ان کی موت کا وقت سر پر آیا تو فرمانے لگے: میں نے تو عمر کو کہا تھا کہ یہ مال
مجھے لینا درست نہ ہوگا لیکن وہ اس وقت مجھ پر غالب آگئے۔ پس جب میں مر جاؤں تو میرے ذاتی مال میں سے آٹھ ہزار درہم بیت المال میں
لوٹا دینا۔ چنانچہ جب وہ مال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ ابو بکر پر رحم فرمائے، انہوں نے اپنے بعد والوں کو
سخت مشقت میں ڈال دیا۔ السنن للبیہقی

۱۴۰۶۲۳ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی قضیہ (کیس) آتا تو آپ پہلے کتاب اللہ
میں دیکھتے اگر اس میں اس کا حل پاتے تو اس کے ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔ اگر کتاب اللہ میں اس کا فیصلہ نہ پاتے تو دیکھتے کہ کیا نبی ﷺ کا کوئی عمل
اس جیسے قضیہ میں پیش آیا ہے۔ اگر ایسا کوئی فیصلہ سنت نبوی میں ہوتا تو اس کے مطابق فیصلہ فرمادیتے۔ اگر ایسا کوئی مسئلہ معلوم نہ ہوتا تو باہر
نکلنے اور مسلمانوں سے سوال کرتے اور فرماتے: میرے پاس ایسا ایسا مسئلہ آیا ہے، میں نے کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں دیکھا مگر میں نے
اس بارے میں کچھ نہ پایا کیا تم کو معلوم ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے مسئلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے؟ پھر بسا اوقات تو پوری جماعت کھڑی ہو جاتی
اور کہتی: ہاں یہ یہ فیصلہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔ تب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سنت رسول کے مطابق فیصلہ نافذ فرمادیتے اور ارشاد
فرماتے: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے اندر ایسے لوگ بنادیے جنہوں نے ہمارے نبی کے فرمان کو محفوظ رکھا۔ اگر اس طرح
ابھی مسئلہ حل نہ ہوتا تو مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر ان سے مشاورت فرماتے۔ جب ان کی رائے کسی مسئلے پر جمع ہو جاتی تو اس کے
ساتھ فیصلہ فرمادیتے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے عہد خلافت میں ایسا کوئی مسئلہ پاتے کہ جس میں کتاب اللہ اور سنت رسول سے
راہنمائی نہ ملتی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ جات کو دیکھتے اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کوئی فیصلہ فرمایا ہوتا تو اس کے ساتھ
فیصلہ فرمادیتے ورنہ پھر مسلمانوں کے سرداروں اور علماء کو بلا کر مشاورت فرماتے اور جب ان کی رائے کسی مسئلے پر مجتمع ہو جاتی تو اس کے ساتھ
فیصلہ فرمادیتے۔ سنن الدارمی، السنن للبیہقی

۱۴۰۶۲۴ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سقیفہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی اور آئندہ روز حضرت ابو بکر رضی

اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے اٹھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پہلے بولے: اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: اے لوگو! گزشتہ کل میں نے ایک بات کہی تھی جو میں نے قرآن میں دیکھی تھی اور نہ نبی ﷺ نے مجھے فرمائی تھی۔ بلکہ میرا ذاتی خیال تھا کہ ابھی تو رسول اللہ ﷺ ہمارے معاملات کو منظم فرمائیں گے۔

پس اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے اندر اپنی کتاب چھوڑ دی ہے جو رسول اللہ ﷺ کا راستہ ہے۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے تھام لیا تو اللہ تم کو بھی ہدایت سے نواز دے گا جس طرح اپنے پیغمبر کو سیدھی راہ دکھائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے امور سلطنت ایسے شخص کو سونپ دیئے ہیں جو تم میں سب سے بہتر ہے، رسول اللہ ﷺ کا سہمی ہے، ثانی اثین اذہما فی الغار آپ ﷺ کا یار غار ہے۔ اٹھو اور ان کی بیعت کرو۔ چنانچہ بیعت سقیفہ کے بعد یہ عام بیعت ہوئی جو (سب) لوگوں نے کی۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا والی (حاکم) بنایا گیا ہے حالانکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو، اگر برا کروں تو مجھے سیدھا کر دو۔ سچائی امانت ہے چھوٹ خیانت ہے۔ تمہارا ضعیف میرے نزدیک قوی ہے حتیٰ کہ میں اس کا حق دلا دوں ان شاء اللہ۔ تمہارا قوی میرے لیے ضعیف ہے جب تک کہ میں اس سے (حق والے کا) حق نہ لے لوں (یا درکھو!) کوئی قوم جہاد کو نہیں چھوڑتی مگر اللہ پاک ان پر ذلت مسلط کر دیتا ہے۔ کسی قوم میں فحش کام عام نہیں ہوتے مگر اللہ پاک ان کو عمومی مصائب و آفات میں مبتلا فرما دیتا ہے تم میری اطاعت کرتے رہو جب تک کہ میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں، جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤ تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ پس اب نماز کے لیے اٹھ کھڑے، اللہ تم پر رحم کرے۔ ابن اسحاق فی السیرۃ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۳۰۶۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر حضور ﷺ کی جگہ پر کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کبھی بھی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جگہ نہ بیٹھے حتیٰ کہ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جگہ کبھی نہ بیٹھے حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ الاوسط للطبرانی

۱۳۰۶۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اگر ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ نہ منتخب کیا جاتا تو اللہ کی عبادت باقی نہ رہتی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات دوبارہ ارشاد فرمائی، پھر تیسری بار ارشاد فرمائی تو آپ کو کسی نے کہا: رک جاؤ ابو ہریرہ!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے (مزید جوش و خروش سے آپ کی ثابت قدمی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا:

رسول اللہ ﷺ نے اسامہ بن زید کا لشکر سات سو افراد پر مشتمل ملک شام جنگ کے لیے روانہ فرمایا تھا۔ جب وہ لشکر مقام ذی شہب، پراترا تو مدینہ میں نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا۔ مدینہ کے ارد گرد کے لوگ مرتد ہونے لگے۔ اصحاب نبی ﷺ آپ ﷺ کے گرد جمع لوگ کہنے لگے: روم جانے والے لشکر کو روک لیا جائے کیونکہ عرب مدینے کے اطراف میں اسلام سے برگشتہ ہو رہے ہیں۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اگر کتوں کا غول ازواج مطہرات کو ان کے پاؤں سے کھینچتا پھرے تب بھی میں اس لشکر کو واپس نہیں ہونے دوں گا جس کو رسول اللہ ﷺ ہم پر روانہ فرما چکے ہیں اور اس جھنڈے کو نہیں کھولوں گا جو آپ ﷺ لہرا چکے ہیں۔

چنانچہ (اسی ثابت قدمی کا نتیجہ تھا کہ) جب بھی اسامہ رضی اللہ عنہ کا لشکر ایسے قبائل کے پاس سے گذرتا جو مرتد ہونے کا ارادہ کر رہے تھے تو وہ عرب کہنے لگتے: اگر ان کے پاس قوت نہ ہوتی تو اتنا بڑا لشکر ایسے کٹھن موقع پر نہ نکلتا۔ لہذا ہم مرتد ہونے کو فی الحال موقوف رکھتے ہیں جب تک کہ ان کی دشمنی سے مدد بھرتہ ہو جائے۔

چنانچہ پھر مسلمانوں کا لشکر رومیوں سے ٹکرایا اور ان کو شکست فاش دیدی ادھر یہ (خبر سن کر مرتد ہونے کا ارادہ کرنے والے بھی باز آ گئے اور دین پر) ثابت قدم ہو گئے۔ الصابونی فی المائتین، السنن للبیہقی، ابن عساکر اس روایت کی سند حسن ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خلافت کے بعد تجارت کرنا

۱۴۰۶۷ عطاء بن السائب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو صبح کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر چادریں اٹھا کر بازار کو نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا: بازار کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ آپ کیا (خرید و فروخت) کر رہے ہیں حالانکہ اب آپ کو مسلمانوں کا امیر بنادیا گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر میرے اہل خانہ کو میں کہاں سے کھلاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: چلئے، ابوعبیدہ آپ کے لیے وظیفہ مقرر کر دیں گے۔ چنانچہ دونوں ابوعبیدہ کے پاس گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کے لیے مہاجرین میں سے ایک آدمی کا وظیفہ مقرر کرتا ہوں جو نہ زیادہ افضل ہو اور نہ بالکل گھٹیا۔ اور گرمی سردی کا لباس، جب آپ ایک چیز استعمال کر کے پرانی کر دیں تو واپس کر کے دوسری لے لیں۔ چنانچہ دونوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کے لیے نصف بکری اور سوارتن کو ڈھانکنے کا کپڑا مقرر کر دیا۔ ابن سعد

۱۴۰۶۸ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو ان کے اصحاب نے ان کے لیے دو ہزار (درہم) مقرر کر دیئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کچھ زیادہ کرو کیونکہ میرے اہل و عیال ہیں اور تم نے مجھے تجارت سے روک دیا ہے۔ چنانچہ پھر انہوں نے پانچ سو درہم بڑھا دیئے۔ ابن سعد

۱۴۰۶۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پیغام بھیجا اور رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا جو اللہ پاک نے بطور مال غنیمت کے رسول اللہ ﷺ کو عطا فرمائی تھی۔ دراصل حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے اس صدقہ کو مانگ رہی تھیں جو (بطور اراضی) مدینہ میں تھا، باغ فدک (جو خیبر میں تھا) اور خیبر کی غنیمت کا مال جس جو باقی بچ گیا تھا۔ اس تمام مال سے رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے نفقات کا بندوبست فرماتے تھے اور اللہ کی راہ میں حاجت مندوں کو تقسیم فرماتے تھے۔

چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔ جواب میں ارشاد فرمایا: کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ہم (دنیاوی مال کا) کسی کو وارث بنا کر نہیں جاتے۔ جو ہم چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ آل محمد اس مال یعنی اللہ کے مال میں سے کھاتے رہیں گے لیکن ان کے لیے کھانے پینے سے زیادہ اس میں تصرف کرنے کا حق نہ ہوگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نبی اکرم ﷺ کے صدقات کو اس حالت سے تبدیل نہیں کر سکتا جس حالت پر وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھے۔ نیز میں ان صدقات میں نبی ﷺ جس طرح تصرف فرماتے تھے اسی طرح تصرف کرتا رہوں گا۔

چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے طریقے پر گامزن رہے اور ان اموال (یعنی زمینوں وغیرہ) کو کسی کو دینے سے انکار کر دیا۔ جس کی وجہ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دل میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ناراضگی بیٹھ گئی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! رسول اللہ ﷺ کی رشتہ داری مجھے بہت محبوب ہے اس سے کہ میں اپنی رشتہ داری قائم کروں۔ بہر حال ان صدقات میں جو میرے اور تمہارے درمیان اختلاف واقع ہو گیا ہے میں ان میں حق سے ذرہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور اس طرز عمل کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کرتا دیکھا ہے، میں اسی پر کاربند رہوں گا۔

ابن سعد، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن الجارود، ابو عوانہ، ابن حبان، السنن للبیہقی ۱۴۰۷۰۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیمار پڑیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اے فاطمہ! یہ ابوبکر آئے ہیں آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں ان کو اندر آنے کی اجازت دیدوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خلیفہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مرحمت فرمادی۔ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آ کر بنت رسول اللہ کو راضی کرنے لگے۔ اور فرمایا: اے اہل بیت! اللہ کی قسم! میں نے گھر، مال، اہل و عیال اور قبیلہ و خاندان صرف اللہ و رسول اور تمہارے خاندان کی رضا کے لیے چھوڑے ہیں۔ السنن للبیہقی یہ روایت مرسل اور صحیح سند کے ساتھ حسن ہے۔

خمس کا حقدار خلیفہ وقت ہے

۱۴۰۷۱۔ ابو الطفیل سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! کیا رسول اللہ ﷺ کے وارث آپ ہیں یا ان کے اہل خانہ؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ان کے اہل خانہ۔ عرض کیا: پھر خمس کا کیا بنا؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی نبی کو روزی دیتا ہے پھر اس کو اٹھالیتا ہے تو وہ روزی اس کے بعد آنے والے نائب کے لیے ہوتی ہے۔ پس جب میں والی بنا تو میں نے خیال کیا کہ اس روزی کو مسلمانوں پر واپس لوٹا دوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: آپ اور جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا میں جانتی ہوں یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہا واپس تشریف لے گئیں۔

مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۰۷۲۔ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی تو انصار حضرت سعد بن عبادہ کے پاس اکٹھے ہوئے۔ پھر ان کے پاس حضرات ابوبکر، عمر اور ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہم (مہاجرین صحابہ) تشریف لائے۔ پھر حباب بن الہمنہ رجو بدری (اور انصاری) صحابی تھے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور بولے: ایک امیر ہم (انصار) میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا۔ اے جماعت (مہاجرین!) ہم ہرگز اس بوجھ کو تمہارا کاندھوں پر نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ ہمیں خوف ہے کہ سلطنت کے بڑے ایسے لوگ نہ بن جائیں، ہم نے جن کے باپوں اور بھائیوں کو تیغ تیز کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اگر یہ بات ہے تو تو مرجا اگر تجھ سے ہو سکے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم امراء ہوں گے اور تم ہمارے وزراء ہوں گے۔ اور یہ سلطنت ہمارے اور تمہارے درمیان نصف نصف ہوگی جس طرح کھجور کے پتے کو درمیان سے دو مساوی حصوں میں توڑا جائے تو وہ بالکل آدھا آدھا ہو جاتا ہے۔

چنانچہ سب سے پہلے حضرت ابوالاعمان بشیر بن سعد نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی (اور پھر عام بیعت ہوئی) جب لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو آپ نے لوگوں کے درمیان مال تقسیم کیا۔ اور بنی عدی بن الحجار کی ایک بڑھیا کو اس کا حصہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں بھیجا۔ بڑھیا نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حصہ ہے عورتوں کا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے۔ بڑھیا بولی! کیا تم مجھے میرے دین میں رشوت دے رہے ہو۔ حاضرین نے کہا: ہرگز نہیں، بڑھیا بولی: پھر تم کیا اس بات سے خوفزدہ ہو کہ میں اپنے موقف سے پیچھے جاؤں گی؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ بڑھیا بولی: اللہ کی قسم! میں ہرگز اس سے کچھ نہیں لوں گی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے اور بڑھیا کی بات کہہ سنائی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور ہم بھی جو اس کو دے چکے ہیں ہرگز کبھی بھی واپس نہیں لیں گے۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۴۰۷۳۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو والی بنایا گیا تو انہوں نے خطبہ دیا۔ پہلے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا والی بنایا گیا ہے، لیکن میں کوئی تم سے بڑھ کر انسان نہیں ہوں۔ لیکن قرآن نازل ہوا اور نبی ﷺ نے سنت کو رائج فرمایا ہم کو سکھایا اور ہم سیکھ گئے۔ پس تم بھی جان لو کہ عقل مندوں کا عقل مند صاحب تقویٰ ہے اور بیوقوفوں کا بیوقوف مبتلا ہے فسق و فجور ہے۔ تمہارا طاقت ور شخص میرے نزدیک کمزور ہے جب تک میں اس سے حق وصول نہ کر لوں، تمہارا کمزور میرے نزدیک طاقت ور ہے جب تک میں اس کو حق نہ دلا دوں۔ اے لوگو! میں محض اتباع کرنے والا ہوں نئی راہ ایجاد کرنے والا نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو۔ اور اگر غلط راہ پر

چلوں تو مجھے سیدھا کر دو۔ بس میں اس پر اپنی بات موقوف کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے مغفرت مانگتا ہوں۔

ابن سعد، المحاملی فی امالیہ، الخطیب فی رواۃ مالک

۱۴۰۷۴ ... عمیر بن اسحاق سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے شانے پر چادریں پڑی دیکھیں۔ آدمی نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ آپ مجھے دیدیں میں آپ کا کام کر دوں گا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پرے رہو۔ مجھے تم اور ابن خطاب میرے اہل وعیال کی طرف سے دھوکہ میں نہ ڈالو۔ ابن سعد، الزہد للامام احمد

۱۴۰۷۵ ... جمید بن ہلال سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ بنایا گیا تو وہ اپنے کاندھے پر چادریں اٹھائے ہوئے بازار کو نکلے اور ارشاد فرمایا: مجھے میرے عیال سے دھوکہ میں مبتلا نہ کرو۔ ابن سعد

۱۴۰۷۶ ... جمید بن ہلال سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حاکم بنایا گیا تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اپنا وظیفہ مقرر کر دو جو اس کے لیے کافی ہو۔

لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے دو چادریں پہننے کے لیے جب وہ پرانی ہو جائیں تو ان کو دے کر دوسری لے لیں۔ اور سواری کا جانور جب وہ سفر کریں اور ان کے اہل وعیال کا نفقہ اسی طرح خلیفہ بننے سے چلتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں راضی ہوں۔ ابن سعد

۱۴۰۷۷ ... ابن عمر رضی اللہ عنہما، عائشہ رضی اللہ عنہا، سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ، صبیحہ اسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اور ابو جزۃ کے والد رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات سے مروی ہے اور ان سب حضرات کی گفتگو کا ماحصل یہ ہے کہ:

حضور ﷺ کی وفات بروز پیر بارہ ربیع الاول سن گیارہ ہجری کو ہوئی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (خلافت پر) بیعت کی گئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا گھر سخ (مدینہ کے مضافات میں ایک مقام) پر تھا۔ جہاں قبیلہ بنی حارث بن خزرج کی آپ کی بیوی حبیبہ بنت خارجہ بن زید بن ابی زہیر رہا کرتی تھیں۔

آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو کھجور کی شاخوں سے ایک حجرہ بنا کر دے رکھا تھا۔ اس گھر میں مزید کچھ اضافہ نہ ہوا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ منتقل ہو گئے۔ لیکن اس سے قبل اور خلافت کے بعد آپ رضی اللہ عنہ چھ ماہ سخ میں قیام پذیر رہے۔ اس دوران آپ رضی اللہ عنہ ہر صبح پیدل مدینے تشریف لے جاتے تھے۔ کبھی کبھار اپنے گھوڑے پر بھی چلے جاتے تھے۔ آپ کے جسم پر ایک ازار اور ایک رنگی ہوئی چادر ہوتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ جا کر لوگوں کو نماز پڑھاتے: پھر عشاء کی نماز پڑھا کر سخ واپس چلے جاتے تھے۔ جب آپ مدینہ میں حاضر ہو جاتے تو آپ ہی نماز پڑھاتے تھے ورنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے تھے۔ جمعہ کے دن آپ شروع دن میں گھر پہنچ جاتے اور لوگوں کو جمعہ پڑھاتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ تجارت پیشہ تھے۔ اس لیے آپ ہر روز صبح کو بازار جاتے اور خرید و فروخت کرتے۔ اسی طرح آپ رضی اللہ عنہ کا بکریوں کا ایک ریوڑ بھی تھا۔ آپ شام کو اسے دیکھنے جاتے تھے اور کبھی کبھار خود بھی بکریوں کو لے کر چرانے نکل جاتے تھے۔ ورنہ اکثر اوقات آپ کی بکریاں کوئی اور چراتا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک خاندان کی بکریوں کا دودھ بھی دوہا کرتے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو اس خاندان کی ایک بچی نے کہا: اب تو شاید ہماری بکریوں کا دودھ نہیں نکلا کرے گا۔ یہ بات حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سن لی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ میری عمر کی قسم! میں ان کے لیے دودھ دوہوں گا۔ اور مجھے امید ہے کہ میرا یہ نیا کام پرانے کاموں پر اثر انداز نہ ہوگا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ پھر بھی ان کے لیے دودھ نکالتے رہے۔ بسا اوقات آپ اس گھرانے کی بچی کو کہتے: تجھے اونٹ کی آواز نکال کر دکھاؤں یا مرغی کی آواز نکال کر دکھاؤں۔ تو وہ جو کہتی آپ اس کو سناتے۔ آپ نے (اسی طرح لوگوں میں کم ہو کر) چھ ماہ بتادیئے۔ پھر آپ مستقل مدینہ آکر رہنے لگے۔ اور نظام حکومت کو مستقل دیکھنے لگے۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! لوگوں کی فلاح کے لیے مجھے اپنی تجارت چھوڑنا پڑے گی۔ ان کے لیے (اپنے دوسرے کام کا بجائے) فارغ ہونا ضروری ہے۔ اور مستقل ان کی اصلاح و فلاح میں لگنے کی ضرورت ہے، لیکن اپنے اہل خانہ کے لیے بھی معاشی گزر بسر کا انتظام لازمی ہے۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے تجارت ترک فرمادی اور آپ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے بیت المال میں سے اپنے اہل خانہ کا خرچ لینے لگے۔ آپ رضی اللہ عنہ (بیت المال سے) حج اور عمرہ بھی فرماتے۔ صحابہ کرام نے آپ کے لیے

سالانہ چھ ہزار درہم مقرر فرمادیے تھے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہمارے پاس جو بیت المال کا مال ہے وہ لوٹا دو۔ کیونکہ میں اس مال میں سے کچھ بھی لینا نہیں چاہتا۔ اور میری فلاں فلاں جگہ والی جائیداد مسلمانوں کے لیے ہے اس مال کے بدلے جو میں نے بیت المال میں سے لیا ہے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ وہ اموال، دودھ والی اونٹنی، ایک غلام اور پانچ درہم کی قیمت کی ایک چادر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو واپس بھجوا دی۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اپنے والد سے ملاقات

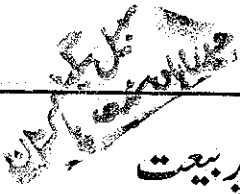
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہوں نے اپنے بعد والوں کو سخت مشقت میں ڈال دیا۔ راوی حضرات کہتے ہیں: بن گیا رہ بھری جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر بھیجا تھا۔ پھر بارہ ہجری ماہ جب میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمرہ ادا کیا۔ چاشت کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔ وہاں اپنے گھر میں تشریف لائے جہاں آپ کے والد حضرت ابوقافہ رضی اللہ عنہ (انتہائی ضعیف العمر) اپنے دروازے پر بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ کم سن لڑکے بیٹھے تھے جن کو وہ باتیں سنا رہے تھے۔ انکو کسی نے بتایا کہ یہ آپ کا بیٹا آیا ہے۔ یہ سن کر وہ (خوشی سے) کھڑے ہونے لگے۔ جبکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو ابھی سواری پر تھے جلدی جلدی سواری سے اترنے لگے اور ابھی اونٹنی بیٹھی بھی نہ تھی آپ رضی اللہ عنہ اوپر سے کود آئے اور اپنے باپ کو آواز دینے لگے: ابا جان! آپ کھڑے نہ ہوں۔ پھر دونوں باپ بیٹے بغل گیر ہوئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ ابوقافہ رضی اللہ عنہ اپنے بیٹے کی آمد کی خوشی میں رو پڑے۔ مکہ کی طرف عتاب بن اسید، سمیل بن عمرو، عکرمہ بن ابی جھل اور حارث بن ہشام (سرداران قوم) بھی آگئے تھے۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو سلام کیا سلام علیک اے خلیفہ رسول اللہ! پھر سب نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مصافحہ کیا۔ جب ان کے آپس میں رسول اللہ ﷺ (کی یادوں) کا ذکر ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ پھر آنے والے معززین نے حضرت ابی قافہ رضی اللہ عنہ کے سلام کی دعا کی۔ حضرت ابوقافہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو فرمایا: اے عتیق (ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لقب) ان سرداروں کے ساتھ اچھی صحبت رکھا کر۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابا جان! اللہ کی مدد کے بغیر نہ بدی اختیار ممکن ہے اور نہ ہی کوئی نیکی اس کی مدد کے بغیر پوری ہو سکتی ہے۔ مجھے ایک عظیم ذمہ داری گلے کا ہمار بنادی گئی ہے جس کے اٹھانے کی مجھ میں قوت نہیں ہے۔ اور نہ اللہ کے بغیر کچھ توفیق ممکن ہے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ گھر میں داخل ہوئے۔ غسل کیا اور نکلے۔ آپ کے پیچھے آپ کے اصحاب بھی چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے اپنے راستے چلو۔ لوگ آ کر بالمشافہ آپ رضی اللہ عنہ سے ملتے رہے اور نبی اکرم ﷺ کی وفات پر بھی تعزیت کا اظہار کرتے رہے۔ جس کو سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ بیت اللہ شریف پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے اپنی چادر کا اضطباع کیا (الٹا کر زیب تن کی)۔ پھر رکن (یمانی) کا استلام کیا (بوسہ لیا) پھر سات چکر کعبۃ اللہ کے گرد کائے اور دو گانہ نماز ادا کی۔ پھر واپس اپنے گھر چلے گئے۔ جب ظہر کا وقت ہوا تو پھر نکلے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر قریب ہی دارالندوہ کے بیٹھ گئے اور اعلان کیا: کوئی ہے جس کو کسی ظلم کی شکایت کرنا ہو یا کسی کو اپنے حق کا مطالبہ کرنا ہو۔ لیکن پھر کوئی نہ آیا بلکہ لوگوں نے (اسن واماں کے حوالے سے) اپنے والی کی بھلائی اور تعریف بیان کی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور بیٹھ گئے پھر لوگ آپ سے الوداع ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہ مدینے کی طرف کوچ کرنے نکل پڑے۔ پھر جب اسی سال یعنی بارہ ہجری کوچ کا وقت آیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خود لوگوں کو حج کروایا اور حج افراد (بغیر عمرے کے) ادا کیا جبکہ مدینہ پر آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا آئے تھے۔ ابن سعد

امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اچھی روایت ہے اس کے متعدد شواہد مزید ہیں اور اس کی مثل روایت قبول عام پاتی ہے اور لوگ اس کو قبول کرتے ہیں۔

۱۴۰۷ھ... جہان الصالح سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا: نعم القادر اللہ۔ اللہ بہترین قدرت والا ہے۔

ابن سعد، الحبل فی الدیاج، ابو نعیم فی المعرفة



علی رضی اللہ عنہ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۲۷۹ھ ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی تو انصار کے خطباء کھڑے ہوئے اور ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اے گروہ مہاجرین! رسول اکرم ﷺ جب تم میں سے کسی آدمی کو امارت کی کوئی ذمہ داری سونپتے تھے تو اس کے ساتھ ایک آدمی ہمارا بھی ملا دیتے تھے۔ لہذا ہمارا خیال ہے کہ اب امارت کے بھی دو آدمی والی بنیں ایک تم میں سے اور ایک ہم میں سے۔ چنانچہ انصار کے دوسرے مقررین بھی اسی بات کا اصرار کرنے لگے۔ پھر حضرت زید بن ثابت (جو انصاری صحابی ہی تھے) کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور امام بھی مہاجرین میں سے ہوگا اور ہم اس کے مددگار بنیں گے۔ جس طرح ہم پہلے رسول اللہ ﷺ کے (انصار) مددگار تھے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: جزاکم اللہ یا معشر الانصار خیراً وثبت قائلکم۔ اے گروہ انصار اللہ تم کو اچھا بدلہ عطا فرمائے اور تمہارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کے علاوہ کوئی کام کرو گے (مثلاً دوامیروں والی بات) تو ہم ہرگز تمہارے ساتھ صلح نہ کریں گے۔ پھر حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں کو ارشاد فرمایا: یہ تمہارے ساتھی ہیں ان کی بیعت کرو۔ پھر لوگ چل پڑے۔ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منبر پر بیٹھ کر لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھا لیکن۔ ان بیعت کرنے والوں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو انصاری حضرات جا کر ان کو لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے اور ان کے داماد! کیا تم مسلمانوں کی۔ بنی ہوئی لاشی کو توڑنا چاہتے ہو۔ جو بیعت کرنے نہیں آئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! بیعت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی آپ کی بیعت کر لی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو زبیر بن العوام بھی نظر نہ آئے۔ ان کے متعلق پوچھا تو لوگ ان کو بھی لے آئے۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کے بیٹے! اے رسول اللہ کے حواری۔ ساتھی کیا تو مسلمانوں کی لاشی توڑنا چاہتا ہے؟ انہوں نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مثل جواب دیا کہ کوئی حرج نہیں۔ بیعت میں پھر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔

ابوداؤد، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر، السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم، ابن عساکر ۱۲۷۸ھ۔ سہل بن ابی حمہ اور صلیبہ تمیمی اور جبر بن الحویرث اور ہلال سے مروی ہے سب حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بیت المال سخ میں تھا اور مشہور تھا۔ اس کے باوجود اس کی حفاظت کوئی نہ کرتا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے کہا: اے خلیفہ رسول اللہ! آپ بیت المال پر کسی کو چوکیدار کیوں نہیں مقرر کرتے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، اس پر کاہے کا خوف! راوی نے کہا: میں نے عرض کیا: وہ کیوں (خوف کیوں نہیں؟) فرمایا: اس پر تالا لگا ہوا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس میں سے مال دیتے رہتے تھے حتیٰ کہ کچھ باقی نہ بچتا تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ منتقل ہو گئے تو بیت المال بھی اسی گھر میں بنوایا جہاں آپ رہائش پذیر تھے۔ آپ کے پاس قبیلہ اور جہینہ کی کانوں سے بہت مال آتا تھا نیز بنی سلیم کی معدن بھی خلافت ابی بکر میں کھل گئی تھی۔ چنانچہ اس کی زکوٰۃ بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ سارا مال بیت المال میں رکھوا دیا کرتے تھے۔ اور پھر اس کو لوگوں میں گروہ گروہ بنا کر تقسیم کرتے تھے۔ چنانچہ ہر سو آدمیوں کو ایک خاص حصہ دیدیتے تھے۔ اور مال کی تقسیم میں آزاد، غلام، مرد، عورت اور چھوٹے بڑے سب کو برابر رکھتے تھے۔ نیز آپ اونٹ گھوڑوں اور اسلحہ کو خرید لیتے تھے پھر ان کو جہاد فی سبیل اللہ میں کام لاتے تھے۔ ایک سال آپ نے دیہات سے لائی جانے والی چادریں خرید لیں۔ اور ان کو مردیوں میں مدینہ کے فقیر مسکینوں میں تقسیم کر دیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور ان کو دفن کر دیا گیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اماناء (منشیوں) کو بلایا اور ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ عبدالرحمن بن عوف اور عثمان بن عفان بھی تھے۔ جب ان لوگوں نے بیت المال کھولا تو اس میں کوئی دینار ملا اور نہ درہم۔ ہاں ایک ہلکا سا کپڑا پڑا تھا اس کو جھاڑا گیا تو اس میں سے ایک درہم گرا۔ تب ان حضرات کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بہت ترس اور رحم آیا۔ مدینہ میں ایک وزان۔ ناپ

تول کرنے والا تھا جو پھر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی یہی کام کرتا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیت المال کی ناپ تول کرنے والا بھی یہی شخص تھا اس سے پوچھا گیا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال آیا وہ کل ملا کر کس قدر ہوگا؟ اس نے کہا دو لاکھ درہم۔ لیکن آپ نے سب کا سب اللہ کی راہ میں غریب غریب میں تقسیم فرماتے رہے اور سب کو جیسا کہ پیچھے گزرا برابر حصہ دیتے رہے۔ ابن سعد

۱۴۰۸۱ اے لوگو! اگر تمہارا گمان ہے کہ میں نے تمہاری خلافت و رغبت اور شوق سے لی ہے یا تم پر اور مسلمانوں پر غلبہ پانے کے لیے کی ہے تو ایسی بات ہرگز نہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے اس کو نہ رغبت کے ساتھ لیا ہے اور نہ تم پر اور نہ کسی مسلمان پر غلبہ پانے کے لیے کیا ہے۔ میں نے تو ایک دن یا ایک رات بھی اس کی حرص نہیں رکھی۔ اور نہ کبھی خفیہ یا اعلانیہ اللہ سے اس کا سوال کیا ہے۔ میں نے ایک عظیم ذمہ داری کو اپنے گلے کا ہار بنایا ہے۔ جس کے اٹھانے کی مجھے طاقت نہیں الا یہ کہ اللہ پاک مدد کرے۔ میری تودل کی خواہش ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی صحابی اس خلافت کو عدل کے ساتھ چلائے تو میں یہ ذمہ داری تم کو واپس کر دیتا ہوں اور یہ سمجھو کہ میری کسی نے بیعت ہی نہیں کی میری کسی نے بیعت ہی نہیں کی۔ جس کو چاہو یہ ذمہ داری سوئپ دو۔ میں تم میں سے ایک عام سا آدمی ہوں۔ ابونعیم فی فضائل الصحابة

۱۴۰۸۲ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غلبہ بنایا گیا تو انہوں نے اپنا سارا مال آخری دینار و درہم تک بیت المال میں ڈال دیا اور فرمایا: میں اس میں تجارت کروں گا اور اس سے روزی تلاش کروں گا کیونکہ میں جب سے مسلمانوں کا امیر بنا ہوں انہوں نے مجھے تجارت اور روزی کمانے سے روک دیا ہے۔ الزہد للامام احمد

۱۴۰۸۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو انہوں نے نہ کوئی دینار چھوڑا اور نہ درہم۔ اور اس سے پہلے انہوں نے اپنا سارا مال بیت المال کے حوالے کر دیا تھا۔ الزہد للامام احمد

۱۴۰۸۴ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا، خطبے کے دوران نواسہ رسول حضرت حسن رضی اللہ عنہ عتدا کر منبر پر چڑھ گئے اور بولے میرے بابا کے منبر سے اتر جائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات ہماری طرف سے اس کو سکھائی نہیں گئی۔ ابن سعد

۱۴۰۸۵ عبدالرحمن بن الاصبہانی سے مروی ہے کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے آپ رضی اللہ عنہ منبر رسول اللہ پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بابا کی مسند سے اتر جائیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سچ کہتے ہو۔ یہ تمہارے بابا کی ہی مسند ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن کو اپنی گود میں بٹھایا اور رو پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ میرے حکم سے نہیں ہوا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم سچ کہتے ہو، میں بھی تم پر تہمت عائد نہیں کر رہا۔ ابونعیم والجبوری فی جزئہ

۱۴۰۸۶ ابن رباح سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حاطب کو مقوقس شاہ مصر کے پاس (ایچی بنا کر) بھیجا۔ وہ مشرقی بستیوں کے کنارے بر سے گزرے تو ان سے صلح کی بات کی اور انہوں نے آپ کو جزیہ دیا۔ پھر وہ بستی والے اسی طرح چلتے رہے حتیٰ کہ مصر میں عمرو بن العاص نے لشکر کشی کی اور قتل کیا اور پہلا معاہدہ ختم ہو گیا۔ ابن عبدالحکم فی فوج مصر

۱۴۰۸۷ محمد بن ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ماریہ رضی اللہ عنہا کے اخراجات اٹھاتے تھے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے اخراجات برداشت کرتے تھے حتیٰ کہ ماریہ بنی ان کے عہد خلافت میں انتقال کر گئیں۔ ابن سعد

۱۴۰۸۸ ہمیں محمد بن عمر (واقفی) نے خبر دی کہ مجھے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عمرو بن عیمر بن ہنی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کوئی زمین اپنے لیے حصصی (خاص) نہیں کی سوائے تقيج کے جو رسول اللہ ﷺ نے اپنے (جہادی) گھوڑوں کے لیے خاص کر رکھی تھی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ نے اس جگہ کو اپنے لیے خاص کیا تھا اور اس میں اپنے گھوڑوں کی حفاظت کرتے تھے جو جہاد میں کام آتے تھے۔ اور جب آپ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں کمزور لاغر اونٹ آپ کے پاس آتے تو ان کو ربذہ بھیج دیتے اور جوان اونٹوں کی نگہبانی کرتا وہ بھی وہیں چراتا تھا۔ اور ربذہ کوحی (خاص) نہیں کیا تھا۔ بلکہ اہل چشمون

کو حکم دیا تھا کہ جو ریزہ میں اپنے جانوروں کو پانی پلانے (چرانے) لائے ان کو روکا نہ جائے۔ لیکن جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور لوگ زیادہ ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ملک شام، مصر اور عراق کی طرف لشکر بھیجے تو ریزہ کو جی (خاص) کر لیا راوی کہتے ہیں اور مجھے وہاں کا عامل نگران مقرر کر دیا۔ ابن سعد

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی نصیحتیں

۱۲۰۸۹ حارث بن فضیل سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یزید بن ابی سفیان (کو گورنر بنانے) کے متعلق حتمی ارادہ فرمایا تو ان کو فرمایا اے یزید! تو جوان آدمی ہے اور تیرا نام خیر کے ساتھ لیا جاتا ہے یقیناً تیرے اندر لوگوں نے اچھی چیزیں دیکھی ہوں گی یہ بات تیرے دل میں ہوگی۔ کہ وہ کیا اچھی باتیں ہیں اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں تیرا امتحان لوں اور تجھے تیرے گھر والوں سے دور بھیجوں۔ لہذا تو دیکھ لے کہ تو یہ ذمہ داری اٹھائے گا؟ میں تجھے پہلے خبردار کر دیتا ہوں کہ اگر تو کچھ کام کیے تو میں تمہارے (عہدے میں) اضافہ کر دوں گا اور اگر تم نے برائی کا راستہ اختیار کیا تو تم کو معزول کر دوں گا۔ پس میں تم کو خالد بن سعید کی جگہ گورنر بنانا ہوں۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو ذاتی زندگی سے متعلق نصیحتیں فرمائیں پھر فرمایا: میں تم کو خاص طور پر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کا خیال رکھنے کو کہتا ہوں، تم اسلام میں ان کے مرتبے سے اچھی طرح واقف ہو گے ہی اور رسول اللہ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا تھا: ہر امت کا کوئی امین ہوتا ہے، اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔

لہذا تم ان کی فضیلت کو اور ان کی مسابقت فی الاسلام کو مد نظر رکھنا۔ اور معاذ بن جبل کا بھی خیال رکھنا تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کی رفاقت کو جانتے ہو گے اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

امام العلماء اپنے فریضے کو زیادہ نبھاتا ہے (اور ان سے بڑا عالم اس علاقے میں کوئی نہیں جہاں تم جا رہے ہو) لہذا تم دونوں حضرات کے معاملے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالنا اور وہ بھی تمہارے ساتھ خیر برتنے میں کوئی کمی نہ کریں گے۔

یزید نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! جس طرح آپ نے مجھے ان کے متعلق نصیحتیں فرمائی ہیں آپ ان کو بھی میرے متعلق کچھ نصیحت فرمادیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان کو تمہارے متعلق نصیحت کرنے میں ہرگز کوتاہی نہ کروں گا۔ یزید نے عرض کیا: اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کو اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ عطا کرے۔ ابن سعد

کلام:..... روایت کی سند میں انتہائی ضعیف راوی واقدی ہے۔ اس حدیث میں مذکور احادیث قولی بخاری کتاب المناقب مناقب ابی عبیدہ میں موجود ہے۔

۱۲۰۹۰ جعفر بن عبد اللہ بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے امراء (گورنروں) یعنی یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص اور شرجیل بن حسنہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: اگر تم کسی ایک جگہ میں جمع ہو جاؤ تو تمہارے اور تمہارے ماتحت سب لوگوں کے امیر یزید بن ابی سفیان ہوں گے اور اگر تم مختلف لشکروں میں بٹ جاؤ تو جو جس لشکر میں ہو گا وہ ان سب کا امیر ہو گا۔

۱۲۰۹۱ ابن ابی عون وغیرہ سے مروی ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے دعویٰ کیا کہ مالک بن نویرہ نے۔ اپنے شاعری کے کلام میں ارتداد کا ارتکاب کر لیا ہے جو ان کو پہنچ گیا ہے۔ لیکن مالک نے اس بات کا خود انکار کر دیا اور بولے: میں اسلام پر ثابت قدم ہوں میں نے کوئی اور نہ دین پسند کیا ہے اور نہ اسلام کو بدلا ہے۔ اس بات پر ابوقحافہ رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی شہادت پیش کی (کہ واقعی مالک اپنے اسلام پر قائم ہے) لیکن خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کو آگے بلایا اور ضرار بن الازور کو حکم دیدیا چنانچہ ضرار نے ان کی گردن اڑادی۔ پھر خالد رضی اللہ عنہ نے مالک کی بیوی پر قبضہ کر لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہنے والے نے کہا: خالد نے (مالک کی بیوی کے ساتھ) زنا کیا ہے لہذا ان کو

سکسار کیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو سکسار نہیں کر سکتا کیونکہ انہوں نے تاویل کی تھی جس میں ان سے غلطی ہوگئی (تاویل یہی کہ وہ مرتد غیر مسلم کی بیوی سے قتل کے بعد یہ ان کی قیدی اور باندی بن گئی ہے)۔ کہنے والے نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا: کہ خالد نے ایک مسلمان (مالک) کو قتل کیا ہے لہذا اس کے قصاص میں ان کو قتل کیجئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ان کو قتل بھی نہیں کر سکتا کیونکہ انہوں نے تاویل کی تھی کہ جس میں ان سے غلطی ہوگئی کہ مالک نے ایسا شعر کہا ہے جو اس کے ارتداد کا ثبوت ہے پھر کہنے والے نے کہا: پھر آپ خالد کو (شکر کی سپہ سالاری سے) معزول کر دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں کبھی بھی ایسی تلوار کو نیام میں نہیں ڈال سکتا جو اللہ نے کافروں پر سنت لی ہے۔ ابن سعد

۱۴۰۹۲۔ ابوہریرۃ یزید بن عبید السعدی سے مروی ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جرف (مدینے کے قریب ایک) مقام پر تشریف لے گئے جہاں اسلامی لشکر ٹھہرے ہوئے تھے۔ قبل ایک دوسرے کے سامنے اپنے حسب نسب بیان کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے فزارہ قبیلہ کے پاس سے گذر ہوا تو ان میں سے ایک اٹھا اور اس نے آپ کو عرض کیا: خوش آمدید! پھر مزار یوں نے مل کر کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ! ہم گھوڑوں کے عادی لوگ ہیں اور اپنے ساتھ گھوڑے لائے ہیں۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم کو ان میں برکت نصیب کرے۔ فزاری لوگ بولے: آپ اس لیے بڑا علم ہمارے قبیلہ کے حوالے فرمادیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کو اس کی جگہ سے تبدیل نہیں کر سکتا جو بنی ہمس میں ہے۔ فزاری نے کہا: آپ ان کو ہم پر مقدم کر رہے ہیں جن سے ہم کہیں بہتر ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: او کیمنے! چپ رہ۔ وہ تم سے بہتر ہیں، وہ پہلے اسلام لانے والے ہیں اور ان میں سے کوئی آدمی اسلام لانے کے بعد اسلام سے واپس نہیں لوٹا۔ حالانکہ تو بھی اور تیری قوم کے لوگ بھی اسلام سے۔ ایک بار پھر چلے ہیں۔ عیسیٰ جو میسرۃ بن مسروق تھا نے کہا اس کو کہا: کیا تو خلیفہ رسول اللہ ﷺ کی بات نہیں سن رہا؟ فزاری بولا تو چپ رہ! تجھے تو سب کچھ مل گیا ہے۔ ابن سعد

۱۴۰۹۳۔ عبدالرحمن بن سعید بن یربوع سے مروی ہے کہ ابان بن سعید مدینے واپس تشریف لے آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: تم کو یہ حق نہیں تھا کہ امام وقت کی اجازت کے بغیر اپنے عہدے کو چھوڑ کر واپس آجاتے۔ اور وہ بھی ایسے حالات میں کہ نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد لوگ اسلام میں کمزور پڑ رہے ہیں آپ تو اس عہدے کے امانت دار تھے۔

ابان بن سعید نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے لیے یہ کام کرتا تھا، پھر (کچھ عرصہ) ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور مسابقت فی الاسلام کی وجہ سے یہ کام کیا۔ اب میں رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے بھی یہ عہدہ نہیں گوارا کر سکتا۔

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب سے مشورہ کیا کہ اب کس کو بحرین پر گورنر بنا کر بھیجا جائے۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا ایک آدمی ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں پر عامل (گورنر) بنایا تھا۔ ان کے ہاتھوں پر وہاں کے لوگوں نے اسلام قبول کیا اور اپنی اطاعت کا اظہار کیا۔ اور وہ بھی ان لوگوں کو اچھی طرح جانتا ہے اور ان کے علاقے سے بھی واقف کار ہے۔ وہ ہے حضرت العلاء بن الحضرمی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کر دیا اور عرض کیا کہ آپ ابان بن سعید ہی کو اس کام پر مجبور کریں۔ کیونکہ وہ بحرین والوں کا حلیف (دوست) ہے۔ لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس عہدے پر مجبور کرنے سے انکار کر دیا اور فرمایا: میں ایسے شخص کو کیسے مجبور کر سکتا ہوں جو کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کے لیے کوئی کام نہیں کر سکتا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے علاء بن حضرمی کو بحرین بھیجنے پر اتفاق رائے کر لیا۔ ابن سعد

۱۴۰۹۴۔ مطلب بن سائب بن ابی وداعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص کو لکھا کہ میں نے خالد بن ولید کو حکم بھیج دیا ہے کہ وہ (اپنے لشکر کے ساتھ) تمہارے پاس آئے تاکہ تم کو کمک ملے۔ لہذا جب وہ تشریف لے آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا اور ان کو سختی میں نہ ڈالنا اور نہ ان کے کاموں میں رکاوٹ ڈالنا اگرچہ میں نے تم کو ان پر اور دوسرے امراء پر مقدم کر رکھا ہے۔ لہذا ان لوگوں سے بھی اپنی مہمات میں مشاورت کرتے رہو اور ان کی مخالفت نہ کرو۔ ابن سعد

۱۴۰۹۵۔ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارادہ فرمایا کہ تمام لشکروں کو ملک شام

اکٹھا کر دیں۔ عاملین میں سے سب سے پہلے آپ کے عامل حضرت عمرو بن العاص تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو حکم دیا کہ وہ فلسطین پر لشکر کشی کے ارادے سے ایلۃ مقام پر پہنچیں۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا لشکر جب مدینہ سے نکلا تین ہزار افراد پر مشتمل تھا، جن میں سے اکثر مجاہدین اور انصار تھے۔ اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی سواری کے ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے اور عمرو بن العاص کو۔ جو سوار تھے وصیت کرتے جارہے تھے: اے عمرو! اپنے باطن میں اور ظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اللہ سے حیاء کرتے رہنا بے شک وہ تجھے ہر آن دیکھ رہا ہے اور تیرے عمل کو بھی خوب دیکھ رہا ہے۔ دیکھو! میں نے تم کو ایسے لوگوں پر بھی مقدم کر دیا ہے (امیر) بنا دیا ہے جو تجھ سے اسلام میں پہلے داخل ہونے والے ہیں اور ایسے لوگوں پر بھی تجھے مقدم کر دیا ہے جو اسلام اور اہل اسلام سے نسبت تیرے زیادہ غنی ہیں۔ لہذا آخرت کے عاملین میں سے بن اور جو بھی تو عمل کرے اس کے ساتھ اللہ کی رضا کو مد نظر رکھ۔ اپنے ساتھ والوں کے لیے ان کے باپ کے قائم مقام بن جا۔ لوگوں کے چھپے ہوئے اموال و عیوب کے پیچھے نہ پڑنا، بلکہ ان کے ظاہر پر اکتفاء کرنا۔ اپنے کام میں تندہی دکھانا۔ جب دشمن سے تیری مدد بھڑھو تو سچائی کے ساتھ لڑائی کے جوہر دکھا، بزدلی کو پاس بھی نہ آنے دینا اور جو مال غنیمت میں خیانت کا مرتکب ہو اس کی پکڑ کر اور اس کو سزا دے اور جب تو اپنے ساتھیوں کو وعظ کرے تو مختصر بات کر۔ اپنی ذات کی اصلاح رکھ، تیری رعایا تیرے لیے درست ہو جائے گی۔ ابن سعد

۱۳۰۹۶۔ عبدالحمید بن جعفر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبائلی بلی، عذرة، قضاۃ کی تمام شاخوں اور اس علاقے میں جتنے باقی ماندہ عرب ہیں سب پر عامل بنا دیا ہے۔ لہذا ان کو جہاد فی سبیل اللہ کی طرف بلانا اور جہاد کی ترغیب دینا۔ پس جو تیری بات مان لیں ان کو سواری دینا اور زارہ دینا۔ ان کے ساتھ موافقت کا برتاؤ کرنا اور ہر قبیلے کو الگ الگ مقام پر اتارنا۔ ابن سعد

۱۳۰۹۷۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن رسول اکرم ﷺ کا انتقال ہوا اسی روز حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی۔ اس سے اگلے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور عرض کیا: میرے والد رسول اللہ ﷺ کی میراث مجھے دیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا وراثت میں یا آپ ﷺ نے تم کو دینے کا فرمایا تھا؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: فدک، خیبر اور مدینے کے اموال صدقات میں ان کی وراثت بنوں گی جس طرح آپ کے انتقال کے بعد آپ کی بیٹیاں وراثت بنیں گی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم تیرا باپ مجھ سے بہتر تھا اور تم میری بیٹیوں سے بہتر ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: ہم اپنا وراثت کسی کو نہیں بناتے، جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ یعنی یہ مذکورہ اموال۔ لہذا اگر تم کو معلوم ہے کہ تمہارے والد کرم نے یہ اموال تم کو عطا کر دیئے ہیں تو ہاں کرو، ہم تمہاری بات خدا کی قسم قبول کریں گے اور تم کو یہ اموال دیدیں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس ام ایمن (حضور ﷺ کی باندی) اور آپ کی پرورش کرنے والی) آئی تھیں انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے فدک دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ باغ فدک تمہارے لیے ہے۔ پس تم نے بھی یہ سنا ہے اور میں تمہاری بات قبول کرتا ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے پاس جو حکم تھا میں نے تم کو بتا دیا۔ ابن سعد

کلام:۔۔ روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں سوائے واقدی کے جو انتہائی ضعیف ہے۔

۱۳۰۹۸۔ ام خالد بنت (خالد) بن سعید بن العاص سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو جانے کے بعد میرے والد یمن سے مدینہ تشریف لے آئے۔ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: تم بنی عبد مناف (ابو بکر) پر کس طرح راضی ہو گئے کہ وہ تمہاری جگہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس پر کوئی مواخذہ نہ فرمایا: لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔ میرے والد خالد تین ماہ بغیر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کیے ٹھہرے رہے۔ پھر ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خالد کے پاس جب وہ اپنے گھر میں تھے گذرے اور ان کو سلام کیا۔ خالد نے (سلام کے جواب کے بعد) عرض کیا: کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کی بیعت کروں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ

نے ارشاد فرمایا: مجھے اچھا لگے گا اگر تم اس خیر میں شامل ہو جاؤ جس میں سب مسلمان شامل ہیں۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ سے شام کا وعدہ کرتا ہوں اس وقت میں آپ کی بیعت کر لوں گا۔ چنانچہ وہ مقررہ وقت پر حاضر ہوئے اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ چنانچہ خالد نے آپ کی بیعت کر لی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے ان کے بارے میں اچھی تھی اور آپ رضی اللہ عنہ خالد کی تعظیم کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جب مسلمانوں کے لیے جھنڈا تیار کیا تو وہ جھنڈا لے کر خالد رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بات کی اور عرض کیا: آپ خالد کو والی بنارہے ہیں حالانکہ وہ ایسا ایسا کہتے ہیں۔ اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اصرار کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابواری الدوسی کو خالد رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے جا کر پیغام دیا کہ خلیفہ رسول اللہ! آپ کو فرماتے ہیں کہ ہمارا جھنڈا واپس کر دیں۔ چنانچہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جھنڈا نکال کر دیا اور فرمایا: اللہ کی قسم! ہم کو تو تمہاری حکمرانی نے خوش کیا اور نہ تمہارے معزول کرنے نے ہم کو غمگین کیا۔ اور ملامت کرنے والا (بیخ کنی کرنے والا) تمہارے سوا کوئی اور ہے۔

ام خالد فرماتی ہیں: اسے میں مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے والد کے پاس داخل ہوتے دکھائی دیے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آ کر میرے والد سے معذرت کرنے لگے۔ اور ان کو تاکید فرمائی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق کوئی بات نہ کریں۔ چنانچہ اللہ کی قسم! میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر ہمیشہ ترس کھاتے رہے حتیٰ کہ ان کی وفات ہو گئی۔ ابن سعد ۱۲۰۹۹ سلمۃ بن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن بن عوف سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد کو ان کے منصب سے معزول کیا تو ان کی جگہ یزید بن ابی سفیان کو ان کے لشکر پر سپہ سالار مقرر کر دیا اور ان کا جھنڈا بھی یزید کو تھا دیا۔ ابن سعد ۱۲۱۰۰ محمد بن ابراہیم بن الحارث السیسی سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید کو معزول فرمایا تو ان کے متعلق شرحیل بن حسنہ کو وصیت فرمائی۔ شرحیل بن حسنہ بھی امراء میں سے تھے (اور کسی لشکر پر امیر تھے) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شرحیل کو فرمایا: خالد بن سعید کا خیال رکھنا۔ اپنی ذات پر ان کا حق یاد رکھنا، جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا حق یاد رکھیں۔ اگر چہ اب وہ تم پر والی (حاکم) نہیں رہے ہیں۔ لیکن تم اسلام میں ان کا رتبہ جانتے ہو، نیز رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو خالد آپ ﷺ کی طرف سے امیر (وگورنر) مقرر تھے۔ پھر میں نے بھی ان کو امیر مقرر کر دیا تھا، لیکن مجھے ان کو معزول کرنا زیادہ بہتر محسوس ہوا، امید ہے کہ یہی ان کے لیے ان کے دین کے حوالے سے بہتر ہوگا۔ میں جب بھی کسی کو امارت (حکمرانی) کے حوالے سے قابل رشک سمجھتا ہوں تو اس کو لشکروں کے امیر میں جن لیتا ہوں۔ پس (اے شرحیل!) میں تم کو (خالد پر) اور اس کے ابن العم (اور دوسرے لوگوں) پر امیر مقرر کرتا ہوں، جب تم کو کوئی ایسا مسئلہ درپیش ہو جس میں تم کو کسی پر ہیز گار خیال کا مشورہ اور اس کی ضرورت محسوس ہو تو سب سے پہلے ابو عبیدہ بن الجراح پھر معاذ بن جبل اور پھر خالد بن سعید کو تلاش کرنا۔ بے شک تم کو ان کے پاس نصیحت اور خیر خواہی ملے گی۔ اور ہاں ان لوگوں پر اپنی رائے مسلط کرنے سے گریز کرنا اور ان سے کسی طرح کی خبر چھپانے کی غلطی بھی نہ کرنا۔ ابن سعد

نبی کے مال میں میراث جاری نہیں ہوتی

۱۲۱۰۱ ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث مانگنے آئیں، عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بھی اپنی میراث مانگنے آئے، دونوں کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تشریف لائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ہم کسی کو وارث نہیں بناتے۔ ہم جو چھوڑ کر جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ کا مال و عیال بھی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اللہ کا فرمان ہے) کو ورت سلیمان داؤد سلیمان داؤد کے وارث بنے۔ اور زکریا (کے متعلق فرمان الہی ہے انہوں) نے فرمایا: یسوی و یوٹ من آل یعقوب مجھے ایسی اولاد دیجئے جو میری وارث بنے اور وارث بنے آل یعقوب کی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

نے جواباً ارشاد فرمایا: یہ حقیقت ہے، اور اللہ کی قسم! تم بھی بخوبی جانتے ہو جو میں جانتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس یہ اللہ کی کتاب ہے جو بول رہی ہے۔ پھر یہ حضرات خاموشی سے واپس چلے گئے۔ ابن سعد

۱۳۱۰۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس بحرین سے مال آیا تو میں نے مدینہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کے منادی کو یہ اعلان کرتے سنا جس سے رسول اللہ ﷺ اپنی زندگی میں مال دینے کا وعدہ فرما گئے ہوں وہ آجائے۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر کئی لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو مال دیا۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا: اے ابوبکر! جب ہمارے پاس مال آئے تو تم آجانا۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو دو یا تین پیالے بھر کر درہم دیئے۔ ابوبکر نے ان کو شمار کیا تو وہ چودہ سو درہم نکلے۔ ابن سعد

۱۳۱۰۳ جابر رضی اللہ عنہ بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اگر (میرے پاس) بحرین سے مال آیا تو میں تجھے اتنا اتنا اور اتنا عطا کروں گا۔ لیکن پھر بحرین سے مال نہ آیا حتیٰ کہ رسول اکرم ﷺ ہی کی وفات ہو گئی۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس بحرین سے مال آیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے کوئی وعدہ کیا ہو وہ آجائے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: مجھ سے بھی رسول اللہ ﷺ نے وعدہ فرمایا تھا کہ جب میرے پاس بحرین سے مال آئے گا تو مجھے اتنا اتنا اور اتنا عطا فرمائیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر لو۔ چنانچہ میں نے پہلی مرتبہ (مٹھی بھر کر) لیا تو وہ پانچ سو درہم نکلے پھر میں نے دوسری مرتبہ اور اتنا ہی لے لیا۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، البخاری، مسلم

۱۳۱۰۴ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کے قرض کو ادا کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے وعدے پورے فرمائے۔ ابن سعد

مجلس شوریٰ کا قیام

۱۳۱۰۵ قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق کو جب کوئی مسئلہ درپیش آتا جس میں ان کو اہل رائے اور اہل فقہ کے مشوروں کی ضرورت محسوس ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار کے لوگوں کو بلاتے جن میں خاص طور پر عمر، عثمان، علی، عبد الرحمن بن عوف، معاذ بن جبل، ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم ضرور شامل ہوتے۔ یہ سب حضرات خلافت صدیق میں فتویٰ جاری فرماتے تھے۔ لوگوں کے فتاویٰ انہی کے پاس آتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا یہی معمول اپنی خلافت میں رہا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو آپ رضی اللہ عنہ بھی مذکورہ افراد کو بلاتے تھے اور ان کے دور میں فتویٰ کا منصب عثمان، ابی اور زید رضی اللہ عنہم کے سپرد تھا۔ ابن سعد

۱۳۱۰۶ مسور رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! ابوبکر و عمر اس مال سے خود کو اور اپنے رشتے داروں کو دور رکھتے تھے اور میں اس مال میں صلہ رحمی کرنے کو درست سمجھتا ہوں۔ ابن سعد

۱۳۱۰۷ زبیر بن المنذر بن ابی اسید الساعدی سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ آؤ اور بیعت میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ تمام لوگ اور آپ کی قوم والے بھی بیعت کر چکے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نہیں، اللہ کی قسم! میں بیعت نہیں کروں گا جب تک کہ اپنے ترش کے سارے تیر نہ آ زمالوں اور اپنی قوم اور خاندان کے ساتھ مل کر تمہارے ساتھ جنگ نہ کروں۔ یہ تیر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ملی تو حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے خلیفہ! رسول اللہ! انہوں نے انکار کر دیا ہے اور ہٹ دھرمی تک پہنچ گئے ہیں۔ وہ آپ کی بیعت ہرگز کرنے والے نہیں جب تک ان سے قتال نہ کیا جائے، ان سے قتال کیا گیا تو ان کی اولاد اور ان کا خاندان بھی جنگ میں کود پڑے گا۔ پھر ان کا قبیلہ خزرج بھی پیچھے نہ رہے گا خزرج کا حلیف اوس ہے وہ بھی لازماً شریک جنگ ہو جائے گا۔ لہذا آپ سعد بن عبادہ کو چھیڑیں ہی ناں۔ کیونکہ آپ کی حکومت مضبوط ہو چکی ہے وہ آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے اور وہ اکیلے آدمی ہیں جو

چھوڑ دیئے گئے ہیں۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بشیر رضی اللہ عنہ کی نصیحت کو قبول کر لیا اور سعد کو (ان کے حال پر) چھوڑ دیا۔

پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ان کو ایک دن مدینے کے راستے میں برسرِ راہ ملے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے سعد! بولو! سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عمر! تم بولو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے شخص۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھی ہو جو ان کے ساتھی نہ بن سکے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں میں ایسا ہی ہوں۔ اب حکومت کی باگ تمہارے ہاتھ میں آگئی ہے، حالانکہ اللہ کی قسم تمہارے پہلے ساتھی تم سے زیادہ ہم کو پسند تھے۔ اللہ کی قسم ہم تو تمہارے پڑوس کو بھی اچھا نہیں سمجھتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اپنے پڑوس کے پڑوس کو اچھا نہیں سمجھتا وہاں سے منتقل ہو جاتا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بولے: میں بھی اس بات کو نہیں بھولوں گا اور تم کو چھوڑ کر تم سے اچھے پڑوس کا پڑوس اختیار کروں گا۔

چنانچہ چھوڑا عرصہ بعد حضرت سعد رضی اللہ عنہ خلافت عمر رضی اللہ عنہ کے شروع میں ہجرت کر کے ملک شام (جہاد کی غرض سے) چلے گئے

اور وہاں حوران مقام پر انہوں نے وفات پائی۔ رضی اللہ عنہ وارضاه و عفا علیہ۔ ابن سعد

۱۴۱۰۸۔ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ذوی القربیٰ رشتے داری کا حصہ مانگنے آئیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا: ذوی القربیٰ میرے رشتہ داروں کا حصہ میری زندگی تک ہے اور میری موت کے بعد نہیں۔ ابن راھویہ

کلام: روایت کی سند میں کبھی متروک (ناقابل اعتبار) راوی ہے۔

فائدہ: فرمان الہی ہے:

واعلموا انما غنمتم من شیء فان لله خمسہ وللرسول ولذی القربی الخ

اور جان لو! جو تم غنیمت حاصل کرو بے شک اللہ کے لیے اس کا پانچواں حصہ ہے اور رسول کے لیے اور رسول کے رشتہ داروں کے لیے۔ الآیۃ

بیعت مع اور طاعت پر

۱۴۱۰۹۔ ابو العقیف رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد لوگوں سے بیعت لے رہے تھے۔ ایک جماعت اکٹھی ہو کر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میری بیعت کرو اللہ اور اس کی کتاب کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر۔ پھر آپ (جماعت کے) امیر کو یہی فرماتے پھر وہ اثبات میں ہاں کرتا تو آپ ان کو بیعت فرما لیتے۔ چنانچہ میں نے وہ شرط جان لی جس پر آپ لوگوں سے بیعت لیتے تھے۔ اس وقت میں ایک نوخیز لڑکا تھا جو بلوغت کے قریب پہنچا تھا۔ چنانچہ جب ایک جماعت آپ کے پاس سے اُٹھی تو میں آپ کے پاس پہنچ گیا: میں نے عرض کیا: میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اللہ اور اس کی کتاب کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے پر۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور میری بات کو درست قرار دیا گویا میں نے آپ کو درط حیرت میں ڈال دیا تھا پھر آپ رضی اللہ عنہ مجھے بیعت فرمایا۔ الحارث، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۱۱۰۔ موسیٰ بن ابراہیم آل ربیعہ کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ ان کو یہ خبر ملی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو جب خلیفہ منتخب کر لیا گیا تو وہ اپنے گھر میں رنجیدہ و غمزدہ ہو کر بیٹھ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ ان کو ملامت کرنے لگے اور فرمایا: تم نے مجھے اس کام کی مشقت میں ڈالا ہے، میرے لیے لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا کتنا کٹھن ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: حاکم جب اجتہاد کرتا ہے اور درست فیصلہ

کرنا ہے تو اس کو دہرا جرم ملتا ہے۔ اور اگر وہ اجتہاد کے نتیجے میں خطا کر بیٹھتا ہے تو اس کو ایک اجر ملتا ہے۔
گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے سہولت پیدا کر دی۔

ابن راہویہ، فضائل الصحابة للبخيم، شعب الايمان للسيهقي

۱۴۱۱۱ عبد اللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا:

تم پر سلام ہو! مجھے تمہارا امر اسلام ملا، تم نے ان لشکروں کا لکھا تھا جو روم کی فتح میں تمہارے ساتھ مل گئے ہیں۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے ساتھ جبکہ ہمارے پاس بڑا لشکر تھا ہماری مدد نہیں فرمائی۔ جیسا کہ جنگ حنین میں ہوا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے ہمارے پاس صرف دو گھوڑے ہوتے تھے۔ اور ہم میں سے ہر شخص کو اونٹ کی سواری بھی میسر نہ تھی جس کی وجہ سے ہم اونٹوں کے پیچھے پیچھے چلتے تھے۔ غزوہ احد میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس صرف ایک گھوڑا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ سوار ہوتے تھے۔ ایسی جنگی میں اللہ ہم کو غلبہ عطا فرماتا تھا اور ہمارے مخالفین پر ہماری مدد فرماتا تھا۔ پس اے عمرو! جان لے اللہ کا سب سے زیادہ اطاعت گزار شخص وہ ہے جو معاصی سے سب سے زیادہ بیزار ہو۔ پس اللہ کی اطاعت کرو اور اپنے ساتھیوں کو بھی اس کی اطاعت کا حکم کرو۔ الاوسط للطبرانی

کلام: واقدی اس روایت میں متفرد ہے اور واقدی ضعیف راوی ہے۔

۱۴۱۱۲ عیسیٰ بن یحییٰ بن عقیبہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو وہ اس سے اگلے روز لوگوں کو خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میری بیعت کر کے تم نے جو میرے متعلق اپنی رائے کا اظہار کیا ہے میں تم کو یہ تمہاری رائے واپس کرتا ہوں کیونکہ میں تم میں اچھا شخص نہیں ہوں۔ لہذا تم اپنے بہترین شخص کی بیعت کر لو۔

یہ سن کر لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور بولے اے خلیفہ رسول اللہ! اللہ کی قسم! تم ہم میں سب سے بہترین فرد ہو۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے لوگو! لوگ اسلام میں بخوشی اور بزور داخل ہو چکے ہیں۔ وہ اللہ کی پناہ میں آگئے ہیں اور اس کے پڑوسی بن گئے ہیں۔ پس اگر تم سے ممکن ہو کہ اللہ تم سے اپنے کسی ذمے اور وعدے کا سوال نہ کرے تو در بچ نہ کرو۔ اس کے ذمے اور عہد کا لحاظ کرو میرے ساتھ بھی شیطان لگا ہوا ہے جو میرے ساتھ حاضر رہتا ہے۔ پس جب تم مجھے غضب آلود دیکھو تو مجھ سے کنارہ کر لو۔ کہیں میں تمہارے بالوں اور کھالوں کا حلیہ نہ بگاڑ دوں۔ اے لوگو! اپنے لڑکوں کی کمائی کی دیکھ بھال رکھا کرو کیونکہ جو گوشت حرام سے پرورش پایا ہو اس کو جنت میں داخل ہونے کی گنجائش نہیں ہے۔ دیکھو! اپنی نگاہوں کے ساتھ میرا خیال رکھو۔ اگر میں سیدھا چلوں تو میری مدد کرو، اگر میں حج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو، اگر میں اللہ کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کرو اور اگر میں اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاؤں تو تم پر میری اطاعت نہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۴۱۱۳ عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الوفا میں ان کو فرمایا: مجھے تین چیزوں کے کرنے کا افسوس ہے، کاش میں ان کو نہ کرتا۔ تین چیزوں کے نہ کرنے کا افسوس ہے۔ کاش میں ان کو انجام دیدیتا اور تین چیزوں کے متعلق میری خواہش تھی کہ کاش میں نبی اکرم ﷺ سے ان کے متعلق سوال کر لیتا۔

بہر حال وہ تین چیزیں جو میں نے انجام دیں کاش کہ میں ان کو نہ کرتا، کاش میں فاطمہ کا دروازہ نہ کھولتا اور اس کو چھوڑ دیتا اگرچہ لوگوں نے اس کو جنگ پر بند کر دیا تھا (یعنی فاطمہ کی مخالفت نہ کرتا) کاش سقیفہ کے روز حکومت کی باگ ڈور دو آدمیوں میں سے کسی ایک کی گردن میں ڈال دیتا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح یا عمر رضی اللہ عنہ۔ پس ان میں سے کوئی بھی امیر بن جاتا اور میں اس کے لیے منصف و نزیہ (مددگار) ہوتا۔ اور کاش کہ جب میں نے خالد کو مرتدین کے خلاف لشکر کشی کے لیے بھیجا تو میں وہ قصہ تمام کر دیتا اگر مسلمان غالب آجاتے تو ٹھیک در نہ میں لڑائی میں اور لشکروں کو مدد بہم پہنچانے میں مصروف رہتا۔

اور وہ تین چیزیں مجھ سے چھوٹ گئیں کاش کہ میں ان کو انجام دے لیتا جب اشعث بن قیس کو میرے پاس قیدی حالت میں پیش کیا گیا

تو مجھے اسی وقت اس کی گردن اڑا دینا چاہیے تھی، کیونکہ مجھے خیال گذر رہا تھا کہ یہ شخص کسی بھی شر کو دیکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔ جب میرے پاس فناء کو لایا گیا تو کاش میں نے اس کو جلایا نہ ہوتا بلکہ یا تو عمدہ طریقے سے قتل کر دیا ہوتا یا پھر اس کو آزاد کر دیتا۔ اور کاش کہ جب میں نے ملک شام کی فتوحات کے لیے خالد کو بھیجا تھا اسی وقت عمر کو عراق کی طرف فتوحات کے لیے روانہ کر دیا ہوتا تو میرے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں اللہ کی راہ میں برسرِ پیکار ہو جاتے۔ اور وہ تین باتیں جن کا مجھے رسول اللہ ﷺ سے سوال کر لینا تھا ایک تو مجھے یہ سوال کرنا تھا کہ یہ حکومت کی باگ ڈور کن لوگوں کے ہاتھ میں رہنی چاہیے تاکہ پھر ان سے کوئی اس کے بارے میں نزاع نہ کرے، نیز میری خواہش تھی کہ میں یہ سوال بھی آپ سے پوچھ لیتا کہ کیا انصار کو بھی اس حکومت میں لیا جائے؟ اور یہ سوال بھی ضروری تھا کہ پھوپھی اور بھانجی کی میراث کے متعلق کیا حکم ہے۔ میرے دل میں میراث کے متعلق ان دونوں کا خیال رہتا ہے۔ اسوعیدہ فی کتاب الاموال، العقیلی فی الضعفاء، فضائل الصحابة

لخيشمة بن سليمان الطرابلسي، الكبير للطبراني، ابن عساكر، السنن لسعيد بن منصور

فائدہ: یہ حدیث حسن ہے، مگر اس میں حضور ﷺ سے مروی کوئی بات نہیں۔ اس کو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کلام الصحابة میں تخریج کیا ہے۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خطبہ کے لئے منبر پر ایک درجہ نیچے بیٹھے

۱۳۱۱۴ عبد اللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی گئی تو وہ منبر پر چڑھے اور حضور ﷺ کے بیٹھنے کی جگہ سے ایک درجہ نیچے بیٹھ گئے اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! یاد رکھو! عقل مند سے بھی عقل مند شخص متی پر بیہزار ہے۔ احق سے بھی احق شخص فتنہ و فجو میں مبتلا رہنے والا ہے۔ تمہارا طاقت ور آدمی میرے نزدیک کمزور ہے حتیٰ کہ میں اس سے حق وصول نہ کروں۔ میرے نزدیک تمہارا کمزور شخص طاقت ور ہے جب تک کہ میں اس کو حق نہ دلوں۔ میں محض اتباع کرنے والا ہوں، نئی راہ نکالنے والا نہیں۔ پس اگر میں اچھا کروں تو میری مدد کرو، اگر میں کج روی اختیار کروں تو مجھے سیدھا کر دو اور اپنے نفسوں کا محاسبہ خود کرو قتل اس سے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔ یاد رکھو! کوئی قوم جہاد فی سبیل اللہ کو ترک نہیں کرتی مگر اللہ پاک ان پر فقر و فاقہ کو مسلط فرمادیتا ہے، نیز فحاشی جس قوم میں پھیلتی ہیں تو اللہ پاک ان کو عمومی عذاب میں مبتلا فرمادیتے ہیں۔ پس میری اطاعت کرتے رہو جب تک میں اللہ کی اطاعت کرتا رہوں۔ پس جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے لگوں تو تم پر میری اطاعت لازم نہیں۔ میں اپنی اس بات کو کہتا ہوں اور اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں۔ الدینوری

۱۳۱۱۵ حسن، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے خواب دیکھا کہ ان کے جسم پر ایک یمنی چادر کا حلقہ (عمدہ جوڑا) ہے، لیکن ان کے سینے پر دو داغ ہیں۔ انہوں نے یہ خواب حضور ﷺ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یمنی جوڑا تو تیرے لیے اچھی اولاد ہے اور دو داغ تیرے لیے دو سال کی حکومت ہے یا (یوں کہہ لے) کہ تو دو سال تک مسلمانوں کا حاکم رہے گا۔ اللہ اکبری

۱۳۱۱۶ سالم بن عبیدہ رضی اللہ عنہ جو اہل صفہ میں سے تھے، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں بے ہوش ہو گئے، پھر افاقہ ہوا تو پوچھا کہ کیا نماز کا وقت آگیا ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلال! کو حکم دو کہ وہ اذان دیدے اور ابوبکر کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں (یہ فرما کر) آپ پر پھر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر افاقہ ہوا تو پہلے والی بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ابوبکر کمزور آدمی ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یوسف علیہ السلام (کو کمر میں ڈالنے والی عورتیں ہو۔ کہو بلال کو کہ وہ اذان دے اور ابوبکر کو نماز پڑھانے کا حکم دو۔ چنانچہ نماز کھڑی ہو گئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا نماز قائم ہو گئی ہے؟ میرے لیے کسی کو بلاؤ جس کے سہارے سے میں چل سکوں۔ چنانچہ (آپ علیہ السلام کی باندی) ہزیرہ اور ایک دوسرا شخص آگے بڑھے۔ آپ ﷺ نے دونوں کا سہارا لیا اور آپ کے دونوں پاؤں زمین پر گھسیٹ رہے تھے حتیٰ کہ اسی طرح چلتے ہوئے آپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے اور وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے

تھے۔ آپ ﷺ ان کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پیچھے بیٹھے لگے تو آپ ﷺ نے ان کو ہیں روک دیا حتیٰ کہ نماز مکمل ہو گئی۔ پھر جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی شخص نہ کہے کہ آپ ﷺ کی موت ہو گئی ہے ورنہ میں اپنی اس تلوار کے ساتھ اس کی گردن اڑا دوں گا۔

اسنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آکر ان کی کلائی تھامی اور چلتے ہوئے مجمع میں گھس گئے۔ لوگوں نے آپ کے لیے راستہ کشادہ کر دیا۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے قریب پہنچ گئے جہاں آپ استراحت فرماتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ علیہ السلام پر جھک گئے اور دونوں کا چہرہ ایک دوسرے سے چھونے کے قریب ہو گیا۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ بات کھل گئی کہ آپ کا انتقال ہو چکا ہے۔ چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو مخاطب ہو کر فرمایا:

انک میت وانهم میتون۔

یہ شک آپ مرنے والے ہیں اور وہ (سب) مرنے والے ہیں۔

لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب لوگوں کو علم ہوا کہ واقعی آپ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا نبی اکرم ﷺ پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! آپ بتائیں کہ آپ ﷺ پر نماز جنازہ ہم کس طرح پڑھیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک جماعت آکر نماز پڑھے اور چلی جائے پھر دوسری جماعت آئے۔ لوگوں نے پوچھا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا ہم حضور ﷺ کو دفن بھی کریں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ پوچھا: کہاں؟ فرمایا: جہاں اللہ نے ان کی روح قبض فرمائی ہے۔ کیونکہ آپ کی روح اچھی جگہ ہی قبض فرمائی ہوگی۔ تب لوگوں کو اس بات کا بھی علم ہو گیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (حضور ﷺ کے گرد جمع لوگوں کو) حکم فرمایا: تم اپنے ساتھی کو سنبھالو۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکلے۔ مہاجرین رو رہے تھے اور آپس میں صلاح مشورے کر رہے تھے۔ مہاجرین نے طے کیا کہ ہم اپنے انصاری بھائیوں کے پاس چلتے ہیں کیونکہ اس منصب (حکومت) میں ان کا بھی حق ہے۔ چنانچہ (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی معیت میں مہاجرین انصار کے پاس پہنچے۔ انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: دو تلواریں ایک نیام میں ٹھیک نہیں ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر لوگوں سے پوچھا: ان تین چیزوں میں کوئی اس کا ہم رتبہ ہے؟

اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان اللہ معنا۔

جب وہ دونوں حضور ﷺ اور ابو بکر غار میں تھے، جب نبی نے اپنے ساتھی کو کہا رنج نہ کر، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اذ یقول لصاحبه: کون تھا یہ حضور کا ساتھی؟ اذھما فی الغار۔ وہ دونوں غار میں کون تھے؟ لا تحزن ان اللہ معنا، اللہ کس کے ساتھ تھا؟ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پھیلایا اور ان کی بیعت فرمائی۔ اور لوگوں کو بھی فرمایا: تم بھی بیعت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اللہ لکھائی فی السنتہ

۱۳۱۱ھ اسماعیل بن سبیح، مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا تم آ جاؤ میں تم کو خلیفہ بناؤں گا۔ کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور (اے ابو عبیدہ!) تم اس امت کے امین ہو۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کے آگے نہیں ہو سکتا جس کو رسول اللہ ﷺ نے ہماری امامت کا حکم فرمایا ہو۔ ابن عساکر

۱۳۱۱ھ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارا حاکم بنا دیا گیا ہے حالانکہ میں تمہارا اچھا شخص نہیں ہوں۔ شاید تم مجھے مکلف کرو گے کہ میں تمہارے درمیان رسول اللہ ﷺ کی سیرت کے مطابق چلوں۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ توحی کی وجہ سے (غلطیوں سے محفوظ و معصوم

تھے۔ جبکہ میں ایک عام بشر ہوں، درست بھی چل سکتا ہوں لغزش بھی کھا سکتا ہوں۔ لہذا جب میں درست راہ چلوں تو اللہ کی حمد کرو اور جب مجھ سے خطا ہو تو مجھے سیدھی راہ دکھا دو۔ ابوذر الہروی فی الجامع

۱۳۱۱۹ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ قاسم بن محمد فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت عمرو بن العاص عمان یا بحرین میں (آپ ﷺ کی طرف سے گورنر مقرر) تھے۔ وہاں لوگوں کو حضور ﷺ کی وفات کی خبر اور لوگوں کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر جمع ہونے کی خبر ملی۔ اہل علاقہ نے حضرت عمرو بن العاص سے پوچھا: یہ کون شخص ہے جس پر لوگ متفق ہو گئے ہیں، کیا تمہارے رسول کا بیٹا ہے؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، ایسا نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا: تو کیا وہ ان کا بھائی ہے؟ فرمایا: نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: تب وہ لوگوں میں سب سے زیادہ تمہارے رسول کے قریب تھا؟ فرمایا: نہیں۔ لوگوں نے پوچھا: پھر وہ کون ہے؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بس لوگوں نے اپنے درمیان جس کو سب سے اچھا دیکھا اس کو اختیار کر لیا اور امیر بنا لیا۔ لوگوں نے کہا: جب تک وہ ایسا کرتے رہیں گے ہمیشہ خیر پر قائم رہیں گے۔ ابن خوریو

۱۳۱۲۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور رسول اللہ ﷺ کی میراث کا مطالبہ کیا۔ دونوں حضرات شیخیں نے فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میرا کوئی وارث نہ بنے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی

یہی کے الفاظ ہیں:

ہم کسی کو وارث نہیں بناتے بلکہ جو چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۱۳۱۲۱ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: جب آپ مریں گے تو آپ کا وارث کون ہوگا؟ ارشاد فرمایا: میری اولاد اور میرے اہل خانہ۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: تب کیا بات ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے وارث نہیں بن رہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔

لیکن میں ان اہل وعیال کا خرچہ اٹھاؤں گا جن کا رسول اللہ ﷺ خرچ اٹھاتے تھے اور جن پر نبی ﷺ خرچ کرتے تھے میں بھی ان پر خرچ کرتا رہوں گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی

نیز اس کو امام ترمذی اور امام بیہقی نے موصولاً عن ابی سلمہ عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت حسن غریب ہے۔

۱۳۱۲۲ عباس سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش معلوم کیا تو انہوں نے فرمایا: ان کی انگوٹھی پر لکھا تھا:

عبد ذلیل لرب حلیل

عظیم پروردگار کا ذلیل بندہ۔ الخنلی فی الدیاج

کلام: امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند تاریک (غیر معتبر) ہے۔

۱۳۱۲۳ حمید بن عبد الرحمن حمیری سے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ابوبکر رضی اللہ عنہ مدینہ کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آکر آپ ﷺ کا چہرہ کھولا اور فرمایا: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ کی زندگی اور موت دونوں کس قدر عمدہ تھیں۔ رب کعبہ کی قسم! محمد کی وفات ہو گئی ہے۔

پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ دونوں ایک دوسرے کو کھینچتے ہوئے لوگوں کے پاس پہنچ گئے۔ پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خطاب کیا اور ایسی کوئی بات نہ چھوڑی جو انصار کے متعلق قرآن میں نازل ہوئی ہو یا رسول اللہ ﷺ نے ان کی شان میں ذکر کی ہو بلکہ

اس کو لوگوں کے آگے ذکر فرمادیا اور ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اگر لوگ ایک وادی میں چل پڑیں جبکہ انصار دوسری وادی کی طرف چل دیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا۔ اور اے سعد! تو خوب جانتا ہے کیونکہ تم اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قریش اس حکومت کے والی ہونگے۔ پس لوگوں میں سے نیک لوگ ان کے نیکیوں کے تابع ہوتے ہیں اور بدکار لوگ ان کے بدوں کے پیچھے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (اے ابوبکر!) تم سچ کہتے ہو، ہم وزراء ہونگے اور تم امراء۔ مسند احمد، ابن جریر
فائدہ: یہ حدیث حسن ہے، اگرچہ اس میں القطاع ہے کیونکہ حمید بن عبد الرحمن بن عوف نے خلافت صدیق کا عرصہ نہیں پایا۔ ممکن ہے انہوں نے یہ روایت اپنے والد یا کسی اور صحابی سے روایت کی ہو۔ اور یہ ان کے درمیان مشہور ہے۔

۱۳۱۲۲ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو انہوں نے پوچھا: "ایسن علی لا ارا" علی کہاں ہیں مجھے نظر نہیں آ رہے۔ لوگوں نے کہا: وہ آئے نہیں ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پوچھا اور زیر کہاں ہیں؟ لوگوں نے مثل سابق جواب دیا: وہ بھی نہیں آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا گمان تو یہ تھا کہ یہ بیعت تمام مسلمانوں کی رضا مندی سے ہو رہی ہے۔ یہ بیعت پرانے کپڑے کی خرید و فروخت نہیں ہے۔ اس بیعت سے انکار کی کسی کو گنجائش ممکن نہیں ہے۔

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے علی! اس بیعت سے کس بات نے تجھے تاخیر میں ڈالا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا خیال تھا کہ میں حضور اقدس ﷺ کا بیچارہ ہوں اور ان کی دختر نیک کا شوہر بھی، اس لیے آپ کا خیال بھی ہوگا کہ اس معاملے میں میرا حق آپ سے پہلے تھا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اے خلیفہ رسول اللہ! مجھے آپ قصور وار نہ ٹھہرائیں، لائیے ہاتھ! چنانچہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ پھر زبیر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو ان سے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ کو بیعت کرنے میں دیر کیوں ہوئی؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کا بیٹا اور آپ ﷺ کا حواری ہوں۔ کیا آپ کو علم نہیں تھا کہ اس چیز میں میرا حق آپ سے پہلے تھا۔ لیکن پھر بھی آپ مجھے قصور وار نہ ٹھہرائیں، اے خلیفہ رسول اللہ! چنانچہ انہوں نے بھی اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ الم حاملی
فائدہ: امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند صحیح ہے۔

۱۳۱۲۵ حصین بن عبد الرحمن بن عمرو بن سعد بن معاذ سے مروی ہے کہ دس ہجری کو رسول اللہ ﷺ (حجۃ الوداع کا) حج کر کے مکہ سے واپس لوٹے تو مدینہ آ کر ٹھہر گئے۔ حتیٰ کہ آپ علیہ السلام نے گیارہ ہجری کے سال کے ماہ محرم کا چاند دیکھا۔ پھر آپ علیہ السلام نے زکوٰۃ وصول کرنے والے کارندوں کو عرب علاقوں میں بھیجا۔ چنانچہ اس ذیل میں قبیلہ اسد اور طی کی طرف عدی بن حاتم (طائی) کو بھیجا۔ عدی (حضور کی وفات کے بعد) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس تیس اونٹ زکوٰۃ کے لے کر آئے۔ اور ان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کرتے ہوئے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! آج آپ کو ان کی حاجت ہے جبکہ میں ان کی طرف سے غنی اور مالدار ہوں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے (نیک) مرد! تو ہی ان کو لے لے۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا جب وہ تم سے معذرت کر رہے تھے کہ تو واپس لوٹے گا اور خیر (مال تیرے ساتھ) ہوگا۔ پس (اے حاتم!) تو واپس بھی لوٹا اور اللہ کا مال بھی لایا۔ اب میں وہ وعدہ پورا کر رہا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں کیا تھا۔ لہذا پھر آپ رضی اللہ عنہ نے (وہ اونٹ عدی کو دے کر وہ) وعدہ پورا کر دیا۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں اب میں ان کو لے سکتا ہوں کیونکہ اب یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے میرے لیے عطیہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس لے جا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۳۱۲۶ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا گیا تو ان کو حکم بن ابی العاص کے متعلق کہا گیا مگر انہوں نے فرمایا: جوگرہ رسول اللہ ﷺ لگا گئے ہیں میں اس کو نہیں کھول سکتا۔ الذکیر للطبری، ابو نعیم

۱۳۱۲۷ ابو معشر زیاد بن کلیب، ابراہیم سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو اس وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

وہاں موجود نہ تھے۔ پھر بعد میں وہ تشریف لائے۔ تاہنوز کسی کو جرأت نہ ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو کھول کر دیکھ سکتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ کو کھولا، آپ کی (پرنور) پیشانی کو بوسہ دیا اور (فرط غریبہ سے) بولے: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ نے زندگی بھی اچھی کاٹی اور موت بھی اچھی پائی۔

انصار سقیفہ بنی ساعدہ کے مقام پر جمع ہو چکے تھے تاکہ (اپنے سردار) سعد بن عبادہ کی بیعت کر لیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انصار کو فرمایا: امراء ہم میں سے ہوں گے اور وزراء تم ہوں گے۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم سب مسلمانوں کے لیے دو آدمیوں پر مطمئن ہوں عمر یا ابوعبیدہ۔ کیونکہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس ایک قوم آئی تھی، انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ ہمارے ساتھ ایک امین (امانت دار) شخص بھیج دیں جو امانت کا حق ادا کر سکے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے ساتھ ابوعبیدہ کو بھیجا تھا۔ پس میں بھی تمہارے لیے ابوعبیدہ پر راضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: تم میں سے کس کا دل یہ بات گوارا کرے گا کہ ان قدموں کو اپنے پیچھے چھوڑ دے جن کو حضور اکرم ﷺ نے آگے کیا تھا چنانچہ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت فرمائی اور پھر دوسرے لوگوں نے بھی ان کی بیعت کر لی۔ ابن جریر ۱۳۱۲۸

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ کے دوران لوگوں کو ارشاد فرمایا:

مجھے امید ہے کہ تم بزودی اورزیتون کے تیل سے سیر ہو جاؤ گے۔ یعنی مزید ان کی رغبت نہ کرو گے۔ ہناد

شرجیل بن حسنہ کا خواب

۱۳۱۲۹ ابو حذیفہ اسحاق بن بشر قریشی سے مروی ہے کہ ہمیں محمد بن اسحاق نے بیان کیا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دل میں عزم کیا کہ روم پر لشکر کشی کی جائے۔ ابھی اس خیال پر کسی کو اطلاع نہیں دی تھی کہ حضرت شرجیل بن حسنہ (سپہ سالار لشکر) آپ کے پاس حاضر خدمت ہوئے اور بیٹھ گئے پھر عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! آپ نے دل میں خیال باندھا ہے کہ روم پر لشکر بھیجیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، میرے دل میں یہ خیال ہے، لیکن میں نے ابھی اس پر کسی کو مطلع نہیں کیا ہے اور تو نے کس لیے اس کا سوال کیا ہے؟ شرجیل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ہاں، خلیفہ رسول اللہ! میں نے خواب دیکھا ہے کہ آپ گویا لوگوں کے درمیان چل رہے ہیں سخت پہاڑی زمین پر۔ پھر آپ اوپر چڑھتے ہوئے بلند چوٹیوں میں سے ایک چوٹی پر پہنچ گئے ہیں۔ آپ کے ساتھ آپ کے ساتھی ہیں۔ آپ نے اوپر سے نیچے لوگوں کو دیکھا۔ پھر آپ نیچے اترے اور نرم زمین میں اتر آئے، جہاں کھیتیاں، آباد بستیاں اور قلعے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو فرمایا:

دشمنان خدا پر ٹوٹ پڑو، میں تم کو فتح اور غنیمت کی ضمانت دیتا ہوں۔

میں نے دیکھا پھر مسلمانوں نے ان پر سخت حملہ کیا میں بھی حملہ کرنے والوں میں شامل ہوں اور جھنڈا بھی میرے ہاتھوں میں ہے۔ میں ایک بستی والوں کی طرف بڑھا تو انہوں نے مجھ سے پناہ مانگی میں نے ان کو امان دیدی۔ پھر میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں آپ کے پاس آیا تو آپ ایک عظیم قلعے کے پاس پہنچے اور اللہ نے اس کو آپ کے ہاتھوں فتح فرمایا ہے۔ اہل قلعہ نے آپ کے آگے صلح کی درخواست پیش کی۔ پھر اللہ نے آپ کو بیٹھنے کی جگہ مرحمت فرمائی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے ہیں۔ پھر آپ کو کہنے والے نے کہا: اللہ آپ کی مدد فرمائے گا اور آپ کو فتح سے ہمکنار کرے گا آپ اس کا شکر ادا کریں اور اس کی اطاعت کرتے رہیں۔ پھر آپ نے سورہ نصر پڑھی:

اذا جاء نصر الله والفتح.

اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری آنکھوں نے بہت اچھا دیکھا، ان شاء اللہ خیر ہوگی۔ تو نے فتح کی خوش خبری سنائی ہے، اور میرے دنیا سے کوچ کرنے کی خبر بھی دیدی ہے۔ یہ کہہ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ بلند چوٹی جس پر تو نے ہم کو

چلتا ہوا دیکھا حتیٰ کہ ہم بلند ترین چوٹی پر پہنچ گئے پھر ہم نے لوگوں پر نظر ڈالی، اس کی تعبیر ہے کہ ہم تمام تر مشقتیں اٹھا کر لشکر کشی کریں گے اور دشمنوں کو مشقت میں ڈال دیں گے، پھر ہم مزید ترقی کریں گے اور ہماری حکومت اور اسلام بھی بلندیوں کو پہنچ جائے گا۔

پھر جو تو نے دیکھا کہ ہم بلندیوں سے نرم زمین پر اتر آئے ہیں جو چشموں کھیتوں اور بستوں کے ساتھ آباد ہے، اس کی تعبیر ہے کہ ہم پہلے کی نسبت مزید خوشحالی اور فراخی میں آجائیں گے۔ اور جو میں نے کہا: دشمنوں پر ٹوٹ پڑو میں تمہارے لیے فتح اور مال غنیمت کا ضامن ہوں۔ یہ میری مسلمانوں کو جہاد کی دعوت ہے اور اس کے صلے میں فتح و غنیمت کی خوشخبری ہے جو وہ قبول کریں گے اور کافروں کے علاقوں تک پہنچ جائیں گے، وہ جھنڈا جو تمہارے ہاتھوں میں ہے جس کے ساتھ تم ان کی ایک بستی میں داخل ہوئے اور انہوں نے امن مانگا پھر تم نے ان کو امن دیدیا۔ اس کی تعبیر ہے کہ تم مسلمانوں کے ایک لشکر پر امیر بنو گے اور تمہارے ہاتھوں اللہ پاک فتوحات فرمائے گا۔ اور وہ قلعہ جو اللہ نے مجھ پر فتح فرمایا وہ وہ فتوحات ہیں جو اللہ نے میرے لیے آسان فرمائی ہیں۔ وہ نشست جو اللہ نے مجھے بیٹھنے کے لیے مرحمت فرمائی اس کا مطلب ہے کہ اللہ پاک مجھے رفعت عطا کرے گا اور مشرکین کو ذلیل و پست کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا تھا:

ورفع ابویہ علی العرش

اور انہوں نے اپنے والدین کو عرش پر اٹھا کر بٹھایا۔

اور پھر جو مجھے اللہ کی اطاعت کا کہا گیا اور سورہ نصر پڑھ کر سنائی گئی وہ میرے دنیا سے کوچ کر جانے کی خبر ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو بھی اس سورہ کے نزول کے ساتھ ان کی وفات کی خبر سنائی گئی تھی جس سے آپ ﷺ نے بھی یہی مراد لیا تھا کہ ان کی رحلت کا وقت آچکا ہے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نیکی کا حکم کرتا رہوں گا، برائی سے روکتا رہوں گا، اور جن لوگوں نے اللہ کا حکم ترک کر دیا ہے ان کے ساتھ تیرا دُور مار ہوں گا، اللہ کا مقابلہ کرنے والوں اور شرک کرنے والوں پر لشکروں کے لشکر بھیجتا رہوں گا زمین کے مشارق میں اور مغارب میں۔ حتیٰ کہ وہ عاجز آ کر کہہ اٹھیں گے: اللہ ایک ہے، ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں یا پھر وہ ذلت کے ساتھ جزیہ دیں گے۔ یہ اللہ کا امر ہے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ پھر جب اللہ مجھے موت سے ہمکنار کر دے گا تو اللہ پاک مجھے (دشمنوں کے آگے) عاجز ہونے والا، کمزور پڑنے والا نہ پائے گا اور نہ مجاہدین کے ثواب سے بے رغبتی کرنے والا دیکھے گا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے انہی دنوں میں لشکروں کے امراء مقرر کیے اور شام کی طرف لشکروں کو روانہ کیا۔ رضی اللہ عنہ وارضاه عنہ۔

ابن عساکر

۱۳۱۳۰۔ محارب بن دثار سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو والی (خلیفہ) بنایا گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سپرد عہدہ قضاء ہوا اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے سپرد بیت المال کی نظامت سپرد ہوئی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: میری مدد کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سال بھر اس طرح خالی رہے کہ کوئی دوا دمی اپنا جھگڑالے کر آئے اور نہ آپ رضی اللہ عنہ نے کسی دو شخصوں کے درمیان فیصلہ فرمایا۔

السنن للبیہقی، مسند عمر

۱۳۱۳۱۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ کی وفات (پر ملال) ہو گئی تو انصار کہنے لگے: ”منا امیر و منکم امیر“ ایک امیر ہم میں سے ہو گا اور ایک امیر تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس آ کر فرمایا: اے جماعت انصار! کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تھا کہ وہ لوگوں کی امامت کریں۔ اب تم میں سے کس کو اچھا لگے گا کہ وہ ابو بکر سے آگے بڑھے۔ تب انصار (کی آنکھیں کھل گئیں اور وہ) بولے: ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ابو بکر سے آگے بڑھیں۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور، ابن جریر، مستدرک النجاشی

۱۳۱۳۲۔ ابو الجتری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنا ہاتھ آگے لاؤ تاکہ میں تمہاری بیعت کر لوں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ارشاد فرما رہے تھے: تم اس امت کے امین ہو۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص سے آگے نہیں بڑھ سکتا جس کو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا تھا کہ ہماری امامت کریں۔ پس وہ یعنی ابو بکر رضی اللہ عنہ ہماری امامت کراتے

رہے حتیٰ کہ حضور ﷺ کی وفات ہو گئی۔ مسند احمد

کلام: ابو البشرؑ کا نام سعید بن فیروز ہے، لیکن انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۴۱۳۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ارشاد فرمایا: مجھے ایک صحیفہ (کاغذ) اور دو دلا کر دو۔ میں ایک تحریر لکھ دیتا ہوں، جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

یہ سن کر پردے کے پیچھے سے عورتیں بولیں: اے مردو! کیا تم لوگ نہیں سن رہے رسول اللہ ﷺ کیا فرما رہے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ان کو جواب دیا تم تو یوسف علیہ السلام والی عورتیں ہو۔ جب رسول اللہ ﷺ مریض ہو جاتے ہیں تو تم آنکھیں پونچھنے بیٹھ جاتی ہو اور جب آپ ﷺ تندرست ہو جاتے ہیں تو تم ان کی گردن پر سوار ہو جاتی ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم ان عورتوں کو چھوڑ دو یہ تم سے بہتر ہیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۴۱۳۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہماری خبر یہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو انصار نے ہماری مخالفت کی اور سب کے سب انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں اکٹھے ہو گئے۔ نیز علی اور زبیر نے بھی ہماری مخالفت کرنے والوں کے ساتھ مخالفت کی۔ جبکہ عامۃ المہاجرین اکٹھے ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اکٹھے ہو گئے اور ان کو عرض کیا: اے ابوبکر! آپ ہمارے ساتھ ہمارے انصاری بھائیوں کے پاس چلیں۔ چنانچہ ہم انصار سے ملاقات کی غرض سے چل پڑے۔ جب ہم ان کے قریب پہنچے تو ان کے دو صلح پسند لوگ ہم سے ملے اور ان کی قوم جس طرف جھک گئی تھی انہوں نے اس کی ہم کو خبر دی۔ انہوں نے پہلے ہم سے پوچھا: اے جماعت مہاجرین! کہاں چلے جا رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہم اپنے ان انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں۔ اب تمہارا جانا ضروری نہیں رہا، تم اپنا فیصلہ خود کر سکتے ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم ان کے پاس ضرور جائیں گے۔ چنانچہ ہم چل پڑے اور سقیفہ بنی ساعدہ میں انصار کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں ان کے درمیان ایک شخص چادر اوڑھے۔ سب سے نرمایاں تھا میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ سعد بن عبادہ ہے۔ میں نے پوچھا: اس کو کیا ہو گیا: لوگوں نے کہا: اس کو بخار آرہا ہے۔ پھر ہم تھوڑی دیر بیٹھے تو ان کا خطیب خطبہ دینے اٹھا اور اس نے اللہ و رسول کی شہادت دی، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان ہے۔ پھر بولا:

اما بعد! ہم ”انصار اللہ“ ہیں، اللہ کے مددگار اور اسلام کے جھنڈے اور اے جماعت مہاجرین تم ہم میں سے ایک جماعت ہو۔ تمہارے کچھ لوگ اپنی راہ چلے ہیں، جن کا ارادہ ہے کہ صرف وہی اس منصب پر قابض ہو جائیں اور ہم کو نکال باہر کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بولنا چاہا اور اپنی بات کو سامنے میں ڈھالا تو مجھے یہ بات عجیب لگی کہ ابوبکر کے آگے میں اس کو پیش کروں۔ میں نے کچھ اچھی باتیں سوچ رکھی تھیں جن کو میں نے بولنا چاہا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: ذرا ٹھہر جا۔ چنانچہ میں نے بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کو غصہ دلانا مناسب نہ سمجھا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بات شروع کی وہ مجھ سے زیادہ علم والے اور صاحب وقار نکلے۔ اللہ کی قسم! میں نے جو بات بھی بولنے کے لیے بنائی تھی اور مجھے اچھی لگی تھی ابوبکر نے بلا تکلف وہی بات یا اس سے اچھی بات پیش کی۔ حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے انصار تم نے تو خیر کی بات اپنے لیے ذکر کی ہے واقعی تم اس کے اہل ہو۔ لیکن ہم حکومت کا حق اس قبیلہ قریش کے لیے سمجھتے ہیں۔ یہ عرب میں نسب اور مقام کے اعتبار سے اوسط العرب ہیں۔ جن سے تمام عرب کی شاخیں ملتی ہیں۔ اور میں تمہارے واسطے اس منصب پر دو آدمیوں سے مطمئن اور راضی ہوں۔ تم ان دونوں میں سے جس کی چاہو بیعت کر لو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ابو عبیدہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑا، وہ بھی مجلس میں موجود تھے۔

مجھے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ارشاد کردہ کوئی بات ناگوار محسوس نہ ہوئی، سوائے اس آخری بات کے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم مجھے آگے لا کر میری گردن اڑادی جائے بغیر کسی گناہ کے، یہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس بات سے کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جن کے درمیان ابوبکر موجود ہوں۔ واللہ! ان کی موت کے وقت میرا نفس مجھے گمراہ کر دے تو اور بات ہے، مگر اب میں ایسی کوئی بات محسوس نہیں کرتا۔

انصار میں سے ایک کہنے والے نے کہا: میں اس مسئلے کا حل پیش کرتا ہوں جو سب کے لیے خوشگوار ہوگا۔ ایک امیر ہم میں سے ہو جائے اور

ایک امیر تم میں سے اے جماعت قریش! یہ کہنا تھا کہ شور و غوغا بلند ہو گیا اور آوازیں بلند ہونے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تب مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اختلاف کا بیج نہ پڑ جائے، لہذا میں نے کہا: اے ابوبکر! اپنا ہاتھ تھام لے۔ انہوں نے اپنا ہاتھ دیا تو میں نے ان کی بیعت کر لی اور دوسرے مہاجرین نے بھی بیعت کر لی پھر انصار نے بھی بیعت کر لی۔ پھر ہم سعد بن عبادہ پر لپکے۔ ایک انصاری نے کہا: تم سعد کو قتل کرو گے کیا؟ میں نے کہا: سعد کو تو اللہ قتل کرے گا۔ اللہ کی قسم اس صورت حال میں ہم نے ابوبکر کی بیعت سے بڑھ کر کوئی موافق صورت نہ پائی۔ ہمیں ڈر تھا کہ اگر ہم تم سے جدا ہو گئے اور کسی کی بیعت نہ کی تو تم ہمارے جانے کے بعد کوئی اور بیعت کر لو گے۔ اب یا تو ہم ان کی بیعت کرتے جو ہماری مرضی کے خلاف تھا یا ہم ان کی مخالفت کرتے تو فساد پیدا ہوتا۔ پس اب سن لو جس نے مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر کسی کی بیعت کی اس کی کوئی بیعت نہیں اور نہ اس کی کوئی اہمیت جس کی بیعت کی جائے، ایسے دونوں بیعت کرنے اور کرانے والے کو قتل کیا جاسکتا ہے۔

مسند احمد، البخاری، ابو عیید فی الغرائب، السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۴۱۳۵۔ سالم بن عبید رضی اللہ عنہ جو اصحاب صفہ میں سے تھے سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: اے رسول اللہ ﷺ کے ساتھی! کیا رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ تب لوگوں کو آپ ﷺ کی وفات کا علم ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اور مہاجرین بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے آپس میں مشورہ کیا۔ طے پایا کہ انصاری بھائیوں کے پاس چلتے ہیں، ان کا بھی اس معاملے میں حصہ ہے۔ چنانچہ مہاجرین چل کر انصار کے پاس آئے۔ ایک انصاری نے کہا: ہم میں سے ایک آدمی امیر ہوگا اور ایک آدمی تم میں سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک نیام میں دو تلواریں جمع ہو جائیں تو وہ درست نہیں رہ سکتیں۔ پھر انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھاما اور لوگوں کو فرمایا: کون ہے جس کو ان کی تین باتوں کا اعزاز حاصل ہو۔ اذھانی الغار۔ جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے وہ دونوں کون تھے؟ اذینقول لصاحبہ جب اس (یعنی نبی علیہ السلام) نے اپنے ساتھی کو کہا: کون تھا اس کا ساتھی؟ لا تحزن ان اللہ معنا رن نہ کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ کس کے ساتھ تھا؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا: ان کی بیعت کر لو۔ چنانچہ لوگوں نے ان کی بیعت کر لی اور اچھی طرح بیعت کی اور نہائی۔

السنن للبیہقی

۱۴۱۳۶۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلافت نہیں ہے مشورے کے بغیر۔ ابن ابی شیبہ، ابن الانباری فی المصاحف
۱۴۱۳۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے اللہ کی حمد و ثناء کی، پھر رسول اللہ ﷺ کا ذکر خیر فرمایا ان پر درود بھیجا پھر ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جب تک چاہا ہمارے درمیان زندہ رکھا اور ان پر وحی من جانب اللہ وحی نازل ہوتی رہی، جس کے ذریعہ رسول پاک ﷺ حلال و حرام کرتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اٹھالیا اور جو اللہ پاک نے وحی سے واپس اٹھانا تھا اٹھالیا اور جس کو باقی رکھنا تھا باقی رکھا۔ بعض اٹھ جانے والی وحی کو ہم نے یاد رکھا، جو قرآن ہم پہلے پڑھتے تھے ان میں یہ آیت بھی تھی:

لا ترغبوا عن آباءکم فانہ کفر بکم ان ترغبوا عن آباءکم۔

اپنے آباء سے (اپنی نسبت کا) انکار نہ کرو بے شک یہ تمہاری اپنی ذات کا انکار ہے کہ تم اپنے آباء سے انکار کرو۔

نیز پہلے آیت رجم کا بھی نزول ہوا تھا پھر نبی ﷺ نے بھی رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! میں نے اس آیت رجم کو یاد رکھا، پڑھا اور پھر اچھی طرح سمجھا۔ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگ کہیں گے عمر نے مصحف میں اس چیز کا اضافہ کر دیا ہے جو اس میں نہیں ہے تو میں اس کو ضرور اپنے ہاتھ سے لکھ دیتا۔ اور یاد رکھو رجم تین صورتوں میں لازم ہے، حمل ظاہر ہو جائے، زانی یا زانیہ خود اعتراف زنا کر لے یا چار عادل گواہ شہادت دیدیں جیسے کہ اللہ نے حکم فرمایا ہے۔

لوگو! مجھے خبر ملی ہے کہ بعض لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں چہ میگوئیاں کرتے ہیں کہ وہ بلا سوچ سمجھے کی خلافت تھی۔ میری زندگی کی قسم! ہاں اسی طرح ہوا لیکن اللہ پاک نے ان کو خلافت میں خیر اور بھلائی سے ہمکنار کیا اور خلافت کے شر سے ان کو بچالیا۔ اب تم اس

فخص (عمر) سے اپنا خیال رکھو، اس کی طرف گردنیں اٹھ رہی ہیں جس طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو لوگوں کا حال یہ تھا کہ ہم کو خبر ملی کہ انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں جمع ہوئے ہیں اور سعد بن عبادہ کی بیعت کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ یہ سن کر میں اٹھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بھی اٹھے ہم ان کی طرف پریشانی کے عالم میں نکلے کہ کہیں وہ اسلام میں فتنہ نہ کھڑا کر دیں۔ ہماری راستے میں دو انصاریوں سے ملاقات ہوئی، دونوں سچے آدمی تھے۔ عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی۔ انہوں نے کہا: تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا تمہاری قوم کی اطلاع ملی ہے ان کے پاس جا رہے ہیں۔ دونوں بولے: واپس چلے جائیں کیونکہ تمہاری مخالفت ہرگز نہیں کی جائے گی اور نہ تمہاری مرضی کے خلاف کچھ ہوگا۔ لیکن ہم نے مڑنے سے انکار کر دیا۔ جبکہ میں کلام ڈھونڈ رہا تھا کہ کیا کیا بولوں گا۔ حتیٰ کہ ہم قوم کے پاس پہنچ گئے۔ وہ لوگ سعد بن عبادہ پر جھکے پڑے تھے سعد چار پائی پر تھا اور مرض میں مبتلا تھا۔ جب ہم ان کے پاس پہنچ گئے تو انہوں نے ہم سے بات کی اور بولے: اے جماعت قریش! ہم میں سے بھی ایک امیر ہو اور تم میں سے بھی ایک امیر ہو جائے۔ حباب بن منذر نے کہا: میں اس مسئلے کا تسلی بخش حل پیش کرتا ہوں جو خوشگوار ہوگا۔ اگر تم چاہو اللہ! ہم اس منصب کو واپس کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ذرا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کچھ بولنے کو ہوا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بھی خاموش کرادیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: اے جماعت انصار! اللہ کی قسم ہم تمہاری فضیلت کا انکار ہرگز نہیں کرتے، نہ اسلام میں تمہارے مرتبے اور محنت کا انکار کرتے ہیں اور نہ اپنے اوپر تمہارے واجب حق کو بھولتے ہیں۔ لیکن تم جانتے ہو کہ یہ قبیلہ قریش عرب میں اس مرتبے پر ہے جہاں کوئی اور ان کا ہم سر نہیں، اور عرب ان کے آدمی کے سوا کسی پر راضی نہیں ہوں گے۔ پس ہم امراء بننے ہیں اور تم وزراء۔ پس اللہ سے ڈرو اور اسلام میں پھوٹ نہ ڈالو اور اسلام میں فتنے پیدا کرنے والوں میں اول نہ بنو۔ دیکھو میں تمہارے لیے ان دو آدمیوں پر راضی ہوں تم ان میں سے کسی ایک کو چن لو مجھے (عمر کو) یا ابو عبیدہ کو۔ تم ان میں سے جس کی بیعت کروادو تمہارے لیے با اعتماد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ایسی کوئی بات نہ رہی جو میں کرنا چاہتا تھا مگر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ فرمادی سوائے اس آخری بات کے۔ اللہ کی قسم! مجھے بغیر کسی گناہ کے قتل کیا جاتا، پھر مجھے زندہ کیا جاتا پھر قتل کیا جاتا پھر زندہ کیا جاتا یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند تھا کہ میں ایسی قوم پر امیر بنوں جس میں ابو بکر رضی اللہ عنہ موجود ہوں۔ پھر میں نے کہا: اے مسلمان لوگو! رسول اللہ ﷺ کے بعد ان کے پیچھے اس منصب کا سب لوگوں میں صحیح حقدار ثانی اثنین اذہمنا فی الغار ہے۔

یعنی ابو بکر جو ہر خیر میں کھلی سبقت کرنے والے ہیں۔ پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا کہ بیعت کروں لیکن ایک انصاری ہی نے مجھ سے پہلے آپ کے ہاتھ پر ہاتھ مار دیا اور مجھ سے پہلے بیعت کا شرف حاصل کر لیا پھر دوسرے لوگ بھی جھوم کر کے بیعت میں شامل ہو گئے۔ جبکہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو لوگوں نے چھوڑ دیا۔ لوگ کہنے لگے: سعد تو مارا گیا، اللہ اس کا برا کرے۔ انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم لوٹ آئے اور اللہ نے مسلمانوں کو ابو بکر پر ترجیح کر دیا، میری زندگی کی قسم یہ سب اچانک ہوا، پھر اللہ نے ان کو خلافت کی خیر عطا کی اور خلافت کے شر سے محفوظ کر دیا۔ پر جو اس بیعت کے لیے کسی اور کو چنے تو دونوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۱۳۸ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ کے پاس آتے اور مشورہ کرتے اور اپنے معاملے میں سوچ بچار کرتے۔ یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچی تو وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے بنت رسول اللہ! مجھے مخلوق میں تیرے باپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں اور تیرے باپ کے بعد تجھ سے زیادہ ہم کو کوئی محبوب نہیں۔ اللہ کی قسم! یہ کیا معاملہ ہے کہ یہ لوگ تمہارے پاس جمع ہو کر بات کرتے ہیں یہ باز آجائیں ورنہ میں ان کا دروازہ جلا دوں گا۔ یہ کہہ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے پھر مذکورہ حضرات اندر آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جانتے ہو، میرے پاس عمر آئے تھے وہ قسم کھا کر گئے ہیں کہ اگر تم دوبارہ ادھر اختلافی باتوں میں شامل ہوئے تو وہ تمہارا دروازہ جلا دیں گے۔ اللہ کی قسم وہ جو کہہ کر گئے ہیں کر گزریں گے۔ لہذا تم اپنی رائے سے باز آ جاؤ اور آئندہ میرے پاس اس لیے نہ آنا۔ چنانچہ وہ حضرات لوٹ گئے اور حضرت فاطمہ سے اس کے متعلق دوبارہ کوئی بات نہ کی حتیٰ کہ انہوں نے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۱۳۹ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی تدفین کے موقع پر موجود نہ تھے بلکہ وہ انصار میں تھے۔ چنانچہ ان کے آنے سے پہلے حضور اکرم ﷺ کی تدفین کر دی گئی۔ ابن ابی شیبہ

۱۴۱۴۰ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بنی زریق کے ایک آدمی نے بتایا کہ جب وہ دن (جس میں ابوبکر رضی اللہ عنہ) کی بیعت کی گئی آیا تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نکل کر انصار کے پاس گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے: اے انصار کی جماعت! ہم تمہارے حق کا انکار نہیں کرتے کیونکہ تمہارے حق کا انکار کوئی مؤمن نہیں کر سکتا۔ اللہ کی قسم ہم کو جو خیر (مال اور بھلائی) حاصل ہوئی تم اس میں ہمارے (برابر) کے) شریک ہو گے۔ لیکن عرب قریش ہی کے کسی آدمی کے امیر بننے پر راضی ہوں گے اور اسی کا اقرار کریں گے۔ کیونکہ قریش زبان میں سب سے فصیح ترین، وجاہت میں لوگوں میں سب سے بڑھ کر اور ٹھکانے میں عرب کے درمیان ہیں اور جسمانی توانائی میں سب سے بڑھ کر ہیں۔ لہذا آؤ اور عمر کی بیعت کر لو۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیوں؟ لوگ بولے: ہم کو خوف ہے کہ ہم پر اوروں کو ترجیح دی جائے گی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں تم پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے گی لہذا تم ابوبکر کی بیعت کر لو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم مجھ سے زیادہ قوی ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے زیادہ افضل ہیں۔ دونوں نے اپنی اپنی بات دہرائی۔ تیسری مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میری قوت آپ کی فضیلت کے ساتھ ہے۔ یعنی میں آپ کا بھرپور تعاون کروں گا پھر لوگوں کو فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کے وقت لوگ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے پاس بھی آئے لیکن انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آئے ہو حالانکہ تمہارے درمیان ثانی اثنین ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۱۴۱ ابراہیم تمیمی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اپنا ہاتھ پھیلاؤ میں آپ کی بیعت کروں گا۔ کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کی زبان کے مطابق اس امت کے امین ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب سے تم اسلام میں داخل ہوئے ہو میں نے تم سے کوئی ایسی بیوقوفی کی بات نہیں سنی (جیسی آج سنی ہے) کیا تو میری بیعت کرے گا حالانکہ تمہارے درمیان صدیق جو ثانی اثنین ہیں موجود ہیں۔ ابن سعد، ابن جریر

۱۴۱۴۲ حران سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ خلافت کے حقدار ہیں، کیونکہ وہ صدیق ہیں، ثانی اثنین ہیں۔ حضور علیہ السلام کے غار کے یار ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ثانی اثنین دو میں سے دوسرا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے (حضرت سقر کے) ساتھی ہیں۔ خیشمہ بن سلیمان الاطرالسبی فی فضائل الصحابة

۱۴۱۴۳ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نکلے اور ارشاد فرمایا: جس کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کوئی بہرہ ہو وہ آجائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر رسول اللہ ﷺ نے کسی کو کچھ دینے کا وعدہ کر رکھا ہو گا تو اس کا پورا کرنا پہلے اللہ پر ہے اور پھر آپ پر۔ اللہ لکائی

۱۴۱۴۴ زید بن علی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوسفیان حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے: اے علی! لوگوں نے ایک ایسے شخص کی بیعت کر لی ہے جس نے قریش قبیلہ کو رسوا و ذلیل کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر تم کہو تو میں اس شخص پر خلافت کے سارے دروازے بند کر دیتا ہوں اور اس کے خلاف گھڑ سوار اور پیادہ لشکروں کو کھڑا کر دیتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: اے ابوسفیان! مؤمنین خواہ ان کے وطن اور جسم ایک دوسرے سے دور دور ہوں پھر بھی وہ ایک دوسرے کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ جبکہ منافقین خواہ ان کے وطن اور جسم قریب قریب ہوں لیکن وہ دھوکہ باز قوم ہے جو ایک دوسرے کو بھی دھوکہ دینے سے باز نہیں آتی۔ لہذا ہم ابوبکر کی بیعت کر چکے ہیں اور وہ حقیقتاً اس خلافت کے اہل ہیں۔ ابو احمد الدھقان فی حدیثہ

فائدہ: ابواحمد رحمۃ بن محمد بن العباس الدھقان ہیں، ثقہ ہیں، ماوراء النہر کے باشندے تھے۔ ۳۷۷ھ میں وفات پائی۔ تاریخ بغداد ۸/۱۲۸۔

سواری پر سوار ہو گیا جس سے اللہ نے اس کو اتار دیا تھا۔ اس نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور ان کے ہلاک زدگان کا مردہ سنا:
وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل اذان موات أو قتل انقلبتم علی اعقابکم ومن ینقلب علی
عقبہ فلن یضر اللہ شیئاً وسیجزی اللہ الشاکرین

اور محمد صرف رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں، کیا اگر وہ مر گئے یا شہید کر دیئے گئے تو کیا تم پلٹ جاؤ گے
ایڑیوں کے بل (اٹھ پائوں) اور جو اٹھ پائوں پھر وہ اللہ کو کچھ نقصان نہیں دے گا اور عن قریب اللہ شکر گزاروں کو (اچھا) بدلہ
عطا کرے گا۔

لوگو! تمہارے اس پاس موجود عرب نے بکری اور اونٹ زکوٰۃ میں دینے سے روک لیے ہیں اب وہ اپنے دین میں نہیں رہے۔ اگر وہ اس
کی طرف واپس آجائیں تو میں ان پر یہ جنگ مسلط نہیں کروں گا لیکن وہ پھر تمہارے دین میں تم سے قوی ہرگز نہ ہوں گے۔ یہ دن تم کو اس لیے
دیکھنا پڑا ہے کہ تم سے تمہارے پیغمبر کی برکت چلی گئی ہے۔ لیکن وہ تم کو اس ذات نگہبان کے سپرد کر گیا ہے جو کافی ہے اور اول ہے۔ جس نے
تمہارے نبی کو بھٹکایا تھا پھر اس کو ہدایت بخشی تھی، فقیر پایا تھا پھر اس کو غنی و مالدار کر دیا تھا۔

ووجدک ضالاً فہدی ووجدک عائلاً فأغنی

جبکہ تم کو اس نے جہنم کے کنارے پر کھڑا پایا تو تم کو اس سے بچالیا۔

اب اللہ کی قسم! میں نہیں چھوڑوں گا بلکہ اللہ کے امر پر قتال کرتا رہوں گا حتیٰ کہ اللہ پاک اپنا وعدہ پورا کر دے اور اپنا عہد پورا کر دے۔ جو ہم
میں سے قتل ہو گیا وہ جنت میں ہو گا جو ہم میں سے بچ گیا وہ اللہ کا خلیفہ اور اس کا وارث ہو گا اس کی زمین پر۔ اللہ حق کا فیصلہ کرے گا اور اس کی بات
میں کوئی وعدہ خلافی نہیں۔

وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض

یہ فرمان کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ ابن عساکر

کلام: امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت مذکورہ میں انقطاع ہے صالح بن کیسان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے
درمیان، لیکن روایت الفاظ متقن کے حوالے سے بذات خود صحیح ہے کیونکہ اس کی بہت سی نظیریں موجود ہیں۔

۱۳۱۶۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے والد اپنی تلوار سونپتے ہوئے اپنی سواری پر تشریف فرما مرتدین کی طرف نکلے۔
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے آکر ان کی سواری کی عنان تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! کہاں جا رہے ہیں، میں آج آپ کو
وہی بات دہراتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے جنگ احد میں آپ کو ارشاد فرمائی تھی کہ:

اپنی تلوار کو نیام میں کر لو اور اپنی جان کا غم ہمیں نہ دو۔ اللہ کی قسم! اگر ہم کو آپ کی طرف سے کوئی دکھ پہنچ گیا تو آپ کے بعد اسلام کا نظام نہیں
ٹھہر سکے گا۔

یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوٹ گئے اور لشکر کو روانہ کر دیا۔ ذکر یا الساجی

۱۳۱۶۷ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ مرتدین سے جنگ کے لیے اپنی سواری پر سوار ہوئے تو
حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ان کی سواری کی لگام تھام لی اور فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! کہا! آج میں آپ کو وہی بات کہتا ہوں جو
رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنگ احد کے دن فرمائی تھی:

اپنی تلوار کو نیام میں کر لیں، اپنی جان کا غم ہمیں نہ دیں۔ اور مدینے واپس لوٹ جائیں۔ اللہ کی قسم! اگر ہم کو آپ کا صدمہ پہنچ گیا تو اسلام کا
نظام کبھی قائم نہ ہو سکے گا۔ الدار قطنی فی غرائب مالک، الخلعی فی الخلیعات

کلام: مذکورہ روایت کی سند میں ابو غزیہ محمد بن یحییٰ الزہری متروک ہے۔

نوٹ: اس مضمون کی کئی احادیث و جوب الزکوٰۃ میں ذکر کی گئی ہیں۔

یزید بن ابی سفیان کو لشکر کا امیر بنانا

۱۴۱۶۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ملک شام (لشکر دے کر) بھیجا تو مجھے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے کچھ رشتے دار (شامل) ہیں۔ ممکن ہے تو ان کو امارت۔ حکومت میں ترجیح دے۔ اور یہی وہ بات ہے جس کا مجھے تجھ پر سب سے زیادہ خوف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

جو مسلمانوں کے کاموں کا حاکم بنے پھر وہ ان پر کسی کو ناحق امیر بنائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اللہ پاک اس کا کوئی نہ فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ اور جو کسی کو اس کی محبت میں اس کے بھائی کا مال۔ ناجائز طور پر دے، اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے، یا فرمایا اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں پس وہ ایمان کی بدولت اللہ کی حمی پناہ میں ہیں۔ پس جس نے اللہ کی حمی میں ناحق ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا اس سے اللہ عز و جل کا ذمہ بری ہے۔ مسند احمد، منصور بن شعبہ البغدادی فی الاربعین

کلام: روایت کا متن حسن جبکہ اسناد ضعیف ہے۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث کتب سنہ میں کوئی معیار نہیں رکھتی۔ انہوں نے اس حدیث سے اعراض اس کے شیخ بقیہ کی جہالت کی وجہ سے کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی صحت متن کی بات جو دل میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے اوپر ان کے اچھے لوگوں کو ہی امیر بنایا ہے۔ جو اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

خالد بن ولید کو لشکر کا امیر بنانا

۱۴۱۶۹ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو مرتدین سے قتال کے لیے لکھا کہ تم جس کو پاؤ کہ اس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے اس کو قتل کر دو اور عبرت ناک سزا دو۔ اور جس نے بھی اللہ سے کنارہ کیا ہے، اس سے جنگ مول لی اور تم اس کے قتل میں بہتری سمجھو تو اس کو بلا دروغ قتل کر دو۔

چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بڑا نڈھال میں ایک ماہ تک رہے۔ جہاں مرتدین تھے آپ اس علاقے میں بار بار آتے جاتے، ان میں سے آپ نے بہتوں کو قتل کر دیا، کسی کو جلادیا، کسی کو بندھوا کر پتھروں سے ہلاک کر دیا اور کسی کو پھاڑوں کی چوٹیوں سے گروا دیا۔ ابن حزیو ۱۴۱۷۰ عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو مرتدین عرب کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اس میں ان کے فوائد بتاؤ نہ ماننے کی صورت میں نقصانات سے ڈراؤ۔ کوشش اور لالچ کرو کہ ان کو ہدایت مل جائے۔ پھر جو لوگ تمہاری بات کو قبول کر لیں گورے ہوں یا کالے ہر ایک کے اسلام کو قبول کیا جائے۔ قتال تو صرف ان لوگوں سے ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہو گئے۔ چنانچہ پھر بھی اگر کوئی اسلام کو قبول کر لے اور اس کا ایمان سچا ہو تو اس کے ساتھ جنگ کا کوئی جواز نہیں۔ اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ ہاں جو اسلام میں واپس نہ آئیں اور اس میں آکر پھر پچھے ہوں ان کو قتل کرو۔ السنن للبیہقی

حبشہ کی لشکر کشی

۱۴۱۷۱ (مسند الصدیق) عبدالرحمن بن جبیر سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اہل حبشہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد ان کو ملک شام کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا اور ملک شام کے فتح ہو جانے کی خوشخبری دی

یزید بن ابی سفیان کو لشکر کا امیر بنانا

۱۳۱۶۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے ملک شام (لشکر دے کر) بھیجا تو مجھے ارشاد فرمایا:

اے یزید! تیرے کچھ رشتے دار (شامل) ہیں۔ ممکن ہے تو ان کو امارت۔ حکومت میں ترجیح دے۔ اور یہی وہ بات ہے جس کا مجھے تجھ پر سب سے زیادہ خوف ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

جو مسلمانوں کے کاموں کا حاکم بنے پھر وہ ان پر کسی کو ناحق امیر بنائے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اللہ پاک اس کا کوئی نہ فرض قبول فرمائیں گے اور نہ نفل۔ حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کر دیں گے۔ اور جو کسی کو اس کی محبت میں اس کے بھائی کا مال۔ ناجائز طور پر دے، اس پر بھی اللہ کی لعنت ہے، یا فرمایا: اس سے اللہ کا ذمہ بری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو دعوت دی ہے کہ وہ اللہ پر ایمان لائیں پس وہ ایمان کی بدولت اللہ کی حقی پناہ میں ہیں۔ پس جس نے اللہ کی حقی میں ناحق ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا: اس سے اللہ عزوجل کا ذمہ بری ہے۔ مسند احمد، منصور بن شعبہ البغدادی فی الاربعین

کلام: روایت کا متن حسن جبکہ اسناد ضعیف ہے۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث کتب ستہ میں کوئی معیار نہیں رکھتی۔ انہوں نے اس حدیث سے اعراض اس کے شقیہ کی جہالت کی وجہ سے کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی صحت متن کی بات جو دل میں پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کے اوپر ان کے اچھے لوگوں کو ہی امیر بنایا ہے۔ جو اس روایت سے بھی معلوم ہوتا ہے۔

خالد بن ولید کو لشکر کا امیر بنانا

۱۳۱۶۹ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو مرتدین سے قتال کے لیے لکھا کہ تم جس کو پاؤ کہ اس نے مسلمانوں کو قتل کیا ہے اس کو قتل کر دو اور عبرت ناک سزا دو۔ اور جس نے بھی اللہ سے کنارہ کیا ہے، اس سے جنگ مولیٰ اور تم اس کے قتل میں بہتری سمجھو تو اس کو بلا دروغ قتل کر دو۔

چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بڑا ذہن میں ایک ماہ تک رہے۔ جہاں مرتدین تھے آپ اس علاقے میں بار بار آتے جاتے، ان میں سے آپ نے بہتوں کو قتل کر دیا، کسی کو جلادیا، کسی کو بندھوا کر پتھروں سے ہلاک کر دیا اور کسی کو پہاڑوں کی چوٹیوں سے گروادیا۔ ابن حریز ۱۳۱۷۰ عروۃ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید کو مرتدین عرب کی طرف بھیجا تو ان کو فرمایا: ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور اس میں ان کے فوائد بتاؤ نہ ماننے کی صورت میں نقصانات سے ڈراؤ۔ کوشش اور لالچ کرو کہ ان کو ہدایت مل جائے۔ پھر جو لوگ تمہاری بات کو قبول کر لیں گورے ہوں یا کالے ہر ایک کے اسلام کو قبول کیا جائے۔ قتال تو صرف ان لوگوں سے ہے جو ایمان لانے کے بعد کفر کے مرتکب ہو گئے۔ چنانچہ پھر بھی اگر کوئی اسلام کو قبول کر لے اور اس کا ایمان سچا ہو تو اس کے ساتھ جنگ کا کوئی جواز نہیں۔ اللہ اس کے لیے کافی ہے۔ ہاں جو اسلام میں واپس نہ آئیں اور اس میں آکر پھر چکے ہوں ان کو قتل کرو۔ السنن للبیہقی

حبشہ کی لشکر کشی

۱۳۱۷۱ (مسند الصدیق) عبدالرحمن بن جبیر سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اہل حبشہ کو ملک شام کی طرف بھیجا تو ان کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کرنے کے بعد ان کو ملک شام کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا اور ملک شام کے فتح ہو جانے کی خوشخبری دی

اور فرمایا تم وہاں مساجد بھی تعمیر کرو گے۔ ہمیں معلوم نہیں کہیں تم وہاں جا کر غافل نہ ہو جاؤ۔ کیونکہ ملک شام سرسبز اور فراوانی والی سرزمین ہے۔ وہاں تم کو طعام اور غلے کی کثرت ملے گی۔ وہاں جا کر تم (نعمتوں کی فراوانی میں) اکر نہ جانا۔ رب کعبہ کی قسم! تم وہاں جا کر دھوکے میں پڑو گے اور اتراؤ گے۔ میں تم کو (حقیقت کے ساتھ) دس باتوں کی تاکید کرتا ہوں ان کو اچھی طرح یاد رکھنا۔ کسی بالکل لاغر بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ چھوٹے بچے کو قتل کرنا، نہ عورت کو، کسی گھر کو ڈھانا نہیں، پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، کسی مویشی کو بلا وجہ ذبح نہ کرنا ہاں مگر کھانے کے لیے، بھجور کے درخت کو نہ جلانا، جنگ میں کوتاہی نہ کرنا، بزدلی نہ دکھانا، مال غنیمت میں دھوکہ نہ کرنا اور کچھ لوگ تم کو سرمنڈے ملیں گے ان شیطانوں کو سرینوں پر تلوار مار مار کر قتل کر دینا۔ اللہ کی قسم! میں ان میں سے ایک آدمی کو قتل کروں یہ مجھے عام ستر کافروں کے مارنے سے زیادہ پسند ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

فقاتلوا ائمة الکفر انهم لا ایمان لهم۔

پس کفر سرغٹوں کو قتل کرو، ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابن عساکر

روم کی طرف لشکر کشی

۱۶۱۷۲ (مسند الصدیق) اسحاق بن بشر سے مروی ہے کہ ہم کو ابن اسحاق نے زہری سے بیان کیا، زہری کہتے ہیں: ہم کو ابن کعب نے عبد اللہ بن ابی اوفی الحراعی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا:

عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے غزوہ روم کا ارادہ فرمایا تو علی، عمر، عثمان، عبد الرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، سعید بن زید، ابوعبیدہ بن الجراح اور بدری مہاجرین و انصاری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہم کو بلایا۔ چنانچہ یہ سب حضرات حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے۔

راوی عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان میں شامل تھا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا احصاء (شمار) ممکن نہیں ہے، اعمال ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے کلمہ کو جمع کر دیا ہے، تمہیں آپس میں صلح جو بنا دیا ہے، تم کو اسلام کی ہدایت بخش دی ہے اور شیطان کو تم سے دور کر دیا ہے۔ اب وہ اس بات کی طمع ولا چ نہیں کر سکتا کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ گے اور نہ کسی دوسرے الہ کو اپنا معبود بنا سکتے ہو۔ پس عرب آج ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ میں نے ارادہ کیا ہے کہ مسلمانوں کو شام کی طرف رومیوں سے جہاد کے لیے نکالوں تاکہ اللہ پاک مسلمانوں کو تقویت عطا کرے اور اپنے کلمے کو اونچا کرے، اس کے علاوہ اس میں خود مسلمانوں کے لیے بھی بڑا اجر اور بہت بڑا فائدہ ہے۔ اس لیے کہ جو اس جنگ میں ہلاک ہوا وہ شہادت کا رتبہ پائے گا اور پھر جو اللہ کے ہاں نیکوں کے لیے ذخیرہ ہے وہ بہت بہتر ہے۔ اور جو زندہ رہے گا وہ مسلمانوں کے لیے مدافعت کا راور اللہ کے ہاں مجاہدین کا اجر پانے والا ہوگا۔ میری یہی رائے ہے جو میں نے سوچی ہے۔ کوئی بھی آدمی مجھے اپنی رائے دے سکتا ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقریر

چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو جس کو چاہتا ہے خیر کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے اللہ کی قسم! ہم نے جب بھی کسی خیر کی طرف سبقت کی مگر آپ ہم سے ہمیشہ سبقت لے گئے۔ یہ شخص اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ اللہ کی قسم! میں بھی آپ کے

ساتھ بالکل اسی رائے کے ساتھ ملاقات کرنے والا تھا۔ ابھی آپ نے یہی بات ذکر فرمادی۔ بے شک آپ کی رائے درست ہے اللہ پاک بھی آپ کو سیدھی راہوں کی توفیق نصیب کرے۔

آپ کا قردوں پر گھوڑوں کے پیچھے گھوڑے ووڑادیں، پیادوں کے پیچھے پیادوں کی قطار باندھ دیں اور لشکروں پر لشکر بھیجنا شروع کر دیں۔ بے شک اللہ پاک اپنے دین کی نصرت فرمائے گا، اسلام اور اہل اسلام کو عزت عطا کرے گا۔

پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اٹھے اور ارشاد فرمایا: اے خلیفہ رسول اللہ! وہ اہل روم ہیں، سرخ رنگ والے فولاد اور سخت جنگجو لوگ ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ دنیا ساری طاقت دیا پر لگا لیں بلکہ گھڑوں کا ایک لشکر ان کی طرف بھیج دیں جو ان کے مصافات میں غارتگری کرے اور پھر واپس آپ کے پاس آجائے۔ بار بار ایسا کیا جائے، اس سے وہ کمزور پڑیں گے اور ان کے مصافات سے مال غنیمت بھی حاصل ہوگا، اس سے مسلمان اپنے دشمن پر مزید قوی ہو جائیں گے۔ پھر آپ یمن کے دور دراز علاقوں اور بیحدہ مضمر کے ادھر ادھر نکل جانے والے قبائل پر لشکر بھیجیں۔ پھر ان سب لشکروں کو اپنے پاس جمع کر لیں اس کے بعد اگر آپ کا خیال ہو تو آپ خود اپنی سرکردگی میں اہل روم (کے قلب) پر حملہ بول دیں اگر چاہیں تو کسی کی سالاری میں لشکروں کو روانہ کر دیں۔

پھر لوگ خاموش ہو گئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پھر پوچھا تم لوگوں کا کیا خیال ہے (مجھے مزید رائے دو)۔ چنانچہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: میں آپ کو اپنے دین والوں کے لیے خیر خواہ خیال کرتا ہوں اور ان پر مشقت کرنے والا۔ پس جب آپ نے کوئی رائے دیکھ لی ہے جو عامۃ المسلمین کے لیے باعث خیر ہے تو بس اللہ پر بھروسہ کر کے اس پر عمل کر گزریے۔ بے شک آپ پر کوئی قدغن نہیں۔

یہ سن کر طلحہ، زبیر، سعد، ابوعبیدہ، سعید بن زید اور دیگر حاضرین مہاجرین اور انصار نے کہا: عثمان نے درست کہا۔ آپ جو رائے مناسب سمجھیں اس پر عمل کریں۔ ہم نہ آپ کی مخالفت کریں گے اور نہ آپ کو تہمت لگائیں گے۔ اور بھی اس طرح کی باتیں ذکر کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حاضرین میں موجود تھے ابھی تک خاموش تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن (علی)! آپ کی کیا رائے ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر آپ اہل روم کی طرف نکلیں گے یا کسی کو بھی سالار بنا کر بھیجیں گے ان کی مدد کی جائے گی ان شاء اللہ! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ پاک تمہیں بھی خیر کی خوشخبری عطا کرے، تم کو کہاں سے اس بات کا علم ہوا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

یہ دین ہر اس پر غالب ہو کر رہے گا جو اس سے دشمنی مول لے گا حتیٰ کہ یہ دین اور اس کے ماننے والے غالب آجائیں گے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! کیسی عمدہ حدیث ہے یہ، تم نے مجھے خوش کر دیا اللہ بھی تمہیں خوش کرے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کی جس کا وہ اہل ہے۔ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا اور پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر اسلام کا انعام کیا ہے، جہاد کے ساتھ تمہارا اکرام کیا ہے اس دین کے ساتھ تم کو سارے ادیان پر فضیلت بخشی ہے۔ پس اے ہندوگان خدا شام ملک کی طرف اہل روم سے جنگ کے لیے تیار ہو جاؤ۔ میں تم پر امیروں کو مقرر کر دوں گا اور ان کے لیے جھنڈے بھی باندھ دوں گا۔ پس اپنے رب کی اطاعت کرو، اپنے امراء کی مخالفت نہ کرو اور اپنی نیتوں کو اور اپنے کھانے پینے کو درست رکھو۔

فان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ احسان کرنے والے ہیں۔

یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واللہ! اے مسلمانوں کی جماعت! کیا بات ہے تم خلیفہ رسول اللہ کو جواب نہیں دے رہے؟ حالانکہ وہ تم کو اس کام کی طرف بلا رہے ہیں جس میں تمہاری بقا ہے۔ ہاں اگر قریب کا سفر ہوتا اور آسان سفر ہوتا تو تم جلدی سے جواب دیتے۔

حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تو ہم کو مثالیں دیتے ہو منافقین کی مثالیں۔ تم ہم پر عیب لگاتے ہو، تم کو کیا رکاوٹ ہے تم نے کیوں جلدی نہیں کی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ جانتے ہیں کہ میں بلیک کہوں گا صرف ان کے پکارنے کی دیر ہے۔ اور وہ مجھے غزوہ پر بھیجیں تو میں بالکل تیار ہوں۔ حضرت عمرو بن سعید نے فرمایا: ہم تمہارے لیے جنگ نہیں کریں گے بلکہ ہم اللہ کے لیے جنگ کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دعادی اللہ تم کو اچھی توفیق دے۔ تم نے اچھا کہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن سعید کو فرمایا: بیٹھ جاؤ، اللہ تم پر رحم کرے! عمر کے کہنے کا مقصد کسی مسلمان کو ایذا دینا یا اس کو ملامت کرنا نہ تھا ان کا مقصد تو محض یہ تھا کہ زمین کی طرف جھکنے والے لوگ جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوں۔

حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ اٹھے اور فرمایا: خلیفہ رسول اللہ نے سچ کہا۔ پھر عمرو بن سعید کو فرمایا: اے بھائی بیٹھ جاؤ۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس کے سوا کوئی معبود نہیں، جس نے محمد کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث کیا تاکہ وہ اس حق دین کو ہر دین پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکین کو برا کیوں نہ لگے۔ بے شک اللہ اپنے وعدے کو پورا کرنے والا ہے، اپنے دین کو غالب کرنے والا ہے، اپنے دشمن کو ہلاکت میں ڈالنے والا ہے۔ ہم مخالفت کرنے والے نہیں ہیں اور نہ اختلاف کرنے والے ہیں۔ آپ خیر خواہ شفیق اور مہربان حاکم ہیں۔ آپ جب بھی ہم سے کوچ کا تقاضا کریں گے ہم نکل پڑیں گے اور جب بھی آپ حکم کریں گے ہم اطاعت کریں گے۔

ان کی بات سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خوش ہو گئے اور فرمایا: اللہ تمہیں بھائی اور دوست کا اچھا بدلہ دے۔ تم رغبت کے ساتھ اسلام لائے، ثواب کی خاطر ہجرت کی۔ تم اپنے دین کو لے کر کفار سے بھاگے تھے تاکہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کر سکو۔ اللہ کا کلمہ بند ہو جائے۔ پس اب تم لشکر والوں کے امیر ہو خوش ہو جاؤ اللہ تم پر رحم کرے۔ پھر عمر واپس لوٹ گئے اور حضرت خالد بن سعید نیچے اتر گئے اور لشکر کی تیاری میں لگ گئے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا: لوگوں کو اعلان کرو کہ اے لوگو! ملک شام میں رومیوں سے جہاد کے لیے نکلو۔ لوگوں نے دیکھ لیا تھا کہ ان کے امیر خالد بن سعید ہوں گے اور اس میں ان کو کچھ شک نہ تھا۔ پھر پہلا لشکر ترتیب دیدیا گیا۔ پھر دوسرے لوگ بھی معسکر میں اکٹھے ہونے لگے، دس، بیس، تیس، چالیس، پچاس اور سو سو ہو کر لوگ ہر روز جمع ہونے لگے حتیٰ کہ ایک کثیر تعداد جمع ہو گئی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ایک دن لشکر گاہ میں آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ان کے ہمراہ لشکر گاہ معسکر میں پہنچے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں ایک اچھی تعداد دیکھی، لیکن روم کے ساتھ جنگ کرنے کے لیے ان کو کافی نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، کیا اسی قدر لوگوں کو رومیوں سے جہاد کے لیے بھیجا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی تمام رومیوں کے لیے اتنی تعداد پر مطمئن نہیں ہوں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے دوسرے ساتھیوں سے پوچھا تمہارا کیا خیال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا درست ہے ہمارا بھی یہی خیال ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اہل یمن کے مسلمانوں کو خط نہ لکھوں، ان کو ہم جہاد کی طرف بلاتے ہیں اور جہاد کے ثواب کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ بات تمام ساتھیوں نے درست سمجھی اور عرض کیا: آپ کا خیال بہت اچھا ہے، ایسا ہی کیجئے۔

چنانچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لکھا:

اہل یمن کے نام ترغیبی خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خليفة رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یمن کے ان مسلمانوں کی طرف جن پر یہ خط پڑھا جائے۔
تم سب کو سلام ہو۔

میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، ما بعد!

اللہ تعالیٰ نے مومنین پر جہاد کو فرض کر دیا ہے، ان کو حکم دیا ہے کہ ہلکے ہوں یا بوجھل اللہ کی راہ میں جہاد کے لیے نکلیں۔ اور اپنے اموال اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ کریں۔ جہاد ایک فریضہ ہے۔ جس کا ثواب اللہ کے ہاں عظیم ہے۔ ہم نے مسلمانوں سے تقاضا کیا ہے کہ وہ رومیوں سے جہاد کے لیے ملک شام کی طرف کوچ کریں۔ چنانچہ مسلمان اس کے لیے بہت جلد تیار ہو گئے ہیں اور ان کی نیت بھی اچھی ہے۔ پس اے بندگان خدا! تم بھی جلدی اس طرف نکلو جہاں کے لیے دوسرے مسلمان تیار ہو چکے ہیں اور اپنی نیتوں کو درست رکھو بے شک تم دو نیکیوں میں سے ایک ضرور پانے والے ہو یا شہادت یا فتح اور غنیمت۔ بے شک اللہ پاک اپنے بندوں سے صرف ان کی بات پر راضی نہیں ہوتا بغیر عمل کے۔ اور جہاد دشمنوں کے لیے ہمیشہ جاری رہے گا حتیٰ کہ وہ دین حق پر آجائیں اور کتاب اللہ کے حکم پر اپنی گردنوں کو خم کر دیں۔ پس اللہ تمہارے دین کی حفاظت فرمائے، تمہارے قلوب کو نور ہدایت سے منور فرمائے، تمہارے اعمال کو پاکیزہ کرے اور تم کو صبر کرنے والے ثابت قدم مہاجرین کا ثواب عنایت کرے۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ خط حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ان کی طرف بھیج دیا۔ ابن عساکر

۱۳۱۷ھ عیاض الاشعری سے مروی ہے کہ میں جنگ یرموک میں حاضر تھا۔ لشکر پر پانچ امیر تھے ابو عبیدہ، یزید بن ابی سفیان، شریحیل بن حسنہ، خالد بن الولید اور عیاض۔ یہ راوی عیاض الاشعری کے سوا کوئی اور عیاض تھے۔

راوی عیاض کہتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: جب جنگ ہو تو ابو عبیدہ تمہارے امیر (الامراء) ہوں گے۔ ہم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ موت ہماری طرف چھپ رہی ہے ہمیں مزید ملک بھیجئے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا میرے پاس تمہارا خط آیا ہے تم نے مجھ سے مدد مانگی ہے میں تم کو اس کا بتاتا ہوں جو سب سے زیادہ مدد کرنے والا اور لشکر میں موجود رہنے والا ہے وہ اللہ عز و جل ہے تم اس سے مدد مانگو بے شک محمد کی جنگ بدر میں تمہاری تعداد سے کم کے اندر مدد کی گئی تھی۔ ابن سعد

خلافت..... امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

جان لے، اللہ تجھ پر رحم کرے! کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، سیرت، عادات اور ذہانت سے متعلق کچھ روایات حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں اور آپ کے بعض خطبات اور مواظف حرف المیم کی کتاب المواظف میں نقل کیے گئے ہیں۔

۱۳۱۷ھ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ ہے اور آپ لوگوں کو بھجھا رہے ہیں اور فرماتے جارہے ہیں: خلیفہ رسول اللہ ﷺ (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کی بات سنو۔ چنانچہ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا شدید نامی غلام ایک تحریر لے کر آیا۔ اور وہ تحریر لوگوں کو پڑھ کر سنائی۔

ابو بکر کہتا ہے: اس شخص کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو جس کا نام اس کا غد میں ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے تمہارے ساتھ کسی طرح کی کوتاہی نہیں برتی (وہ نام عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا تھا)۔

قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں: اس کے بعد میں نے عمر کو نمبر پر دیکھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن حریز، اللالکائی فی السنة

فائدہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ وفات سے قبل اپنا خلیفہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منتخب فرما گئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام ایک کاغذ میں لکھ کر دے گئے تھے کہ لوگ یوں بیعت کریں کہ اس کاغذ میں جس کا نام ہے ہم اس کی بیعت کرتے ہیں۔ چنانچہ بیعت کے بعد اس کاغذ کو کھول کر دیکھا گیا تو اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام تھا۔

۱۳۱۷۵ ابوسلمہ بن عبد الرحمن، محمد بن ابراہیم بن الحارث اسلمی اور عبد اللہ بن ابی ان حضرات کے کلام کا خلاصہ ہے کہ:

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے عبد الرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر بن خطاب کے متعلق رائے دو۔ حضرت عبد الرحمن نے فرمایا: آپ جس بات کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہیں، آپ مجھ سے زیادہ اس کو بخوبی جانتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر بھی تم کہو۔ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ آپ کی رائے سے بھی بڑھ کر افضل ہیں۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلایا اور فرمایا: مجھے عمر کے متعلق اپنی رائے دو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ ہم سے زیادہ ان کے متعلق خبر رکھتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے باوجود تم کہو! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ گواہ ہے، میں ان کے متعلق یہی علم رکھتا ہوں کہ ان کا باطن ان کے ظاہر سے اچھا ہے اور ہمارے درمیان ان جیسا۔ اچھا کوئی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! اللہ کی قسم! اگر تم ان کا ذکر چھوڑ دیتے تو میں تمہاری مخالفت نہ کرتا۔ ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوالاعور سعید بن زید، اسید بن خیر اور دیگر مہاجرین اور انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی مشورہ کیا۔ حضرت اسید نے فرمایا: اللہ جانتا ہے میں ان کو آپ کے بعد سب سے بہتر سمجھتا ہوں جو رضائے الہی کے لیے راضی ہوتے ہیں اور پروردگار کی ناراضگی کی وجہ سے ناراض ہوتے ہیں۔ نیز ان کا اندر باہر سے اچھا ہے، اس لیے اس حکومت پر ان سے بڑھ کر کوئی قوی شخص نہیں آ سکتا۔

بعض صحابہ کرام نے عبد الرحمن اور عثمان کے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہونے کی اور تنہائی میں ان کے مشورہ کرنے کی خبر سنی تو وہ بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو گئے۔ ان میں سے ایک نے عرض کیا: اگر آپ کا پروردگار آپ سے پوچھ لے کہ آپ ہم پر عمر کو خلیفہ کیوں بنا کر آئے ہیں تو آپ اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حالانکہ آپ ان کی سخت مزاحی کو خوب جانتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھلا دو (پھر) فرمایا: کیا مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو، ستیاناس ہو اس کا جو تمہاری حکومت سے متعلق ظلم کا فیصلہ کرے۔ میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے کو خلیفہ چنا ہے۔ تم اپنے پیچھے والوں کو بھی میری طرف سے یہ خبر سنا دینا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کروٹ پر لیٹ گئے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: لکھو:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ وہ عہد نامہ ہے جو ابوبکر بن ابی قحافہ نے اپنی زندگی کے آخر میں دنیا سے نکلنے ہوئے اور اپنی اخروی زندگی کے شروع میں اس کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا ہے، جس وقت کہ کافر بھی ایمان لے آتا ہے، فاجر (بھی خدا پر) یقین کر لیتا ہے، جھوٹا بھی سچ بولتا ہے، کہ میں اپنے بعد تم پر عمر بن خطاب کو خلیفہ منتخب کرتا ہوں، تم ان کی بات سننا اور ان کی اطاعت بجالانا۔ میں نے (اس معاملے میں) اللہ سے، اس کے رسول سے، اس کے دین سے، اپنی جان سے اور تم سے بھلائی کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی ہے۔ پس اگر وہ عدل وانصاف کرے گا تو یہی میرا اس کے متعلق گمان ہے اور یہی میں اس کے بارے میں جانتا ہوں۔ لیکن اگر وہ بدل جائے تو ہر انسان جو گناہ کرتا ہے اس کا خود ذمہ دار ہے۔ میں نے تو خیر کا ہی ارادہ کیا ہے اور میں غیب کا علم نہیں رکھتا۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

اور عن قریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹتے ہیں۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تحریر پر مہر لگانے کا حکم دیا۔

بعض راوی کہتے ہیں: جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تحریر کا پہلا حصہ کھلوایا اور ابھی عمر رضی اللہ عنہ کا ذکر باقی تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ پر

بے ہوشی طاری ہوگئی ابھی آپ نے کسی کا نام نہیں لکھوایا تھا۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود ہی لکھ دیا کہ ”میں عمر بن خطاب کو خلیفہ چنتا ہوں“ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی ہوش آگیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم نے کیا لکھا ہے پڑھ کر سناؤ، چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ساری تحریر اور عمر رضی اللہ عنہ کا نام بھی پڑھ کر سنا دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ارشاد فرمایا: میرے بے ہوش ہو جانے پر تم کو میری جان کا خطرہ ہو گیا اور لوگوں کے اختلاف میں پڑ جانے کا خطرہ تم نے بھانپ لیا۔ اللہ تم کو اسلام اور اہل اسلام کی طرف سے اچھا بدلہ نصیب کرے۔ اللہ کی قسم! تم خود بھی اپنا نام لکھنے کے اہل تھے۔ تم سے اسی اچھائی کی توقع تھی

چنانچہ (تحریر مکمل کرنے اور مہر کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ) نے حکم دیا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ تحریر لے کر باہر آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب اور اسید بن سعید القرظی بھی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا: کیا تم بیعت کرتے ہو اس شخص کی جس کا نام اس خط میں ہے؟ لوگوں نے کہا: ہاں، سب نے اس کا اقرار کیا، اس پر راضی ہو گئے اور اس پر بیعت بھی کر لی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تنہائی میں بلایا اور نصیحتیں اور وصیتیں کیں جو بھی کیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس سے نکل آئے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف پھیلا کر دعا کی:

اے اللہ! میں نے اس میں ان لوگوں کی خیر کا ارادہ کیا ہے، مجھے ان پر فتنے کا خوف تھا، اس لیے میں نے ان میں یہ تقرر کر دیا ہے، جس کو آپ خوب جانتے ہیں۔ میں نے ان کے بارے میں اپنی اچھی رائے اختیار کی ہے۔ میں نے ان پر ان کے سب سے اچھے اور سب سے قوی شخص کو والی بنا دیا ہے، جو ان میں سب سے زیادہ حریص ہے ان کی بھلائی کا۔ اب میرے پاس آپ کا حکم آچکا ہے آپ ان میں میرے نائب کو بہتر ثابت کیجئے گا۔ یہ سب تیرے بندے ہیں اور ان کی پیشانی آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اے اللہ! ان کے لیے ان کے والی کو صالح بنادے اور اس والی کو اپنے خلفاء راشدین میں سے بنادے، جو نبی الرحمت کی ہدایت اور صالحین کے طریقے کی پیروی کرے اور ان کی رعایا کو بھی ان کے لیے صالح بنادے۔ ابن سعد

۱۴۱۷ھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: میں تم کو ایسے کام کی طرف بلاتا ہوں جس کو سپرد کر دیا جائے وہ اس کو مشقت میں ڈال دیتا ہے۔ پس اے عمر! اللہ سے ڈر اس کی اطاعت کرنے کے ساتھ ساتھ اور اس کی اطاعت کر اس سے ڈرتے ہوئے۔ بے شک متقی محفوظ ہوتا ہے۔ بے شک یہ منصب آزمائش ہے، اس کا مستحق وہی ہے جو اس پر عمل پیرا ہو۔ اگر کسی نے اس منصب پر آنے کے بعد حق کا حکم دیا، لیکن خود باطل پر عمل کیا، نیکی کا حکم دیا لیکن خود برائی پر عمل کیا تو قریب ہے کہ اس کی امید ٹوٹ جائے اور اس کا عمل بے کار ہو جائے (اے عمر!) اگر تو لوگوں پر والی بنے تو کوشش کرنا کہ تیرے ہاتھ لوگوں کے خون سے خشک رہیں، تیرا پیٹ ان کے اموال سے خالی رہے اور تیری زبان ان کی عزتوں کے ساتھ کھیلنے سے بند رہے۔ اور ہر نیکی کی قوت اللہ کے طفیل ہی ممکن ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۴۱۷ھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا۔ حضرت علی اور طلحہ رضی اللہ عنہما حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور پوچھا آپ نے کس کو خلیفہ بنایا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ دونوں حضرات بولے: آپ اپنے پروردگار کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو، میں اللہ کو اور عمر کو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں کہوں گا: میں نے ان پر تیرے بندوں میں سے سب سے اچھے شخص کو خلیفہ بنا دیا ہے۔ ابن سعد

۱۴۱۷ھ زید بن ابی الحارث سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پیغام دے کر بلوایا تاکہ ان کو خلیفہ بنائیں۔ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ ہم پر عمر کو خلیفہ بنائیں گے، جو سخت مزاج ترش انسان ہیں۔ اگر وہ ہم پر والی بنادیں گے تو مزید ترش اور سخت مزاج ہو جائیں گے۔ پھر آپ اپنے رب سے ملو گے تو اس کو کیا جواب دو گے اگر آپ نے ہم پر عمر کو خلیفہ بنا دیا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم مجھے اللہ سے ڈراتے ہو، میں کہوں گا: اے اللہ! میں نے ان پر تیرے اہل میں سے سب سے بہتر انسان کو خلیفہ نامزد کر دیا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

ابن جریر نے اس روایت کو اسامہ بن زید غفیری سے بھی روایت کیا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خلیفہ کا تعین

۱۴۱۷۹ عثمان بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بن عفان کو بلا کر انہیں عہد نامہ املاء کروایا۔ لیکن عہد نامہ میں کسی کا نام املاء کروانے سے قبل ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پر بے ہوش طاری ہو گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے (از خود) عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لکھ دیا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم نے کسی کا نام لکھ دیا ہے کیا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ کی کیفیت ملاحظہ کی تو مجھے ڈر ہوا کہ میں آپ رخصت تو نہیں ہو گئے، یہ سوچ کر میں نے عمر بن الخطاب لکھ دیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر تم اپنا نام ہی لکھ دیتے تو تم بھی اس کے اہل اور مستحق تھے۔ پھر حضرت طلحہ بن عبید اللہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے اور عرض کیا: میں اپنے پیچھے والوں کا قصد ہوں۔ وہ کہتے ہیں: آپ اپنی زندگی میں عمر کی جتنی کو ہم پر جاتے ہیں۔ پھر آپ کی وفات کی بعد جبکہ ہمارے سارے امور ان کو سونپ دیئے جائیں گے تب ان کی سخت مزاحی کا کیا حال ہوگا؟ اور اللہ آپ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا، آپ دیکھ لیں، اپنے رب کو کیا جواب دیں گے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھٹاؤ، کیا تم مجھے اللہ کا خوف دلاتے ہو۔ ہلاک ہو وہ شخص جو تمہارے معاملے میں غلط فہمی کا شکار ہو۔ جب اللہ مجھ سے سوال فرمائے گا تو میں عرض کروں گا: میں نے تیرے اہل پر ان کے سب سے اچھے شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔ جاؤ لوگوں کو میری طرف سے یہ پیغام دے دو۔ اللہ لکھوائی

۱۴۱۸۰ ابو بکر بن سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے یہ وصیت لکھوائی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ عہد نامہ ہے ابو بکر صدیق کی طرف سے، اس کے دنیا میں آخری وقت کے موقع پر دنیا سے نکلتے ہوئے، اور آخرت کے پہلے وقت میں اس میں داخل ہوتے ہوئے، جس وقت کہ کافر ایمان لے آتا ہے، گناہ کا تعلق بن جاتا ہے اور جھوٹا بھی سچ بولنے لگتا ہے۔ میں اپنے بعد عمر بن الخطاب کو خلیفہ بنا رہا ہوں۔ اگر وہ عدل وانصاف کا سلوک کریں تو یہی میرا ان کے متعلق گمان ہے اور اگر وہ ظلم کریں اور (میرے عہد کو) بدل دیں تو میں نے تو بھلائی کا ارادہ کیا تھا غیب کا مجھے علم نہیں۔

و سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون۔

اور عنقریب وہ لوگ جنہوں نے ظلم کیا جان لیں گے کہ کس طرف پلٹتے ہیں۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور ان کو ارشاد فرمایا: اے عمر! نفرت کرنے والا تجھ سے نفرت کرے گا اور محبت کرنے والا تجھ سے محبت کرے گا۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خیر سے نفرت کی جاتی ہے اور شر سے محبت۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تو مجھے اس (تمہاری امارت) کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لیکن اس (امارت) کو تمہاری ضرورت ہے۔ تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور ان کی صحبت بھی اٹھائی۔ تم نے دیکھا ہوگا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو اپنی ذات پر بھی ترجیح دیتے تھے۔ اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم آپ کے اہل (یعنی امت) کو سیدھی راہ دکھائیں، خواہ ان کی طرف سے ہم کو جو بھی صورت حال پیش آئے۔ تم نے مجھے بھی خوب دیکھا اور میرے ساتھ رہے، میں اپنے پہلے شخص کے نشانات پر چلتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں جب بھی سویا تو میں نے یہی خواب دیکھا اور جب بھی بیداری میں ہوا تو یہی خیال رہا کہ میں اسی راستے پر ہوں اس سے منحرف نہیں ہوا ہوں۔ اے عمر! تو جانتا ہے کہ اللہ کا جو حق رات میں ہے اللہ پاک اس کو دن میں قبول نہ فرمائیں گے اور جو حق اس کا دن کا ہے رات میں اس کو قبول نہ فرمائے گا۔ اور بے شک انہی لوگوں کے میزان

عمل بھاری ہوں گے جن کے میزان عمل ان کے حق کی اتباع کرنے کی وجہ سے قیامت میں بھاری نکلیں۔ اور میزان پر لازم ہے کہ اگر اس میں حق رکھا جائے تو وہ بھاری ہو جائے۔ اور ان لوگوں کے میزان عمل ہلکے ہوں گے جن کے باطل کی اتباع کرنے کی وجہ سے میزان عمل قیامت میں ہلکے ہو جائیں کیونکہ جس میزان میں باطل رکھا جائے اس پر لازم ہے کہ وہ ہلکا ہو جائے۔ میں تم سب سے پہلے تمہارے اپنے نفس سے ڈراتا ہوں پھر لوگوں کی طرف سے تم کھتا رہنے کی تلقین کرتا ہوں۔ بے شک ان کی نگاہیں بلندی کی طرف اٹھ گئی ہیں اور ان کی خواہشات پھول گئی ہیں۔ وہ حیران ہیں ذلت کی وجہ سے۔ تم اس سے اپنا دامن بچائے رکھنا۔ پھر وہ تم سے خوفزدہ رہیں گے جب تک کہ تم اللہ سے خوفزدہ رہے یہ میری وصیت ہے اور میں تم سلام کہتا ہوں۔ ابن عساکر

خلافت کے سلسلہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مشورہ فرمانا

۱۳۱۸۱ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھاری بدن ہو گئے اور ان پر اپنا آخری وقت کھل گیا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کر کے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو میری حالت کا علم ہے اور مجھے اب اپنی موت کا گمان ہو رہا ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے میری بیعت کرنے پر تمہاری قسموں کو بری کر دیا ہے، تم سے میرا معاہدہ ختم کر دیا ہے اور تمہاری حکومت تم کو واپس کر دی ہے۔ اب تم اپنے اوپر جس کو پسند کرو امیر منتخب کر لو۔ کیونکہ اگر تم میری زندگی میں اپنا نیا امیر چن لو تو میرے مرنے کے بعد تمہارے اختلافات میں پڑنے کا اندیشہ کم ہے۔

چنانچہ لوگ آپ کو چھوڑ کر اٹھ گئے اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ لیکن ان کی رائے کسی پر جمع نہ ہو سکی۔ چنانچہ وہ واپس آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! ہمیں آپ کی رائے قبول ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شاید تم میری رائے سے اختلاف کرو۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم راضی رہنے پر اللہ کو عہد دو۔ لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے کچھ مہلت دو۔ میں اللہ اس کے دین اور اس کے بندوں کی خیر خواہی میں کسی کو دیکھتا ہوں۔ چنانچہ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا۔ انکو فرمایا: مجھے تم کسی آدمی کا بتاؤ۔ اللہ کی قسم! تم میرے نزدیک اس کے اہل ہوا اور مناسب ہو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر! آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عہد نامہ لکھو۔ چنانچہ انہوں نے عہد نامہ لکھنا شروع کیا۔ حتیٰ کہ نام لکھنے کی نوبت آئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غشی کا دورہ پڑ گیا۔ پھر آپ بیدار ہوئے تو فرمایا: لکھو: عمر۔ سیف، ابن عساکر

۱۳۱۸۲ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خلیفہ کا عہد لکھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو حکم دیا کہ وہ کسی کا نام نہ لکھیں۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے آدمی کا نام چھوڑ دیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عہد نامہ میں عمر کا نام لکھ دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ہوش آ گیا تو انہوں نے فرمایا: ہمیں عہد نامہ دکھاؤ۔ دیکھا تو اس میں عمر کا نام تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کس نے لکھا؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے اور اللہ تم کو اچھا بدلہ عطا کرے۔ اگر تم اپنا نام لکھ دیتے تو تم بھی یقیناً اس کے اہل تھے۔ الحسن بن عرفہ فی جزئہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صحیح ہے۔

۱۳۱۸۳ سیف بن عمر، البوصمرۃ عبداللہ بن المستور والانصاری سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ عاصم سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حالت مرض میں لوگوں کو جمع کیا۔ پھر کچھ لوگوں کو حکم دیا کہ ان کو منبر تک لے جائیں۔ پھر آپ نے جو خطبہ دیا یہ خطبہ آپ کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

اے لوگو! دنیا سے احتیاط برتو، اس پر بھروسہ نہ کرو۔ یہ دھوکہ کا سامان ہے۔ دنیا کو آخرت پر ترجیح دو۔ آخرت سے محبت رکھو۔ بے شک دونوں میں سے ایک کی محبت دوسرے کی نفرت پیدا کرتی ہے۔ اور یہ دین جو ہمارا ضامن ہے اس کا آخر بھی اسی طرح درست ہوگا جس طرح

اس کا اول (زمانہ) درست ہوا تھا۔ اس دین میں والی کی ذمہ داری وہی اٹھا سکتا ہے جو تم میں سب سے زیادہ قدرت والا اور اپنے نفس پر سب سے زیادہ قابو رکھنے والا ہو، جو حالت شدت میں تم میں سب سے زیادہ شدید ہو اور نرمی کے موقع پر تم میں سب سے زیادہ نرم ہو، اصحاب الراءے لوگوں کی رائے کو تم میں سب سے زیادہ جاننے والا ہو، لایعنی (بے کار) کاموں میں قطعاً شغل نہ رکھتا ہو، پیش آمد، مصائب پر رنجیدہ و ملول ہونے والا نہ ہو، سیکھنے سے حیاء نہ رکھتا ہو، بات واضح ہو جانے پر حیرانی کے سمندر میں غوطہ زن نہ رہتا ہو، اپنے کاموں پر قوی ہو، امور حکمرانی کے کسی کام میں کمی کوتاہی اور سستی کا شکار نہ ہو، آنے والے مسائل میں احتیاط اور پیش بندی کی گھات لگائے رکھتا ہو اور ان سب کاموں کا کما حقہ اہل عمر بن الخطاب ہے۔

یہ فرما کر آپ منبر سے نیچے اتر آئے۔ ابن عساکر

خلافت کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خطبہ

حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو والی و خلیفہ بنا دیا گیا تو وہ منبر رسول اللہ ﷺ پر خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میں جانتا ہوں کہ تم لوگ مجھے شدت پسند اور سخت گیر سمجھتے ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھا، میں آپ کا غلام اور خدمت گار تھا اور آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم:

بالمؤمنین رؤف رحیم۔

وہ مؤمنین کے ساتھ نرم (اور) مہربان ہیں۔

کا پر تو تھے۔ جبکہ میں آپ کے سامنے نگئی تلوار تھا لایہ کہ آپ ﷺ مجھے نیام میں کر دیتے یا مجھے کسی کام سے روک دیتے تو میں باز آ جاتا تھا۔ ورنہ میں آپ ﷺ کی نرمی کی وجہ سے لوگوں پر جبری ہو جاتا تھا۔ چنانچہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی حال پر رہا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات (پر ملال) ہوئی۔ آپ جاتے وقت مجھ سے راضی تھے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس (احسان عظیم) پر جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ پھر ان کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے بھی میں اسی مقام پر فائز تھا، تم لوگ ابوبکر کی کرم نوازی اور نرمی و مہربانی کو جانتے ہو۔ میں آپ کا بھی خدمت گار تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے لیے نگئی تلوار بنارہتا تھا اور اپنی سختی کے ساتھ ان کی نرم مزاجی کو معتدل کرتا رہتا تھا لایہ کہ وہ مجھے روک کر آگے بڑھ جاتے تو میں رک جاتا تھا۔ ورنہ میں سختی کو آگے رکھتا تھا۔ پھر اسی طرح وقت گذرتا رہا حتیٰ کہ اللہ نے ان کو بھی اپنے پاس اٹھالیا، وہ بھی جاتے وقت مجھ سے راضی تھے۔ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اس احسان پر، جس کی مجھے سعادت نصیب ہوئی۔ اس کے بعد آج تمہاری ذمہ داری میری طرف آگئی ہے اور میں خوب جانتا ہوں کہ کہنے والا کہے گا: کہ عمر تو ہم پر اس وقت بھی سخت گیر تھے جبکہ حکومت کی باگ کسی اور کے ہاتھ میں تھی، تو اب ان کی شدت کس حال پر ہوگی جبکہ تمام امور ان کے ہاتھوں میں آگئے ہیں۔

پس جان لو! تم میرے بارے میں کسی سے کوئی سوال نہ کرو کیونکہ تم خود مجھے جانتے ہو اور اچھی طرح آزما چکے ہو اور تم اپنے نبی کی سنت بھی جانتے ہو جس طرح میں جانتا ہوں اور میں نے جب بھی رسول اللہ ﷺ سے کچھ پوچھنے کا ارادہ کیا تو کبھی اس میں ندامت کا خیال نہیں کیا اور ان سے بڑھ کر سوال کر لیا۔ اب تم اچھی طرح جان لو کہ میری پہلی والی شدت ظالم اور سرکش کے لیے اور طاقت ور سے کمزور کا حق دلانے کے لیے کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ لیکن ہاں میں اس شدت کے بعد پاکدامن اور سر تسلیم خم کرنے والوں کے لیے اس قدر نرم ہوں کہ ان کے لیے اپنا رخسار زمین پر رکھنے والا ہوں۔ نیز اگر کسی کا مجھ سے کبھی کوئی کام پڑا تو میں اس کے لیے اس کے ساتھ کسی کے پاس بھی چلنے سے عار محسوس نہیں کروں گا۔ پس کوئی بھی مجھے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ اے بندگان خدا! اللہ سے ڈرو، اپنے نفسوں پر میری مدد اس طرح کرو کہ وہ اپنے نفسوں کو (برائی) سے بچاتے ہوئے مجھ سے دور رکھو، نیز میرے نفس پر میری مدد کرو اور بالعمروف اور نہی عن المنکر کرنے کے ساتھ۔ اور جن کاموں کو اللہ نے مجھے ولایت میں

سو پ دیا ہے ان میں مجھے نصیحت کر کے میری مدد کرو۔ یہ فرما کر آپ رضی اللہ عنہ منبر سے نیچے اتر آئے۔

۱۳۱۸۵ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلا خطبہ جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا وہ آپ رضی اللہ عنہ نے حمد و ثناء کے بعد یہ فرمایا:

تم کو میرے ساتھ اور مجھے تمہارے ساتھ آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔ مجھے اپنے دوستاچیوں کے بعد خلیفہ بنایا گیا ہے۔ جو ہمارے ساتھ حاضر باش رہا ہم خود اس کا خیال رکھیں گے اور جو ہم سے دور ہوا ہم ان پر صاحب قوت اور امانت دار لوگوں کو والی بنائیں گے۔ جس نے اچھائی برتی ہم اس کے ساتھ نیکی میں اضافہ کریں گے اور جو برائی کی راہ چلا ہم اس کو برے انجام سے گذاریں گے، بس اللہ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے۔

۱۳۱۸۶ جامع بن شداد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر پر چڑھتے ہوئے (خطبے سے قبل) سب سے پہلے یہ دعا کی:

اے اللہ! میں سخت ہوں مجھے نرم بنادے میں ضعیف ہوں مجھے قوی بنادے اور میں بخیل ہوں مجھے بخیل بنادے۔ ابن سعد
۱۳۱۸۷ جمید بن ہلال سے مروی ہے کہ ہمیں ایسے شخص نے بیان کیا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کے موقع پر حاضر تھا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تدفین سے فارغ ہوئے تو ان کی قبر کی مٹی سے اپنے ہاتھ جھاڑے پھر اسی جگہ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے اور ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تم کو میرے ساتھ آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے اور مجھے تمہارے ساتھ آزمائش میں ڈال دیا ہے۔ میرے دوستاچیوں کے چلے جانے کے بعد بھی تمہارے اندر باقی چھوڑ دیا ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارے معاملات کا کوئی کام میری موجودگی میں پیش آیا تو میرے سوا اس کو کوئی حل نہ کرے گا اور اگر میری عدم موجودگی میں تمہارا کوئی مسئلہ درپیش ہوا تو میں کسی صاحب امانت پر اس کی ذمہ داری ڈالنے سے ہرگز نہ کتر اؤں گا۔ اگر تم اچھا چلتے رہے میں بھی تمہارے ساتھ اچھائی برتوں گا اور اگر لوگوں نے برائی کا راستہ اختیار کیا تو میں ان کو عبرت کا سامان بنادوں گا۔

راوی کہتا ہے اللہ کی قسم حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی بات پر قائم رہے حتیٰ کہ دنیا سے جدا ہو گئے۔ ابن سعد، شعب الایمان للبیہقی
۱۳۱۸۸ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اب حکومت کی زمام مجھے تھادی گئی ہے حالانکہ مجھے علم ہے کہ قریب اور دور والے اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اب لوگوں کو میں آگاہ کرتا ہوں کہ میں اس کے لیے اپنے دفاع میں لوگوں سے قتال کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ لیکن اگر مجھے علم ہو گیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ اس کام پر قوی اور طاقت والا ہے تو تب مجھے آگے بڑھ کر قتل ہو جانا زیادہ پسند ہوگا اس بات سے کہ میں ایسے شخص سے اس حکومت کو حاصل کرنے کی کوشش کروں۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۳۱۸۹ عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

عہد نبوی ﷺ میں وحی کے ساتھ بھی لوگوں کا مواخذہ کیا جاتا تھا۔ لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔ لہذا ہم تمہارے ظاہری اعمال پر تمہاری پکڑ کریں گے۔ جس نے ہم پر خیر کو ظاہر کیا ہم اس پر ایمان لائیں گے اور اس کو قریب کریں گے اور ہمیں اس کے اندرونی معاملات سے سرکار نہ ہوگا۔ پھر اللہ ہی اس کے اندرونی معاملات کا حساب فرمائے گا۔ اور اگر کسی نے ہمارے آگے شر کو ظاہر کیا تو ہم اس پر مطمئن نہ ہوں گے اور نہ اس کی تصدیق کریں گے اگر وہ کہے گا کہ اس کا باطن اچھا ہے۔ مصنف لعبد الرزاق

۱۳۱۹۰ حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک جوان عورت کا سامنا ہوا۔ عورت نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میرا شوہر ہلاک ہو گیا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ گیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو ایک پایہ پکوانے کے قابل بھی نہیں (کما کر لاسکتے) اور نہ ان کے پاس بھتیجی اور زمین ہے اور نہ مویشی جانور۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان کو بوجہی نہ کھا جائے۔ میں بنت خفاف بن ایماء الغفاری ہوں اور میرے والد خفاف صحیح حدیبیہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور آگے نہ بڑھے بلکہ فرمایا: خوش آمد ید تم تو قریشی نسب والی نکلیں کہ تمہارے باپ کو حضور کے ساتھ صحبت کا شرف حاصل رہا پھر آپ رضی اللہ عنہ لوٹے اور ایک بار بردار تگڑے اونٹ کو کھولا جو (بیت المال والے) گھر میں بندھا ہوا تھا۔ پھر اس پر دو بورے رکھ کر طعام اور غلے سے بھرے۔ ان کے درمیان نفقہ (ساز و سامان) اور کپڑے وغیرہ رکھے۔ پھر اونٹ کی مہار جا کر عورت کو تھادی اور فرمایا: یہ اونٹ لو اور یہ سامان تمہارے پاس ختم نہ ہوگا کہ اللہ پاک اور عطا کر دے گا۔

ایک آدمی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ نے اس کو زیادہ مال دیدیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے۔ اس کا باپ حدیبیہ کے موقع پر حضور ﷺ کا شریک تھا۔ اللہ کی قسم! میں دیکھتا ہوں کہ اس کے باپ اور بھائی نے ایک قلعہ کا طویل زمانے تک محاصرہ کیا تھا جس کو ہم پر اللہ نے فتح کر دیا۔ اب ہم اس قلعے سے مال غنیمت حاصل کرتے ہیں تو اس کے باپ اور بھائی کا اس میں کیوں حصہ نہیں ہوگا۔ البخاری، ابو عبیدہ فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۳۱۹۱ ہمام سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اہل کتاب (یہودیوں یا عیسائیوں) کا ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اسلام علیک اے عرب کے بادشاہ! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم ایسا اپنی کتابوں میں پاتے ہو، نہیں بلکہ تم اپنی کتابوں میں یوں پاتے ہو گے: پہلے نبی اکرم ﷺ، پھر خلیفہ پھر امیر المؤمنین پھر اس کے بعد بادشاہوں کا دور؟ کتابی نے عرض کیا: جی ہاں۔

۱۳۱۹۲ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کئی شہروں کی بنیاد ڈالی: مدینہ، بصرہ، کوفہ، بحرین، شام اور جزیرہ۔ ابن سعد

۱۳۱۹۳ ابوصالح النفاری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: ہم (مصر میں) جامع مسجد کے پاس آپ کے لیے گھر بناتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ایک حجاز میں رہنے والے کے لیے مصر میں گھر کی کیا ضرورت ہے، تم ایسا کرو اس کو مسلمانوں کے لیے بازار بنادو۔ ابن عبدالحکم

۱۳۱۹۴ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اے انس! کیا تو ہمارے لیے اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹ ہمارے حوالے کر دو جبکہ دوسرا مال تم لے لو۔ میں نے عرض کیا: وہ تو بہت زیادہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خواہ کتنا ہو، وہ تمہارا ہے۔ وہ چار ہزار درہم تھے۔ چنانچہ میں اہل مدینہ میں سب سے زیادہ مالدار بن گیا۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تو ہمارے پاس اونٹ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا: پہلے میں بیعت کروں گا پھر باقی خبر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اچھی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ بڑھایا تو میر نے ان کی بیعت کر لی سننے اور اطاعت کرنے پر۔ ابن سعد

۱۳۱۹۵ عمر بن عطیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہو کر بیعت کی، میں ابھی (نو آموز) لڑکا تھا۔ میں نے کہا: میں بیعت کرتا ہوں اللہ کی کتاب پر اور نبی کی سنت پر، نیز یہ کہ اس کا فائدہ بھی ہمارے لیے اور نقصان بھی ہم پر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ میری بات پر ہنس پڑے اور مجھے بیعت کر لیا۔ مسدد

۱۳۱۹۶ (مسند عمر) نعمان بن بشیر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں جس میں آپ کے گرد مہاجرین اور انصار بھی تھے، ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے اگر میں بعض کاموں میں رعایت اور رخصت حاصل کر لوں تو تم کیا کرو گے؟ لوگ چپ ہو گئے۔ پھر آپ نے دو تین بار یہی سوال پوچھا۔ تب حضرت بشیر بن سعد نے عرض کیا: اگر آپ نے ایسا کیا تو ہم آپ کو تیر کی طرح سیدھا کر دیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بہت اچھا کرو گے پھر تم بہت اچھا کرو گے پھر۔ ابو ذر الہروی فی الجامع، ابن عساکر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا لشکروں کو روانہ فرمانا

۱۳۱۹۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عاصم بن ابی النجود حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ جب امیروں کو ان کے منصب پر بھیجتے تو ان پر مختلف شرائط عائد کرتے کہ وہ ان کی پابندی کریں ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا (یہ اس زمانے میں عجم کی خاص سواری تھی) جس سے بڑائی اور غرور کا اندیشہ تھا، چھپنے ہوئے آنے کی روٹی نہ کھانا، لوگوں کی ضروریات سے قطع نظر کر کے اپنے دروازے لوگوں پر بند نہ کرنا، اگر تم نے ایسا کوئی کام کیا تو تم کو اس کی سزا بھگتنا ہوگی۔ یہ فرما کر آپ ان کو رخصت کر دیتے تھے۔

جب آپ کسی (امیر) کو واپس بلانا چاہتے تو ارشاد فرماتے:

میں نے تم کو مسلمانوں کے خونوں پر مسلط نہیں کیا، نہ ان کی عزتوں پر اور نہ ان کے اموال پر مسلط کیا ہے۔ بلکہ میں نے تم کو اس لیے ان پر مقرر کیا تھا تا کہ تم ان کو نماز قائم کرواؤ۔ ان کے اموال غنیمت کو ان کے درمیان تقسیم کرو، عدل کے ساتھ ان کے درمیان فیصلہ کرو۔ پس جب تم پر کوئی معاملہ مشکل ہو جائے تو اس کو میرے پاس (لکھ) بھیجو۔ خبردار! عرب کو مارنا نہیں ورنہ تم ان کو ذلت سے دوچار کرو گے، نہ ان کو بالکل جنگ اور محاذ پر روک لو اور واپسی ہی نہ آنے دو اس سے وہ مشکل اور آزمائش میں پڑ جائیں گے اور نہ ان پر غالب آنے کی کوشش کرو ورنہ ان کی رفاقت سے محروم ہو جاؤ گے اور قرآن کو تہار کھو۔ اس میں احادیث وغیرہ اور دوسرا کوئی کلام نہ لکھا کرو، نیز قرآن کے علاوہ دیگر آسمانی کتب نہ پڑھا کرو۔

شعب الایمان للبيهقي

۱۳۱۹۸ ابراہیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خبر ملی کہ ایک لشکر جنگ میں ڈنار رہا، حتیٰ کہ تمام اہل لشکر شہید کر دیئے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش وہ واپس لوٹ آتے تو میں ان کو مزید کمک پہنچا دیتا۔ ابن جریر

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امیر لشکر کو نصیحت

۱۳۱۹۹ حیوۃ بن شریح سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب کسی امیر کو لشکر دے کر محاذ پر روانہ فرماتے تو ان کو تلقویٰ کی نصیحت کرتے اور (امیر سے) امارت کی بیعت لیتے ہوئے ارشاد فرماتے:

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اور اللہ ہی کی مدد پر بھروسہ کرتا ہوں۔ تم اللہ کی تائید اور مدد کے ساتھ حق اور صبر کو لازم پکڑتے ہوئے کوچ کرو۔ جو لوگ اللہ کے ساتھ کفر کرتے ہیں، تم ان کے ساتھ قتال کرو، ظلم اور سرکشی نہ کرو۔ بے شک اللہ پاک ظلم و سرکشی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ پھر جب تمہاری دشمن سے ٹدھ بیٹھ ہو جائے تو بزدلی مت دکھاؤ، قدرت پانے پر کسی کا حلیہ نہ بگاڑو، فتح کے وقت (مال غنیمت میں) فضول خرچی نہ کرو۔ جہاد کے موقع پر (اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو) عبرت ناک سزا نہ دو (دشمنوں کی) عورتوں، بوڑھوں اور بچوں کو قتل نہ کرو، جب دونوں لشکروں کا سامنا ہو تو ان کے بے دریغ قتل سے پرہیز کرو، نیز اپنی کثرت تعداد کے موقع پر اور غارت گری کے موقع پر بے دریغ قتل سے پرہیز کرو (بلکہ ان کو راہ فرار کا موقع دو) حصول غنیمت کے بعد خیانت میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ دنیوی اغراض و مقاصد سے جہاد کو پاکیزہ رکھو اور اس بیعت میں جو تم کر رہے ہو عظیم کامیابی کی خوشخبری لو۔ فی کتاب المداواة

فائدہ: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس (روایت کی کتاب) کے تخریج کرنے والے کا نام مجھے معلوم نہیں ہو سکا، یہ قدیم کتاب ہے جس میں ابوخیثمہ سے بھی کثیر روایات منقول ہیں۔

۱۳۲۰۰ عبداللہ بن کعب بن مالک الانصاری سے مروی ہے کہ انصار کا ایک لشکر فارس (ایران) کی سرزمین میں اپنے امیر کے ساتھ کسی محاذ پر تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عادت مبارکہ تھی کہ ہر سال لشکروں کے پاس مزید لشکر بھیج کر پہلے والوں کو واپس بلا لیتے تھے (تا کہ وہ اپنے اہل و عیال کے پاس واپس آجائیں) ان سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ غافل ہو گئے چنانچہ جب مقررہ مدت گزر گئی تو مذکورہ محاذ کا لشکر واپس آ گیا۔ یہ

بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت ناگوار گذری۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو جزو تنبیہ کی۔ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ تھے، انہوں نے عرض کیا: اے عمر! آپ ہم سے غافل ہو گئے تھے اور آپ نے ہمارے متعلق نبی ﷺ کا وہ حکم بھلا دیا تھا جس میں آپ ﷺ نے شکروں کے بعد لشکر بھیجنے کی اور پہلے والوں کو واپس بلانے کی تاکید فرمائی تھی۔ ابن ابی داؤد، السنن للبیہقی

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۰۱ سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر وہ اپنے لشکر سمیت واپس آجاتے تو میں ان کے لیے فتنہ (مکمل) کا سامان کر دیتا۔ السنن للبیہقی

لشکروں سے متعلق

۱۳۲۰۲ ابو خزیمہ بن ثابت سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کو عامل (امیر و گورنر) مقرر فرماتے تو کچھ انصار اور دوسرے لوگوں کو گواہ بنادیتے اور ان کی حضوری میں عامل کو ارشاد فرماتے:

میں نے تجھے مسلمانوں کے خون بہانے پر امیر نہیں بنایا، نہ ان کی عزتوں کو پامال کرنے پر۔ بلکہ میں نے تجھے ان پر اس لیے امیر مقرر کیا ہے تاکہ تو ان کے درمیان عدل و مساوات کے ساتھ ان کے اموال کو تقسیم کرے، ان کے درمیان نماز قائم کرے۔ نیز آپ رضی اللہ عنہ امیر پر یہ شرائط بھی لازم کرتے کہ وہ بغیر چھنے آئے (اور میدے) کی روٹی نہ کھائے، باریک لباس زیب تن نہ کرے اور ترکی (تختی) گھوڑے پر سوار نہ ہو۔ یہ سب باتیں امیرانہ ٹھاٹھ ہیں جن سے آپ رضی اللہ عنہ منع فرماتے تھے نیز وہ لوگوں کی ضرورت سے غافل ہو کر اپنا دروازہ ان پر بند نہ کرے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن عساکر

۱۳۲۰۳ عبدالرحمن بن سابط سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر الحنفی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ ہم تجھے ایک لشکر پر امیر مقرر کرتے ہیں تاکہ تم ان کو ساتھ لے کر دشمن کی سر زمین پر جاؤ اور ان کے ساتھ جہاد کرو۔ سعید بن عامر نے عرض کیا: اے عمر! مجھے آزمائش میں نہ ڈالیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تم کو نہیں چھوڑوں گا۔ تم لوگوں نے میری گردن میں یہ ساری ذمہ داری ڈال دی ہے اور خود ایک طرف ہٹ گئے ہو۔ سنو! میں تم کو ایسے لوگوں پر امیر بنا کر بھیج رہا ہوں جن سے تم افضل نہیں ہو، نیز میں تم کو اس لیے ان کے ساتھ نہیں بھیج رہا ہوں کہ تم ان کی کھالوں کو ادھیڑو، یا تم ان کی عزتوں سے پردہ اٹھاؤ بلکہ اس لیے بھیج رہا ہوں کہ تم ان کے ساتھ مل کر دشمنوں سے جہاد کرو اور ان کے اموال غنیمت کو ان کے درمیان تقسیم کرو۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۳۲۰۴ جعفر بن عبد اللہ بن ابی الحکم سے مروی ہے کہ (امیر لشکر) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ غنہ کے بطریق (پیشوا) کے پاس گئے۔ بطریق نے ان کو خوش آمدید کہا، اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور خوب طویل گفتگو کی۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اس پر باتوں میں غالب آگئے اور اس کو اسلام کی دعوت دی۔ بطریق نے جب آپ رضی اللہ عنہ کے کلام، فصیح البیانی اور آداب کو دیکھا اور سنا تو (مرعوب ہو کر ہم وطن) حاضرین سے رومی زبان میں کہا: اے رومیو! اس آج تم میری بات مان لو، پھر خواہ ساری زندگی میری بات پر کان نہ دھرتا، دیکھو یہ مسلمانوں کا امیر معلوم ہوتا ہے تم نے نہیں دیکھا کہ میں نے جب بھی اس سے کوئی بات کی تو اس نے بذات خود اسی وقت اس کا جواب مجھے دیدیا اور یہ نہیں کہا: کہ میں اپنے ساتھیوں سے مشورہ کر کے بتاؤں گا اور تم نے جو کہا ہے اس کو پہلے اپنے ساتھیوں پر پیش کروں گا۔ لہذا اب میری یہ بات مانو کہ اس کو یہاں سے نکلنے سے قبل قتل کر دیتے ہیں پھر عرب ہمارے درمیان اور اپنے معاملے کے درمیان اختلافات میں پھنس کر رہ جائیں گے۔ بطریق کی بات سن کر اس کے قریبی رومی نے کہا: نہیں یہ رائے درست نہیں ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کے ساتھیوں میں سے ایک ایسا ساتھی بھی ساتھ آیا تھا جو رومی زبان جانتا تھا، اس نے بادشاہ کی بات حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے ذکر

کر دی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں سے نکل آئے اور جب دروازے سے نکل گئے تو اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور ارشاد فرمایا: آئندہ میں کبھی ایسا کام نہیں کروں گا۔ آپ کے ساتھیوں نے بھی خدا کا شکر ادا کیا کہ سلامتی کے ساتھ ان کے زخموں سے نکل آئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سارا قصہ لکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھا کہ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں کہ اس نے ہم پر اور تم پر یہ احسان فرمایا۔ آئندہ اپنی ذات کو یا کسی بھی مسلمان کو ایسے کسی خطرہ میں نہ ڈالنا، کسی بھی کافر سے کوئی بات کرنا مقصود ہو تو ایسی جگہ کا انتخاب کرو جو اس کے اور تمہارے درمیان برابر ہو، اس طرح تم ان کے دھوکے سے محفوظ رہو گے اور نیز اس کے لیے جو صلہ شکنی کا سامان ہوگا۔ والسلام۔

چنانچہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا تو فرمایا: اللہ عمر پر رحم کرے، ایک شفیق باپ بھی اپنی اولاد پر اس سے زیادہ شفقت نہیں کر سکتا جتنی عمر اپنی رعایا کے ساتھ شفقت نوازی فرماتے ہیں۔ ابن سعد ۱۳۲۰۵۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے لوگوں کو ارشاد فرمایا:

مجھے امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تمہارے پاس۔ امیر بنا کر اس لیے بھیجا ہے کہ میں تم کو تمہارے پروردگار کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سکھاؤں اور تمہارے راستوں کو صاف ستھرا رکھوں۔ حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر ۱۳۲۰۶ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ جب لشکروں کو محاذ پر روانہ فرماتے تو ان کو تسلی دیتے تھے کہ میں تمہارے لیے فتنہ ہوں۔ یعنی جب جنگ میں کسی مشکل کا سامنا ہو جائے تو مجھ سے ملک حاصل کرنے کے لیے میرے پاس واپس آ جاؤ۔ ابن حوریہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مراسلات

۱۳۲۰۷ شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے علاء بن الحضرمی جب وہ بحرین میں تھے کو لکھا کہ تم عتبہ بن غزوہ ان کے پاس چلے جاؤ۔ میں تم ان کی جگہ امیر مقرر کرتا ہوں۔ یاد رکھنا! کہ وہ اولین مہاجرین میں سے ہیں جن کے پاس تو جا رہا ہے، وہ ایسے لوگوں میں سے ہیں جن کے لیے اللہ نے پہلے سے نیکی لکھ دی ہے۔ میں نے اس لیے ان کو معزول نہیں کیا ہے کہ وہ عقیف نہیں ہیں، دین میں مضبوط نہیں ہیں یا سخت جنگجو نہیں ہیں، بلکہ میں نے ان کو اس لیے معزول کیا ہے کہ میرا خیال ہے کہ تم اس علاقے میں ان کی نسبت مسلمانوں سے زیادہ غنی ہو۔ لہذا تم ان کے حق کا خیال رکھنا۔ میں نے تم سے پہلے بھی ایک آدمی کو ان کی جگہ امیر مقرر کیا تھا لیکن وہ ان کے پاس پہنچنے سے قبل ہی وفات کر گیا۔ اب اگر اللہ پاک کو مقصود ہوا کہ تم کو امیر بنائے تو وہ تم کو امیر بنادے گا اور اگر مشیت ایزدی میں عتبہ ہی کی امارت لکھ دی گئی ہے تو پس ساری مخلوق اور ساری بادشاہت اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے (جس کو وہ چاہے عطا کرے) جان لے کہ اللہ کا امر محفوظ ہے، اس حفاظت کی بدولت جو اس نے نازل فرمائی ہے۔ لہذا تم اس بات کو دھیان میں رکھنا کہ تم کو کس لیے پیدا کیا گیا ہے، لہذا اس کے تعاقب میں رہنا اور اس کے ماسوا (لا یعنی کاموں) کو چھوڑ دینا۔ بے شک دنیا کا ایک انجام ہے جبکہ آخرت ابدی ہے۔ لہذا تم کو ایسی کوئی چیز جس کی بھلائی اور اس کا مزہ ختم ہونے والا ہو ایسے برائی میں نہ ڈال دے جس کا گناہ اور شر ہمیشہ باقی رہنے والا ہو۔ اللہ کی ناراضگی سے اللہ کی طرف بھاگتے رہو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہتا ہے اپنے حکم اور علم میں اس کے لیے فضیلت کو جمع کر دیتا ہے۔ پس ہم اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے سوال کرتے ہیں اس کی اطاعت اور تقویٰ کا اور اس کے عذاب سے نجات کا۔ ابن سعد

۱۳۲۰۸ ابو خذیفہ اسحاق بن بشیر اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جب غلیفہ بنایا گیا تو انہوں نے ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از بندہ بند امیر المؤمنین عمر، بطرف ابی عبیدہ بن الجراح

تم کو سلام ہو، میں تمہارے آگے حمد کرتا ہوں اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابا بعد! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ رسول اللہ وفات پا گئے ہیں، ان اللہ وانا الیہ راجعون، ان پر اللہ کی رحمت اور برکات نازل ہوں وہ سچے حق کے عمل دار، انصاف کے حاکم، نیکی کے پابند اور پاکدامنی و مری کے خوگر، دنیاوی راحتوں کو خیر آباد کہنے والے اور بردبار شخص تھے۔ ہم ان کی رحلت کی مصیبت پر اللہ سے ثواب کی امید رکھتے ہیں، بے شک ہماری، تمہاری اور تمام مسلمانوں کی مصیبتوں کا مداوا اللہ عزوجل کے پاس ہی ہے۔ میں اللہ سے پاکدامنی کا سوال کرتا ہوں، اس کی رحمت کے سائے میں تقویٰ کا سوال کرتا ہوں اور اس کی اطاعت کی توفیق مانگتا ہوں جب تک ہم زندہ ہیں اور موت کے بعد اس کی جنت میں داخل ہونے کا سوال کرتے ہیں، بے شک وہ ہر شے پر قادر ہے۔

ہمیں خبر ملی ہے کہ تم نے اہل دمشق کا محاصرہ کر رکھا ہے۔ میں نے تم کو (محاذ پر) تمام مسلمانوں کا امیر بنایا تھا۔

تم اپنے لشکروں کے ساتھ محص، دمشق اور ان کے علاوہ ارض شام کے اطراف میں بھی نظر رکھو۔ اس معاملے میں اپنی اور تمہارے ساتھ موجود مسلمانوں کی رائے کو بروئے کار لاؤ۔ لیکن میری اس تجویز کے نتیجے میں تم اپنے تمام لشکروں کو ادھر ادھر روانہ کر کے خود تمہانہ رہ جانا جس سے دشمن تمہاری طرف میلی آٹکھٹھائے، بلکہ زائد ضرورت لشکر کو ادھر ادھر پھیلا دو اور جس قدر لشکر کی تم کو قلعے کے محاصرہ میں ضرورت ہو اس کو اپنے پاس ہی روک رکھو اور اپنے پاس روکنے والوں میں خالد بن الولید کا نام بھی شامل رکھو بے شک تم اس سے بے نیازی حاصل نہیں کر سکتے۔ ابن عساکر

۱۳۲۰۹ ضیہ بن جھن سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا:

حمد و صلاۃ کے بعد!

بسا اوقات لوگوں کو اپنے بادشاہ سے نفرت ہو جاتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے یا تم کو اس کا سامنا کرنا پڑے۔ تم حدود کو ضرور قائم کرو خواہ دن کے ٹھوڑے حصے میں سہی اور جب تمہارے سامنے دو کام پیش آجائیں جن میں سے ایک اللہ کے لیے ہو اور دوسرا دنیا کے لیے تو اللہ کے لیے کام کو ترجیح دینا۔ بے شک دنیا ختم ہو جائے گی اور آخرت باقی رہنے والی ہے۔ اور فاسق و گناہ گاروں کو ڈراتے رہنا اور ان کو (جرم کی سزا میں) ایک ایک ہاتھ اور ایک ایک پاؤں والا کر دینا، مسلمانوں کے مریض کی عیادت کرتے رہنا، ان کے جنازوں میں حاضری دیتے رہنا، اپنا دروازہ ان کے لیے کھلا رکھنا، ان کے مسائل کو خود حل کرنا، یاد رکھنا تو بھی انہی میں سے ایک فرد واحد ہے، بس یہ کہ تجھ پر ذمہ داری کا بوجھ ان سے زیادہ ہے۔ مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے اپنے لباس، طعام اور سواری میں نرالا انداز اختیار کر لیا ہے جو عام مسلمانوں کو میسر نہیں ہے۔ اے اللہ کے بندے اس جانور جیسا مت بن جو ایک سرسبز وادی میں گزرا تو اس کا ایک ہی مقصد رہ گیا کہ وہ کسی طرح کھا کھا کر فربہ ہو جائے۔ حالانکہ اس کی فریبی ہی میں اس کی اچانک موت کا راز لکھا ہے۔ یاد رکھ! امیر جب کج رو ہو جائے تو اس کی رعایا بھی کج روی اختیار کر لیتی ہے اور لوگوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس کی وجہ سے اس کی رعایا بد بخت ہو جائے۔ الدینوری

عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ کے نام خط

۱۳۲۱۰ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) لیث بن سعد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو خط لکھا:

از بندہ خدا امیر المؤمنین عمر بطرف عمرو بن العاص

تم پر سلام ہو۔ میں تم کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ حمد و صلاۃ کے بعد! مجھے تمہارے منصب کی طرف سے فکر لاحق ہے، جس پر تم فائز ہو۔ دیکھو تم وسیع و عریض سرزمین پر امیر ہو۔ جس کے اہلیان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے تعداد قوت اور برو، عجز پر قدرت بخشی ہے۔ تمہاری رعایا (یعنی اہل مصر) اس سے قبل قحط سالیوں وغیرہ کی وجہ سے جس قدر لگان بھرتی تھی اب خراج کی صورت میں ان سے اس کا

نصف بھی وصول نہیں کیا جاتا۔ اور میں نے خراج کے بارے میں تم سے اکثر مرتبہ خط و کتابت کی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ واضح اور کھلی چیز ہے سوائے معمولی اور اتفاقیہ صورت حال کے۔ میرا خیال ہے کہ تم مر کر ہی میری بات کو قبول کرو گے۔ جب تم مجھے (خراج بھجوانے کی بجائے) لمبے چوڑے مسائل کا ذکر کرتے ہو جو میرے خیال کے موافق (درست) نہیں ہوئے تو (یاد رکھو) میں ان کو قبول نہیں کر سکتا، سوائے اس صورت کے کہ تم سے جو خراج پہلے وصول کیا جاتا تھا وہی تم سے وصول کیا جائے۔ اور مجھے اس کے ساتھ اس بات کی وجہ بھی معلوم نہیں ہو رہی کہ خطوط میں لکھی کس چیز نے تم کو میرے خطوط سے متفرک کر دیا ہے۔ پس اگر کسی واضح بات کا قطعیت کے ساتھ ذکر کرو تو ہماری معذرت اور براءت تم کو نفع مند ہو سکتی ہے اور اگر تم یو نہی کھو کھلی باتیں کرو گے تو بات اس طرح معمول پر نہیں آئے گی جیسا تم سمجھ رہے ہو۔ ہاں میں یہ رعایت کرتا ہوں کہ گذشتہ سال (کے خراج) سے متعلق تم کو آزمائش میں نہ ڈالوں اس امید پر کہ تم میری بات پر لوٹ آؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کو خراج کی ادائیگی سے صرف تمہارے برے ارکان حکومت ہی روک رہے ہیں۔ اور تم جس چیز کے درپے ہو اور جس کے بارے میں گٹھ جوڑ کر رہے ہو تمہارے ارکان نے تم کو اس کے لیے جانے پناہ بنالیا ہے اور میرے پاس اللہ کے حکم سے ایسی دواء ہے جس میں اس مرض کی شفاء ہے جس کے متعلق میں تم سے پوچھ رہا ہوں۔ اے ابو عبید اللہ! فکر نہ کرو تم سے حق لیا جائے گا اور تم خود اس کو ادا کرو گے۔ تمہارے ملک کی نہریں دودھ دیتی ہیں اور حق بات صاف سفید ہے۔ تم مجھے اور اس بات کو چھوڑ دو جو تمہارے جی میں کھٹک رہی ہے کیونکہ پوشیدہ امر کھل گیا ہے، والسلام۔

راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جواب لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بندۂ خدا امیر المؤمنین عمر کی طرف عمرو بن العاص کی جانب سے۔

تم پر سلام ہو۔ میں تم کو اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حمد و صلۃ کے بعد!

مجھے امیر المؤمنین کا خط پہنچا خراج کے متعلق جس کی ادائیگی میں انہوں نے مجھے تاخیر کرنے والا پایا اور انہوں نے اپنے خط میں مصر میں فرعونوں کے دور کا حال اور ان کے اعمال کا بھی ذکر کیا، امیر المؤمنین کو تعجب ہے کہ پہلے زمانے میں اب سے دگنا خراج مختلف صورتوں میں ان سے لیا جاتا تھا اب اسلام کے دور میں اس سے کہیں کم کیوں نہیں ادا کیا جا رہا۔

میری زندگی کی قسم! خراج آج بہت زیادہ ہے اور کثیر ہے، زمین بھی زیادہ آباد کیونکہ لوگ پہلے اپنے کفر اور اپنی سرکشی پر اڑے ہوئے تھے خواہ اس وقت اپنی زمینوں کو آج اسلام کے زمانے سے ہم سے زیادہ آباد کرنے والے تھے۔ لیکن کفر کی نحوست نے ان کی کوششوں کو بار آور نہیں ہونے دیا نیز آپ نے ذکر فرمایا ہے کہ یہاں کی نہر (دریائے نیل زمینوں کی پیداوار کی صورت میں) دودھ دیتی ہے اور میں وہ دودھ دوہتا ہوں، اس طرح آپ نے اپنے خط میں بہت باتیں فرمائی ہیں، خبردار کیا ہے، تعرض کیا ہے اور براءت کا اظہار کیا ہے ایسی کسی بات سے جس کے متعلق آپ کا خیال ہے کہ ہم آپ کو اندھیرے میں رکھ رہے ہیں۔ میری زندگی کی قسم! آپ نے بہت سخت زبان اور گالی گلوچ والی باتیں فرمائی ہیں، آپ کے لیے درست تھا کہ آپ قاعدے کے موافق چچی حتمی اور حق بات کہہ دیتے۔ حالانکہ ہم نے رسول اللہ کے حکم پر اور پھر ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حکم پر بھی یہ ذمہ داری نبھائی۔ بھلا اللہ ہم ہر زمانے میں اپنی امانت کو ادا کرنے والے رہے اور اللہ نے ہمارے ائمہ کا جو عظیم حق ہم پر رکھا ہم اس کی حفاظت کرتے رہے۔ ہم اس کے علاوہ کسی بھی (خیانت کی) صورت کو قبیح سمجھتے ہیں اور ہمیں پر عمل کرنا برا گردانتے ہیں۔ ہماری یہ صفت آپ بھی بہ خوبی جانتے ہیں اور پہلے تک آپ اس کی تصدیق کرتے رہے۔ ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اس طرح کے کھانے سے، بری عادت سے اور ہر گناہ پر جرات کرنے سے۔ آپ اپنا عہدہ ہم سے واپس لیجئے، بے شک اللہ نے مجھے اس گھٹیا طعام سے اور اس میں لالچ رکھنے سے پاک رکھا ہے۔ آپ نے اس خط کے بعد کسی آدمی کو خیال بھی نہ رکھا جس کے توسط سے آپ کسی بھائی کا اکرام کر سکتے اللہ کی قسم! اے ابن الخطاب! جب مجھ سے ایسی بات کی امید رکھی جائے تو میں خود اپنی ذات پر ایسا غضبناک ہوں اور اس کو اس خیانت سے پاک کرتا ہوں اور اس کا اکرام کرتا ہوں میں اپنے کسی ایسے عمل کے بارے میں نہیں جانتا جس کے متعلق مجھے کچھ جوابدہی کرنا پڑے۔

لیکن میں ایسی باتوں کو محفوظ رکھتا ہوں جن کو آپ محفوظ نہیں رکھتے۔ اگر میں یثرب کا یہودی ہوتا تب بھی میں کوئی زیادتی نہیں کرتا۔ بس اللہ آپ کی اور ہماری مغفرت فرمائے۔ میں بہت سی ایسی باتوں سے خاموشی اختیار کرتا ہوں جن کو میں جانتا ہوں لیکن ان کو زبان پر لانا خود کو پستی میں گرانے والی بات ہوتی۔ ہاں بس میں یہی کہتا ہوں کہ اللہ نے آپ کے حق کو ہم پر زیادہ کیا ہے جس سے کوئی جاہل نہیں۔ والسلام۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام ابن قیس فرماتے ہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص کو اس کا جواب لکھا جو ذیل پر مشتمل ہے:

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے (حمد و صلاۃ کے) بعد خراج سے متعلق میرے کثرت سے خطوط نے تم کو تعجب (اور پریشانی میں) ڈال دیا ہے، جبکہ تمہارا خط جو مجھے موصول ہوا ہے، یہ چھوٹی موٹی باتیں ہیں اور تم جاننے ہو کہ میں کھلے حق کے سوا تم سے کسی بات پر راضی نہیں ہونے والا۔ میں نے تم کو مصر اس لیے نہیں بھیجا ہے کہ تم اس کے مال کو اپنے اور اپنے لوگوں کے لیے کھانے پینے کا طعام خیال کرو۔ میں نے تم کو اس لیے وہاں کی امارت سپرد کی تھی کہ تم خراج جو مسلمانوں کا حق ہے خوب حاصل کرو گے اور اپنی حسن سیاست کو عمل میں لاؤ گے۔ جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو فوراً خراج کا مال روانہ کرادو۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا مال غنیمت ہے اور میرے پاس ایسے لوگ ہیں جن کو تم جانتے ہو وہ (سواری وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے جہاد پر جانے سے) رکے ہوئے ہیں۔ والسلام۔

چنانچہ پھر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب لکھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

از عمرو بن العاص بجانب عمر بن الخطاب۔

تم پر سلام ہو، میں تم پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

ابا بعد! مجھے امیر المؤمنین کا خط موصول ہوا، آپ مجھے خراج کی ادائیگی میں تاخیر کرنے والا خیال کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ میں حق سے عناد رکھنے والا ہوں اور سیدھے راستے سے بھٹکنے والا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں آپ جانتے ہیں میں درست بات سے ہرگز اعراض کرنے والا نہیں، لیکن اہل ارض (اہل مصر) نے مجھ سے خراج کی ادائیگی میں کچھ مہلت مانگ لی ہے اس وقت تک کہ وہ غلہ اور پیداوار زمین سے حاصل کر لیں۔ میں نے مسلمانوں کی طرف بھی نظر ڈالی تو میں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ ان کو نرمی دینا بہتر ہے بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ سختی برتی جائے ورنہ پھر (پھوٹ اور اختلافات کے) اس انجام سے دوچار ہوں گے جس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوگا۔ والسلام۔ ابن عبدالحکم ایضاً

۱۳۲۱ھ هشام ابن اسحاق العامری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص کو لکھا کہ وہ مقوقس (شاہ مصر) سے پوچھیں کہ مصر کی خرابی اور آبادی کے اسباب کیا کیا ہیں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ مصر کی آبادی ویربادی کے پانچ اسباب ہیں، پہلا یہ کہ جب اہل مصر اپنی کھیتی باڑیوں سے فارغ ہوں تو ایک ہی وقت میں ان سے خراج لے لیا جائے، جب وہ اپنے انگوڑوں کا شیرہ نچوڑ کر فارغ ہوں تو اس وقت ان سے خراج اٹھا لیا جائے (خراج نہ لیا جائے) ہر سال ان کے دریا (نیل اور دوسری نہروں) کو کھودا جائے، ان کے شگانوں کو بند کیا جائے پلوں کی مرمت کی جائے اور اس کے اہل سے مزید کوئی زیادتی نہ کی جائے۔ جب ان باتوں پر عمل کیا جائے گا تو مصر آباد رہے گا اور اگر ان باتوں کے خلاف عمل کیا گیا تو مصر ویرباد ہوگا۔ ابن عبدالحکم

فتوحات خلافت عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۲۱ھ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو جب قادسیہ کی فتح کی خوشخبری ملی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں تم لوگوں کے درمیان اس قدر زندہ رہوں کہ تمہاری اولادیں بھی میرا زمانہ پالیں۔
لوگوں نے پوچھا یا امیر المؤمنین ایسا کیوں؟ فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے جب ایک آدمی میں عربی کا مکرو اور عجمی کی چالاکی جمع ہو جائیں تو کیا انجام ہوگا۔ الدینوری

فائدہ:..... یعنی جمعیوں پر فتوحات کا دروازہ کھل چکا ہے۔ اب عرب و عجم کے اختلاط سے جو میرے خلاف سازشیں اٹھ سکتی ہیں اس پر آشوب زمانے میں جینے سے بہتر ہے کہ مجھے اللہ پاک اپنے پاس اٹھالے۔
۱۴۲۱۳ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حکم بن عبد الرحمن بن ابی العصماء عجمی جو کہ فتح قیساریہ میں شریک تھے سے مروی ہے کہ قیساریہ شہر کا محاصرہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے چند ماہ کم سات سال تک جاری رکھا۔ پھر بالآخر اس کو فتح کر لیا اور اس کی فتح یا بی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو روانہ فرمائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر اعلان فرمایا:
سنو! قیساریہ قسراً (جبراً) فتح ہو گیا ہے۔ ابو عبید

۱۴۲۱۴ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ثابت فہمی کو بیت المقدس لکھی لشکر کے ساتھ بھیجا جہاں انہوں نے قبال کیا۔ اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ (ملک شام کے علاقے) جابیہ میں تھے۔ اہل فلسطین نے حضرت خالد کو یہ پیش کش کی کہ قلعے کے اندر کا علاقہ ہمارے تصرف میں رہنے دیں اور ہم اس کا بدل (جزیہ کی شکل میں) تم کو دیں گے، جبکہ قلعے سے باہر کا علاقہ تمہارا ہوگا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اس بات پر تمہاری بیعت کرتے ہیں (معاہدہ کرتے ہیں)، بشرطیکہ اس پر امیر المؤمنین راضی ہوں۔ چنانچہ خالد نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو صورت حال لکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ تم اپنی اسی حالت پر ٹھہرو میں خود تمہارے پاس چل کر آتا ہوں۔ چنانچہ حضرت خالد قبال سے باز آ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اہل فلسطین نے ان کے لیے بیت المقدس کا دروازہ کھول دیا اسی شرط پر جو وہ خالد سے کر چکے تھے۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ یہ فتح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف موسوم ہوئی۔ فتح بیت المقدس علی ید عمر۔ ابو عبید ایضاً

بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا

۱۴۲۱۵ ہشام بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن ابی عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جابیہ میں اترے تو آپ رضی اللہ عنہ نے جدیلہ کے ایک آدمی کو بیت المقدس روانہ فرما دیا پھر بیت المقدس کو آپ رضی اللہ عنہ نے صلحاً فتح کر لیا۔ فتح کے بعد (جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ) بیت المقدس میں تھے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے، ان کے ساتھ کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: اے ابواسحاق! کیا تم موضع صحرة کو جانتے ہو؟ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وادی جہنم سے متصل دیوار سے اتنے اتنے گز ناپ لیں پھر وہاں کھدائی کروالیں۔ عین اسی مقام پر آپ کو آپ کا مقصود مل جائے گا۔ جہاں یہود نے اپنے زعم کے مطابق عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو سولی دی تھی وہاں اس وقت کوڑا کرکٹ تھا۔ چنانچہ لوگوں نے اس جگہ کھدائی کی تو واقعی وہاں صحرة چٹان برآمد ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کعب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: تیرا کیا خیال ہے، ہم مسجد کہاں بنائیں یا یہ پوچھا کہ قبلہ کس طرف ہے جہاں رخ کریں؟ کعب نے عرض کیا: آپ صحرة کے پیچھے جائے نماز بنالیں۔ اس طرح آپ دونوں قبلوں کو جمع کر لیں گے قبلہ موسیٰ کو اور قبلہ محمد کو صلوات اللہ علیہما جمعہما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہودیہ کا بیٹا ہے ناں اس لیے ان کی مشابہت کر رہا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد بیت المقدس کے اگلے سرے میں مسجد (جائے نماز) بنائی۔ ابو عبید ایضاً

۱۴۲۱۶ سعید بن عبد العزیز سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اہل فلسطین کے کچھ لوگوں کو بیت المقدس کی فی سبیل اللہ

صفائی کے لیے کام پر لگایا۔ وہاں ایک بڑی کوڑی تھی۔ ابو عبیدہ ایضاً

۱۳۲۱۷ واقفی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے مدائن کسری کو فتح کر لیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جو مال غنیمت بھیجا گیا ان میں دو چاند بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو کعبہ میں لٹکا دیا۔ الا زرقی

مصر کی فتح

۱۳۲۱۸ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اہل مصر کے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: عنقریب تمہارے پاس اہل اندلس آئیں گے جو رستم کی زیر کمان تم سے قتال کریں گے (اور اس قدر خونریزی ہوگی) کہ گھوڑے خون میں دوڑے پھریں گے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ ان کو شکست فاش دیدیں گے۔ نعیم بن حماد، ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۳۲۱۹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: تم لوگ رستم سے جنگ کرو گے حتیٰ کہ اللہ پاک ان کو شکست دیدے گا پھر اس سے دوسرے سال حبشہ کے لوگ تمہارے پاس آئیں گے۔ نعیم

۱۳۲۲۰ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مصر کی فتح میں تاخیر محسوس کی تو سالار لشکر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: اما بعد!

مجھے انتہائی تعجب ہے کہ تم نے مصر کی فتح میں اس قدر دیر کر دی، حالانکہ تم کئی سال سے قتال میں مصروف ہو۔ اس کا سبب محض یہ ہے کہ تم نئی چیزوں میں پڑ گئے ہو اور تم بھی اپنے دشمنوں کی طرح دنیا کی محبت میں مشغول ہو گئے ہو۔ اور اللہ پاک کسی قوم کی مدد نہیں فرماتا جب تک کہ ان کی نیتیں درست نہ ہوں۔ اب میں تیری طرف چار ایسے افراد روانہ کر رہا ہوں جن میں سے ہر ایک ہزار آدمیوں کے قائم مقام ہے، الا یہ کہ ان کو بھی وہی چیز (یعنی عیش و عشرت) تبدیل نہ کر دے، جس نے اوروں کو بھی کمزور کر دیا ہے۔ پس جب تیرے پاس میرا یہ خط پہنچے تو لوگوں کو خطبہ دے، ان کو دشمن سے قتال پر جوش دلا، صبر اور حسن نیت کی ان کو ترغیب دے اور ان چار لوگوں کو دوسرے تمام لوگوں کے سینے پر رکھ۔ پھر لوگوں کو حکم دے کہ ایک ہی آدمی کی طرح سب اکٹھے ہلے بول دیں۔ اور یہ حملہ جمعے کے روز زوال کے وقت ہونا چاہیے۔ اس گھڑی میں رحمت نازل ہوتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے۔ اور لوگوں کو چاہیے کہ خدا کو حج حج کر پکاریں اور دشمنوں پر اس سے مدد مانگیں۔

چنانچہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس خط پہنچا تو انہوں نے لوگوں کو جمع کیا اور ان کو خط پڑھ کر سنایا پھر ان چار افراد کو بلا کر لوگوں کے آگے کھڑا کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ با وضو ہوں، پھر دو رکعت نماز ادا کریں، پھر اللہ عز و جل کی طرف متوجہ ہوں اور اس سے مدد کا سوال کریں۔ چنانچہ پھر اللہ پاک نے ان پر مصر کو فتح فرمادیا۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۱ عبد اللہ بن جعفر، عیاش بن عباس وغیرہما سے دونوں کی مرویات میں قدرے فرق کے ساتھ مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مصر کی فتح میں دیر ہو گئی تو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مدد کے لیے لکھا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو چار ہزار کا لشکر روانہ فرمادیا اور ہر ہزار پر انہی میں سے ایک ایک آدمی مقرر فرمادیا۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا: میں تمہیں چار ہزار افراد کی کمک روانہ کر رہا ہوں جبکہ ہر ہزار پر جو ایک ایک امیر مقرر کیا ہے، ان چاروں میں سے ہر ایک شخص بذات خود دشمن کے ایک ایک ہزار افراد پر بھاری ہے۔

زبیر بن العوام، مقداد بن الاسود بن عمرو، عبادۃ بن الصامت، اور مسلمۃ بن مخلد۔ اور جان لے کہ اب تیرے ساتھ بارہ ہزار افراد ہیں اور

بارہ ہزار کی تعداد قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتی۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۲ ربیعہ بن ابی عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی معاہدے اور شرائط کے مصر کو فتح فرمایا تو حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مصر کا دودھ نہیں نکالا بلکہ اس کو اس کے لیے بند کر دیا تاکہ اسلام اور اہل اسلام کے لیے کشادگی اور سہولت ہو۔

ابن عبدالحکم فائدہ: یعنی فتح کے بعد غنائم اور خراج وغیرہ وصول نہیں کیے بلکہ کچھ عرصہ کے لیے فاتحین اور اہل مصر کے مسلمانوں کے لیے ان کو چھوڑ دیا تاکہ وہ جنگ کی زبوں حالی سے اپنے حالات کو درست کر لیں۔

۱۳۲۲۳ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ایک بکس تھا جس میں ہر وہ معاہدہ موجود تھا جو انہوں نے کسی سے قائم کیا تھا، اس میں اہل مصر کا کوئی معاہدہ نہیں پایا گیا۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۴ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مصر کے راہبوں کے متعلق سوال لکھا کہ ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ لہذا اس کے مال کا کیا کیا جائے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب لکھا:

جس کا کوئی پیچھے ہو تو اس کی میراث اس کے حوالے کر دے اور جس کا پیچھے کوئی نہ ہو اس کی میراث کا مال مسلمانوں کے بیت المال میں ڈال دو کیونکہ اس کی ولاء (ترک) مسلمانوں کے لیے ہے (کیونکہ وہی ان کے حکمران ہیں)۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۵ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مصر کی کچھ فتح معاہدے اور ذمہ میں ہوئی تھی جبکہ کچھ فتح تلوار کے زور پر ہوئی تھی۔ پھر حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ساری فتح کو ذمہ اور معاہدے پر قرار دیا تھا اور اسی پر اہل مصر کے ساتھ معاملہ کیا تھا جو آج تک قائم ہے۔

ابن عبدالحکم ۱۳۲۲۶ لیث بن سعد سے مروی ہے کہ ہمیں لوگوں میں سے کسی کے متعلق یہ اطلاع نہیں ملی کہ حضرت عمرو بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے ارض مصر میں سے کوئی جائیداد بطور عطیہ کر دی ہو، سوائے ابن سندر کے، کیونکہ اس کو منیۃ الاصحٰح کی زمین بطور جائیداد دیدی تھی جو ان کی وفات تک ان کے پاس رہی۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۷ لیث بن سعد سے مروی ہے کہ مقوقس (شاہ مصر) نے گورنر اسلام عمرو بن العاص سے سوال کیا کہ وہ اس کا مقطم زمین ان کو ستر ہزار دینار کے عوض فروخت کر دیں۔ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو اس پر تعجب ہوا کہ ایسی بخر زمین اس قدر مہنگے داموں میں لینا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا: میں امیر المؤمنین کو لکھ کر پوچھتا ہوں۔

انہوں نے یہ واقعہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا: اے عمر و! تم اس شاہ مصر سے سوال کرو کہ وہ اس قدر بڑی رقم ایسی زمین کی کیوں دینا چاہتا ہے جس کو زراعت کیا جاسکتا ہے نہ اس میں پانی ہے اور نہ کوئی اور اس کا فائدہ ہے؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے مقوقس سے سوال کیا تو اس نے کہا: ہم اپنی کتابوں میں اس زمین کے متعلق یہ بات پاتے ہیں کہ اس میں جنت کے درخت ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین کو یہ جواب لکھ دیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے جواب بھیجا کہ ہمیں تو یہی معلوم ہے کہ جنت کے درخت صرف اور صرف مؤمنین کے لیے ہیں۔ لہذا جو مسلمان تمہاری طرف انتقال کر جائیں ان کو اسی سر زمین میں دفن کرو اور کسی بھی قیمت پر اس کو فروخت نہ کرو۔ ابن عبدالحکم

۱۳۲۲۸ ابن ابیہ سے مروی ہے کہ مقوقس نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو کہا: ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں اس پہاڑ اور اس مقام کے درمیان جہاں تم نے پڑاؤ ڈالا ہے جنت کا درخت اگتا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کی بات حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن خطاب کو لکھ بھیجی۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ سچ کہتا ہے، تم اس جگہ کو مسلمانوں کے لیے قبرستان بنا دو۔ ابن عبدالحکم

فتح الاسکندریہ

۱۲۲۲۹ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے کئی ماہ تک اسکندریہ کا محاصرہ کیے رکھا اور یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں سے اس کی فتح میں تاخیر اسی لیے ہو رہی ہے کیونکہ وہ نئی چیزوں میں پڑ گئے ہیں (یعنی عیش و عشرت کی زندگی میں)۔ ابن عبدالحکم

۱۲۲۳۰ جناد بن ابی امیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ بن العاص نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی معاہدے اور عقد کے محض طاقت کے بل پر اسکندریہ ہمارے لیے فتح فرمادیا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان کو جواب میں ان کی رائے کو برا جانا اور ان کو حکم دیا کہ وہ اس کے قریب نہ لگیں۔ ابن عبدالحکم

فائدہ: یعنی زور بازو کے نتیجے میں فتح تو درست ہے لیکن اس لیے اس کو مال غنیمت سمجھنا اور اس کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دینا درست نہیں۔ قریب نہ لگیں سے یہی مراد ہے کہ اس کی اراضی وغیرہ کو مسلمانوں میں تقسیم نہ کریں، بلکہ پرانے مالکان کو قابض رہنے دیں اور ان پر خراج لازم کر دیں جس سے مسلمانوں کو غنیمت بھی ملے گی اور اس سے وہ جہاد میں مدد حاصل کریں گے جبکہ پہلی صورت میں وہ زمین کی کاشتکاری اور بیلوں کی دھوئیں کے پیچھے پھریں گے اور جہاد سے رہ جائیں گے۔

۱۲۲۳۱ حسین بن ثنی بن عبید سے مروی ہے کہ جب اسکندریہ فتح ہو گیا تو اس کی تقسیم کے بارے میں لوگوں نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اختلاف کیا۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی تقسیم پر قادر نہیں جب تک کہ امیر المؤمنین کو نہ لکھ دوں۔ چنانچہ انہوں نے امیر المؤمنین کو اس کی فتح کا حال لکھا کہ مسلمان اس کی تقسیم طلب کر رہے ہیں۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے لکھا: تم اس کو ہرگز تقسیم نہ کرو۔ بلکہ اس کو سابقہ حالت پر چھوڑ دو اور پھر اس کا خراج مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بھی ہوگا اور ان کے لیے دشمنوں سے جہاد پر قوت کا سامان بھی ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کافروں کو ان کی اراضی پر مالک رہنے دیا اور ان پر خراج (ٹیکس) لاگو کر دیا۔

ابن عبدالحکم ۱۲۲۳۲ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسکندریہ کو فتح فرمایا تو وہاں کے گھروں اور عمارتوں کو خالی پایا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا ارادہ بنا کہ ان میں رہائش اختیار کر لیں اور فرمایا: یہ رہائش ہم نے کما کر حاصل کی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق لکھ کر اجازت چاہی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خط پڑھ کر) قاصد سے پوچھا: کیا میرے (مدینے) اور وہاں کے مسلمانوں کے درمیان (دریا و سمندر کا) پانی حائل ہے کیا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں، امیر المؤمنین ادریائے نیل جب وہ چلتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کو لکھا میں نہیں چاہتا کہ تم مسلمانوں کو ایسی جگہ رہائش دو کہ اس جگہ اور میرے درمیان پانی رکاوٹ ہو گرمی میں اور نہ سردی میں۔ چنانچہ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ اسکندریہ سے منتقل ہو کر فسطاط آ گئے۔ ابن عبدالحکم

۱۲۲۳۳ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو جو مدائن کسریٰ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، بصرہ میں مقرر اپنے عامل کو اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو جو اسکندریہ میں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے، ان سب کو لکھا کہ: میرے اور اپنے پڑاؤ کے مقام کے درمیان (سمندر یا دریا کا) پانی حائل نہ ہونے دوتا کہ میں جب بھی تمہارے پاس آنا چاہوں اپنی سواری پر بیٹھ کر آ جاؤں۔

چنانچہ یہ حکم سن کر سعد بن ابی وقاص مدائن کسریٰ سے کوفہ، امیر بصرہ اپنے پہلے مقام سے بصرہ اور عمرو بن العاص اسکندریہ سے فسطاط آ گئے تھے۔

ابن عبدالحکم

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی جنگی حکمت عملی

۱۲۳۳۴... ابو تمیم الجیشانی سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر طرابلس کو فتح فرمادیا ہے اور طرابلس اور افریقہ کے درمیان محض نو دن کی مسافت ہے۔ اگر امیر المؤمنین فرمائیں تو ہم افریقہ کا غزوہ کریں؟ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا:

نہیں، کیونکہ وہ افریقہ نہیں ہے بلکہ مفرقہ (ہم سے تم کو جدا کرنے والا) ہے، وہ غدر کرنے والا (دھوکہ دہ) علاقہ ہے، کوئی بھی اس کے دھوکے میں پڑ جاتا ہے۔ لہذا جب تک میں حیات ہوں کوئی وہاں غزوہ نہ کرے (کیونکہ اس کے اور عرب کے درمیان سمندر حائل ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ) سمندر کے سفر سے کتراتے تھے۔ ابن سعد، ابن عبدالحکم

۱۲۳۳۵... مرة بن یشرح المعافری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو تین بار فرماتے ہوئے سنا افریقہ مفرقہ (جدا کرنے والا) ہے اور جب تک میری آنکھوں میں پانی ہے میں اس کی طرف کسی کو نہیں بھیجوں گا۔ ابن عبدالحکم

۱۲۳۳۶... مسعود بن الاسود رضی اللہ عنہ صحابی رسول جنہوں نے بیعت شجرہ بھی کی تھی سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے غزوہ افریقہ کی اجازت طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، افریقہ دھوکہ دہ علاقہ ہے، جس کے ساتھ آدمی دھوکہ میں پڑ جاتا ہے۔

۱۲۳۳۷... سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ مسلمانوں کے مقابلہ میں اس قدر بڑا لشکر تیار ہوا جس کے مثل پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ اس کی خبر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے مسلمانوں کو جمع کیا، اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

بولو! مختصر بات کرو، حالات ہم پر مشکل صورت میں آگئے ہیں، ہمیں معلوم نہیں ہو رہا کس طرف سے ان کو سنبھالیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو دشمنوں کے بڑی تعداد میں جمع ہونے کی خبر سنائی۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی، پھر زبیر رضی اللہ عنہ نے تقریر کی، پھر عثمان رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر تقریر کی اور طویل گفتگو کی پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے امیر المؤمنین! یہ آنے والے دشمن بتوں کی عبادت کرنے والے ہیں، اور اللہ پاک ان کے برے کاموں کو بدلنے میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ اہل کوفہ کو لکھیں کہ ان کے دو تہائی افراد جہاں کے لیے کوچ کریں اور ایک تہائی افراد ان کے پیچھے اہل و عیال کی نگہداشت کریں اسی طرح اہل بصرہ کی طرف پیغام بھیجیں وہ بھی ایک لشکر کی تیاری کریں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے مشورہ دو، میں اس لشکر پر کس کو امیر مقرر کروں؟ لوگوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ ہمارے درمیان رائے میں سب سے افضل ہیں اور اپنے اہل کو ہم میں سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان پر ایسے شخص کو امیر مقرر کروں گا جو پہلے نیزے پر ہی دشمن سے جا ٹکرائے گا۔ اس سائب بن اقرع! میرا یہ خط لے کر نعمان بن مقرن کے پاس جاؤ اور اس کو حکم دو جیسا کہ حضرت علی نے ارشاد کیا ہے، پھر فرمایا: اگر نعمان شہید ہو جائیں تو پھر اس لشکر کے امیر حذیفہ بن یمان ہونگے، اگر حذیفہ بھی شہید ہو جائیں تو جریر بن عبد اللہ امیر ہوں گے۔ اگر اسلامی لشکر فتح یاب ہو جائے تو اسے سائب! تمہاری ذمہ داری ہے کہ مسلمانوں کو جو مال غنیمت ہاتھ لگے تو کوئی ناحق مال میرے پاس لاؤ نہیں اور جس کا حق بنتا ہو اس کے مال کو اس سے روکو نہیں۔

سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خط لے کر نعمان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ اہل کوفہ میں سے دو تہائی اکثریت کو لے کر چل دیئے۔ پھر اہل بصرہ کو پیغام بھیج دیا پھر ان کو بھی ساتھ کر لیا اور نہادند میں جا کر دشمن سے ٹکڑھٹھڑ ہوئی۔ پھر سائب رضی اللہ عنہ نے واقعہ نہادند پوری تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ نعمان اس جنگ میں سب سے پہلے شہید ہوئے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا اٹھام لیا اور پھر

اللہ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمادی۔

سائب کہتے ہیں میں نے اموال غنیمت کو جمع کیا اور مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ پھر میرے پاس ذوالعینین آئے اور بولے کہ خیر جان کا خزانہ قلعہ میں ہے۔ میں قلعہ میں چڑھ کر گیا تو وہاں موتیوں کی دو ٹوکریاں رکھی تھیں۔ ایسا خزانہ میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اب میں نے ان کو مال غنیمت بھی نہیں سمجھا جو سپاہیوں کے درمیان تقسیم کر دیتا اور نہ میں نے ان کو جزیہ کے بدلے حاصل کیا تھا۔ ابو عبیدہ راوی کو شک ہے وہ فرماتے ہیں یا سائب نے یہ فرمایا کہ ان کو میں نے حاصل کیا تھا۔ بہر صورت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا ابھی ان کو فتح کی خوشخبری ملی تھی آپ مدینے کے گشت پر تھے، دوران گشت لوگوں سے پوچھ گچھ فرما رہے تھے۔ مجھے دیکھا تو بول پڑے: دہت تیرے کی، ابن ملیکہ! (سائب) تیرے پیچھے کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین وہی حال ہے جو آپ چاہتے ہیں پھر سائب نے سارا واقعہ گوش گزار کیا اور نعمان کی شہادت کی خبر سنائی اور مسلمانوں کی فتح کی خوشخبری اور بیروں کی ٹوکریوں کی خوشخبری بھی سنائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں ٹوکریوں کو لے جاؤ خواہ ایک درہم یا اس سے کم یا زیادہ میں کیوں نہ ہوں ان کو فروخت کر دو اور مسلمانوں کے درمیان ان کو تقسیم کر دو۔ سائب کہتے ہیں: چنانچہ میں ان ٹوکریوں کو لے کر کوفہ گیا، میرے پاس ایک قریشی جوان آیا جس کو عمر بن حریث کہا جاتا تھا اس نے دونوں ٹوکریوں کو خرید لیا اور سارے سپاہیوں اور ان کی اولاد کے بقدر کثیر درہم دیے۔ پھر اس نے بھی ایک ٹوکری اتنی ہی قیمت میں حیرہ جا کر فروخت کر دی جتنی قیمت میں اس نے دونوں ٹوکریاں خریدی تھیں۔ یہ اس کی پہلی کمائی تھی جو اس کو اتنا مال دے گئی۔

ابو عبیدہ فی الاموال

خلافت امیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

جان لے! اللہ تجھ پر رحم کرے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت، خلافت، اخلاق اور ان کے شہید ہونے کے متعلق بعض روایات حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں ذکر کی گئی ہیں۔

۱۳۲۳۸ (مسند الصدیق) امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ بارہ سال تک امیر رہے۔ چھ سال تک تو ان کے کسی کام پر لوگوں نے کوئی عیب زنی نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی نسبت قریش سے زیادہ محبت کرنے والے تھے، جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے متعلق سخت ردیہ رکھتے تھے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر بنایا گیا تو وہ ان کے لیے نرم خور اور صلہ رحمی کرنے والے بن گئے پھر مزید ان کے متعلق تساہل سے کام لینے لگے اور اپنے عزیز رشتہ داروں اور گھر والوں کو آخری چھ سالوں میں امور حکومت سپرد کرتے رہے۔ مردان کے لیے مہر کا پانچواں حصہ لکھ کر دیدیا اور اپنے رشتے داروں کو مال عطا کیا اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ:

ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے اپنا حصہ چھوڑ دیا جو ان کو لینا بنتا تھا جبکہ میں نے اپنا حصہ لیا ہے اور اپنے عزیز رشتہ داروں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ابن سعد

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا خواب

۱۳۲۳۹ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) معدان بن ابی طلحہ بصری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء اور حضور ﷺ اور ابوبکر کے ذکر کے بعد ارشاد فرمایا:

میں نے ایک خواب دیکھا ہے، میں اس کو اپنی موت کی اطلاع سمجھتا ہوں، گویا ایک سرخ مرغ ہے اس نے مجھے چونچ ماری ہیں۔ میں نے یہ خواب اساء بنت عقیس کو ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کو کوئی عجمی آدمی قتل کرے گا۔ پھر فرمایا: اب لوگ مجھے کہتے ہیں کہ میں ان کے لیے کوئی خلیفہ چن جاؤں۔ حالانکہ اللہ پاک اپنے دین اور خلافت کو جس کے ساتھ اس نے نبی کو مبعوث فرمایا تھا ہرگز ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اگر میری

موت کا وقت جلد آجائے تو میں ان نفوس پر مجلس شوریٰ قائم کر جاتا ہوں، کہ جن سے نبی اکرم ﷺ وفات کے وقت راضی و خوش تھے: عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم! جمعین۔ پس ان چھ میں سے جس کی بھی تم بیعت کر لو پھر اس کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا اپنے اوپر لازم کر لینا۔ اور مجھے معلوم ہے کہ کچھ لوگ میرے بعد اس بارے میں طعنہ زنی کریں گے کہ میں نے ان کو اپنا ہاتھ مار دیا ہے اسلام پر، ایسی بات کفر اسلام میں اور منصب خلافت میں (رخنہ ڈالنے والے اللہ کے دشمن ہیں، کافر اور گمراہ ہیں۔ اور میں نے کلامہ (جس کے نہ ماں باپ ہیں اور نہ اولاد) جو میرے نزدیک سب سے اہم مسئلہ تھا کے متعلق نبی اکرم ﷺ سے اس قدر سوال کیا کہ اللہ کی قسم! میں نے جب سے آپ ﷺ کی صحبت اختیار کی تھی تب سے اس مسئلے کے علاوہ کسی مسئلے کے بارے میں آپ نے مجھ پر اتنی سختی نہیں فرمائی جتنی اس کے سوال کے بارے میں فرمائی، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مجھے سینے میں کچھ لگاتے ہوئے فرمایا: تیرے لیے آیہ الصیف جو سورہ النساء کے آخر میں نازل ہوئی ہے کافی ہو جانا چاہیے۔ اور اگر میں زندہ رہا تو اس کے متعلق ایسا فیصلہ کروں گا جس کو قرآن پڑھنے والا اور قرآن سے ناواقف سب جان لیں گے۔ اور میں اللہ کو گواہ بناتا ہوں شہروں کے امیروں پر کہ میں نے ان کو اس لیے بھیجا ہے تاکہ وہ لوگوں کو ان کا دین اور ان کے نبی کی سنت سکھائیں ان پر عدل کریں، ان کے اموال غنیمت ان کے درمیان (انصاف کے ساتھ) تقسیم کریں اور جن مسائل میں وہ لاعلم ہوں ان کو میرے پاس بھیجیں۔ پھر اے لوگو! تم یہ دو چیزیں جو کھاتے ہو میں ان کو خبیث سمجھتا ہوں! بسن اور پیاز۔ اللہ کی قسم! میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو کسی آدمی میں سے ان کی بوجھوس فرماتے تو اس کے متعلق حکم دیتے اور اس آدمی کو ہاتھ سے پکڑ کر مسجد سے باہر لایا جاتا حتیٰ کہ شیعہ تک اس کو مسجد سے دور کر دیا جاتا تھا۔ لہذا جو ان دو چیزوں کو کھائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ پکا کر ان کی بومار دے۔

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کو لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور بدھ کے روز ۲۶ ذی الحج کو آپ پر حملہ ہو گیا۔

مسند ابی داؤد، ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن حبان، النسائی، الحمیدی، مسلم، ابو عوانہ، مسند ابی یعلیٰ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کلام، ثوم اور بصل (لہسن اور پیاز) سے متعلق روایت مرفوعاً بھی منقول ہے۔ النسائی، ابن ماجہ نیز ثوم اور بصل کا قصہ روایت کیا ہے۔ العدنی، ابن خزیمہ

۱۳۲۴۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: انہوں نے (اپنے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں لوگوں سے سن رہا ہوں کہ آپ کسی کو خلیفہ بنا کر نہیں جا رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے دین کی حفاظت بخوبی فرمائے گا۔ اگر میں خلیفہ بنا کر نہ جاؤں تو رسول اللہ ﷺ بھی خلیفہ بنا کر نہیں گئے اور اگر میں کسی کو خلیفہ نامزد کر جاؤں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی خلیفہ نامزد کر گئے تھے۔ میرے لیے دونوں صورتوں کی گنجائش ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) فرماتے ہیں: جب آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کا ذکر فرمایا تو مجھے معلوم ہو گیا کہ اللہ کی قسم! وہ رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں جانتے یعنی آپ حضور کی اتباع میں کسی کو بھی خلیفہ نامزد کرنے والے نہیں ہیں۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم، ابن ابی داؤد، الترمذی، ابو عوانہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی ۱۳۲۴۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ کو فرمایا: کیا تم مجھے اختیار دیتے ہو کہ میں تمہارے لیے (تم میں سے) کسی کو خلیفہ نامزد کر دوں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اس پر راضی ہوتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تمہارے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: تم اہل آسمان میں امین ہو اور اہل زمین میں امین ہوں۔

ابن منیع، ابن ابی عاصم فی السنۃ، مستدرک الحاکم، ابونعیم

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خطبہ

۱۳۲۴۲..... عثمان بن عبداللہ قرشی سے مروی ہے: ہمیں یوسف بن اسباط نے خالد الفسی سے، خالد نے ابراہیم نخعی سے، انہوں نے علقمہ سے اور علقمہ نے حضرت ابوزر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیعت کا پہلا دن تھا اور مہاجرین و انصار مسجد (نبوی

(ﷺ) میں جمع تھے، اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

سب سے پہلی چیز جس کے ساتھ ابتداء کرنے والوں کو ابتداء کرنی چاہیے، بولنے والوں کو بولنا چاہیے اور بات کرنے والوں کو سب سے پہلے اسی کومنہ سے نکلنا چاہیے وہ اللہ کی حمد اور اس کی ثناء ہے۔ جس کا وہ اہل ہے اور محمد ﷺ پر درود ہے۔ پھر فرمایا: بس تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو دائمی بقاء کے لیے تہا ذات ہے، سلطنت کا اکیلا مالک ہے، اسی کے لیے فخر، بزرگی اور زیاء ہے، اس کی بزرگی کے آگے دوسرے تمام الہوں اور معبودوں نے سر ٹیک دیئے ہیں، قلوب اس کی خشیت سے لرزتے ہیں، اس کا کوئی برابر نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی اس کی مخلوق میں سے اس کا مشابہ نہیں۔ ہم اس کے لیے ان صفات کی گواہی دیتے ہیں جو اس نے اپنی ذات کے لیے بیان کی ہیں، اور اس کی مخلوق میں سے اہل علم نے بیان کی ہیں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کی صفت کو کوئی پائ نہیں سکتا، اس کی حد کی کوئی مثال بھی بیان نہیں کی جاسکتی، وہ انگلیوں کے اشاروں سے بادل برسانے والا ہے، کھلے میدانوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں کو موسلا دھار بارش سے سیراب کرنے والا ہے، وہ آلودہ زمین کو رنگا رنگ گل بوٹوں سے مزین کرنے والا ہے، وہ بارش سے چشموں کو شوق کرنے والا ہے، جب چشموں سے ڈول بھر بھر کر نکلتے ہیں اور چرند پرند، حشرات الارض اور تمام مخلوق زندگی پاتی ہے۔ بس پاک ہے وہ ذات جس کے دین کے آگے تمام دین سرنگوں ہیں اور اس کے دین کے سوا کوئی دین قابل اتباع نہیں۔ ہم شہادت دیتے ہیں کہ ہمارے سردار محمد ﷺ اس کے پسندیدہ بندے، اس کے منتخب پیغمبر اور اس کے مقبول رسول ہیں۔ جن کو اللہ نے ہم سارے جہان والوں کی طرف مبعوث کیا ایسے وقت کہ لوگ بتوں کی عبادت میں منہمک تھے، مگر اہی کے آگے جھکے ہوئے تھے، ایک دوسرے کا خون بہاتے تھے، اپنی اولاد قتل کرتے تھے، ان کے راستے ظلم و ستم کے راستے تھے، ان کی زندگی ظلم کا نام تھی، ان کا امن بھی خوف کے دامن میں پناہ گیر تھا، ان کی عزت ذلت تھی، ایسے وقت آپ ﷺ رحمت بن کر تشریف لائے حتیٰ کہ اللہ پاک نے محمد ﷺ کے طفیل ہم کو گمراہی سے بچالیا اور ہم کو انہی کے طفیل جہالت سے ہدایت بخشی، ہم اس عرب کے معاشرہ والے تھے، جن کی زندگی تمام اقوام میں تنگی و مشقت والی تھی، ان کا لباس سب سے گھٹیا لباس تھا، ہمارا سب سے عمدہ طعام اندر ان (کڑوا) پھل تھا۔ ہمارا سب سے عمدہ لباس اون تھا۔ ہم آگ اور بتوں کے پجاری تھے۔ پھر اللہ نے ہم کو محمد کے طفیل ہدایت عطا کی، اور ان کو نور کا ایسا شعلہ بنایا جس سے زمین کے سارے مشرق و مغرب روشن ہو گئے، پھر اللہ نے ان کو اپنے پاس اٹھالیا، انا اللہ وانا الیہ راجعون۔

ہائے! کس قدر بڑی آفت اور کس قدر عظیم مصیبت تھی ان کا رخصت ہونا۔ اس غم میں تمام مومن برابر کے شریک ہیں، سب کی مصیبت ایک ہے، پھر ان کی جگہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ اللہ کی قسم! اے گروہ مہاجرین! میں نے ایسا خلیفہ نہیں دیکھا انہوں نے کس قدر مضبوطی سے تلوار کو تھامنا مرتدین سے جنگ کے دن (جب اسلام پر کڑی آزمائش کا وقت تھا) اللہ نے ان کے طفیل اپنے نبی کی سنت (اور دین) کو زندہ کیا۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے اس ایک رسی کو دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اللہ کے لیے ان سے جہاد کروں گا۔ چنانچہ میں نے ان کی بات کو سنا اور اطاعت کی اور مجھے اچھی طرح علم ہو گیا تھا کہ ابوبکر کی رائے میں سراسر خیر ہے۔ پھر وہ دنیا سے بھوکے پیٹ ہی نکل گئے۔ میں ابوبکر کی یہ تعریف کیوں نہ کروں جبکہ وہ ثانی اثنین تھے، ان کی بیٹی ذات النطیقین (دو دپٹوں والی) تھی جو اپنی چادر کو اپنے سر پر پلیٹ لیتی اور اس کے پلو میں روٹیاں باندھ کر محمد ﷺ (اور اپنے والد) کے لیے لے جاتی تھی۔ میں کیوں نہ یہ باتیں کہوں! ابوبکر رضی اللہ عنہ نے تین عورتوں اور چار آدمیوں کو خرید (کر آزاد) کیا جن کو محض اللہ کے لیے کفار نے اذیتیں دیں، انہی میں سے ایک بلال بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے مال کے ساتھ ہجرت کی تیاری کی، حضرت ابوبکر کے پاس اس دن چالیس ہزار درہم تھے، وہ انہوں نے سب کے سب رسول اللہ ﷺ کے حوالے کر دیئے۔ آپ ﷺ ان کے ساتھ مدینہ طیبہ ہجرت کر کے تشریف لے گئے۔ پھر ابوبکر کے بعد ان کی جگہ عمر فاروق بن الخطاب کھڑے ہوئے، انہوں نے (تہہ بند کس کر باندھ لیا اور) پنڈلیوں سے کپڑا اونچا کر لیا اور اپنی آستینیں چڑھا لیں۔ ان کو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ تھا۔ ہم دیکھتے تھے کہ سیکندہ عمر کی زبان پر بول رہی ہے۔ اور میں ان کے لیے یہ باتیں کیوں نہ کہوں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ابوبکر اور عمر کے درمیان چلتا ہوا دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ہم اسی طرح جنیں گے، اسی طرح مریں گے، اسی طرح ہم کو ساتھ ساتھ اٹھایا جائے گا اور اسی طرح اکٹھے جنت میں داخل ہونگے۔ میں فاروق کی خوبی کیوں نہ بیان کروں

جبکہ شیطان ان کی آہٹ سے بھی بھاگتا تھا۔ پھر وہ شہید ہو کر چلے گئے، ان پر اللہ کی رحمت ہو۔ اور اے گروہ مہاجرین تم خوب جانتے ہو کہ تمہارے اندر ابو عبد اللہ یعنی حضرت عثمان بن عفان جیسا کوئی صاحب فضیلت شخص نہیں ہے۔ کیا نبی اکرم ﷺ نے ان کو یکے بعد دیگرے دو بیٹیاں شادی میں نہیں دیں۔ جب نبی اکرم ﷺ اپنی لخت جگر عثمان کی بیوی کو دفن فرما کر ابھی قبرستان میں ہی موجود تھے کہ حضرت جبریل علیہ السلام تعزیت کے لیے آئے اور آپ کو فرمایا: اے محمد! اللہ حکم دیتا ہے کہ آپ عثمانؓ کی دوسری بہن شادی میں دیدیں۔ میں کیوں نہ ان کے متعلق یہ کہوں حالانکہ ابو عبد اللہ نے حبش الحسرت (غزوہ تبوک) کی مکمل تہیہ کے لیے گرم گرم تخمینہ (آٹے گھی بھجور سے تیار کھانا) طباق میں تیار کروا کر حضور کے آگے پیش کیا، اس وقت وہ جوش مار رہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کناروں سے کھاؤ، اس کی بلندی کو نہ گراؤ کیونکہ برکت اوپر سے نازل ہوتی ہے، چونکہ رسول اللہ ﷺ نے تیز گرم کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہ کھانا کھایا جو گھی، شہد اور آٹے وغیرہ سے بنا ہوا تھا تو اس کے گرم ہونے کی وجہ سے اپنے ہاتھ کھینچ لیے اور مخلوق کے پیدا کرنے والے کی طرف اپنے ہاتھ بلند کر کے ارشاد فرمایا: اے عثمان! اللہ نے تیرے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے ہیں تیرے مخفی اور اعلانیہ گناہ بخش دیئے۔ اے اللہ! عثمان کی آج کی نیکی نہ بھلانا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے مہاجرین کی جماعت! تم کو معلوم ہوگا کہ ایک مرتبہ ابو جہل کا اونٹ بدک گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس لاؤ۔ اونٹ بھاگ کر ابوسفیان کے قافلے میں شامل ہو گیا۔ اونٹ پر سونے چاندی کے حلقے والی لگام پڑی ہوئی تھی اور ابو جہل کا دیباچ کا پالان تھا جو اونٹ پر پڑا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عمر! یہ اونٹ ہمارے پاس لاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں قافلے میں سرداران قریش اس سے تھوڑے ہی ہیں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے جانا کہ تعداد اور مادہ عبد مناف کے لیے ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے عثمان کو ابوسفیان کے قافلے کی طرف بھیجا اونٹ لانے کے لیے حضرت عثمان ارشاد کی تعمیل کے لیے اپنے اونٹ پر بیٹھ کر چل دیئے جبکہ نبی اکرم ﷺ کو ان (کی دلیری) پر انتہائی تعجب ہو رہا تھا چنانچہ عثمان ابوسفیان کے پاس پہنچے تو ابوسفیان جو اپنے سرداروں کے درمیان جوہ باندھے بیٹھا تھا عثمان کو دیکھ کر تعظیماً ڈاکر مارا اٹھ کھڑا ہوا اور پوچھا: عبد اللہ کے بیٹے (محمد) کو کیسے حال میں پیچھے چھوڑ کر آئے ہو؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: قریش کے سرداروں کے درمیان ان کی بلندی اور کوہان پر بیٹھا چھوڑ آیا ہوں، اے ابوسفیان! وہ سرداروں کے سردار ہیں، جو اس قدر بلندی پر پہنچ گئے ہیں کہ آفتاب ضیاء پاش تک ان کی رسائی ہے، اور وہ اس قدر راسخ ہیں گویا بحر ذخار ہیں، ان کی آنکھیں (امت کے غم میں برسنے) والی ہیں، ان کے جھنڈے بلند ہیں۔ اے ابوسفیان! محمد کو جدا کر کے ہمارے پاس کوئی قابل فخر چیز نہیں رہ جاتی اور محمد کے زوال کے ساتھ ہماری کمرٹوٹ جانے والی ہے۔ ابوسفیان نے کہا: اے ابو عبد اللہ! ابن عبد اللہ (محمد) کا اکرام کرو، وہ چہرہ مصحف شریف کا ورقہ ہے۔ مجھے امید ہے کہ وہ بہترین جانشین کا بہترین جانشین ہوگا، ابوسفیان بات کرتے جاتے اور زمین پر کبھی اپنے ہاتھ کو مارتے اور کبھی اپنے پاؤں کو مارتے۔ پھر انہوں نے اونٹ عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس کوئی کراہت اور فضیلت عثمان کے لیے اس سے بڑی ہوگی۔ اللہ کا حکم جس کے متعلق چاہے گانا فذ ہو کر رہے گا۔ پھر ابوسفیان نے کھانے کی رقاب منگوائی جس میں خوب روغن ڈالا ہوا تھا پھر دودھ منگوا یا اور بولے: اے ابو عبد اللہ! ابو عبد اللہ عثمان نے فرمایا: میں اپنے پیچھے نبی اکرم ﷺ کو ایسی حد پر چھوڑ کر آیا ہوں کہ یہاں بیٹھ کر کھانا نہیں کھا سکتا۔ پھر عثمان کو تاخیر ہوئی تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھی کو تاخیر ہوگئی ہے، اے صحابہ! (لڑائی پر) میری بیعت کرو۔

ادھر ابوسفیان عثمان رضی اللہ عنہ کو بولے: اگر تم نے ہمارا کھانا کھالیا تو ہم اونٹ کو اصلی حالت میں لوٹا دیں گے۔ چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان کے پیش کردہ کھانے میں سے تھوڑا چکھ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے اپنے صحابہ سے بیعت لینے کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ واپس ان کے پاس پہنچ گئے۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (اپنے متعلق) ارشاد فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا ایسا نہیں ہے کہ جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے محمد! تو صرف ذوالفقار ہے، نو جوان صرف علی ہے۔ تم جانتے ہو، بتاؤ کیا یہ فرمان میرے علاوہ کسی اور کے لیے تھا؟ میں تم کو واسطہ خداوندی دیتا ہوں بتاؤ کیا تم یہ نہیں جانتے کہ ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام محمد ﷺ پر نازل ہوئے اور

فرمایا: اے محمد! اللہ آپ کو حکم فرماتا ہے کہ آپ علی سے محبت کریں اور جو علی سے محبت کرے اس سے بھی محبت رہیں۔ بے شک اللہ بھی علی سے محبت فرماتا ہے۔ اور ہر اس شخص سے محبت فرماتا ہے جو علی کو محبوب رکھتا ہے۔ تب لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جواباً بیک آواز عرض کیا: ہاں اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا تو نور کے خیموں تک مجھے اوپر اٹھایا گیا پھر مجھے نور کے پردوں تک اوپر اٹھایا گیا۔ پھر اللہ نے نبی ﷺ کو کچھ چیزیں وحی فرمائیں۔ جب آپ واپس لوٹے لگے تو پردوں کے پیچھے سے آپ کو آواز دی گئی: اے محمد! تیرا باپ ابراہیم علیہ السلام بہترین باپ ہے اور تیرا بھائی علی بہترین بھائی ہے۔ اے مہاجرین و انصار! تم جانتے ہو کہ یہ حقیقت ہے۔ یہ سن کر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات نہ سنی ہو جو آپ بیان فرما رہے ہیں تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم لوگ جانتے ہو کہ مسجد میں میرے سوا کوئی جنبی حالت میں داخل ہوتا تھا؟ لوگوں نے کہا: اللہ گواہ ہے، نہیں۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ جب میں رسول اللہ کے دائیں طرف ہو کر قائل کرتا تھا تو ملائکہ آپ کے بائیں طرف ہو کر کڑتے تھے۔ لوگوں نے کہا: ہاں واللہ! ایسا ہی ہے۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا:

میرے لیے جیسے ہارون موسیٰ کے لیے۔ لیکن یاد رکھو میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ حسن اور حسین کے درمیان بھائی چارہ کرتے تھے۔ چنانچہ دوسرے مرتبہ فرماتے: یا حسن! فاطمہ کہتی: یا رسول اللہ! حسین اس سے چھوٹا ہے اور اس سے کمزور ہے۔ تب رسول اللہ ﷺ فاطمہ کو فرماتے: کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ میں کہوں: جلدی اے حسن! اور جبریل کہے: جلدی اے حسین!۔ یعنی اگر میں حسن کی زیادہ طرف داری کرتا ہوں تو جبریل حسین کی حمایت زیادہ کرتے ہیں یوں دونوں میں مساوات ہوگئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی اور مخلوق کو ہماری ایسی فضیلت حاصل ہے کیا؟ ہم صبر کرنے والے ہیں کہ اللہ جو فیصلہ کرتا ہے وہ ہونے والا ہے۔ ابن عساکر

۱۳۲۳۳ عن زافر عن رجل عن الحارث بن محمد عن ابی الطفیل عامر بن واثلہ، ابو الطفیل عامر بن واثلہ سے مروی ہے کہ شوریٰ کے روز میں دروازے پر نگران تھا۔ اندر موجود (چھ) حضرات کے درمیان آوازیں بلند ہونا شروع ہو گئیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی، اللہ کی قسم میں اس منصب کا ان سے زیادہ اہل تھا۔ اور ان سے زیادہ حقدار بھی تھا۔ لیکن پھر میں نے ان کی بات کو سن لیا اور اطاعت کر لی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفار نہ بن جائیں اور تلوار سے ایک دوسرے کی گردن اڑانے لگیں پھر لوگوں نے عمر کی بیعت کر لی اور اللہ کی قسم میں ان سے زیادہ اس منصب کا اہل اور حقدار تھا، لیکن پھر بھی میں نے سنا اور اطاعت کی اس خوف سے کہ کہیں لوگ (اختلافات کے باعث) کفر کی طرف نہ لوٹنے لگیں اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگیں۔ پھر اب تم ارادہ کرتے ہو کہ عثمان کی بیعت کرو اب بھی میں سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔ عمر نے مجھے پانچ لوگوں کے ساتھ شامل کیا ہے میں ان کا چھٹا آدمی ہوں۔ انہوں نے ان پر میری کوئی فضیلت اور صلاحیت زیادہ محسوس نہیں کی۔ اور نہ سبھی پانچ افراد اس کو میرے لیے جانتے ہو، اب ہم سب اس میں برابر ہیں۔ اللہ کی قسم! اگر میں چاہوں تو لوگوں سے بات کروں تو پھر کوئی عربی اور نہ نجی، نہ ذمی اور نہ کوئی مشرک میری بیان کردہ صفات سے انکار کی گنجائش کر سکتا ہے۔ میں ایسا بھی کر سکتا ہوں اگر چاہوں، اب اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں! بتاؤ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کیا ہو میرے سوا؟ لوگوں نے کہا: اللہم لا، خدا جانتا ہے، نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے جماعت! میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں بتاؤ کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جس کا چچا میرے چچا حمزہؓ جن کو رسول اللہ ﷺ نے اسد اللہ اور اسد رسول کہا یعنی اللہ اور اس کے رسول کا شیر، جیسا ہو؟ لوگوں نے کہا: اللہم لا، پھر فرمایا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کا بھائی میرے بھائی جعفر جیسا ہو، جو ذوالجناحین تھے جو دو پروں کے ساتھ جنت میں مزین ہوں گے اور جنت میں ان کے ساتھ جہاں چاہیں گے اڑتے پھریں گے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی میری اولاد حسن و حسین جیسی اولاد رکھتا ہے، جو اہل جنت کے لوگوں کے سردار ہوں گے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا ہے جس کی بیوی میری بیوی فاطمہ جیسی ہو؟ جو بہت رسول اللہ ہے؟ لوگوں نے

کہا نہیں۔ فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے مجھ سے زیادہ مشرکوں کو قتل کیا ہو ہر جنگ کے وقت جب بھی وہ رسول اللہ کو پیش آئی؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو اس دن جب (آپ نے ہجرت کی اور) میں آپ کے بستر ریٹ گیا، میں نے اپنی جان کے ساتھ آپ کی حفاظت کی گویا اپنا خون ان کے لیے پیش کر دیا۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے جو مال غنیمت کا ٹکڑا لیتا ہو میرے اور فاطمہ کے سوا؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس کو کتاب اللہ میں مطہر کیا گیا ہو میرے سوا جب نبی اکرم ﷺ نے مہاجرین کے دروازوں کو بند کر دیا تھا اور میرا دروازہ کھول دیا تھا تب آپ ﷺ کے دو چچا حمزہ اور عباس اٹھے اور انہوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمارے دروازے بند کر دیے ہیں اور علی کا دروازہ کھول دیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے علی کا دروازہ کھولا ہے اور نہ تمہارے دروازے بند کیے ہیں، بلکہ اللہ ہی نے اس کا دروازہ کھولا اور تمہارے دروازے بند کیے ہیں۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے اللہ نے جس کا نور آسمان سے تام کر دیا ہو میرے سوا؟ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاَتَٰ ذَٰلِكَ بِسْمِ حَقِّهِ۔ اور قرابت (رشتے) دار کو اس کا حق دو، لوگوں نے کہا: نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں میرے سوا کوئی ایسا شخص ہے جس کو رسول اللہ ﷺ نے خود بارہ دفعہ پکارا ہو، جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمان نازل فرمایا تھا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِ مَوْبِينَ يَدَيِ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةٌ۔

اے ایمان والو! جب تم رسول سے سرگوشی۔ کلام کرو تو اپنی سرگوشی سے صدقہ کرو۔

لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے میرے سوا، جس نے رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کو بند کیا ہو؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم میں ایسا کوئی شخص ہے میرے سوا جو آخری موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہو جب آپ کو قبر میں رکھا گیا تھا (کیونکہ قبر میں اتارنے والا میں بھی تھا)۔ لوگوں نے کہا: نہیں۔ العقیلی کلام: یہ روایت ضعیف بلکہ اس سے بھی بڑھ کر غیر اصل ہے۔ امام عقیلی ضعفاء میں فرماتے ہیں مذکورہ روایت کا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا کچھ حقیقت نہیں رکھتا، نیز اس میں دو مجہول آدمی راوی ہیں۔ ایک آدمی جس کا زافر نے نام نہیں لیا اور حارث بن محمد۔ نیز فرماتے ہیں مجھے آدم بن موسیٰ نے کہا میں نے امام بخاری سے سنا ہے فرماتے ہیں کہ یہ طریق حارث بن محمد بن ابی الطفیل کنت علی الباب یوم الشوریٰ اس پر زافر کے علاوہ کسی نے زافر کی متابعت نہیں کی۔

نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع من گھڑت مرویات میں شمار کیا ہے اور فرماتے ہیں زافر مطعون شخص ہے اور وہ مبہم آدمی سے روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی میزان میں فرماتے ہیں: یہ روایت منکر اور غیر صحیح ہے۔ امام ابن حجر اللسان میں فرماتے ہیں: شاید اس روایت میں ساری آفت زافر کی طرف سے ہے۔ جبکہ امام ابن حجر اپنی امالیہ میں یہ بھی فرماتے ہیں زافر کذب کے ساتھ متہم نہیں ہے ہاں جب اس کی روایت پر متابعت ہو جاتی ہے تو وہ حسن شمار ہوتی ہے (تب بھی اس روایت پر کوئی متابع نہیں) بہر صورت روایت مذکورہ ناقابل اعتبار اور غیر مستند ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کا واقعہ

۱۳۲۳ھ..... ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے پاس حاضر خدمت تھا جب ان پر حملہ کیا گیا۔ لوگ ان کو دعائیں دے رہے تھے: اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔ میرے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے رب سے خیر کی آس رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں پر اس کا خوف بھی دامن گیر ہے۔ لوگوں نے درخواست کی آپ خلیفہ منتخب کر جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں زندگی میں بھی اور موت میں بھی تمہارا ابو جھٹھاؤں کیا؟ میری تو حسرت ہے کہ کاش مجھے برابر سراب میں چھوڑ دیا جائے، نہ مجھ پر اس کا وبال ہو اور خواہ اس کا فائدہ بھی نہ ہو۔ اگر میں خلیفہ بنا کر جاؤں تو مجھ سے بہتر شخص ابو بکر بھی خلیفہ بنا کر گئے تھے اور اگر میں تم کو یونہی چھوڑ جاؤں تو تم کو وہ ذات بھی یونہی چھوڑ گئی تھی جو

مجھ سے بدرجہا بہتر ہے یعنی رسول اللہ ﷺ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: تب میں نے جان لیا کہ جب آپ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ذکر کر دیا تو اب وہ ان کی اتباع میں ہرگز کسی کو خلیفہ منتخب کر کے نہیں جاسکتے۔ مسند احمد، مسلم، السنن للبیہقی ۱۳۳۵ھ۔ عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ حذیفہ اور عثمان بن حنیف کے سامنے کھڑے تھے اور انکو فرما رہے تھے:

تخافان ان تكونا حملتما الارض مالا تطيق؟ فقال عثمان: لو شئت لا ضعفت أرضي، وقال حذيفة: لقد حملت الارض امرأهني له مطيقة وما فيها كبير فضل وقال: انظر اما لذيكما ان تكونا حملتما الارض مالا تطيق.

تم اس بات سے ڈر رہے ہو کہ کہیں تم کو دور کے سفر پر روانہ نہ کر دیا جائے جس کی تم میں سہارہ ہو، عثمان بولے: اگر میں چاہوں تو اپنی زمین سے آگے مزید سفر بھی کر سکتا ہوں۔ حذیفہ بولے: اگر مجھے دور دراز کے سفر پر بھیجا جائے تو میں اس پر جاسکتا ہوں اور اس میں کوئی بڑی فضیلت نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھ لو کہ اگر تم کو لمبے سفر پر بھیجا جائے تو تمہارے پاس کیا کچھ زادراہ ہے؟ واللہ اعلم بمراده الصحيح

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کے فقیروں کو ایسا غنی کر دوں گا کہ وہ میرے بعد کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائیں گے۔ پھر بھی ان پر چوتھا دن نہ گذرا تھا کہ ان پر حملہ کر دیا گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوتے تھے تو صفوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے تھے پھر ارشاد فرماتے: صفیں سیدھی کرلو۔ جب وہ صفیں سیدھی کر لیتے تو آگے بڑھ کر (مصلیٰ پر جا کر) تکبیر کہہ دیتے۔ چنانچہ حملہ کے موقع پر جب آپ نے تکبیر کہہ دی (نماز کی نیت باندھ لی) تو اسی جگہ آپ پر خنجر کے وار کیے گئے۔ عمرو بن میمون کہتے ہیں: میں نے اس وقت آپ کو یہ کہتے ہوئے سناقتلنی الکلب یا فرمایا اکلنی الکلب مجھے کتے نے قتل کر دیا یا فرمایا مجھے کتا کھا گیا۔ عمر فرماتے ہیں: باؤنیں آپ نے ان میں سے کیا فرمایا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو آگے کر دیا۔ جبکہ حملہ آور بھی کافر بھاگ پڑا، اس کے ہاتھ میں دو دھاری خنجر تھا وہ دائیں بائیں جس آدمی کے پاس سے گذرتا اس پر حملہ کرتا جاتا حتیٰ کہ اس نے تیرا آدمیوں پر خنجر کے وار کیے، جن میں سے نو افراد جاں بحق ہو گئے۔ یہ منظر دیکھ کر ایک مسلمان نے پکڑنے کے لیے اس پر چادر ڈال دی جس میں وہ الجھ گیا، جب اس نے دیکھا کہ وہ پکڑا جا چکا ہے تو اس نے خود کو ذبح کر کے خودکشی کر لی، عمر فرماتے ہیں: پھر ہم نے مختصر فجر کی نماز ادا کی۔ مسجد کے دور کے اطراف و جوانب والوں کو اس واقعہ کا پتہ نہ چل سکا۔ انہوں نے جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز نہ سنی تو دو مرتبہ سبحان اللہ سبحان اللہ کہا۔ جب لوگ نماز پڑھ کر چلے گئے تو سب سے پہلے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: دیکھ کر آؤ مجھے قتل کرنے والا کون تھا؟ چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک چکر لگا کر آئے اور عرض کیا وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ کا (کافر) کارگر غلام تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری موت ایسے شخص کے ہاتھ نہیں لکھی جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ اللہ اس کو قتل کرے، میں نے تو اس کو بھلی بات کا کہا تھا۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو مخاطب ہو کر فرمایا: تو اور تیرا باپ ہی پسند کرتے تھے کہ عجمی لوگ مدینے میں کثرت سے آئیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اگر آپ چاہیں تو ہم (ان کو نکال سکتے ہیں اور) ایسا کر سکتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب جبکہ وہ تمہاری بات کے ساتھ بات کرنے لگے ہیں۔ تمہاری نماز کے ساتھ نماز پڑھنے لگے ہیں اور تمہارے طریقوں پر چل پڑے ہیں۔

لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں (اللہ شفاء دے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے۔ اس کے جواب میں نبیز (مشروب) منگوایا وہ پیا تو وہ آپ کے پیٹ کے زخم سے نکل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دودھ منگوایا وہ پیا تو وہ بھی زخم کے راستے سے جوں کا توں نکل گیا۔ تب آپ کو یقین ہو گیا کہ موت سر پر آگئی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو فرمایا: دیکھو! مجھ پر

کلتا قرض ہے؟ عبداللہ نے حساب لگایا تو وہ چھپاسی ہزار درہم کے مقروض نکلے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ اگر آل عمر کے پاس مال ہو تو میری طرف سے یہ قرض ادا کر دو۔ اگر ان کے اموال میں سے میرا قرض مکمل پورا نہ ہو تو میرے قبیلے عدی بن کعب سے سوال کر لینا پھر بھی قرض کی مکمل ادائیگی نہ ہو جائے تو پھر قریش سے سوال کر لینا اور ان کے علاوہ کسی اور سے سوال نہ کرنا اور میرا قرض ادا کر دینا۔

پھر فرمایا: اے عبداللہ! ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ، ان کو سلام کر کے کہو: عمر بن خطاب ہاں امیر المؤمنین نہ کہنا کیونکہ آرزو سے میں امیر المؤمنین نہیں رہا، آپ سے اجازت مانگتے ہیں کہ ان کو دو ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو بیٹھے روتا ہوا پایا۔ عبداللہ نے ان کو سلام کہا اور فرمایا: عمر بن خطاب اپنے ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت چاہتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے اس جگہ کو اپنے لیے کر رکھا تھا، لیکن آج میری اپنی ذات کو عمر پر ترجیح نہ دوں گی۔ چنانچہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد کے پاس واپس حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا: تمہارا پاس کیا خبر ہے؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: انہوں نے اجازت دیدی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے نزدیک اس سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے پھر تاکید فرمایا: (اب بھی) جب میرا انتقال ہو جائے تو مجھے چار پائی پراٹھا کر لے جانا پھر (دوبارہ) اجازت مانگنا، کہنا: عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ اگر وہ اجازت دیدیں تو مجھے اندر داخل کر دینا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے مسلمانوں کے عام قبرستان میں لوٹا دینا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا جنازہ اٹھا تو لوگوں کا یہ حال تھا گویا ان کو آج ہی سب سے بڑی مصیبت لاحق ہوئی ہے۔ چنانچہ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ماگی اور عرض کیا عمر بن خطاب اجازت چاہتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو اجازت مرحمت فرمادی۔ یوں اللہ نے عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے رسول اور ان کے ساتھی ابو بکر کے ساتھ جگہ دے کر ان کا بہت اکرام فرمایا۔

خليفة مقرر کرنا چھ افراد کی شوریٰ کا ذمہ ہے

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب ہوا تھا تو لوگوں نے ان سے عرض کیا: ہمارے لیے کوئی خلیفہ منتخب فرمادیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس منصب کا سب سے زیادہ حقدار اس چھ افراد کی جماعت میں سے ہر ایک کو سمجھتا ہوں کہ جن سے حضور ﷺ نے وقت راضی تھے۔ پس ان میں سے جس کو خلیفہ بنالیا جائے وہ میرے بعد (مسلمانوں کا) خلیفہ ہوگا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے علی، عثمان، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کے اسماء گرامی لیے۔ اگر امارت سعد کے حصے میں ہے تو ان کے لیے ہوگی کیونکہ میں نے ان کو ان کی کمزوری یا خیانت کی وجہ سے (سپہ سالاری سے) معزول نہیں کیا تھا اور اگر کسی اور کو خلیفہ بنایا جائے تو ان میں سے ہر ایک کو خلیفہ بنایا جاسکتا ہے۔ پھر اس کی مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔ جبکہ عبداللہ (میرا بیٹا) مشورہ کی حد تک شریک کار رہے گا۔ جبکہ وہ امارت میں کسی شے کا حقدار نہ ہوگا۔ چنانچہ جب یہ (ساتوں) حضرات جمع ہوئے تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف نے فرمایا: تم اپنے چھ میں سے تین کو چن لو۔ لہذا میرے اپنی جگہ علی کے حق میں رائے دی، طلحہ نے عثمان کے حق میں اور سعد نے عبدالرحمن بن عوف کے حق میں رائے دیدی۔ یوں اب انتخاب کا مرحلہ صرف تین میں رہ گیا پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم میں سے کون اس (حق) سے دستبردار ہو کر مجھے انتخاب کا کام سپرد کرتا ہے، اور میں تم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ میں تم میں مسلمانوں کے لیے سب سے افضل اور سب سے بہترین شخص کو خنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتوں گا؟ ان سب حضرات نے اثبات میں اقرار کر لیا۔ پھر حضرت عبدالرحمن نے علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوت میں گفتگو کی اور فرمایا: آپ کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قربت اور رشتہ داری ہے اور آپ کو (اسلام میں) قدیم ہونے کی فضیلت حاصل ہے اب تم کو اللہ حاضر ناظر جان کر بولا اگر تم کو خلیفہ بنایا گیا تو تم انصاف کرو گے اور اگر عثمان کو خلیفہ بنایا گیا تو تم ان کی سنو گے اور اطاعت کرو گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بالکل، پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو خلوت میں لے جا کر پہلے کی طرح گفتگو کی حضرت عثمان

رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا جواب اثبات میں دیا تو عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنا ہاتھ پھیلاؤ اے عثمان! چنانچہ انہوں نے ہاتھ پھیلا دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کر لی اور دوسرے لوگوں نے بھی بیعت کر لی۔

ابن سعد، ابو عیبد فی الاموال، ابن ابی شیبہ، البخاری، النسائی، ابن حبان، السنن للبیہقی، ابو داؤد ۱۴۲۴۶
عمر بن میمون اودی سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آ گیا تو انہوں نے فرمایا: میرے پاس علی، طلحہ، زبیر، عثمان، عبدالرحمن بن عوف اور سعد کو بلاؤ۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے صرف علی اور عثمان سے بات چیت کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے علی! یہ لوگ تمہاری رسول اللہ ﷺ سے رشتے داری کو جانتے ہیں اور اللہ نے جو تم کو علم اور فقہ کی دولت بخشی ہے اس کو بھی جانتے ہیں اگر تم کو خلیفہ بنایا جائے تو تم اللہ سے ڈرتے رہنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا۔ جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے عثمان! یہ لوگ تمہارے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دامادی کے رشتے کو اور تمہاری سن رسیدگی اور شرافت و فضیلت کو بھی خوب جانتے ہیں، پس اگر تجھے اس منصب پر بٹھایا جائے تو اللہ سے ڈرنا اور بنی فلاں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس صہیب کو بلاؤ۔ پھر ان کو فرمایا: تم تین دنوں تک نماز پڑھاتے رہنا۔ جبکہ یہ لوگ (مذکورہ) چھ حضرات ایک گھر میں تھا ہو جائیں اور پھر جس ایک شخص پر ان کی رائے جمع ہو جائے تو اس کی مخالفت کرنے والے کی گردن اڑا دینا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ ۱۴۲۴۷
عیسیٰ بن طلحہ اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تین دن تک تم کو صہیب نماز پڑھائیں گے۔ انہی دنوں کے اندر تم اپنی خلافت کا معاملہ کسی کو سپرد کر دینا تب تو ٹھیک ہے ورنہ تین دن سے زیادہ اس معاملہ کو خالی نہیں چھوڑا جاسکتا۔ مسدد، ابن ابی شیبہ

۱۴۲۴۸... اور ان سے مروی ہے کہ (مرض الموت میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے، جبکہ ان کے پاس ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سعید رضی اللہ عنہ بن زید بھی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جان لو! میں نے کلالہ (ایسا شخص جس کے اولاد ہوا ورنہ والدین اور وہ مر جائے) کے بارے میں کچھ نہیں کہا اور میں نے اپنے بعد خلافت کے لیے کسی کو نہیں چنا۔ اور میری موت کو جو عربی غلام پائیں وہ اللہ کے مال میں سے آزاد ہیں (یعنی بیت المال کے عربی غلام) سعید بن زید نے عرض کیا: اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کے لیے خلافت کا اشارہ کر دیں تو اچھا ہو کیونکہ لوگ آپ کو امانت دار سمجھتے ہیں جیسا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کیا تھا اور لوگ ان کو بھی امانت دار سمجھتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے ساتھیوں میں اس منصب کی بری لالچ محسوس کی ہے اب میں اس امر خلافت کو ان چھ لوگوں میں چھوڑ دیتا ہوں، جن سے رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے وقت خوش تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس وقت دو آدمیوں میں سے کوئی زندہ ہوتا تو میں اس منصب کو اس کے سپرد کر دیتا کیونکہ مجھے ان پر پورا بھروسہ تھا: سالم جو ابو حذیفہ کے غلام تھے اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما۔ مسدد احمد، ابن حبان، مستدرک الحاکم

۱۴۲۴۹ مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تندرست تھے، اس وقت ان سے سوال کیا جاتا تھا کہ وہ اپنے بعد کے لیے کسی کو خلیفہ نامزد کر جائیں۔ مگر وہ انکار فرمادیتے۔ ایک دن منبر پر چڑھے اور چند کلمات ارشاد فرمائے فرمایا: اگر میں مر جاؤں تو تمہارا منصب ان چھ افراد کے درمیان رہے گا جن سے رسول اللہ ﷺ جدا ہوتے وقت راضی تھے۔ علی بن ابی طالب جن کی نظیر (ساتھی) زبیر بن العوام ہیں، عبدالرحمن بن عوف جن کی نظیر عثمان بن عفان ہیں اور طلحہ بن عبید اللہ جن کی نظیر سعد بن مالک ہیں۔ سنو! میں تم کو فیصلہ کے وقت اللہ کے تقویٰ کی اور تقسیم کے وقت عدل و انصاف کی وصیت کرتا ہوں۔ ابن سعد

۱۴۲۵۰ ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ، مذکورہ چھ افراد کو فرمایا: تم اپنے معاملے میں مشورہ کرنا، اگر سب دودو میں بٹ جائیں تو دوبارہ مشاورت کرنا اور اگر دو اور چار میں بٹ جائیں تو زیادہ تعداد والی جماعت کو لیانا۔ ابن سعد

۱۴۲۵۱ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تین تین افراد کی رائے متفق ہو جائے تو تم لوگ عبدالرحمن بن عوف والی طرف کی اتباع کرنا۔ سننا اور اطاعت کرنا۔ ابن سعد

۱۳۲۵۲ عبدالرحمن بن سعید بن ربیع سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نیزہ مارا گیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: تین روز تک تم کو صہیب نماز پڑھائیں اور تم اپنے معاملے کے بارے میں جب تک مشاورت کر لو۔ اور انتخاب خلافت کا حق ان چھ افراد میں ہوگا پھر جو تمہاری مخالفت کرے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن سعد

۱۳۲۶۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے ایک گھڑی قبل طلحہ کو بلوایا اور ارشاد فرمایا: اے ابو طلحہ! اپنی انصاری جماعت کے پچاس افراد لے کر ان اصحاب شوریٰ کے ساتھ چلے جانا اور وہ میرے خیال میں کسی گھر میں جمع ہو کر مشاورت کریں گے تم اپنے اصحاب کے ساتھ اس گھر پر پہرہ دینا اور کسی کو ان کے پاس داخل نہ ہونے دینا۔ اور ان کو اس حال میں بھی نہ چھوڑنا کہ ان پر تین دن کامل گذر جائیں اور اب تک انہوں نے اپنا امیر نہ چنا ہو۔ اے اللہ! تو ہی میرا ان پر خلیفہ ہے۔ ابن سعد

۱۳۲۵۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب شوریٰ کے متعلق فرمایا: اللہ کے لیے ہے ان کی بھلائی اگر وہ سر کے اڑے ہوئے بالوں والے کو اپنا والی بنالیں جو ان کو حق پر ہی مجبور کرے گا خواہ اس کی گردن پر تلوار رکھ دی جائے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: آپ جب اس کو جانتے ہیں تو اس کو والی کیوں منتخب نہیں کر دیتے؟ ارشاد فرمایا: اگر میں خلیفہ بنا دوں تو مجھ سے بہتر نے بھی خلیفہ بنایا ہے اور اگر یونہی چھوڑ دوں تو مجھ سے بہتر نے بھی یونہی چھوڑا تھا۔ مستدرک الحاکم

فائدہ: اڑے ہوئے بالوں والے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے دیکھئے روایت ۱۳۲۵۸

۱۳۲۵۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایسی خدمت کی کہ ان کے کسی گھر والے نے بھی ایسی خدمت نہ کی ہوگی اور میں نے ان کے ساتھ ایسا آمیز رویہ رکھا کہ ان کے کسی گھر والے نے بھی ایسا پر لطف رویہ ان کے ساتھ نہ رکھا ہوگا۔ ایک دن میں ان کے ساتھ ان کے گھر میں تنہا تھا آپ رضی اللہ عنہ بھی مجھے بٹھا لیتے تھے اور میرا کرام کرتے تھے۔ اس دن آپ نے ایسی چیخ ماری میں ڈر گیا کہ میں آپ کی روح تو نفس غصری سے پرواز نہیں کر گئی۔ میں نے پوچھا: کوئی تکلیف لاحق ہوئی ہے کیا امیر المؤمنین! فرمایا: ہاں کوئی تکلیف ہے۔ میں نے پوچھا: کیا؟ فرمایا: تم قریب ہو جاؤ۔ میں قریب ہو گیا تب آپ رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا کہ میں اس منصب خلافت کے لیے کسی شخص کو موزوں نہیں پاتا۔ میں نے عرض کیا: آپ فلاں، فلاں، فلاں، فلاں اور فلاں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے چھ اہل شوریٰ کے نام لیے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر ایک کے جواب میں ارشاد فرماتے رہے: اس منصب پر صرف قوی ہی درست ہے جو بغیر حتی کیے (امور حکومت چلا سکے) اس منصب کے لیے نرم مزاج چاہیے جو بغیر کسی کمزوری کے نرم ہو، اس منصب کے لیے بغیر فضول خرچی کیے سخاوت کرنے والا چاہیے اور اس منصب کے لیے بخل کے علاوہ (مہمات کے لیے مال) روکنے والا چاہیے۔ ابن سعد

۱۳۲۵۶ مطلب بن عبداللہ بن خطاب اور ابو جعفر سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اہل شوریٰ کو ارشاد فرمایا: اگر تم اختلاف میں پڑے رہے (اور اپنا قضیہ نہیں منٹایا) تو ملک شام سے معاویہ بن ابی سفیان اور ان کے بعد یمن سے عبداللہ بن ابی ربیعہ یمن سے تمہارے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور وہ دونوں تم پر مزید کوئی فضیلت نہیں دیکھیں گے سوائے اس کہ تم اسلام میں پہل کرنے والے ہو (یعنی پھر خلافت کا بار ان میں سے بھی کوئی اٹھا سکے گا)۔ ابن سعد

۱۳۲۵۷ مطلب بن عبداللہ بن خطاب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان (اہل شوریٰ) کو ارشاد فرمایا: یہ امر (خلافت) طلاق (فتح مکہ کے موقع پر معافی دیئے جانے والوں کے لیے) اور نہ ان کے فرزند گان کے لیے درست نہیں ہے۔ اگر تم اختلاف میں پڑے رہے تو عبداللہ بن ابی ربیعہ (اور معاویہ) کو اپنے سے خائف شمارت کرنا۔ ابن سعد

۱۳۲۵۸ ابی مجلد سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: میرے بعد تم کس کو خلیفہ بناؤ گے؟ حاضرین میں سے ایک نے زبیر بن العوام کا نام لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم بخیل اور ہند (ہاتھ والے) یعنی برے اخلاق والے کو خلیفہ بناؤ گے۔ ایک آدمی نے کہا: ہم طلحہ بن عبداللہ کو خلیفہ بنائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایسے آدمی کو کیسے خلیفہ بنا سکتے ہو جس کو رسول اللہ ﷺ نے پہلی چیز عطیہ کی جو ایک زمین تھی وہ انہوں نے ایک یہودیہ کو بطور رهن رکھوا دی۔ قوم کے ایک آدمی نے کہا: ہم علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے۔ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا: میری زندگی کی قسم! تم ان کو خلیفہ بنانے والے نہیں ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم ان کو خلیفہ بنادو تو وہ تم کو حق پر قائم کر دے گا خواہ تم کونا گوار ہی کیوں نہ گذرے۔ تب ولید بن عقبہ جو عثمان بن عفان کا ماں شریک بھائی تھا نے کہا: ہم جان گئے آپ کے بعد کون خلیفہ بنے گا، یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون؟ ولید بولا: عثمان بن عفان۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عثمان کیسے محبت کرتا ہے مال سے اور اس کی نیکی اپنے گھر والوں کے لیے ہی ہوگی۔ ابن راہویہ

۱۳۲۵۹ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا جبکہ آپ رضی اللہ عنہ مدینہ میں تھے: اے امیر المؤمنین! آپ کے بعد خلیفہ کون بنے گا؟ فرمایا: عثمان بن عفان۔ خشیمة الطرابلسی فی فضائل الصحابة فائدہ: آپ رضی اللہ عنہ کی یہ پیش گوئی سچی ہوئی جو آپ نے دیدہ دور بین سے فرمائی تھی۔ نہ کہ وصیت اور تاکید۔

۱۳۲۶۰ عبد الرحمن بن عبد القاری سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور انصار کا ایک آدمی دونوں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں بھی جا کر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نہیں چاہتے ایسے شخص کو جو ہماری بات اور دلوں تک پہنچائے۔ میں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بلکہ تو ان کے ساتھ اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے اور ہماری باتیں پہنچاتا ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انصاری شخص کو فرمایا: تم لوگوں کو کیا کہتے دیکھتے ہو کہ میرے بعد کون خلیفہ بنے گا؟ انصاری نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سوا کئی مہاجرین آدمیوں کے نام گنوائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کو ابوالحسن (علی رضی اللہ عنہ) سے کیا پر خاش ہے، اللہ کی قسم! وہ ان میں سب سے زیادہ لائق ہے اگر وہ ان پر خلیفہ بنا تو ضرور ان کو حق پر سیدھا کر دے گا۔ الادب البخاری

۱۳۲۶۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے تین باتیں سمجھ لو: امارت۔ خلافت شوریٰ سے قائم ہو، عرب کے غلاموں کے فدیے میں ہر غلام کے بدلے ایک ہی غلام ہے جبکہ (اپنی) باندی کے بیٹے کے بدلے دو غلام ہیں۔ راوی کہتے ہیں ابن طاووس راوی نے تیسری بات چھپائی۔ الجامع لعبد الرزاق، ابو عیید فی الاموال

۱۳۲۶۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اچانک آپ نے (ایسا دکھ بھرا) سانس لیا میں سمجھا شاید آپ کی پسلیاں چنک گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ سانس کسی دکھ نے ہی نکالا ہے، فرمایا: اللہ کی قسم! بڑا دکھ ہے۔ مجھے نہیں معلوم ہو رہا کہ اپنے بعد یہ منصب خلافت کس کو سونپ کر جاؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: شاید تو اپنے ساتھی کو اس کا اہل سمجھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: وہ تو واقعی اس کا اہل ہے۔ اس کی مہارت فی الاسلام اور فضیلت کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسا ہی ہے جیسا تم نے کہا لیکن اس آدمی میں کچھ مزاج (والی طبیعت) ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ کا ظلم کے بارے میں کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ ایسا آدمی ہے جس میں کچھ بڑائی ہے، جب سے اس کی انگلی کو (جنگ میں) نقصان پہنچا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر آپ زیر کو کیوں بھول رہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان میں کچھ درشت روی اور بد خلقی ہے، ایک صاع پر وہ بقیع میں پھینک مار دیتے ہیں، اگر ان کو ان کا ایک کھجور صاع دینے سے انکار کر دیا جائے تو وہ تلوار اٹھا لیتے ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر سعد کہاں گئے؟ فرمایا: وہ تو شہسواروں کے شہسوار ہیں۔ میں نے پوچھا: پھر آپ سے عبد الرحمن کہاں رہ گئے؟ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں، لیکن تم نے ان کے بڑھاپے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ میں نے پوچھا: پھر عثمان بن عفان کہاں گئے؟ ارشاد فرمایا: وہ اپنے رشتہ داروں کے مکلف ہو گئے ہیں اللہ کی قسم! اگر میں نے ان کو والی بنادیا تو وہ بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے ان کو والی بنایا تو وہ ضرور ایسا کریں گے اور اگر وہ ایسا کریں تو عرب ضرور ان کو قتل کر دیں گے۔ یہ منصب تو صرف اپنے شخص کو زیبا ہے جو شدید ہو لیکن سختی سے کام نہ لے، نرمی سے کام لے مگر کمزور نہ ہو، سخی ہو لیکن اسراف نہ کرے، مال روکنے والا ہو لیکن بخل نہ کرے۔ حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے یہ تمام صفات صرف حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں جمع ہوئی تھیں۔

ابو عیید فی الغریب، الخطیب فی رواة مالک

۱۳۲۶۳ ابو الجحفاء الشافعی فلسطینی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کہا گیا امیر المؤمنین! اگر آپ ولی عہد منتخب کر جاتے! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ابوعبیدہ بن الجراح کو پالیتا تو ان کو والی بنا دیتا پھر میں اپنے پروردگار کے پاس جاتا اور پروردگار مجھ سے پوچھتا کہ تم امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا آئے ہو تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔ اگر میں معاذ بن جبل کو پالیتا تو ان کو والی بنا دیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو؟ تو میں عرض کر دیتا: میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے سنا ہے: معاذ علماء کے درمیان سب سے اونچے مقام پر آئیں گے۔ اور اگر میں خالد بن الولید کو پالیتا تو ان کو والی بنا دیتا پھر میں اپنے رب کے پاس جاتا اور رب مجھ سے پوچھتا کہ تم امت محمدیہ پر کس کو خلیفہ بنا کر آئے ہو تو میں عرض کرتا کہ میں نے تیرے بندے اور تیرے نبی ﷺ سے خالد بن الولید کے متعلق ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہے جو اللہ پاک نے مشرکین پر سونپ لی ہے۔

ابو نعیم، ابن عساکر

کلام: ابو الجحفاء یہ مجہول نام معلوم راوی ہے معلوم نہیں وہ کون ہے اس بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۳۲۶۴ مسور بن مخرمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ میں تم سے ایک معاہدہ کروں۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ٹھیک ہے، یا امیر المؤمنین! اگر آپ مجھے اشارہ کریں گے تو میں قبول کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عبدالرحمن نے عرض کیا: میں آپ سے پوچھتا ہوں خدا را! کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گے (کہ کس کو خلیفہ بنایا جا رہا ہے؟) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ حضرت عبدالرحمن نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں اس مسئلے میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے بتائیے؟ فرمایا: نہیں۔ عرض کیا: واللہ! میں اس میں ہرگز داخل نہیں ہوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم مجھے چپ رہنے کا عہد دو جب تک کہ میں ان لوگوں سے عہد نہ کروں جن سے نبی اکرم ﷺ عند الوفاات راضی ہو کر گئے ہیں۔ تم مجھے علی، عثمان، زبیر اور سعد کو بلا دو، نیز فرمایا اور اپنے بھائی طلحہ کا انتظار کرنا اگر وہ (سفر سے) آجائے تو ان کو شامل کر لینا اور نہ اپنا کام پورا کر لینا۔ ابن جریر

۱۳۲۶۵ سلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر حملہ ہونے کے بعد ان کو ان کے بیٹے عبداللہ بن عمر نے ان کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر آپ غور و فکر کر کے لوگوں پر کوئی آدمی امیر مقرر کر جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھا دو۔ پھر فرمایا: تم نے اپنے مونہوں کے ساتھ کس کو امیر بنایا ہے؟ میں نے عرض کیا: فلاں کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس کو امیر بناتے ہو تو وہ تمہارے گروہ کا ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ عبداللہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تیری ماں تجھے روئے! کیا دیکھتا ہے بچہ بچے کے ساتھ پرورش پاتا ہے یا بوڑھے کے ساتھ پرورش پاتا ہے۔ یقیناً وہ بچوں کے درمیان ہی پرورش پاتا ہے کیا وہ اپنے پیدا کرنے والے کو جانتا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں امیر المؤمنین! فرمایا: پھر جب اللہ مجھ سے سوال کرے گا کہ میں لوگوں پر کس کو امیر بنا کر آیا ہوں تو میں اس کو جس کسی کا نام لوں گا میں اس کے متعلق جانتا ہوں گا جو جانتا ہوں گا۔ پھر میں کسی کو کیسے امیر بنا سکتا ہوں جب میرے اس کے متعلق پوری طرح مطمئن نہیں، پس ایسے نہیں ہو سکتا، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اس منصب کو کسی طرف واپس لوٹا دوں گا جس نے پہلے مجھے سوچنا تھا۔ یعنی میں اللہ کے حوالے اس کو کر جاؤں گا میری تو خواہش ہے کہ اس پر مجھ سے بہتر شخص آئے اور جو اللہ نے مجھے خدمات کرنے کا موقع عنایت کیا ہے ان میں کچھ کی نہ کرے بلکہ مزید ترقی کرے۔ ابن عساکر

۱۳۲۶۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت کی۔ میں آپ رضی اللہ عنہ سے بیت زدہ اور آپ کی تعظیم کرنے والا رہتا تھا۔ ایک دن میں آپ کے گھر میں داخل ہوا۔ آپ تنہا تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایسی آہ بھرا میں سمجھا شاید آپ کی روح نکل گئی ہے۔ لیکن پھر آپ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف منہ اٹھایا اور غم زدہ کا سا لہجہ سانس بھرا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں آخر میں نے پوچھنے کی ہمت کی اور عزم کر لیا کہ اللہ کی قسم آج میں آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھ کر رہوں گا۔ چنانچہ میرے

نے آپ کو عرض کیا: اللہ کی قسم! اے امیر المؤمنین! یہ دکھ بھرے سانس آپ کو کس غم کی وجہ سے نکل رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک غم ہے اور شدید غم ہے۔ میں امر یعنی امر خلافت کو رکھنے کی کوئی جگہ نہیں پارہا ہوں (کہ کس کے ذمے اس منصب کو تفویض کروں) پھر خود ہی ارشاد فرمایا: شاید تو کہے کہ تیرا ساتھی اس کا اہل ہے یعنی علی رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین کیا وہ اس کا اہل نہیں ہے؟ اس نے ہجرت کی ہے، اس کو نبی کی صحبت حاصل ہے، نبی کی قربت اور رشتہ داری حاصل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسا ہی ہے جو تو نے ذکر کیا لیکن اس میں کچھ مزاج کی طبیعت ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: زیر۔ ارشاد فرمایا: وہ درشت خوشت گیر آدمی ہیں، ایک صاع کے لیے بھی بقیع میں لڑنے جاسکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: طلحہ۔ ارشاد فرمایا: اس میں بڑائی ہے، جب سے اس کے ہاتھ کو نقصان پہنچا ہے میں نہیں سمجھتا کہ اللہ اس کو خیر دے گا اور وہ اس میں باقی رہے گا۔ میں نے عرض کیا: پھر سعد! ارشاد فرمایا: وہ لوگوں کے سامنے آسکتا ہے اور اچھا قاتل کر سکتا ہے لیکن وہ اس منصب کا بار اٹھانے کا اہل نہیں۔ میں نے عرض کیا: عبدالرحمن بن عوف۔ ارشاد فرمایا: بہترین آدمی ہیں وہ جن کا تم نے نام لیا ہے لیکن اب وہ بوڑھے ہو گئے ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے عثمان کا نام دانستہ پیچھے کر دیا تھا کیونکہ وہ اکثر نماز میں مشغول رہتے ہیں اور قریش کے نزدیک محبوب ہیں۔ چنانچہ میں نے آخر میں عرض کیا: عثمان۔ ارشاد فرمایا: وہ نرم دل آدمی ہیں، اپنے رشتے داروں کی بہت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر میں نے ان کو۔ یعنی عثمان کو خلیفہ بنادیا تو وہ تمام کے تمام بنی امیہ کو سرکاری مناصب پر فائز کر دیں گے اور بنی ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط کر دیں گے۔ اللہ کی قسم! اگر میں نے ایسا کیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے اور پھر عرب ضرور اس پر هجوم کرے گا اس کو قتل کر دیں گے اللہ کی قسم اگر میں نے ایسا کیا۔ کہ ان کو خلیفہ بنادیا تو وہ بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ اپنے اعزہ و اقارب کو حکومت کے مناصب تفویض کریں گے اور پھر عرب بھی ضرور ایسا کریں گے۔ کہ ان کو قتل کر دیں گے یہ منصب تو صرف وہی اٹھا سکتا ہے جو کمزوری کے بغیر نرم مزاج ہو، طاقت ور کے باوجود سختی نہ کرے، فضول خرچی سے احتساب کرتے ہوئے سخاوت اپنائے، بخل نہ کرے لیکن مال کو روکنے کی صلاحیت رکھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: اس امر (خلافت) کی طاقت نہیں رکھتا مگر ایسا شخص جو نرمی و مدارات نہ کرے، کسی کو نقصان نہ پہنچائے، لالچوں کے پیچھے نہ پڑے اور اللہ کے اس امر۔ خلافت کی وہی شخص طاقت رکھتا ہے جو اپنی زبان کے ساتھ کلام نہ کرے، اس کا عزم نہ ٹوٹے اور حق کی حمایت میں اپنی جماعت کے خلاف بھی فیصلہ کرے۔ ابن عساکر

۱۲۲۶۔ عمر بن الخطابؓ، عبدالملک بن مروان سے اور وہ ابوہریرۃؓ الکندی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک مجلس کے پاس سے گزرے جس میں عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، زبیر بن العوام، طلحہ بن عبید اللہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اپنے دل میں میرے بعد حکومت کی آس باندھے بیٹھا ہے۔ حاضرین خاموش رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: تم میں سے ہر ایک میرے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں، ہم میں سے ہر ایک تمہارے بعد حکومت کی آس لگائے بیٹھا ہے اور وہ اس کا اہل بھی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تم کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حاضرین چپ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو تمہارا حال نہ بتاؤں؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیان کر ہی دیں کیونکہ اگر ہم چپ رہیں گے پھر بھی آپ بیان کرنے سے رکیں گے نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے زبیر! بہر حال تیرا تیرا حال ہے تو غصہ میں کافر بن جاتا ہے، خوشی میں مومن ہوتا ہے۔ ایک دن تو شیطان ہوتا ہے اور ایک دن انسان۔ تیرا کیا خیال ہے جس دن تو شیطان ہوتا ہے اس دن خلیفہ کون بنے گا؟ اور اے طلحہ! رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو وہ تجھ پر سرزنش کرتے ہوئے گئے۔ اور اے عبدالرحمن! تیرے پاس جو خیر (خلافت) آئے تو اس کا اہل ہے۔ اے علی! تو صاحب الرائے آدمی ہے لیکن تیری ذات میں مزاج کی طبیعت ہے۔ اور تم میں ایک ایسا شخص ہے جس کا ایمان اگر لشکروں میں سے کسی بھی لشکر میں تقسیم کر دیا جائے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے گا یعنی عثمان بن عفان۔ اور اے سعد! تو صاحب مال ہے۔ ابن عساکر

کلام: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں عمرو بن الحارث مجہول العدالت شخص ہے (معلوم نہیں کہ اس کی روایت قابل سند ہے یا نہیں جبکہ ثانی الذکر امر ہی ترجیح کا متقاضی ہے) کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نسبت یہ بات مستند اور محفوظ ہے کہ ان کے زعم میں رسول اللہ ﷺ انتقال کے وقت مذکورہ چھ افراد سے بالکل راضی اور خوش تھے۔ جبکہ روایت مذکورہ میں اس امر کی مخالفت ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا تواضع

۱۳۲۶۸ محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم کو اہل شوریٰ میں شامل کیا تھا۔ ایک آدمی نے آکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ عبد اللہ بن عمر کو خلیفہ بنادیں وہ رسول اللہ ﷺ کا صحابی، مہاجرین اولین میں شامل اور امیر المؤمنین کے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کر دیتا ہوں، قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہم اس منصب پر چھا سکتے تھے لیکن ہم آل عمر کے لیے یہی کافی ہے کہ ہمیں اس کا فائدہ ملے اور نہ اس کا وبال ہماری گردنوں پر پڑے۔ ابن النجار

۱۳۲۶۹ شیخ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پیچھے رہ گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خیبر میں تھے۔ جب وہ واپس تشریف لائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو پیغام بھیج کر بلوایا اور اللہ کی حمد و ثناء کی پھر فرمایا: اما بعد! میرے تم پر حقوق ہیں۔ اسلام کا حق، بھائی چارے کا حق کیونکہ تجھے معلوم ہے جب رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم کی تھی تو میرے اور تمہارے درمیان مواخات قائم کی تھی نیز میرا تم پر قربت کا حق ہے، ہم زلف ہونے کا حق ہے اور جو تم نے اپنی گردن میں عہد و میثاق ڈالا ہے۔ یعنی میری خلافت پر بیعت کی ہے اس کا حق ہے۔ البغوی فی مسند عثمان، ابن عساکر

۱۳۲۷۰ ابن ابی اور لیس، شعبہ، ابواسحاق عن حارثہ کی سند سے مطرف سے روایت منقول ہے، مطرف کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امارت میں حج کیا لوگوں کو اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بیٹھیں گے۔

۱۳۲۷۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تو ہمارے نزدیک عدل پسند اور راضی بالقضاء ہے تو لوگوں سے کیا سنتا ہے؟ ابن عساکر

۱۳۲۷۲ محمد بن جبیر اپنے والد سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اگر عبد الرحمن بن عوف اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے پر مار لیں (یعنی اپنی بیعت کر لیں) تو تم لوگ فوراً ان کی بیعت کر لینا۔ ابن عساکر

۱۳۲۷۳ حضرت اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: عبد الرحمن بن عوف جس کی بیعت کر لیں تم سب ان کی بیعت کر لینا اور جو انکار کرے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

۱۳۲۷۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے پاس ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ ان کے ساتھ کھسو ہو کر مصروف گفتگو تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا مگر آپ نے مجھے جواب نہیں دیا۔ میں کھڑا ہو کر انتظار کرتا رہا کہ ان سے فارغ ہوں اور تنہا ہوں۔ مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں ان کی گفتگو میں خلل انداز نہ ہو جاؤں۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ طویل سرگوشی فرمائی، پھر وہ نکل کر چلے گئے پھر آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی فرمائی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ سرگوشی کی اور وہ بھی نکل کر چلے گئے۔ پھر میں حضور ﷺ کی طرف متوجہ ہوا استغفار کرتا ہوا اور آپ سے معذرت کرتا ہوا۔ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کو سلام کیا تھا مگر آپ نے جواب نہیں دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے مجھے ان لوگوں نے مشغول کر رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا کس چیز میں؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ابو بکر کو بتایا تھا کہ وہ میرے بعد (امیر) ہوں گے اور میں نے ان کو نصیحت کی تھی دیکھ لینا کہ کیسے اس کو نبھاؤ گے، انہوں نے کہا: کہ اللہ ہی قوت دے گا، میرے لیے اللہ سے دعا کر دیں۔ وہ میں نے

کردی۔ اور اللہ ہی ان کی مدد کرے گا۔ پھر میں نے عمر کو یہی بات کی (کہ ان کے بعد وہ امیر ہوں گے) انہوں نے کہا: اللہ کی قوت کے بغیر کچھ ممکن نہیں، مجھے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی اس کو کافی ہے۔ پھر میں نے عثمان کو اسی طرح کہا (کہ عمر کے بعد تم امیر ہو گے) اور تم قتل بھی کیے جاؤ گے انہوں نے جواب دیا: اللہ ہی کے ساتھ قوت ہے، آپ میرے لیے شہادت کی دعا کر دیں۔ میں نے ان کو کہا: اگر تم صبر کرو گے اور پریشانی کا اظہار نہیں کرو گے تب، انہوں نے کہا: میں صبر کروں گا اور اللہ نے ان کے لیے جنت واجب کر دی ہے اور وہ شہید ہوں گے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب عثمان کی خلافت آئی تو ہم نے ان کو خلافت کی بلندی تک لے جانے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔

سیف، ابن عساکر

۱۳۲۷۵ حکیم بن جبیر سے مروی ہے میں نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیعت عثمان کے موقع پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ہم نے خلافت کے اہل بلند مرتبہ شخص کو اس کے منصب پر فائز کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں برتی۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۲۷۶ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چنا گیا تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے باقی رہ جانے والوں میں سے سب سے بہترین انسان کو خلیفہ بنادیا ہے اور ہم نے (حق میں) کوئی کوتاہی نہیں کی۔ ابن جریر

۱۳۲۷۷ (مسند عثمان رضی اللہ عنہ) ابواسحاق الکوفی سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اہل کوفہ کو ایک چیز کے بارے میں رکھا جس میں انہوں نے آپ کو برا بھلا کہا تھا۔

میں میزان (ترازو) نہیں ہوں میں جھکوں گا نہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۳۲۷۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبد الرحمن بن عوف، زبیر بن العوام اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اجمعین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہوئے جبکہ طلحہ ابن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ارض السواد (حبشہ) سوڈان گئے ہوئے تھے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آنے والوں پر ایک گھڑی نظر ڈالی پھر ارشاد فرمایا:

میں نے تمہارے لیے لوگوں کا معاملہ (خلافت) دیکھا، لیکن لوگوں کا کوئی اختلاف نہیں پایا اس میں کہ خلافت تم میں سے ہی کسی ایک میں ہو۔ اگر اختلاف ہے تو وہ تمہاری طرف سے ہوگا۔ خلافت چھ میں سے کسی کے پاس جائے گی، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، عبد الرحمن بن عوف، زبیر بن العوام، طلحہ اور سعد۔ لیکن تمہاری قوم تم تین میں سے کسی ایک کو خلیفہ بنائے گی: اے عثمان اگر تو خلیفہ بنے تو ابی معیط کو لوگوں کی گردنوں پر نہ بٹھانا، اے عبد الرحمن اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو اپنے رشتہ داروں کو لوگوں کی گردنوں پر مسلط نہ کر دینا اور اے علی اگر تو لوگوں پر خلیفہ بنے تو بنی ہاشم کو لوگوں پر مسلط نہ کرے گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ سب کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: اٹھو اور جا کر مشاورت کرو اور کسی کو اپنے لیے خلیفہ بناؤ۔ چنانچہ وہ اٹھ کر مشاورت کے لیے چلے گئے۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں مجھے عثمان نے ایک دو دفعہ بلایا، تاکہ مجھے بھی خلافت کے امر میں شامل کر لیں۔ حالانکہ (میرے والد) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرا نام نہیں لیا تھا اور نہ اللہ کی قسم مجھے بھی بالکل چاہت تھی کہ میں ان کے ساتھ شامل ہو جاؤں، کیونکہ مجھے اپنے والد کے فرمان کی وجہ سے علم ہو گیا تھا خلافت انہی میں سے کسی کے لیے ہوگی۔ میرے باپ نے اللہ کی قسم جب بھی کسی معاملہ کے متعلق ہونٹ ہلائے وہ حقیقت کا روپ دھار کر رہا۔ لیکن جب عثمان نے مجھے بار بار بلایا تو میں نے کہا: تم لوگ عقل کیوں نہیں کرتے تم امیر بنانے چلے ہو جبکہ ابھی امیر المؤمنین زندہ ہیں۔ اللہ کی قسم! گویا میں نے یہ کہہ کر عمر رضی اللہ عنہ کو قبر سے اٹھا دیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان حضرات کو فرمایا: تم لوگ ذرا ٹھہر جاؤ، جب میرے ساتھ (موت کا) حادثہ ہو جائے تب تین دنوں تک صہیب لوگوں کو نماز پڑھائے گا پھر تم تیسرے دن تک لوگوں کے معززین اور لشکروں کے امراء کو اکٹھا کر لینا اور سب کے رو برو اپنے میں سے کسی کو امیر بنالینا۔ جو بغیر مشورہ کے خود امین بن جائے اس کی گردن اڑا دینا۔ ابن عساکر

خلافت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ

جان لے اللہ تجھ پر رحم کرے، آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت، اخلاق اور عادات سے متعلق بعض مرویات عنقریب حرف الفاء کی کتاب الفضائل میں آئیں گی اور آپ کے بعض خطبے اور مواعظ حرف المیم کی کتاب المواعظ میں آئیں گے۔

۱۳۲۷۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام زائدہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر بلوایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے پھر دونوں کے درمیان تھوڑی دیر تک سرگوشیوں میں بات چیت ہوتی رہی۔ اچانک حضرت علی رضی اللہ عنہ غضب آلودہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دامن کا کونا تھام کر آپ کو بٹھانے کی کوشش کی لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا اور ان کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر دامن چھڑایا اور چلے گئے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! علی نے امیر المؤمنین کے حق کی نافرمانی کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا: ان کو چھوڑ دو، یہ خلافت کی مٹھاس نہیں پاسکتے اور نہ ان کی اولاد میں سے کوئی۔ زائدہ کہتے ہیں میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر یہ واقعہ سنایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پیش گوئی کو تو بڑے تعجب خیز انداز میں آگے گوش گزار کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں اس میں اتنا تعجب کیوں ہو رہا ہے، میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا تھا۔

وہ (علی رضی اللہ عنہ) اس (خلافت) کی حلاوت پاسکیں گے اور نہ ان کی اولاد میں سے کوئی ایک۔ الضعفاء للعقيلي
کلام: امام عقیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر (جھوٹی) ہے۔ زائدہ کے علاوہ کسی اور نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی۔ اور زائدہ مدنی ہے اور مجہول شخص۔ ابو حاتم کہتے ہیں: یہ منکر ہے، ڈھکی نے میزان اور مغنی میں ایسا ہی کہا ہے۔
۱۳۲۸۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے میرے ساتھ کوئی خاص عہد نہیں کیا سوائے ان عام عہدوں کے جو اور لوگوں کے ساتھ بھی کیے ہیں۔ لیکن لوگ جب عثمان کو قتل کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہو گئے اور ان کو قتل کر ڈالا۔ پھر جب کہ میرے سوا (عثمان وغیرہ) اس خلافت میں میری نسبت برے حالات اور مسائل کا شکار ہوئے ہیں تو میں نے دیکھا کہ میں اس منصب کا اور لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ میں اس کے لیے ہمت کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اللہ ہی زیادہ جانتا ہے ہم نے درست قدم اٹھایا یا غلط۔ مسند احمد

۱۳۲۸۱ حارث بن سويد سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کے ساتھ کوئی خاص وصیت یا معاہدہ کیا ہے جو عام لوگوں کے ساتھ نہ کیا ہو؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ کوئی خاص عہد نہیں کیا جو اور لوگوں کے ساتھ نہ کیا ہو، سوائے اس صحیفے کے جو میری اس تلوار کی زکوٰۃ کے متعلق احکام تھے، نیز یہ کہ مدینہ ثور سے غیر تک حرم ہے، جس نے اس میں کوئی حدت کیا (حرم کے تقدس کو پامال کیا) یا کسی محدث کو ٹھکانا دیا اس پر اللہ کی لعنت ہے، ملائکہ کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول کرے گا اور نہ فرض۔ نیز مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جس نے کسی مسلمان کا ذمہ توڑا اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ پاک قیامت کے روز اس کا کوئی نفل قبول کریں گے اور نہ فرض۔

مسند احمد، النسائی، ابن جریر، حلیۃ الاولیاء

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت

۱۳۲۸۲ مجاز بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ قتل ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو عمرو بن حصین الانصاری کے گھر میں روپوشی اختیار کر لی۔ لوگ جمع ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس داخل ہو گئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر

بیعت کرنے کے لیے یوں ٹوٹ پڑے جس طرح پیاسے اونٹ حوض پر امنڈ پڑتے ہیں اور بولنے لگے: ہم آپ کی بیعت کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ تم طلحہ اور زبیر کو اپنا امیر بنا لو۔ لوگوں نے کہا: آپ ہمارے ساتھ چلیے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کی جماعت کے ساتھ نکلے۔ محمد بن الحنفیہ فرزند ابن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ حتیٰ کہ ہم طلحہ بن عبید اللہ کے پاس پہنچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: یہ لوگ میری بیعت کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں جبکہ مجھے ان کی بیعت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا آپ اپنا ہاتھ کشادہ کیجئے، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے علی رضی اللہ عنہ کو کہا: آپ مجھ سے زیادہ اس کے حقدار ہیں، نیز آپ سابق (فی الاسلام) اور حضور کی قربت داری رکھتے ہیں۔ جبکہ یہ ساتھ آنے والے لوگ بھی آپ کی بیعت کے لیے جمع ہوئے ہیں جو مجھ سے بٹ گئے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تم میری بیعت نہ توڑ دو اور مجھ سے دھوکہ نہ کرو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ مجھ سے ہرگز خوف نہ کریں۔ اللہ کی قسم! آپ میری طرف سے کبھی کسی ناگوار بات کو محسوس نہ کریں گے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تمہاری اس بات پر کفیل (نگران) ہے۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ مجھ پر اس بات کا کفیل ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی وہی بات کی جو طلحہ کو بھی کی۔ اور انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو طلحہ نے دیا تھا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کی گاہن اوٹنیاں اور بیت المال کی جابیاں لے رکھی تھیں اور لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تھے ابھی بیعت نہ کی تھی کہ چند سوار یہ خبر لے کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سرف مقام پر گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں دیکھ رہی ہوں کہ طلحہ کی انگلی دھوکہ کے ارادے سے بیعت کر رہی ہے۔ ابن الحنفیہ کہتے ہیں: جب لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: یہ آدمی۔ عثمان تو قتل ہو گیا ہے، جبکہ لوگوں کے لیے کوئی امام ہونا لازمی ہے۔ اور ہم اس منصب کا آپ سے زیادہ حقدار کسی کو نہیں سمجھتے، نہ آپ سے پہلے کوئی اسلام قبول کرنے والا ہے اور نہ آپ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا کوئی قریبی رشتہ دار ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مجھے امیر نہ بناؤ بلکہ میں تمہارے لیے وزیر بنا رہا ہوں یہ امیر بننے سے زیادہ بہتر ہے۔ لوگوں نے اصرار کیا اور بولے کہ: اللہ کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے ہم آپ کی بیعت کر کے رہیں گے، پھر وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کے لیے ٹوٹ پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب یہ حال دیکھا تو ارشاد فرمایا: پھر میری بیعت یوں تنہائی میں نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بیعت مسجد میں بالکل سرعام ہوگی۔ چنانچہ پھر منادی کو حکم دیا اس نے مسجد میں نداء لگا دی اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے آپ کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثناء کی پھر ارشاد فرمایا:

ایک حق ہے اور ایک باطل۔ اور ہر ایک کے ماننے والے ہیں۔ اگر باطل زیادہ ہو جائے تو وہ ترقی کر جاتا ہے اپنی کوشش کے ساتھ۔ اگرچہ حق کبھی کم ہوتا ہے لیکن بسا اوقات کوئی چیز جاتی ہوئی واپس مڑ جاتی ہے اگر تمہارا معاملہ تم کو واپس مل گیا ہے تو تم سعادت مند ہو۔ مگر مجھے خوف ہے کہ کہیں تم پر فترت کا زمانہ نہ آجائے۔ کہ کوئی بھی امیر تم پر امارت نہ کرے مجھ پر تو صرف محنت اور کوشش ہے۔ (تمہاری خیر خواہی کے لیے)۔

دو آدمی سبقت لے گئے اور تیسرا کھڑا ہو گیا، چھٹا ان کے دو کے ساتھ نہیں ہے۔ مقرب فرشتہ، اور اللہ نے جس سے یشاق لی، صدیق نجات پا گیا، ساع (کوشش کنندہ) مجتہد (محنت کرنے والا) ہے اور طالب چھٹے کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہے۔ واللہ اعلم بمراہہ الصحیح جس نے دعویٰ کیا وہ ہلاک ہو گیا، جس نے بہتان باندھا وہ خائب و خاسر ہوا، دائیں اور بائیں گمراہ ہیں، درمیانی راہ جاہد حق ہے، کتاب و سنت میں اس کی تعلیم ہے، اللہ تعالیٰ نے اس امرت کو کوڑے اور تلوار کے ساتھ ادب سکھایا۔ اس میں کسی کونرمی کی گنجائش نہیں، اپنے گھروں میں پردہ داری کے ساتھ رہو، اپنے درمیان صلح رکھو، ایک دوسرے کا حق دو، جس نے حق سے دشمنی کے لیے تلوار نکالی وہ ہلاک ہوا، تو بہ تمہارے پیچھے

کھڑی ہے (جلدی کرو) میں اپنی اسی بات پر اکتفاء کرتا ہوں، اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں۔ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پہلا خطبہ تھا جو انہوں نے خلیفہ بنائے جانے کے بعد ارشاد فرمایا۔ اللہ لکائی

مدت خلافت

۱۳۲۸۳ حارث بن عبد اللہ الجعفی سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف بھیجا، اگر مجھے یقین ہوتا کہ آپ میرے پیچھے وفات پا جائیں گے تو میں ہرگز آپ سے جدا نہ ہوتا۔ پھر میرے پاس ایک آنے والا خبر لے کر آیا کہ محمد کی وفات ہو گئی ہے۔ میں نے پوچھا: کب؟ اس نے کہا: آج۔ اگر میرے پاس اسلحہ ہوتا تو میں اس آدمی سے جنگ کر بیٹھتا۔ پھر تھوڑی سی عرصہ گزرا تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایک قاصد آیا اور بولا کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی ہے لوگوں نے ان کے بعد ان کے خلیفہ ابو بکر کی بیعت کر لی ہے، لہذا آپ بھی اس کی بیعت کر لیں جو آپ کی طرف (ان کی جانب سے گورز مقرر) ہے۔ تب مجھے اس خبر پر یقین آیا پھر میں نے پہلے شخص سے پوچھا: کہ تم کو یہ خبر کیسے معلوم ہوئی (حالانکہ تم یہیں رہ رہے تھے) اس نے کہا: پہلی (آسمانی) کتاب میں ہے کہ یہ نبی آج کے دن مرے گا۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد کیا ہوگا (ہجری کتاب کیا کہتی ہے؟) اس نے کہا: ان کی پکی پینتیس سال تک چلتی رہے گی۔ (یعنی خلافت پینتیس سال تک نبوت کے طریق پر قائم رہے گی)۔ ابو نعیم

دوسرا باب..... امارت (حکومت) اور اس کے متعلق

قسم الافعال..... امارت (حکومت) کی ترغیب میں

۱۳۲۸۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ پاک قرآن کی نسبت سلطان (عادل کے حاکم وقت) کے ذریعے زیادہ (لوگوں کی مال و عزت کی) حفاظت فرماتا ہے۔ الخطیب فی تاریخ

۱۳۲۸۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اس سلطان (بادشاہ) کے بارے میں بتائیے کہ جس کے آگے گردنیں تسلیم ہو جائیں اور لشکر اس کے تابع ہو جائیں وہ کیا بادشاہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ زمین پر رحمان کا سایہ ہے، بندگان خدا میں سے ہر مظلوم اس کے ٹھکانے پر آکر پناہ حاصل کرتا ہے، اگر وہ عدل کرتا ہے تو اس کے لیے اجر لازم ہے اور رعایا پر اس کا شکر لازم ہے اور اگر (خدا نخواستہ) وہ ظلم اور خیانت کرتا ہے تو اس پر اس کا وبال اور مصیبت آتی ہے اور رعایا کے لیے ایسے موقع پر صبر کرنا لازم ہے۔ الدیلمی

۱۳۲۸۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

لوگوں (کے حالات) کو صرف امیر وقت درست کر سکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔

لوگوں نے پوچھا: یا امیر المؤمنین! نیک تو درست ہے فاجر کے ذریعے کیسے حالات درست ہوں گے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فاجر کے ذریعے اللہ پاک راستوں کو پر امن بنا دیتا ہے، اس کے ساتھ دشمن سے جنگ کی جاتی ہے، اس کے واسطے سے مال غنیمت کا حصول ہوتا ہے، اس کے حکم پر حدود اللہ کا نفاذ ہوتا ہے، اس کی سربراہی میں بیت اللہ کا حج کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے مسلمان امن کے ساتھ اللہ کی عبادت کرتا ہے حتیٰ کہ اس کی موت آ جاتی ہے۔ خواہ اس کے اپنے کردار کیسے ہوں مگر وہ پھر بھی لوگوں کے لیے باعث امن ہوتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی

امارت (حکومت) پر وعیدوں کا بیان

۱۳۲۸۷ (مسند الصدیق) قیس بن ابی حازم، نافع بن عمر الطائفی سے روایت کرتے ہیں، نافع کہتے ہیں میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہ منبر پر جلوہ افروز تھے اور ارشاد فرما رہے تھے جو شخص امت محمدیہ ﷺ کے معاملات (حکومت) میں سے کسی منصب پر فائز ہوا پھر اس نے ان پر کتاب اللہ کے احکام کو نافذ نہیں کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ البغوی

۱۳۲۸۸ رافع الطائفی سے مروی ہے کہ میں ایک غزوہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہم صحبت تھا۔ جب ہم غزوے سے واپس لوٹنے لگے، میں نے عرض کیا اے ابوبکر! مجھے کچھ نصیحت فرما دیجئے! حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فرض نماز اس کے وقت پر قائم کر، اپنے مال کی زکوٰۃ جی جان سے ادا کر، رمضان کے روزے رکھ، بیت اللہ کا حج کر، یاد رکھ! اسلام میں ہجرت اچھا عمل ہے، جہاد ہجرت میں اچھا عمل ہے۔ کبھی امیر نہ بننا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا یہ امارت۔ حکومت جو آج تم دیکھ رہے ہو ایک نمونہ ہے۔ قریب ہے کہ یہ پھیل جائے اور (اس قدر) اس کی کثرت ہو جائے کہ نا اہل بھی اس کو پالیں۔ جو امیر ہوگا وہ لوگوں میں سب سے طویل حساب کتاب کا سامنا کرے گا اور سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور جو امیر (حاکم) نہ ہوگا وہ آسان حساب دے گا اور (اگر اس پر عذاب ہو تو) اس کا عذاب بھی آسان ہوگا، کیونکہ حکام مومنین پر ظلم کرنے میں قریب ہوتے ہیں۔ جو مومنین پر ظلم کرتا ہے وہ اللہ کے ذمے کو توڑتا ہے کیونکہ وہ اللہ کے پڑوسی اور اس کے بندے ہیں۔ اللہ کی قسم! تمہارے کسی پڑوسی کی بکری یا اونٹ کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو وہ بھی تکلیف اور دکھ محسوس کرتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میرے پڑوسی کی بکری یا اونٹ کیسی تکلیف میں ہے۔ تو اللہ پاک تو اپنے پڑوسی کی وجہ سے زیادہ غضب ناک ہوتا ہے۔

ابن المبارک فی الزہد

۱۳۲۸۹ زینب بنت الہاجر سے مروی ہے، فرماتی ہیں میں حج کے ارادے سے نکلی، میرے ساتھ ایک دوسری عورت بھی تھی۔ میں نے اپنے لیے ایک خیمہ کھڑا کر لیا اور نذر مان لی کہ میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔ پھر ایک آدمی آیا اور اس نے خیمے کے دروازے پر کھڑے ہو کر السلام علیکم کہا۔ اس کے سلام کا جواب میری ساتھی نے دیا۔ آدمی نے اس سے پوچھا کیا بات ہے تیری ساتھی جواب کیوں نہیں دیتی۔ اس نے نذر مانی ہے کہ کسی سے بات نہیں کرے گی۔ پھر آدمی نے (مجھے مخاطب ہو کر) کہا: بات کر، کیونکہ یہ تو جاہلیت کا عمل ہے۔ زینب کہتی ہیں: تب میں بول پڑی اور میں نے پوچھا: آپ کون ہیں، اللہ آپ پر رحم کرے۔ آدمی نے جواب دیا: مہاجرین کا ایک آدمی ہوں۔ میں نے پوچھا: کون سے مہاجرین میں سے؟ آدمی نے کہا: قریش میں سے۔ میں نے پوچھا: کون سے قریش میں سے؟ تب اس آدمی نے کہا: تم بہت سوال کرتی ہو، میں ابوبکر ہوں۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! ہم (مسلمان) جاہلیت کے زمانے سے ابھی نکلے ہی ہیں ہمارے لوگ ایک دوسرے پر کم ہی اعتماد کرتے ہیں اب اللہ پاک امن و امان لے آیا ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ یہ حالات ہمارے ساتھ کب تک رہیں گے؟ ارشاد فرمایا: جب تک تمہارے ائمہ درست رہیں۔ میں نے پوچھا: ائمہ کون ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تیری قوم میں ایسے سردار نہیں ہیں جن کی اطاعت کی جاتی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں ضرور ہیں۔ ارشاد فرمایا: پس وہی (ائمہ ہیں)۔ ابن سعد

۱۳۲۹۰ حبیہ بنت ابی حبیہ فرماتی ہیں ایک آدمی (دن کی کڑی) دوپہر میں میرے پاس آیا میں نے پوچھا: اے بندہ خدا تیری کیا حاجت ہے؟ آدمی نے کہا: میں اور میرا ایک ساتھی اپنے اونٹ کی تلاش میں نکلے تھے۔ میرا ساتھی تو تلاش میں نکل گیا ہے جبکہ میں سائے میں آ گیا تاکہ کچھ سستالوں، مجھے کچھ (پانی وغیرہ) پینے کی طلب ہے۔ جب کہتی ہیں: میں اپنی اونٹنی کے پاس گئی جو تھوڑا بہت دودھ دے دیتی تھی میں نے اس کا دودھ دوہ کر اس آدمی کو پلایا۔ مجھے اس آدمی میں نیک صورت نظر آئی۔ میں نے اس سے پوچھا: اے بندہ خدا تو کون ہے؟ اس نے کہا: ابوبکر۔ میں نے پوچھا: کیا وہی ابوبکر جو رسول اللہ کا ساتھی ہے، جس کے متعلق میں نے سنا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنے

لوگوں کی زمانہ جاہلیت کی کچھ جنگوں اور دوستیوں کا حال سنایا جو قبیلہ ختم وغیرہ کے ساتھ ہوئی تھیں۔ پھر میں نے پوچھا: اے اللہ کے بندے! لوگوں کی امن و سکون والی یہ حالت کب تک رہے گی؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تک ائمہ درست رہیں گے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو قبیلے کے سردار کو نہیں دیکھتی لوگ اس کی اتباع کرتے ہیں اور اس کی بات مانتے ہیں، پس یہ قوم کے سردار جب تک درست رہیں گے (تب تک یونہی امن و سکون رہے گا۔ مسند، ابن منیع، مسند الدارمی ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد حسنہ ہے۔

۱۳۲۹۱ رافع الطائی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا: پھر مسلمانوں کا ذکر کرے؟ ہوئے ارشاد فرمایا

جس نے کسی مسلمان پر ظلم کیا اس نے اللہ کے ذمے کو توڑ دیا اور جو شخص مسلمانوں کا والی بنا پھر اس نے ان کو کتاب اللہ کے مطابق نہیں چلا اس پر اللہ کی لعنت ہے اور جس نے حج کی نماز پڑھ لی وہ اللہ کے ذمے میں آگیا۔ الدیوبوری فائدہ: ... ذمہ سے مراد اجازت نامہ لے سکتے ہیں۔ جس طرح بین الملک ویزے کا اجراء ہوتا ہے۔ اس کی موجودگی میں صاحب ویزے پر غیر حکومت کا ظلم ڈھانا اس شخص کے ملک کے ذمہ (ویزہ) کو توڑنا ہوتا ہے۔

۱۳۲۹۲ اسماعیل بن عبید اللہ بن سعید بن ابی مریم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے ابو مریم کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا تو وہ منبر پر چڑھے، اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! اگر یہ خطرہ مجھے درپیش نہ ہوتا کہ تمہارے معاملات حکومت درہم برہم ہو جائیں گے خواہ ہم موجود ہوں تو میں یہ بات پسند کرتا کہ سلطنت کی باگ ڈور اس شخص کے سپرد کر دیتا جو تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند ہوتا پھر اس کے لیے کوئی بھلائی نہ ہوتی۔ یاد رکھو! لوگوں میں سب سے بد بخت دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی بادشاہ ہوں گے۔ یہ سن کا حاضرین خطبہ نے تعجب سے اپنی گردنیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف اٹھائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پرسکون رہو، پرسکون رہو۔ تم لوگ جلد باز ہو۔ کوئی بادشاہ کسی سلطنت پر برا جمان نہیں ہوتا مگر اللہ پاک کو اس کے سلطنت پر بیٹھنے سے قبل اس کی بادشاہی اور سلطنت کی خبر ہوتی ہے اور پھر اللہ پاک اس کی عمر کو نصف کم کر دیتا ہے۔ او پھر اس پر رنج و غم مسلط فرما دیتا ہے۔ جو اس کی ملکیت اور ہاتھوں میں زیر تصرف ہے اس سے اس کو بے رغبت کر دیتا ہے جبکہ جو لوگوں کے مال میں ہے اس کی اس کے اندر طمع و لالچ پیدا کر دیتا ہے، پھر اس کی معیشت زندگی تنگ ہو جائے گی خواہ وہ عمدہ عمدہ کھائے کھائے، اعلیٰ پوشاک زیب تڑ کرے حتیٰ کہ پھر جب اس کا سایہ جھک جائے گا، اس کی روح نکل جائے گی اور وہ اپنے رب کے سامنے حاضر ہوگا تب اس کا پروردگار اس سے سخت حساب لے گا اور اس کی مغفرت کے مواقع کم رہ جائیں گے۔ پس خبردار سن لو مساکین ہی بخشے بخشائے لوگ ہیں۔

۱۳۲۹۳ عمیر بن سعد الانصاری جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمح پر گورنر بنایا تھا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا: میں تم سے ایک سوال پوچھتا ہوں تم چھپانا مت۔ کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! جو میرے علم میں ہوگا میں اس کو آپ سے ہرگز نہیں چھپاؤں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے زیادہ امت محمدیہ ﷺ پر تم کس چیز کا خوف کرتے ہو؟ حضرت کعب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مگر وہ کن حکمرانوں کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا: یہ راز مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھی بتایا تھا۔

۱۳۲۹۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اگر نہ فرات کے کنارے، بیڑ کا بچہ بھی گر کر ہلاکت کی نذر ہو جائے تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ پاک مجھ سے اس کا سوال نہ کرے۔

ابن سعد، ابن ابی شیبہ، مسند، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکم ۱۳۲۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

کسی آدمی نے مکمل طور پر حکومت کی حرص کی تویہ ممکن نہیں کہ وہ انصاف برت سکے۔ ابن ابی شیبہ

ظالم حکمرانوں کے لئے ہلاکت ہے

۱۳۲۹۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا:

اہل زمین کے حاکموں کے لیے ہلاکت ہے، اہل آسمان کے حاکموں کی طرف سے جس دن اہل زمین اہل آسمان سے ملاقات کریں گے، مگر وہ لوگ جو عدل کو رائج کریں، حق کا فیصلہ کریں، خواہش پر فیصلہ نہ کریں، رشتہ داری کی حمایت میں فیصلہ نہ کریں، اپنی خواہش پر فیصلہ نہ کریں اور نہ کسی کے ڈر اور خوف سے ناحق فیصلہ کریں اور کتاب اللہ کو اپنی آنکھوں کے درمیان آئینہ بنا کر رکھیں۔

ابن ابی شیبہ، الزهد للإمام احمد، ابن خزيمة، السنن للبيهقي، ابن عساکر

۱۳۲۹۷ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: فیصلہ کرو اور ہم سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

۱۳۲۹۸ سلیمان بن مویٰ سے مروی ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا حاکم کا اپنی امارت (رعایا) میں تجارت کرنا خسارہ (اور ظلم) ہے۔ السنن للبيهقي

۱۳۲۹۹ قطن بن وہب اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کو ایک سفر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی رفاقت کا شرف حاصل ہوا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ مقام روحاء کے قریب پہنچے تو (بقول معن اور عبداللہ بن مسلمہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک چرواہے کی آواز سنی جو پیڑ سے آ رہی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچنے کے لیے اوپر چڑھے۔ جب اس کے قریب پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چرواہے کو آواز دی: اے مکریوں کے چرواہے! چرواہے نے آپ کی آواز کا جواب دیا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے چرواہے! میں ایسی جگہ کے پاس سے گذر کر آ رہا ہوں جو تیری اس جگہ سے زیادہ سرسبز و شاداب ہے۔ اور ہر راعی (چرواہے) سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔

یہ کہہ کر آپ رضی اللہ عنہ اتر کر سواریوں کے ساتھ آئے۔ مؤطا امام مالک، ابن سعد

۱۳۳۰۰ محمود بن خالد سے مروی ہے کہ ہمیں سوید بن عبدالعزیز نے بیان کیا، ان کو ابوالحکم سیار نے بیان کیا وہ ابوالواہل سے روایت کرتے ہیں کہ:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کو ہوازن کے صدقات (اموال زکوٰۃ) کی وصولی پر مقرر کر دیا بشر پیچھے رہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جا کر ان سے ملاقات کی اور پوچھا: تم پیچھے کیوں رہ گئے؟ کیا تم پر ہماری بات سننا اور ان کی اطاعت بجالانا واجب نہیں ہے کیا؟ بشر نے عرض کیا: کیوں نہیں، لیکن میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مسلمانوں کے امور (مملکت) میں سے کسی چیز کا والی بنا اس کو قیامت کے دن جہنم کے پاس پرکھ کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی برتنے والا ہو تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہو تو پل اس کے نیچے سے شق جائے گا اور وہ اس جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک گرفتار رہے گا۔

بشر کی بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ بذات خود رنجیدہ اور غمزدہ ہو گئے اور واپس لوٹ آئے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا بات ہے میں آپ کو رنجیدہ اور غمزدہ حالت میں دیکھ رہا ہوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کیوں نہ رنجیدہ و غمزدہ ہوں حالانکہ میں نے بشر بن عاصم سے سنا ہے وہ رسول اکرم ﷺ کی حدیث روایت کرتے ہیں کہ:

جو شخص مسلمانوں کے امور (مملکت) میں سے کسی چیز کا والی بنا اس کو قیامت کے روز جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہو تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہو تو پل اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور وہ اس میں ستر سال کی گہرائی تک گر رہے گا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جو لوگوں میں سے کسی ایک شخص کا بھی والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھائی کرنے والا ہو تو نجات پا جائے گا اور اگر وہ برائی اختیار کرنے والا ہو تو پل شق ہو جائے گا اور وہ جہنم میں ستر سال کی گہرائی تک جا کر رہے گا اور وہ جہنم سیاہ تاریک ہے۔

پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: دونوں حدیثوں میں سے کونسی حدیث نے آپ کے دل کو زیادہ تکلیف دی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دونوں ہی نے میرے دل کو تکلیف میں ڈال دیا ہے۔ لیکن پھر حکومت کون قبول کرے گا؟ جبکہ اس میں اس قدر سختی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

وہ شخص جس کی ناک اللہ نے کاٹ دی ہو اور اس کا رخسار زمین سے ملا دیا ہو۔ بہر حال ہم (آپ کے متعلق) خیر کے سوا کچھ نہیں جانتے لیکن قریب ہے کہ آپ اگر کسی ایسے شخص کو والی بنائیں جو حکومت میں عدل نہ کر سکے تو وہ اس کے دردناک عذاب سے نہیں نجات پاسکے گا۔

البغوی، الجامع لعبد الرزاق، ابونعیم، ابوسعید النقاش فی کتاب القضاة فی المنہج
کلام: سوید بن عبدالعزیز ممتروک (نا قابل اعتبار) راوی ہے لیکن یہ حدیث دوسری سندوں سے بھی مروی ہے جو مستند بشر کے ذیل میں آ رہی ہے۔

۱۴۳۰ھ عمران بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب کو فرمایا: کیا بات ہے آپ مجھے حکومت کی کوئی ذمہ داری نہیں سونپتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اچھا نہیں لگتا کہ آپ اپنے دین کو گنہا کریں۔ ابن سعد

۱۴۳۰ھ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی ولایت (دور خلافت) میں فرمایا: شخص میرے بعد اس منصب پر بیٹھے گا وہ جان لے کہ قریب کے اور دور کے (بہت سے) لوگ اس کو اس سے حاصل کرنے کا خیال رکھیں گے اور اللہ کی قسم! میں تو اپنی جان کے دفاع میں لوگوں سے قتال کرنے سے دریغ نہیں کروں گا۔ ابن سعد

۱۴۳۰ھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں اس بند گھر (یعنی محل) میں نماز پڑھوں۔ مسدد

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی ہدایات

۱۴۳۰ھ موسیٰ بن جبیر اہل مدینہ کے شیوخ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ (گورزمصر) کو لکھا:

اما بعد! میں نے اپنی طرف کے لوگوں کے لیے، ان کی اولاد کے لیے اور جو بھی مدینے آئیں اہل یمن وغیرہ میں سے اور جو تمہاری طرف سے اور دوسرے علاقوں سے یہاں آئیں ان سب (مسلمانوں) کے لیے وظائف مقرر کر دیئے ہیں۔ دیکھو جن کے لیے میں نے کوئی وظیفہ مقرر کیا ہو پھر وہ تمہارے پاس آئے تو اس کو اور اس کی اولاد کو میرا مقرر کردہ وظیفہ دو۔ اور جو ایسے لوگ تمہارے پاس آئیں جن کے لیے میں نے کوئی وظیفہ مقرر نہ کیا ہو تو تم یہ دیکھو کہ میں نے ان کے مثل لوگوں کے لیے کیا وظیفے مقرر کیے ہیں پھر تم اس کی مثل ان کے لیے وظیفے مقرر کر دو۔ اور تم خود

اپنے لیے دوسو دینار لے لو۔ یہ وظیفہ بدری مہاجرین اور انصار صحابہ کا وظیفہ ہے۔ تمہارے دوسرے ہم عصر لوگوں میں سے کسی کو وظیفہ کی یہ مقدار نہیں پہنچی۔ کیونکہ تم مسلمانوں کے گورنروں میں سے ہو اس وجہ سے میں نے تم کو سب سے اوپر رکھا ہے۔ اور میں چاہتا ہوں کہ ایک اہم کام تمہارے ذمے لازم ہے۔ تم خراج کو پورا پورا حاصل کرو لیکن حق کے ساتھ لو۔ پھر جمع کرنے کے بعد اس کو روک لو اور پھر اس میں سے مسلمانوں کے عطیے اور دوسرے اہم مصارف نکالو جن کے بغیر چارہ کار نہیں۔ پھر جو قح جائے وہ میرے پاس (دار الخلافہ) بھیج دو۔ جان رکھو کہ تمہاری اطراف کی سرزمین مصر میں شمس نہیں ہے۔ کیونکہ یہ (تلوار کی بجائے) صلح کے ساتھ فتح ہوئی ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کے لیے مال غنیمت نہیں ہے۔ پہلے تم اس مال میں سے سرحدوں کی حفاظت میں خرچ کرو گے اور سپاہیوں کے وظیفے دو گے، اس کے بعد بچنے والے مال میں سے اللہ کے بتائے ہوئے مصارف میں خرچ کرو گے۔ فقیر، مسکین وغیرہ اور اے عمرو! جان لو کہ اللہ پاک تم کو دیکھ رہا ہے اور تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

واجعلنا للمتقين اماما۔

اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا (سربراہ) بنا۔

یعنی تم کو ایسا ہونا چاہیے کہ جس کی پیروی کی جائے۔ نیز یاد رکھنا تمہارے ساتھ ذمی (غیر مسلم معاہدہ میں شامل) لوگ بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو خیر خواہی کی وصیت کی اور قبضوں کے ساتھ خیر خواہی کی تاکید کی ہے۔ اور یہی ذمی قطعی بھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

قبضوں کے ساتھ خیر خواہی برتو بے شک ان کا ذمہ (حفاظت و پاسداری) ہے اور رحم کا تعلق ہے کیونکہ ام اسامیل انہی میں سے تھیں۔ نیز رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

جس نے کسی معاہدہ (ذمی) پر ظلم کیا اس کو طاقت سے اوپر بوجھ لا دیا میں قیامت کے دن اس کا خصم (دشمن) ہوں گا۔

اے عمرو! پس ڈرتے رہنا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ تمہارے خصم نہ بن جائیں بے شک وہ جس کے خصم ہوں گے اس پر غالب آئیں گے۔ اللہ کی قسم! اے عمرو! مجھے اس امت کی حکمرانی کے ساتھ آزمائش و مصیبت میں ڈال دیا گیا ہے، میں اپنے آپ کو کمزور محسوس کرتا ہوں، میری رعیت بکھر چکی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس حال میں اپنے پاس اٹھالے کہ میں کوتاہی کرنے والا شمار نہ کیا جاؤں۔ کیونکہ اللہ کی قسم! مجھے سخت ڈر اور خوف لاحق ہے کہ اگر تیری عمل داری کے دور دراز گوشے میں بھی کہیں اگر کوئی اونٹ ضائع ہو کر ہلاک ہو گیا تو مجھ سے قیامت کے دن اس کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔ ابن سعد

۱۳۳۰۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی آدمی کو محبت یا رشتہ داری کی وجہ سے کوئی منصب تفویض کیا اور صرف یہی بات مد نظر رکھی تو بے شک اس نے اللہ سے، اس کے رسول سے اور مومنین سے خیانت برتی۔ فی المدارۃ

فائدہ: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اس روایت کی تخریج کرنے والے کا نام معلوم نہیں۔ مگر یہ کہ یہ کسی قدیم کتاب میں سے لی گئی ہے جس میں ابوخیثمہ سے کثیر روایات منقول ہیں۔

۱۳۳۰۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی فاجر (بدکار) کو سرکاری منصب تفویض کیا حالانکہ اس کو اس کے فاجر ہونے کا علم ہے تو وہ خود بھی اس کے مثل ہے۔ فی المدارۃ

۱۳۳۰۷ فضل بن عیسٰی سے مروی ہے کہ اخف بن فیس ایک عراقی وفد کے ساتھ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ وہ دن انتہائی سخت گرمی کا دن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (دھوپ میں) ایک محنت مزدوری والی عبا پہنے ہوئے صدقے کے ایک اونٹ کو تیل مل رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اخف بن فیس کو فرمایا: اے اخف! اپنے کپڑے بدل لو اور آ جاؤ، آ کر امیر المومنین کی مدد کرو اس اونٹ کی خدمت کرنے میں۔ یہ اونٹ صدقہ کا اونٹ ہے اس میں یتیم، مسکینوں اور فقیروں کا حق ہے۔ ایک آدمی نے کہا: یا امیر المومنین! اللہ آپ کی

مغفرت کرے، آپ صدقے کے غلاموں میں سے کسی غلام کو کیوں نہیں حکم دیدیتے، وہ یہ کام اچھی طرح انجام دے لے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو ارشاد فرمایا:

اے فلائی کے بیٹے! مجھ سے اور احف بن قیس سے بڑا غلام کون ہوگا بے شک جو مسلمانوں کا امیر ہوتا ہے وہ مسلمانوں کا غلام ہوتا ہے، اس پر رعایا کی خدمت اسی طرح واجب ہے جس طرح غلام پر اپنے آقا کی خدمت واجب ہوتی ہے، کہ اس کے ذمہ آقا کی خیر خواہی اور اس کی امانت کی ادائیگی لازم ہے فی المداراة

۱۳۳۰۸ عن فضیل بن غزوہ عن محمد الراسی عن بشر بن عاصم بن شقیق الثقفی کی سند سے مروی ہے۔

ہر منصب والے کو جہنم کے پل پر کھڑا کیا جائے گا

بشر بن عاصم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے ایک عہدہ لکھ دیا۔ بشر کہتے ہیں میں نے عرض کیا: مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

والیوں (سرکاری مناصب پر فائز لوگوں) کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور ان کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا، پس جو شخص اللہ کا اطاعت گزار ہوگا اللہ پاک اس کو دائیں ہاتھ سے تھام لے گا اور جہنم سے نجات دیدے گا۔ اور جو شخص اللہ کا نافرمان ہوگا جہنم کا پل اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور وہ جہنم کی وادی میں گرنا چلا جائے گا جو شعلوں سے بھڑک رہی ہوگی۔

یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بیچام بھیج کر بلوایا پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے یہ حدیث رسول اکرم ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں۔ اور اللہ کی قسم! اس وادی کے بعد جہنم کی آگ کی ایک اور وادی ہوگی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کچھ بھی جواب دینا گوارا نہ کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب اس حکومت میں اس قدر سخت وعید ہے تو اس کو کون قبول کرے گا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ شخص جس کی ناک اللہ نے کاٹ دی ہو اور اس کی آنکھ نکال دی ہو اور اس کا رخسار زمین کے ساتھ گر کر دیا ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابونعیم

فائدہ: امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کو عمار بن یحییٰ نے عن سلمۃ بن ابی تمیم عن عطاء بن ابی رباح عن عبداللہ بن سفیان عن بشر بن عاصم کے طریق سے بھی اس کے مثل نقل کیا ہے۔ مؤلف سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں اس طریق سے ابن مندہ نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔ پس یہ دونوں طریق تقویت دینے والے ہیں اس طریق کو جو مسند عمر میں ہے۔ امام ابن حجر الاصابہ میں فرماتے ہیں محمد الراسی کے متعلق ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ ابن سلیم ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر مذکورہ اسناد منقطع ہے کیونکہ محمد الراسی نے بشر بن عاصم کو نہیں پایا۔

۱۳۳۰۹ ابوہریرۃ الاسلمی سے مروی ہے کہ زیاد کو شر الرعاء الخطمہ کہا جاتا تھا میں نے ان کو کہا تم ان میں شامل ہونے سے اجتناب کرو ابن عساکر فائدہ: زیاد گورنر تھا ظالم اور سخت گیر انسان تھا۔ اس وجہ سے اس کو شر الرعاء الخطمہ کہا جاتا تھا۔ یہ لفظ آؤٹوں کے اس چرواہے کو بولتے تھے جو ان کو باکتے وقت خوب مارتا ہو پانی پر لے جاتے وقت مار مار کر ان کو ایک دوسرے پر چڑھا دیتا ہوں اور اسی طرح ان کے سیر ہونے سے قبل ہی مار مار کر واپس لے آتا ہو۔ چنانچہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیاد کو نصیحت کی کہ ایسی سخت گیری نہ اپناؤ کہ واقعی ایسے ظالم چرواہوں میں شامل ہو جاؤ۔

۱۳۳۱۰ عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا:

اے عبدالرحمن! حکومت کا سوال نہ کرنا۔ کیونکہ اگر تمہارے سوال کرنے پر وہ تم کو سپرد کردی گئی تو تم کو بھی اس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر (بلا طلب) تم کو حکومت دی گئی تو پھر تمہاری اس پردہ کی جائے گی۔ جب تم کسی بات پر قسم اٹھا لو پھر اس کو نہ کرنے میں عافیت جانو تو وہی کرو جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔ یاد رکھو! گذری بات کو سچ سمجھ کر قسم اٹھانے پر وہ غلطی تو اس پر کفارہ نہیں، قطع رحمی کی قسم اٹھا لو تو اس کو پورا نہ کرو۔

بلکہ کفارہ ادا کرو اور جو چیز تمہارے اختیار میں نہیں اس پر اٹھائی گئی قسم کو پورا کرنے کی حاجت نہیں (بلکہ کفارہ ہے)۔ ابن عساکر

امارت (حکومت) کے آداب میں

۱۳۳۱۱ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی شخص بتاؤ جس کو میں مسلمانوں کے ایک اہم معاملے پر عامل بنا سکوں۔ لوگوں نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تو کمزور (بوڑھے) ہو گئے ہیں۔ لوگوں نے کسی اور شخص کا نام لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس شخص کی کوئی حاجت نہیں ہے۔ لوگوں نے پوچھا: آخر آپ کس کو چاہتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا شخص جو لوگوں کا امیر بنے تو انہی میں سے ایک فرد نظر آئے اور جب وہ امیر نہ ہو تو ان کا امیر محسوس ہوتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: ایسا شخص ہم صرف ربیع بن زیاد الحارثی کو جانتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا۔ الحاکم فی الکنی

۱۳۳۱۲ (مسند الصدیق رضی اللہ عنہ) سلیمان بن احمد، یعقوب بن اسحاق المخزومی، عباس بن نکار الضبی، عبدالواحد بن ابی عمر الاسدی، المعافی ابن زکریا الحریری، محمد بن مخلد، ابو یعلی الساسی، الاصمعی، عقیۃ الاصم، عطاء، ابن عباس ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

جب تو لوگوں میں سب سے شریف شخص کو دیکھنا چاہے تو بادشاہ کو فقیرانہ لباس میں دیکھ لے جو لوگوں میں زیادہ فقر و فاقہ والا ہو اور دنیا اور دین دونوں کے لیے درست ہے۔ ابن النجار

۱۳۳۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حاکم پر لازم ہے کہ اللہ کے نازل کردہ احکام کے ساتھ فیصلہ کرے اور امانت کو ادا کرے جب وہ یہ کام انجام دے تو لوگوں پر لازم ہے کہ اس کی بات پر کان دھریں اور اس کی تعمیل کریں اور جب ان کو بلایا جائے تو وہ بلیک کہیں۔

الفریابی، السنن لسعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، ابن زنجویہ فی الاموال، ابن حریز، ابن المنذر، ابن ابی حاتم

۱۳۳۱۴ علی بن ابی ربیع الاسدی سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے بیٹے کو اپنی جگہ لشکر میں بھیجنے کے لیے لے کر آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بوڑھے کی رائے میرے نزدیک جوان کی جنگ میں شرکت سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

عباس الرعی فی حزنہ، السنن للبیہقی

۱۳۳۱۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

حکمرانوں میں سے جس شخص میں یہ تین صفات ہوں وہ واقعی حاکم بننے کے لائق ہے:

جب فیصلہ کرے تو امانت اور انصاف کی بھرپور قوت رکھے، رعایا سے پردہ میں نہ رہے اور قریب اور بعید (رشتہ دار اور غیر واقف کار) ہر ایک پر کتاب اللہ کو نافذ کرے۔ الدیلمی

۱۳۳۱۶ صاحب بن یزید سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: میں اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کو نہ دیکھوں یا اپنی ذات کا خیال رکھوں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص مسلمانوں کے امور پر والی ہو وہ تو اللہ کے بارے میں کسی کی ملامت کی پرواہ قطعاً نہ کرے اور جو عام آدمی ہے وہ اپنی ذات کا خیال رکھے اور اپنے حاکم کے لیے خیر خواہی برتے۔

شعب الایمان للبیہقی

۱۳۳۱۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

لوگ مشتعل سیدھی راہ پر گامزن رہیں گے جب تک ان کے حکمران اور راہنما سیدھے رہیں گے۔ ابن سعد، السنن للبیہقی

۱۳۳۱۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رعایا حاکم کو (امانت) ادا کرنے والی رہے گی جب تک حاکم اللہ کو (امانت) ادا کرنے والا رہے گا جب امام (امانت داری) اٹھالے گا تو رعایا بھی اٹھالے گی۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، النسائی

منصب حکومت میں چار باتوں کا ہونا ضروری ہے

۱۳۳۱۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اس حکومت پر بیٹھنے کے لائق صرف وہی شخص ہے جس میں چار خصلتیں ہوں: کمزوری نہ ہو مگر نرم ہو، شدت ہو مگر سخت مزاجی اور سخت گیری نہ ہو، مال کو روکنے کی صلاحیت رکھتا ہو مگر بخیل نہ ہو اور سخاوت کا مالک ہو مگر اسراف نہ کرتا ہو۔ اگر ان میں سے ایک صفت بھی کم ہوگی تو باقی تین صفات بھی فاسد ہو جائیں گی۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اللہ کے امر (سلطنت) کو وہی (حاکم) سیدھا کر سکتا ہے جو (اللہ کے حکم کے نفاذ میں مسائل اور نرمی نہ کرے اور ریاء کاری نہ کرے، حرس وہوں کے پیچھے نہ پڑے، بری بات سے اجتناب برتے اور حق بات کو چھپائے نہ۔ الجامع لعبدالرزاق، وکیع الصغیر فی الغرر، ابن عساکر

۱۳۳۲۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے (گورنر) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: تو لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت نہ کر، لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر پینا پانا نہ کر، لوگوں کے ساتھ ہاتھ پائی نہ کر، فیصلہ میں رشوت ستانی نہ کر، اور غصہ کی حالت میں دواؤں کے درمیان فیصلہ نہ کرنا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۳۳۲۲ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے لکھا: کوئی امیر لشکر اور نہ امیر سریرہ (چھوٹا لشکر) کسی مسلمان پر حد نافذ نہ کرے جب تک کہ لشکر جنگ سے واپسی میں دشمن ملک کی حدود سے نکل آئے کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں اس کو مشرکوں کے ساتھ مل جانے پر جوش و حمیت نہ آجائے۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۳۳۲۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے نفس پر بھی امانت دار نہیں رہے گا جب تو اس کو ڈر دے گا یا اس کو باندھ دے گا یا اس کو زور و کوب کرے گا۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی، السنن لابن ماجہ

۱۳۳۲۴ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے عمال (ارکان حکومت) کو لکھا کرتے تھے: مجھے خط لکھتے رہا کرو۔ ابن ابی شیبہ

فائدہ: روایت کے الفاظ اگرچہ لاحقہ خلدون علی کتابا ہیں جس کے معنی مذکورہ معانی کے مخالف ہیں ممکن ہے شاید کسی راوی یا کاتب سے ہو ہوا ہو۔

۱۳۳۲۵ ابو عمران الجونی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا: ہمیشہ سے لوگوں کے سردار ہوتے آئے ہیں، جن کے پاس وہ اپنی حاجات لے کر جاتے ہیں۔ پس تم لوگوں کے سرداروں کا اکرام کرنا اور کمزور مسلمان کے لیے یہ عدل کافی ہے کہ اس کے ساتھ فیصلہ میں اور تقسیم میں انصاف برتا جائے۔

ابن ابی الدنيا فی الاشراف، السنن للبیہقی، الجامع لعبدالرزاق

بے رحم شخص حکومت کا اہل نہیں

۱۳۳۲۶ ابو عثمان انہدی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بنی اسد کے ایک آدمی کو کوئی سرکاری عہدہ تفویض کیا وہ شخص

اپنا عہدہ لینے آیا۔ حضرت امیر المؤمنین کے پاس ان کا کوئی بچہ آیا ہوا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس بچے کو بوسہ دیا۔ اسدی شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ اس بچے کو چوم رہے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے تو کبھی اپنے کسی بچے کو نہیں چوما۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! تو تو پھر لوگوں پر رحم کھانے میں بہت کمی کرے گا، لا ہمارا عہدہ ہمیں واپس کر دے۔ تو کبھی ہمارا کوئی عہدہ مت اٹھانا۔

ہناد، السنن للبیہقی

۱۳۳۲۷ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: جب تم کسی شہر کا محاصرہ کرتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم ایک آدمی کو شہر کی طرف بھیج دیتے ہیں (تاکہ وہ دروازہ کھول آئے) اور کھال کا لباس اس کو پہنا دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس کو شہر والے تفصیل سے پھر ماریں تو؟ انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب وہ قتل ہو جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم ایسا ہرگز نہ کیا کرو قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مجھے یہ بات خوشگوار نہیں لگتی کہ تم ایک مسلمان کی جان دے کر چار ہزار جنگجوؤں سے بھرے شہر کو فتح کر لو۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۳۳۲۸ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تم لوگوں پر ایسے شخص کو عامل، امیر و گورنر مقرر کر دوں جو میرے علم میں تم سب میں جہتر شخص ہو پھر میں اس کو عدل و انصاف کا حکم بھی دوں تو کیا میں نے اپنے ذمے لازم حق کو پورا کر دیا؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ میں اس کے عمل کو نہ دیکھوں کہ اس نے میرے حکم پر عمل کیا ہے یا نہیں۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۳۲۹ ابن جریج نے ہمیں خبر دی کہ مجھے یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ حاکم اپنے علم پر کسی کی پکڑ نہیں کر سکتا، نہ اپنے گمان پر اور نہ شیعے کی وجہ سے کسی کو پکڑ سکتا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

یہ حکومت کا معاملہ درست نہیں رہ سکتا مگر بغیر کسی جبر کے شدت کے ساتھ اور بغیر کسی کمزوری کے نرمی کے ساتھ۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۳۳۳۱ عتاب بن رافع سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ (امیر کوفہ) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ایک محل اپنے لیے بنالیا ہے اور اس کا دروازہ بھی رکھ لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ میرے پاس کسی (فریادی) کا شور نہیں سننا چاہیے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیج کر محمد بن مسلمہ کو بلوایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی کام کو بالکل اپنی منشاء کے مطابق انجام دلا نا چاہتے تھے تو محمد بن مسلمہ ہی کو بلوایا کرتے تھے۔ چنانچہ محمد بن مسلمہ کو ارشاد فرمایا تم سعد کے پاس جاؤ اور اس کا دروازہ جلا دو۔ وہ کوفہ پہنچے اور ان کے دروازے پر پہنچے تو چقماق نکال کر دروازہ کو آگ لگا دی۔

کوئی خبر حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان کو ساری خبر سنائی اور قاصد کا حلیہ ان کو بیان کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ وہ محمد بن مسلمہ ہیں۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ چل کر محمد بن مسلمہ کے پاس گئے۔ ابن مسلمہ نے فرمایا تمہاری طرف سے امیر المؤمنین کو خبر ملی ہے کہ تم نے یہ کہا ہے کہ مجھے کسی فریادی کا شور نہیں سننا چاہیے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ انہوں نے ہرگز یہ بات نہیں کہی۔ محمد بن مسلمہ نے فرمایا: ہمیں جو حکم ملا ہے ہم اس کو انجام دیں گے اور جو تم کہہ رہے ہو وہ تمہاری طرف سے پہنچا دیں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کو توشہ دینے کی کوشش کی مگر حضرت محمد بن مسلمہ نے لینے سے انکار کر دیا پھر اپنی سواری پر سوار ہوئے اور مدینہ چلے آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو (اس قدر جلد واپس) دیکھا تو فرمایا: اگر تمہارے ساتھ حسن ظن نہ ہوتا تو ہم خیال کرتے کہ تم حکم کی تعمیل کر کر نہیں آئے۔ محمد بن مسلمہ نے عرض کیا: وہ انتہائی تیز رفتاری کے ساتھ سفر کرتے رہے تھے اور عرض کیا کہ انہوں نے حکم کی تعمیل کر دی ہے جبکہ سعد رضی اللہ عنہ معذرت کر رہے تھے اور انہوں نے حلفیہ قدم اٹھا کر بیان دیا کہ انہوں نے ہرگز ایسی کوئی بات نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا انہوں نے تم کو کچھ دینے کا حکم دیا تھا؟ حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: انہوں نے تو توشہ دینے کا حکم دیا تھا میں نے بھی اس کو ناپسند نہیں کیا مگر مجھے گوارا نہ تھا کہ میرے قریب مدینے کے لوگ تو بھوک سے مریں جبکہ میں ارض عراق میں عیش کا کھانا کھاؤں آپ کے

لیے ٹھنڈا ہوا درمیرے لیے گرم، کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی نہیں سنا:

وہ شخص مومن نہیں ہو سکتا جو خود سیر ہو کر کھائے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا ہو۔ ابن المبارک، ابن راہویہ، مسند

۱۴۳۳۲ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ آسان چیز ہے جس کے ساتھ میں قوم کی فلاح و بہبود کرتا ہوں کہ امیر کی جگہ امیر بدلتا رہوں۔ ابن سعد

رعایا پر لازم ہے حکام کے حق میں خیر کی دعا کرے

۱۴۳۳۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے اس امر میں بڑی تکلیف ہوتی ہے کہ کسی ایسے آدمی کو امیر بناؤں جس سے قوی مجھ کو ملتا ہو۔ ابن سعد

۱۴۳۳۴ مسلمہ بن شہاب العبدي سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے رعایا! ہمارا بھی تم پر حق ہے، ہماری عدم موجودگی میں ہماری خیر خواہی رکھو اور خیر کے کاموں پر ہماری معاونت کرو، اور اللہ کے نزدیک کوئی چیز زیادہ محبوب اور زیادہ نفع رساں نہیں ہے۔ حاکم کی بردباری اور نرمی سے اور اللہ کے نزدیک کوئی چیز زیادہ ناپسندیدہ نہیں ہے حاکم کی جہالت اور اس کی بیوقوفی سے۔ ہناد

۱۴۳۳۵ عبداللہ بن عکیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک حاکم کی بردباری اور نرمی سے زیادہ کسی کی بردباری محبوب نہیں حاکم کی جہالت اور حماقت سے بڑھ کر کسی کی جہالت اللہ کو بغض نہیں۔ اور جو اپنے ظاہری احکام میں غفور و گذر سے کام لیتا ہے اس کو عافیت نصیب ہوتی ہے، جو اپنی طرف سے لوگوں کو انصاف فراہم کرتا ہے وہ اپنے امر (حکومت) میں کامیابی پالیتا ہے اور اطاعت گذاری میں عاجزی و مسکنت نیکی کے زیادہ قریب ہے معصیت و نافرمانی کی عزت سے۔ ہناد

۱۴۳۳۶ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کسی شخص کو کسی علاقے کا عامل (گورنر) مقرر فرماتے پھر اس علاقے سے کوئی وفد آتا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان سے ان کے امیر کے متعلق دریافت فرماتے: تمہارا امیر کیسا تھا؟ کیا وہ غلاموں کی عیادت کو جاتا ہے؟ کیا وہ جنازوں کی ہمراہی کرتا ہے؟ اس کا دروازہ کیسا ہے نرم ہے (کھلا رہتا ہے یا بند؟) اگر وہ کہتے: اس کا دروازہ نرم ہے اور وہ غلاموں کی عیادت کرتا ہے تو اس کو عامل چھوڑ دیتے ورنہ اس کو پیغام بھیج کر بلوا لیتے اور معزول کر دیتے۔ ہناد

۱۴۳۳۷ ابونعیم اہمیشانی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو لکھا:

اما بعد! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم نے منبر بنا لیا ہے تم اس کے ذریعے لوگوں کی گردنوں پر چڑھتے ہو (یعنی ان سے بلند ہوتے ہو) کیا تمہارے لیے یہ کافی نہیں ہے کہ تم سیدھے کھڑے ہو اور مسلمان تمہاری ایڑیوں کے نیچے ہوں۔ پس میں نے عزم کر لیا ہے اور تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ضرور اس کو توڑ دو۔ ابن عبدالحکم

۱۴۳۳۸ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ فاسق شخص کے ذریعے سرکاری کاموں پر مدد حاصل کرتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسے شخص کو اس لیے عامل بناتا ہوں تاکہ اس کی قوت سے مدد حاصل کروں پھر اس کی گردن پر مسلط ہو کر اس کی بڑائی کو ختم کروں۔ ابو عبید

۱۴۳۳۹ حضرت عروہ بن رویم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں سے حال احوال دریافت فرمایا کرتے تھے۔ اہل حص ان کے پاس سے گذرے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہارا امیر کیسا ہے؟

لوگوں نے کہا: اچھا امیر ہے مگر انہوں نے ایک بالا خانہ بنا لیا ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک خط لکھا اور قاصد کے ہاتھوں اس کو اس عامل کے پاس روانہ کر دیا اور اس کو حکم دیا کہ اسی امیر کا بالا خانہ جلا دے۔ چنانچہ قاصد عامل (امیر) کے پاس پہنچا اور لکڑیاں جمع کیں اور اس کے دروازے کو جلا دیا پھر امیر کو خبر کی گئی تو امیر نے کہا: اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ قاصد ہے۔ پھر قاصد نے آکر امیر کو امیر المؤمنین کا خط

تھما دیا۔ امیر نے خط کو پڑھ کر رکھا بھی نہیں تھا کہ اس نے سواری پر سوار ہو کر ایڑ لگا دی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھا تو فرمایا: مجھے حرہ۔ پہاڑی مقام پر ملو۔ وہاں صدقے کے اونٹ تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہاں امیر کو فرمایا: اپنے کپڑے اتارو۔ پھر اس کی طرف ایک لنگی (تہبند) پھینکی جو اونٹوں کے بالوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: اس کو باندھ لو اور اونٹوں کو پانی پلاؤ۔ چنانچہ وہ امیر پانی نکال نکال کر اونٹوں کو پلاتا رہا حتیٰ کہ وہ تھک گیا۔ پھر دریافت فرمایا: تم کب سے اس عہدہ امارت (گورنری) پر فائز ہو؟ اس نے عرض کیا: قریب سے ہے امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اسی وجہ سے بالا خانہ بنو الیا اور اس میں بیٹھ کر مسکین، فقیر اور یتیم سے بلند ہو کر بیٹھ گئے۔ بس اب تم اپنے پہلے کام پر چلے جاؤ اور امارت چھوڑ دو۔ ابن عساکر

۱۳۳۴۰ اخف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

حاکم جب اپنے سے کم تر کے ساتھ عافیت کا معاملہ رکھے تو اللہ پاک اس کو اس کے اوپر والے سے عافیت بخش دیتا ہے۔ ابن عساکر
۱۳۳۴۱ حضرت اسود سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی وفد آتا تھا تو ان سے ان کے امیر کے بارے میں سوال کرتے تھے: کیا وہ مریض کی عیادت کرتا ہے؟ کیا وہ غلام کی دعوت قبول کرتا ہے؟ جو اس کے دروازے پر آتا ہے اس کے ساتھ اس کا کیا طرز عمل ہے؟ پس اگر وہ سب کا اچھا جواب دیتے تو ٹھیک اگر ایک خصلت کا بھی انکار کرتے تو اس کو معزول کر دیتے۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۴۲ ابو الزناد سے مروی ہے کہ خلافت عثمان رضی اللہ عنہ میں ایک آدمی کو حد شراب لگائی گئی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں وہ صاحب مرتبہ آدمی تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلوت میں بھی اس کے ساتھ مجلس فرمایا کرتے تھے (اور از و نیا کی باتوں میں شریک کرتے تھے) جب اس کو شراب پینے پر کوڑے لگا دیئے گئے پھر اس نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ خلوت میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو منع کر دیا اور ارشاد فرمایا: آئندہ کبھی بھی تیرے آدمی کے بغیر ہمارے ساتھ تہانہ بیٹھنا۔ ابن عساکر

۱۳۳۴۳ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے کسی جاتے شخص کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جاؤ دیکھو اور آکر بتاؤ وہ کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ جب کسی کو کسی کام سے بھیجا کرتے تھے تو اس کو فرمایا کرتے تھے جب تم واپس آؤ تو مجھے بتانا کہ میں نے کس لیے تمہیں بھیجا تھا اور اس کا کیا ہوا؟ چنانچہ میں نے آکر کہا وہ صہیب ہے اور اس کے ساتھ اس کی ماں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کہو ہمارے ساتھ آ کر مل جائے خواہ اس کے ساتھ اس کی ماں ہو۔ العدنی

۱۳۳۴۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن بھیجا تو فرمایا: اے علی! لوگ دو قسم کے ہیں: عقل مند تو معافی کے لائق بنتا ہے اور جاہل سزا کے لائق بنتا ہے۔ السنن للبیہقی

فائدہ: عقل مند کے ساتھ معافی اور درگزر سے کام لیا جائے تو وہ سیدھی راہ پر آ جاتا ہے جبکہ جاہل سزا کے ساتھ ہی سیدھا ہوتا ہے۔

۱۳۳۴۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جب آپ مجھے کسی کام پر بھیجیں تو میں مہر لگے ہوئے مکے کی طرح حکم کی تعمیل کروں یا پھر اس بات کو مد نظر رکھوں کہ حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ سکتا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں حاضر وہ صورت حال دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھ پاتا۔

مسند احمد، التاریخ للبخاری، الدورقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور
فائدہ: حکم ملنے کے بعد اپنی عقل کو بھی استعمال کرو۔ خلاف واقعہ معاملہ دیکھ کر حکم میں رد و بدل بھی کرو۔

۱۳۳۴۶ قبیلہ ثقیف کے ایک شخص سے مروی ہے کہ مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عکبر اعلا قے کا امیر بنایا اور جس وقت اہل علاقہ بھی میرے پاس موجود تھے، مجھے ارشاد فرمایا: اہل علاقہ دھوکہ دہ قوم ہیں۔ تم خیال رکھنا کہیں وہ تمہیں دھوکہ نہ دیں۔ ان سے پورا پورا کام لیا کرو۔ پھر مجھے ارشاد فرمایا: اب جاؤ اور شام کو واپس میرے پاس آنا۔ چنانچہ میں ان کے پاس پھر واپس گیا تو مجھے فرمایا: میں نے جو تم کو پہلے کہا تھا وہ محض ان کو سننے کے لیے کہا تھا۔ تم ان میں سے کسی کو بھی درہم کے مطالبے میں کوڑا تک نہ مارنا، ان کو کھڑا کر کے نہ رکھنا، ان سے کوئی بکری لینا اور نہ کوئی گائے، ہمیں تو حکم ملا ہے کہ ہم ان سے صرف زائد (مال) لیں۔ جانتے ہو زائد کیا ہے وہ طاقت ہے (یعنی ان کی

کسی مفرج (بے خاندان کے شخص) کو یونہی بے آسرا نہ چھوڑو بلکہ قرضوں سے اس کی گردن چھڑانے میں یا اس کی دیت ادا کرنے میں اس کی مدد کرو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۵۵ عطار در رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میرا ایک حلقہ (عمدہ جوڑا) تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ وفود کے استقبال اور یوم عید کے لیے یہ حلقہ خرید لیں۔ ابن مندہ، ابن عساکر کلام: روایت ضعیف ہے، کنز العمال ج ۵ ص ۷۷۶۔

۱۳۳۵۶ راشد بن سعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اگر تو لوگوں کے عیوب کی جستجو میں پڑے گا تو ان کو تباہ کر دے گا یا ان کو ہلاکت کے قریب کر دے گا۔ راشد بن سعد کہتے ہیں: کہ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ فرمان رسول کو حضرت معاویہ جب بھی رسول اللہ ﷺ سے سنا کرتے تھے ان کو یہ فرمان نفع دیتا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۳۵۷ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عروہ بن رومی نخعی سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو خط لکھا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اس وقت جابیہ میں تھے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے وہ خط مسلمان سپاہیوں کو پڑھ کر سنایا: اللہ کے بندہ امیر المؤمنین عمر کی طرف سے ابوعبیدہ بن الجراح کو تم پر سلام ہو۔ اما بعد! اللہ کے حکم کو لوگوں میں صرف پختہ رائے اور حاضر دماغ شخص ہی نافذ کر سکتا ہے، لوگ جس کے عیب پر مطلع نہ ہوں۔ اور وہ حق کی بات پر غصہ میں جھاگ نہ اڑاتا ہو، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرتا ہو۔

نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو یہ بھی لکھا تھا: میں تم کو یہ خط لکھ رہا ہوں، اس میں میں اور نہ میرا نفس تمہاری بھلائی سے کوئی کوتاہی نہیں کرے گا۔ پانچ باتیں لازم پکڑ لو تمہارا دین سلام رہے گا اور تم اپنا حصہ بھی پورا پورا حاصل کر لو گے۔ جب تمہارے پاس دو خصم (فریق) آئیں تو تم سچے گواہ اور سچی قسموں پر اعتبار کرو۔ پھر کمزور کے قریب لگوتا کہ اس کی زبان کھل جائے اور اس کے دل میں جرأت پیدا ہو۔ پردہ پسندی اجنبی کی خیر خیر جلد لو۔ کیونکہ جب اس کا دورانیہ قیام طویل ہو جائے گا تو اس کی حاجت فوت ہو جائے گی اور وہ اپنے گھر لوٹ جائے گا۔ اور اس شخص کو اپنے پاس ٹھکانہ دو جس کا حق رہ گیا ہو اور اس نے اس کے لیے سر بھی اٹھایا ہو۔ اور جب تک فیصلہ نہ ہو جائے صلح کرانے کی کوشش اور حرص رکھو۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاشراف

امیر کی اطاعت

۱۳۳۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سن اور اطاعت کر، خواہ تجھ پر ایک کالے کلوٹے نے ناک کٹے غلام کو امیر بنا دیا جائے۔ اگر وہ تجھ کو کوئی نقصان پہنچائے تو صبر کر، اگر تجھے کوئی حکم سونپے اس کی اطاعت کر، اگر وہ تجھے محروم کرے تو صبر کر، اگر تجھ پر ظلم کرے صبر کر اور اگر تیرے دین میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کرے تب تو اس کو خبردار کر دے کہ اپنے دین پر میں اپنا خون بہانے سے دریغ نہ کروں گا۔ اور بہر حال جماعت سے جدا نہ ہونا۔

ابن ابی شیبہ، مسند الزوار، ابن ماجہ، ابن جریر، نعیم بن حماد فی الفتن، الکبھی، ابن زنجویہ فی الاموال، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی ۱۳۳۵۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

جو شخص مسلمانوں کے مشورہ کے بغیر اپنی یا کسی اور کی امارت (حکومت) کی طرف بلائے تو تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم اس کو قتل نہ کرو۔ الجامع لعبد الرزاق، النسائی

۱۳۳۶۰ ابوالخیری سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا:

لوگوں کو اپنے سلطان سے ایک گونہ نفرت ہو جاتی ہے، میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ مجھے اور تم کو ایسی نفرت کا سامنا کرنا پڑے (ایسے سے) دلوں میں کینے پلٹنے ہیں، دنیا کو ترجیح دی جاتی ہے، خواہشات کے پیچھے دوڑا جاتا ہے اور قبائل (قوم پرستی) کی طرف دعوت دی جاتی ہے جو کہ شیطانی غرور ہے۔ پس اگر یہ صورت پیدا ہو جائے تو تم پر تلوار لازم ہے، تلوار لازم ہے، قتال لازم ہے، قتال لازم ہے جب تک کہ وہ (قوم) پرستی سے ہٹ کر یا اہل الاسلام یا اہل الاسلام نہ کہنے لگیں۔ یعنی قوم پرستی اور عصیت چھوڑ کر اسلام پرستی کی طرف نہ آجائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۱ طلحہ بن عبید اللہ بن کریم سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لشکروں کے امیروں کو لکھا: جب قبائل قبیلہ پرستیوں کی دعوت دیے لگیں تو ان کو تلوار سے سیدھا کر دو کہ وہ اسلام کی دعوت کی طرف لوٹ جائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۲ ابوجحول سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جس نے قبائل کی طرف اپنی نسبت کی (قوم پرستی کا نعرہ مارا) اس کو کاٹ دو (جدا کر دو) اور اس کا فیصلہ کر دو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

قوم پرستی کا نعرہ لگانے والا قابل سزا ہے

۱۳۳۶۳ شععی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے یہ نعرہ مارا اے آل ضبہ! انہوں نے یہ واقعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اس نے واقعی قوم پرستی کا نعرہ مارا ہے تو اس کو سزا دو یا فرمایا اس کو ادب سکھاؤ۔ بے شک ضبہ کبھی اس سے کوئی مصیبت دور نہیں کر سکتے اور نہ کبھی اس کو کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۴ ابوجحول سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے آل بنی تمیم! (یعنی اس نے قوم پرستی کی طرف اپنی قوم کو بلایا) چنانچہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک سال اس کا وظیفہ (تنخواہ) بند کر دیا اور آئندہ سال اس کو وظیفہ دیا۔

حیدر آباد، سندھ، پاکستان

۱۳۳۶۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے حکام اور گورنر آئیں گے جن کی صحبت فتنہ ہوگی اور ان سے مفارقت کفر (کا پیش خیمہ) ہوگی۔ مصنف ابن ابی شیبہ
فائدہ: یہ حال گمراہ حاکموں کا ہے کہ ان کے ساتھ میل جول رکھنا خود کو فتنے میں ڈالنا ہے جیسا کہ آج کل کے حکام کا حال ہے اور ان سے جدا ہونا کفر ہے، اس کا مطلب ہے کہ ان کے خلاف ہونا، عام جماعت المسلمین سے جدا ہو جانا اور ان حکام کے خلاف بغاوت کرنا یہ فتنے سے بھی بڑی چیز ہوگی جو کہ کفر ہے اور اسلام میں دراڑ ڈالنے کا باعث ہے لہذا عافیت کے ساتھ ایسے حکام سے دور رہنا مستحسن ہے۔

۱۳۳۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا عنقریب معاویہ تم پر غالب آجائیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا: تب ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں کے لیے کوئی نہ کوئی امیر ضروری ہے خواہ وہ نیک ہو یا فاجر۔ نعیم، ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۷ شمر ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عریف (قیافہ شناس اور کاہن کے مثل) تھا۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہم کو ایک حکم دیا۔ پھر بعد میں پوچھا: کیا میں نے تم کو جو حکم دیا تھا تم نے اس کو پورا کر دیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کی قسم! تم کو جو (مسلمان حاکم کی طرف سے) حکم ملتا ہے تم اس کی تعمیل کرتے رہو ورنہ تو تمہاری گردنوں پر بہرہ و نصاریٰ سوار ہو جائیں گے۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

میں نہیں سمجھتا ان (گمراہوں اور کافروں) کو تم پر غلبہ پانے والا، مگر ایسی صورتیں جب تم حق سے ہٹ کر تفرقہ بازی کا شکار ہو جاؤ اور وہ اپنے باطل خیال پر مجتمع ہو جائیں۔ حاکم کسی صورت میں بال کو چیر نہیں سکتا ہاں وہ فیصلہ میں خطا کر سکتا ہے اور صائب بھی ہو سکتا ہے۔ پس جب امام

حاکم رعایا میں عدل کرے، برابری کے ساتھ تقسیم کرے تو تم اس کی سنو اور اس پر عمل کرو۔ لوگوں کی اصلاح اموال صرف حاکم ہی کر سکتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد۔ اگر وہ نیک ہوگا تو اپنے لیے بھی اور اپنی رعایا کے لیے بھی دونوں کے لیے بھلائی کا موجب ہوگا اور اگر وہ بدکار ہوگا تو تب بھی مومن اس کے سائے میں اپنے رب کی عبادت کرے گا اور بدکار اس کے سائے میں جلد اپنے انجام کو پہنچے گا۔ اور مقرب تم لوگ مجھے گالیاں دو گے اور میرے دین سے براءت کا اظہار کرو گے (اور مجھے بے دین ٹھہراؤ گے)۔ پس جو مجھے گالیاں دے میں اس کو معاف کرتا ہوں لیکن دین سے میری براءت کرنا درست نہیں کیونکہ میں اسلام پر قائم ہوں۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۳۶۹ ربیعہ بن ماجہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

میں تم کو اللہ کی اطاعت کا جو حکم دوں تم پر اس میں میری اطاعت لازم ہے، طوعاً اور کرہاً ہر صورت میں۔ اور اگر تم کو اللہ کی نافرمانی کا کوئی حکم دوں، میں یا کوئی بھی میرے سوا تو پس معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت صرف نیکی میں ہے، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ ابن جریر

سبیل سلیمان
حیدر آباد منٹ، پاکستان

۱۳۳۷۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اصحاب محمد ﷺ میں سے ہمارے بڑوں نے ہم کو حکم دیا تھا: اپنے حاکموں کو برا بھلا نہ کہو، نہ ملن پر ہلہ بولو، نہ ان کی نافرمانی کرو، اللہ سے ڈرتے رہو اور صبر کرتے رہو۔ بے شک فیصلہ قریب ہے۔ ابن جریر

۱۳۳۷۱ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

خبردار! کوئی شخص (اپنے) بادشاہ کو ذلیل کرنے کے لیے ایک بالشت بھی نہ چلے۔ ورنہ اللہ کی قسم! جس قوم نے اپنے بادشاہ کی تذلیل کی ہے اس کے نصیب میں قیامت تک کے لیے ذلت لکھ دی گئی ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۳۳۷۲ حضرت عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (مجھے) ارشاد فرمایا:

اے عبادۃ! تجھ پر (حاکم کی) بات سننا اور اس کی اطاعت بجالانا واجب ہے، آسانی میں، خوشی میں، ناراضی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح دی جائے۔ کبھی اہل حکومت سے ان کی حکومت میں نزاع نہ کرنا (حکومت کے حصول کے لیے) خواہ تجھے یہ خیال ہو کہ وہ حکومت تیرا حق ہے۔ ہاں اگر وہ تجھے کسی ایسی بات کا حکم کریں جو کھلا گناہ ہو اور کتاب اللہ سے اس کی نہی تیرے سامنے ہو تب تم اس کی اطاعت ہرگز نہ کرنا (بعد میں) حضرت عبادۃ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: اگر میں گناہ کی صورت میں بھی حاکم کی اطاعت کروں تو؟ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تب تجھے تیرے ہاتھوں اور پیروں سے اٹھا کر جہنم برد کر دیا جائے گا پھر وہ حاکم آ کر تجھے بچالے۔

ابن جریر، ابن عساکر

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

حکام کی اطاعت کا حکم

۱۳۳۷۳ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے عبادۃ! میں نے عرض کیا: بلیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بن اور اطاعت کر تنگدستی میں، خوشحالی میں، خوشی میں ناراضگی میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو ترجیح اور فوقیت دی جائے، خواہ وہ حکام تیرا مال کھالیں اور تجھے تیری کمر پر کوڑے برسائیں، الا یہ کہ وہ حاکم اللہ کی کسی کھلی نافرمانی کا مرتکب ہو۔ ابن عساکر

۱۳۳۷۴ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا تم کو علم نہیں ہے کہ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا: کیوں نہیں، ہم شہادت

دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے مزید استفسار فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی؟ لوگوں نے کہا: بے شک آپ کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پس خلاصہ یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت یہ ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت یہ ہے کہ تم اپنے حکام کی اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھیں تو تم بھی بیٹھ کر ان کی اقتداء کرو۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۳۳۷۵ ہجری قمریہ میں مری ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہم پر امیر مقرر فرمایا ہے جبکہ ابن النابتہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ تو مے سے آس لگائے بیٹھے ہیں (کہ ان کو امیر بنادیا جائے) وہ آپ کی اتباع میں نہیں ہیں۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ ہم ان کی اتباع کریں لہذا میں تو ان کی اتباع کروں گا رسول اللہ ﷺ کی تعمیل ارشاد میں خواہ عمرو بن العاص میری نافرمانی کیوں نہ کرے۔ السنن لسعد بن منصور

۱۳۳۷۶ ہجری قمریہ میں مری ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو بہت زیادہ اور تیز بولنے والا دیکھتا ہوں (تمہاری اس عادت کی وجہ سے) جب تم کو مدینے سے نکالا جائے گا تب تمہارا کیا حال ہوگا؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں سرزمین مقدس چلا جاؤں گا۔ ارض فلسطین

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں مدینہ آ جاؤں گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: پھر وہاں سے بھی تم کو نکال دیا جائے گا تب کیا کرو گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اپنی تلوار سنت لوں گا اور اس کے ساتھ مقابلہ کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں ایسا نہ کرنا۔ بلکہ تم اپنے امیر کی بات سننا اور اس کی اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔

امیر کی اطاعت کی جائے اگرچہ حبشی غلام ہو

چنانچہ (دور عثمان رضی اللہ عنہ) میں جب حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ (مدینہ سے باہر) (بذات مقام پر) قیام کے لیے بھیجے گئے تو وہاں کا امیر ایک کالا غلام تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا۔ اس امیر غلام نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اذان دے اور پھر نماز کے لیے اقامت کہی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست کی کہ آگے بڑھے اور نماز پڑھائیے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نہیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ امیر کی سننا اور اطاعت کرنا خواہ وہ کالا غلام ہو۔ چنانچہ امیر آگے بڑھا اور اس نے نماز پڑھائی اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے اس کی اتباع میں نماز پڑھی۔ الجامع لعبد الوفاق

۱۳۳۷۷ ہجری قمریہ میں مری ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے برے حکام کا ذکر فرمایا اور ان کی گمراہی کا تذکرہ فرمایا کہ ان کی گمراہی زمین و آسمان کے خلاء کو پر کر دے گی۔ کسی صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا پھر ہم ان کے خلاف تلوار نہ اٹھائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز قائم کرتے رہیں۔ نعیم بن حماد فی الفتن

۱۳۳۷۸ ہجری قمریہ میں مری ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جن کی کچھ باتوں کو تم صحیح دیکھو گے اور کئی باتوں کو غلط پاؤ گے۔ جس نے ان کی غلطیوں پر تکبر کی۔ ان کو مرنے کی نجات پائی اور جس نے ان باتوں کو غلط سمجھنے پر اکتفاء کیا وہ بھی محفوظ رہا لیکن جو راضی ہو گیا اور ان کی اتباع میں لگ گیا۔ وہ ہلاک ہو گا کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ نماز پڑھتے رہیں۔

ابن ابی شیبہ، نعیم بن حماد فی الفتن

۱۳۳۷۹ حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوذر الغفاری رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ جب آپ کی خدمت سے فارغ ہوتے تو مسجد میں آکر ٹھکانہ کر لیتے تھے۔ یہی آپ کا گھر تھا۔ یہیں آپ آرام فرمایا کرتے تھے۔ ایک رات رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو زمین پر لیٹا ہوا نیند میں پایا۔ آپ ﷺ نے ان کو اپنے پاؤں سے جگایا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا بات ہے میں تم کو مسجد میں سوتا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر اور کہاں سوؤں، میرا اس کے سوا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس بیٹھ گئے اور پوچھا: اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تم کو یہاں (مدینے) سے نکال دیں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں ملک شام (جس میں بیت المقدس بھی شامل ہے) چلا جاؤں گا کیونکہ ملک شام کی سرزمین ہجرت کی سرزمین ہے، میدان حشر بھی وہیں ہوگا اور وہ انبیاء کی سرزمین ہے۔ چنانچہ میں بھی وہاں کا باشندہ بن جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تب تم کیا کرو گے جب تم کو وہاں سے بھی نکال دیا جائے گا؟ تب ہم کیا کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے کی بیعت کو نبھاؤ پھر اس کے بعد آنے والے کی۔ اور تمہارے ذمے ان کے حقوق کو ادا کرنا اور ان کے ذمے تمہارے جو حقوق ہیں اللہ پاک ان سے ان کے بارے میں باز پرس فرمائے گا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۳۸۲ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! حاکموں کو گالی نہ دینا۔ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے اپنے حاکموں کو گالی دینے کی وجہ سے ایک گروہ کو جہنم میں داخل کرے گا۔ الدیلمی

کلام:..... روایت بے اصل ہے دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۳، التقریب ۳۱۵/۲۔

۱۳۳۸۳ ابومالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اکرم ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ روانہ فرمایا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو ہمارا امیر لشکر مقرر فرمایا۔ ہم روانہ ہو گئے اور ایک مقام پر جا کر لشکر نے پڑاؤ کیا۔ ایک آدمی لشکر میں سے اٹھا اور اپنے سواری کے جانور کی زین کسے لگا۔ میں نے اس سے پوچھا: کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا کہ میں سواری کو چرانے کے لیے لے جا رہا ہوں۔ میں نے اس کو کہا: اپنے امیر سے اجازت لیے بغیر ہرگز نہ جاؤ، چنانچہ ہم دونوں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کو یہ بات ذکر کی۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے پوچھا: کیا تم واپس اپنے گھر جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ لیکن اس نے انکار کر دیا کہ نہیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ آدمی نے جواب دیا: نہیں، (ایسا کچھ نہیں ہے)۔ تب حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیر کے ساتھ سیدھی راہ جاؤ۔ چنانچہ وہ شخص رات کے کچھ پہر تک غائب رہا، پھر آ گیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: شاید تو اپنی اہلیہ کے پاس گیا تھا؟ آدمی نے انکار کیا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو؟ تب آدمی نے جواب دیا کہ ہاں ایسا ہی ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تو جہنم میں ہے ہو کر اپنے گھر والوں کے پاس گیا تھا اور جہنم میں بیٹھا رہا اور جہنم ہی میں گیا اور جہنم سے ہی واپس آیا۔ ابن عساکر

۱۳۳۸۴ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں سو رہا تھا کہ اچانک رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لے آئے اور مجھے پاؤں مار کر اٹھایا اور فرمایا: کیا بات ہے میں (تجھے) سوتا دیکھ رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! نیند مجھ پر غالب آگئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے یہاں سے لوگ نکالیں گے (جلاوطن کریں گے) تب تم کیا کرو گے؟ میں نے عرض کیا: میں ملک شام چلا جاؤں گا کیونکہ وہیں میدان حشر ہوگا اور وہ مقدس سرزمین ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہاں سے بھی لوگ تم کو نکالیں گے تب کہاں جاؤ گے؟ میں نے عرض کیا: پھر میں دوبارہ اپنے اسی وطن ہجرت (مدینہ) لوٹ آؤں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب میں اپنی تلوار اٹھا لوں گا اور جنگ کروں گا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس سے بہتر عمل اور زیادہ مقرب عمل کیوں نہیں کرتا؟ تو اپنے امیر کی بات سننا اور اس پر عمل کرنا اور جہاں تجھے وہ کھینچے تو کھینچ جانا۔ ابن حبیرو

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو نصیحت

۱۳۳۸۵ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں: میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا جب فارغ ہوتا تو مسجد میں آ کر آرام کر لیتا تھا۔ پس ایک دن رسول اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میں مسجد میں لیٹا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے مجھے پاؤں کے ساتھ کچوکا لگایا۔ چنانچہ میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: جب تجھے یہاں سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: کیا مسجد رسول اللہ ﷺ سے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: میں سرزمین انبیاء میں چلا جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جب وہاں سے تجھے نکالا جائے گا تب کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں اس شخص کے خلاف تلوار سنتوں گا جو مجھے وہاں سے نکالے۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے شانے پر مارا اور ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! وہ تجھے جہاں ہائیں تو چلا جانا۔ اور جہاں تجھے وہ کھینچیں گے جانا خواہ تیرا میر کوئی حبشی غلام ہو۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ جب مجھے مدینے سے مقام ربذہ میں جلاء وطن کیا گیا اور وہاں نماز کھڑی ہوئی تو امامت کے لیے ایک حبشی غلام جو وہاں کا (صدقات وغیرہ پر عامل اور) امیر تھا، آگے بڑھا۔ لیکن جب اس کی مجھ پر نظر پڑی تو واپس ہونے لگا اور اس نے مجھے آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ میں نے کہا: تو اپنی جگہ امامت کر، میں رسول اکرم ﷺ کے حکم کی وجہ سے تیری اقتداء کروں گا۔ ابن جریر

۱۳۳۸۶ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کو فرمایا:

اے ابوذر! تو نیک آدمی ہے اور غریب میرے (چلے جانے کے) بعد اللہ کی راہ میں تجھے مصیبت پہنچے گی۔ تو (صبر کے ساتھ امیر کی) سننا اور اطاعت کرنا خواہ تجھے حبشی کے پیچھے کی نماز پڑھنی پڑھے۔ الاوسط للطبرانی، ابن عساکر، حلیۃ الاولیاء

۱۳۳۸۷ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے بہت تیز اور سخت بولنے والا دیکھتا ہوں۔ اے ابوذر (تیری اس سخت گوئی کی وجہ سے) جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: میں مقدس سرزمین چلا جاؤں گا۔ یعنی بیت المقدس حضور ﷺ نے فرمایا: جب لوگ تجھے وہاں سے بھی نکالیں گے تب؟ میں نے عرض کیا: میں اپنی تلوار اٹھاؤں گا اور قتال کرتا کرتا شہید ہو جاؤں گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ تم سننا اور اطاعت کرنا خواہ کالے غلام کی اطاعت ہو۔

نعیم بن حماد فی الفتن

۱۳۳۸۸ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مصر اور عراق ویران ہوں گے۔ اور (ان کی طرح یہاں بھی) عمارتیں بننے لگیں تب تم پر سرزمین شام کی طرف کوچ کرنا لازم ہے، اے ابوذر! میں نے عرض کیا: اگر وہاں کے لوگ مجھے وہاں سے نکال دیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تب تم ان کی ماننا جہاں بھی وہ تمہیں لے جائیں۔ فہم

کلام:..... روایت کی اصل محل کلام ہے اور اس میں عبدالقدوس متروک راوی ہے لہذا روایت ناقابل سند ہے۔

۱۳۳۸۹ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے مجھ سے پوچھا: اے ابوذر! جب تجھے مدینے سے نکالا جائے گا تب تو کیا کرے گا؟ میں نے عرض کیا: تب میں تلوار تھام لوں گا اور اس سے مقابلہ کروں گا جو مجھے مدینے سے نکالے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: اللہ تیری مغفرت کرے اے ابوذر! بلکہ تو ان کی اتباع کرنا وہاں بھی تجھے لے جائیں اور جہاں تجھے ہائیں چلے جانا خواہ تیرا امیر حبشی غلام ہو۔

مسند احمد

۱۳۳۹۰ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو بادشاہ کے دروازے پر آئے تو کھڑا ہوا اور بیٹھ جائے۔ اور جو دروازے کو بند پائے تو وہ اس کے پہلو میں دروازہ کھلا بھی پالے گا اس امید پر کہ اگر وہ سوال کرے گا تو اس کو دیا جائے گا اور اگر پکارے گا تو اس کا جواب دیا جائے گا اور آدمی کے نفاق کی پہلی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے امام (حاکم) پر طعن تشنیع کرے۔ ابن عساکر

۱۳۳۹۱ شریح بن عبید سے مروی ہے کہ ہمیں جبیر بن نفیر، کثیر بن مرة، عمیر بن أسود، مقدام اور ابوامامہ جیسے فقہاء کی ایک جماعت نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ سلطنت آپ کی قوم کے ہاتھوں میں ہے، آپ ان کو ہمارے بارے میں خیر خواہی اور اچھے سلوک کی تاکید فرمادیں۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے قریش کو مخاطب ہو کر فرمایا: میں تم لوگوں کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے بعد میری امت پر سختی نہ کرنا۔

پھر آپ ﷺ نے عامۃ المسلمین سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا:

عنقریب میرے بعد امراء (حکام) ہوں گے۔ تم ان کی اطاعت کرتے رہنا۔ بے شک امیر ڈھال کی طرح ہوتا ہے جس کے ساتھ (حملوں سے) بچا جاتا ہے، پس اگر وہ سیدھی راہ پر گامزن رہے اور تم کو بھی بھلائی کا حکم دیا تو تمہارے لیے اور ان کے لیے دونوں کے لیے خیر ہے۔ اگر انہوں نے برائی کی اور برائی کا حکم دیا تو تم برائی سے اجتناب کرنا اور تم ان سے بری ہو۔ بے شک امیر جب لوگوں کے ساتھ برائی کرتا ہے تو ان کو تباہ و برباد کر دیتا ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم نے رسول کو یونہی فرماتے سنا ہے۔ ابن جریر

۱۳۳۹۲ بہز بن حکیم اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے یہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جب تو عمارات اونچی بننے دیکھے تو شام چلے جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اگر میرے اور اس کے درمیان کوئی حائل ہو تو میں تلوار کے ساتھ اس کا مقابلہ نہ کروں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم سننا اور اطاعت کرتے رہنا خواہ حاکم ناک کٹا ہوا جیسی کالا غلام کیوں نہ ہو۔ ابن عساکر

۱۳۳۹۳ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ارشاد فرمایا: تجھ پر حاکم کی اطاعت لازم ہے تنگدستی میں، سہولت میں، خوشی میں، ناگواری میں اور خواہ تجھ پر اوروں کو فوقیت دی جائے تب بھی۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے لیے ہرگز نزاع نہ کرنا لیکن کبھی بھی خدا کی نافرمانی میں ان کی اطاعت نہ کرنا۔ ابن جریر

۱۳۳۹۴ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ارشاد فرمایا:

عنقریب تمہارے اوپر ایسے حکمران آئیں گے جو حکمت کے منبروں پر بیٹھ کر تمہیں نصیحت کریں گے (اچھی اچھی باتیں کریں گے) لیکن نیچے اتریں گے تو تم ان کے اعمال کو الٹا پاؤ گے۔ پس تم نے جو ان کی اچھی باتیں سنی ہوں ان پر عمل بجالانا اور ان کے اعمال جو تم کو برے لگیں ان کو چھوڑ دینا۔ ابن عساکر

۱۳۳۹۵ عن الاعمش عن عثمان بن قیس عن ابیہ عن عدی بن حاتم قال: عدی بن حاتم فرماتے ہیں: مجھے کثیر بن شہاب نے ایک آدمی کے بارے میں بیان کیا کہ اس نے دوسرے آدمی کو طمانچہ مارا، چنانچہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم پر ایسے امیر جو تقویٰ اختیار کریں اور درست راہ چلیں آئیں تو ان کے بارے میں تو ہم آپ سے کچھ سوال نہیں کرتے (لوگوں نے اتنا ہی کہا تھا کہ) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سنئے رہو اور اطاعت کرتے رہو۔ ابن مندہ، ابن عساکر

فائدہ: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہا جاتا ہے کہ کثیر کو صحبت نبوی ﷺ کا شرف حاصل تھا، لیکن یہ درست نہیں ہے نیز یہ کہ ان سے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کی ہے۔ میں اس روایت کو محفوظ الاصل نہیں سمجھتا۔

۱۳۳۹۶ عرابض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر لوگوں کو وعظ فرمایا۔ ترغیب و ترہیب کی اور جو اللہ نے چاہا فرمایا پھر ارشاد فرمایا: اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن لوگوں کو اللہ نے تمہارا امیر بنایا ہے ان کی اطاعت کرتے رہو اہل حکومت سے نزاع نہ کرو خواہ تمہارا امیر کالا جیسی غلام ہو۔

ابن جریر، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم

امیر کی مخالفت

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اطاعت امیر جائز نہیں

Presented by www.ziaraat.com

چنانچہ حکم بن عمرو غفاری نے عرض کیا: ہاں مجھے یہ واقعہ یاد ہے۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پس میں تم کو یہ حدیث یاد دلانا چاہتا تھا۔ ابو نعیم

۱۴۳۰۱۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عمران بن حصین غفاری رضی اللہ عنہ نے حکم غفاری کو فرمایا: کیا تو نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ حکم غفاری نے عرض کیا: جی ہاں۔ ابو نعیم
کلام: روایت ضعیف ہے۔ المبتدایہ ۱۲۸۰، الوقوف ۳۶۔

۱۴۳۰۲۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو۔ ہم نے عرض کیا: ہم سن رہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: سنو! سنو! سنو! پھر ارشاد فرمایا:

عنقریب تم پر ایسے حکام مسلط ہوں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے پس جوان کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ میں تصدیق کی اور ان کے ظلم میں مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ شخص ہرگز حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔
جبکہ جوان کے پاس نہیں گیا اور نہ ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ میرا ہے میں اس کا ہوں اور وہ ضرور میرے پاس حوض پر آئے گا۔ ابن حویر

۱۴۳۰۳۔ حضرت خیاب سے مروی ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے جبکہ ہم (صحابہ کرام) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سنو! ہم نے عرض کیا: ہم سنتے ہیں یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عنقریب میرے بعد امراء (حکام) آئیں گے تم ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہ کرنا اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کرنا۔ بے شک جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی یا ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ شخص ہرگز حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ شعب الایمان للبیہقی
۱۴۳۰۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نیک کام بھی کریں گے اور برے کام بھی انجام دیں گے پس جوان سے دور رہا وہ نجات پا گیا اور جس نے ان سے کنارہ کیا وہ سلامت رہا یا سلامتی کے قریب ہو گیا اور جس نے ان کے ساتھ خلط کی وہ ہلاک ہو گیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۳۰۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک انصاری کو امیر بنایا۔ نیز لشکر کو حکم دیا کہ وہ اپنے امیر کی سنیں اور اطاعت کریں۔ پھر لشکر کوچ کر گیا اور ایک منزل پر فروکش ہو گیا۔ امیر لشکر کو کسی بات میں اہل لشکر پر غصہ آگیا۔ امیر نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تم کو حکم نہیں دیا کہ تم میری اطاعت کرو۔ اہل لشکر نے عرض کیا: بالکل آپ ﷺ نے حکم دیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: اس وقت وہ لوگ درختوں کے جھنڈ کے پاس تھے۔ چنانچہ امیر لشکر نے ان کو کہا: میں تم کو سختی کے ساتھ حکم دیتا ہوں کہ تم میں سے ہر ایک اس جھنڈ میں لکڑیاں اکٹھی کرے۔ چنانچہ سب نے مل کر لکڑیوں کا انبار لگا دیا۔ پھر امیر لشکر نے اس میں آگ بھڑکائی۔ حتیٰ کہ آگ خوب شعلہ زن ہو گئی تو پھر امیر نے اہل لشکر کو حکم دیا کہ تم سب کو حکم دیتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ۔ بعض لشکر یوں نے کہا: ہم تو آگ سے بھاگ کر آئے تھے (اب کیوں آگ میں کودیں) جبکہ بعض دوسرے کودنے کے لیے تیار ہو گئے۔ لیکن ان کو دوسرے ساتھیوں نے روک لیا۔ چنانچہ جب یہ لوگ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا جنہوں نے آگ میں کودنے سے انکار کر دیا تھا کہ تم کیوں نہیں کودنے کے لیے آمادہ ہوئے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ نے ہمیں امیر کی اطاعت کا حکم دیا تھا جبکہ اس نے ہم پر سختی کے ساتھ تاکید کی کہ ہم آگ میں کودیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہر حال تم نے اچھا کیا انکار کر کے۔ اور پھر دوسرے گروہ کو فرمایا: اگر تم لوگ آگ میں کود جاتے تو کبھی بھی اس سے نہ نکل پاتے۔ بے شک اطاعت تو صرف نیکی کے کام میں ہے۔ ابن حویر

حکام کا خوشامدی بننا ممنوع ہے

۱۳۴۰۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف تشریف لائے۔ اس وقت مسجد میں نو افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تم پر میرے بعد امراء (حکام) آئیں گے۔ پس جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی ان کے ظلم پر ان کی مدد کی اور ان کے دروازوں پر بھیڑ لگائی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں، نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور میں اس سے بری ہوں۔ وہ حوض پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کی مدد نہ کی اور نہ ان کے دروازوں پر رش لگایا پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور عنقریب وہ حوض پر مجھ سے آکر ملے گا۔ ابن جریر

۱۳۴۰۷ سوید بن غفلہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: عنقریب اس امت میں دو گمراہ حاکم آئیں گے۔ جس نے ان کی اتباع کی وہ بھی گمراہ ہو جائے گا۔

سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اے ابو موسیٰ! دیکھنا نہیں تم ان دونوں میں سے ایک نہ ہو جانا (کیونکہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ دور فاروقی میں ہجرین کے گورنر تھے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ان دونوں میں سے ایک کو تو مرنے سے پہلے میں نے دیکھ لیا۔ الکبیر للطبرانی

کلام: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت میرے نزدیک بالکل باطل ہے کیونکہ جعفر بن علی شیخ مجہول ہے اور بالکل غیر معروف ہے۔

۱۳۴۰۸ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے۔ جبکہ کچھ چھانے والے لوگ ان پر چھا جائیں گے۔

پس جس نے ان کے ظلم و ستم پر ان کی مدد کی اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی واسطہ ہے۔ اور جس نے ان کے کذب کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ ابن جریر

۱۳۴۰۹ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے علقمہ بن محرز کو ایک لشکر پر امیر مقرر کیا۔ میں بھی اس لشکر میں شامل تھا۔ چنانچہ لشکر جب جنگ کے مقام پر پہنچا یا ابھی راستہ میں تھا کہ لشکر میں سے ایک جماعت نے آگے بڑھنے کی اجازت طلب کی۔ امیر نے ان کو اجازت دیدی اور اس چھوٹے لشکر پر عبداللہ بن حذافہ بن فیس سہمی کو امیر بنادیا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان کے ساتھ ہوا۔ ہم نے راستے میں ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ لوگوں نے ہاتھ تاپنے کے لیے یا کھانا وغیرہ بنانے کے لیے ایک الاؤ بھڑکایا۔ عبداللہ امیر لشکر جو کچھ ہنسی مذاق کا مزاج رکھنے والے تھے نے فرمایا: کیا تم پر میری سمع و طاعت فرض نہیں ہے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ عبداللہ بولے: تو اگر میں تم کو کسی چیز کا حکم دوں تو تم اطاعت کرو گے؟ لوگوں نے کہا: ضرور۔ عبداللہ بولے: تب میں تم کو سختی سے تاکید کرتا ہوں کہ اس آگ میں کود جاؤ۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر جب ہم واپس ہوئے تو ہم نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ کے روبرو ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی نافرمانی کا حکم کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۴۱۰ معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن عامر ملک شام آئے تو جن کے متعلق اللہ نے چاہا صحابہ کرام اور دوسرے حضرات ان سے بغرض ملاقات حاضر ہوئے، مگر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ تشریف نہ لائے۔ عبداللہ بن عامر بولے: کیا بات ہے میں ابوالدرداء کو اپنے پاس آنے والوں میں نہیں دیکھ رہا۔ چلو کوئی بات نہیں میں خود ان کے پاس چل کر جاتا ہوں اور ان کا حق ادا کرتا ہوں۔ چنانچہ عبداللہ بن عامر حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور سلام کیا۔ پھر بولا: میرے پاس آپ کے ساتھی تو آئے لیکن آپ تشریف نہیں لائے، لہذا

میں نے سوچا میں خود ہی چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں اور آپ کا حق ادا کروں۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے بڑھ کر پست انسان اللہ کی نظر میں اور نہ میری نظر میں آج کے دن کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرمایا تھا کہ حکام تمہارے ساتھ بدل جائیں گے تو اس وقت تم بھی اپنا رویہ ان کے ساتھ بدل لینا۔

کلام: یہ روایت کنز العمال میں حوالہ سے خالی ہے جبکہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد ۲۲۹/۵ میں مغراء سے اس کو نقل کیا اور فرمایا کہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا ہے اور اس میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو مدلس ہے اور اس روایت کے بقیہ راوی ثقہ ہیں۔

۱۴۴۱۱ کعب رضی اللہ عنہ بن عمرہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں ان نو آدمیوں میں سے ایک تھا جو وہاں موجود تھے۔ ان میں سے پانچ تو اہل عرب میں سے تھے اور چار غمی تھے۔ آپ ﷺ نے ہم کو ارشاد فرمایا: کیا تم سن رہے ہو؟ تین بار آپ نے یہی بات دریافت فرمائی کہ کیا تم سن رہے ہو؟ ہم نے (ہر بار) عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سن رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اچھا تو سنو!

ظلم کے کاموں میں حکام کی مدد نہ کی جائے

عنقریب تم پر کچھ حکمران آئیں گے، پس جو شخص ان کے پاس داخل ہوا، ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی معاونت کی تو میں اس سے نہیں اور وہ مجھ سے نہیں اور وہ شخص قیامت کے دن حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا۔ اور جو شخص ایسے حکام کے پاس نہ گیا، نہ ان کے کذب کی اس نے تصدیق کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔ اور عنقریب قیامت کے دن وہ حوض پر مجھ سے آکر ضرور ملے گا۔ ابن حوری، شعب الایمان للبیہقی

۱۴۴۱۲ سعد بن اسحاق بن کعب بن عمرہ عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے، حضرت کعب بن عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے کعب بن عمرہ! میں تیرے لیے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں بے وقوفوں (خالموں) کی حکومت سے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیوقوفوں کی حکومت کیا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو بات کریں تو جھوٹ بولیں گے، اگر کوئی کام کریں گے تو ظلم کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس آیا پھر ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور ایسے لوگ کل قیامت کے دن میرے پاس حوض پر (ہرگز) نہ آسکیں گے۔ اور جو شخص ایسے حکمران کے جانے سے محترز رہا، ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ میرا ہے اور میں اس کا اور وہ حوض پر مجھ سے آکر ملے گا۔ ابن حوری

۱۴۴۱۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: اے ابوعبدالرحمن! تیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر (کل) ایسے حکمران مسلط ہوں گے، جو سنت کو مٹائیں گے، نماز کو اس کے وقت سے نال کر پڑھیں گے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ مجھے ایسے موقع کے لیے کیا حکم دیتے ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن ام عبد (عبداللہ بن مسعود) مجھ سے سوال کرتا ہے کہ وہ کیا وجہ اختیار کرے۔ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی فرمانبرداری نہیں ہے۔ مصنف عبدالرزاق، مسند احمد

۱۴۴۱۴ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: ہم لوگ ان حکمرانوں کے پاس بیٹھے ہیں وہ علم کلام میں گفتگو کرتے ہیں جبکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ حق پر وہ نہیں کوئی اور ہیں۔ مگر ہم ان حکام کی تصدیق کرتے رہتے ہیں۔ نیز وہ ظلم پر پنی فیصلے کرتے ہیں، ہم ان کو تقویت پہنچاتے ہیں اور ایسا عمل ان کی نظروں میں قابل تحسین کراتے ہیں تو آپ ہمارے اس طرز عمل کو کیا خیال کرتے ہیں (اے ابن عمر!) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اے نبی! ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو

اس نمل کو نفاق شمار کرتے تھے، لیکن مجھے نہیں معلوم کہ تمہارے نزدیک اس کی کیا حیثیت ہے؟ شعب الایمان للبیہقی
۱۳۴۱۵ عقبہ بن مالک لیشی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک لشکر کے ساتھ بھیجا اور ارشاد فرمایا:

جب امیر میرے (نبی کے) حکم کی مخالفت کرے تو اس کو بدل کر ایسے شخص کو اپنا امیر بنا لو جو میری اتباع کرتا ہو۔ الخطیب فی المتفق

حاکم کے مددگار

۱۳۴۱۶ مالک بن اوس بن الحدثان البصری فرماتے ہیں: میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عریف (ناظم الامور) تھا۔

۱۳۴۱۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہلاکت ہے زریہ (جی حضوری لگائے رکھنے والے) کے لیے! پوچھا گیا: زریہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کہ امیر جب کوئی سچی بات کہے تو بولے امیر نے سچ فرمایا۔ اور جب امیر جھوٹ بولے تب بھی، یہی کہے امیر نے سچ فرمایا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۳۴۱۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں سے سب سے پہلے کوڑے بردار (ظالم سپاہی) جہنم میں داخل ہوں گے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

خلافت سے متعلق امور

۱۳۴۱۹ (مسند علی رضی اللہ عنہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا یا رسول اللہ! آپ کے بعد ہم کس کو اپنا امیر منتخب کریں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اگر تم ابوبکر کو اپنا امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا شوق رکھنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم عمر کو اپنا امیر بناؤ تو اس کو صاحب قوت، امانت دار اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کرنے والا پاؤ گے۔ اور اگر تم علی کو اپنا امیر بناؤ لیکن میرا خیال ہے کہ تم ایسا نہیں کرو گے اگر کرو گے تو تم اس کو سیدی راہ چلانے والا اور سیدی راہ پر گامزن پاؤ گے، وہ تم کو بالکل سیدی راہ پر گامزن رکھے گا۔ مسند احمد، فضائل الصحابة للبخیمہ، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء ابن الحوزی فی الواہیات، فاختہ، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

کلام: ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو من گھڑت روایتوں میں شمار کیا ہے، لیکن امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ کی خطا ہے۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع الزوائد میں اس کو نقل کیا ہے ج ۵ ص ۶۷، نیز فرماتے ہیں کہ امام احمد، امام بزار نے اس کو روایت کیا ہے اور طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی الاوسط میں اس کو روایت کیا ہے جبکہ بزار کی روایت کے رجال ثقہ ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۴۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پیدا کیا، روح کو جان بخشی، پہاڑ کو اس کی جگہ سے ہٹا دینا زیادہ آسان ہے نسبت قوی بادشاہ کو سلطنت سے ہٹانے کے۔ پس جب لوگ آپس کے اختلاف و نزاع کا شکار ہوں گے تو قریب ہے کہ درندے ان پر غالب آجائیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۴۲۱ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں ایک گڑے ہوئے پہاڑ کو اس کی جگہ سے ٹال دوں، یہ میرے لیے زیادہ آسان ہے نسبت ایک قوی مستحکم بادشاہ کو ہٹانے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابو نعیم

۱۳۴۲۲ ابن اسحاق، عمران بن کثیر سے روایت کرتے ہیں، عمران کہتے ہیں: میں ملک شام گیا، وہاں قبصہ بن ذویب کو میں نے دیکھا کہ وہ اپنے ساتھ ایک شخص کو لے کر آیا اور اس کو خلیفہ عبد الملک بن مروان کے سامنے پیش کیا۔ اس آدمی نے خلیفہ عبد الملک کو حدیث بیان کی کہ وہ اپنے

والد سے اور اس کا والد حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خلیفہ کو قسم نہیں دلائی جائے گی۔ یعنی کسی مقدمے میں خلیفہ کا قول قسم سے بڑھ کر ہے

چنانچہ خلیفہ نے اس کو انعام دیا اور خلعت سے نوازا اور سلام (کر کے رخصت) کیا۔ عمران بن کثیر کہتے ہیں: یہ بات میرے دل میں کھٹک گئی چنانچہ میں مدینہ (منورہ) آیا اور حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے ملاقات کی اور ان کو سارے واقعے کی خبر سنائی۔ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے فرمایا: اللہ قبیضہ کا ستیاناس کرے، کیسے اس نے اپنے دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر ڈالا ہے۔ اللہ کی قسم قبیلہ خزاعہ کی کوئی عورت خواہ وہ اپنے گھر میں بیٹھنے والی ہو ایسی نہیں ہے جس کو عمرو بن سالم خزاعی کا قول یاد نہ ہو جو اس نے نبی ﷺ کو کہا تھا:

اللہم انی نایئد محمداً حلف ابینا وایہ الاتلدا

اے اللہ! میں محمد کو قسم اٹھانے کا کہتا ہوں حالانکہ ہمارے باپ اور ان کے باپ جو موروثی مال والے ہیں آپس میں حلیف ہیں۔ پھر سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: عجیب بات ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کو تو قسم دی جائے لیکن خلیفہ کو قسم اٹھانے سے بری قرار دیا جائے یہ کیسے ممکن ہے۔ ابن عساکر

فصل قضاء..... عہدہ حج اور اس سے متعلق وعیدوں کے بیان میں

قضاء سے متعلق وعیدوں کا بیان

۱۴۳۲۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ ان تین آیات آنے کے بعد اس نے دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کیا ہو۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الکافرون
اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الظالمون
اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ ظالم ہیں۔

ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ہم الفاسقون

اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ دین کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ فاسق ہیں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۴۳۲۴ حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس جب دو خصم (مقدمے کے دو فریق) آتے تو آپ رضی اللہ عنہ اپنے دونوں گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دعا کرتے:

اے اللہ! میری ان دونوں پر مدد فرما۔ بے شک ان دونوں میں سے ہر ایک مجھے میرے دین سے ہٹانا چاہتا ہے۔ ابن سعد

۱۴۳۲۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: قاضی لوگ تین طرح کے ہیں۔ ابن عساکر

کلام: روایت محل کلام ہے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۔

۱۴۳۲۶ قتادہ، ابوالعالیہ سے، اور وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

قاضی تین طرح کے ہیں: دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں۔ دو جہنم والوں میں سے ایک تو وہ قاضی ہے جو جان بوجھ کر حق کے خلاف ظلماً فیصلہ کرے۔ دوسرا وہ قاضی ہے جو اپنی رائے میں حق کے لیے خوب اجتہاد تو کرے مگر پھر بھی اس سے فیصلہ میں خطا سرزد ہو جائے۔ اور جنت میں جانے والا قاضی وہ ہے جو اپنی رائے میں حق کے مطابق اجتہاد کرے اور درست فیصلہ صادر کرے۔

قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا کہ جو قاضی اپنی رائے میں حق کے مطابق اجتہاد کرے مگر اس سے فیصلے میں خطا سرزد ہو جائے تو وہ کس قصور میں جہنم جائے گا۔ ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ قاضی اگر چاہتا تو فیصلہ کرنے بیٹھتا ہی نہیں کیونکہ وہ اچھی طرح قضاء (فیصلہ) نہیں کر سکتا۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

فائدہ:..... امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ابوالعالیہ کے قول کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو اہل اجتہاد میں سے نہیں ہیں پھر بھی وہ اجتہاد کریں تو یہ ان کے گناہ پر ہونے کی دلیل ہے۔

قضاء (عہدہ جج) کے متعلق ترغیب کے بیان میں

۱۳۴۲۷ معقل بن یسار سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے حکم فرمایا کہ میں اپنی قوم کے درمیان فیصلے کروں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اچھا فیصلہ کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ حضور اکرم ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک جان بوجھ کر ظلم نہ کرے۔ ابوسعید النقاش فی کتاب القضاء من طریق ابن عباس کلام:..... مذکورہ روایت میں ایک راوی یحییٰ بن یزید بن ابی شیبہ الرھاوی پر کلام ہے۔ امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ مقلوبات کو روایت کرتا ہے (مختلف احادیث کی اسناد اور متن کو ایک دوسرے سے تبدیل کر دیتا ہے) لہذا اس کے ساتھ دلیل پکڑنا درست نہیں جبکہ وہ یزید بن ابی ایسہ سے روایت کرے حالانکہ زید ثقہ ہے اور یحییٰ کی نفع بن الحارث سے مروی حدیث میں نکارت ہے کیونکہ نفع متروک راوی ہے۔

۱۳۴۲۸ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر تھا پھر آپ کے پاس دو فریق (اپنا جھگڑالے کر) آئے۔ آپ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرو۔ میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ! آپ فیصلہ فرمانے کے زیادہ حقدار ہیں۔ لیکن آپ ﷺ نے دوبارہ حکم فرمایا ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دو۔ تب میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! کس بنیاد پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اجتہاد کرو۔ اگر تم نے درست فیصلہ کیا تو تم کو دس نیکیاں ملیں گی۔ اور اگر تم نے فیصلے میں غلطی کی تو تب بھی تم کو ایک نیکی ملے گی۔ ابن عساکر

ادب القضاء..... عدالتی امور میں آداب کا بیان

۱۳۴۲۹ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مہمان آکر ٹھہرا۔ اور کئی دن مقیم رہا۔ پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سامنے اپنا ایک مقدمہ پیش کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو خصم (مقدمہ) کا فریق ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر تو یہاں سے کوچ کر جا، کیونکہ ہم کو منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی فریق کو اپنے ہاں ٹھہرائیں مگر دوسرے فریق کے ساتھ۔

منتخب کنز العمال ابن راھویہ، ابوالقاسم بن الخراج فی امالیہ، البیہقی فی السنن الکبریٰ کتاب آداب القاضی ۱۰/۱۳۷

۱۳۴۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: یا رسول اللہ! جب آپ مجھے کسی حکم پر بھیجیں تو کیا میں مزیدہ سکے کی طرح (بالکل حکم کے مطابق) عمل کروں یا پھر (اس نظر پرے پر عمل کروں کہ) شاید (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب حکم دینے والا نہیں دیکھ سکتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاید جو کچھ دیکھتا ہے غائب نہیں دیکھ سکتا (اس طرح عمل کرو)۔

مسند احمد، البخاری فی التاريخ، الدورقی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

۱۳۴۳۱ حضرت حسن سے مروی ہے کہ ایک شخص آیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ٹھہر گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کی مہمان نوازی کی۔ پھر مہمان نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اپنا مقدمہ آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرے گھر سے چلا

جا۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے ہم کو منع فرمایا ہے کہ ہم کسی فریق مقدمہ کو اپنے ہاں مہمان ٹھہرائیں، دوسرے الفاظ یہ ہیں کہ ہم کو منع کیا ہے کہ ہم کسی ایک فریق کو اپنے ہاں ٹھہرائیں ہاں اگر دوسرا فریق ساتھ ہو تو الگ بات ہے۔ ابن راہویہ، ابوالقاسم ابن الجراح فی امالیہ، الکبریٰ للبیہقی۔
۱۲۴۳۲ حضرت ابوالاسود حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم دو خصموں (فریقوں) میں سے کسی ایک فریق کو مہمان بنائیں۔ الاوسط للطبرانی

۱۲۴۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح کو فرمایا: تیری زبان تیرا غلام ہے جب تک کہ تو بات چیت نہ کرے۔ پس جب تو نے منہ کھول لیا تو پھر تو اس کا غلام ہے پس خیال رکھا کر (اے قاضی) کیا فیصلہ کر رہا ہے اور کس کے بارے میں فیصلہ کر رہا ہے اور کیسے فیصلہ کر رہا ہے؟ ابن عساکر

حاکم پر لازم ہے دونوں فریق کی بات سننے

۱۲۴۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کا قاضی بنا کر بھیجا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جوان العمر آدمی ہوں اور آپ مجھے ایسے لوگوں کے پاس بھیج رہے ہیں جو اچھی عمروں والے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے میرے لیے چند دعائیں کی پھر ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئیں اور تو ان میں سے ایک کی بات سن لے تو اس وقت تک فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے۔ یہ تیرے لیے زیادہ بخیر بات ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اختلاف نہیں فرمایا۔ السنن الکبریٰ للبیہقی

۱۲۴۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئیں تو پہلے کے لیے ہرگز فیصلہ نہ کر حتیٰ کہ دوسرے کی بات نہ سن لے۔ عنقریب تو دیکھ لے گا کہ کیسے فیصلہ کرنا ہوتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ البخاری، النسائی

۱۲۴۳۶ حضرت ابوہریر بن الاسود روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ کسی فریق کی مہمان نوازی نہ کرتے تھے جب تک کہ اس کا دوسرا خصم (فریق) اس کے ساتھ نہ ہو۔ السنن للبیہقی

۱۲۴۳۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کی حکومت سے کسی چیز پر کوئی اجر (معاوضہ) نہیں لیا جائے گا۔ ہلال الخفاف فی جزئہ

۱۲۴۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں: مقدموں کے فریقوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ آپس میں صلح صفائی سے اپنے معاملات کو منٹ لیں کیونکہ عدالتی فیصلے لوگوں کے درمیان باہمی کینہ پروری اور دشمنی کو ختم دیتے ہیں۔ المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۲۴۳۹ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: جب تمہارے پاس ایسا کوئی قضیہ آئے جس کا فیصلہ قرآن میں موجود ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دو۔ لوگ تم کو اس فیصلے سے ڈمگنا نہ دیں۔ اگر کوئی ایسا قضیہ پیش آجائے جس کا واضح حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو سنت رسول اللہ میں اس کا حل دیکھ کر اس کے مطابق فیصلہ کر دو۔ اگر ایسا کوئی قضیہ درپیش ہو جس کے متعلق کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں کوئی فیصلہ ہو تو دیکھو کہ (اہل علم) لوگوں کی اس بارے میں کس فیصلے پر اتفاق رائے ہے۔ تو اس کے مطابق فیصلہ کر دو۔ اور اگر ایسا کوئی مسئلہ درپیش آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو اور نہ اس کے متعلق کسی (اہل علم) نے کچھ کہا ہو تو تب دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لو۔ اگر چاہو تو اجتہاد رائے کرو اور فیصلہ کر دو اور اگر چاہو تو اس فیصلے کو مؤخر (ملوثی) کر دو۔ تا آنکہ اللہ پاک کوئی صورت حال واضح کر دے اور میں تاخیر کو تمہارے لیے بہتر سمجھتا ہوں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۲۴۴۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: مقدمہ بازوں کو واپس لوٹا دیا کرو تا کہ وہ خود آپس میں صلح کا راستہ اختیار

کر لیں۔ بے شک یہ عمل سینوں کو صاف رکھنے والا اور کینہ و دشمنی کو کم کرنے والا ہے۔ السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۴۴۳۱
حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کاتب (نشی) نے (کسی فیصلے یا مکتوب کے آخر میں) لکھا: یہ وہ (فیصلہ) ہے جو اللہ نے امیر المؤمنین عمر کو سمجھا دیا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو جھڑک دیا اور فرمایا: یوں لکھ: یہ عمر کی رائے ہے، اگر درست ہو تو اللہ کی طرف سے ہے اور اگر خطا ہو تو عمر کی طرف سے ہے۔ السنن للبیہقی

قاضی کے لئے ہدایات

۱۴۴۳۲ ابو العوام البصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ (گورنر) کو لکھا:
اما بعد! قضاء (عدالتی فیصلہ) محکم فریضہ اور اتباع کی جانے والی سنت ہے۔ پس سمجھ لے کہ جب تیرے سر پر کوئی فیصلہ ڈالا جائے تو محض ایسے حق بتا دینے سے کوئی نفع نہیں جس کو نافذ العمل نہ کیا جائے۔ اور اپنے چہرے سے، اپنی نشست و برخاست سے اور اپنے فیصلے سے لوگوں کو امید دلائے رکھو تا کہ کوئی معزز آدمی تیرے ظلم کی وجہ سے بری طبع نہ کرے اور کوئی کمزور آدمی تیرے عدل سے مایوس نہ ہو۔ گواہ دعویٰ کرنے والے پر ہے اور قسم (قابض اور) منکر پر ہے اور ہر طرح کی صلح مسلمانوں کے درمیان جائز ہے سوائے ایسی صلح کہ جو حرام کو حلال کرے یا حلال کو حرام کر دے۔ اور جو کسی غائب حق یا گواہ کا دعویٰ کرے تو اس کو ایک مقررہ مہلت دیدوتا کہ وہ اس وقت تک اس کو حاضر کرنے کا پابند ہو جائے پھر اگر مدعی اپنا گواہ پیش کر دے تو اس کو اس کا حق دیدو۔ اگر وہ گواہ پیش کرنے سے عاجز آجائے تو اس کے خلاف فیصلہ کرنا حلال ہو جائے گا (مخالف سے قسم لے کر) یہ طریقہ رعایت عذر خواہ کے لیے زیادہ بہتر اور اندھے کے لیے معاملہ کو زیادہ روشن کرنے والا ہے۔ اور تجھے (نئے) فیصلے سے کوئی شے مانع نہ ہو جبکہ تو آج کوئی فیصلہ کر دے، پھر تو اپنی رائے سے رجوع کر لے، تجھے صحیح فیصلے کی ہدایت مل جائے تو تو حق فیصلہ کو دوبارہ نافذ کر سکتا ہے کیونکہ حق قدیم ہے، حق کو کوئی چیز باطل نہیں کر سکتی اور حق کی طرف رجوع کر لینا باطل میں سرکشی دکھانے سے بہتر ہے۔ مسلمان سارے صاحب عدل ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے لیے گواہی دینے کے حق میں سوائے اس شخص کے جس کو کسی شرعی حد میں کوڑے لگ چکے ہوں یا اس پر جھوٹی گواہی دینے کا تجربہ ہو گیا ہو یا کوئی اپنے مولیٰ کے بارے میں دلاء کے متعلق شک و شبہ رکھتا ہو یا کوئی اپنے رشتے دار کے متعلق بدگمانی کا شکار ہو (تو ان کی گواہی شک والوں کے متعلق قبول نہ ہوگی)۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے بندوں سے رازوں (پر مؤاخذے) کو اٹھالیا ہے اور حدود و کالان پر پردہ ڈال دیا ہے جو صرف گواہوں اور قسموں کے ساتھ ان پر لاگو ہو سکتی ہیں۔ پھر بھی تم اچھی طرح سمجھ لو اور خوب سمجھ لو خصوصاً ان امور کو جن کا بیان تم کو قرآن و سنت میں نہ ملے تو اس وقت معاملات کی قیاس آرائی کرو اور اس جیسی دوسری مثالوں اور نظیروں کو یاد کرو۔ پھر ان میں سے تمہاری رائے میں جو اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ معلوم ہو اور حق کے ساتھ زیادہ مشابہ ہو اس کا فیصلہ کر دو۔

اور غصے سے، قلق سے، تنگی سے اور لوگوں کو فیصلے کے وقت اذیت دہی اور اجنبی سزائیں دینے سے بچو۔

بے شک حق میں فیصلہ کرنے پر اللہ اجر کو واجب کرتا ہے اور اس کے لیے وہ فیصلہ ذخیرہ بنا دیتا ہے۔ بے شک جس کی نیت حق میں خالص ہو خواہ وہ حق اس کی ذات کے خلاف ہو تو اللہ پاک اس کے اور لوگوں کے درمیان کافی ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص لوگوں کے لیے ایسی چیز مزین اور ظاہر کرتا ہے جو اس کے دل میں نہیں ہے تو اللہ پاک اس کو عیب دار کر دیتا ہے بے شک اللہ تعالیٰ بندوں سے صرف وہی چیز قبول کرتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو۔ اور اللہ کا ثواب جلدی رزق کی صورت میں اور اس کی رحمت کے خزانوں میں وسیع ہے۔ والسلام۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۴۴۳۳ مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:
اے مسلمانوں کی جماعت! مجھے لوگوں کا تم پر کوئی خوف نہیں ہے، میں تمہارا خوف محسوس کرتا ہوں لوگوں پر۔ میں تمہارے درمیان

دو چیزیں لے جا رہا ہوں، جب تک تم ان کو لازم پکڑے رہو گے خیر میں رہو گے۔ فیصلہ میں عدل وانصاف اور تقسیم میں عدل وانصاف۔ اور میں تم کو موسیٰ بنیوں کی بنائی ہوئی جیسی راہ پر چھوڑ بے جا رہا ہوں (جس کے نشانات واضح ہوتے ہیں) الایہ کہ کوئی قوم اس سے ٹیڑھی چلے گی تو وہ راہ بھی ان کے ساتھ ٹیڑھی ہو جائے گی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۳۴۴۲ ابی رواحہ یزید بن اسیم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (عادل گورنر) لوگوں کو لکھا: لوگوں کو اپنے نزدیک حق میں برابر رکھو: ان کا قریبی اور دور والا برابر ہے اور ان کا دور والا بھی ان میں سے قریب ترین کے برابر ہے۔ نیز رشوت سے بچو، خواہش پر فیصلہ کرنے سے بچو اور غصے کے وقت لوگوں کی پکڑ کرنے سے اجتناب کرو اور حق کو قائم کرو خواہ دن کے کچھ حصہ میں کیوں نہ ہو۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی عدالت میں پیشی

۱۳۴۴۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے درمیان کسی چیز پر آپس میں جھگڑا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے درمیان اور میرے درمیان کسی کو ثالث مقرر کرلو۔ چنانچہ دونوں نے زید بن ثابت کو اپنا فیصلہ مقرر کر لیا۔ پھر دونوں ان کے پاس چل کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم تمہارے پاس اس لیے آئے ہیں تاکہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کرو۔ حاز: نیکہ تمام فیصلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آتے تھے۔ چنانچہ جب دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ گئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے اپنے بچھونے پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے جگہ چھوڑ دی اور بولے: اے امیر المؤمنین! یہاں آئیے، یہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: پہ پہلا ظلم ہے جو تم نے اپنے فیصلے میں ظاہر کیا۔ بلکہ میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھنا پسند کروں گا۔ آخر کار دونوں حضرات حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گئے۔

حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کے متعلق دعویٰ ظاہر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا۔ قاعدہ کے مطابق ابی رضی اللہ عنہ پر گواہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر قسم آتی تھی لیکن حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے ابی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: امیر المؤمنین کو قسم اٹھانے سے تم معاف رکھو۔ اور ان کے علاوہ میں کسی اور کے لیے بھی ایسا مطالبہ کبھی نہ کرتا۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے از خود قسم اٹھالی اور پھر قسم کھائی کہ جب تک عمر زندہ ہے زید کبھی عہدہ قضاء پر فائز نہیں ہو سکتا کیونکہ عمر کے نزدیک تمام مسلمانوں کی عزت و آبرو برابر ہے۔

السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۳۴۴۶ یحییٰ بن سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب میرے پاس دو شخص اپنا کوئی مقدمہ لے کر آتے ہیں تو مجھے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ حق کس کی طرف ہو۔ ابن سعد

۱۳۴۴۷ سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی اور ایک مسلمان اپنا مشترکہ مقدمہ لے کر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق کو یہودی کے لیے سمجھا تو اس کے لیے فیصلہ کر دیا۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو مخاطب ہو کر کہا: اللہ کی قسم! آپ نے میرے لیے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دور (کوڑا) مارا اور فرمایا: تجھے کیا علم (کہ میں نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا ہے) یہودی نے کہا: ہم تو رات میں پاتے ہیں کہ کوئی قاضی حق کے ساتھ فیصلہ نہیں کر سکتا مگر جبکہ اس کے دائیں طرف ایک فرشتہ ہو اور بائیں طرف ایک فرشتہ، جو اس کو درست راہ دکھاتے رہیں اور حق کی توفیق دینے رہیں جب تک کہ وہ حق کے ساتھ ہو۔ جب وہ حق کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ دونوں فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مؤطا امام مالک، ابن عبدالمکرم، فی فتوح مصر

۱۳۴۴۸ محارب بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا: من انت؟ تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں دمشق کا قاضی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا کتاب اللہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

پوچھا: اگر ایسا مسئلہ آجائے جو کتاب اللہ میں نہ ہو؟ عرض کیا: سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ فرمایا: اگر ایسا مسئلہ آجائے جو کتاب اللہ میں اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تب؟ عرض کیا: پھر میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے (اہل علم) ہم نشینوں سے مشاورت کرتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: بہت اچھا۔

نیز فرمایا: جب تو فیصلے کے لیے بیٹھا کرے تو یہ دعا پڑھ لیا کر:

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ اَنْ اَقْضِیْ بَعْلَمٍ وَّ اَنْ اَفْتِیْ بِحُکْمٍ وَّ اَسْأَلُکَ الْعَدْلَ فِی الرِّضَیِّ وَالْغَضَبِ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ علم کے ساتھ فیصلہ کروں، (تیرے) حکم کے ساتھ فتویٰ دوں اور تجھ سے سوال کرتا ہوں رضا اور غضب میں عدل و انصاف برتے۔ کا۔ راوی بخاری بن دثار کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی رخصت ہو کر تھوڑی دور گیا تھا کہ واپس آیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ سورج اور چاند ایک دوسرے کے ساتھ قتل (جنگ) کر رہے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ ستاروں کی فوج ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا تو کس کے ساتھ تھا؟ اس نے کہا: چاند کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انعوذ باللہ اللہ تیری پناہ ہو۔ اللہ کا فرمان ہے:

وَجَعَلْنَا اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ آیٰتِیْنَ فَمَحْوٰنَا آیۃَ اللَّیْلِ وَجَعَلْنَا آیۃَ النَّهَارِ مَبْصُرۃً۔

اور ہم نے رات اور دن دو نشانیاں بنائی ہیں، پس ہم رات کی نشانی مٹا دیتے ہیں اور دن کی نشانی کو دکھانے والا بنا دیتے ہیں۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اللہ کی قسم! آئندہ تم کبھی کسی منصب پر فائز نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ اس کو معزول کر دیا۔ لوگوں کا گمان ہے کہ بعد میں وہ شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف جنگ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مارا گیا۔

ابن ابی الدنیا، مصنف عبدالرزاق

فیصلہ کرنے کی بنیاد

۱۳۳۳۹ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ میں سے جو حکم تم پر ظاہر ہو اس کے مطابق فیصلہ دیا کرو۔ اگر تم کو ساری کتاب اللہ کا علم نہ ہو تو (درپیش مسئلے میں) رسول اللہ ﷺ کا جو فیصلہ تم کو معلوم ہو اس کے مطابق فیصلہ کر دیا کرو اور اگر تم کو رسول اللہ ﷺ کے تمام فیصلے معلوم نہ ہوں تو ہدایت یافتہ ائمہ میں سے کسی کے مطابق فیصلہ کر دو اور اگر تم کو وہ تمام فیصلے معلوم نہ ہوں جو ائمہ کرام نے کیے ہیں تو اپنی رائے کا اجتہاد کرو اور اہل علم و صلاح سے مشورہ کر لیا کرو۔ ابن عساکر

۱۳۳۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو جب عہدہ قضاء سپرد کیا تو فرمایا: اب تم خرید و فروخت نہ کرنا، کسی کو نقصان نہ دینا، خریدنا اور نہ بیچنا اور نہ رشوت لینا۔ ابن عساکر

۱۳۳۵۱ بخاری بن دثار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دمشق کے قاضی سے دریافت فرمایا: تو کیسے فیصلہ کرتا ہے؟ اس نے کہا: کتاب اللہ کے ساتھ، پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ تمہارے سامنے پیش ہو جو کتاب اللہ میں نہ ہو تو؟ عرض کیا: تب میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں۔ پوچھا: جب ایسا کوئی قضیہ پیش آجائے جس میں رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ظاہر نہ ہو تب؟ عرض کیا: تب میں اپنی رائے میں اجتہاد کرتا ہوں اور اپنے ہم نشینوں سے مشاورت کر لیتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی تحسین فرمائی: تم بہت اچھا کرتے ہو۔

۱۳۳۵۲ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کو کوفہ کی قضاء پر (عہدہ جج سپرد کر کے) بھیجا تو ارشاد فرمایا: دیکھ جو فیصلہ تجھے کتاب اللہ میں واضح نظر آئے اس کے متعلق کسی سے سوال نہ کر (بلکہ نافذ کر دے) اور جو حکم کتاب اللہ میں واضح نہ ہو اس میں سنت رسول اللہ پر عمل کرو اور جو حکم سنت رسول اللہ میں بھی ظاہر نہ ہو اس میں اپنی رائے کا اجتہاد کرو۔

السنن لسعد بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۳۵۳ شعی رحمة اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا: جب تمہارے پاس کوئی حکم کتاب اللہ کا آجائے تو اس کو نافذ کر دو۔ اگر کوئی حکم کتاب اللہ میں نہ ہو اور سنت رسول اللہ میں ہو تو اس کے ساتھ فیصلہ کر دو اور اگر کوئی حکم نہ کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں ہو تو اس طرح فیصلہ کر دو۔ اور اگر کوئی فیصلہ ایسا آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ سنت رسول اللہ میں اور نہ ہی پہلے واقعات میں ائمہ ہدایت نے ایسا کوئی فیصلہ کیا ہو تو تب تم صاحب اختیار ہو اگر تم چاہو تو اس معاملے میں میری رائے طلب کر لو اور میں سمجھتا ہوں کہ تمہارا مجھ سے مشورہ کرنا تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۳۳۵۴ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ (گورنر) کو لکھا: ابو مریم کے فیصلے میں خیال رکھنا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ابو مریم کو ہتہم نہیں سمجھتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی اس کو ہتہم خیال نہیں کرتا لیکن جب بھی تم کسی فریق کو ظلم پر آمادہ دیکھو اس کو سزا دو۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۵۵ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں فلاں آدمی کو عہدہ قضاء سے برطرف کر کے دوسرے فلاں شخص کو اس عہدہ پر بٹھاؤں گا اس کو کوئی بھی فاجر آدمی دیکھے گا تو ڈر جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۳۳۵۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے (خدمت رسول اللہ ﷺ میں) عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر مجھے ایسا کوئی مسئلہ پیش آجائے جس میں نہ قرآن کا کوئی حکم سامنے ہو اور نہ سنت رسول کا تو تب آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اہل فقہ اور عبادت گذار مومنوں کے درمیان اس کا مشورہ کرو اور کسی خاص رائے پر فیصلہ نافذ نہ کرو۔ الاوسط للطبرانی، ابو سعید بن القضاة

۱۳۳۵۷ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی کو حاضر کیا گیا جس پر دو آدمیوں نے گواہی دی کہ اس نے چوری کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ (اس چور کے معاملے سے ہٹ کر) دوسرے لوگوں کے معاملات نمٹانے لگے اور پھر جھوٹے گواہوں کو ڈرایا دھوکا دیا اور ارشاد فرمایا: میرے پاس جب بھی کوئی جھوٹا گواہ لایا گیا میں اس کو ایسی ایسی (کڑی) سزا دوں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ دو گواہوں کو طلب فرمایا۔ لیکن ان دونوں میں سے کسی کو نہ پایا یا آخر آپ رضی اللہ عنہ نے ملزم چور کو چھوڑ دیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

فیصلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کو مقدم رکھنا

۱۳۳۵۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو منصب پر روانہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے

علی! اللہ تعالیٰ کے حکم کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو اور شیطان کے حکم کو اپنے قدموں کے نیچے رکھو۔ ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة

کلام: ... مذکورہ روایت کی سند میں یعقوب بن محمد الزہری عن عبد العزیز بن عمر بن الزہری عن محمد بن عبد العزیز بن تیہون راوی ضعیف ہیں۔

۱۳۳۵۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حاکم (فیصلہ کرنے کے لیے) بیٹھ جائے تو دونوں

فریقوں کے سامنے بیٹھنا چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سنت رسول اسی طرح جاری رہی ہے اور ائمہ ہدایت ابو بکر و عمر کا بھی

یہی طریقہ رہا ہے۔ ابن عساکر

۱۳۳۶۰ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ آجائے جس کا حکم صادر کیے بغیر چارہ کار نہ ہو تو کتاب اللہ کے مطابق حکم لگا دے، اگر تو کتاب اللہ سے حکم

حاصل کرنے میں عاجز آجائے تو سنت رسول اللہ کے مطابق حکم صادر کر دے، اگر اس سے بھی عاجز ہو تو جس طرح دوسرے نیکو کار لوگوں نے

فیصلہ کیا ہو اس طرح فیصلہ کر دے، اگر ان کے مطابق حکم صادر کرنے سے عاجز ہو تو ان کی طرف اشارہ ہی کر دے اور کوتاہی نہ کر اور اگر یہ بھی تجھ

سے ممکن نہ ہو تو اس مسئلہ میں حکم صادر کرنے سے بھاگ جاو اور شرم و حیا نہ کر۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۳۶۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم پر ایسا زمانہ گذرا ہے کہ ہم فیصلہ نہیں کیا کرتے تھے کیونکہ ہم اس کے اہل نہیں تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس حال تک پہنچا دیا جو تم دیکھ رہے ہو۔ پس اب آج کے بعد تم میں سے جس کے رو برو کوئی فیصلہ آجائے تو وہ کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کر دے، اگر ایسا کوئی فیصلہ آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دے، اگر ایسا کوئی آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا فیصلہ فرمایا ہو تو صالحین کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کر دے، اگر کوئی ایسا فیصلہ آجائے جس کا حکم کتاب اللہ میں ہو اور نہ حضور ﷺ یا دوسرے صالحین نے ایسا فیصلہ کیا ہو تو پھر وہ خود اپنی رائے استعمال کرے اور کوئی شخص تم میں سے یہ نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں اور مجھے شک ہے۔ بے شک حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں پس جو چیز تجھے شک میں ڈالے اس کو چھوڑ دے اور جس پر تیرا اطمینان ہو اس کو لے لے۔

السنن للدارمی، ابن جریر فی تہذیبہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر

عہدہ قضاء کی ابتداء

زہری رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ سائب بن یزید اپنے والد یزید سے نقل کرتے ہیں یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا تھا کہ میں ان کے چھوٹے چھوٹے فیصلوں درم، وغیرہ کے نمٹا دیا کروں۔ ابن سعد

۱۴۳۶۳ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن المسیب سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کسی قاضی کو مقرر کیا اور نہ ابوبکر و عمر نے۔ حتیٰ کہ جب خلافت عمر رضی اللہ عنہ کا درمیان ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یزید بن اخت النمر کو فرمایا: تم بعض کاموں یعنی چھوٹے چھوٹے کاموں میں میری طرف سے فیصلہ کر دیا کرو۔ ابن سعد

۱۴۳۶۴ (ابن شہاب) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی قاضی مقرر نہیں کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات پر ملال ہوگئی اور نہ ہی ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیا۔ سوائے اس کے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے آخر میں ایک شخص کو فرمایا: تم میری طرف سے لوگوں کے کچھ معاملات نمٹا دیا کرو۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا۔ المصنف لعبد الرزاق

عہدہ قضاء کی تنخواہ

۱۴۳۶۵ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو قضاء پر مامور کیا اور ان کا وظیفہ بھی مقرر کیا۔ ابن سعد

الاحتساب

۱۴۳۶۶ زید بن فیاض اہل مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بازار میں داخل ہوئے اور آپ سوار حالت میں تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک دکان بازار میں نکلی دیکھی تو آپ نے اس کو مسمار کروا دیا۔ السنن للبیہقی

۱۴۳۶۷ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عتبہ کو بازار پر عامل مقرر کیا۔ ابن سعد

فائدہ: علماء فرماتے ہیں عدالت احتساب کی اصل یہی ہے۔

۱۴۳۶۸ عبد اللہ بن ساعدۃ الہذلی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ درے کے ساتھ تاجروں کو مار رہے ہیں کیونکہ انہوں نے غلہ پر جمع ہو کر راستوں کو بند کر رکھا ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ ارشاد فرما رہے ہیں: ہمارے راستوں کو بند نہ کرو۔ ابن سعد فی الطبقات ۵/۶ ذکرہ منتخب

۱۴۳۶ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ حوض اور بیت الخلاء سے بازار ہٹ کر بنائے جائیں۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۴۳۷ھ اصغ بن نباتہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ بازار کی طرف نکلا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اہل بازار کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی جگہوں سے آگے تجاوزات بڑھا لیے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا: اہل بازار نے اپنی جگہوں کو آگے بڑھا لیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ایسا کرنا ان کے لیے درست نہیں ہے۔ مسلمانوں کا بازار مسلمانوں کی عید گاہ کی طرح ہے۔ جو جس جگہ کو پہلے پالے وہ اس دن اس کی ہے حتیٰ کہ وہ خود نہ چھوڑ دے۔ ابو عیید فی الاموال

ہدیہ

۱۴۳۷ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسری نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ہدیہ بھیجا آپ ﷺ نے اس کو قبول فرمایا۔ قیصر نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا، آپ نے قبول فرمایا۔ اور دوسرے بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کے لیے ہدایا بھیجی آپ ﷺ نے قبول فرمائے۔

مسند احمد، وقال حسن غریب، ابن جریر وصحیحہ، الدورقی، السنن للبیہقی

۱۴۳۷ھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان تعلق بنانے کے لیے ہدیہ کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ اگر تمام لوگ مسلمان ہو جائیں تو بغیر بھوک کے آپس میں ہدایا و تحائف کا تبادلہ کریں۔ ابن عساکر کلام: روایت مذکورہ کی سند میں سعید بن بشیر جو قنادہ کے شاگرد ہیں کمزور ہیں (لین)۔

۱۴۳۷ھ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن گیا تو میں نے وہاں ذی یزن کا حلقہ خریدا۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو وہ حلقہ ہدیہ کر دیا۔ وہ زمانہ آپ ﷺ اور مشرکین کے معاہدہ (بایکاث) کا تھا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ اور وہ حلقہ واپس کر دیا۔ پھر میں نے وہ حلقہ فروخت کر دیا تو آپ ﷺ نے خرید کر یمن لیا اور پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس اس حلقہ کو پہن کر تشریف لے گئے۔ میں نے کسی اور لباس میں آپ کو اس قدر حسین نہیں دیکھا تھا چنانچہ میں یہ کہے بغیر نہ رہ سکا:

ما ينطو بالحكام بالفصل بعدما بدا واضمح ذوغرة وحجول

اذا قاييسوه المجداربي عليهم كمستفرغ ماء الذناب سجيل

حکام فیصلہ کن حق بات نہیں کہتے جبکہ روشن چمکدار چہرہ والا شخص ظاہر ہو گیا ہے

جب لوگ بزرگی کے ساتھ اس کا مقابلہ کرتے ہیں تو وہ سب پر فائق ہوتا ہے گویا لوگ اس کے سامنے خالی ڈول ہیں۔

حضور اکرم ﷺ نے میرے یہ اشعار سن لیے چنانچہ آپ میری طرف مسکراتے ہوئے ملتفت ہوئے پھر گھر گئے اور وہ حلقہ اسامہ بن زید کو پہنا دیا۔

الامام احمد فی مسنده

۱۴۳۷ھ ذی الجوشن ضبابی سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ اس وقت آپ ﷺ غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تھے۔ میں اپنی ایک گھوڑی قرحاء نامی کے بیٹے کو ساتھ لایا تھا۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: اے محمد! میں آپ کے پاس ابن القرحاء لایا ہوں۔ آپ اس کو رکھ لیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔ ہاں اگر تو چاہتا ہے کہ میں تجھے اس کے بدلے میں بدر کی زرہوں میں سے کچھ دوں تو ایسا کر دوں گا۔

میں نے عرض کیا: آج میں اس کے بدلے کوئی چیز کسی بھی تعداد میں نہیں لے سکتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مجھے اس میں کوئی حاجت نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ذی الجوشن! تو مسلمان کیوں نہیں ہو جاتا؟ تب تو اس اسلام کے اولین لوگوں میں شمار ہوگا۔ میں نے عرض کیا: میں اس میں ایسا قدم نہیں اٹھا سکتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آخر کیوں؟ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کی قوم کو دیکھا ہے کہ انہوں نے آپ کا حق مار لیا ہے (آپ کمزور ہیں) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جو بدر کی خبریں ملی ہیں ان کا حال دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: مجھے تمام خبریں مل

گئی ہیں (ابھی ابتداء ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تجھے کچھ ہدیہ دینا چاہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اگر آپ کعبہ پر غلبہ پالیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرائیں (تو میں مسلمان ہو سکتا ہوں، چونکہ اس وقت تک اسلام کی قوت کا اندازہ ہو جائے گا)۔

آپ ﷺ نے فرمایا: شاید تم جیو اور اس بات کو ضرور دیکھ لو گے۔ پھر فرمایا: اے بلال! اس کا تھیلہ عجمہ۔ عمدہ ترین کھجوروں سے بھردو۔ چنانچہ پھر میں منہ موڑ کر چل دیا تو آپ ﷺ نے میرے متعلق ارشاد فرمایا: یہ شخص بنی عامر کا بہترین شہ سوار ہے۔

چنانچہ اس کے بعد ایک مرتبہ جب میں اپنے گھر والوں کے ساتھ غور مقام پر تھا کہ ایک سوار میرے پاس آیا۔ میں نے اس سے پوچھا: تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے کہا: مکہ سے۔ میں نے پوچھا: لوگوں کا کیا حال ہے؟ اس نے خبر دی کہ اللہ کی قسم! مکہ پر محمد غالب آگئے ہیں اور اس کو اپنا وطن ٹھہرا لیا ہے۔ میں نے کہا: میری ماں مجھے روئے کاش میں اس دن مسلمان ہو جاتا اور محمد سے حیرہ (بہت بڑا علاقہ) مانگتا تو وہ مجھے ضرور بطور جاگیر عطا فرما دیتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مشرک کا ہدیہ قبول نہ کرنا

۱۳۴۷۵۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ، عبد الرحمن بن کعب بن مالک سے اور وہ رال بنے والے عامر بن مالک سے روایت کرتے ہیں، عامر فرماتے ہیں کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس ہدیہ لے کر حاضر ہوا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ ابن عساکر

۱۳۴۷۶۔ حبیب سے مروی ہے کہ میں نے امیر مختار کے ہدایا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے ہوئے دیکھے اور ان دونوں کو قبول کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ ابن جریر فی التہذیب

۱۳۴۷۷۔ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس دس ہزار درہم بھیجے اور آپ رضی اللہ عنہما نے ان کو قبول فرمایا۔ ابن جریر فی التہذیب

۱۳۴۷۸۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سات گھروں میں بکری کی ایک سری گھومتی رہی ہر ایک دوسرے کو اپنی جان پر ترجیح دیتا تھا حالانکہ ان میں سے ہر ایک اس کا سخت محتاج تھا حتیٰ کہ وہ سری گھوم پھر کر اسی پہلے گھر میں واپس پہنچ گئی جہاں سے اولاد نکلی تھی۔ ابن جریر

۱۳۴۷۹۔ عروہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت حکیم بن حزام (حالت شرک میں) یمن گئے اور ذی یزن کا قیمتی حلقہ وہاں سے خریدا پھر مدینہ لا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بطور ہدیہ پیش کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کو واپس کر دیا اور ارشاد فرمایا:

ہم کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتے۔

چنانچہ پھر حکیم نے اس کو فروخت کرنے کے لیے پیش کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس حلقہ کے خریدنے کا حکم دیا۔ لہذا وہ حلقہ آپ کے لیے خرید لیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کو زیب تن فرمایا اور مسجد میں تشریف لائے۔

حکیم کہتے ہیں: میں نے اس حلقہ میں جب آپ کو دیکھا تو کسی کو آپ سے زیادہ حسین نہیں پایا گویا آپ ﷺ چودھویں رات کا چاند ہیں۔ اور میں آپ کو دیکھ کر یہ شعر پڑھے بغیر نہ رہ سکا:

ما ينظر الحكام بعد ما بدا واضح ذو غرة وحجول

اذا واضحوه المجد اربى عليهم. مستفرع ماء الذناب سجيل

چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہ اشعار سن کر غصے دیئے۔ ابن جریر

۱۳۴۸۰۔ پر یہ روایت بمع ترجمہ اشعار کے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۳۴۸۰۔ طاؤس رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ کو کوئی ہدیہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیدیا مگر

وہ خوش نہ ہوا، پھر آپ ﷺ نے تین بار اس سے اچھا ہدیہ اس کو دیا مگر وہ پھر بھی خوش نہ ہوا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرا ارادہ ہو گیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں۔ اور بعض دفعہ یہ فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ آئندہ میں کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں سوائے قریشی انصاری اور ثقیفی کے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۴۳۸۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہدیہ قبول فرمایا کرتے تھے اور اس کا بہتر بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ البخاری، النسائی۔
۱۴۳۸۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مسکین عورت نے مجھے ہدیہ دیا۔ لیکن میں نے اس پر ترس کھاتے ہوئے وہ ہدیہ قبول نہ کیا۔ پھر میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: تو نے کیوں نہ ہدیہ قبول کر لیا! پھر تو اس کو اچھا بدلہ دیدیتی۔ تو نے گویا اس کی تحقیر کر دی ہے۔ اے عائشہ! عاجزی و انکساری کو محبوب رکھو بے شک اللہ تعالیٰ عاجزی و انکساری کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے اور بڑائی چاہنے والوں کو دشمن رکھتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب، الدیلمی

۱۴۳۸۳ عبداللہ بن بریدہ سے مروی ہے کہ مجھے عامر بن طفیل عامری کے چچا نے بتایا کہ عامر بن طفیل نے نبی اکرم ﷺ کو ایک گھوڑا ہدیہ کیا اور ساتھ میں یہ لکھا کہ میرے پیٹ میں پھوڑا نکل آیا ہے لہذا اپنے پاس سے کوئی دوا بھیج دیجئے۔ حضور ﷺ نے گھوڑا واپس کر دیا کیونکہ وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے جبکہ شہد کا ایک مشکیزہ بھیج دیا اور ارشاد فرمایا اس کے ساتھ علاج کر لو۔ ابن عساکر

۱۴۳۸۴ ابومتوکل ناجی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ بادشاہ روم نے حضور ﷺ کو ہدیہ میں سونڈھ کا ایک گھڑا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس کو اپنے اصحاب میں ٹکڑے ٹکڑے تقسیم کر دیا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا عنایت فرمایا۔ ابن جریر۔
۱۴۳۸۵ عبدالرحمن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جس کے منہ سے رال بہتی تھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ لے کر آیا۔ آپ ﷺ نے اس کو اسلام کی دعوت دی، لیکن اس نے اسلام لانے سے انکار کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۴۳۸۶ عیاض بن حمار جاشعی سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ یا اونٹنی پیش کی۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تو اسلام قبول کر چکا ہے؟ انہوں نے انکار میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مجھے مشرکین کے ہدیہ (کو قبول کرنے) سے منع کیا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، وقال حسن صحیح، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۴۳۸۷ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عیاض بن حمار الجاشعی نے اپنے مسلمان ہونے سے قبل نبی اکرم ﷺ کو گھوڑا ہدیہ میں پیش کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں مشرکین کے ہدیہ کو ناپسند کرتا ہوں۔ مسند احمد ۱۲/۱۲۲

رشوت

۱۴۳۸۸ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) ابن جریزادی سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ہر سال اونٹ کی ران ہدیہ کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہ آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا اور بولا: اے امیر المؤمنین! ہمارے درمیان اس طرح فیصلہ کر دیجئے جس طرح اونٹ کی ران کو اس کے دھڑ سے فیصلہ (جدا) کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو لکھا کہ ہدایا قبول نہ کرو کیونکہ یہ رشوت ہے۔ ابن ابی الدنيا فی کتاب الاشراف، وکیع فی الغرر، ابن عساکر، السنن للبیہقی

۱۴۳۸۹ موسیٰ بن ظریف سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مال کی تقسیم فرمائی اور ایک آدمی کو بلایا جو لوگوں کے درمیان حساب کتاب اور شمار کیا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کے متعلق حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا اس کو بھی اس کے کام کی اجرت دے دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ چاہے تو ٹھیک ہے ورنہ یہ ناجائز (محت) ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسدد، ابو عبید فی الاموال، السنن للبیہقی، وضعفه، ابن عساکر

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۴۲۹۰ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا آپ رشوت کو فیصلہ کرانے میں حرام (سخت) سمجھتے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، بلکہ کفر سمجھتا ہوں اور سخت (حرام) تو وہ ہے کہ ایک آدمی کو بادشاہ کے پاس عزت و مرتبہ حاصل ہو اور دوسرے آدمی کو بادشاہ سے کوئی حاجت و ضرورت پیش آجائے اور وہ اس کی حاجت پوری نہ کرے جب تک کہ آدمی اس کو ہدیہ نہ دے (تو یہ سخت یعنی حرام ہے)۔ ابن المنذر

۱۴۲۹۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا:

دور وازرے سخت (حرام خوری) کے ہیں، جن کو لوگ کھاتے ہیں، رشوت اور زانیہ کا مہر۔

زانیہ کی کمائی مصنف ابن ابی شیبہ، عبد بن حمید، ابن جریر

۱۴۲۹۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مسلمانوں کے قاضی کے لیے اجرت لینا جائز نہیں اور نہ صاحب غنیمت (غنیمت کا مال تقسیم کرنے والے کے لیے)۔

الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۴۲۹۳ ابی جریر سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اونٹ کی ٹانگ ہدیہ میں بھیجا کرتا تھا۔ پھر ایک مرتبہ وہ اپنا مقدمہ لے کر آیا اور بولا یا امیر المؤمنین! ہمارے درمیان فیصلہ کرو تیجے جس طرح اونٹ کی ٹانگ کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

ابو جریر کہتے ہیں کہ وہ آدمی مسلسل یہی کہتا رہا حتیٰ کہ میں قریب تھا کہ اس کا میں فیصلہ کر دیتا۔ ابن جریر

۱۴۲۹۴ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: دین میں رشوت کا نام سخت ہے۔ (جس کی قرآن میں مذمت آئی ہے)۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۴۲۹۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے اور

رشوت کا معاملہ کرانے والے سب پر لعنت فرمائی ہے۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ ورجالہ ثقات

فیصلہ جات

۱۴۲۹۶ (صدیق) عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے مروی ہے کہ میں حضرات ابوبکر، عمر اور عثمان کے پاس حاضر ہوا۔ یہ سب حضرات شاہد کے

ساتھ قسم پر فیصلہ دے دیا کرتے تھے۔ الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی

فائدہ: دعویٰ دار پر دو گواہ پیش کرنا لازم ہے۔ اگر دو گواہ نہ ہوں تو ایک گواہ اور ایک قسم پر بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ منکر (قابل ض) صرف قسم لازم ہے۔

۱۴۲۹۷ عبداللہ بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ تنگ دست (ناہندہ) سے اللہ کی قسم لینے

تھے کہ اس کے پاس قرض وغیرہ کی ادائیگی کے لیے نہ کوئی سامان ہے اور نہ نقد قیمت۔ اور اگر کسی بھی جگہ سے تیرے پاس مال آئے گا تو تو یہ قرض

ادا کر دے گا پھر آپ حضرات اس کا راستہ چھوڑ دیتے تھے۔ السنن للبیہقی

۱۴۲۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جبریل علیہ السلام حضرت محمد ﷺ پر ایک گواہ کے ساتھ قسم اور بدھ جو دائی نحوست والا

حجامت (پچھنے لگوانے) کا حکم لے کر آئے۔ ابن داہویہ

کلام: ابن رجب (حنبل) فرماتے ہیں یہ حدیث مذکورہ صحیح نہیں ہے۔ اس کو طبرانی نے دوسرے طریق کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے

موقوف روایت کیا ہے۔ امام خاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ متن کے تمام طرق واضحہ (نا قابل اعتبار اور لغو) ہیں۔ فیض القدیر للمناوی امر ۴

۱۴۴۹ھ جابر بن الحارث سے مروی ہے کہ مجھے میرے آزاد کردہ غلام نے میرے پاس ایک بھگوڑا غلام ارض سواد۔ سوڈان سے پکڑ کر بھیجا جو اس نے انعام یابی کے لیے پکڑا تھا۔ لیکن وہ غلام پھر بھاگ گیا۔ چنانچہ دونوں قاضی شریح کے پاس حاضر ہوئے۔ قاضی شریح نے مجھے ضامن قرار دیدیا۔ پھر ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو سارا قصہ سنایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شریح نے غلط کہا ہے اور برا فیصلہ کیا۔ سیاہ غلام سرخ غلام (بھگوڑے) غلام کے لیے قسم اٹھائے گا کہ وہ واقعی بھاگ گیا ہے اور اس پر کوئی چیز لازم نہیں۔

الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۴۵۰ھ حش بن المعتمر سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک خچر کے سلسلے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ ایک کے ساتھ پانچ گواہ تھے جو اس بات کی گواہی دے رہے تھے کہ یہ خچر اسی کے ہاں پیدا ہوا ہے۔ جبکہ دوسرا شخص دو گواہ لے کر آیا جو اس کے متعلق گواہی دے رہے تھے کہ وہ خچر اس کے ہاں پیدا ہوا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود حاضرین کو مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے، اگر میں زیادہ گواہوں والے کے حق میں فیصلہ دیدوں تو ممکن ہے کہ دو گواہ پانچ گواہوں سے زیادہ بہتر ہوں۔ پھر خود ہی ارشاد فرمایا: اس مقدمے میں فیصلہ بھی ہو سکتا ہے اور دونوں آپس میں صلح بھی کر سکتے ہیں۔ اور میں تم کو فیصلے اور صلح دونوں طریقے بتاتا ہوں۔ صلح تو یوں ممکن ہے کہ یہ جانوروں کے درمیان تقسیم ہو جائے اس کے لیے پانچ حصے اور اس کے لیے دو حصے۔ جبکہ حق کے مطابق فیصلہ یوں ہوگا کہ دونوں میں سے ایک اپنے گواہوں کے ساتھ قسم اٹھائے کہ یہ اسی کا خچر ہے، اس نے اس کو فروخت کیا ہے اور نہ ہدیہ کیا ہے اور دوسرا چاہے تو اس سے سخت ترین قسم اٹھا سکتا ہے۔ پھر یہ خچر لے لے گا۔ پھر اگر تمہارا اس بات میں اختلاف ہوتا ہے کہ قسم کون اٹھائے تو اس کا حل یہ ہے کہ میں ان دونوں کے درمیان قرعہ ڈالتا ہوں۔ جس کے نام قرعہ نکل آئے گا وہی قسم اٹھائے گا۔

حش بن المعتمر فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسی طریقہ پر فیصلہ فرمایا اور میں اس بات پر گواہ ہوں۔

المصنف لعبد الرزاق، الکبری للبیہقی

ذی الید کے حق میں فیصلہ

۱۴۵۰ھ یحییٰ جزار سے مروی ہے کہ دو آدمی سواری کے ایک جانور کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے۔ سواری کسی ایک کے قبضہ میں تھی۔ پھر اس نے بھی گواہ قائم کر دیئے کہ یہ سواری اسی کی ہے اور دوسرے نے بھی گواہ پیش کر دیئے کہ یہ سواری اس کی ہے۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سواری کا فیصلہ اس کے حق میں فرمادیا جس کے قبضے میں وہ موجود تھی اور ارشاد فرمایا: اگر یہ کسی کے قبضہ میں نہ ہوتی اور یہ دونوں اپنے اپنے گواہ حاضر کر دیتے تو پھر یہ دونوں کے درمیان تقسیم ہو جاتی۔ المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۴۵۰ھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگ ان کے پاس ایک جھوپڑے کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ یہ دیکھا جائے کہ کون چھو پیڑے کی رسی باندھنے کے زیادہ قریب ہے۔ کون جھوپڑے کو بنانے کا زیادہ ماہر ہے پس وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔ السنن للبیہقی

۱۴۵۰ھ عبدالاعلیٰ الثعلبی سے مروی ہے کہ میں قاضی شریح کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک عورت (ایک آدمی کے ساتھ) ان کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بولی: اے ابوامیہ (قاضی شریح!) یہ آدمی میرے پاس آیا اس کا ارادہ مجھ سے نکاح کرنے کا نہیں تھا۔ میں نے اس کو اپنے ساتھ شادی کرنے کو کہا۔ تو اس نے کہا کیا تو میرے ساتھ مسخرہ پن کر رہی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ اپنی شادی کرالی۔ اور اپنے مال میں سے چار ہزار درہم میں نے اس کو دیئے میں اس کے ساتھ اپنے مال میں تجارت کرنا چاہتی تھی، حتیٰ کہ اس کا مال میرے مال سے بہت زیادہ بڑھ گیا گویا کہ اونٹ کے پہلو میں کچھ ہال۔

اب اس کا خیال ہے کہ یہ مجھے طلاق دے کر دوسری عورت کو بسائے گا۔ قاضی شریح نے اس آدمی کو فرمایا: تیرا کیا خیال ہے یہ کیا کہتی ہے؟ آدمی نے کہا: یہ سچ کہتی ہے۔ قاضی شریح کے پاس موجود لوگوں کا خیال تھا کہ ایسا ہی ایک مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی آیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آدمی کو فرمایا تھا:

تو طلاق دینے کا حق رکھتا ہے اور چار عورتوں سے نکاح کرنے کا بھی حقدار ہے۔ اگر تو اس کو طلاق دیتا ہے تو تو طلاق کا مالک ہے لیکن اس کا مال اس کو لوٹا دے اور اتنا ہی مزید مال اپنی طرف سے مہر کے نام سے اس کو دے جس کے عوض تو نے اس کی شرم گاہ کو حلال کیا۔ قاضی شریح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ فیصلہ جو ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے پہنچا میرا بھی تم دونوں کے لیے یہی فیصلہ ہے، لہذا اٹھ جاؤ۔

السنن لسعيد بن منصور
۱۴۵۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کو مہر بھی دیدیا۔ حالانکہ وہ اس کی دودھ شریک بہن تھی۔ لیکن ابھی تک آدمی نے اس کے ساتھ مباشرت نہیں کی تھی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ عورت کے لیے حکم فرمایا کہ وہ لیا ہوا مہر واپس کر دے اور دونوں جدا ہو جائیں۔ السنن لسعيد بن منصور

۱۴۵۰۵ محمد بن یحییٰ بن حبان سے مروی ہے کہ ان کے دادا حبان بن منقذ کے عقد میں دو عورتیں تھیں۔ ایک ہاشمیہ اور دوسری انصاریہ۔ پھر انہوں نے انصاریہ کو طلاق دیدی۔ اس وقت وہ اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی۔ پھر اس انصاریہ پر ایک سال گذر گیا مگر اس کو حیض نہ آیا پھر دادا کا انتقال ہو گیا۔ تو انصاریہ بولی: میں ان کی وراثت پاؤں گی کیونکہ مجھے ابھی تک حیض نہیں آیا۔ چنانچہ لوگوں نے یہ مقدمہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی انصاریہ طلاق یافتہ کے لیے میراث کا حکم دیدیا۔ ہاشمیہ سوتن نے عثمان بن عفان کو ملامت کی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ہاشمیہ کو فرمایا: یہ فیصلہ تیرے چچا زاد کا ہے، انہی نے ہم کو اس کا مشورہ دیا ہے۔ یعنی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے۔ مؤطا امام مالک السنن للبيهقي

ابن منقذ کی طلاق کا واقعہ

۱۴۵۰۶ ابن جریر، عبداللہ بن ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی جن کو حبان بن منقذ کہا جاتا ہے نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ حبان اس وقت تندرست اور صحیح سالم تھے۔ جبکہ ان کی مطلقہ بیوی دودھ والی تھی۔ وہ سترہ یا اٹھارہ ماہ تک یونہی پاک رہی اور اس کو حیض نہ آیا، رضاعت نے اس کو حیض نہ آنے دیا۔ جبکہ حبان اس کو طلاق دینے کے ساتھ یا اٹھ ماہ بعد مرض الموت میں پڑ گئے۔ ان کو کسی نے کہا: تا حال تمہاری بیوی تمہاری وراثت بننا چاہتی ہے۔ کیونکہ تین حیض نہ آنے کے سبب ابھی وہ تم سے بالکلیہ فارغ نہ ہوئی ہے حبان نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا: مجھے خلیفہ عثمان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ان کی خدمت میں پہنچ کر حبان نے اپنی مطلقہ بیوی کی حالت کا ذکر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس علی بن ابی طالب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا: تم دونوں کا کیا خیال ہے؟ دونوں نے فرمایا: ہمارا خیال ہے کہ اگر حبان مر گئے تو وہ ان کی وراثت ہوگی اور اگر وہ مر گئی تو حبان اس کے وارث ہوں گے۔ کیونکہ وہ ان بیٹی رہ جانے والی بوڑھیوں میں سے نہیں ہے جو حیض سے مایوس ہو جاتی ہیں اور نہ ان کنواریوں میں سے ہے جو زمانہ حیض کو نہیں پہنچی ہیں۔ لہذا ان کی عدت تین ماہ نہیں بلکہ تین حیض ہے اور وہ ابھی اپنی عدت حیض پر باقی ہے، خواہ زیادہ ہو یا تھوڑی۔

چنانچہ حبان اپنے اہل خانہ کے پاس واپس ہوئے اور اپنی بیٹی کو لے لیا اور جب اس کی ماں دودھ پلانے بیٹھی تو اس کو ایک حیض آ گیا۔ پھر (اگلے ماہ) دوسرا حیض آ گیا پھر تیسرا حیض آنے سے قبل حبان کو موت آ گئی چنانچہ اس نے متوفی عنہا کی عدت گذاری۔ یعنی حبان کی وفات کے بعد چار ماہ دس دن تک وہ عدت میں رہی اور حبان کی وراثت بھی پائی۔ الشافعی، السنن للبيهقي

۱۴۵۰۷ مسند القاضی ابو یوسف میں عروۃ الخارثی سے مروی ہے وہ جعفر بن محمد سے اور وہ اپنے والد سے وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کی گواہی اور صاحب حق کی قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ یعنی صاحب حق کی قسم اور اس کے گواہ کی گواہی کے ساتھ فیصلہ فرمایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں اسی طرح ایک فیصلہ فرمایا۔ ابو عبد اللہ بن باکویہ فی اُمالیہ ۱۲۵۰۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے حضور میں ایک مسئلہ پیش کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو ن کرکھڑے ہو گئے پھر بیٹھ گئے، ان کے چہرے کا رنگ بدل گیا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے کے حل کے لیے اصحاب نبی ﷺ کو جمع کیا اور اس مسئلے کو ان پر پیش کیا اور فرمایا: تم مجھے اس کا جواب دو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ کی ذات مرجع الناس ہے، آپ ہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈرو اور درست بات کہو، اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! آپ جس چیز کے بارے میں ہم سے سوال فرما رہے ہیں، ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں حقیقت کی تہہ میں اتر جانے والے اور علم کے باپ کو جانتا ہوں، وہی مرجع الناس ہے اور وہی مشکل مسائل کا حل نکالنے والا ہے، کہاں ہے وہ؟ لوگوں نے کہا: شاید آپ کا ارادہ ابن ابی طالب کو پوچھنے کا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم وہی ہے اور واقعہ وادی خربہ نے اس جیسا دوسرا سپوت پیدا نہیں کیا۔ چلو، ہم کو اس کے پاس لے چلو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین کیا آپ ان کے پاس چل کر جائیں گے؟ وہی آپ کے پاس آجائیں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس! وہ خاندان بنی ہاشم اور خاندان رسول کے چشم و چراغ ہیں اور علم کا نشان ہیں۔ ان کے پاس چل کر جایا جاتا ہے، وہ خود نہیں آتے۔ انہی کے گھر میں حکام پیش ہوتے ہیں۔ چلو ان کا رخ کرو۔

چنانچہ یہ حضرات ان کی تلاش میں نکلے تو ان کو اپنے باغ میں پایا۔ وہ اس آیت کی بار بار تلاوت کر رہے تھے اور رو رہے تھے:

ایحسب الانسان ان یترک سدی

کیا انسان گمان کرتا ہے کہ اس کو بے کار چھوڑ دیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریع کو فرمایا: تم نے جو مسئلہ ہم کو سنایا ہے وہ ابوالحسن کو سناؤ۔ قاضی شریع نے فرمایا: میں عدالت نشست میں تھا۔ یہ آدمی آیا اور اس نے کہا کہ:

ایک آدمی نے اس کو دو عورتیں حوالہ کیں جن میں ایک آزاد ہے اور مہر والی تھی جبکہ دوسری ام ولد (باندی) تھی۔ اور اس کو کہا کہ میری واپسی تک ان کے خرچ پانی کا خیال رکھو۔ پھر گندہ رات دونوں نے ایک ساتھ بچوں کو جنم دیا۔ ایک نے لڑکی جنمی دوسری نے لڑکا جنا۔ لیکن اب دونوں ہی (دگنی) میراث کے لالچ میں لڑکے کا دعویٰ کر رہی ہیں اور لڑکی کو کوئی بھی قبول نہیں کر رہی ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاضی شریع سے پوچھا: تم نے دونوں کے درمیان کیا فیصلہ کیا؟ قاضی شریع نے کہا: اگر میرے پاس ایسا علم ہوتا جس کے ذریعہ میں دونوں کے بیچ فیصلہ کر سکتا تو ہرگز ان کو آپ کے پاس نہ لے کر آتا۔

دو عورتوں کے درمیان فیصلہ

چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک تنکا اٹھا کر ارشاد فرمایا: یہ مسئلہ اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک پیالہ مٹکوا یا اور ان میں سے ایک عورت کو فرمایا: اس میں اپنا (سارا) دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے اپنا دودھ اس پیالے میں نکالا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا وزن کر لیا۔ پھر دوسری عورت کو فرمایا: اب تم اپنا دودھ نکالو۔ چنانچہ اس نے بھی اپنے پستانوں کا دودھ نکالا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو بھی وزن کیا تو اس کو پہلی عورت کے دودھ سے نصف پایا۔ چنانچہ اس دوسری عورت کو فرمایا: تو اپنی بیٹی لے لے۔ اور پہلی کو فرمایا: تو اپنا بیٹا لے لے۔

پھر قاضی شریع کو فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں کہ لڑکی کا دودھ لڑکے کے دودھ سے نصف ہوتا ہے۔ لڑکی کی میراث لڑکے کی میراث سے نصف

ہوتی ہے، لڑکی کی عقل لڑکے کی عقل سے نصف ہوتی ہے، لڑکی کی شہادت لڑکے کی شہادت سے نصف ہوتی ہے، لڑکی کی دیت لڑکے کی دیت سے نصف ہوتی ہے بلکہ لڑکی ہر چیز میں لڑکے سے نصف ہوتی ہے۔

یہ فیصلہ سن کر (خوشی کے باعث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سخت ترین حیرت اور تعجب ہوا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے ابو حسن! اللہ مجھے ایسے کسی مشکل مسئلہ میں آپ کے بغیر تنہا نہ چھوڑے جس کو میں حل کرنے کا اہل نہیں اور نہ ایسے شہر میں چھوڑے جس میں آپ نہ ہوں۔

ابو طالب علی بن احمد الکاتب فی جزء من حدیثہ

کلام: روایت محل کلام ہے۔ مذکورہ روایت میں ایک راوی یحییٰ بن عبد الحمید الحمائی ہے۔ المغنی میں ہے کہ اس کو ابن معین نے ثقہ کہا ہے، جبکہ ابوداؤد نے اس کو ضعیف کہا ہے اور محمد بن عبد اللہ بن نمیر نے کذاب کہا ہے۔ ابن حبان کہتے ہیں: یہ شخص کھلا جھوٹ بولتا ہے اور احادیث میں سرقہ (چوری) کرتا ہے۔ ابن عدی نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا تشیع غلو کی حد تک تھا اور وہ معاویہ رضی اللہ عنہ کی تکفیر کرتا تھا۔

۱۲۵۰۹ • سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت پیش کی گئی۔ جس نے ایک عجیب الخلقیت بچے کو جنم دیا تھا جس کے دو بدن تھے، دو پیٹ تھے، چار ہاتھ تھے، دوسرے تھے اور دوسرے گاہیں تھیں، یہ بالائی جسم کا حال تھا جبکہ نیچے جسم میں دو رانیں اور دو ٹانگیں عام انسانوں کی طرح تھیں۔ عورت نے اپنے شوہر سے جو اس عجیب الخلقیت بچے کا باپ تھا اپنی میراث طلب کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور ان سے اس کے بارے میں مشاورت کی۔ لیکن کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بڑا اہم واقعہ ہے، آپ اس عورت کو اور اس کے بچے کو روک لیں اور جوان کی ضروریات کا سامان ہے ان کے لیے منگوائیں اور ایک خادم ان کے لیے مقرر کر دیں اور مناسب طریقے سے ان پر خرچ کریں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مشورہ پر عمل کیا۔ پھر عورت کا انتقال ہو گیا، جبکہ وہ عجیب الخلقیت بچہ جوان ہو گیا اور اس نے اپنی میراث طلب کی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم فرمایا کہ اس کے لیے ایک خصی خادم مقرر کیا جائے جو اس کی دونوں شرم گاہیں بھی صاف کرے گا اور اس کی ماں کی طرح ہر طرح کی خدمت انجام دے گا اور اس خادم کے سوا یہ کام کسی اور کے لیے حلال نہ ہوں گے۔

پھر لڑکے کے دو جسموں میں سے ایک میں نکاح کی طلب پیدا ہو گئی۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیجا اور پوچھا کہ اے ابو الحسن! آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں؟ اگر ایک جسم شہوت میں آتا ہے تو دوسرا اس کی مخالفت میں ٹھنڈا پڑا رہتا ہے۔ اگر دوسرا جسم کوئی حاجب طلب کرتا ہے تو اس کے ساتھ والا اس کی ضد میں آجاتا ہے، حتیٰ کہ اس وقت دونوں جسموں میں سے ایک جماع کی خواہش کر رہا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ بڑا ہے، اللہ بردبار ہے اور کریم ہے اس بات سے کہ کسی بندے کو اس حال میں مجبور کرے کہ وہ اپنے بھائی کو جماع کرتے ہوئے دیکھے اب تم اس کو تین دن تک کھیل کود میں بہلاؤ۔ عنقریب اللہ کوئی فیصلہ کر دے گا۔ اس نے یہ طلب موت کے وقت کی ہے۔ چنانچہ وہ شہوت والا جسم اس کے بعد تین یوم تک جیا اور پھر مر گیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا اور اس کے بارے میں مشورہ کیا۔ بعض نے کہا کہ مرہو جسم زندہ جسم سے کاٹ کر علیحدہ کر لیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے جو مشورہ دیا ہے عجیب ہے، کیا ہم ایک مردہ جسم کی وجہ سے ایک زندہ جان کو قتل کریں وہ زندہ جسم بھی یہ سن کر کراہا اور تکلیف کے احساس سے بولا: اللہ ہی تم کو جانے کیا تم مجھے قتل کرتے ہو حالانکہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیتا ہوں اور قرآن مقدس کی تلاوت کرتا ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس مسئلے کو بھیجا اور پوچھا: اے ابو الحسن! ان دو جسموں کے بارے میں حکم فرمائیے کہ تم کیا کریں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ معاملہ بہت ہی آسان اور بالکل واضح ہے۔ تم اس مردہ جسم کو اس کے بھائی کے ساتھ غسل اور کفن دو اور مردہ جسم کو خادم اٹھاتا سنبھالتا رہے جبکہ اس کا بھائی خادم کی مدد کرتا رہے۔ جب تین یوم بعد مردہ جسم خشک ہو جائے تو اس خشک حصے کو کاٹ دو زندہ جسم کو اس سے کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ہاں اس کو مردہ لاش کی بدبو تکلیف دے گی۔ میں جانتا ہوں کہ اللہ پاک زندہ کو اس کے بعد تین دن سے زیادہ زندہ نہ رکھے گا۔

چنانچہ لوگوں نے حکم کی تعمیل کی اور پھر واقعہ وہ بھائی بھی تین یوم تک جیا اور مر گیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا: اے ابن ابی طالب! تو ہی ہر مشتبہ اور مشکل مسئلہ کو حل کرتا ہے اور ہر حکم کو واضح کرتا ہے۔ ابوطالب المذکور

فائدہ: مذکورہ روایت کے رجال ثقہ ہیں صرف یہ کہ سعید بن جبیر جو ثقہ راوی ہیں ان کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ یعنی دونوں کا زمانہ الگ ہے لازماً درمیان کاراوی متروک ہے۔ لیکن یہ سعید کے لیے باعث عیب نہیں۔

سانہ پر حد جاری کرنا

۱۳۵۱۰ عور سلمیٰ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں سویا تو مجھے ام فلاں کے ساتھ خواب میں احتلام ہو گیا۔ جبکہ (اس عورت کا) آدمی قریب بیٹھا ہوا تھا۔ لہذا وہ غضب ناک ہو گیا اور اچھل کر اس خواب والے کے ساتھ چٹ گیا اور بولا یا امیر المؤمنین! میرا اس سے حق لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرائے اور ارشاد فرمایا: میں ناظم (سونے والے) پر اس کے علاوہ کوئی حکم نہیں پاتا کہ اس کو دھوپ میں کھڑا کر کے اس کے سائے پر حد (زنا) جاری کروں۔ لہذا تم دونوں باہم نہ جھگڑا کرو اور الگ ہو جاؤ اور اللہ اس میں حکم صرف یہی ہے کہ تو اس کے سائے کو مار لے۔

ابوطالب المذکور، المصنف لعبد الرزاق

۱۳۵۱۱ ثوری، سلیمان شیبانی سے، وہ ایک آدمی سے، وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا اور کسی نے کہا کہ اس شخص کا خیال ہے کہ یہ میری ماں کے ساتھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم فرمایا کہ اس کو لے جاؤ اور دھوپ میں اس کو کھڑا کر کے اس کے سائے کو مار لے۔

۱۳۵۱۲ زہب بن حمیش سے مروی ہے کہ دو آدمی کھانا تناول کرنے کے لیے بیٹھے ایک کے پاس پانچ روٹیاں تھیں، دوسرے کے پاس تین روٹیاں تھیں۔ جب دونوں نے کھانا اپنے سامنے رکھ لیا تو ایک آدمی نے ان کے پاس سے گذرتے ہوئے ان کو سلام کیا۔ دونوں نے اس کو کھانے کی دعوت دی۔ لہذا وہ بیٹھ گیا اور تینوں نے مل کر آٹھ روٹیاں کھالیں۔ کھانے سے فراغت پر آدمی اٹھ گیا اور آٹھ درہم ان کو دے کر بولا یہ تو تمہارا بدلہ جو میں نے تمہارے ساتھ کھانا کھایا ہے اس کا۔ دونوں کا اختلاف ہو گیا۔ پانچ روٹیوں والے نے کہا: میرے پانچ درہم ہیں اور تیرے تین درہم۔ تین روٹیوں والے نے کہا: میں راضی نہیں ہوں، الا یہ کہ سارے درہم دونوں کے درمیان نصف نصف ہوں گے۔ چنانچہ دونوں اپنا مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ دونوں نے اپنا قصہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین روٹیوں والے کو فرمایا: تیرے ساتھی نے جو حصہ تجھے پیش کیا ہے وہ تمہارے لیے بہت ہے۔ حالانکہ اس کی روٹیاں تمہاری روٹیوں سے زیادہ تھیں۔ تم تین روٹیوں پر راضی ہو جاؤ۔ اس نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں حق کے بغیر راضی نہ ہوؤں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: حق میں تو تمہارا صرف ایک درہم ہے جبکہ اس کے ساتھ درہم ہیں۔ آدمی نے کہا: سبحان اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں حق یہی ہے۔ آدمی نے کہا تب مجھے حق سمجھائیے تاکہ میں اس کو قبول کر لوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آٹھ روٹیوں کے چوبیس تہائی نہیں بنتے جو تم تینوں نے مل کر کھائے ہیں۔ اب تم میں سے زیادہ اور کم کھانے والا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لیے یہ فرض کیا جائے گا کہ تم تینوں نے برابر برابر کھایا ہے۔ لہذا تو نے بھی آٹھ تہائی حصے کھائے حالانکہ تیری تین روٹیوں کے نو حصے بنتے تھے اور تیرے دوسرے ساتھی نے بھی آٹھ حصے کھائے جبکہ اس کی پانچ روٹیوں کے پندرہ حصے بنتے تھے اس کے ساتھ حصے بچ گئے اور تیرا ایک حصہ بچا۔ لہذا تجھے ایک حصہ کے بدلے ایک درہم ملے گا اور اس کو سات حصوں کے عوض سات درہم ملیں گے۔ جب آدمی بولا اب میں (ایک درہم ہی پر) راضی ہوں۔

الحافظ جمال الدین المزنی فی تہذیبہ

رخصتی کے وقت لڑکی بدلی کر دی

۱۳۵۱۳..... ابوالوہین سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے مہر کے ساتھ ایک شامی کی بیٹی سے شادی کی۔ لڑکی کے باپ نے شادی کے بعد اپنی دوسری لڑکی کو شب زفاف کے لیے بھیج دیا جو کسی باندی کی بیٹی تھی۔ آدمی نے جب دوسری لڑکی کے ساتھ مباشرت کر لی تب اس سے پوچھا: تو کس کی بیٹی ہے؟ لڑکی نے کہا: فلاں باندی کی۔ آدمی کو حیرت ہوئی اور بولا میں نے تو تیرے باپ کے ساتھ اس کی دوسری مہر والی لڑکی سے شادی کی تھی۔ چنانچہ لوگوں نے یہ ماجرا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے بدلے عورت آگئی اور پھر اپنے شامی درباریوں سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی کہا عورت کے بدلے عورت آگئی۔ ایک آدمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: آپ ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیں۔ چنانچہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ کے تصفیہ کے لیے بھیج دیا۔ لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے اور اپنا مسئلہ پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے زمین سے کچھ نچکا وغیرہ اٹھایا اور فرمایا: اس مسئلہ میں فیصلہ کرنا اس تنکے سے بھی زیادہ آسان ہے۔ آدمی نے جس عورت کے ساتھ جماع کیا ہے، جماع کے عوض مہر تو اس کو ملے گا لیکن باپ پر لازم ہے کہ اس مہر کے ساتھ اپنی اصل بیٹی کو تیار کرے اور اس کو سامان جیز دے اور آدمی پھر بھی اس اصل بیوی کے قریب نہ جائے حتیٰ کہ اس دوسری کی عدت پوری ہو جائے۔

ابوالوہین کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لڑکی کے باپ کو حد جلد (کوڑے کی سزا) بھی جاری فرمائی یا ارادہ کر لیا۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حقوق کا مقاطعہ شروط کے وقت ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

اس (رسول) کے گھر میں فیصل اور حکام پیش ہوتے ہیں (یعنی آل رسول کے گھروں سے فیصلوں کے حکم معلوم ہوتے ہیں)۔

الجامع لعبد الرزاق

کلام:..... روایت محل کلام: الاقان ۱۲۰۱۰، الاسرار المفویہ ۲۳۳۔

۱۳۵۱۶..... عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اگر تم قاضی یا حاکم ہوتے پھر کسی انسان کو واجب الحد گناہ پر دیکھ لیتے تو کیا اس پر حد جاری کر دیتے؟ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، جب تک میرے سوا کوئی اور بھی گواہی نہ دے دیتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک کہا۔ اگر اس کے علاوہ جواب دیتے تو ٹھیک نہ دیتے۔

۱۳۵۱۷..... شخصی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرماتے ہیں: جب لوگوں کا کسی معاملے میں اختلاف ہو جائے تو تم یہ دیکھو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ قضیہ کس طرح نمٹایا ہے۔ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے کسی مسئلے میں جس کا فیصلہ پہلے دور میں موجود نہ ہوتا تو کوئی فیصلہ نہ فرماتے تھے تا وقتیکہ لوگوں سے سوال جواب اور مشاورت نہ فرمالیتے۔ ابن سعد، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے دو آدمی اپنی محاصمت (جھگڑا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ اور دونوں ہی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اپنے لیے شہادت بھی مانگی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں شہادت دیدیتا ہوں لیکن فیصلہ نہیں کرتا اور اگر چاہو تو فیصلہ کر دیتا ہوں اور شہادت نہیں دیتا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۳۵۱۹..... سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: کسی عرب کی ایک باندی (قافلے سے) پیچھے رہ گئی اور وہ شہر میں آگئی۔ بنی عذرہ کے ایک آدمی نے اس کے ساتھ شادی کر لی۔ باندی نے اس کا لڑکا بھی جن دیا۔ پھر باندی کا مالک باندی تک پہنچ گیا۔ اس نے باندی اور اس کا لڑکا اپنے

ساتھ کر لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ لڑکا عذری کا ہے اور عذری کے ذمہ ایک غلام یا باندی ہے۔ جو وہ باندی کے مالک کو دے گا۔ لڑکے کے بدلے لڑکا اور لڑکی کے بدلے لڑکی۔ اگر گھونٹے ملے تو شہر والوں کے لیے ساٹھ دینار یا سات سو درہم اور اہل گاؤں پر چھ جوان اونٹنیاں۔

الدارقطنی فی السنن

۱۳۵۲۰ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ عربی کے ہر فدیے۔ جان آزاد کرنے میں چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرمائی تھیں اور یہی فیصلہ فرمایا کرتے تھے اس شخص کے بارے میں جو کسی عرب کی باندی سے شادی کر لیتا تھا اس کا فدیہ بھی چھ جوان اونٹنیاں مقرر فرماتے تھے۔ ابو عبیدہ فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۳۵۲۱ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب اور معاذ رضی اللہ عنہ بن عفرہ کا تنازعہ ہو گیا دونوں نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو اپنا ثالث مقرر کیا۔ دونوں چل کر ابی بن کعب کے پاس آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے فرمایا: ان (فیصلہ کرنے والوں) کے گھر میں حکم (حکمران) چل کر آتے ہیں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر قسم کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی (اور اپنا حق حاصل کیا)۔ مصنف لعبد الرزاق

قرض کا بہترین فیصلہ

۱۳۵۲۲ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے سات ہزار درہم قرض لیے۔ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے واپسی کا تقاضا کیا تو مقداد رضی اللہ عنہ بولے: آپ کے چار ہزار درہم ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ مقداد رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ عثمان سے قسم لے لیں کہ وہ قرض سات ہزار درہم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عثمان قسم اٹھاؤ میں تمہارا حق پورا دلاؤں گا۔ لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھانے سے انکار کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تب تم کو جو مقدار دے رہے ہیں لے لو۔ السنن للبیہقی حدیث صحیح ہے۔

۱۳۵۲۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ دعویٰ دار کے ذمہ ہیں اور قسم اس پر ہے جس پر دعویٰ دائر کیا گیا جبکہ وہ دعویٰ دار کے دعویٰ سے انکار کر دے۔ ابن خسر

۱۳۵۲۴ لیث رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے پاس دو فریق اپنا مقدمہ لے کر آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو ٹھہرا لیا (فیصلہ کرنے کی بجائے ان کو کہیں روک لیا) وہ پھر حاضر خدمت ہوئے آپ نے پھر ٹھہرا لیا، وہ پھر تیسری بار حاضر خدمت ہوئے تب ان کے درمیان فیصلہ فرمادیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے اس کی وجہ پوچھی گئی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب یہ پہلی بار حاضر ہوئے تو میرے دل میں ایک فریق کے لیے نرم گوشہ تھا جو دوسرے کے لیے نہیں تھا لہذا میں نے ایسے حال میں فیصلہ کرنا ناپسند کیا پھر یہ دوسری مرتبہ آئے تو اس وقت بھی کسی قدر سابقہ کیفیت برقرار تھی اس لیے میں نے فیصلہ کرنا مناسب خیال کیا پھر جب یہ تیسری بار حاضر ہوئے تو وہ کیفیت مجھ سے چھٹ گئی تھی اس لیے میں نے اس بار دونوں کے درمیان فیصلہ کر دیا۔

۱۳۵۲۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کجور کے ایک ذخیرے کے بارے میں ابی بن کعب اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کا تنازعہ کھڑا ہو گیا۔ ابی رضی اللہ عنہ رو پڑے اور بولے: تیری تو بادشاہی ہے (فیصلہ انصاف کس سے ملے گا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے اور تمہارے درمیان کوئی مسلمان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کر لیتا ہوں۔ ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زید ٹھیک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی راضی ہو گئے۔ چنانچہ دونوں چل کر زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پہنچے۔ زید رضی اللہ عنہ خلیفہ کو دیکھ کر اپنی مسند سے ہٹ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے گھر میں فیصلہ طلب کرنے آئے ہیں۔ تب زید رضی اللہ عنہ پہچان گئے کہ یہ دونوں بزرگ اپنا کوئی مقدمہ ان کے پاس لے کر

آئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابی کوفر مایا: بیان کرو۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: یاد کرو، شاید تم کچھ بھول رہے ہو، چنانچہ ابی رضی اللہ عنہ کو یاد آگیا اور انہوں نے مزید کچھ بیان کیا پھر کہا اور کچھ مجھے یاد نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واقعہ بیان کیا۔ دونوں کی بات سننے کے بعد حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابی تم اپنے گواہ پیش کرو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس کوئی گواہ نہیں ہے۔ تب زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو امیر المؤمنین کو قسم کھانے سے معاف رکھو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین کو ہرگز معاف نہ کرو اگر تم سمجھتے ہو کہ ان پر قسم آتی ہے۔ ابن عساکر

۱۳۵۲۶۔ حجار بن ابجر سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر خدمت تھا کہ دو آدمی ایک کپڑے میں اپنا جھگڑالے کر حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کیا: یہ میرا کپڑا ہے اور پھر اس نے اس پر گواہ بھی پیش کر دیئے۔ دوسرے نے کہا: یہ میرا کپڑا ہے میں نے ایک آدمی سے اس کو خریدا ہے جس کو میں جانتا نہیں ہوں۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کاش اس مسئلے کے لیے ابن ابی طالب ہوتے۔ حجار بن ابجر کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: بالکل ایسے ہی ایک مسئلے میں میں ان کی خدمت میں بھی حاضر تھا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر انہوں نے کیا فیصلہ فرمایا؟ میں نے عرض کیا: انہوں نے کپڑے کا فیصلہ اس شخص کے لیے کر دیا جس نے گواہ قائم کیے تھے اور دوسرے کو فرمایا: تو نے اپنے مال ضائع کر دیا۔ ابن عساکر

آنکھ میں چوٹ لگانا

۱۳۵۲۷۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی آنکھ کو چوٹ پہنچادی، جس سے اس کی کچھ بینائی چلی گئی اور کچھ رہ گئی۔ اس نے یہ مقدمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کی صحیح آنکھ پر پٹی بندھوا دی اور ایک آدمی کو انڈا دے کر چلنا کیا جبکہ یہ کم نظر والی آنکھ سے اس کو دیکھتا رہا حتیٰ کہ اس کو انڈا نظر آنا بند ہو گیا۔ اس مقام پر آپ رضی اللہ عنہ نے نشانی لگوا دی۔ پھر اس نے دوسری آنکھ کھول کر اس کو دیکھا تو اس نشانی کے مقام کو واضح پایا پھر جس قدر اس کی نگاہ کم ہوئی اس کے بقدر دوسرے سے مال لے کر اس کو دلوایا۔ السنن للبیہقی

۱۳۵۲۸۔ عبد اللہ بن ابی ہیرۃ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ ایک غلام جس کے عقد میں آزاد عورت تھی، اس نے اس غلام کے کئی بچے بھی جنم دیئے اور وہ اپنی ماں کی آزادی کی وجہ سے آزاد ہو گئے، فرمایا پھر ان کا باپ بھی آزاد ہو جائے گا ان کی ماں کے عصبہ کے ساتھ ان کی ولایت پانے کے بعد۔ السنن للبیہقی

۱۳۵۲۹۔ عمران بن حارثہ بن ظفر انہی اپنے والد حارثہ سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جھوپڑے کے بارے میں اپنا مقدمہ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو ان کا فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا۔ چنانچہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جھوپڑے کا فیصلہ اس شخص کے لیے فرمادیا جو اس کے رسول (کو باندھنے) کے قریب تھا۔ چنانچہ جب وہ فیصلہ کر کے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اگر فیصلہ کی خبر سنائی تو حضور نے فرمایا: تو نے درست فیصلہ کیا اور اچھا فیصلہ کیا۔ ابو نعیم

کلام: روایت محل کلام ہے: ضعاف الدارقطنی ۶۹، ضعیف ابن ماجہ ۵۱۳۔

۱۳۵۳۰۔ عقیل بن دینار سے مروی ہے جو کہ حارثہ کے آزاد کردہ غلام ہیں، وہ انہی حارثہ بن ظفر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک (جھوپڑے نما) گھیری ہوئی جگہ تھی جو ان کے گھر کے درمیان تھی۔ ان کا اس کے اندر تازہ ہوا تو وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے حذیفہ بن الیمان کو فیصلہ کرنے کے لیے بھیجا۔ آگے روایت مذکورہ بالا روایت کے مثل ہے۔ ابو نعیم

۱۳۵۳۱۔ جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ دو آدمی ایک اونٹ کے متعلق اپنا تنازعہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور دونوں میں سے ہر ایک نے دو گواہ قائم کر دیئے۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس اونٹ کو دونوں کے درمیان مشترک قرار دیدیا۔ الکبیر للطبرانی

۱۲۵۳۲ زید بن ارم سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ یمن سے ایک شخص آیا ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور کی طرف سے امیر بن کر یمن گئے ہوئے تھے۔ یمن سے آنے والا شخص حضور اکرم ﷺ کو خبر دیتے ہوئے بتانے لگا کہ:

تین آدمیوں کا ایک لڑکے پر دعویٰ

یا رسول اللہ! حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس تین آدمی آئے۔ تینوں نے ایک بچے کے بارے میں اپنا تنازعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا۔ ہر ایک کا گمان تھا کہ یہ لڑکا اس کا ہے۔ درحقیقت ان تینوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں جماع کیا تھا (جس کے نتیجے میں یہ لڑکا پیدا ہوا)۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تم تینوں ایک دوسرے کے ساتھ گھنے ہوئے شریک ہو۔ میں تم تینوں کے درمیان قمرہ اندازی کرتا ہوں۔ پس جس کے نام قمرہ نکل آیا لڑکا اس کا ہو جائے گا اور اس پر دو تہائی دیت کے واجب ہوں گے۔ جو وہ اپنے دونوں ساتھیوں کو ادا کر دے گا۔ لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قمرہ ڈالا اور جس کے نام قمرہ نکلا لڑکا اس کے حوالہ کر دیا اور اس پر اس کے دونوں ساتھیوں کے لیے ایک ایک تہائی دیت واجب کر دی۔

یہ فیصلہ سن کر حضور اکرم ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے کچلی کے دانت یا ڈانڈھیں نظر آنے لگیں۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ ۱۲۵۳۳ عبد اللہ بن ابی حذرہ اسلمی سے مروی ہے کہ ایک یہودی کے ان پر چار درہم قرض تھے۔ اس نے حضور اکرم ﷺ سے ان کی شکایت کی اور عرض کیا: اے محمد! میرے اس پر چار درہم ہیں۔ اور یہ عدم ادائیگی میں مجھ پر غالب آگئے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ عبد اللہ بن ابی حذرہ نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ میں نے پھر عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ میں نے اس کو کہا تھا کہ آپ ﷺ ہمیں خیبر کے جہاد کے لیے بھیجے والے ہیں۔ تو مجھے امید ہے کہ ہم مال غنیمت لے کر لوٹیں گے پھر میں آکر اس کا قرض چکا دوں گا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ نے تیسری بار بھی ارشاد فرمایا: اس کا حق ادا کر دو۔ اور حضور اکرم ﷺ جب تین بار ارشاد فرمادیے تو پھر دوبارہ نہ فرماتے تھے۔ چنانچہ عبد اللہ بن ابی حذرہ اس فکر میں بازار کو نکلے، سر پر عمامہ باندھے ہوئے تھے۔ جبکہ ایک یمنی چادر بطور لنگی تہہ بند باندھی ہوئی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سر سے عمامہ کھول کر اس کی ازار باندھ لی اور یمنی چادر نکال کر اس یہودی کو بولے لے میری یہ چادر چار درہم میں خرید لے۔ چنانچہ انہوں نے وہ چادر اس کو فروخت کر دی۔ ایک بڑھیا آپ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزری اور پوچھا: رسول اللہ ﷺ کے ساتھی تجھے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے اس کو سارے واقعے کی خبر سنائی تو بڑھیا جس نے وہی چادر کندھے پر ڈال رکھی تھی اتار کر عبد اللہ کی طرف اچھال دی اور بولی یہ لے تیری چادر۔ ابن عساکر

۱۲۵۳۴ ابن اسلمی، حجاج بن أرقطہ سے روایت کرتے ہوئے ہمیں بتاتے ہیں کہ مجھے ابو جعفر نے خبر دی کہ ایک کھجور کا درخت دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا۔ دونوں کا اس کے متعلق جھگڑا ہو گیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ ایک نے کہا: اس کو ہمارے درمیان آدھا آدھا چکر تقسیم فرما دیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں ضرر (نقصان) نہیں ہے (اس طرح وہ کسی کام کا نہ رہے گا) دونوں اس کی قیمت لگائیں (اور قیمت کے لیکن دین کے ساتھ تنازعہ رفع کر لیں)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۵۳۵ ابن جریر سے مروی ہے کہ عمر بن شعیب کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر والد یا اولاد کا انتقال ہو جائے اور وہ مال یا ولاء (آزاد کردہ غلام کی وراثت) چھوڑ کر جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لیے ہوگا جو بھی ہوں۔ نیز حقیقی بھائی جو ماں باپ شریک ہو وہ کلالہ۔ جس کے اولاد اور ماں باپ نہ ہوں کی میراث کا زیادہ حقدار ہے، پھر باپ شریک بھائی زیادہ حقدار ہے نسبت حقیقی بھائیوں (جو ماں باپ شریک بھائی کی اولاد ہوں) جب ماں باپ کی اولاد اور صرف باپ کی اولاد ایک جگہ شریک ہوں تو ماں باپ شریک اولاد زیادہ حقدار ہے نسبت صرف باپ شریک اولاد کے۔ جب باپ کی اولاد ارفع آگے ہو ماں باپ کی اولاد سے تو باپ کی اولاد زیادہ حقدار اور اولیٰ ہے۔

جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنو الاب والام (ماں باپ شریک اولاد) بنو الاب (صرف باپ شریک اولاد) سے اولیٰ (مقدم) ہے۔ نیز حضور ﷺ نے فیصلہ فرمایا: ماں باپ شریک چچا اولیٰ ہے نسبت صرف باپ شریک چچا سے۔ نیز باپ شریک چچا ماں باپ شریک چچوں سے زیادہ اولیٰ ہے۔ جب بنو الاب والام اور بنو الاب نسب میں بمنزلہ واحد یعنی ایک مرتبہ میں ہوں تو بنو الاب والام اولیٰ ہیں بنو الاب سے۔ پس جب بنو الاب ارفع (اعلیٰ نسب) ہوں بنی الاب والام باپ سے (تو بنو الاب اولیٰ) ہیں بنی الاب والام سے۔ جب سب نسب میں برابر ہوں تو بنو الاب والام اولیٰ ہیں بنو الاب سے۔ نیز فرمایا: بھائی اور بھتیجے کی موجودگی میں چچا اور چچا زاد وارث نہیں ہو سکتے۔ بھائی اور بھتیجے میں سے جو موجود ہو وہ میراث کا زیادہ حقدار ہے چچا اور چچا زاد سے۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ آزاد کردہ غلاموں میں سے جس کے عصبہ موجود ہوں وہ اس کے وارث ہوں گے کتاب اللہ میں مقرر کردہ حصوں کے مطابق۔ اگر ان کے حصے ادا کرنے کے بعد مال بچ جائے تو دوبارہ انہی حصوں کے مطابق میراث تقسیم ہوگی حتیٰ کہ وہ عصبہ اس کے سارے مال کے وارث ہو جائیں نیز آپ علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا: کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا خواہ اس کے سوا اس کا کوئی وارث نہ ہو۔ اسی طرح مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا، جو اس کا وارث ہوگا وہ اس کی وراثت پائے گا یا اس کا رشتہ دار اس کی وراثت پائے گا۔ اگر مسلمان کا کوئی وارث حقیقی یا رشتہ دار نہیں ہے تو عام مسلمان۔ بیت المال کی شکل میں اس کا وارث ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ ہر وہ مال جو جاہلیت میں تقسیم ہو گیا وہ اسی تقسیم پر رہے گا۔ اور جس مال پر اسلام آ گیا اور وہ هنوز تقسیم نہیں ہوا وہ اسلام کی تقسیم پر تقسیم ہوگا۔

نیز عمرو بن شعیب نے ذکر کیا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی میراث اور وارثوں کے بارے میں بات چیت کی جن کے وہ اوپر سے ایک دوسرے کے بعد وارث چلے آ رہے تھے۔ حضور ﷺ نے منع فرمادیا اور فیصلہ فرمایا کہ ہر لائق ہونے والا بچہ اوائل اسلام میں یہ احکام پیدا ہوئے کیونکہ جاہلیت میں لوگوں کی زانیہ باندی ہوا کرتی تھیں اور لوگ ان کے ساتھ بدکاری کا پیشہ کرواتے تھے۔ پس جب کسی باندی کو کوئی بچہ ہوتا تو یا تو اس کا مالک بچہ کو اپنا کہہ دیتا تھا ورنہ کوئی زانی اپنا کہہ دیتا تھا اور پھر وہ اس کا وارث ہو جاتا تھا اگر وہ اپنے باپ کے جانے کے بعد اس کی طرف منسوب ہوا اور وارثوں نے بھی اس کو ملالیا تو اگر وہ اس باندی کا ہے جو اس کے باپ کی ملکیت تھی جب وہ اس کے ساتھ ہم بستری ہوا تو تب وہ اس کے ساتھ لائق ہو جائے گا یعنی اس کا بیٹا قرار پائے گا۔ لیکن اس کی میراث میں وارث نہ ہوگا ہاں اگر دوسرے وارث اس کو شریک کرنا چاہیں تو جو جو شریک کریں انہی کے حصے میں وارث ہوگا۔ اور اگر اس نے پہلے ہی باپ کی طرف منسوب ہونے کا دعویٰ کر دیا اور پھر وارثوں نے اس کے باپ کی وراثت پائی تو تب اس کا بھی وارث میں حصہ ہوگا۔

نیز نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اگر وہ لڑکا ایسی باندی کا ہے جس کا مالک اس لڑکے کا باپ نہیں تھا پس وہ جس کا پکارا جائے (جس کی طرف منسوب ہو) یا وہ ایسی آزاد عورت کا لڑکا ہے جس کے ساتھ وہ منہم ہے (یعنی بدکاری کے نتیجے میں آزاد عورت سے پیدا ہوا ہے) تو یہ دونوں طرح کی اولاد باپ کے ساتھ نہیں لائق ہوں گی اور نہ اس کی وارث ہوں گی خواہ وہ جس کا پکارا جاتا ہے اس نے خود اس کا دعویٰ کیا ہے تب بھی وہ اس کا شمار نہ ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا (حرامی) ہوگا صرف ماں کی طرف منسوب ہوگا خواہ اس کی ماں آزاد ہو یا باندی۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بچہ صاحب بستر (شوہر یا باندی کے آقا) کا ہے اور زانی کے لیے (سنگساری کے) پتھر ہیں۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا جو زمانہ جاہلیت میں کسی کا حلیف بنا۔ ان کا فرد بنا تو وہ (اسلام میں بھی) انہی کا حلیف ہے اور اس کو ان کی دیت کا حصہ بھی ملے گا اور اس کے حلیف اپنی دیت کی ادائیگی میں اس پر بھی تاوان رکھیں گے اور اس کی میراث اس کے عصبہ کے لیے ہوگی جو بھی ہوں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام میں (اس طرح کا کوئی) حلف نہیں ہے (جس سے وہ اپنے خاندان سے کٹ کر حلیفوں کا ہو جائے) لیکن جاہلیت کے حلف کو تھا مے رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو اسلام میں مضبوطی ہی دیتے ہیں بجائے کسی کمی کے۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عمری اس کے لیے جس نے جاری کیا (کسی نے کہا) یہ اونٹ یا زمین یا مکان میری یا تیری زندگی تک تیرے لیے ہے تو وہ اس کی زندگی کے بعد مالک کو واپس لوٹ جائے گا۔

نیز حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ موضع (وہ زخم جو ہڈی کی سفیدی ظاہر کر دے) میں پانچ اونٹ ہیں یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور منقلہ (وہ زخم جس سے چھوٹی ہڈیاں نکل آئیں اور اپنی جگہ سے سرک جائیں) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ یا ان کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز حضور اکرم ﷺ نے آنکھ ضائع کرنے میں پچاس اونٹ مقرر فرمائے یا ان کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ نیز آپ علیہ السلام نے پوری ٹاک کاٹنے میں پوری دیت لازم فرمائی اور اگر ناک کا سرا کاٹ دیا جائے تو اس میں نصف دیت یعنی پچاس اونٹ مقرر فرمائے یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ ہاتھ میں نصف دیت پاؤں میں نصف دیت، یعنی پچاس اونٹ یا ان کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔ اور انگلیوں میں ہر انگلی میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے اور اس میں تمام انگلیاں برابر ہیں۔ یا دس اونٹوں کی قیمت کے برابر سونا یا چاندی یا گائیں یا بکریاں۔

ٹانگ میں سینگ مارنے کا فیصلہ

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ایک شخص کے بارے میں جس کی ٹانگ میں کسی نے سینگ مار دیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے بدلہ دلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بٹھیر جاؤ جب تک کہ تمہارا زخم ٹھیک ہو جائے۔ لیکن آدمی بدلہ لینے پر مصر رہا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس کو بدلہ دلوا دیا۔ لیکن جس سے بدلہ لیا گیا تھا وہ تو صحیح ہو گیا اور بدلہ لینے والا لنگڑا ہو گیا۔ اس نے عرض کیا: میں تو لنگڑا ہو گیا جبکہ میرا ساتھی صحیح سالم ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا کہ تو بدلہ نہ لے جب تک کہ تیرا زخم نہ بھر جائے مگر تو نے میری بات نہ مانی، پس اللہ تجھے سبھے، اب تیرا لنگڑا پن بیکار ہو گیا۔ اس کا بدلہ دوبارہ نہیں لیا جاسکتا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا: یہ شخص جو لنگڑا ہو گیا اس کے علاوہ جس کو کوئی (کاری) زخم پہنچے تو وہ بدلہ نہیں ہے بلکہ اس کی دیت لی جائے گی اور اگر کسی نے زخم کا بدلہ زخم سے لیا مگر وہ (لنگڑے پن کی) مصیبت میں بدل گیا تو وہ پہلے والے سے دیت لے گا مگر اس سے زخم کا بدلہ وضع کیا جائے گا۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ کسی مسلمان کو کسی کافر کے عوض قتل کیا جائے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ جو (غلام) آدمی جاہلیت میں مسلمان ہو گیا اس کا فدیہ آٹھ اونٹ ہیں اور اس کا بچہ اگر باندی سے ہو تو اس کا بدلہ دو دودو خدمت گار ہیں ایک ایک مذکر ایک ایک مؤنث۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے جاہلیت کی قیدی عورت میں دس اونٹوں کے فدیے کا فیصلہ فرمایا اور اس کے بچے میں جو غلام سے پیدا ہوا ہو دو دودو خدمت گار کا فدیہ ہے، نیز اس کی ماں کے موالی کی دیت کا فیصلہ فرمایا جو کہ اس کی ماں کے عصبہ ہیں۔ پھر ان عصبہ کو اس بچے کی اور عورت کی میراث ملے گی جب تک کہ بچے کا باپ آزاد نہ ہو۔

نیز رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے قیدی میں چھ اونٹوں کا فیصلہ فرمایا آدمی میں عورت میں اور بچے میں بھی۔ اور یہ صرف عرب کے آپس میں ہے۔ اور جو عرب میں جاہلیت میں نکاح ہوا یا طلاق ہوئی پھر ان کو اسلام کا زمانہ آ گیا (اور وہ مسلمان ہو گئے) تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو اسی حال پر برقرار رکھا، سوائے سود کے چونکہ جس سود پر اسلام آ گیا اور وہ ابھی حاصل نہیں ہوا تو وہ مال کے مالک کو صرف اصل مال واپس کیا جائے گا اور ربوا (سود) ختم کر دیا جائے گا۔ الجامع لعبد الزواق

۱۴۵۳ھ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ دو انصاری آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اس میراث کے متعلق اپنا جھگڑا لے کر حاضر ہوئے جو پرانی ہو چکی تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے ہو اور جن چیزوں میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی میں ان میں اپنی رائے کے ساتھ فیصلہ کر دیتا ہوں۔ پس یاد رکھو میں جس کی حجت کو دیکھ کر ایسا فیصلہ کر دوں جس سے وہ اپنے بھائی کے حق کو تھیلے لے لے تو وہ ہرگز اس کو وصول نہ کرے کیونکہ درحقیقت میں اس کے لیے جہنم کی آگ کا ایک ٹکڑا نکال دیتا ہوں۔ جس کو وہ قیامت کے دن اپنی گردن میں ڈالے ہوئے آئے گا۔

یہ سن کردونوں آدمی رو پڑے اور دونوں میں سے ہر ایک بول اٹھا یا رسول اللہ! میرا حق اس کو آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم نے یہ اچھ فیصلہ کر ہی لیا ہے تو جاؤ اور بھائی چارگی کے ساتھ حق کو تقسیم کرو اور قرعہ ڈال کر حصہ تقسیم کرلو اور پھر ہر ایک دوسرے کے لیے لیا دیا حلال کر دے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابوسعید النقاش فی القضاۃ

۱۲۵۳۷ ہمیں معمر نے عاصم سے روایت کیا، عاصم نے شععی سے روایت کیا، شععی نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور قتادہ نے بیان کیا کہ: ایک آدمی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ایک عورت کے متعلق مسئلہ دریافت کیا جس کا شوہر اس حال میں انتقال کر گیا کہ اس نے اپنی اس عورت کے مباشرت (جماع) نہیں کیا تھا۔ اور نہ اس کے لیے کچھ (مہر وغیرہ) مقرر کر کے گیا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تم یہ مسئلہ اور لوگوں سے دریافت کرلو، کیونکہ بتانے والے لوگ بہت ہیں۔ آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے سال بھر بھوکھ نہ پڑا تب بھی میں کسی اور سے سوال نہ کروں گا۔ آخر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کو ہمیدہ بھر پھر لیا۔ پھر ایک دن حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وضو کیا پھر دو رکعت نماز ادا کی اور یہ دعا کی:

سُبْحَانَكَ

اللہم ما کان من صواب فمک وما کان خطا فمنی۔

اے اللہ! جو درست ہو وہ تجھ سے ہے اور غلط ہو تو میری طرف سے ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے کہ اس عورت کو اس آدمی کی دوسری عورت جتنا مہر دیا جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کو اس کی میراث بھی ملے گی نیز اس پر عدت گزارنا بھی لازم ہوگی۔ یہ سن کر آدمی جوش سے اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ نے بالکل رسول اللہ ﷺ جیسا فیصلہ کیا ہے جو انہوں نے بروع بنت واشق کے بارے میں کیا تھا اور وہ ہلال بن امیہ کی بیوی تھی۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ ارشاد فرمایا: کیا تیرے سوا یہ فیصلہ کسی اور نے بھی سنا تھا؟ عرض کیا: جی ہاں، پھر وہ اپنے ساتھ اپنی قوم کے کئی افراد کو لے کر حاضر ہوا اور انہوں نے بھی اس بات کی شہادت دی۔ چنانچہ لوگوں نے ابن مسعود کو کسی اور چیز پر اتنا خوش نہیں دیکھا جتنا وہ اس بات پر خوش ہوئے کہ ان کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے موافق ہو گیا۔

فائدہ: مذکورہ روایت ابو داؤد نے کتاب النکاح باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات، رقم ۲۱۰۰، ۲۱۰۱ پر قریب قریب انہی الفاظ سے روایت کی ہے۔ نیز دیکھئے سنن الترمذی رقم ۱۱۲۵۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح ہے۔ ۱۲۵۳۸ ہمیں معمر نے جعفر بن برقان سے روایت بیان کی، جعفر نے حکم سے روایت نقل کی کہ: جب مذکورہ روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ پہنچی تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے متعلق اعراب (بدوؤں) کی بات کی تصدیق نہیں کی جاسکتی۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۲۵۳۹ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو جھگڑا لوجب رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا مقدمہ لے کر آتے اور دونوں کے درمیان وعدہ پورا کرنے کی تاریخ طے ہوتی تو جو ان میں سے وعدہ وفا کرتا آپ اسی کے مطابق فیصلہ دیدیا کرتے تھے۔ ابوسعید النقاش فی القضاۃ کلام: روایت کی سند میں خالد بن نافع ضعیف ہے۔

۱۲۵۴۰ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا مقدمہ لے کر حاضر ہوئے، دونوں میں سے کسی نے پاس گواہ نہیں تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس متنازعہ مال کو دونوں کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا۔ النقاش ۱۲۵۴۱ ہنر بن حکیم اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کسی تہمت کی وجہ سے دن کی ایک گھڑ تک قید رکھا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۲۵۴۲ معاویہ بن حیدرہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک تہمت میں ایک آدمی کو قید کیا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۲۵۴۳ مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جھوٹ میں شہادت کو رد فرمادیا۔ النقاش فی القضاۃ

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

صلح کرنے کا مشورہ

۱۳۵۴۳ کعب بن مالک سے مروی ہے کہ وہ ایک آدمی کو اپنے حق کے لیے چٹ گئے جو اس پر ان کو دینا نہ تھا۔ دونوں کے شور غوغا کی آواز بلند ہو گئی حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی اور آپ نے سنی اور نکل کر باہر تشریف لائے اور پوچھا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے آپ کو ساری خبر سنائی۔ حضور ﷺ نے کعب کو فرمایا: اے کعب اب آدھا حق اس سے لے لو اور آدھا اس کو چھوڑ دو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قسم کو طالب حق (مدعی) پر لوٹا دیا کرتے تھے۔ ابن عساکر

۱۳۵۴۶ علی بن الحسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مدعی کے) شاہد کے ساتھ (مدعی کی ایک) قسم پر فیصلہ فرمایا۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۳۵۴۷ ابن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ گواہ جب دونوں طرف سے برابر ہو جائیں تو دونوں فریقوں کے درمیان قریعہ لیا جائے۔

۱۳۵۴۸ ابن الحسین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا شاہد (گواہ) کے ساتھ (گواہ والے کی) قسم پر۔ الجامع لعبد الرزاق

عمال کے مال کا مقاسمہ

۱۳۵۴۹ یزید بن ابی حبیب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے عمال کے مال کو تقسیم کرنے کی وجہ خالد بن صق کے چند اشعار تھے جو انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجے تھے:

سبل کتبہ

ذیل میں ان کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے:

امیر المؤمنین کو پیغام پہنچا دے کہ تو مال اور سلطنت میں اللہ کا ولی ہے۔ ان لوگوں کو جزا دے جو اللہ کے مال کو ہری بھری زمین تک پہنچاتے ہیں، نعمان کو پیغام بھیج دے کہ حساب کتاب یاد رکھ۔ اور جزء کو اور بشر کو پیغام دیدے اور دونوں خرچ کرنے والوں کو ہرگز نہ بھول جانا۔ بنی غزو ان کے سسرالی رشتہ دار بہت ہیں (لیکن) مجھے شہادت گواہی کے لیے نہ بلانا کیونکہ میں غائب ہو جاتا ہوں شہ سواروں کی پہنچ سے مانند ہریوں کے، مورتیوں کے، اور خوبصورت سرخ عصفور سے رنگے ہوئے لپٹے پردوں کے جو صندوقوں میں غائب ہو جاتے ہیں جب ہندی تاجر ہرن کے مشک سے بھرے نافے لے کر آتے ہیں جو مشک ان کی مانگوں سے فہک رہی ہوتی ہے، تو جب وہ خرید و فروخت کرتے ہیں تو ہم بھی خرید و فروخت کرنا چاہتے ہیں اور جب وہ جنگ کرتے ہیں تو ہم بھی جنگ کرتے ہیں لیکن کہاں ان کے پاس مال ہے اور نہ ہی ہم مال موسیثیوں والے ہیں۔ پس آپ ان کو میری جان تقسیم کر دیں، جو جان میں آپ پر فدا کر چکا ہوں۔ کیونکہ وہ راضی ہو جائیں گے اگر آپ ان کے درمیان مجھے تقسیم کر لیں گے۔

چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار سن کر ان کے نصف اموال تقسیم کر دیئے اور فرمایا: ہم خالد کو شہادت (گواہی) سے چھوڑ دیا اور نصف ہم ان عمال (ارکان حکومت) سے لیں گے۔ ابن عبد الحکم فی فتوح مصر

۱۳۵۵۰ عبد الرحمن بن عبد العزیز جو ثقفی شیخ ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محمد بن مسلمہ کو عمرو بن العاص (مصر کے گورنر) کے پاس بھیجا اور ان کو لکھ کر بھیجا اے وزراء حکومت تم لوگوں کے عہدہ اموال کے مالک بن بیٹھے ہو، حرام طریقے سے حاصل کرتے ہو، حرام ہی کھاتے ہو اور حرام ہی چھوڑ جاتے ہو۔ میں تمہارے پاس محمد بن مسلمہ کو بھیج رہا ہوں وہ تمہارا مال تقسیم کرنے آ رہے ہیں ان کو اپنا مال پیش کر دینا۔ چنانچہ جب محمد بن مسلمہ ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) نے ان کو کوئی ہدیہ دیا لیکن محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے وہ ہدیہ واپس کر دیا۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور فرما بنے لگے: اے محمد! تو نے میرا ہدیہ کیوں واپس کر دیا حالانکہ

غزوہ ذات السلاسل سے واپس آتے ہوئے میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ پیش کیا تھا تو انہوں نے قبول فرمایا تھا۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ وحی کے ساتھ جو چاہتے قبول فرماتے تھے اور وحی کی ہی وجہ سے منع فرمادیا کرتے تھے اگر یہ بھائی کا بھائی کے لیے ہدیہ ہوتا تو میں ضرور قبول کر لیتا لیکن یہ ایک برے حاکم کا ہدیہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ ناس کرے اس دن کا جس دن میں عمر بن خطاب کی طرف سے والی بنا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں (اپنے والد) عاص بن وائل کو ایسا دیاج (ریشم) پہنے ہوئے دیکھتا تھا جس کو سونے کے بٹن لگے ہوتے تھے۔ جبکہ (عمر کے باپ) خطاب گدھے پر ککڑیاں لادے مکہ میں پھرتے تھے۔ محمد نے فرمایا: تیرا باپ اور اس کا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔ لیکن آج عمر تجھ سے بہتر ہے۔ اگر آج جب تو اس کی مذمت کر رہا ہے تیری یہ شان (اسلام کی وجہ سے) نہ ہوتی تو تو بھی بکری کو ٹانگوں میں دابے اس کا دودھ دودھ رہا ہوتا اور اس کا زیادہ دودھ تجھے خوش کرتا اور کم ہونے کی وجہ سے تجھے دکھ ہوتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ غصہ کے لحاظ تھوک دو اور یہ باتیں تیرے پاس امانت ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا مال ان کے سامنے پیش کر دیا اور حضرت محمد رضی اللہ عنہ نے اس کو تقسیم فرمادیا اور واپس لوٹ آئے۔ ابن عبدالحکم فی فتوح مصر

۱۳۵۵۱ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) عاصم بن عمرو بنجلی سے مروی ہے وہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ کوفہ کے کچھ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: ہم آپ کے پاس تین باتوں کا سوال کرنے آئے ہیں، آدمی اپنے گھر میں نفل نماز پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟ عورت جب حائضہ ہو تو آدمی کے لیے اس کے ساتھ غلط ملط ہونے کا کیا حکم ہے؟ جنابت کے غسل کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم نے مجھ سے جن باتوں کا سوال کیا ہے آج تک کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا۔

بہر حال آدمی اگر اپنے گھر میں نفل نماز ادا کرے تو یہ نور ہے لہذا اپنے گھروں کو خوب منور کرو۔ جبکہ عورت جب حائضہ ہو تو آدمی ازار کے اوپر سے بوس و کنار کر سکتا ہے لیکن اس کے نیچے پر ہرگز مطلع نہ ہو (تجاوز نہ کرے) اور غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ (جب غسل کا) پانی کسی برتن میں ہو تو پہلے اپنے دامنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال (اور دھو) پھر اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں ڈال اور اپنی شرم گاہ اور ناپاکی کو دھو۔ پھر نماز جسا وضو کر، پھر اپنے سر پر تین بار پانی ڈال اور ہر بار اپنے سر کو مل، پھر اپنے جسم پر پانی ڈال پھر غسل کی جگہ۔ جہاں پانی اکٹھا ہو چکا ہو سے ایک طرف ہٹ جا اور پھر اپنے پاؤں دھو ڈال۔ الجامع لعبد الرزاق السنن لسعيد بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، العبدی، محمد بن نصر فی کتاب الصلاة، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی، الطبرانی فی الاوسط، ابن عساکر

۱۳۵۵۲ حارث بن معاویہ کندی سے مروی ہے کہ وہ تین باتوں کا سوال کرنے کے لیے سفر کر کے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا چیز تجھے میرے پاس لے کر آئی ہے؟ حارث نے عرض کیا: تین باتوں کے متعلق سوال۔ پوچھا وہ کیا ہیں؟ عرض کیا: بسا اوقات میں اور میری بیوی کمرے میں لگوتے ہیں اور نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو میں نماز پڑھتا ہوں تو وہ میرے برابر کھڑی ہو جاتی ہے کیونکہ اگر وہ پیچھے کھڑے ہوتو کمرے (کی تنگی کی وجہ سے وہ اس) باہر آ جاتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اپنے اور اس کے درمیان کپڑے کا پردہ حائل کر لے پھر اس کے برابر میں ہوتے ہوئے نماز ادا کر لے اگر تو چاہے۔ حارث نے دوسرا سوال کیا: عصر کے بعد دو رکعتیں (نفل) کیسی ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حارث نے پھر تیسرا سوال کیا: قصہ گوئی (وعظ) کیسی ہے؟ لوگ چاہتے ہیں کہ میں ان کے آگے بیان کیا کروں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری مرضی ہے۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے منع کرنا گوارہ نہ کیا (لیکن قصہ گوئی کو پسند بھی نہ فرمایا) حارث نے عرض کیا: خیر میں باز آنے کی کوشش کرتا ہوں۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب تو ان میں قصہ گوئی کرے گا تو اپنے جی میں ان سے بڑھ جائے گا، پھر تو ان کو قصہ گوئی کرتا رہے گا تو اپنے آپ کو ان سے شریا جتنا بلند رتبہ خیال کرے گا۔ پھر اللہ پاک قیامت کے روز تجھے اسی قدر ان کے قدموں کے نیچے پست کر دے گا۔ مسند احمد، السنن لسعيد بن منصور

سفر میں نفل اور سنت کی قصر نہیں ہے

۱۴۵۵۳..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سفر کی نماز (چار رکعتوں والی) دو رکعات ہیں چاشت کی نماز دو رکعات ہیں، فطر (اشراق) کی نماز دو رکعات ہیں۔ یہ مکمل ہیں بغیر کسی قصر کے (یعنی سفر حضر میں چاشت اور اشراق کے نوافل دو دو رکعات ہی ہیں) برطابق رسول اللہ ﷺ کی زبان کے۔ اور خسارہ دکھائے میں پڑا جس نے جھوٹ بولا۔

الجامع لعبدالرزاق، الدارقطني في السنن، ابن ابي شيبة، مسند احمد، العدني، المروزي في العيد، النسائي، ابن ماجه، ابن يعلی، ابن جریر، ابن خزيمة، الطحاوی، الشاشی، الدارقطني في الافراد، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء، السنن للبيهقي، السنن لسعيد بن منصور ۱۴۵۵۴..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک وفد آیا جس میں عاصم بن عمرو بکلی بھی تھے وہ فرماتے ہیں کہ وفد نے آپ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ہم آپ کے پاس تین خصلتوں کے بارے میں سوال کرنے آئے ہیں عورت جب حائضہ ہو آدمی کے لیے۔ اس کی قربت کس حد تک حلال ہے؟ جنابت سے غسل کا کیا طریقہ ہے اور گھروں میں قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! کیا تم جاوگر ہو، تم نے مجھ سے ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جس کے متعلق میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا لیکن آج تک اس کے بعد اس کے متعلق کسی نے مجھ سے سوال نہیں کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

بہر حال عورت جب حائضہ ہو تو مرد کے لیے عورت کی ازار (شلوار) کے اوپر سے اس سے لطف حاصل کرنا حلال ہے۔ جبکہ غسل جنابت کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے ہاتھ دھوئے، پھر شرم گاہ، پھر وضو کرے، پھر اپنے سر اور جسم پر پانی بہائے۔ اور قرآن کا پڑھنا (سراسر) نور ہے جو چاہے اپنے گھر کو اس کے ساتھ منور کر لے۔ الدارقطني في السنن

۱۴۵۵۵..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: تین چیزوں میں ہنسی مذاق اور سنجیدگی برابر ہے۔ طلاق، صدقہ اور غلام کو آزاد کرنا۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۴۵۵۶..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: چار چیزوں پر قفل لگا ہوا ہے (یعنی وہ یقیناً نافذ ہو جاتی ہیں ہنسی مذاق میں ہوں یا سنجیدگی میں) نذر، طلاق، عتاق (آزاد کرنا) اور نکاح۔ التاريخ للبخاری، السنن للبيهقي

ریشم پہننے کی ممانعت

۱۴۵۵۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ریشم پہننے سے، اس (کی زین) پر سوار ہونے سے، اس پر بیٹھنے سے، چیتے کی کھال سے، اس پر سوار ہونے سے، نیز قیمت کو فروخت کرنے سے جب تک کہ اس کا خمس (اللہ اور اس کے رسول کے لیے) نکال لیا جائے، نیز دشمن کی قید حاملہ عورتوں سے وطی کرنے سے منع فرمایا۔ گدھے کا گوشت کھانے سے، ہر اس درندے سے جو کچلی کے دانٹوں سے شکار کرتے ہیں اور ہر اس پرندے سے جو بچوں کے ذریعے چیر پھاڑ کر شکار کریں، شراب کی قیمت سے، مردار کی قیمت سے، نر جانور کی جفتی کی کمائی سے اور کتے کی قیمت سے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: مذکورہ روایت کی سند میں عاصم بن ضمرہ ضعیف راوی ہے۔

۱۴۵۵۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا رکوع و سجود میں قرآن قرآن سے، سونے کی انگوٹھی سے، کتان (ریشم) کے لباس سے، عصفور کے ساتھ رنگے ہوئے لباس سے۔

موطا امام مالک، ابو داؤد، الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، البخاری في خلق افعال العباد، مسلم، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل،

الترمذی، النسائی، ابن ماجه، الکحجی، ابن جریر، الطحاوی، ابن حبان، السنن للبيهقي

۱۳۵۵۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا لیکن میں تمہیں نہیں کہتا کہ تمہیں بھی منع فرمایا رکوع و سجود میں تلاوت (قرآن) سے سونے کی انگلی سے، ریشم کے لباس سے اور سرخ زین پر سوار ہونے سے۔

۱۳۵۶۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دس لوگوں پر لعنت فرمائی سود کھانے والے پر، سود کھلانے والے پر، سود کے دونوں گواہوں پر، سود (کا معاملہ) لکھنے والے پر، حسن کے لیے گودنے والی اور گودانے والی پر، زکوٰۃ روکنے والے پر، حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر اور حضور ﷺ فوج زاری کرنے سے منع فرماتے تھے۔ اور نوحہ کرنے والی پر لعنت فرمائی یہ نہیں فرمایا۔

۱۳۵۶۱ ابن حبان، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، الافراد للدارقطنی، الدورقی، ابن حبان، ابن جریر ربیعہ بن النبیۃ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت سے منع فرمایا (شراب کے) برتنوں سے اور اس بات سے کہ قربانی کا گوشت تین دن کے بعد تک رکھا جائے، پھر ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا لیکن تم قبروں کی زیارت کیا کرو، مگر کوئی غلط بات (شرک وغیرہ کی) نہ کہو۔ بے شک قبریں تم کو آخرت کی یاد دلائیں گی۔ نیز میں نے تم کو (شرابوں کے) برتنوں سے منع کیا تھا، اب تم ان میں (حلال چیز) پیو۔ لیکن ہر نشہ آور شے سے اجتناب کرو، نیز میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت سے منع کیا تھا کہ تم ان کو تین دن سے زیادہ نہ روکے رکھو، پس اب جب تک تم چاہو روک لو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکجی، مسدد، الطحاوی، الدورقی، ابن ابی عاصم فی الاشبہ کلام: ... الخفی میں مذکور ہے کہ جب ربیعہ بن نافع اپنے والد کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کرے تو اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳۵۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندوں میں سے ہر کچلی کے دانتوں والے جانور سے منع فرمایا اور پرندوں میں سے بچوں (سے چیر پھاڑ کرنے) والے پرندوں سے منع فرمایا، نیز مردار کی قیمت سے، شراب کی قیمت سے، گدھے کا گوشت کھانے سے، فاحشہ کی کمائی سے، نر جانور کی جنسی کی کمائی سے اور ریشم کے پالان اور زینوں سے منع فرمایا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الطحاوی

۱۳۵۶۳ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا اور (اس کے بعد) میں نے رسول اللہ ﷺ چار چیزوں کے متعلق سوال کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ میں بالوں کی چوٹی یا جوڑا باندھ کر نماز پڑھوں (مرد کے لیے) یا نماز میں کنکریوں کو الٹ پلٹ کروں، نیز مجھے منع فرمایا کہ میں جمعہ ہی کو روزے کے لیے خاص کر لوں۔ اور منع فرمایا کہ میں روزہ کی حالت میں چھپنے (لگوا کر خون) نلگواؤں۔

اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے (قرآن پاک میں مذکور) ”أدبار النجوم“ اور ”أدبار السجود“ کے بارے میں سوال کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: أدبار السجود مغرب کے بعد کی دو رکعت (سنتیں) ہیں اور أدبار النجوم فجر کی نماز سے پہلے (فجر کی) دو رکعت (سنتیں) ہیں۔ نیز میں نے آپ سے حج اکبر کے بارے میں سوال کیا تو ارشاد فرمایا: وہ یوم النحر (قربانی کا دن) ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ سے (الصلاة الوسطی) درمیان کی نماز (جس کا قرآن میں ذکر ہے) کا سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عصر کی نماز ہے جس میں کوتاہی کی جاتی ہے۔ اور پھر قرآن میں اس کی پابندی کا خصوصیت سے ذکر آیا ہے۔ مسدد

کلام: ... روایت ضعیف ہے۔ کنز۔

ناسخ و منسوخ احکام

۱۳۵۶۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رمضان نے ہر روزے (کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے اور زکوٰۃ نے (ہر صدقے کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے اور متعہ نے طلاق، عدت اور میراث کو منسوخ کر دیا ہے (متعہ اول اسلام میں جائز تھا پھر حرام قرار دے

دیا گیا اور طلاق، عدت اور میراث پھر شروع ہو گئے) اور (یوم النہی) قربانی نے ہر دوسری قربانی (کی فرضیت) کو منسوخ کر دیا ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، ابن المنذر

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو بروایت علی حضور ﷺ سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جو قسم اول میں گذر چکا ہے۔

۱۳۵۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: تین چیزوں میں مذاق اور مسخرہ پن نہیں ہے نکاح، طلاق، عتاقہ (آزادی) اور صدقہ۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۳۵۶۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا: تلتلی سے (دودھ والے جانور کو ذبح کرنے سے)، جفتی والے بکرے کو ذبح کرنے سے، اور طلوع شمس سے قبل بھاؤ تاؤ کرنے سے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... تلتلی سے یعنی جو لوگ دیہاتوں سے سبزیاں اور اناج وغیرہ لے کر منڈی میں فروخت کرنے آتے ہیں ان سے خرید کر آگے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ ابجڑنہ اور دلال کرتے ہیں، جس کی وجہ سے اشیاء کے دام بڑھ جاتے ہیں۔

۱۳۵۶۷ حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو پانچ چیزیں لے کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اس کے لیے جنت ہے اور جس نے پانچ چیزوں کی ادائیگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی اس کو جنت سے کوئی چیز روکنے والی نہیں۔ اور جمعہ پانچ شخصوں کے سوا سب پر واجب ہے۔ وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے، مشروبات پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں، عورتوں پر مردوں کے پانچ حق ہیں اور حضور ﷺ نے عورتوں کو پانچ چیزوں سے منع فرمایا:

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کے ساتھ بندہ اللہ سے ملاقات کرے اور اس کے لیے جنت ہو جائے وہ نماز، زکوٰۃ، بیت اللہ کا حج، رمضان کے روزے اور امیر کی اطاعت ہے اور خالق کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

بہر حال وہ پانچ چیزیں جن کی ادائیگی کرتے ہوئے اللہ سے ملاقات کرے تو اس کو جنت سے کوئی چیز نہیں روک سکتی وہ اللہ کی خیر خواہی، کتاب اللہ کی خیر خواہی، امیروں (حکام) کی خیر خواہی اور عامۃ المسلمین کی خیر خواہی ہے۔

بہر حال جمعہ ان پانچ لوگوں کے سوا سب پر واجب ہے، عورت، مرلیض، غلام، مسافر اور بچہ۔

بہر حال وضو پانچ چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اور کرنا واجب ہو جاتا ہے ہوا نکلنے سے، پاخانے سے، پیشاب سے، قے (الٹی) سے اور میٹھنے والے خون سے۔

بہر حال مشروب (نہیذ وغیرہ) پانچ چیزوں سے تیار ہوتے ہیں۔ شہدے، کشتش سے، کھجور سے، گندم سے اور جو سے۔

بہر حال آدمی کے عورتوں پر پانچ حق ہیں: اس کی قسم (اگر وہ عورت کے لیے کوئی قسم کھالے تو اس کو) نہ تڑوائے، خوشبو نہ لگائے مگر شوہر ہی کے لیے، گھر سے نہ نکلے مگر اس کی اجازت کے ساتھ اور اس کے گھر میں ایسے شخص کو نہ آنے دے جس کا آنا وہ پسند نہ کرتا ہو۔

اور بہر حال حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو پانچ باتوں سے منع فرمایا: (کمام سے یعنی بالوں کے اندر کوئی چیز رکھ کر ان کا) جوڑا بنانے سے۔ جس سے بال زیادہ معلوم ہوں، جو تے پہننے سے (یعنی گھونٹنے پھرنے سے)، محفلوں میں بیٹھنے سے، شاخ۔ ڈنڈی وغیرہ لے کر اکڑتے ہوئے چلنے سے اور بغیر اور ہنسی کے صرف شلو او قیص پر اکتفاء کرنے سے۔ ابن عساکر

کلام:..... روایت بالاسند کے اعتبار سے محل کلام ہے دیکھئے: التزیہ ۳۹۵، ذیل الملائ ۱۸۲۔

۱۳۵۶۸ عمران بن حبان بن غلۃ الحضاری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فتح خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کو منع فرماتے ہوئے دیکھا کہ مال غنیمت کی کوئی شے (خریدی یا) بیچی نہ جائے جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کر لیا جائے، نیز حاملہ (قیدی) عورتوں کو (جب وہ حصے میں آجائیں) وطنی (جماع) کرنے سے منع فرمایا اور (درختوں پر لگے) پھلوں کی بیج سے منع فرمایا جب تک کہ ان کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے اور وہ آفت سے محفوظ نہ ہو جائیں۔ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

ماں کی خدمت کا اجر جہاد کے برابر ہے

۱۳۵۶ھ یحییٰ بن العلاء، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام رشید بن کریم سے اور وہ لبید سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی اور اس کی ماں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی جہاد میں جانا چاہتا تھا، جبکہ اس کی ماں اس کو روک رہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کو ارشاد فرمایا: تو اپنی ماں کے پاس ٹھہر، تجھے ایسا ہی اجر ملے گا جیسا جہاد میں ملتا۔ اور ایک دوسرا شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے نذر مانی ہے کہ میں اپنی جان کو اللہ کے لیے ذبح کر دوں گا۔ یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے اس کی طرف التفات نہیں کیا۔ چنانچہ وہ آدمی چلا گیا اور اس نے اپنے آپ کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا۔ تب نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے جو اپنی نذروں کو پورا کرنے والے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کا شر (عذاب اور دکھ) پھیل رہا ہوگا۔

پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے ہاں میں جواب دیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوا دینیاں اللہ کی راہ میں دو اور تین سال کے عرصہ میں دو، کیونکہ کوئی ایسا شخص تجھے نہیں ملے گا جو تجھ سے یہ ساری اونٹیاں اکٹھی لے لے۔ ایک اور عورت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں آپ کے پاس عورتوں کی قاصد بن کر آئی ہوں اور اللہ کی قسم! اور عورتوں میں سے کوئی عورت خواہ وہ جانتی ہو یا نہیں جانتی ہو مگر ہر ایک عورت آپ کے پاس آ کر یہ سوال کرنا چاہتی ہے۔ وہ یہ کہ اللہ رب العزت مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے اور سب کا معبود ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں مردوں کی طرف بھی اور عورتوں کی طرف بھی۔ اللہ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے، اگر وہ جہاد میں کامیاب ہوتے ہیں تو ان کو اجر ملتا ہے اور اگر وہ شہید ہو جاتے ہیں تو اللہ کے پاس زندہ رہتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے، اب عورتوں کو یہ اجر کیسے ملے گا؟ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عورتوں کا اپنے شوہروں کی اطاعت کرنا اور ان کے حقوق کو جانا (یہ سب کچھ عطا کر دے گا) لیکن ایسا کرنے والی تم میں سے تھوڑی عورتیں ہیں۔ الجامع لعدل الرزاق

کلام: حسن بن سفیان نے اپنی مسند میں اس روایت کو مستطیر (شر پھیل رہا ہوگا) تک روایت کیا ہے بطریق جبارہ بن المغلس عن مندر بن علی عن رشیدین۔ نیز اس کو جوز قانی کے طریق سے اباطیل (من گھڑت میں شمار کیا ہے لیکن دونوں نے درست نہیں کیا۔ رشیدین بن کریم کی روایت ترمذی نے لی ہے اور امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اگرچہ اس کو ضعیف قرار دیا ہے مگر اس کی روایت حدیث (من گھڑت روایتوں) تک نہ پہنچتی۔ اور یحییٰ بن العلاء کی روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ نے لی ہے اور یہ متروک راوی ہے۔

۱۳۵۷ھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو دونوں حالتوں میں دیکھا بغیر روزے کے بھی اور روزہ دار بھی۔ اسی طرح جو توں کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے بھی اور ننگے پاؤں بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ اور کھڑے ہو کر پیتے ہوئے بھی دیکھا اور بیٹھ کر پیتے ہوئے بھی دیکھا۔ الجامع لعدل الرزاق

۱۳۵۸ھ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کتنی چوری میں قطع ید ہوگی؟ (کتنے مال کی چوری پر ہاتھ کاٹے کی سزا جاری ہوگی) حضور اکرم ﷺ نے (سائل کے حال کو دیکھتے ہوئے) ارشاد فرمایا: درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کی چوری میں ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے (کیونکہ وہ محفوظ نہیں ہیں) ہاں جب پھل جریں (جہاں پھل اکٹھے ہوتے ہیں) میں جمع کر لیے جائیں تو ڈھال کی قیمت (کے برابر) پھلوں کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ اور راہ چلتی بکری کو اٹھانے پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ ہاں جب وہ باڑے میں پہنچ جائے تو ڈھال کی قیمت کے برابر میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اور حضور اکرم ﷺ سے گمشدہ بکری کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے یا تیرے کسی بھائی کے ہاتھ لگ جائے گی۔ اگر کوئی بکری نکل جائے تو تو اس کو پکڑ لے۔ اور رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں

سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اونٹ کے ساتھ اس کے پاؤں اور اس کا مشکیزہ ہے اس کو یونہی پھرنے دے اس کا مالک اس کو پکڑ لے گا اور حضور اکرم ﷺ سے لفظ (پڑی ہوئی چیز) کے بارے میں سوال کیا گیا تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پڑی ہوئی چیز کسی آتی جاتی راہ یا آبادستی میں ملے تو اس کو ایک سال تک تشہیر کر اپ اگر اس کا مالک آجائے تو ٹھیک ورنہ وہ تیری ہے۔ اور اگر وہ چلتی راہ میں نہیں ہے اور نہ ہی کسی آبادستی میں تو اس میں اور رکاز (زمین میں گاڑے ہوئے خزانہ) میں غمس ہے (یعنی اس کا پانچواں حصہ بیت المال کے لیے نکال کر باقی پانے والے کا ہے)۔ النسائی، ابن عساکر

۱۳۵۷ھ ابن اسحاق سے مروی ہے کہ مجھے عبداللہ بن ابی بکر نے اپنے والد ابو بکر (سے انہوں نے) محمد بن عمرو بن حزم سے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں

گورنر کے لئے ہدایات کا ذکر

یہ خط رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم کے لیے لکھوایا تھا جب آپ ﷺ نے ان کو یمن کی طرف معلم بنا کر بھیجا تھا۔ تاکہ وہ اہل یمن کو فقہ و سنت سکھائیں اور ان سے صدقات (واجبہ) وصول کریں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے خط لکھوایا اور ایک عہد لکھوایا اور اس میں کچھ احکام فرمائے۔ جو درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ خط اللہ اور اس کے رسول کی جانب سے ہے:

یا ایہا الذین آمنوا أو فوالبعقود

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔

نیز یہ عہد نامہ ہے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عمرو بن حزم کے لیے۔ ان کو یمن بھیجتے وقت۔ رسول اللہ ان کو ہر کام میں اللہ کے تقویٰ کا حکم کرتے ہیں۔

فان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون۔

بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور وہ لوگ احسان کرنے والے ہیں۔

رسول اللہ نے ان کو حکم کیا ہے کہ وہ حق کو وصول کریں جیسے کہ اللہ نے اس کو مقرر کیا ہے۔ نیز وہ لوگوں کو خیر کی خوشخبری دیں اور ان کو خیر کا حکم دیں لوگوں کو قرآن سکھائیں ان کو قرآن سمجھائیں، لوگوں کو منع کریں کہ کوئی قرآن کو بغیر پاکی (وضو) کے نہ چھوئے۔ لوگوں کو خبر دیں ان کے حقوق کی اور ان پر واجب احکام اور ذمہ داریوں کی۔ نیز وہ حق میں ان پر نرمی کریں، لیکن ظلم کی روک تھام میں سختی کریں۔ بے شک اللہ پاک نے ظلم کو ناپسند کیا ہے اور اس سے منع فرمایا ہے اور فرمایا ہے

الا لعنة الله على الظالمين۔

یاد رکھو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

جنت حاصل کرنے والے اعمال

نیز لوگوں کو جنت کی خوشخبری دے اور جنت حاصل کرنے کے اعمال بتائے، جہنم سے لوگوں کو ڈرائے اور جہنم میں لے جانے والے اعمال بتائے۔ لوگوں کے ساتھ الفت کے ساتھ برتاؤ رکھے تاکہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ (فقہ) حاصل کر لیں۔ لوگوں کو حج کے احکام، سنن اور فرائض اور حج اکبر و حج اصغر کے متعلق اوامر اللہ سے آگاہ کرے۔ حج اکبر حج ہے اور حج اصغر عمرہ ہے۔

نیز لوگوں کو منع کریں کہ وہ ایک چھوٹے کپڑے میں نماز نہ پڑھیں ہاں اگر بڑا کپڑا ہو اور اس کی دونوں طرفین کی گردن پر مخالف سروں میں ڈال لی جائیں تو درست ہے۔ نیز منع فرمایا کہ کوئی شخص صرف ایک کپڑے میں لپٹ جائے اور اپنی شرم گاہ آسمان کی طرف کر لے۔ اور کوئی آدمی جب اس کے بال گدی پر زیادہ اکٹھے ہو جائیں تو ان کی چٹایا جوڑانہ باندھے نیز جب لوگوں کے درمیان کوئی لڑائی ہو جائے تو قبل اور خاندانوں کو نہ پکاریں بلکہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کا نعرہ بلند کریں۔ پس جو اللہ کے نام سے نہ پکارے بلکہ قبل اور خاندانوں کو پکارے (یعنی عصیت کا دعویٰ کرے، قوم پرستی کرے) تو ان پر تلواریں سوئی لی جائیں حتیٰ کہ وہ اللہ وحدہ لا شریک لہ کے نعرے کو بلند کرنے لگ جائیں۔

لوگوں کو کامل وضو کا حکم کریں کہ اپنے چہروں کو، اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک اور پاؤں کو ٹخنوں تک دھوئیں اور اپنے سروں کا مسح کریں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ نیز نبی اکرم ﷺ نے ان (عمر بن حزام) کو نماز اپنے وقت پر پڑھنے کا حکم دیا، رکوع کو اچھی طرح کرنے اور خشوع کا اہتمام کرنے کا فرمایا۔ اور رات کی آخری تاریکی میں فجر پڑھ لیں اور جب سورج ڈھل جائے تو ظہر کو جلد پڑھ لیں۔ عصر کو پڑھ لیں جب کہ سورج زمین میں زندہ ہو (ٹھنڈا نہ ہو جائے کہ اس پر نگاہ ٹکنے لگ جائے) اور مغرب کو پڑھ لیں جب رات متوجہ ہو لیکن اس قدر مؤخر نہ کی جائے کہ ستارے آسمان میں ظاہر ہو جائیں۔ اور عشاء کو اول رات میں پڑھ لیں۔ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو جمعہ کے لیے سبقت کریں، جب اس کے لیے جانے کا وقت (قریب) ہو تو غسل کر لیں۔ نیز فرمایا کہ اموال غنیمت میں سے اللہ کا خمس نکالیں۔ اور مؤمنوں پر جو صدقات (زکوٰۃ وغیرہ) فرض کی گئی ہیں وہ زمین میں جبکہ اس کو آسانی پانی سے سیراب کیا گیا ہو یا از خود وہ سیرابی ہو تو اس میں عشر ہے (دسواں حصہ) جس زمین کو (رہٹ کے) ڈولوں (یا ٹیوب ویلوں) سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ)۔ اور ہر دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں اور ہر تیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ ہر چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا ہے نہ یا مادہ۔ اور ہر چالیس بکریوں میں جو سائمن ہوں (یعنی سال کے اکثر حصے میں باہر ادھر ادھر غیر ملکیت زمین سے چر کر گزارہ کرتی ہوں) ان میں ایک بکری ہے، یہ اللہ کا فریضہ ہے جو اس نے مؤمنین پر (ان کے اموال میں) مقرر کیا ہے۔ پس جو زیادہ کرے وہ اسی کے لیے بہتر ہے۔

اور بے شک جو یہودی یا نصرانی اپنی طرف سے خالص اسلام لے آیا اور اسلام کے دین کو اس نے اپنا لیا بے شک وہ مؤمنین میں سے ہے۔ اس کے لیے وہ سب کچھ ہے جو مؤمنوں کے لیے ہے اور اس پر ہر وہ چیز لازم ہے جو مؤمنوں پر لازم ہے۔ اور جو نصرانیت یا یہودیت پر جما ہوا ہے اس کو تنگ نہ کیا جائے اور (پھر ان کے) ہر بالغ مرد یا عورت، آزاد یا غلام پر ایک دینار دینا لازم ہے یا اس کے بقدر کپڑے۔ پس جو یہ حق ادا کر دے اس کے لیے اللہ کا اور اس کے رسول کا ذمہ ہے اور جس نے یہ حق روک لیا وہ اللہ کا دشمن ہے اور اس کے رسول کا اور تمام مؤمنوں کا بس اللہ کی رحمتیں ہوں محمد نبی پر اور سلامتی اور برکتیں ہوں۔

کلام: یہ روایت منقطع ہے۔ پھر انہوں (ابن اسحاق) نے اسی روایت کو دوسرے طریق سے نقل کیا، بطریق عن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ عن عمرو بن حزم موصلاً۔

۱۴۵۷۳ ابو بکر محمد بن عمرو بن حزم عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے، عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کو ایک خط لکھا جس میں فرائض اور صدقات اور دیتوں کا بیان تھا۔ اور پھر یہ خط عمرو بن حزم کے ساتھ بھیج دیا اور پھر وہ اہل یمن کو پڑھ کر سنایا گیا، جس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد پیغمبر کی جانب سے شریعت بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال قبائل رعیین معافرو ہمدان کے رئیسوں کی طرف ابا بعد اتہارا قاصد واپس آیا ہے، تم نے مال غنیمت میں سے خمس دیا ہے۔ اور مؤمنین پر ان کی (کاشتکاری) زمین میں جو عشر فرض ہے وہ تب ہے جب زمین آسمانی پانی (بارش) کے ساتھ سیراب ہوتی ہو اور بہتے پانی کے ساتھ سیراب ہوتی ہو۔ یا زمین از خود پانی پھینکتی ہو اور ایسی زمین کی پیدوار پانچ وقت تک پہنچ جاتی ہو و سق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ اور ہر پانچ سائمنہ اونٹوں میں (جو باہر چرتے پھرتے ہوں) ایک بکری ہے یہاں تک کہ ان کی تعداد چوبیس تک پہنچ جائے۔ جب ایک

اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض (تشریح باب الزکوٰۃ میں پڑھیں) ہے۔ اگر بنت مخاض میسر نہ ہو تو ابن لبون نہ۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد پینتیس تک پہنچ جائے۔ جب پینتیس سے ایک اونٹ زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر پینتالیس سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے۔ اونٹ کی حقہ کے قابل۔ ساٹھ تک یہی ہے۔ اگر ساٹھ سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں، ایک جذعہ ہے پچھتر تک، جب پچھتر سے ایک عدد زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نو تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں اونٹ کی حقہ کے قابل۔ ایک سو بیس تک۔ یہی دو حقے رہیں گے۔ پھر جب ایک سو بیس سے تعداد اوپر ہو جائے تو ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر پچاس میں حقہ ہے اونٹ کی حقہ کے قابل۔

اور ہر تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا نہ زیادہ، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔ اور ہر چالیس سائہ بکریوں (باہر چرنے والیوں) میں ایک بکری ہے، یہاں تک کہ ایک سو بیس تک پہنچ جائیں۔ جب ایک سو بیس سے ایک بکری زیادہ ہو جائے تو دو سو تک میں دو بکریاں ہیں، جب دو سو سے ایک بکری زیادہ ہو جائے تو تین سو تک میں تین بکریاں ہیں اور جب ایک زیادہ ہو جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے اور زکوٰۃ وصولی میں بوڑھا جانور لیا جائے گا اور نہ کانا بھینگا اور نہ ہی بکریوں کا نہ۔ اور نہ متفرق کے درمیان جمع کیا جائے گا اور نہ جمع شدہ کو متفرق کیا جائے گا زکوٰۃ کے خوف سے۔ اور جب دو شریکوں سے مشترک زکوٰۃ لی جائے تو بعد میں وہ دونوں برابر ہی کے ساتھ حساب کتاب کر لیں۔ اور ہر پانچ اوقیہ چاندی میں پانچ درہم ہیں۔ پھر جب چاندی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں (جبکہ صرف چاندی ہو، سونا اور روپیہ پیسہ یا دیگر مال تجارت کچھ نہ ہو) اور ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔

اور صدقہ محمد (ﷺ) اور ان کے اہل بیت کے لیے حلال نہیں۔ یہ تو زکوٰۃ ہے جس کے ذریعے تم اپنے آپ کو پاک کرتے ہو اور یہ فقراء مؤمنین کے لیے حلال ہے اور اللہ کی راہ میں بھی خرچ کی جائے گی۔ اور غلاموں میں اور کاشت کی زمین میں اور نہ اس کے کام کرنے والوں میں کچھ بھی زکوٰۃ ہے۔ جبکہ زمین کا صدقہ (زکوٰۃ) عشر کی صورت میں نکال لیا جائے گا۔

بڑے بڑے گناہوں کا ذکر

اور مسلمان غلام میں اور نہ مسلمان کے گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

اور قیامت کے روز کبیرہ (بڑے بڑے) گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ایک شرک باللہ ہے، اور ناحق مؤمن جان کو قتل کرنا اسلام کی جنگ کے روز پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلقی کرنا، پاکدامن عورت پر تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، یہ سب کبیرہ گناہ ہیں۔ عمرہ حج اصغر ہے۔ اور قرآن کو کوئی نہ چھوئے مگر پاک۔ اور نکاح کے بغیر طلاق نہیں اور غلام کو جب تک خرید نہ لے آزاد کرنے کا اختیار نہیں۔ اور کوئی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کا حصہ کندھے پر نہ پڑا ہو اور کوئی ایک کپڑے میں نہ لپٹے اس طرح کہ اس کی شرم گاہ اور آسمان کے درمیان کوئی چیز نہ ہو۔ اور کوئی ایک ایسے کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس کی جانب کھلی ہوئی ہو۔ اور کوئی اپنے بالوں کا جوڑا کر نماز نہ پڑھے۔ اور جس نے کسی مؤمن کو ناحق قتل کیا اور اس پر گواہ موجود ہیں تو اس کا قصاص لیا جائے گا الا یہ کہ مقتول کے ورثاء راضی ہو جائیں۔ اور ایک جان کی دیت (بدلہ) سواونٹ ہیں، اور ناک جب پوری کاٹ دی جائے تو اس میں دیت ہے، اور زبان میں دیت ہے، اور ہونٹوں میں دیت ہے، عضو تناسل میں دیت ہے، دونوں خضیوں میں دیت ہے، کمر میں دیت ہے، دونوں آنکھوں میں دیت ہے، ایک ٹانگ میں نصف دیت ہے اور ما مومتہ (سر کا وہ زخم جو دماغ کی جھلی تک پہنچ جائے) میں نصف دیت ہے۔ جاکفہ (پیٹ کا وہ زخم جو معدہ تک پہنچ جائے) میں تہائی دیت ہے، منقلہ (وہ زخم جس سے کچھ ہڈی نکل جائے اور اپنی جگہ سے ہٹ جائے) میں پندرہ اونٹ ہیں۔ ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں سے ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں۔ موضع (وہ زخم جس سے ہڈی ظاہر ہو جائے) میں پانچ اونٹ ہیں، اور آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا۔ اور جو دیت کو سونے کے ساتھ ادا کرنا چاہے اس کے لیے پوری دیت ایک ہزار دینار ہیں۔

النسائی، الحسن بن سفیان، الکبیر للطبرانی، المستدرک للحاکم، ابونعیم، السنن الکبریٰ للبیہقی، ابن عساکر

ابن عسا کر نے عباس دوری کی روایت میں نقل کیا ہے، عباس دوری کہتے ہیں میں نے یحییٰ بن معین سے اسی حدیث کو سنا وہ فرما رہے تھے کہ حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل یمن کے لیے ایک خط لکھا (پھر آگے روایت بیان کی) تو یحییٰ بن معین سے ایک شخص نے پوچھا یہ روایت مسند ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ صالح ہے۔ آدمی نے یحییٰ سے عرض کیا: کہ پھر حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ میرے پاس رسول اللہ کی کوئی تحریر موجود نہیں سوائے اس خط کے؟ تب یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ ثابت ہے بنسبت حضرت عمرو بن حزم کے خط کے۔

۱۴۵۷۴ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا لہذا اب وارث کے لیے وصیت جائز نہیں (اور نہ وہ نافذ کی جائے گی) اور بچہ صاحب بستر (شوہر یا باندی کے مالک کا ہوگا) جبکہ زانی کے لیے سنگساری کے پتھر ہیں۔ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا (کہ اس کا بیٹا ہوں) یا کسی غلام نے غیر آقا کی طرف اپنے کو منسوب کیا (کہ اس کا غلام ہوں) تو اس پر اللہ کی لعنت قیامت تک رہے گی۔ اور کوئی عورت اپنے گھر میں سے کوئی چیز اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر (صدقہ خیرات میں) خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! اور کھانا بھی نہیں؟ فرمایا: کھانا تو ہمارا بہترین مال ہے (وہ کیسے بغیر اجازت دینا جائز ہوگا)۔ پھر ارشاد فرمایا: عاریت (مانگی ہوئی چیز) واپس کرنا لازم ہے، منجہ (دودھ کا جانور جو کسی کو دودھ پینے کے لیے دیا ہو) وہ بھی واپس کیا جائے گا اور قرض چکایا جائے گا اور ضامن (ضمانت لینے والا) نقصان کا ذمہ دار ہوگا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۴۵۷۵ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی جنگ کے موقع پر گدھے کا گوشت کھانے سے اور ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اور حاملہ قیدی عورتوں سے جماع کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ اپنے بچے نہ پیدا کر لیں۔ اور مال غنیمت بیچنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کو تقسیم نہ کر لیا جائے اور درخت پر لگے پھلوں کی بیج سے منع فرمایا جب تک کہ وہ پکنا شروع نہ ہو جائیں۔ اور حضور ﷺ نے اس دن لعنت فرمائی واصلہ اور موصولہ پر۔ اپنے بالوں میں دوسرے کے بال لگوانے والی عورت پر اور اس پر جو دوسری کو بال لگا کر دے اور گودنے والی پر اور گودانے والی پر (جسم میں سوئی کے ساتھ نشانات لگا لگا کر پھر ان میں سرمہ یا رنگ بھر کر کوئی خاص نشانی لگوانا اور لعنت فرمائی اپنے چہرے کو پیٹنے والی پر اور اپنے گریبان کو پھاڑنے والی پر)۔ مصنف ابن ابی شیبہ روایت صحیح ہے۔

حجۃ الوداع کے خطبہ کا ایک حصہ

۱۴۵۷۶ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا: خبردار! بے شک اللہ تعالیٰ ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا ہے، پس اب وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں۔ بچہ صاحب بستر کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ اور جس نے غیر باپ کی طرف نسبت کی یا غیر آقا کی طرف نسبت کی اس پر اللہ کی لعنت ہے جو قیامت تک اس پر جاری رہے گی، اللہ اس کا فرض قبول کرے گا اور نہ نقل اور کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر کی کوئی چیز (باہر) خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کھانا بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ تو ہمارے عمدہ اموال میں سے ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: عاریت واپس کی جائے گی، دودھ کا جانور واپس کیا جائے گا۔ قرض چکایا جائے گا اور ضامن ذمہ دار ہوگا۔ ابو داؤد، السنن لسعيد بن منصور، مسند احمد، ترمذی قال الترمذی حسن۔ صحیح

۱۴۵۷۷ یحییٰ بن یحییٰ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی شخص نے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو قرأت کرتے تھے تو آواز بلند فرماتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا بسا اوقات آہستہ پڑھتے تھے اور بسا اوقات بلند آواز سے پڑھتے تھے۔ آدمی نے کہا: سن کر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت اور کشادگی رکھی ہے۔ پھر پوچھا: کیا آپ ﷺ اول رات میں وتر پڑھتے

تھے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ پھر پوچھا: کیا رسول اللہ جلی۔ غسل فرض ہونے کی حالت میں سوتے تھے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کبھی سونے سے پہلے غسل فرمالتے تھے اور کبھی غسل سے پہلے سو جاتے تھے لیکن پھر سونے سے قبل وضو کر لیتے تھے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے دین میں وسعت رکھی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق ۱۴۵۷ھ ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہمیں جعفر بن محمد نے عن ابیہ عن جدہ رضی اللہ عنہم کی سند سے بیان کیا کہ انہوں حضور ﷺ کی تلوار کے ساتھ ایک صحیفہ پایا جو تلوار کے دستے کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس میں لکھا تھا: بے شک لوگوں میں اللہ کا سب سے بڑا دشمن وہ قاتل ہے جو ایسے شخص کو قتل کرے جس نے قتل نہیں کیا اور ایسا مارنے والا ہے جس نے اس کو مارا نہیں۔ اور جس نے کسی بدعتی (دین میں نئی ایجاد کرنے والے) کو ٹھکانا دیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کا نہ فرض قبول کریں گے اور نہ نفل اور جس غلام نے غیر آقاؤں سے رشتہ جوڑا اس نے کفر کیا اس کا جو اللہ نے محمد ﷺ پر نازل کیا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۴۵۷ھ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعلان کرنے والے کو حکم دیا کہ یہ اعلان کر دے کہ وراثت کے لیے وصیت نہیں اور کسی عورت کو کوئی عطیہ آگے دینا جائز نہیں مگر اپنے شوہر کی اجازت کے ساتھ۔ اور بچہ صاحب فراش کے لیے ہے۔ السنن لسعید بن منصور

الحمد للہ ختم شد حصہ پنجم

مترجم محمد اصغر غفر اللہ له ولو اللدیہ ولذریئہ

اردو ترجمہ کنز العمال

حصہ ششم

مترجم

مولانا محمد اصغر مغل

فاضل جامعہ دارالعلوم، کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم کتاب الامارت..... من قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب..... امارت میں

اس میں تین فصول ہیں

فصل اول

۱۳۵۸۰ بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کا اکرام کیا اللہ اس کا اکرام کرے گا اور جس نے اس کی امانت کی اللہ اس کو ذلیل و رسوا کر دے گا۔

الكبير للطبراني، شعب الايمان للبيهقي عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۰، الضعیفۃ ۱۶۶۲۔

۱۳۵۸۱ سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ ہے، اللہ کے بندوں میں سے ہر مظلوم اس کے پاس جاتا ہے، اگر وہ عدل سے کام لیتا ہے تو اس کو اجر ملتا ہے اور پھر رعایا پر اس کا شکر (اور اس کی قدر) لازم ہے۔ اور اگر وہ ظلم کرتا ہے، یا خیانت کرتا ہے تو اس پر اس کا وبال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعایا پر صبر لازم ہے جب وقت کے حکام و سلاطین ظلم کرنا شروع کرتے ہیں تو آسمان قحط میں مبتلا ہوتا ہے جب لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں تو موسیٰ ہلاک ہو جاتے ہیں، جب زنا عام ہو جاتا ہے تو فقر و فاقہ اور مسکنت عام ہو جاتی ہے اور جب وعدہ اور ذمہ توڑا جاتا ہے تو کفار کا بدبہ بڑھ جاتا ہے۔

الحکیم والبنار، شعب الايمان للبيهقي عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۵۸۲ سلطان زمین پر ظل الہی ہے، ضعیف اس کا آسرا پکڑتا ہے، اس کے طفیل مظلوم مدد پاتا ہے، اور جس نے دنیا میں اللہ کے سلطان کا

اکرام کیا اللہ قیامت کے دن اس کا اکرام فرمائیں گے۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۲، الضعیفۃ ۱۶۶۳، کشف الخفاء ۱۴۸

۱۳۵۸۳ زمین پر سلطان ظل خداوندی ہے، جس نے اس کو دھوکا دیا وہ گمراہ ہوا اور جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برقی ہدایت یاب ہوا۔

شعب الايمان للبيهقي عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۵۸۴ زمین میں بادشاہ اللہ کا سایہ ہے پس جب کوئی ایسے علاقے میں داخل ہو جہاں بادشاہ (حاکم وغیرہ) نہ ہو تو وہاں ہرگز نہ ٹھہرے۔

ابو الشيخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۴۹۔

۱۳۵۸۵ سلطان زمین پر رحمن کا سایہ ہے، رحمن کے مظلوم بندے اس کے پاس پناہ لیتے ہیں۔ اگر سلطان عدل کرے تو اس کو اجر ملے گا اور رعایا پر اس کا شکر کرنا (اور اس کی قدر کرنا) لازم ہے۔ اور اگر بادشاہ ظلم و ستم ڈھائے تو اس پر وبال ہے اور رعایا پر صبر کرنا لازم ہے۔

مسند الفردوس للديلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۲۸۔

۱۴۵۸۶۔ سلطان (حاکم) کو گالی گلوچ مت دو، کیوں کہ اللہ کا اس کی زمین پر سایہ ہے۔ شعب الایمان للبيهقي عن ابی عبيده
۱۴۵۸۷۔ حکام کو برا بھلا مت کہو اور ان کے لئے صلاح (فلاح) کی دعا مانگو، کیوں کہ ان کی صلاح (درستی) تمہاری صلاح ہے۔

الكبير للطبرانی عن ابی امامة

کلام: ضعیف الجامع: ۲۲۲۱۔

۱۴۵۸۸۔ اپنے دل و دماغ کو بادشاہوں کو برا بھلا کہنے میں مت کھپاؤ بلکہ اللہ سے ان کے لئے دعا کرو اللہ پاک ان کے قلوب کو تمہارے لئے

نرم کر دے گا۔ ابن النجار عن عائشه رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع: ۲۲۳۵۔ ضعیف ہے۔

عادل بادشاہ اللہ کا سایہ ہے

۱۴۵۸۹۔ عدل پرور اور نرم خو بادشاہ زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔ اور اس کے لئے ستر صدیقوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔

ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ۳۳۲۷ ضعیف الجامع۔

۱۴۵۹۰۔ جب تم کو امارت سونپی جائے تو اچھا معاملہ کرو اور اپنی رعایا سے درگزر کرتے رہو۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع: ۲۰۲۔ الضعیفۃ: ۱۸۷۳۔

۱۴۵۹۱۔ جو حاکم کسی پر مقرر ہوا اور اس نے نرمی کی تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرمائیں گے۔

ابن ابی الدنیا فی ذم الغضب عن عائشه رضی اللہ عنہا

۱۴۵۹۲۔ تجھے میرے بعد امارت سونپی گئی اور تو نے عمل صالح کیا تو ضرور تجھے ایک درجہ بلندی نصیب ہوگی اور کچھ تو اُمّ تجھ سے نفع حاصل کریں

گی اور دوسرے نقصان اٹھائیں گے اے اللہ! امیرے اصحاب کی ہجرت کو باقی رکھو اور ان کو اپنے پاؤں واپس نہ کر سوائے سعد بن خولہ بیمار کے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ عن سعد بن ابی وقاص

۱۴۵۹۳۔ کوئی شخص امام (حاکم وقت) سے افضل نہیں ہو سکتا اگر امام بولے تو سچ بولے، فیصلہ کرے تو عدل کرے اور اس سے رحم طلب کیا

جائے تو رحم کا معاملہ کرے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۱۳۴۔

۱۴۵۹۴۔ جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو لوگوں کی ضروریات اس کے ساتھ باندھ دیتا ہے۔

مسند الفردوس للديلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: اسنی المطالب ۶: ضعیف الجامع ۳۳۲، الضعیفۃ: ۲۲۲۲۔

بے وقوف لوگوں کا حاکم بننا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہے

۱۴۵۹۵۔ جب اللہ پاک کسی قوم کے ساتھ خیر کا معاملہ کرتا ہے تو حلیم اور بردبار لوگوں کو ان پر حاکم مقرر کر دیتا ہے علماء کو ان کا فیصل (جج)

بنادیتا ہے اور مال ان میں ایسے لوگوں کو دیتا ہے جو سچی ہوں۔ اور جب پروردگار کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کے بے وقوفوں کو ان

پر حاکم مسلط کرتا ہے، ان کے جاہلوں کو ان کا فیصل (وقاضی) بنادیتا ہے اور مال ان کے بخیلوں کو دیتا ہے۔ مسند الفردوس للديلمی عن مهران

۱۴۵۹۶۔ جب اللہ پاک خلافت کے لئے کوئی مخلوق پیدا فرمانا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الضعفاء للعقبی، الكامل لابن عدی التاریخ للخطیب مسند الفردوس للديلمی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ناقابل اور ضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات: ۸۸۶، ۸۸۷، التزییہ: ۲۰۸ ضعیف الجامع ۳۲۲۔

۱۴۵۹۷۔ جب حاکم کوئی فیصلہ کرتا ہے اور درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کو دہرا جرماتا ہے اور اگر وہ فیصلہ میں غلطی کرتا ہے تو اس کو صرف اکہرا جرماتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، نسائی، ابن ماجہ عن عمرو بن العاص، مسند احمد، البخاری، مسلم،

الكامل لابن عدی عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۴۵۹۸۔ جب تیرا گزرا ایسے شہر پر ہو جس میں حاکم نہ ہو تو وہاں داخل مت ہو۔ بے شک حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔

شعب الايمان للبيهقي عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے الاقان ۳۳۲ ضعیف الجامع ۶۹۵۔

۱۴۵۹۹۔ اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں تک بارش برسنے سے کہیں بہتر حدود اللہ میں سے کسی حد کا قائم ہونا ہے۔

ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ الکشف الالحی ۱۳۴۔ کشف الحقاء ۷۸۔

۱۴۶۰۰۔ اللہ پاک جب کسی بندے کو خلافت کے لئے منتخب کرنا چاہتا ہے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ پھیر دیتا ہے۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ التزییہ: ۲۰۸ ضعیف ابی الجامع ۱۵۴۱۰ الضعیفۃ ۸۰۵۔

۱۴۶۰۱۔ اللہ پاک جب کسی مخلوق (بندے) کو خلافت کے لئے پیدا فرمانا چاہتے ہیں تو اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ پھیر دیتے ہیں پس جو آنکھ بھی

اس پر پڑتی ہے اس کو پسند کرنے لگ جاتی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۵۴۲ الضعیفۃ ۸۰۶۔

۱۴۶۰۲۔ اللہ تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد پسند کرتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۶۹۸۔

عادل بادشاہ کی فضیلت

۱۴۶۰۳۔ انصاف پرور لوگ قیامت کے روز رحمن عزوجل کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور جن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ

انصاف پرور لوگ اپنے فیصلوں کو اپنے اہل و عیال اور اپنی رعایا پر عدل و انصاف کرتے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابن عمرو

۱۴۶۰۴۔ قیامت کے روز اللہ کے پاس سب سے محبوب اور اس سے قریب تر مجلس والا امام عادل ہوگا اور اللہ کے ہاں مغفول ترین اور اس سے

دور ظالم امام (حاکم) ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۵۔ امام ایسی ڈھال ہے جس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے۔ ابو داؤد عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

۱۴۶۰۶۔ زمین پر جوحد (شرعی سزا) جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے چالیس دن بارش برسنے سے کہیں بہتر ہے۔

النسائی، ابن ماجہ عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

کلام:..... المستثیر ۱۰۳ روایت ضعیف ہے۔

الاکمال

۱۴۶۰۷۔ اللہ کے ہاں محبوب ترین اور قریب ترین مجلس والا امام عادل ہوگا۔ اور قیامت کے دن اللہ کے ہاں مغضوب ترین اور سب سے زیادہ سخت عذاب میں مبتلا عالم امام ہوگا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۴۶۰۸۔ اللہ کے ہاں افضل ترین شہداء انصاف پرور لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں، اپنی رعایا اور اپنے ماتحتوں پر عدل برتتے ہیں۔

المتفق والمتفرق عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام..... روایت کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن مسلم کی ہے، جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: لیس بشیء۔ ثقہ نہیں ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک ہے۔

۱۴۶۰۹۔ اللہ کے ہاں افضل ترین شخص عدل پسند حاکم ہے، جو لوگوں کے لئے اللہ سے لیتا ہے اور لوگوں کے لئے انہی میں سے ایک دوسرے کو پکڑ لیتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۰۔ اللہ کے ہاں قیامت کے دن افضل ترین شخص عدل پسند حاکم ہوگا قیامت کے دن اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ شریک شدہ، اکھر اور ظالم حاکم ہوگا۔ ابن زنجویہ والشیوازی فی الاقباب عن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۴۶۱۱۔ قیامت کے دن سب سے بلند درجہ والا امام عادل ہوگا اور سب سے پست اور گھٹیا درجہ والا وہ امام ہوگا جو عدل نہیں کرتا۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۴۶۱۲۔ امام ڈھال ہے جس کی آڑ میں قتال کیا جاتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۳۔ اسلام اور سلطان دو جڑواں بھائی ہیں، دونوں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسلام بنیاد اور جڑ ہے اور سلطان اس کا محافظ ہے جس چیز کی بنیاد نہ ہو اس پر کوئی عمارت نہیں کھڑی رہ سکتی اور جس عمارت کا محافظ نہیں وہ برباد ہو جاتی ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۴۶۱۴۔ عدل پسند حاکم کی دعا رد نہیں ہوتی۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۵۔ عدل پسند اور تواضع پسند سلطان (بادشاہ) زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے عدل پسند متواضع مزاج بادشاہ کے لئے ہر دن اور رات میں ستر انتہائی عبادت گزار صدیقیوں کا عمل لکھا جاتا ہے۔ ابو الشیخ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۶۱۶۔ سلطان زمین پر اللہ کا سایہ ہے جس نے اس کے ساتھ خیر خواہی برتی اور اس کے لئے دعائے خیر کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس پر بددعا کی اور اس کے ساتھ خیر خواہی نہ برتی وہ گمراہ ہوا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام: روایت ضعیف ہے: الاتفاق ۳۳۳، الشذ ۱۸۷، کشف الخفاء ۶۴۵۔

۱۴۶۱۷۔ سنت دو ہیں، نبی مرسل کی سنت اور (حاکم) عادل کی سنت۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵، المغیر ۷۸۔

۱۴۶۱۸۔ قیامت کے دن عدل پسند لوگ رحمن کے دائیں طرف نور کے منبروں پر ہوں گے اور رحمن کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ اور عدل پسندوں میں اپنے اہل و عیال، اپنی اولاد اور اپنے ماتحتوں پر عدل کرنے والے تمام لوگ شامل ہیں۔ ابن حبان عن ابن عمرو
 ۱۴۶۱۹۔ دنیا میں انصاف برتنے والے لوگ قیامت کے دن رحمن کے سامنے اپنے انصاف کے بدلے موتیوں کے منبروں پر ہوں گے۔

ابو سعید النقاش فی القضاء عنہ
 ۱۴۶۲۰۔ عدل پسند حاکم زمین پر اللہ کا سایہ اور اس کا نیزہ ہے۔ جس نے اپنے اندر اور لوگوں کے بیچ میں اس کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھا اللہ پاک اس کو اپنے سامنے میں رکھے گا اور جس نے اس کو دھوکہ دیا اور اللہ کے بندوں میں اس کے ساتھ دھوکہ برتا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو

رسوا کر دیں گے۔ ابن شاہین والاصہانی معاً فی الترغیب وهو ضعیف
کلام: روایت ضعیف ہے۔

شرعی حد نافذ کرنے کی فضیلت

۱۳۶۲۱ جوحد (شرعی سزا) زمین میں (کسی مجرم پر) جاری کی جائے چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۲ زمین پر جوحد جاری کی جائے وہ اہل ارض کے لئے تیس یا چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے؛ المستھر ۱۰۳۔ ضعیف النسائی ۳۴۹۔

۱۳۶۲۳ ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۴ عدل پرور حاکم کا ایک دن ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جوحد زمین پر برحق قائم کی جائے وہ چالیس دن کی بارش سے زیادہ

زمین کے لئے بہتر ہے۔ الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، اسحق عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۵ عدل پرور حاکم کو اس کی قبر میں کہا جائے گا خوشخبری ہو کہ تم محمد (ﷺ) کے رفیق ہو۔ ابو نعیم عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۲۶ بنی اسرائیل میں دو بھائی تھے اور دونوں دوشہروں کے بادشاہ تھے۔ ایک رحم دل اور اپنی رعیت کے ساتھ انصاف برتنے والا تھا اور دوسرا

سخت مزاج اور اپنی رعیت پر ظلم کرنے والا تھا۔ دونوں کے زمانے میں ایک پیغمبر خدا تھا۔ اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی فرمائی کہ نیک خواہ بادشاہ کی عمر میں صرف تین سال رہ گئے ہیں اور سخت مزاج بادشاہ کی عمر کے تیس سال باقی ہیں۔ پیغمبر نے دونوں بادشاہوں کی رعایا کو خبر دی، اس عادل بادشاہ کی رعایا کو بھی رنج ہوا اور ظالم بادشاہ کی رعیت کو بھی (اس بات نے) رنجیدہ کیا کہ طویل عرصے تک ان کو اس کے ظلم سہنے ہوں گے۔

دونوں بادشاہوں کی رعایا نے (بھوک ہڑتال میں) بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیا، کھانا پینا ترک کر دیا اور خدا سے دعا کرنے کے لئے صحراء میں نکل آئے اور خوب دعا کی کہ عادل بادشاہ کی عمر میں اضافہ ہو اور ظالم بادشاہ سے انکو نجات ملے۔ وہ تین دن تک اسی طرح دعاء میں مشغول رہے۔ تب اللہ پاک نے اس پیغمبر پر وحی نازل فرمائی:

میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں نے ان پر رحم کر دیا اور ان کی دعا قبول کر لی ہے۔ پس نیک بادشاہ کی عمر ظالم کو دیدی اور ظالم بادشاہ کی عمر نیک کو لگادی ہے۔

تب ساری رعایا اپنے گھروں کو (خوش و خرم) واپس ہوئی۔ ظالم بادشاہ تین سال پورے کر کے مر گیا اور نیک خواہ بادشاہ اپنی رعیت کے درمیان تیس سال تک زندہ رہا۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

وما يعمر من معمر ولا ينقص من عمره الا في كتاب ان ذلك على الله يسير

کسی کی عمر بڑھائی نہیں جاتی اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی مگر وہ کتاب میں لکھا ہے۔ بے شک یہ اللہ پر آسان ہے۔

ابو الحسن بن معروف والخطیب وابن عساکر عن عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس عن ابیہ عن جدہ

کلام: عبد الصمد بن علی بن عبد اللہ بن العباس البہاشی ایک حاکم تھا، جو قابل حجت راوی نہیں ہے۔ شاید اہل نقد و جرح نے اس کے مرتبہ کی رعایت کرتے ہوئے اس کے متعلق سکوت کیا ہے۔ میزان الاعتدال ۲-۶۲۰۔

۱۳۶۲۷ اللہ عز وجل کسی کو خلیفہ منتخب نہیں کرتا جب تک کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ نہ پھیر دے۔

ابن النجار، الديلمی عن سلیمان بن معقل بن عبد اللہ بن کعب بن مالک عن ابیہ عن جدہ عن کعب بن مالک

کلام:..... روایت موضوع ہے۔ ترتیب الموضوعات ۸۸۸، اللآلی ۱۵۴۔

۱۴۶۲۸ کوئی مسلمان مسلمانوں کے کسی معاملے کا سربراہ نہیں بننا مگر اللہ پاک اس پر دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کی درست راہ کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کی نیت رکھے۔ اور جب وہ جان بوجھ کر ظلم کی نیت کرتا ہے تو وہ فرشتے اس کو اس کے سپرد کر دیتے ہیں۔
الکبیر للطبرانی عن واثلة

نیک صالح وزیر اللہ کی رحمت ہے

۱۴۶۲۹... اللہ پاک جس کو مسلمانوں کے کسی معاملے میں والی بناتے ہیں اور پھر اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو ایک سچا وزیر دیتے ہیں، اگر وہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو نصیحت کرتا ہے اور جب وہ درست فیصلہ کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۴۶۳۰... تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی مقرر ہوتا ہے اور اللہ اس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو نیک وزیر عطا کرتا ہے اگر بادشاہ بھول کا شکار ہوتا ہے تو اس کا وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر درست راہ پر گامزن رہتا ہے تو اس کا وزیر اس کی مدد کرتا ہے۔

النسائی، البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۴۶۳۱... مسلمانوں کے امور کا والی (حاکم) مقرر ہوا اور اس کا باطن اور اندرونی معاملہ اچھا ہو تو لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت پڑتی ہے اور جب وہ نیکی کے ساتھ اپنے ہاتھ ان کے لئے کھولتا ہے تو اس کی حجت ان کے دلوں میں جا گزریں ہوتی ہے۔
جب بادشاہ رعایا کے اموال کو رعایا پر خرچ کرتا ہے تو اللہ پاک بادشاہ کو بھی اس کے مال میں وسعت اور فراخی عطا کرتا ہے، جب بادشاہ کمزور کو ظالم سے حق دلاتا ہے تو اللہ پاک اس کی بادشاہت کو مضبوط کرتا ہے اور جب بادشاہ ان کے درمیان عدل کا برتاؤ کرتا ہے تو اس کی عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔
الحکیم والدیلیمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

دوسری فصل..... امارت سے متعلق وعید کے بیان میں

۱۴۶۳۲... اپنے بعد مجھے اپنی امت پر تین باتوں کا خوف ہے: حاکموں کا ظلم و ستم، ستارہ شناسی پر ایمان رکھنا اور تقدیر کا انکار کرنا۔

ابن عساکر عن ابی محجن
۱۴۶۳۳... سلطان جب بھڑکتا ہے تو شیطان اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عطیة السعدی

کلام:..... روایت ضعیفہ ہے، ضعیف الجامع ۳۵۶، الضعیفۃ ۵۸۱: ۲۳۱۸۔
۱۴۶۳۴... لوگوں میں سب سے سخت عذاب والا ظالم حاکم ہوگا۔ مسند ابی یعلیٰ، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۴۶۳۵... اے قدیم! اگر تو مر گیا اس حال میں کہ کہیں کا حکم نہ تھا اور نہ نشی اور کاہن (حال بتانے والا) تو تو کامیاب ہو گیا۔

ابو داؤد عن المقدم بن معدی کرب
کلام:..... روایت ضعیفہ ہے، ضعیف ابی داؤد ۶۲۸، ضعیف الجامع ۱۰۵۵۔

۱۴۶۳۶... اللہ تعالیٰ ہر راعی سے سوال کرے گا ان کے بارے میں جو اس کے ماتحت ہوں گے کہ ان کی حفاظت کی ہے یا ان کو ضائع کر دیا ہے؟
حتیٰ کہ آدمی سے اس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سوال کرے گا۔ النسائی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت محل کلام ہے سنداً؛ دیکھئے: ذخیرۃ الفاظ ۴۲۶۸، المعلة ۲۳۔ جبکہ متنا یعنی حدیث کا مضمون صحیح اور درست ہے اور دوسری صحیح روایات سے مؤید ہے۔

گار) اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور اگر بغیر سوال کئے تجھے امارت سونپی گئی تو تیری مدد ہوگی۔ اور جب تو کسی بات پر قسم کھالے پھر اس خلاف کرنا تجھے مناسب محسوس ہو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دینا اور وہ کام کرنا جو حق اور بہتر ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن عبد الرحمن بن سمہ
۱۴۶۴۹ اللہ تعالیٰ اسی امت کو مقدس اور پاک نہیں کرتے جو اپنے کمزور کو اس کا حق نہ دیتے ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۴۶۵۰ عدل پسند حاکم کو جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ ہی پر رہنے دیا جاتا ہے اور اگر وہ ظلم و ستم ڈھاتا ہو تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر، عن عمر بن عبد العزیز بلاغا
کلام: روایت ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۱۳۱۶

۱۴۶۵۱ تم عن قریب امارت (حکومت) کی خواہش کرو گے۔ جبکہ قیامت کے دن یہ ندامت اور حسرت کا باعث ہوگی پس دودھ پلانے و بہتر ہے اور دودھ چھڑانے والی بری ہے۔ البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
فائدہ: دودھ پلانے والی بہتر ہے یعنی جو لوگ ایسے فتنے کے زمانے میں کم سنی یا کبر سنی کی وجہ سے باہر کے فسادات سے محفوظ رہیں خطرات سے حفاظت ہے اور یہ ان کے لئے بہتر ہی ہے، جبکہ بلوغت کو پہنچ گئے اور حکومت طلبی کے فسادات کا حصہ بن گئے ان کے خطرات اور یہ ان کے لئے بہت برا ہے۔

۱۴۶۵۲ اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت کا پہلا ملامت ہے۔ دوسرا ندامت ہے اور تیسرا قیامت۔ دن عذاب ہے مگر وہ جو شخص عدل کرے۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک
۱۴۶۵۳ جو شخص کسی کو دس جانوں پر بھی امیر بنائے اور اس کو یہ علم ہو کہ ان دس افراد میں کوئی اس امیر سے بہتر ہے تو بے شک اس نے اللہ ساتھ دھوکہ کیا اس کے رسول کے ساتھ دھوکہ کیا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ دھوکہ کیا۔ مسند ابو یعلیٰ عن حذیفہ
کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۲۲۳۲۔

۱۴۶۵۴ جو شخص مسلمانوں کا امیر بنے اور ان کی حفاظت نہ کرے ان چیزوں سے جن سے اپنی جان کی حفاظت کرتا ہے تو وہ امیر جنت خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔ العقیلی فی الضعفاء عن ابن عباس
کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۲۰۔

۱۴۶۵۵ جو والی مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا پل اس کو ہلائے گا حتیٰ کہ اس کا ہر عضو ٹکڑا جائے
ابن عساکر عن بشر بن عاص

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۶، الضعیفۃ ۲۲۶۹۔

۱۴۶۵۶ جو راہی اپنی رعیت کو دھوکا دے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ ابن عساکر عن معقل بن یسار
۱۴۶۵۷ خیانتوں میں بدترین خیانت حاکم کا رعایا کے اندر (ذاتی) تجارت اور کاروبار کرنا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رجل
کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۴۸۰۔

۱۴۶۵۸ جو والی میری امت کا میرے بعد والی بنا اس کو پل صراط پر کھڑا کیا جائے گا لہٰذا اس کے اعمال نامے کو کھولیں گے اگر وہ عادل ہو اللہ پاک اس کو اس کے عدل کی وجہ سے نجات عطا فرمائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو پل صراط اس کو ایسا جھکادے گا کہ اس کا ہر عضو ایسا کھلے گا کہ عضو کے درمیان سو سال کی مسافت بڑھ جائے گی پھر پل صراط اس کے نیچے سے شق ہو جائے گا اور جہنم کی آگ میں سب سے پہلے اس کی نا اور اس کا چہرہ جلے گا۔ ابو القاسم بن بشر ان فی امالیہ عن علی، الجامع لعبد الرزاق حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۲۵۳، الضعیفۃ ۲۲۷۰۔

۱۴۶۵۹۔۔۔۔۔ جوراعی (حاکم) اپنی رعیت پر رحم کرے اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کر دیتے ہیں۔

خيشمة الطبراني عن ابى سعيد رضى الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف الجامع ۲۲۳۱۔

۱۴۶۶۰۔۔۔۔۔ بدترین مقتول وہ ہے جو ایسی دو جنگی صفوں کے درمیان مارا جائے جن میں سے کسی ایک صف والے حکومت کے طلب گار ہوں۔

الاوسط للطبراني عن جابر رضى الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف۔ ضعیف الجامع ۳۳۹۶۔

دو بد قسمت لوگ

۱۴۶۶۱۔۔۔۔۔ میری امت میں دو قوموں کے لوگ ہرگز میری شفاعت حاصل نہ کر سکیں گے ظالم اور جاہر حکمران اور دوسرا ہر خیانت باز اور دین سے

نکل جانے والا گمراہ شخص۔ الکبیر للطبراني عن ابی امامة رضى الله عنه

۱۴۶۶۲۔۔۔۔۔ ہر راعی (حاکم) جس سے رعایا کی حفاظت کا سوال کیا جائے لیکن وہ ان کی حفاظت نہ کرے امانت داری اور خیر خواہی کے ساتھ تو اس

پر اللہ کی رحمت بھی تنگ ہو جائے گی حالانکہ وہ ہر چیز کے لئے وسیع رحمت ہے۔ الخطیب، فی التاریخ عن عبدالرحمن بن سموہ

کلام:۔۔۔۔۔ ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع، ۲۲۳۰۔

۱۴۶۶۳۔۔۔۔۔ جو والی کسی کا والی بنے اور اس پر نرمی کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نرمی کرے گا۔

ابن ابی الدنيا فی ذم الغضب. عن عائشة رضى الله عنها

۱۴۶۶۴۔۔۔۔۔ جو شخص میری امت کے کسی امر کا والی بنے لیکن ان کے لئے خیر سگالی کا جذبہ نہ رکھے اور ان کے لئے ایسی کوشش نہ کرے جیسی

وہ اپنے لئے کرتا ہے اور اپنے لئے خیر خواہی رکھتا ہے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

الکبیر للطبراني عن معقل بن یسار

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۲۵۴۔

۱۴۶۶۵۔۔۔۔۔ کمزور حاکم ملعون (لعنت کا مستحق) ہے۔ جو ظالم کو ظلم سے نہ روک سکے اور کمزور کو اس کا حق نہ دلا سکے۔

الکبیر للطبراني عن ابن عمر رضى الله عنه

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۲۹۲۔

۱۴۶۶۶۔۔۔۔۔ ایسے امراء آئیں گے جو (بلند بانگ) دعوے کریں گے لیکن انکو پورا نہ کریں گے وہ (پتوں کے گرنے کی طرح) جہنم میں ایک

دوسرے کے پیچھے پے درپے گریں گے۔ الکبیر للطبراني عن معاوية رضى الله عنه

۱۴۶۶۷۔۔۔۔۔ غنقریب میری امت پر زمین کے مشرق و مغرب کھل جائیں گے خبردار! ان کے حکمران جہنم میں ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو

اللہ سے ڈریں اور امانت کو ادا کریں۔ حلیۃ الاولیاء عن الحسن مرسلاً

کلام:۔۔۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲۵۳، الضعيفة ۲۱۵۳۔

۱۴۶۶۸۔۔۔۔۔ ہر راعی (سرپرست) سے اپنی رعیت (ماتحتوں) کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ الخطیب فی التاریخ عن انس رضى الله عنه

۱۴۶۶۹۔۔۔۔۔ بنی آدم کا ہر انسان سردار ہے، آدمی اپنے اہل و عیال کا سردار ہے اور عورت اپنے گھر کی سردار ہے۔

ابن انس فی عمل يوم وليلة عن ابی هريرة رضى الله عنه

۱۴۶۷۰۔۔۔۔۔ تم میں سے ہر شخص سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا امام راعی (نگہبان) ہے، اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال

ہوگا، آدمی اپنے گھر کا راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، عورت اپنے شوہر کے گھر میں راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، آدمی اپنے باپ کے مال میں بھی راعی ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہوگا، الغرض تم میں سے ہر شخص راعی ہے (نگہبان) ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت (ماتحت) کے بارے میں سوال ہوگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۳۶۶۷۱ مجھے اپنی امت پر ایسے سرکش حاکم کا خوف نہیں جو انکو قتل کر دے نہ ایسے دشمن کا جو انکو جڑ سے اکھیڑ دے، بلکہ مجھے اپنی امت پر ایسے گمراہ حاکموں کا خوف ہے کہ اگر مسلمان ان کی اطاعت کریں تو وہ انکو گمراہ کر دیں اور اگر ان کی نافرمانی کریں تو انکو قتل کریں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت محل کلام ہے۔ ضعیف الجامع ۳۶۷۱
۱۳۶۷۲ ہر چیز کے لئے ایک آفت ہے جو اس کو خراب کر دیتی ہے اور اس دین کی آفت برے حاکم ہیں۔

الحارث. عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

عورت کی سربراہی آفت خداوندی ہے

۱۳۶۷۳ ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملے کا بڑا عورت کو کر دیں۔

مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۶۷۴ بہت سے لوگ جن کو حکومت عطا کی گئی ان کی تمنا ہوتی تھی کہ کاش وہ ثیاستارے سے نیچے گر جاتے لیکن انکو یہ حکومت سپرد نہ ہوتی۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۶۷۵ آدمی یہ خواہش کرے گا کہ وہ ثیاستارے سے نیچے گر جاتا لیکن لوگوں کی حکومت میں سے کسی معاملے کا والی نہ بنتا۔

الحارث، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۳۶۷۶ جس حاکم نے اپنی رعایا میں (ذاتی) کاروبار کیا وہ کبھی انصاف پرور نہ ہوگا۔ الحاکم فی الکنی عن رجل
کلام: روایت ضعیف ہے الجامع ۵۱۰۷۔

۱۳۶۷۷ جو شخص دس یا دس سے زائد پرامیر بنا اور ان میں عدل نہ کیا تو قیامت کے دن زنجیروں اور طوقوں میں جکڑا ہوا آئے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال الحاکم صحیح اسناد وافقہ الذہبی
۱۳۶۷۸ جو شخص کسی کام میں امیر بنا پھر اس نے انصاف نہ کیا تو اس کو اللہ پاک جہنم میں منہ کے بل گرا دے گا۔

مستدرک الحاکم عن معقل بن سنان

کلام: ضعیف الجامع ۵۱۴۴۔

۱۳۶۷۹ جس حاکم یا والی کا دروازہ حاجت مندوں مسکینوں اور دوست احباب کے لئے بند ہو اللہ پاک بھی اس کی حاجت روائی کا دروازہ بند فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، الترمذی عن عمرو بن مرة، قال الترمذی غریب

۱۳۶۸۰ جو دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا اس کو قیامت کے دن جکڑا ہوا پیش کیا جائے گا حتیٰ کہ عدل اس کو چھڑائے گا یا ظلم و ستم اس کو ہلاک کرے گا۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۸۱ جو دس آدمیوں پر بھی حاکم ہوگا اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۶۸۲..... جو شخص دس آدمیوں پر بھی امیر ہوگا قیامت کے دن اس سے ان کے بارے میں سوال پوچھ گچھ کی جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۶۸، ضعیف الجامع ۵۱۵۶۔

۱۳۶۸۳..... جو حاکم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے اس کو قیامت کے دن اس حال میں پیش کیا جائے گا کہ ایک فرشتہ اس کو گردن سے پکڑے ہوئے ہوگا حتیٰ کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دے گا پھر فرشتہ اللہ تعالیٰ کی طرف سر اٹھائے گا۔ اللہ پاک نے فرمایا: اس کو ڈال دو تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں گرا دے گا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۵۰۸، ضعیف الجامع ۵۱۶۶۔

۱۳۶۸۴..... جو دس یا دس سے زائد آدمیوں پر والی بنائے اس کو اللہ پاک کے سامنے گردن میں بندے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ پیش کیا جائے گا پھر اس کی نیکی اس کو چھڑائے یا اس کا گناہ اس کو باندھے گا۔ حکومت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن رسوائی ہے۔

مسند احمد، عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

رعایا کے ساتھ دھوکہ کرنے والا جنت سے محروم

۱۳۶۸۵..... جس بندے کو اللہ نے کوئی رعیت سونپی اور وہ ایسے دن مرا کہ اس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا تو اللہ پاک اس پر جنت

خام کر دے گا۔ البخاری، مسلم عن معقل بن یسار

۱۳۶۸۶..... جو (حاکم) لوگوں سے چھپا رہا وہ جہنم کی آگ سے نہ چھپ سکے گا۔ ابن مندہ عن رباح

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۳۵

۱۳۶۸۷..... جس نے کسی جماعت میں سے ایک شخص کو ان پر حاکم بنایا جبکہ انہی میں ایسا شخص بھی تھا جو اس سے زیادہ اللہ کو راضی کرنے والا تھا تو

انتخاب کرنے والے نے اللہ سے اس کے رسول سے اور مومنوں سے خیانت برتی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۴۰۱، النافلۃ ۸۱۔ مذکورہ کتب میں اس روایت پر کلام کیا گیا ہے جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا اور امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر سکوت فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۳۶۸۸..... جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا اللہ پاک اس کی ضروریات میں نظر نہ کرے گا جب تک کہ وہ رعایا کی ضروریات میں نظر نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۸۸۲۔

۱۳۶۸۹..... والی کو رعیت کی طرف سے ہلاکت کا اندیشہ ہے ہاں مگر وہ والی جو ان کی حفاظت اور خیر خواہی کا اہتمام رکھے۔

الروایانی عن عبد اللہ بن معقل

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۱۴۳۔

۱۳۶۹۰..... مسلمان آدمی کے لئے امارت میں کوئی خیر نہیں ہے۔ مسند احمد عن حبان بن یح الصداتی

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۲۸۸، روایت کی سند میں ابن لہیعہ مدلس ہے۔

۱۳۶۹۱..... تمہارے بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں تم ان کے لئے دعا کرو اور وہ تمہارے لئے دعا کریں اور تمہارے بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھیں اور تم ان پر لعن طعن کرو اور وہ تم پر لعن طعن کریں۔

مسلم عن عوف بن مالک

۱۳۶۹۲ بدترین راعی (حاکم) مار دھاڑ کرنے والے ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن عائذ بن عمرو

الاکمال

۱۳۶۹۳ عدل پسند حکمران کو جب اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کو اپنی پشت پر یعنی دائیں کروٹ پر رہنے دیا جاتا ہے لیکن اگر وہ ظلم و ستم روا رکھنے والا ہوتا ہے تو اس کو دائیں کروٹ سے بائیں کروٹ پر کر دیا جاتا ہے۔ ابن عساکر عن عمرو بن عبد العزیز
کلام:..... خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے یہ روایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ سے یہ روایت پہنچی ہے۔
اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۴۱۶

۱۳۶۹۴ ہمارے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ خیانت والا شخص وہ ہے جو حکومت کو طلب کرے۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
۱۳۶۹۵ بدترین راعی (حاکم) غضبناک لوگ ہیں۔ مسلم عن عائذ بن عمرو
۱۳۶۹۶ اگر تم چاہو تو میں تم کو امارت کے بارے میں بتاؤں کہ وہ کیا ہے؟ امارت (حکومت) کا اول ملامت ہے، دوم ندامت ہے اور سوم قیامت کے دن عذاب ہے سوائے اس شخص کے جو عدل کرے لیکن اپنے رشتہ داروں کے ساتھ عدل نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عوف بن مالک
کلام:..... اس روایت میں ایک راوی زید بن واقد ہے جس کو ابو حاتم نے ثقہ کہا ہے اور ابو دارع نے اس کی تضعیف فرمائی ہے۔ بشر بن عبد اللہ
سے روایت کرنے میں اور بشر منکر الحدیث ہے۔ اس لئے اجمالاً روایت ضعیف کے حوالے سے محل کلام ہے۔
۱۳۶۹۷ ایک قوم ضعیف اور مسکین لوگوں کی تھی، ایک سرکش اور دشمن قوم نے ان کے ساتھ جنگ کی لیکن اللہ پاک نے کمزور مسکینوں کو غالب اور فتح مند کر دیا، کمزور لوگوں نے انہی سرکشوں کو اپنا امیر اور سربراہ بنایا جس کی وجہ سے ان مسکینوں نے بھی قیامت تک کے لئے اللہ کو اپنے اوپر ناراض کر لیا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن مردویہ السنن للعبید بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ
۱۳۶۹۸ سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ حاکم اپنی رعایا کے ساتھ کاروبار کرے۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی الاسود امالکی عن ابیہ عن جدہ
۱۳۶۹۹ عن قریب زمین کے مشرق و مغرب کو تم فتح کرو گے۔ اس وقت کے حاکم جہنم میں ہوں گے ہاں مگر وہ حاکم جو اللہ سے ڈریں اور امانت ادا کرتے رہیں۔ مسند احمد عن رجل من محارب

۱۴۷۰۰ امارت کا اول ملامت ہے، ثانی ندامت ہے اور ثالث قیامت کے دن اللہ کی طرف سے عذاب ہے۔ ہاں مگر جو شخص رحم کرے اور یوں یوں خرچ کرے اور وہ رشتہ داروں کے ساتھ پھر بھی کیسے عدل کر سکے گا۔ الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس
۱۴۷۰۱ اے ابو ذر! تم کمزور ہو اور یہ امانت ہے اور قیامت کے دن رسوائی اور ندامت ہے ہاں مگر جو شخص اس (حکومت) کا حق ادا کرے اور اس پر جو امانت عائد ہو اس کو ادا کرے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابن سعد، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے (حکومت کا کوئی عہدہ کیوں سپرد نہیں کرتے) تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۰۲ کوئی شخص امارت کی حرص نہ کرنے اور حکومت کے حصول کے بعد عدل کرنے کا دعویٰ نہ کرے۔ الذیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۴۷۰۳ جہنم میں سب سے پہلے جو شخص داخل ہو گا وہ زبردستی مسلط ہونے والا بادشاہ ہے وہ اپنی بادشاہت میں عدل نہ کرے اس کی بڑائی اس کو سرکش کر دے اور اس کی طاقت اس کو اکڑفوں بنا دے۔ التاریخ للحاکم، الذیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۴۷۰۴ کیا میں تم کو تمہارے اچھے اور برے حکام نہ بتاؤں؟ بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو اور وہ تم سے محبت رکھیں، تم ان کے لئے

دعا کرو اور وہ تمہارے لئے اللہ سے دعا کریں، اور تمہارے بدترین حکام وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں، تم انکو بدو عادو اور وہ تم کو بدو عادیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، یا رسول اللہ! تو کیا ہم ایسے حاکموں سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز روزہ کرتے رہیں انکو چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی، عن عقبہ بن عامر

۱۴۷۰۵ (حکام کے سامنے) خاموشی اختیار نہ کرو۔ کوئی امیر ہو یا کہیں کا گورنر، اس کے پاس فقیر اور حاجت مند لوگ آئیں تو ان کو کہا جائے بیٹھ جاؤ، ہم تمہاری حاجت اور ضرورت میں غور کریں گے۔ پھر انکو خاموش ایک طرف چھوڑ دیا جائے، ان کی حاجت پوری کی جائے اور نہ ان کے لئے کوئی حکم دیا جائے، کہ وہ اپنی راہ لگیں جبکہ ایسے امیر کے پاس کوئی مالدار سربراہ اور وہ آئے تو امیر اس کو اپنے پاس بٹھائے اور کہے تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ اور وہ اپنے مسائل گنوائے تو امیر حکم دیدے کہ اس کی حاجت پوری کرو اور جلدی کرو۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۰۶ امارت و حکومت تباہی کا دروازہ ہے مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ ابن ابی شیبہ عن خیشمہ، مرسلاً
۱۴۷۰۷ بدترین راہی (حاکم) تیز غصے والے غضبناک لوگ ہیں۔ مسند احمد، ابو عوانہ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی عن عائذ بن عمرو المزنی
کلام: الحمد للہ ۱۸۲۔

۱۴۷۰۸ میری امت کے دو گروہ سدھر جائیں تو ساری امت درست ہو جائے، امراء اور علماء۔

حلیۃ الاولیاء، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ نصیحة الداعیۃ ۱۷
حیدرآباد، پاکستان

ظالم حکمران شفاعت سے محروم

۱۴۷۰۹ میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جن کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔ ظالم جابر بادشاہ اور دین میں گمراہی پیدا کرنے والا۔ لوگ ان کے خلاف شہادت دیں اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں۔ الشیرازی فی الاقبا، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار
۱۴۷۱۰ تم میں سے ہر ایک راہی (نگہبان) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۲۶۸۔

۱۴۷۱۱ ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، بہت سی قومیں قیامت کے دن تمنا کریں گی کہ کاش وہ اپنی چوٹیوں کے ساتھ ثریا پر لٹکے ہوئے اور آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے اور لوگوں کے کسی معاملے کے حاکم نہ بنتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۲ ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، ان پر ایسا دن بھی آئے گا کہ ان کا کوئی بھی فرد تمنا کرے گا کہ کاش وہ ستارے کے ساتھ معلق ہوتا اور ہوا میں جھول رہا ہوتا مگر دواؤ آدمیوں پر بھی امیر نہ بنتا۔ الدار قطنی فی الافراد عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۴۷۱۳ ہلاکت ہے امراء کے لئے، ہلاکت ہے کاہنوں کے لئے، ہلاکت ہے امانت رکھنے والوں کے لئے، یہ لوگ قیامت کے دن تمنا کریں گے کہ ان کی پیشانیاں ثریا کے ساتھ بندھی ہوئی اور وہ آسمان وزمین کے درمیان جھول رہے ہوتے لیکن کسی طرح کی حکومت انکو نہ ملتی۔

البیہقی فی السنن عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۴۷۱۴ رعایا ہرگز ہلاک اور برباد نہ ہوگی خواہ وہ ظالم اور بدکردار ہو، جب تک کہ ان کے حکمران ہدایت یافتہ اور سیدھی راہ پر گامزن ہوں ہاں رعیت و عوام اس وقت ہلاک ہو جائے گی خواہ وہ ہدایت یافتہ ہو جبکہ ان کے حکمران ظالم اور بدکردار ہوں۔

ابو نعیم وابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:.....الضعیفۃ ۵۱۳۔

۱۴۷۱۵۔ کوئی امت ہلاک نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں کوئی امت ہرگز ہلاک و برباد نہ ہوگی خواہ وہ گمراہ ہو جبکہ ان کے حاکم ہدایت یافتہ ہوں۔ الخطیب عن ابن عمرو رضی اللہ عنہ

۱۴۷۱۶۔ کوئی قوم فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سپرد کر دیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ
۱۴۷۱۷۔ کوئی والی جو کسی چھوٹی یا بڑی قوم کا حاکم بنے پھر ان میں عدل نہ کرے تو اس کو اللہ پاک منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

۱۴۷۱۸۔ کسی بھی چھوٹی یا بڑی امت کا حاکم جو عدل نہ کرے گا اللہ اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا۔
ابن ابی شیبہ، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۱۹۔ اللہ پاک جس بندے کو کوئی رعیت سپرد کرے لیکن وہ ان کی خیر خواہی کے ساتھ حفاظت نہ کرے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام کر دے گا۔
مسند احمد عن معقل بن یسار، الضعیفۃ ۲۰۳۳

شعب الایمان للبیہقی، ابن النجار عن عبدالرحمن بن سمرۃ
کلام:.....روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۹۔

۱۴۷۲۰۔ کوئی بھی شخص جو دس یا دس سے اوپر آدمیوں کا امیر مقرر ہو مگر قیامت کے دن اس کو گردن کے ساتھ باندھتے ہوئے کھال میں لایا جائے گا پھر اس کا عدل اس کو چھڑالے گا یا اس کا ظلم اس کو قعر ہلاکت میں ڈال دے گا۔ ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۱۔ تین آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ حق اس کو چھڑالے گا یا اس کو تباہ کر دے گا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۲۔ دس آدمیوں کا حاکم بھی قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوں گے۔ اس طوق سے اس کے ہاتھوں کو صرف عدل ہی چھڑا سکے گا۔

السنن السعید بن منصور، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سعد بن عبادۃ
۱۴۷۲۳۔ دس آدمیوں کا امیر بھی قیامت کے روز اس حال میں پیش ہوگا کہ اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اس کا عدل اس کو آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کر دے گا۔

ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجہنی
۱۴۷۲۴۔ جس امیر کے دروازے حاجت مندوں اور مسکینوں کے لئے بند ہوں اللہ تعالیٰ آسمان کے دروازے اس کی حاجت اور مسکنت پر بند کر دیتے ہیں۔ ابن عساکر عن عمرو بن مرۃ الجہنی

۱۴۷۲۵۔ کوئی آدمی جو دس آدمیوں کا والی ہو قیامت کے دن اس حال میں ایسا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے حتیٰ کہ اس کے اور اس کے ماتحتوں کے درمیان فیصلہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۶۔ کوئی بندہ نہیں جس کو اللہ پاک کسی رعیت کا راعی (نگہبان) بنائے اور وہ خیر خواہی کے ساتھ ان کا خیال نہ کرے تو اللہ پاک جنت کو اس پر حرام کر دے گا۔ ابن عساکر عن عبدالرحمن بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۲۷۔ جس بندے سے کسی رعیت کی نگرانی لی جائے تو قیامت کے دن اس سے سوال کیا جائے گا کہ اللہ کا حکم اس نے ان میں قائم کیا یا ضائع کیا۔

ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۴۷۲۸۔ کوئی دس بندوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں اس کو لایا جائے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا پھر یا تو اس کو عذاب سے دوچار ہونا پڑے گا یا اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔ ابن مندہ و ابو نعیم عن الحارث بن محمد عن حصین

۱۴۷۲۹ کوئی مسلمان جو دس یا دس سے زیادہ لوگوں کا امیر ہو، اس کو قیامت کے دن اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کے ہاتھ گردن میں بندھے ہوں گے۔ پھر اس کی نیکی اس کو آزاد کرانے لگی یا اس کا گناہ اس کو پر باد کرے گا، ہمارت کا اول ملامت ہے، درمیان ندامت ہے اور آخر قیامت کے دن عذاب ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۰ کوئی تین آدمیوں کا والی نہیں مگر وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کی گردن میں طوق ہوگا اور اس کا دایاں ہاتھ گردن میں بندھا ہوگا۔ اس کا عدل اس کو چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو تباہ کرے گا۔ ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۱ کوئی والی نہیں جو مسلمانوں کے کسی امر کا والی بنے پھر خیر سگالی کے جذبے کے ساتھ ان کے لئے محنت نہ کرے تو اللہ پاک اس کو منہ کے بل جہنم میں گرا دے گا جس دن اللہ پاک اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا۔ الحاکم فی الکنی، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۲ کوئی کسی چھوٹی یا بڑی امت کا والی نہیں جو ان کے ساتھ عدل نہ کرتا ہو تو اللہ پاک ضرور اس کو چیرے کے بل جہنم میں گرا دے گا۔

ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن معقل

۱۴۷۳۳ کوئی دس آدمیوں کا والی نہیں مگر قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے ہاتھ اس کی گردن میں بندھے ہوں گے۔ اس کو اس کا عدل چھڑائے گا یا اس کا ظلم اس کو ہلاک کرے گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ثوبان

کلام:.....ضعف ہے۔ الکافی ۱/۴۸۸

۱۴۷۳۴ کوئی شخص جو کسی ولایت کا حاکم بنے اولاً اس کے لئے عافیت کا دروازہ کھلے گا اگر وہ اس کو قبول کرے تو وہ عافیت اس کے لئے مکمل ہوگی اور اگر وہ عافیت کو حقیر جانے تو اس کو ایسے مسائل پر پیش ہوں گے کہ وہ ان سے نمٹنے کی طاقت نہ رکھے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۳۵ اس شخص کی مثال جو فیصلہ میں عدل کرے، تقسیم میں انصاف کرے اور صاحب رحم پر رحم کرے میری جیسی ہے، جس نے ایسا نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

الحسن بن سفیان، الباوردی ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، السنن للسیعید بن منصور عن بلال بن سعد عن ابیہ

فائدہ:.....صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ کے بعد خلیفہ کا کیا حکم ہے؟ جب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۴۷۳۶ جس نے رعیت کی سربراہی لی مگر خیر خواہی کے ساتھ ان کے لئے تک و دو نہ کی تو وہ جنت کی خوشبو نہ پا سکے گا خواہ اس کی خوشبو سو سال کی مسافت سے آئے۔ ابن ابی شیبہ، مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معقل بن یسار

۱۴۷۳۷ جس نے رعیت کی سرپرستی لی مگر اس نے انکو دھوکہ دیا تو وہ پروردگار سے اس حال میں ملے گا کہ پروردگار اس پر غضبناک ہوگا۔

الخطیب عن معقل

۱۴۷۳۸ اللہ پاک نے جس سے رعیت کی نگہبانی کا کام لیا اور وہ دھوکہ دہی کی حالت میں مرا تو اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کرے گا۔

الشیرازی فی الالقاب عن الحسن مرسل

۱۴۷۳۹ جس کو اللہ پاک نے مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنایا لیکن وہ ان کی حاجت، فقر وفاقہ اور ضروریات سے چھپا رہا تو اللہ

پاک قیامت کے دن اس کی حاجت فقر وفاقہ اور ضرورت سے بے نیاز ہوگا۔ ابو داؤد، ابن سعد، البغوی، عن ابی مریم الادی

۱۴۷۴۰ جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ ان کی حاجت اور فقر وفاقہ سے غافل رہا تو اللہ پاک قیامت کے دن اس کی

حاجت اور فقر وفاقہ سے بے نیاز ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابن قانع، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی مریم الادی

۱۴۷۴۱ جو دس آدمیوں پر والی بنا پھر اس نے ان کا من پسند حکم جاری کیا یا ان کی منشاء کے خلاف حکم جاری کیا تو قیامت کے دن اس کو لایا جائے

گا کہ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوں گے اگر اس نے عدل کیا ہوگا، رشوت نہ لی ہوگی اور نہ ظلم کیا ہوگا تو اللہ پاک اس کو آزاد کر دے گا اور اگر اس نے حکم جاری کیا ایسا جو اللہ نے نازل نہیں کیا، رشوت لی، اور رشوت ستانی میں دوسروں کی مدد کی تو اس کا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ

کے ساتھ باندھ دیا جائے گا پھر اس کو جہنم کے گڑھے میں ڈال دیا جائے گا اور وہ پانچ سو سال تک اس گڑھے میں نہیں پہنچے گا۔

مسند ترك الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۴۲ جو مسلمانوں کے امور میں سے کسی امر کا والی بنا پھر وہ کمزور اور حاجت مند مسلمانوں سے دور رہا اللہ پاک قیامت کے دن اس سے

پر وہ میں ہوں گے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۴۳ جو مسلمانوں کے امور کا والی بنا لیکن خیر خواہی کے ساتھ ان کی نگہبانی نہیں کی جسے وہ اپنے اہل خانہ کی نگہبانی کرتا ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ

جہنم میں بنالے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن معقل بن یسار

۱۴۷۴۴ جو لوگوں کا حاکم منتخب ہوا لیکن اس نے فقراء اور حاجت مندوں پر اپنے دروازے بند کر لئے تو اللہ پاک اس کی حاجت اور فقر و فاقے

سے آسمان کا دروازہ بند فرمائیں گے۔ ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی مریم

۱۴۷۴۵ جس نے فقیروں اور حاجت مندوں پر اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کے فقر و فاقے اور حاجت سے آسمان کے دروازے بند کر دیں گے۔

ابن عساکر عن ابی مریم

حاجت مندوں سے دروازہ بند کرنے پر وعید

۱۴۷۴۶ جس نے حاجت مندوں اور مسکینوں سے اپنا دروازہ بند کیا اللہ پاک اس کی حاجت اور ضرورت کے وقت آسمان کا دروازہ بند فرمائیں گے۔

مسند ترك الحاکم عن عمرو بن مرة الجعفی

۱۴۷۴۷ جو لوگوں کے امور کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اس حال میں کہ اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر اس نے اچھا

کیا ہوگا تو نجات پا جائے گا اور اگر بدی کی ہوگی تو پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ ستر سال کی گہرائی تک نیچے جا گرے گا۔

البغوی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن بشر بن عاصم الثقفی

کلام:۔ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، ان کی اور کوئی روایت نہیں جانتا اور اس روایت میں سوید بن عبدالعزیز مڑوک راوی ہے۔

۱۴۷۴۸ جو لوگوں کے کسی امر کا والی بنا اس کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا اگر وہ اچھا کرنے والا ہوگا تو نجات

پا جائے گا اور اگر وہ برائے کرنے والا ہوگا تو پل اس کے نیچے سے شق ہوگا اور وہ ستر سال کی گہرائی میں اترتا رہے گا اور یہ انتہائی تاریک گڑھا ہوگا۔

البغوی، الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام:۔ روایت میں سوید بن عبدالعزیز مڑوک راوی ہے۔

۱۴۷۴۹ جو مسلمانوں کے امور کا حاکم بنا پھر اس نے ان پر ظلم روار کھنے کے لئے کوئی سخت آدمی امیر مقرر کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے، اللہ پاک

اس سے کوئی نفل قبول فرمائیں گے اور نہ فرض حتیٰ کہ اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور جس نے اللہ کی جہنم (حد) میں کسی کو داخل کیا اور اس نے اللہ کی

حد کو توڑ بغیر کسی حق کے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے یا فرمایا اس سے اللہ کا فہم مری ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۰ جو کسی منصب پر تعینات ہوا اور اس کو معلوم ہے کہ وہ اس کا اہل نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

الروایانی، ابن عساکر عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۱ جو لوگوں کے کسی کام کا سردار بنا پھر وہ عوام سے یا مظلوم سے یا کسی بھی حاجت مند سے بند ہو کر بیٹھ گیا اللہ پاک بھی اپنی رحمت

کے دروازے اس کی حاجت، اس کے سخت ترین فقر و فاقے سے بھی بند فرمائیں گے۔

مسند احمد، ابن عساکر عن الشماخ الازدی عن ابن عمر له من الصحابة

۱۴۷۵۲ جس نے کسی رشتے دار پر ظلم و ستم ڈھایا حالانکہ وہ اس سے خیر کی آس لگائے ہوئے تھا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔

ابن عساکر عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۳ امارت و حکومت اس شخص کے لئے بہترین شے ہے جو اس کو اس کے حقوق کے ساتھ اور حلال طریقے سے حاصل کرے، اور اس شخص کے لئے بہت بری شے ہے جو اس کو بغیر کسی حق کے حاصل کرے یہ ایسے شخص کے لئے قیامت کے روز باعث حسرت و افسوس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ثابت

۱۴۷۵۴ امارت کا سوال نہ کرے بے شک جس نے اس کا سوال کیا اس کو امارت کے حوالے کر دیا جائے گا جبکہ جس کو بغیر سوال کے اس میں آزمایا گیا اس کی مدد کی جائے گی۔ ابن عساکر عن عبد الرحمن بن سمرة

۱۴۷۵۵ لوگوں پر حکومت ہونا لازمی ہے خواہ نیک ہو یا بد اگر نیک حکومت ہوگی تو وہ تقسیم میں عدل کرے گی اور تمہارے درمیان غنیمت کے اموال برابری کے ساتھ منقسم ہوں گے۔ اگر حکومت بد ہوگی تو اس میں مومن کو آزمائش سے دو چار ہونا پڑے گا۔ امارت و حکومت قائم ہونا ہرج سے بہتر ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہرج کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قتل اور جھوٹ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۶ دو آدمیوں پر بھی امیر نہ بن اور نہ ان کے آگے چل۔ ابو نعیم عن نعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۵۷ جو شخص دس مسلمانوں کا بھی امام ہوگا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے گلے میں طوق پڑا ہوگا یہاں تک کہ اللہ اس پر رحم فرما کر اس کو آزاد فرمائیں گے یا اور معاملہ فرمائیں گے۔ الحاکم فی الکسی عن کعب بن عجرة

۱۴۷۵۸ یہ (حکومت کا) معاملہ تمہارے درمیان یوں ہی رہے گا، اور تم اس کے حاکم بنے رہو گے جب تک کہ ایسے نئے اعمال ایجاد نہ کرو جو سراسر تمہاری ایجاد ہوں، پس جب تم ایسا کرو گے تو اللہ پاک تم پر اپنی مخلوق میں سے بدترین لوگوں کو مسلط کر دے گا وہ تم کو اسی طرح قطع کر دے گا جس طرح یہ شاخ کٹ رہی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود الانصاری

۱۴۷۵۹ اللہ پاک کسی بندے کو کسی رعیت پر نگران بناتا ہے اور وہ ایسے دن مرتا ہے جس دن اس نے اپنی رعیت کے ساتھ دھوکہ کیا ہوتا ہے تو اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیتے ہیں۔ مسند احمد، عن معقل بن یسار

۱۴۷۶۰ اللہ پاک کسی بندے کو رعایا کا حاکم بنائے رعایا میں قلیل افراد ہوں یا کثیر مگر اللہ پاک اس حاکم سے ان کے بارے میں قیامت کے دن ضرور سوال کرے گا کہ کیا ان کے اندر اللہ کا حکم قائم کیا ہے یا ضائع کر دیا ہے حتیٰ کہ کسی بھی آدمی سے خاص طور پر اس کے گھر والوں کے بارے میں پوچھ گچھ فرمائیں گے۔ مسند احمد، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۱ کوئی آدمی دس یا زیادہ آدمیوں پر حاکم نہیں بنایا گیا مگر وہ قیامت کے روز گلے میں طوق ڈالے ہوئے آئے گا جس میں اس کے ہاتھ بندھے ہوں گے، اگر وہ اچھائی کرنے والا ہوگا تو اس کی گردن چھوڑ دی جائے گی اور اگر وہ بدکردار ہوگا تو طوق پر مزید طوق چڑھادیئے جائیں گے۔

النسائی عن عبد اللہ بن نرید عن ابیہ

شریعت کے خلاف فیصلہ پر وعید

۱۴۷۶۲ اللہ پاک ایسے حاکم کی نماز قبول نہیں فرماتا جو اللہ کے نازل کردہ حکم کے خلاف فیصلہ کرے اور نہ بغیر طہارت والے بندے کی نماز قبول فرماتا ہے اور نہ خیانت کے مال میں سے صدقہ کو قبول کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم، الشیرازی فی الالقباب عن طلحة بن عبید اللہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے دیکھئے۔ الضعیفة ۱۱۶۰۔ ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۶۳۔ الوضع فی الحدیث ۳-۱۶۳۔

۱۴۷۶۳ اللہ پاک ایسی امت کو پاک اور مقرب نہیں کرتا جس کی حکومت عورت کے ہاتھ میں ہو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۴۷۶۴ کوئی شخص کسی قوم پر حاکم نہیں ہوتا مگر وہ قیامت کے دن ان کے آگے آئے گا اور اس کے ہاتھ میں جھنڈا ہوگا اور قوم والے اس کے پیچھے ہوں گے۔ پھر اس سے ان کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور ان سے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدی کرب

۱۴۷۶۵ اے لوگو! تم میں سے جو شخص کسی کام پر والی بنا پھر اس نے اپنا دروازہ حاجت مسلمان سے بند کر لیا تو اللہ پاک اس کو جنت کے دروازے میں جانے سے روک لے گا۔ اور جس شخص کا مقصود نظر صرف دنیا بن گئی اللہ پاک اس پر میرا پڑوس حرام فرما دیں گے بے شک مجھے دنیا کی ویرانگی کے ساتھ معوث کیا گیا ہے نہ کہ دنیا کو آباد کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی الذحاح ۱۴۷۶۶ اے عباس! اے نبی کے چچا! ایک جان جس کو تم امارت سے نجات دو اس میں اس قدر خیر ہے جس کو تم شاریں کر سکتے۔

ابن سعد عن الضحاک بن حمزۃ مرسلًا، ابن سعد، السنن للبیہقی عن محمد بن المنکدر مرسلًا، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ ۱۴۷۶۷ اس حاکم کو جو خدا کی نافرمانی کا حکم دیتا تھا اور اس کی اطاعت کی جاتی تھی لایا جائے گا اور جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ پس اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی آنتیں آگ میں نکلتی پھریں گی، جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد پھرتا ہے (اس طرح وہ اپنی آنتوں کے گرد چکر کاٹے گا) اس کے پاس اس کے فرماں بردار لوگ آئیں گے وہ پوچھیں گے اے فلاں! تو تو ہم کو کیسے کیسے حکم کرتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو ایک حکم کرتا تھا اور خود اس کی مخالفت کرتا تھا۔ مستدرک الحاکم عن اسامۃ بن زید

۱۴۷۶۸ حاکم کو لایا جائے گا اور پل پر کھڑا کر دیا جائے گا، پل اس کو ہلائے گا حتیٰ کہ اس کا ہر عضو اپنی جگہ سے ڈگمگا جائے گا، اگر وہ عادل ہوگا تو پل صراط پر سے گزر جائے گا اور اگر وہ ظالم ہوگا تو وہ جہنم کی ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ عبد بن حمید عن بشر بن عاصم ۱۴۷۶۹ قیامت کے دن عادل اور ظالم ہر طرح کے حاکموں کو سامنے لایا جائے گا حتیٰ کہ وہ پل صراط پر کھڑے ہو جائیں گے اللہ عزوجل فرمائیں گے تمہاری ہی مجھے تلاش تھی۔ پس جو بھی اپنے فیصلے میں ظلم کرنے والا ہوگا۔ فیصلے میں رشوت کھانے والا ہوگا اور مقدمے میں کسی ایک فریق کی بات کو زیادہ توجہ اور دھیان دینے والا ہوگا وہ جہنم میں ستر سال کی گہرائی میں گرتا جائے گا۔ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے حد سے اوپر (سزائیں) مارا ہوگا۔ اللہ پاک اس سے پوچھیں گے: تو نے میرے حکم سے اوپر کیوں مارا؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! مجھے تیری وجہ سے اس پر غصہ آ گیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: کیا تیرا غضب میرے غضب سے زیادہ سخت تھا؟ اور اس شخص کو بھی لایا جائے گا جس نے (شرعی سزائیں) کمی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! تو نے کیوں کمی کی؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آ گیا تھا۔ پروردگار ارشاد فرمائے گا: کیا تیری رحمت میری رحمت سے زیادہ بڑھ کر تھی؟ مسند ابی یعلیٰ عن حلیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۷۰ اس شخص کو لایا جائے گا جو والی ہوگا۔ اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس کی آنتیں نکل جائیں گی اور وہ جہنم میں (ان کے گرد) چکر کاٹے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہو جائیں گے۔ وہ پوچھیں گے: کیا تو ہی ہمیں نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا؟ اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تم کو نیکی کا حکم کرتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تم کو برائی سے روکتا تھا لیکن خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔ الحمیدی والعدلی عن اسامۃ بن زید

۱۴۷۷۱ قیامت کے دن حکام کو ان لوگوں کے ساتھ لایا جائے گا جن پر حکام نے سزائیں کی یا زیادتی کی ہوگی۔ پروردگار فرمائے گا: تم میری زمین کے مکھی (حساب کتاب رکھنے والے) تھے میرے بندوں کے رائے (حاکم) تھے اور مجھے تمہاری ہی تلاش تھی۔ پھر پروردگار اس شخص سے فرمائے گا جس نے کمی کی ہوگی کہ تجھے کس بات نے (سزائیں) کمی کرنے پر اکسایا تھا؟ وہ عرض کرے گا: مجھے اس پر رحم آ گیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: کیا تو میرے بندوں پر مجھ سے زیادہ رحم کرنے والا تھا۔ اور پروردگار اس شخص کو فرمائے گا جس نے ظلم اور زیادتی کی ہوگی کہ تجھے زیادتی پر کس چیز نے اکسایا تھا۔ وہ کہے گا: غصے کی وجہ سے (میں نے اس پر سزا زیادہ کی تھی) پروردگار فرمائے گا: انکو لے جاؤ اور جہنم کے ستونوں میں سے کوئی ستون ان کے ساتھ بھرو۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ من طریق ابن عبد الرحیم المروزی عن یقینۃ ثناء مسلمۃ ابن کلثوم عن انس، وعنده قال ابو داؤد: لا احدث عنه، وسئلۃ شنائی ثقہ وبقیۃ روايته عن الشامیین مقبولة وقد صرح فی هذا الحديث بالتي دبت

۱۴۷۷۲ قیامت کے دن امیر کو لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ وہ اس میں (اپنی آنتوں کے گرد) اس طرح چکر کاٹے گا جس طرح چکی کا گدھا چکی کے گرد چکر کاٹتا ہے۔ اس سے پوچھا جائے گا کہ کیا تو نیکی کا حکم نہیں کرتا تھا اور برائی سے نہیں روکتا تھا وہ کہے گا کیوں نہیں، لیکن

میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ حلیۃ الاولیاء عن اسامة بن زید

۱۳۷۷۳ جب قیامت کا دن ہوگا والی (حاکم) کے لئے حکم ہوگا اور اس کو جہنم کے پل پر کھڑا کر دیا جائے گا۔ اللہ پاک پل کو حکم دے گا وہ اس شدت سے ہلے گا کہ حاکم کا ہر جوڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا پھر اللہ پاک بڑیوں (اور جوڑوں) کو حکم دے گا وہ واپس اپنی جگہ آ جائیں گی، پھر پروردگار اس سے سوال جواب کرے گا اگر وہ اللہ کا اطاعت گزار ہوگا تو اس کو بھیج لے گا اور اس کو دو بوجھ اجر کے عطا فرمائے گا اور اگر وہ نافرمان ہوگا تو پل شق ہوگا اور وہ جہنم تک ستر سال کی گہرائی میں گرنا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عاصم بن سفیان الثقفی

۱۳۷۷۴ بہت سے حکام لوگوں کو نفرت دلانے والے ہیں۔ ابن ابی شیبہ عن عباس الجشمی

فائدہ:..... یعنی جو حاکم نمازیں امام بنتے ہیں اور لمبی قرأت کر کے لوگوں کو بھگاتے ہیں۔

تیسری فصل..... امارت (حکومت) کے احکام اور آداب میں

اس میں پانچ فروع ہیں۔

پہلی فرع..... حکومت کے آداب میں

اور اس بیان میں کہ حکام قریش میں سے ہوں گے۔

۱۳۷۷۵ جب تم میرے پاس کسی آدمی کو (اپنا نمائندہ بنا کر) بھیجو تو خوبصورت چہرے اور اچھے نام والے شخص کو بھیجا کرو۔

البزار الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ الترمذی ۲۰۰۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۲۔

۱۳۷۷۶ جب تم میرے پاس کسی کوڈاکیہ (قاصد) بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے والے اور اچھے نام والے کو بھیجو۔

البزار عن بریدۃ ضعیف، اللآلی ۱۱۲، ۱۱۳

۱۳۷۷۷ جب تو میرے پاس کوئی برید (نمائندہ) بھیج تو اچھے جسم اچھے چہرے والے کو بھیجو۔

الخراطی فی اعتدال القلوب عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۱۶۔

۱۳۷۷۸ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن نعیم بن مسعود الاشجعی

۱۳۷۷۹ اللہ کی قسم!! اگر رسولوں (نمائندوں) کو قتل نہ کرنے کی رسم نہ ہوتی تو میں تم دونوں کی گردن اڑا دیتا۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن نعیم بن مسعود

۱۳۷۸۰ اگر تو رسول نہ ہوتا تو میں تیری گردن اڑا دیتا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۷۸۱ قوم میں سب سے ستر رفتار سواری امیر کی ہو۔ الخطیب فی تاریخ عن معاویہ رضی اللہ عنہ بن قرة مرسلًا۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۱۰۷۶۔

امام خطیب نے اس روایت کو شیبہ بن شیبہ المقری کے حالات کے ذیل میں نقل کیا ہے۔ امام ابو داؤد رحمہ اللہ اس راوی کے متعلق فرماتے ہیں لیس شیء اس کا اعتبار نہیں، راجع ترجمۃ میزان ۲۶۲۔ امام نسائی اور امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

۱۳۷۸۲ امیر جب لوگوں میں شک و شبہ کرنے لگ جائے گا تو ان کو خراب اور تباہ کر دے گا۔

ابو داؤد، مستدرک، الحاکم عن جبیر بن نفیر و کثیر بن مرة والمقدام و ابی امامۃ

۱۴۷۸۳ لوگوں سے اعراض برتو (اور بے جا شک شبہ میں نہ پڑو) کیا نہیں سمجھتے کہ اگر تم لوگوں میں عیب تلاش کرنے کے پیچھے پڑ جاؤ گے تو ان کو تباہ کر دو گے۔ یا تباہ کرنے کے قریب ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویہ
۱۴۷۸۴ اگر تو لوگوں کے عیوب کو تلاش کرے گا تو انکو برباد کر دے گا یا بربادی کے دہانے پر پہنچا دے گا۔

ابوداؤد عن معاویہ رضی اللہ عنہ، ۱۳۰۳۹

۱۴۷۸۵ ہم ایسے شخص کو حکومت کے کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کی طلب کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۶ اللہ کی قسم! ہم ایسے شخص کو اس کام پر مقرر نہیں کرتے جو خود اس کا سوال کرے اور نہ ایسے شخص کو جو اس کی حرص اور طمع رکھے۔

مسلم عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۷ میں اپنے بعد خلیفہ کو اللہ کے تقویٰ کی اور اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے بڑے کی عزت کرے چھوٹے پر رحم کرے ان کے علماء کی توقیر و احترام کرے انکو مار مار کر ذلیل نہ کرے وحشت زدہ کر کے نفرت نہ دلائے ان کو خفی کر کے ان کی نسل کو منقطع نہ کرے اور یہ کہ اپنے دروازے کو ان پر بند نہ کرے ورنہ ان میں سے طاقتور کمزوروں کو کھاجائیں گے۔ السنن للبیہقی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۲۱۱۹۔

۱۴۷۸۸ بادشاہوں کا معافی دینا ان کی سلطنت کو زیادہ باقی رکھنے والی چیز ہے۔ الرافعی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۸۹ حاکم پر پانچ باتیں ضروری ہیں حق کے ساتھ غنیمت لے اور حق کے ساتھ ادا کرے ان کے امور کا نگہبان ایسے شخص کو بنائے جو اچھو طرح ان کے امور کو جانتا ہو اور ان کے لئے بہتر ہو۔ ان کو کسی معرکہ میں محصور کر کے ختم نہ کر دے۔ اور نہ ان کے آج کے کام کو کل پر چھوڑے۔

الضعفاء للعقيلي عن واثل

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۷۳۶، الکشف الاکمل ۵۶۱۔

امراء (حکام) قریش میں سے ہوں گے

۱۴۷۹۰ امراء قریش میں سے ہوں جب تک کہ وہ تین باتوں پر عمل کریں: ان سے رحم مانگا جائے تو وہ رحم کریں اور جب وہ فیصلہ کریں تو

انصاف اور عدل کے ساتھ کام لیں۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۱ امراء قریش میں سے ہوں گے جو ان سے مقابلہ اور دشمنی کرے گا یا انکو گرانے کی کوشش کرے گا درخت کے پتوں کی طرح خوا

جھڑ جائے گا۔ الحاکم فی الکئی عن کعب بن عجرة

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۲۹۶۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۴۷۹۲ ائمہ (حکام) قریش میں سے ہوں گے۔ ان میں سے نیک نیکوں کے امیر ہوں گے فاسق فاسقوں کے امیر ہوں گے۔ اگر قریش تم پر

کسی کالے اور تنک کٹے کو بھی امیر مقرر کر دیں تب بھی تم ان کے امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا جب تک کہ تم میں سے کسی کو اسلام اور اس کی

گردن زدنی میں اختیار نہ دیا جائے۔ پس جب اس کو ان دو چیزوں میں اختیار دیا جائے تو وہ اپنی گردن زدنی کے لئے گردن جھکا دے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۴۷۹۳ یہ حکومت پہلے حیر قوم میں تھی پھر اللہ نے ان سے چھین لی اور اس کو قریش میں رکھ دیا اور عن قریب ان (قریش) ہی کی طرف

لوٹ آئے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی ذی منور

کلام: روایت باطل ہے الا باطیل ۲۵۴، احادیث مختارہ ۸۸، الملتا ۱۲۷۸۔
۱۲۷۹۴ یہ حکومت قریش میں رہے گی جب تک لوگوں میں دو (قریشی) بھی باقی رہیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

دوسری فرع امیر کی اطاعت میں اور اس سے بغاوت و مخالفت پر وعیدوں کے بیان میں

- ۱۲۷۹۵ حاکم کی سن اور اطاعت کروا وہ سیاہ کالا اور لولا لنگڑا ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۲۷۹۶ سنو اور اطاعت کرو، بے شک ان پر اس کا وبال ہے جس کو وہ اپنے اوپر اٹھائیں (اور ظلم ڈھائیں) اور تم پر اس کا وبال ہے جو تم اٹھاؤ (اور نافرمانی کرو)۔ مسلم، الترمذی عن وائل
۱۲۷۹۷ جوان پر بار ہوا (بار حکومت) اس کا وبال ان پر ہے، اور جو تم کرو گے اس کا وبال تم پر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سلمۃ الجعفی
۱۲۷۹۸ اگر تم پر غصے سیام غلام کو بھی امیر بنا دیا جائے جو تم پر کتاب اللہ کے ساتھ حکمرانی کرے تم ضرور اس کی سنو اور اطاعت کرو۔
۱۲۷۹۹ سنو اور اطاعت کرو خواہ تم پر کالے لکھوٹے غلام جس کا سر کشش کی طرح ہو کو بھی امیر مقرر کر دیا جائے تم اس کی اطاعت کرنا۔

مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

- ۱۲۸۰۰ اطاعت صرف نیکی میں ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن علی رضی اللہ عنہ
۱۲۸۰۱ تجھ پر سب وطاعت فرض ہے نیکی ہو یا آسانی یا خوشی سے ہو یا زبردستی اور خواہ تم پر کسی اور کو ترجیح دی جائے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۱۲۸۰۲ عنقریب تم پر ایسے والی مقرر ہوں گے جو خرابی پیدا کریں گے لیکن اللہ پاک ان کی بدولت جو اصلاح پیدا فرمائیں گے وہ زیادہ ہوگی پس ان میں سے جو اللہ کی اطاعت کے ساتھ عمل کریں ان کو اجر ہے اور تم پر ان کا شکر واجب ہے۔ جوان میں سے اللہ کی معصیت کے ساتھ عمل کریں ان پر اس کا وبال ہے اور تم پر صبر کرنا لازم ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
کلام: ذخیرۃ الحفاظ - ۳۲۸ - ضعیف الجامع ۳۳۱۴۔

- ۱۲۸۰۳ جو شخص نکلے اس غرض سے کہ میری امت میں پھوٹ ڈالے تم اس کی گردن اڑاؤ۔ النسائی عن اسامۃ بن شریک
۱۲۸۰۴ میرے بعد بڑے بڑے مسائل پیش ہوں گے پس جو مسلمانوں کی جماعت کو پارہ پارہ کرنا چاہے اس کی گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ ابو داؤد، نسائی، مستدرک الحاکم عن عرفجہ
۱۲۸۰۵ بنی اسرائیل کے امیر حکومت کو بھی ان کے انبیاء سنبھالتے تھے۔ جب بھی ایک نبی ہلاک ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کے بعد اس کا خلیفہ بن جاتا۔

- اور میرے بعد بے شک کوئی نبی نہ آئے گا۔ ہاں خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: پہلے والے کی بیعت کی وفاداری کرو، پھر اس کے بعد والے کی بیعت کی وفاداری کرو اور ان کو ان کا حق دو جو اللہ نے ان کا حق رکھا ہے۔ بے شک اللہ بھی ان سے ان کی رعیت کے حقوق کے بارے میں باز پرس کرے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

- ۱۲۸۰۶ جو تمہارے پاس آئے اس حال میں کہ تم سب ایک ہو اور ایک پر تمہارا اتفاق ہو۔ پھر وہ آنے والا تمہاری لائٹنی توڑنا چاہے یا تمہاری جمعیت کو پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر دو۔ مسلم عن عرفجہ

۱۳۸۰۷ جب دو خلیفوں کی بیعت کی جائے تو بعد والے کو قتل کر دو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۸۰۸ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

امیر کی اطاعت کی اہمیت

۱۳۸۰۹ جو (امام کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے جدا ہو گیا پھر اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت (کفر) کی موت مرا۔ جس نے مصیبت و گمراہی کے جھنڈے تلے قتال کیا مصیبت کے لئے غضبناک ہوا۔ یا مصیبت کی طرف بلایا مصیبت کی مدد کی اور لڑائی میں مارا گیا تو اس کی موت جاہلیت (کفر) کی موت ہے، جو شخص میری امت پر نکلا اور ان کے نیکیوں اور بدوں کو مارنا شروع کیا۔ مومن کی پروا کی اور نہ کسی عہد والے (غیر مسلم ذمی) کے عہد کا خیال کیا تو وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں)۔

مسند احمد، النسائی، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۱۰ جس نے (امام کی) اطاعت سے ہاتھ نکال لیا وہ قیامت کے روز اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس (نجات کی) کوئی حجت نہ ہوگی (اور جو اس حال میں مرا) کہ اس کے گلے میں بیعت کا طوق نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۱۱ جو اپنے امیر سے کوئی ناگوار بات دیکھے صبر کرے۔ کیوں کہ جو شخص بھی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی دور ہو اور اسی حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۸۱۲ اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور اگر تم پر کسی کا لے لکھو ٹکٹے غلام کو بھی امیر بنادیا جائے اس کی سنو اور اطاعت کرو جب تک وہ تمہارے درمیان کتاب اللہ کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ام الحصین

۱۳۸۱۳ مجھ سے پہلے جو نبی بھی تھا اس پر لازم تھا کہ اپنی امت کو خیر کی راہ بتائے جو ان کے لئے سب سے بہتر اس کو معلوم ہو۔ اور ان کو اس برائی سے بھی ڈرائے جو ان کے لئے بری معلوم ہو اور میری اس امت کی عافیت کا زمانہ شروع کا ہے جبکہ آخر والوں کو شدید مصیبتوں اور ایسے ایسے فتنوں کا سامنا کرنا ہوگا جو ان کے لئے بالکل اجنبی ہوں گے۔ فتنے یوں اٹھ آئیں گے کہ ایک دوسرے سے بڑھ کر نکلے، ایک فتنہ آئے گا کہ مومن کہے گا یہ تو ہلاکت خیز فتنہ ہے۔ پھر اس کی قلنی کھل جائے گی پھر اور کوئی فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا ہاں یہ ہے۔ پس جو تم میں سے جہنم سے بچنا چاہے اور جنت میں داخل ہونا چاہے تو اس کو موت اس حال میں آنا ضروری ہے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔ اور جو کسی امام کی بیعت کرے اور اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور دل کا ثمرہ دیدے تو اس کی اطاعت کرتا رہے جہاں تک ممکن ہو سکے پھر اگر دوسرا امام آجائے جو پہلے والے سے جھگڑے تو دوسرے کی گردن اڑا دو۔

مسند احمد، مسلم، نسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۳۸۱۴ ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے صحابہ میں سے کسی کو بھی گالی مت دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۸۹۷

۱۳۸۱۵ ہرنیک اور بد کے پیچھے نماز پڑھو ہرنیک اور بد کی نماز جنازہ پڑھو اور ہرنیک اور بد (حاکم) کے تحت جہاد کرو۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۸۸۷ ضعاف الدارقطنی ۴۳۱، صفحہ المرتاب ۲۷۳۔

امیر کی اطاعت از الاکمال

۱۲۸۱۶ سن اور اطاعت کر خواہ امیر حبشی ہو اور اس کا سر کشمش کی طرح (چھوٹا اور بد صورت) ہو۔ ابو داؤد، البخاری عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۲۸۱۷ اپنے امراء کی اطاعت کرتے رہو جیسے بھی ممکن ہو سکے۔ اگر وہ ایسی چیز کا حکم کریں جو میں تمہارے پاس لے کر آیا ہوں تو ایسے حکم پر ان کو
 اجر ملے گا اور اگر تم ان کی اطاعت کرو گے تو تم کو بھی اجر ملے گا اور اگر وہ ایسی کسی چیز کا حکم دیں جو میں تمہارے پاس لے کر نہیں آیا تو اس کا وبال ان
 پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔

اس کا حال یہ ہوگا کہ جب تم اپنے پروردگار سے ملو گے تو کہو گے اے پروردگار کوئی ظلم قبول نہیں، پروردگار فرمائے گا ظلم نہ ہوگا، بندے عرض
 کریں گے اے ہمارے رب! تو نے ہمارے پاس رسولوں کو بھیجا ہم نے آپ کے حکم کے ساتھ ان کی اطاعت کی آپ نے ہم پر خلیفہ منتخب کئے ہم
 نے آپ کے حکم کے ساتھ ان کی بھی اطاعت کی آپ نے ہم پر امیر مقرر کئے اور ان کی اطاعت بھی ہم نے آپ کے لئے کی۔ پروردگار فرمائے گا: تم نے
 سچ کہا غلط بات کے حکم کا وبال ان پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ ابن جریر، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن المقدم

۱۲۸۱۸ اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، جن کو اللہ نے تمہاری باگ ڈور تھمائی ہے ان کی اطاعت کرو اور اہل حکومت سے
 حکومت کے لئے نہ جھگڑو خواہ حاکم حبشی غلام ہو۔ تم پر تمہارے نبی اور خلفاء راشدین مہدین کی سنت کی اتباع بھی لازم ہے جو تم کو معلوم ہو
 باتوں کو اپنے جبروں کے ساتھ مضبوطی سے تھام لو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، الادب
 للبخاری، ابن حبان، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو، ابن جریر، مستدرک الحاکم عن العریاض بن ساریۃ،

۱۲۸۱۹ میں تم کو اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میری امت پر میرے بعد ظلم و تعدی نہ کرنا، میرے بعد عنقریب ایسے امراء آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا
 بے شک امیر کی مثال ڈھال کی سی ہے جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے پس اگر تم اپنے معاملوں کو خیر کے ساتھ درست کرو تو ان کا فائدہ تمہارے
 لئے بھی ہے اور ان کے لئے بھی اگر وہ تم پر احکام جاری کرنے میں برائی کریں تو اس کا وبال ان پر ہے اور تم ان سے بری ہو بے شک امیر جب
 لوگوں میں شک و شبہ کرتا ہے تو ان کو فاسد و خراب کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن المقدم بن معاذ کرب و ابی امامۃ معاً

۱۲۸۲۰ جب تم پر امراء مقرر ہوں اور وہ نماز رکوع اور جہادی سبیل اللہ کا تم کو حکم کریں تو اللہ تم پر ایسے امراء کو گالی دینا حرام قرار دیتا ہے اور ان
 کے پیچھے تمہارے لئے نماز پڑھنا حلال اور جائز رکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو البکالی

۱۲۸۲۱ جس نے جانور کی کوئی چیز (پچھلی پنڈلیاں) کاٹ دیں اس (کی زندگی) کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے کھجور کا (پھل دار)
 درخت جلا دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا۔ جس نے اپنے شریک کو دھوکہ دیا اس کا چوتھائی اجر ضائع ہو گیا اور جس نے اپنے حاکم کو دھوکہ دیا اس کا
 سارا اجر ضائع ہو گیا۔ السنن للبیہقی، الدلیلی، ابن البخار عن ابی رهم السماعی، اسم ابی رهم احراب بن اسید

۱۲۸۲۲ جب زمین پر دو خلیفہ ہوں تو بعد والے کو قتل کرو۔ الاوسط للطبرانی، الترمذی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۲۸۲۳ جب تم پر کوئی باغی خروج کرے حالانکہ تم کسی ایک آدمی پر جمع ہو اور باغی مسلمانوں کی جمیعت کا عصا توڑنا چاہے اور ان کی جمیعت کو
 پارہ پارہ کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن عمر الاشجعی

۱۲۸۲۴ یقیناً میرے بعد سلطان آئے گا۔ اس کو ذلیل نہ کرنا۔ جس نے اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کی اس نے اپنی گردن سے اسلام کا
 قلابہ (تعوذ) نکال کر پھینک دیا۔ اس کی کوئی عبادت مقبول نہیں جب تک کہ وہ اپنے خلاء کو پر نہ کرے جو (بغوات سے) پیدا ہو چکا ہے اگر
 چہ وہ خلاء پر نہیں کر سکتا مگر وہ پھر بھی لوٹ آئے گا اور سلطان کو عزت دینے والوں میں شامل ہو جائے گا۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۲۸۲۵... عنقریب میرے بعد سلطان (بادشاہ) آئے گا۔ اس کی عزت کرنا بے شک جس نے اس کو ذلیل کرنے کا ارادہ کیا اسلام میں دراڑ پیدا

کردی۔ اس کے لئے توبہ نہیں ہے جب تک کہ وہ اس دراز کو بند نہ کرے اور وہ دراز (پہلی حالت پر) قیامت تک بند نہ ہوگی۔

التاریخ للبخاری، الرویانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
 ۱۲۸۲۶ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کیا کریں گے خبردار تم اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر ان کے ساتھ (مسجد میں) آ جانا۔ اگر وہ نماز پڑھ چکے ہوں گے تو تم بھی اپنی نماز پڑھ چکے ہو ورنہ ان کے ساتھ شریک فی الصلوٰۃ ہو جانا اور تمہاری ان کے ساتھ نماز نفل ہو جائے گی۔ ابو داؤد، عبد الرزاق، مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۲۸۲۷ عنقریب تم پر ایسے امراء (مسلط) ہوں گے جو نمازوں کا وقت ضائع کر دیں گے۔ تم اپنی نمازیں وقت پر پڑھنا اور پھر ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن شداد بن اوس

۱۲۸۲۸ عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت نکال کر پڑھائیں گے۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم اپنی نمازیں (گھروں میں) وقت پر پڑھنا اور ان کے ساتھ (مسجد میں) نفل نماز پڑھ لینا۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۲۸۲۹ عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع و سجود کو اچھی طرح ادا کریں تو اس کا ثواب تمہارے لئے اور ان کے لئے بھی ہے اور اگر وہ نماز میں کمی کوتاہی کا شکار ہوں تو تمہارے لئے کوئی نقصان نہیں اس کا سارا وبال انہی پر ہے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن عقبہ بن عامر

امت میں افتراق پیدا کرنے کی ممانعت

۱۲۸۳۰ عن قریب بہت خطرات اور مسائل پیدا ہوں گے۔ جو اس امت کو پارہ پارہ کرنا چاہے گا جبکہ امت مجتمع ہو تو ایسے شخص کی تلوار کے ساتھ گردن اڑا دینا خواہ وہ کوئی ہو۔ ابن حبان عن عرفجہ، ۱۲۸۰۴

۱۲۸۳۱ عنقریب میرے بعد بڑے بڑے فتنے رونما ہوں گے۔ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ جماعت میں پھوٹ ڈال رہا ہے یا امت محمد کے درمیان انتشار پیدا کرنا چاہتا ہے حالانکہ وہ سب ایک ہیں تو ایسے شخص کو قتل کر دینا خواہ وہ کوئی ہو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور شیطان انکو لاتیں مارتا ہے جو جماعت سے جدا ہو جاتے ہیں۔ النسائی، شعب الایمان للبیہقی عن عرفجہ ابن شریح الاشعری

۱۲۸۳۲ عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے کچھ کام تمہارے جانے (پہچانے) درست ہوں گے اور کچھ اجنبی اور نامانوس (غلط) کام ہوں گے۔ جس نے غلط کام کو ناپسند کیا وہ بری ہو گیا، جس نے اس پر نکیر کی۔ آواز اٹھائی وہ برائی سے محفوظ ہو گیا لیکن جو راضی ہو گیا اور اتباع کر لی۔ وہ خطرہ اور ہلاکت میں پڑ گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ایسے امراء سے قتال (جنگ) نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔ مسلم، ابو داؤد عن ام سلمہ رضی اللہ عنہ

۱۲۸۳۳ عن قریب ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو فوت کر دیں گے اور بالکل آخری جاتے وقت میں نماز پڑھیں گے۔ یہ ایسے لوگوں کی نماز ہوگی جو گدھے سے بھی بدتر ہوں گے جو اس کے بغیر چارہ نہ پائیں گے (مجبوراً) پڑھنے والے لوگ ہوں گے تم ان کے ساتھ شریک ہو کر نفل نماز پڑھ لیا کرنا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۸۳۴ عن قریب ایسے امراء (حکام) آئیں گے جن کو دوسرے کام ایسا مشغول کر لیں گے کہ وہ نماز وقت پر نہیں پڑھیں گے تم اپنی نماز وقت پر پڑھنا۔ اگر تم ان کے ساتھ بھی نماز پالو تو ان کے ساتھ نفل پڑھ لینا۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن ام حرام

۱۲۸۳۵ عنقریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو نماز کو وقت پر بھی پڑھیں گے اور وقت سے مؤخر بھی کر دیں گے۔ پس تم ان کے ساتھ وقت پر نماز پڑھو تو ان کے لئے بھی اور تمہارے لئے بھی اجر ہے۔ اگر وہ وقت مؤخر کر دیں اور تم ان کے ساتھ نماز پڑھو تو تمہارے لئے نیکی ہے اور ان کے لئے وبال ہے اور جو جماعت (مسلمین) سے جدا ہو گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے عہد توڑا اور عہد شکنی میں اس کو موت آئی تو وہ

قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔

۱۲۸۳۶ عبد الرزاق، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن للسمعین بن منصور عن عامر بن ربيعة عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جو نماز کا وقت نکال دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا: پھر ہم کیا کریں؟ ارشاد فرمایا: اپنے وقت پر نماز پڑھو پھر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو ان کے ساتھ نفل نماز پڑھ لو۔ سموہ، السنن للسمعین بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ
۱۲۸۳۷ میں تم کو اللہ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور اس بات کی کہ تم قریش (جو تمہارے حاکم ہوں ان) کی بات سنو اور ان کے فعل کو چھوڑ دو۔

ابن سعد وابن جریر عن عامر بن شہر ہمدانی

۱۲۸۳۸ اپنے امہ کی اطاعت کو تمام لوگوں کی مخالفت مول نہ لو۔ ان کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت ہے۔ ان کی معصیت اللہ کی معصیت ہے اور اللہ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا ہے کہ میں حکمت (و بصیرت) اور اچھے وعظ کے ساتھ انکو اللہ کی طرف بلاؤں۔ پس جو میرے اس کام میں میرا خلیفہ بناوہ مجھ سے ہے اور میں اس سے جس نے میری اس کام میں مخالفت کی وہ ہلاک ہونے والوں میں سے ہے۔ اس سے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔ اور جو تمہاری حکومت کا کوئی کام سنبھالے پھر اس میرے طریق کے بغیر عمل کرے اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ عن قریب تم پر ایسے حکام حاکم ہوں گے جن سے رحم کی بھیک مانگی جائے گی تو وہ رحم نہ کریں گے اگر ان سے حقوق کا مطالبہ کیا جائے گا تو وہ حقوق کی ادائیگی سے انکار کریں گے، اگر انکو نیکی کا حکم کیا جائے گا تو اس سے منہ موڑیں گے اور تم ان سے خوف کرو گے۔ تمہارے معزز لوگ ان میں ہلکے ہیں اور انتشار کا شکار ہو جائیں گے وہ تم کو کسی چیز پر مجبور کرنا چاہیں گے تو تمہیں خوشی یا زبردستی آمادہ ہونا پڑے گا۔ پس تم پر اس وقت ادنیٰ ترین فرض یہ ہوگا کہ تم ان کے عطایا نہ لو اور نہ ان کے دربار اور مجالس میں شریک ہو۔

الہیثم بن کلیب اشاشی وابن مندہ، الکبیر للطبرانی، البغوی، ابن عساکر عن ابی الیسیٰ الاشعری

کلام: اس روایت میں محمد بن سعید الشافعی متروک ہے۔

۱۲۸۳۹ تمہارے امہ میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن سے تم محبت کرو اور وہ تم سے محبت کریں، تم ان پر دعائیں بھیجو اور وہ تم پر دعائیں بھیجیں۔ تمہارے بدترین امہ وہ ہیں جن سے تم نفرت کرو اور وہ تم سے نفرت کریں۔ تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسے وقت ہم ان کو نہ چھوڑ دیں، ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کراتے رہیں، خبردار! جس پر کسی کو حاکم مقرر کیا گیا پھر اس نے حاکم کو اللہ کی معصیت میں مبتلا ہوتے دیکھا تو وہ اس معصیت سے نفرت رکھے لیکن حاکم کی اطاعت سے ہرگز ہاتھ نہ کھینچے۔

مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

اچھے حکمران کے اوصاف

۱۲۸۴۰ تمہارے بہترین امہ وہ ہیں جن سے تم محبت رکھو، اور وہ تم سے محبت رکھیں وہ تم پر دعائے رحمت بھیجیں اور تم ان پر دعائے رحمت بھیجو، تمہارے بدترین امہ وہ ہیں جن سے تم نفرت رکھو اور وہ تم سے نفرت رکھیں، تم ان پر لعنت کرو اور وہ تم پر لعنت کریں، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہم تلوار کے ساتھ ان کو نہ سیدھا کریں۔ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک کہ وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں۔ ہاں جب تم اپنے چاکم کو کوئی بری بات دیکھو تو اس سے کراہت کرو اس کے عمل سے نفرت کرو لیکن اس کی اطاعت سے ہاتھ نہ کھینچو۔ مسلم عن عوف بن مالک الاشجعی

۱۲۸۴۱ عتق یہ میرے بعد امراء آئیں گے تم ان کی اطاعت کرنا بے شک امیر ذہال کے مثل ہے، جس کے ساتھ حفاظت ہوتی ہے، اگر وہ درست رہیں، تقویٰ اختیار کریں اور تم کو نیکی کا حکم کریں تو پس تمہارے لئے بھی اور ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اگر وہ برائی اختیار کریں اور تم کو بھی اس کا حکم دیں اس کا وبال انہی پر ہے اور تم اس سے بری ہو۔ اور امیر جب لوگوں میں غیب تلاش کرتا ہے تو انکو بگاڑ دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن شریح بن عبد قال اخبرنی حسیب بن نفیر وکثیر بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معدی کرب وابو امامة عن قریب میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو میری ہدایت قبول کریں گے اور نہ میری سنت اختیار کریں گے۔ عن قریب ایسے لوگ

اٹھ کھڑے ہوں گے جن کے قلوب شیاطین کے قلوب ہوں گے لیکن وہ انسانی جسم میں محصور ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر مجھے ایسا وقت پیش آجائے تو میں کیا کروں؟ ارشاد فرمایا: بڑے امیر کی اطاعت کرنا خواہ وہ تیری کمر پر مارے اور تیرا مال لے لے۔

ابن سعد عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۴۳ عن قریب تم پر حاکم مقرر ہوں گے وہ تم کو نماز پڑھائیں گے اگر وہ رکوع و سجود وغیرہ کو اچھی طرح ادا کریں تو تمہارے لئے اور ان کے لئے بھی مفید ہے۔ اور اگر وہ کچھ کمی کریں تو تمہارے لئے پورا ثواب ہے اور ان کے لئے وبال ہے۔

الدار قطنی فی الافراد عن عقبہ بن عامر

۱۴۸۴۴ عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کو دوسرے کام نماز سے مشغول کر دیں گے وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیں گے تم

اپنی نماز وقت پر ادا کرنا اور پھر ان کے ساتھ اپنی نماز کو نفل کر لینا۔ مسند احمد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۴۵ عن قریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو نماز کو وقت سے مؤخر کر دیں گے پس جب تم ان کے پاس جاؤ تو ان کے ساتھ نماز پڑھ لینا۔

الایوسط للطبرانی عن ابن عمرو

۱۴۸۴۶ عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے نیک اپنی نیکی کے ساتھ تم پر حکومت کریں گے اور فاسق اپنے فسق کے ساتھ حکومت کریں گے۔ پس سنو اور اطاعت کرو جب تک حق کے موافق ہو اور ان کے پیچھے نماز پڑھو، اگر وہ اچھائی کریں تو ان کے لئے اور تمہارے لئے بہتر ہے

اور اگر وہ برائی کریں تو تمہارے لئے وبال نہیں بلکہ ان پر اس کا وبال ہے۔ ابن جریر الدار قطنی، ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔

۱۴۸۴۷ اپنی تنگی اور آسانی میں خوشی میں اور ناخوشی میں اور خواہ تم پر اوروں کو فوقیت دی جائے تجھ پر ہر حال میں اطاعت لازم ہے۔ حکومت

کے معاملے میں اہل حکومت سے نہ جھگڑو خواہ وہ معاملہ تیرے لئے ہو ہاں مگر جب تجھے اہل حکومت کی کوئی بات کتاب اللہ کی رو سے سمجھ میں نہ

آئے۔ (جب تو ان کی مخالفت کر سکتا ہے)۔ الکبیر للطبرانی، امروانی، ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت

۱۴۸۴۸ اپنی تنگی میں اور خوشی میں نشاط میں اور ناگواری میں ہر حال میں خواہ تجھ پر کسی کو فوقیت دی جائے تجھ پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن جریر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۴۹ تم پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے تم چاہو یا نہ چاہو، خبردار! سننے والا اور اطاعت کرنے والا، اس پر کوئی حجت اور الزام نہیں، لیکن سن کر نہ

ماننے والے کے لئے (نجات کی) حجت نہیں۔ خبردار! تم پر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا لازم ہے۔ بے شک اللہ پاک ہر بندے کو اس کے اچھے

گمان کے مطابق بلکہ مزید اضافے کے ساتھ عطا کرنے والا ہے۔ ابو الشیخ عن عبدالرحمن بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۰ میرے بعد لوگوں پر اللہ اس کے رسول اور وقت کے خلیفہ کی اطاعت لازم ہے۔

البغوی وابن شاہین عن حزم بن عبدالخنعمی، قال البغوی: ولا یدری له صحبة ام لا وقد ذکرہ ابن ابی حاتم وابن حبان فی ثقاة التابعین

۱۴۸۵۱ اگر تم اپنے امراء کو گالی نہ دو تو اللہ پاک ان پر ایسی آگ بھیجے جو انکو ہلاک کر دے، بے شک اللہ پاک تمہارے انکو گالی دینے کی وجہ سے

ان سے عذاب نال دیتا ہے۔ الدیلمی عن ابن عمرو

۱۴۸۵۲ تم پر سب وطاعت لازم ہے تمہاری پسند کی باتوں میں اور ناگوار باتوں میں، تمہاری خوشی ہو یا زبردستی، اور خواہ تم پر اور کسی کو فوقیت دی

جائے۔ اور اہل حکومت سے حکومت کے معاملے میں نہ جھگڑو۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۴۸۵۳ جو قوم سلطان کی طرف اس غرض سے گئی کہ اس کی تذلیل و توہین کرے تو اللہ پاک قیامت سے قبل انکو ذلیل کرے گا۔

النسائی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۴۸۵۴ جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، جس نے امیر کی

اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی، امام ڈھال ہے اس کی حفاظت میں مقابل سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ساتھ حفاظت حاصل ہوتی ہے، اگر وہ اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل سے کام لے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور اگر اس کے علاوہ حکم دے تو اس کا وبال اسی پر ہوگا۔

البخاری و مسلم، النسائی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، ابن ماجہ، صدرہ الی قولہ فقد عصانی جوتم میں سے یہ کر سکے کہ نہ سوئے اور نہ صبح کرے مگر اس حال میں کہ اس پر کوئی امام ہو تو وہ ایسا ہی کرے۔ ۱۴۸۵۵

ابن عساکر عن ابی سعید وابن عمر رضی اللہ عنہ جس نے امام کی بیعت کی اس کو اپنے ہاتھ کا سودا اور اپنے دل کا شرم دید یا تو پس مکنتہ حد تک اس کی اطاعت کرے، پھر اگر دوسرا کوئی اس سے جھگڑنے والا آجائے تو اسی دوسرے کی گردن اڑا دو۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ عن ابن عمرو ۱۴۸۵۶

جو (بغاوت اور) خروج کرنے اور اپنے لئے یا کسی اور کے لئے لوگوں کو بلائے حالانکہ لوگوں پر ایک امام ہے، پس اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے (ایسے شخص کو قتل کر ڈالو)۔ الدیلمی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ ۱۴۸۵۷

جو میری امت پر نکلے حالانکہ امت ایک ہے اور وہ ان کے درمیان انتشار کرنا چاہے تو اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی ہو۔ ۱۴۸۵۸

مسند ابی یعلیٰ، ابو عوانہ، السنن للسمعید بن منصور عن اسامة بن شریک، الکبیر للطبرانی عن عرفجہ الاشجعی جس کو سلطان کی طرف جانے کا بلاوا آئے لیکن وہ نہ آئے تو وہ ظالم ہے اس کا کوئی حق نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة ۱۴۸۵۹

جس کو احکام میں سے کسی حکم (سرکاری منصب) کی طرف دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے (حالانکہ) اس کو عدل و انصاف کرنے سے کوئی رکاوٹ نہ ہوگی تو وہ ظالم ہے۔ ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن الحسن مرسلاً ۱۴۸۶۰

جو اس حال میں مرا کہ اس پر کسی حاکم کی اطاعت نہیں ہے تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور اگر اس نے اطاعت کی مالا گلے میں ڈالنے کے بعد نکال دی تو وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کی کوئی حجت نہ ہوگی۔ خبر داؤد کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ملے جو اس کے لئے حلال نہ ہو۔ بے شک ان میں تیسرا شیطان شامل ہوتا ہے سوائے محرم کے بے شک شیطان ایک کے ساتھ ہے اور وہ دو سے زیادہ دور ہے۔ جس کو اپنی برائی ناگوار گزرے اور نیکی اچھی لگے وہ مومن ہے۔ ۱۴۸۶۱

ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للسمعید بن منصور، عن عامر بن ربیعہ روایت محل کلام ہے ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۹۲۔ ۱۴۸۶۲

جو جماعت سے جدا ہو کے مرا جاہلیت کی موت مرا۔ الکبیر للطبرانی، خلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۴۸۶۳

جو امام (حاکم) کی ماتحتی کے بغیر مرا جاہلیت کی موت مرا اور جس نے امام کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ ابو داؤد، خلیۃ الاولیاء، عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۴۸۶۴

جو عہد شکنی کی حالت میں مرا قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ وہ حجت سے خالی ہوگا۔ ۱۴۸۶۵

الخراطی فی مساوی الاخلاق عن عامر بن ربیعۃ جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا اور جماعت سے جدا ہو گیا پھر اس حال میں مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے اطاعت کا عہد کر کے اس کو نکال دیا چھوڑ دیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی۔ ۱۴۸۶۶

المتفق والمفترق للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ جس نے اللہ کی اطاعت سے ہاتھ نکالا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے پاس اطاعت ہوگی اور نہ حجت، اور جو جماعت سے جدا ہونے کی حالت میں مرا جاہلیت کی موت مرا۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ ۱۴۸۶۷

۱۳۸۶۷۔ اپنے حاکموں پر فساد کی بددعا نہ کرو بے شک ان کی صلاح و کامیابی تمہاری صلاح اور کامیابی ہے اور ان کا بگاڑ و فساد تمہارا بگاڑ و فساد ہے۔

الشیرازی فی القاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۶۸۔ سلطان (بادشاہ و حاکم) کو گالی مت دو، کیوں کہ وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے۔ ابو نعیم فی المعرفة عن ابی عیید

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ کشف الخفاء ۳۰۵۹، التواخ ۲۵۶۹۔

۱۳۸۶۹۔ اے معاذ! ہر امیر کی اطاعت کر، ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ اور میرے اصحاب میں سے کسی کو گالی مت دے۔

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۵۶۔

۱۳۸۷۰۔ اے لوگو! کیا تم جانتے نہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں، کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے کہ جس نے میری

اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اللہ کی اطاعت میں شامل ہے کہ تم میری اطاعت کرو اور میری اطاعت میں یہ شامل ہے کہ اپنے حکام کی

اطاعت کرو، اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھائیں تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۱۔ تم پر ایسے امراء آئیں گے دل ان پر مطمئن ہوں گے۔ ان کی کھالیں (خدا کے ذکر سے نرم) ہوں گی پھر تم پر ایسے امراء آئیں گے دل

ان سے اجنبیت کریں گے اور ان کی کھالیں سخت ہوں گی۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! تو کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا نہیں جب تک وہ

نماز قائم کرتے رہیں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن للسیعد بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

تیسری فرع..... حاکم کی مخالفت اور عدم اطاعت کے جواز میں

۱۳۸۷۲۔ جو اللہ کی اطاعت نہ کرے اس کی کوئی اطاعت نہیں۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۳۔ جو کوئی بھی حاکم تم کو معصیت کا حکم کرے اس کی اطاعت نہ کرو۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۴۔ اللہ کی معصیت میں کسی کی اطاعت نہیں بے شک اطاعت تو صرف نیکی میں ہے۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۵۔ خالق کی معصیت میں مخلوق کی اطاعت نہیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عمران والحکم بن عمرو الغفاری

۱۳۸۷۶۔ عن قریب تم پر ایسے حکام آئیں گے جو تمہاری روزی کے مالک ہوں گے تم سے بات کریں گے تو جھوٹ بولیں گے عمل کریں گے تو

براعمل کریں گے تم سے اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک تم ان کی برائی کو اچھا قرار نہ دو، ان کے جھوٹ کو سچانہ کہو۔ ان کو حق دو جب تک

وہ اس پر راضی ہوں، پس جب وہ تجاوز کریں تو جو ان سے لڑائی میں قتل ہو جائے وہ شہید ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی سلامۃ

کلام:..... روایت ضعیف ہے المختصر ۹۰

۱۳۸۷۷۔ عن قریب ایسے امراء آئیں گے جن کی کچھ باتیں تم کو اچھی اور کچھ اور پری (اجنبی) محسوس ہوں گی جس نے انکو چھوڑ دیا نجات پا گیا،

جس نے کنارہ کر لیا وہ محفوظ رہا اور جو ان کے ساتھ مل جل گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ ابن ابی شیبہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۳۸۷۸۔ میرے بعد تمہاری حکومت کے ذمہ دار ایسے لوگ ہوں گے جن باتوں کو تم غلط خیال کرتے ہو وہ ان کو اچھا بتائیں گے اور جن باتوں کو تم

اچھا خیال کرتے ہو وہ ان کو غلط خیال کریں گے پس تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پائے وہ یاد رکھے کہ اللہ عزوجل کے نافرمان کی طاعت نہیں ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

گناہ کے کام میں امام کی اطاعت جائز نہیں

۱۳۸۷۹ امام کی اطاعت مسلمان آدمی پر حق (لازم) ہے جب تک وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم نہ دے پس جب وہ اللہ کی نافرمانی کا حکم دے تو اس

کے لئے سب سے زیادہ اور نہ طاعت۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۸۸۰ عن قریب میرے بعد تمہارے نظام کی باگ ایسے لوگ سنبھالیں گے جن باتوں کو تم اجنبی اور ناپسند خیال کرتے ہو وہ انکو اچھا قرار دیں گے۔ اور تمہاری اچھی باتوں کو وہ ناپسند کریں گے جو اللہ کی نافرمانی کرے اس کی اطاعت نہیں اور تم اپنے رب سے گمراہ نہ ہو جانا۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۸۸۱ مسلمان آدمی پر (حاکم کی بات) سن کر اطاعت کرنا واجب ہے، اچھا لگے یا برا لگے جب تک کہ حاکم معصیت کا حکم نہ کرے پس ایسی صورت میں نہ سننا ضروری ہے اور نہ اطاعت کرنا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۸۲ قریش کے لئے سیدھے رہو جب تک وہ تمہارے لئے سیدھے رہیں اگر وہ تمہارے لئے سیدھے نہ ہوں تو اپنی تلواریں کندھوں پر اٹھا لو پھر اپنے ہدایت یافتہ لوگوں کی تائید اور پیروی کرو۔ مسند احمد عن ثوبان

۱۳۸۸۳ عن قریب تم پر میرے بعد امراء آئیں گے جو تم کو ایسی باتوں کا حکم دیں گے جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا عمل کریں گے جو تمہارے لئے نیا ہو گا پس وہ تمہارے امام (حاکم) نہیں ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۳۸۸۴ عن قریب میرے بعد ایسے امراء آئیں گے وہ جو کہیں گے ان کی بات ان پر رد نہیں ہوگی۔ وہ جہنم میں ایک دوسرے کے اوپر یوں گریں گے جس طرح بندر ایک دوسرے کے اوپر اچھلتے کودتے ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن معاویۃ

۱۳۸۸۵ تم بادشاہوں کے دروازے پر جانے سے اجتناب کرو کیوں کہ وہ انتہائی سخت جگہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رجل من سلیم

۱۳۸۸۶ کوئی شخص بادشاہ سے جس قدر قریب ہوتا ہے اللہ سے دور ہو جاتا ہے جس (ظالم) کے پیروکار جس قدر زیادہ ہوں گے اسی قدر اس کے شیاطین زیادہ ہو جائیں گے اور جس قدر جس کا مال زیادہ ہو گا اسی قدر اس کا (قیامت کے دن) حساب زیادہ ہو گا۔

ہناد عن عبید بن عمیر مرسلًا

کلام: ضعیف ہے۔ الاقان ۱۵۷۲، ضعیف الجامع ۳۹۹۵۔

بادشاہ کی خوشامدی بننے کی ممانعت

۱۳۸۸۷ بادشاہ کے دروازے سے اور اس کے قرب و جوار سے بچو بے شک جو لوگوں میں اس کے سب سے زیادہ قریب ہو گا وہ اللہ سے اسی

قدر دور ہو گا اور جس نے اللہ پر بادشاہ کو ترجیح دی اللہ پاک اس کے اندر اور باہر فتنہ رکھ دیں گے اور اس سے تقویٰ و پرہیزگاری ختم کر دیں گے اور

اس کو حیران پریشان چھوڑ دیں گے۔ الحسن بن سفیان، مسند الفردوس للذہبی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۸۸۸ جو رب کی ناراضگی کے ساتھ بادشاہ کو راضی کرنے والا ہو گا وہ اللہ کے دین سے نکل جائے گا۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۳۹۱۔

۱۳۸۸۹ عن قریب تم پر ایسے امراء ہوں گے جو نماز کو ان کے اوقات سے مؤخر کر دیں گے اور بدعتیں ایجاد کریں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر میں ان کو پاؤں تو کیا طریقہ اختیار کروں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابن ام عبد! تو

مجھ سے سوال کر رہا ہے کہ تو کیا طریقہ اختیار کرے؟ (سن) اس شخص کی اطاعت نہیں جو اللہ کی نافرمانی کرے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۰ سنو! عن قریب تم پر ایسے امراء آئیں گے تم ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرنا اور ان کے کذب پر ان کی تصدیق نہ کرنا بے شک جس نے ان کی مدد کی ان کے ظلم پر اور جس نے ان کی تصدیق کی ان کے کذب جھوٹ پر وہ ہرگز میرے حوض پر نہیں آئے گا۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للسعد بن منصور عن عبد اللہ بن جناب عن ابیہ ۱۴۸۹۱ سنو! کیا تم نے سنا ہے کہ عن قریب میرے بعد امراء آئیں گے۔ پس جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے، ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میں اس سے ہوں (میرا اس کا کوئی تعلق نہیں ہے)۔ وہ میرے پاس حوض پر نہیں آئے گا۔ اور جو ان کے پاس نہ آئے، ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے، ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے، اور وہ حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الترمذی صحیح غریب، النسائی، ابن حبان عن کعب بن عجرة

۱۴۸۹۲ اے کعب! تیرا کیا حال ہوگا جب امراء آئیں گے۔ پس جو ان کے پاس داخل ہو اور ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں ہے اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے اور وہ شخص حوض (کوثر) پر میرے پاس نہیں آسکے گا۔ اے کعب! جنت میں ایسا گوشت داخل ہوگا اور نہ خون، جو حرام سے پرورش پایا ہو۔ ہر وہ گوشت اور خون جو حرام سے پرورش پاتے ہوں جہنم کی آگ ہی ان کی زیادہ مستحق ہے۔ اے کعب! لوگ دو طرح کے ہیں دونوں صبح کو جانے والے ہیں اور شام کو لوٹنے والے ہیں: ایک صبح جا کر اپنی جان آزاد کرانے والا ہے اور دوسرا صبح کو جا کر اپنی جان کو ہلاک کرنے والا ہے۔

اے کعب! نماز برہان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو یوں اڑا دیتا ہے جس طرح برف چکنے پتھر سے پھسل جاتی ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن کعب بن عجرة

بے خوشامد کی مذمت

۱۴۸۹۳ اے کعب بن عجرة! اللہ تجھے بیوقوفوں کی امارت سے پناہ دے، میرے بعد ایسے امراء آئیں گے جو میرے راستے پر چلیں گے اور نہ میری سنت کو اختیار کریں گے۔ پس جو شخص ان کے پاس گیا ان کے کذب کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی واسطہ ہے وہ لوگ حوض پر میرے پاس نہ آسکیں گے اور جو ان کے پاس نہیں گیا ان کے کذب کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں ان سے وہ لوگ حوض پر میرے پاس ضرور آئیں گے اے کعب بن عجرة! روزہ ڈھال ہے، صدقہ گناہوں کو یوں بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے، نماز قربان ہے (یعنی قرب خداوندی کا ذریعہ ہے) یا فرمایا برہان (دلیل ہے) اے کعب بن عجرة! ایسا گوشت ہرگز داخل نہ ہوگا جو حرام سے پرورش پایا ہو ایسے گوشت کی جہنم کی آگ ہی زیادہ مستحق ہے، اے کعب بن عجرة! لوگ دو طرح کے ہیں دونوں صبح کو نکلتے ہیں۔ ایک اپنے نفس کو خرید کر آزاد کر دیتا ہے اور دوسرا اپنے نفس کو فروخت کر کے ہلاک کر دیتا ہے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، ابن زنجویہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعد بن منصور، ابن جریر، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۴۸۹۴ اے عبدالرحمن! اللہ تجھے ایسے امراء سے پناہ میں رکھے جو میرے بعد آئیں گے پس جو ان کے پاس آئے ان کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آسکے گا۔ اے عبدالرحمن! روزہ ڈھال ہے، نماز برہان ہے، اے عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ نے منج کر دیا ہے کہ جنت میں ایسا کوئی شخص داخل ہوگا جس کا گوشت حرام سے پرورش پایا ہو، اس کے لئے جہنم کی آگ ہی زیادہ مستحق ہے۔ مستدرک الحاکم، الخطیب عن عبدالرحمن بن سمرہ

۱۲۸۹۵۔ اے کعب بن عجرہ! میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں ایسے امراء سے جو میرے بعد آئیں گے، جو ان کے دروازہ پر آیا ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے اور جو ان کے دروازوں پر آیا آیا ہی نہیں اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کی تو وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے اور عنقریب وہ میرے پاس حوض پر ضرور آئیں گے۔ اے کعب بن عجرہ! نماز برہان ہے، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں مٹاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔ اے کعب بن عجرہ! کوئی گوشت حرام سے پرورش نہ پائے گا مگر جہنم کی آگ اس کی زیادہ سخت ہوگی۔

الترمذی حسن غریب عن کعب بن عجرہ

۱۲۸۹۶۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس کے حواریین (ساتھی) بھی بنائے۔ پس وہ نبی ان کے درمیان جب تک اللہ نے چاہا کتاب اللہ اور اپنے (پیش رو پیغمبر) کی سنت کے ساتھ عمل کرتا رہا جب وہ انبیاء چلے گئے تو ان کے بعد ایسے امراء آئے جو منبروں پر بیٹھتے تھے اور بات وہ کہتے تھے جو تم کو اچھی لگے لیکن عمل وہ کرتے تھے جو تم جاننے نہیں، پس جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو یہ مومن پر حق ہے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کرے، اگر اس کی ہمت نہ ہو تو اپنی زبان کے ساتھ ان سے جہاد کرے اور اگر اپنی زبان کے ساتھ بھی ہمت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل کے ساتھ جہاد کرے اور اس کے بعد اسلام نہیں رہتا۔ ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۲۸۹۷۔ عنقریب تم پر امراء (حکام) مسلط ہوں گے، جھوٹ بولیں گے اور ظلم ڈھائیں گے پس جو ان کے کذب و جھوٹ کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم کی مدد کرے وہ مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آ سکے گا اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا۔

مسند احمد، سمویہ، الکبیر للطبرانی، السنن للمسعود بن منصور عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

۱۲۸۹۷/۱۔ عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے وہ منبروں پر بیٹھ کر حکمت کی بات کریں گے لیکن جیسے ہی وہ اتریں گے ان سے ان کے دل گویا نکل جائیں گے (اور عمل ان کا قول کے بالکل مخالف ہوگا) پس وہ مردار سے زیادہ بدبودار ہیں۔ جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر بھی میرے پاس نہ آ سکے گا۔ اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور عنقریب وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرہ

۱۲۸۹۸۔ عنقریب امراء آئیں گے جو ان کے جھوٹ کو سچا سمجھیں اور ان کے ظلم میں معاون بنے اور ان کے دروازوں پر چھایا رہے وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آ سکے گا اور جو ان کے جھوٹ کو سچا نہ سمجھیں ان کے ظلم میں ان کا معاون نہ بنے اور ان کے دروازوں پر نہ جھوم رکھے وہ مجھ سے ہے اور وہ عنقریب حوض پر میرے پاس ضرور آئے گا۔ الشیرازی فی الالقاب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۲۸۹۹۔ عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم و ستم کریں گے۔ جو ان کے پاس آئے، ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا اور جو ان کے کذب بیانی کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے اور وہ حوض پر میرے پاس نہ آئے گا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن کعب بن عجرہ

۱۲۹۰۰۔ خبردار! عنقریب میرے بعد امراء آئیں گے جو جھوٹ بولیں گے اور ظلم و ستم کریں گے پس جو ان کے کذب کی تصدیق کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کرے وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے اور جو ان کے کذب کی تصدیق نہ کرے اور ان کے ظلم پر ان کی مدد نہ کرے وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

خبردار! سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ یہ باقیات صالحات ہیں (باقی رہنے والی نیکیاں)۔

مسند احمد عن النعمان بن بشر

۱۲۹۰۱۔ عنقریب امراء آئیں گے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے اور دھوکہ باز لوگ ان کے پاس جھوم کریں گے پس جو بھی ان کی

تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کا معاون و مددگار ہوگا وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے۔ اور جو ان کے پاس نہ گیا ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ان کے ظلم کی مدد کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے۔

ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن للسیعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۳۹۰۲ عنقریب میرے بعد خلفاء آئیں گے اپنے علم کے مطابق عمل کریں گے اور حکم کے مطابق عمل بجالائیں گے پھر ان کے بعد عنقریب ایسے آئیں گے وہ عمل کریں گے جس کا انکو علم نہ ہوگا اور وہ کام کریں گے جس کا ان کو حکم نہ ہوگا پس جس نے ان کی تردید کی وہ ان سے بری ہوا۔ جس نے ان کی مدد سے ہاتھ روک لیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی ہو گیا اور اس نے ان کی اتباع کر لی (وہ ہلاکت میں پڑ گیا)۔

السنن للبیہقی وابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۳۹۰۳ عنقریب تم پر ایسے امراء آئیں گے جن کی باتیں تم کو معروف بھی نظر آئیں گی اور منکر بھی۔ پس جس نے ان پر انکار کر دیا وہ بری ہو گیا، جس نے ان کی باتوں کو ناپسند کیا وہ محفوظ رہا لیکن جو راضی ہو گیا اور اس نے ان کی اتباع کر لی (وہ قعر ہلاکت میں پڑ گیا)۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہم ان سے قتال نہ کریں؟ ارشاد فرمایا: نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

مسند احمد، الترمذی حسن صحیح، الکبیر للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا
 ۱۳۹۰۴ عنقریب ایسے امراء آئیں گے جو حکم کریں گے ایسا جو خود نہیں کرتے۔ پس جس نے ان کے کذب کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں (اور وہ خوف پر میرے پاس نہ پہنچ سکے گا)۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
 ۱۳۹۰۶ عنقریب امراء آئیں گے جو حکم کریں گے جو تم کو معلوم ہوگا (اور صحیح ہوگا) لیکن عمل کریں گے جو تمہارے لئے اجنبی اور نیا ہوگا۔ پس ایسے لوگوں کی تم پر اطاعت لازم نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ عن عبادہ بن الصامت

۱۳۹۰۷ اے عبد اللہ! تمیرا کیا حال ہوگا جب تجھ پر ایسے امراء ہوں گے جو سنت کو ضائع کریں گے اور نماز کو وقت سے موخر کر دیں گے پوچھا یا رسول اللہ! پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اے ام عبد! تو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ کیسے کرے گا؟ (سن!) اللہ کی معصیت میں کسی مخلوق کی اطاعت روا نہیں۔ عبد الرزاق، مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۳۹۰۸ عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ان کے امراء (حکام) بے وقوف لوگ ہوں گے، جو بدترین لوگوں کو آگے کریں گے جبکہ اچھے لوگوں سے صرف محبت کا اظہار کریں گے جو نماز کو وقت سے موخر کر دیں گے۔ پس تم میں سے جو انکو پالے وہ کاہن، پولیس، صدقات وصول کرنے والا نمائندہ اور حکومت کا خزانچی ہرگز نہ بنے۔ مسند ابی یعلیٰ، السنن للسیعید بن منصور عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۳۹۰۹ آخر زمانے میں حکام ظلم کرنے والے ہوں گے وزراء فاسق ہوں گے، حج خیانت دار ہوں گے اور ان کے علماء جھوٹے ہوں گے۔ پس جو ایسا زمانہ پائے وہ کاہن نہ بنے، صدقات و عشر لینے والا نہ بنے، خزانچی نہ بنے اور نہ پولیس کا اہلکار بنے۔ الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام: الطبیقۃ ۴۷

۱۳۹۱۰ آپ نے تین مرتبہ فرمایا: میری امت کو تنگی میں نہ ڈالو۔ اے اللہ جس نے میری امت کو ایسا حکم دیا جس کا آپ نے مجھے حکم نہیں دیا میں نے ان کو ایسا حکم دیا تو ان کو اس حکم کا نہ ماننا حلال ہے۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب ابن عساکر عن ابی عتبۃ الخولانی
 ۱۳۹۱۱ اللہ کی معصیت میں کسی انسان کی اطاعت روا نہیں۔ ابن جریور، ابن عساکر ابن ابی شیبہ عن علی رضی اللہ عنہ
 ۱۳۹۱۲ میرے بعد امراء آئیں گے، جو ان کے پاس داخل ہوں گے بعض مرتبہ آدمی بادشاہ کی رضا کے لئے کوئی بات کہتا ہے مگر اس کی وجہ سے آسمان کی بلندی سے نیچے گر جاتا ہے۔ ابن مندہ وابن عساکر عن بلال بن ابی الحارث المزنی
 ۱۳۹۱۳ کیا تم عاجز ہو کہ جب میں تم میں کسی کو (سرکاری) کام کے لئے بھیجوں اور وہ میرے حکم پر نہ چلے تو تم اس کی جگہ ایسے شخص کو مقرر کر دو جو میرے حکم پر چلے۔ ابو داؤد عن عقبۃ بن مالک

ادب الامیر.....الاکمال

۱۳۹۱۲ میں اپنے بعد آنے والے حاکم کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کی جماعت پر نرمی کرے اور انکے چھوٹے پر رحم کرے۔ میں آدمی کو قوم پر امیر بنانا ہوں حالانکہ قوم میں اس سے بہتر آدمی بھی ہوتا ہے لیکن وہ امیر آنکھوں کا زیادہ بیدار اور حرب زنی میں زیادہ ماہر ہوتا ہے۔

البیہقی من طریق یونس بن بکیر عن ابی معشر عن بعض مشیختہم
اللہ کی قسم! ہم حکومت کا والی ایسے کسی شخص کو نہیں بناتے جو اس کو مانگے اور نہ ایسے کسی شخص کو جو اس کی حرص اور لالچ رکھے۔ ۱۳۹۱۵

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ
میں کسی کو عامل (گورنر وغیرہ) نہیں بناتا جب تک کہ میں اس سے شرائط طے نہ کر لوں۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا ۱۳۹۱۶

۱۳۹۱۷ والی پر پانچ باتیں لازم ہیں غنیمت کو حق کے ساتھ جمع کرنا، حق کے ساتھ اس کو تقسیم کرنا، مسلمانوں کے امور پر ایسے شخص سے کام لینا جو ان کے لئے اچھا ثابت ہو، انکو کسی معرکہ میں محصور کر کے سب کو ہلاک نہ کر دینا اور ان کے آج کا کام کل پر نہ چھوڑنا۔ العقیلی فی الضعفاء عن واصلہ کلام:..... ضعیف الجا مع ۳۶۳، الکشف الاہل ۵۶۲۔

۱۳۹۱۸ جو بادشاہ رحم کے رشتوں اور قربات داروں سے صلہ رحمی کرے اور اپنی رعیت کے ساتھ عدل برتے اللہ پاک اس کے ملک کو مضبوط کر دے گا۔ اس کو اجر جزیل عطا کرے گا، اس کا ٹھکانہ اچھا کرے گا اور اس سے ہلکا حساب لے گا۔

ابوالحسن بن معروف، الخطیب وابن عساکر والدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ
جو مسلمانوں میں سے کسی کو عامل بنائے حالانکہ اس کو علم ہو کہ ان میں اس سے زیادہ بہتر کتاب اللہ کو زیادہ جاننے والا اور اپنے نبی کی سنت کا بڑا عالم موجود ہے تو اس نے اللہ سے اس کے رسول سے اور تمام مسلمانوں سے خیانت برتی۔ مسلم، ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۳۹۱۹

۱۳۹۲۰ لوگوں کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو ورنہ انکو بگاڑ دو گے۔ الکبیر للطبرانی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۲۱ عورت فیصلہ کرنے کی اہل نہیں بن سکتی کہ عوام کے درمیان فیصلہ کرے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۲۲ وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملہ کا حاکم کسی عورت کو کر دیں۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۲۳ ایسی قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے امر کا بڑا عورت کو کر دیں۔ ابن ابی شیبہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۲۴ خلیفہ کے لئے اللہ کے مال (بیت المال) میں سے صرف دو پیالے (طعام کے) جائز ہیں ایک پیالہ وہ اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے رکھے اور دوسرا پیالہ وہ لوگوں کے سامنے رکھے۔ مسند احمد، عن علی رضی اللہ عنہ
فائدہ:۔۔۔ ہمارے زمانہ کا پیالہ مراد نہیں بلکہ وہ پیالہ آج کل کے لگن (عب) جتنا بڑا ہوتا تھا۔

۱۳۹۲۵ جو ہمارے معاملے کا والی بنے اور اس کی بیوی نہ ہو تو وہ بیوی حاصل کر لے جس کے پاس خادم نہ ہو وہ خادم لے لے جس کے پاس گھر نہ ہو گھر لے لے، اور جس کے پاس سواری نہ ہو سواری لے لے اور جو اس کے علاوہ کچھ حاصل کرے گا وہ اسراف کرنے والا ہے یا چور ہے۔

الکبیر للطبرانی، مسند احمد، مسلم عن المستور

۱۳۹۲۶ اے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور وہ پھر ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما لے اللہ! جو میری امت کا والی بنے اور ان کے

ساتھ نرمی برتے تو بھی اس کے ساتھ نرمی کا معاملہ فرما۔ مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۲۷ جب تم میرے پاس کسی کو رسول بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الحکیم، البزار، الضعفاء للعقیلی، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ الترمذی ۲۰۰، ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۳۔

۱۴۹۱۸ جب تم میرے پاس کسی کو نمائندہ بنا کر بھیجو تو خوبصورت چہرے اور خوبصورت نام والے کو بھیجو۔

الدیلمی وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: الاسرار المفوتہ ۴۱، التحدیث ۳۴۲، تذکرۃ الموضوعات ۱۶۳۔

چوتھی فرع..... حاکم کے مددگاروں (وزیروں) کے بیان میں

۱۴۹۳۹ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی یا خلیفہ کو نہیں بھیجا مگر اس کے لئے ساتھی رکھے: ایک ساتھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے اور دوسرا ساتھی اس میں برائی کا کوئی نقصان نہیں ہونے دیتا۔ اور جو برے ساتھی سے بچ گیا وہ یقیناً بچ گیا۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۴۰ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ کسی کو خلیفہ بنایا مگر اس کے دوسرے ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور اس پر اکساتا تھا دوسرا ساتھی شر کا حکم کرتا تھا اور اس پر اکساتا تھا، پس معصوم وہی رہا جس کو اللہ نے معصوم رکھا۔

۱۴۹۴۱ اللہ نے کسی نبی کو بھیجا اور نہ اس کے بعد کوئی خلیفہ آیا مگر اس کے دوسرے ساتھی تھے ایک اس کو نیکی کا حکم کرتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور دوسرا ساتھی کسی برائی میں کمی نہ آنے دیتا تھا پس جو برائی کے ساتھی سے بچ گیا وہی محفوظ رہا۔ النسائی عن ابی ایوب

۱۴۹۴۲ کوئی حاکم ایسا نہیں جس کے دوسرے ساتھی نہ ہوں ایک تو اس کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک ساتھی کسی شر میں مبتلا کرنے سے نہ چوکتا تھا پس جو اس کے شر سے محفوظ رہا وہی محفوظ ہو گیا اور کوئی بھی ساتھی کسی بھی حاکم پر غالب آ سکتا ہے۔

النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۴۳ لوگوں میں اجر کے اعتبار سے نیک وزیر سے زیادہ کوئی نہیں جو امام کو اللہ کی اطاعت کا حکم کرتا رہے۔

السنن سعید بن منصور عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع ۵۱۳۹۔

آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے کی مذمت

۱۴۹۴۴ لوگوں میں سب سے بدترین مرتبہ والا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ بندہ ہے جو اپنی آخرت کو کسی اور کی دنیا کے بدلے ضائع کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۴۹۴۵ لوگوں میں بدترین مرتبہ والا وہ ہے جو اپنی آخرت کا دوسرے کی دنیا کے بدلے نقصان کرے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۵۲۸۱۔

۱۴۹۴۶ لوگوں میں سب سے زیادہ سخت ندامت والا قیامت کے دن وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے فروخت کر دے۔

التاریخ للبخاری عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۳۸۸۔

۱۴۹۴۷ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے برے مرتبہ والا وہ ہوگا جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے عوض ضائع کر دے۔

ابن ماجہ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۳۸: جو کسی امام (حاکم) کے پاس حاضر ہو وہ خیر کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۵۹، ضعیف الجامع ۵۵۵۸۔

۱۳۹۳۹: جو شخص تم میں سے کسی عمل پر والی مقرر ہوتا ہے پھر اللہ پاک اس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کا نیک وزیر مقرر کر دیتا ہے اگر والی بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور جب وہ کوئی نیک کام کرتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
۱۳۹۴۰: جب اللہ تعالیٰ کسی امیر کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو ایک مخلص و سچا وزیر دے دیتا ہے۔ اگر امیر بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد دلاتا ہے اور اگر وہ سیدھی راہ پر رہتا ہے تو اس کی مدد کرتا ہے۔ اور جب اللہ پاک کچھ اور ارادہ فرماتا ہے تو برا وزیر مقرر کر دیتا ہے اگر وہ سیدھی راہ بھولتا ہے تو وزیر اس کو یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ سیدھی راہ چلتا ہے تو وزیر اس کی مدد نہیں کرتا۔

ابو داؤد۔ شعب الایمان للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۱۔

الاکمال

۱۳۹۴۱: اللہ کے نزدیک قیامت کے روز سب سے بدترین مخلوق وہ شخص ہوگا جو غیر کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت ضائع کر دے۔

الخیر انطی فی مساوی الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۴۲: جہنم میں ایک چٹان ہے جس کو ویل کہا جاتا ہے عرفاء (امور مملکت کے منتظمین) اس پر پڑھتے ہیں اور اترتے ہیں۔

مسند البزار عن سعد رضی اللہ عنہ

۱۳۹۴۳: اگر تم چاہو (تو میں تم کو ناظم الامور بنادیتا ہوں) لیکن ناظم جہنم میں ہوگا۔ ابن عساکر عن سلیمان بن علی عن ابیہ عن جده
فائدہ: سلیمان بن علی اپنے والد علی سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے عریف (ناظم) بنادیتے ہو تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۳۹۴۴: اللہ پاک سہیل پر لعنت فرمائے۔ وہ زمین پر لوگوں سے عشر وصول کرتا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو مسخ کر کے ٹوٹا ہوا تارہ بنادیا۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی عن عمل یوم ولیلۃ عن ابی الطفیل عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے: المذلی ۱۶۰۔

فائدہ: جاہلیت میں جو لوگ عشر وصول کرتے تھے اور اپنے دین سابق پر قائم تھے وہ عشر ناجائز تھا ایسے عاشر قتل کرنے کا حکم ہے۔ یا ایسا عاشر جو مسلمان ہو لیکن مسلمانوں سے زکوٰۃ (چالیسویں حصے) کی بجائے عشر (دسویں حصہ یعنی ٹیکس) وصول کرے اور اسی کو حلال جانے یہ بھی کفر کے زمرے میں ہے اور ایسے عاشر قتل کرنے کا حکم ہے اور اس کے لئے جہنم کی وعید آئی ہے لیکن جو عشر وصول کرنا جائز ہے وہ ذمیوں کے اموال تجارت سے عشر لینا ہے اور مسلمانوں کی زمینوں سے بھی بشرطیکہ آسمان کے پانی سے انکو سیراب کیا جاتا ہو۔ ایسا عاشر زمرة وعید میں داخل نہیں۔

۱۳۹۴۵: سہیل یمن میں عشر تھا۔ عشر (دسواں حصہ) وصول کرتا تھا لوگوں پر ظلم ڈھاتا اور ان کے اموال کو غصب کرتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو مسخ کر کے شہاب (بھڑکتا ہوا ٹوٹا تارہ) بنادیا جس کو تم (آسمان میں) معلق دیکھتے ہو۔

الکبیر للطبرانی، ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے الفوائد المجموعۃ ۱۳۶۵۔

۱۳۹۴۶: کوئی انسان نیک وزیر سے زیادہ اجر والا نہیں ہے جو امام کے ساتھ رہے اور اس کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیتا رہے۔

ابن النجار عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۳۹۴۷ کوئی نبی یا حاکم ایسا نہیں جس کے دورِ رازدار نہ ہوں۔ ایک رازدار اس کو امر یا معروف اور نہی عن المنکر کرتا تھا اور ایک رازدار اس کو کسی شرکی کی نہیں آنے دیتا تھا۔ پس جو ایسے رازدار کی برائی سے بچ گیا وہ نجات پانے والا ہے اور دونوں رازداروں پر غالب آنے والا ہے۔

۱۳۹۴۸ مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ جس نے کسی فریق پر ظلم کے ساتھ مدد کی یا کسی ظلم پر مدد کی وہ مستقل اللہ کی ناراضگی میں رہے گا حتیٰ کہ اس ظلم سے نکلے۔

۱۳۹۴۹ ابن ماجہ والرامہر مزی فی الامثال، مستدرک الحاکم عن عمر رضی اللہ عنہ جس نے کسی ظالم کی مدد کی کسی جھگڑے کے وقت حالانکہ وہ اس زیادتی کو جانتا ہے تو اس سے اللہ کا ذمہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔

۱۳۹۵۰ الخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ جس نے کسی ظالم کی اس سے ظلم پر مدد کی وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا اَیْس من رحمۃ اللہ، اللہ کی رحمت سے مایوس۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۳۹۵۱ جس نے کسی ظلم پر مدد کی اس کی مثال اس اونٹ کی سی ہے جو (کھائی میں) گر گیا ہو اور اس کو پونچھ کے ذریعے کھینچا جائے۔

۱۳۹۵۲ السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ جس نے اپنا نام کسی ظالم حاکم کے ساتھ تھی کیا قیامت کے دن اسی کے ساتھ اٹھے گا۔

کلام:..... اس روایت کی سند ضعیف ہے۔
۱۳۹۵۳ جو کسی ظالم کے ساتھ چلا پس اس نے بھی جرم کیا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

انا من المجرمین منتقمون
ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں۔ الدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۵۱۱، کشف الخفاء ۲۶۲۷۔

۱۳۹۵۴ جو کسی ظالم بادشاہ کے پاس گیا اپنی رضا و رغبت کے ساتھ، خوشامد اور چا پلوسی کی غرض سے اور اسی کو سلام کیا وہ جہنم میں اس قدر دھنسے گا جس قدر اس نے بادشاہ کے پاس جانے کے لئے قدم اٹھائے۔ یہاں تک کہ واپس اپنے گھر لوٹ آئے اگر اس نے بادشاہ کی خواہشات کی طرف میلان کیا یا اس کے بازو کو مضبوط کیا تو جلعن اللہ کی طرف سے بادشاہ پر اترے گی۔ اسی کے مثل خوشامد کے لئے بھی اترے گی اور بادشاہ کو دوزخ میں عذاب کی جن قسموں سے گزرنا پڑے گا اس کا چا پلوسی بھی ان عذابوں سے ضرور گزرے گا۔

۱۳۹۵۵ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ جس کو کسی ظالم کے ساتھ چلاتا کہ اس کی مدد کرے حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ وہ ظالم ہے تو وہ اسلام سے نکل گیا۔

التاریخ للبخاری، البغوی، الباوردی، ابن شاہین، ابن قانع، ابو داؤد، الترمذی، ابو نعیم، السنن للسعید بن منصور عن اوس بن شریحیل امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں صحیح نام میرے خیال میں شریحیل بن اوس ہے۔

کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ اسنی المطالب ۱۵۱۲، ضعیف الجامع ۵۸۵۹۔

۱۳۹۵۶ لوگوں میں سب سے بدترین مرتبے والا وہ ہے جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے خراب کر دے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... الضعیفۃ ۱۹۱۵۔ روایت ضعیف ہے۔

ظلم کا پروانہ لکھنے پر وعید

۱۳۹۵۷۔ قیامت کے روز صاحب قلم (نشی) کو آگ کے تابوت میں آگ کے تالوں کے ساتھ مقفل کر کے لایا جائے گا پھر دیکھا جائے گا کہ اس کے قلم سے کیا کیا چیزیں نکلی ہیں۔ اگر اس کا قلم اللہ کی اطاعت میں چلا ہے اور اس کی رضا مندی میں چلا ہے تو اس کا تابوت کھل جائے گا۔ اور اگر وہ اللہ کی نافرمانی میں چلا ہے تو وہ تابوت ستر سال کی گہرائی میں جا کرے گا حتیٰ کہ قلم تراشنے والا اور دوات بنانے والا (بھی) اس سلوک سے گزرے گا اگر اس نے عمر ظلم لکھنے کے لئے قلم و دوات بنائے ہوں گے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے مختصر القاصد: ۲۲۰۔

۱۳۹۵۸۔ قیامت کے دن (ظالم) لوگوں کو کہا جائے گا اپنے کوڑے پھینک دو اور جہنم میں داخل ہو جاؤ۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف وموضوع ہے: تذکرۃ الموضوعات ۱۸۴۔

۱۳۹۵۹۔ قیامت کے دن پولیس والے کو کہا جائے گا: اپنے کوڑا رکھ دے اور جہنم میں داخل ہو جا۔

الدیلمی عن عبد الرحمن بن سمرۃ، ۸۹۱، ۸۹۲، التعقیبات

۱۳۹۶۰۔ آخر زمانے میں اس امت میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے پاس گائے کی دوسوں کی طرح کوڑے ہوں گے جو صبح کو اللہ کی ناراضگی میں نکلیں گے اور شام کو اللہ کے غضب کے ساتھ لوٹیں گے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ التزییہ ۲۲۳۔ ۲۲۴، ۱۸۴۔

پانچویں فرع..... حکومت و خلافت کے لواحق میں

۱۳۹۶۱۔ میرے بعد تیس سال تک خلافت رہے گی پھر اس کے بعد بادشاہت کا دور ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان عن سفینۃ، الترمذی حدیث حسن

۱۳۹۶۲۔ نبوت کی خلافت تیس سال رہے گی پھر اللہ پاک جس کو چاہے گا ملک عطا فرمائے گا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن سفینۃ

۱۳۹۶۳۔ آج رات ایک نیک شخص کو دکھایا گیا کہ ابو بکر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں، عمر ابو بکر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں اور عثمان عمر کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت منقطع وضعیف ہے، کیوں کہ زہری کا سماع حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔

عون المعبود ۱۲، ۳۸۹، ۳۹۰، ضعیف الجامع ۷۸۷

۱۳۹۶۴۔ ہر قوم کا کوئی سردار ہوتا ہے حتیٰ کہ شہد کی مکھڑوں کی بھی سردار ہوتی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۵، ۴۷۔

۱۳۹۶۵۔ اپنے اوپر زہری رکھ میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں بلکہ قریش کی ایک عام عورت کا بیٹا ہوں جو خشک گوشت کے ٹکڑے چباتی تھی۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ، هذا اسناد صحیح۔ زوائد ابن ماجہ

۱۳۹۶۶۔ مدینہ خلافت کا مرکز ہے اور شام میں بادشاہت کا راج ہے۔

التاریخ للبخاری، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۹۴، الضعیفۃ ۱۱۸۸۔

۱۳۹۶۷ دین پر نہ رو (اور نہ کم کرو) جبکہ حاکم دین کے اہل ہوں۔ لیکن جب نا اہل لوگ حکومت پر بیٹھ جائیں تو رونے کا مقام ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۱۸۸۔

۱۳۹۶۸ جو حاکم غضب کے وقت درگزر سے کام لے اللہ پاک قیامت کے دن اس سے درگزر فرمائے گا۔

ابن ابی الدنيا فی ذم الغضب عن مکحول مرسلاً

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۱۵۰۔

رعایا کے ساتھ نرمی کرنا

۱۳۹۶۹ اے اللہ! جو میری امت کا دالی بنے اور ان پر سختی کرے تو بھی اس پر سختی فرما۔ اور جو ان کا دالی بن کر ان پر نرمی برتے تو بھی اس کے

ساتھ نرم سلوک فرما۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا، کتاب الامارۃ رقم الحدیث ۱۸۲۸

روایت ۱۳۹۶۶ پر گزر چکی ہے۔

۱۳۹۷۰ دو امیر ایسے ہیں جو امیر نہیں ہیں (یعنی صاحب اختیار نہیں ہیں)۔ اس عورت کے ساتھ والے جو کسی قوم کے ساتھ حج کرے پھر طواف

زیارت سے قبل جائزہ ہو جائے تو اس کے ساتھیوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس عورت سے اجازت لئے بغیر (یا اس کی فراغت کے بغیر) کوچ کر

جائیں (دوسرا وہ شخص جو جنازہ کے ساتھ جائے اس پر نماز پڑھے اس کے لئے بھی جائز نہیں کہ اہل جنازہ سے اجازت لئے بغیر لوٹ آئے۔

المحاملی فی اعالیہ عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعف الجامع ۱۲۸۵، المتناہیۃ ۹۴۳، الوقوف ۱۰۸۔

۱۳۹۷۱ میرے بعد خلفاء کی تعداد وہی ہے جو موسیٰ علیہ السلام کے نقباء (سرداروں) کی تھی (یعنی بارہ)۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۸۷۹۔

۱۳۹۷۲ جیسے تم ہو گے ویسے تم پر والی آئیں گے۔ مسند الفردوس عن ابی بکرۃ شعب الایمان للبیہقی عن ابی اسحق السبعی مرسلاً

کلام:.....روایت ضعیف ہے: الاقان ۱۳۶۱، اسنی المطالب ۱۱۰۸، الدرر المنثرۃ ۳۲۸، ضعیف الجامع ۳۷۵۔

۱۳۹۷۳ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے ساتھ برا ارادہ فرماتا ہے ان کی حکومت عیش پرستوں کو سونپ دیتا ہے۔ مسند الفردوس عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:.....فیض المقدر میں علامہ مناوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس روایت میں حفص بن مسلم سرقندی ہے جس کو امام ذہبی رحمہ اللہ نے متروک

قرار دیا ہے۔ فیض ۱۔ ۲۶۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۲۴۳۔

۱۳۹۷۴ شاہد (حاضر) وہ کچھ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔ مسند احمد عن علی القضاعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۱۸۰۰، المستبر ۹۸۔

نظم و نسق امور مملکت

۱۳۹۷۵ ناظم۔ چیف منسٹر کے بغیر چارہ کار بھی نہیں اور وہ جہنم میں ہوگا۔ ابو نعیم فی المعرفة عن جعونة بن زیاد الشنئی

فائدہ:.....اس منصب سے دور رہنے کے لئے وعید فرمائی ہے کہ اس کی طلب و حرص میں نہ پڑو اگرچہ منصب بھی ضروری ہے اس سے امور

مملکت کا انتظام ہوتا ہے لیکن وعید اس صورت میں ہے جب اس میں ظلم و نا انصافی روا رکھی جائے۔

۱۳۹۷۶ نظامت کا اول ملامت ہے، آخر قیامت کے دن پرندامت ہے۔ الطیالسی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام میں ہے۔ کشف الخفاء ۲۸۱۔

۱۳۹۷۷ نظم و نسق مملکت حق ہے اور لوگوں کے لئے اس منصب پر کسی کو فائز کئے بغیر چارہ کار نہیں۔ لیکن عرفاء منتظمین جہنم میں ہوں گے۔

ابو داؤد عن رجل

کلام: امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسناد میں مجہول راوی ہیں اس لئے روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: عون المعبود ۸-۱۵۳، التمیز ۳۲، ضعیف الجامع ۱۵۰۶۔

۱۳۹۷۸ بہر حال ناظم جہنم میں جھوٹا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن زید بن سیف

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۲۲۶۔

دوسرا باب قضاء (عدلیہ) کے بارے میں

پہلی فصل قضاء (عدلیہ) کی ترغیب میں

۱۳۹۷۹ قصاص تین ہیں: ۱۔ امیر مامور یا محتال (برائی پسند)۔ الکبیر للطبرانی عن عوف بن مالک وعن کعب بن عیاض

کلام: روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۸۳۔

۱۳۹۸۰ قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو جہنم میں ہیں اور ایک جنت میں وہ شخص جس نے حق جانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا جنت میں ہے اور جس نے اپنی جہالت کے باوجود فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق کو جانا تو سہی لیکن فیصلہ میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے۔

الکامل لابن عدی، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کو صحیح الاسناد فرمایا جبکہ امام ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا اس میں ابن بکیر الغنوی مکرر الحدیث ہے لیکن اس کا ایک شاہد صحیح ہے۔

۱۳۹۸۱ قاضی تین طرح کے ہیں دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے جس نے خواہش پر فیصلہ کیا جہنم میں ہے، جس نے بغیر علم کے فیصلہ کیا جہنم میں ہے اور جس نے حق کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۳۹۸۲ دو قاضی جہنم میں ہیں ایک قاضی جنت میں ہے۔ وہ قاضی جس نے حق کو جانا اور اسی کے ساتھ فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے وہ قاضی جس نے حق کو جانا لیکن عدلاً ظلم کا فیصلہ کیا یا بغیر علم کے فیصلہ کیا دونوں جہنم میں ہیں۔ مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ

۱۳۹۸۳ اللہ سے ڈرو بے شک تم میں سب سے بڑا خیانت دار ہمارے نزدیک وہ شخص ہے جو عمل (سرکاری عہدہ) طلب کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ

۱۳۹۸۴ قیامت کے روز اللہ کے ہاں سب سے دور شخص وہ قاضی ہوگا جو خدا کے حکم کی مخالفت کرے۔

مسند الفردوس للذہبی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۲، الضعیفۃ ۲۰۹۱، المغیر ۱۱۔

۱۳۹۸۵ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو خدا اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ لازم ہو جاتا ہے۔ الترمذی عن عبد اللہ بن ابی اوفیٰ

۱۳۹۸۶ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عدلاً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن معقل بن یسار

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۶۶۲۔

۱۳۹۸۷ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے بری ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ مستدرک الحاکم السنن للبیہقی عن ابن ابی اوفی

۱۳۹۸۸ عدل پسند قاضی کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اس کو اس قدر حساب کی شدت ہوگی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ الشیوازی فی الالقباب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۵۱۶، المستنہیۃ ۱۲۶۰۔

۱۳۹۸۹ عدل پسند قاضی پر قیامت کے دن ایسی گھڑی آئے گی کہ وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس نے کبھی دو آدمیوں کے درمیان بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔

مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۸۶۳۔

۱۳۹۹۰ میری امت میں بدترین وہ ہے جو قضاء کا عہدہ سنبھالے اگر اس پر کوئی بات مشتبہ ہوئی ہے تو وہ مشورہ نہیں کرتا اور اگر وہ درست رہتا ہے تو اگر تباہی اگر غصہ کرتا ہے تو ناک منہ چڑھاتا ہے اور برائی کو لکھنے والا اس پر عمل کرنے والے کے مثل ہے۔

مسند الفردوس للذہبی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۳۸۴، کشف الخفاء ۱۵۳۶

۱۳۹۹۱ ایک پتھر اللہ تعالیٰ کے حضور چنچا کر گڑایا: اے میرے معبود! میرے آقا! میں نے اتنے اتنے سال تیری عبادت کی ہے پھر تو نے مجھے ایک گرجے کی بنیاد میں رکھا ہے (میری یہ دعا سن لے) پروردگار نے فرمایا: کیا تو راضی نہیں ہوا کہ میں نے تجھے قاضیوں کی مجلس سے نکال لیا۔

تمام، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے کاسنی المطالب ۸۷۶، تذکرۃ الموضوعات ۱۸۶، الترمذی ۲۳۰، ذی الملالی ۱۳۳۔

۱۳۹۹۲ قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ جنت کی طرف جائے یا جہنم کی طرف۔ مسند الفردوس للذہبی عن انس

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۶۷۰، النواہ ۱۴۹۲

۱۳۹۹۳ مسلمانوں کے قاضیوں میں سے کوئی قاضی ایسا نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ رہتے ہوں جو اس کی حق کی طرف رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ حق کے علاوہ کا ارادہ نہ کرے۔ پس جب وہ حق کو چھوڑ کر کچھ اور ارادہ کرتا ہے اور عدا ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اس سے بری ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمران

کلام:.....محل کلام روایت ہے ضعیف الجامع ۵۲۱۰۔

۱۳۹۹۴ جس نے عہدہ قضاء تلاش کیا اور ذمہ داروں سے اس کا سوال کیا تو اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا جاتا ہے اور جس کو زبردستی منصب سونپا گیا اللہ پاک اس پر ایک فرشتہ نازل کر دیتا ہے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھتا ہے۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۲۰، ضعیف الترمذی ۲۲۳۔

۱۳۹۹۵ جس نے قضاء کا سوال کیا اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیا جاتا ہے اور جس پر قضا مسلط کی گئی اس پر ایک فرشتہ نزول کرتا ہے اور اس کو درست راہ دکھاتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۵۰۷، ضعیف الترمذی ۲۲۳، ضعیف الجامع ۵۱۱۴۔

۱۳۹۹۶ جس نے قضاء کا سوال کیا اور اس پر مدد طلب کی اس کو اس کے حوالے کر دیا جائے گا اور جس نے قضاء کا سوال نہیں کیا اور اس پر مدد نہیں مانگی اللہ پاک اس پر فرشتہ نازل فرمائیں گے جو اس کو درست راہ پر گامزن رکھے گا۔ ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۴۹۹۷..... جو مسلمانوں کے عہدہ قضاء کی طلب و جستجو میں لگا رہا حتیٰ کہ اس کو پالیا پھر اس کا عدل اس کے ظلم پر غالب آ گیا تب بھی اس کے لئے جنت ہے۔ لیکن اگر اس کا ظلم اس کے عدل پر غالب آ گیا تو اس کے لئے جہنم ہے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف ابی داؤد ۶۳۷، ضعیف الجامع ۵۶۸۹، الضعیفۃ ۱۱۸۶۔

۱۴۹۹۸..... جو بندہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ فرشتہ اس کی گردن پکڑے ہوئے ہوگا پھر وہ آسمان کی طرف سر اٹھائے گا اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کو ڈال دو، تو وہ فرشتہ اس کو چالیس سال کی گہرائی میں دھکیل دے گا۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس کی سند میں مجالد ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن ماجہ۔ ابن ماجہ رقم ۲۳۱۱۔
جو قضاء کا والی بنا اس نے بغیر چھری کے اپنی جان کو ذبح کر لیا۔ ۱۴۹۹۹

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۴۳، مختصر المقاصد ۱۰۹۳۔
۱۵۰۰۰..... جو لوگوں کا قاضی بنایا گیا اور اس نے لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا اس کو بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... اسنی المطالب ۱۳۸۵۔
۱۵۰۰۱..... جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے تو وہ اس بات کے لائق ہے کہ برابر برابر چھوٹ جائے۔ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۹۸۔

عہدہ قضاء پر وعید..... الاکمال

۱۵۰۰۲..... قاضی جہنم میں عدن سے زیادہ دور تک پھسل کر گرتا ہے۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاۃ عن معاذ ورجاله ثقات الا ان فیہ بقیۃ وقد عنعن
۱۵۰۰۳..... قاضی تین طرح کے ہیں۔ دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی بغیر حق کے فیصلہ کرے حالانکہ اس کو حق علم ہے وہ جہنم میں ہے۔ ایک قاضی بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے اور لوگوں کے حقوق تباہ کرے تو وہ جہنم میں ہے۔ اور جو قاضی حق کے ساتھ فیصلہ کرے وہ جنت میں ہے۔ السنن للبیہقی عن بریدۃ

۱۵۰۰۴..... دو قاضی جہنم میں ہیں اور ایک قاضی جنت میں ہے۔ جو قاضی حق کو جانے اور اس کے ساتھ فیصلہ کر دے وہ جنت ہے اور جو قاضی حق کو جانے لیکن جان بوجھ کر ظلم کا فیصلہ صادر کرے یا بغیر علم کے فیصلہ صادر کرے یہ دونوں جہنم میں ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا: جو جاہل ہے اس کا کیا گناہ ہے؟ فرمایا: اس کا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص علم حاصل کئے بغیر قاضی نہیں بن سکتا۔ مستدرک الحاکم عن بریدۃ
۱۵۰۰۵..... جو شخص لوگوں پر فیصلہ ہو اور اس کے سر پر بہت لوگ اکٹھے ہو جائیں اور وہ تب بھی چاہے کہ مزید زیادہ لوگ ہو جائیں تو اس کا جنت میں داخل ہونا محال ہے۔ مستدرک الحاکم ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۰۶..... جو قاضی بنے پھر جہالت کے ساتھ فیصلہ کرے وہ اہل جہنم میں ہوگا جو شخص عالم قاضی ہو پھر وہ حق کے ساتھ فیصلہ کرے اور عدل کرے تو اس سے برابر برابر سوال ہوگا۔ الکبیر للطبرانی، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام:..... اس روایت میں عبد الملک بن ابی جمیلہ مجہول راوی ہے۔

۱۵۰۰۷..... قاضی کی زبان دو انگاروں کے درمیان ہے یا تو وہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں۔

المتفق والمفترق للخطیب، میسرۃ بن علی فی مشیخۃ، الدیلمی، الرافعی عن انس تفرد بہ علی بن محمد الطنافسی

کلام:..... روایت میں علی بن محمد الطنفسی مفرد ہے۔ روایت ضعیف ہے دیکھئے النواخ ۱۴۹۲، ضعیف الجامع ۴۶۷۰۔

۱۵۰۰۸..... عدل پرور قاضی کو قیامت کے روز لایا جائے گا اور اس قدر سخت حساب لیا جائے گا کہ وہ تمنا کرے گا کاش اس نے ایک کھجور کے بارے میں بھی کبھی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:..... الضعیفۃ ۱۱۲۲۔ محل کلام ہے۔

۱۵۰۰۹ قیامت کے دن قاضی کو لایا جائے گا حساب سے قبل ہی اس قدر ہولناکیوں سے وہ گزرے گا کہ اس کی تمنا ہوگی کاش اس نے دو آدمیوں کے بیچ میں ایک کھجور کے دانے کے بارے میں بھی فیصلہ نہ کیا ہوتا۔
ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۰۱۰ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو چھوڑ دیتا ہے اور شیطان اس کو لازم ہو جاتا ہے۔ الترمذی غریب، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن ابی اوفی

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ترمذی

۱۵۰۱۱ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ پاک اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتا ہے۔ ابن حبان، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عبد اللہ بن ابی اوفی

۱۵۰۱۲ جو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتا ہے وہ بغیر چھری کے اپنی جان ذبح کرتا ہے۔

۱۵۰۱۳ میری امت میں ایسے لوگ آئیں گے جو دنیا پر جھک جائیں گے، فیصلہ کرنے میں رشوت ستانی کریں گے، نماز ضائع کریں گے اور شہوتوں (خواہشات) کے پیچھے پڑیں گے۔ ابو سعید النقاش عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: اس روایت میں لیث بن ابی سلیم ایک راوی ہے جو محل کلام ہے۔

دوسری فصل..... ترغیب اور آداب میں

ترغیب

۱۵۰۱۴ لوگوں کے درمیان فیصلہ کر، بے شک اللہ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن معقل بن یسار

کلام: ضعیف الجامع ۱۰۷۵۔

۱۵۰۱۵ جب قاضی اپنی جگہ بیٹھ جاتا ہے تو دوفرشتے اس پر اترتے ہیں، اس کو درست راہ دکھاتے ہیں، درست بات کرنے کی توفیق دیتے ہیں اور صحیح رہنمائی کرتے ہیں جب تک کہ وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو دونوں فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۵۵، اللطیفۃ ۴۷، الامتاز ۱۲۶۳۔

۱۵۰۱۶ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک ظلم نہ کرے پس جب وہ ظلم کرتا ہے تو اس کو اس کے نفس کے حوالے کر دیتا ہے۔

ابن ماجہ، ابن حبان عن ابن اوفی

۱۵۰۱۷ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ عمداً ظلم نہ کرے اللہ پاک اس کو درست راہ دکھاتا ہے جب تک وہ اور کوئی ارادہ نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ارقم

الاکمال

۱۵۰۱۸۔ اے عمرو! ان دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے۔ اگر تو دونوں کے درمیان صحیح فیصلہ کرے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو کوشش کرے لیکن فیصلہ میں خطا ہو جائے تو تب بھی تیرے لئے ایک نیکی ہے۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن عمرو

۱۵۰۱۹۔ کوشش کر، اگر تو درست رہا تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

الکامل لابن عدی عن عقبہ بن عامر

۱۵۰۲۰۔ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہو سکے تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تجھ سے خطا سرزد ہو جائے تو تیرے لئے ایک نیکی ہے۔

ابن سعد عن عمرو بن العاص

۱۵۰۲۱۔ قاضی جب فیصلہ کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے اور قاسم جب تقسیم کرتا ہے تو اللہ کا ہاتھ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۲۔ دونوں کے درمیان فیصلہ کر دے اس بنیاد پر کہ اگر تجھ سے درست فیصلہ ہوا تو تیرے لئے دس نیکیاں ہیں اور اگر تو نے کوشش کی لیکن تجھ سے خطا سرزد ہوئی تو تیرے لئے ایک اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

کلام: امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس روایت پر کلام فرمایا ہے۔

الآداب والاحکام

۱۵۰۲۳۔ جب دو شخص تیرے پاس فیصلہ لے کر آئیں تو پہلے کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے عنقریب تجھے معلوم ہو جائے گا کہ کس طرح تجھے فیصلہ کرنا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اس کے بعد میں ہمیشہ قاضی رہا۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۲۴ جب تیرے پاس دو فریق بیٹھ جائیں تو کسی ایک کے حق میں فیصلہ نہ دے جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جیسے پہلے کی بات سنی ہے جب تو ایسا کرے گا تو تیرے لئے فیصلہ کرنا واضح ہو جائے گا۔

۱۵۰۲۵ مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن، للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ
دونوں جاؤ سوچو، قرعہ اندازی کرو پھر تقسیم کر لو پھر ہر ایک ساتھی دوسرے کو کی بیش حلال کر دے۔

۱۵۰۲۶ جاؤ اور آدھے آدھے اموال تقسیم کر لو۔ اور بچوں کو ہاتھ نہ لگاؤ اور اگر یہ بات نہ ہوئی کہ اللہ پاک عمل کی گمراہی پسند نہیں فرماتا تو ہم تم سے ایک رسی کا احسان بھی قبول نہیں فرماتے۔ ابو داؤد عن الزبیب العنبری
کلام: ضعیف الجامع ۱۴۱

۱۵۰۲۷ ہرگز فیصلہ نہ کرو اور نہ فیصلے سے متعلق کوئی بات کہو سوائے اس بات کے جو تم کو معلوم ہو اور اگر تجھ پر کوئی معاملہ مشکل اور مشتبہ ہو جائے تو توقف کر لے حتیٰ کہ تجھ پر وہ مسئلہ واضح ہو جائے یا تو اس کو لکھ کر میرے پاس بھیج دے۔ ابن ماجہ عن معاذ رضی اللہ عنہ
۱۵۰۲۸ کوئی شخص دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جبکہ وہ حالت غصہ میں ہو۔ مسلم، الترمذی، النسائی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۰۲۹ قصاص صرف امیر لے یا مامور یا مختار (جو متاثر ہوا ہو)۔ ابو داؤد عن عوف بن مالک
کلام: الجامع المصنف ۲۳۳۔ روایت ضعیف ہے۔
۱۵۰۳۰ قاضی کبھی دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے۔

۱۵۰۳۱ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ
کوئی شخص کسی ایک فیصلہ میں دو فیصلے نہ کرے اور نہ غصہ کی حالت میں دو فریقوں کے درمیان فیصلہ کرے۔
النسائی عن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ

مقدمہ کے دونوں فریق سے برابری کرے

۱۵۰۳۲ جس کو مسلمانوں کی قضاء کا عہدہ سپرد ہوا تو وہ ان کے درمیان دیکھنے میں اشارہ کرنے میں، اٹھنے بیٹھنے میں اور مجلس میں عدل کرے۔
الدارقطنی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کلام: ضعیف الجامع ۵۳۲، الکشف الالہی۔

۱۵۰۳۳ جس کو مسلمانوں کا قاضی بنایا جائے وہ کسی ایک فریق پر آواز بلند نہ کرے جب تک دوسرے کے ساتھ بھی یہی سلوک نہ کرے۔
الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۳۲۔

۱۵۰۳۴ جب کسی کو مسلمانوں کے درمیان عہدہ قضاء کے ساتھ آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو وہ غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے اور سب فریقوں کے درمیان دیکھنے میں مجلس (بیٹھنے) میں اور حتیٰ کہ اشارہ کرنے میں بھی برابری کرے۔ مسند ابی یعلیٰ عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
کلام: روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۷۷، الضعیفۃ ۲۱۹۵۔

۱۵۰۳۵ مجھے علم نہیں ہے کہ میں لوگوں کے دلوں میں نقب لگا کر دیکھوں یا ان کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں (کہ حقیقت کیا ہے)۔
مسند احمد، البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۰۳۶ اللہ پاک تیرے دل کو ہدایت دے گا، تیری زبان کو مضبوط اور ثابت کرے گا۔ پس جب تو دونوں فریقوں کے سامنے بیٹھے تو فیصلہ نہ کر جب تک دوسرے کی بات نہ سن لے جس طرح پہلے کی بات سنی ہے۔ بے شک اس سے تجھ پر فیصلہ واضح ہو جائے گا۔

ابو داؤد، النسائی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۰۳۷ قاضی کسی فریق کی ضیافت اور خاطر تواضع نہ کرے نہ اس کو اپنے قریب کرے اور نہ اس کی بات سنے جب تک دوسرا فریق ساتھ نہ ہو۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت میں ایک راوی العلاء بن ہلال ہے جو حدیث وضع کرتا ہے۔ لہذا روایت محل کلام اور ضعیف ہے۔

۱۵۰۳۸ حاکم دو آدمیوں کے بیچ میں غصہ کے ساتھ فیصلہ نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۰ قاضی جب دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ سیر اور سیراب ہو۔

السنن للدارقطنی، الخطیب فی تاریخ، السنن للبیہقی، وضعفہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۴۱ کوئی بھی کسی ایک مسئلے میں دو فیصلے نہ کرے۔ ابو سعید النقاش فی القضاة عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فیصلے اور جامع احکام..... الاکمال

۱۵۰۴۲ بہر حال جب تم کرو جو کرو تو پہلے تقسیم کر لو، حق کو خوب سوچ سمجھ لو پھر قرعہ اندازی کر لو اور پھر کسی بیشی ایک دوسرے کے لئے حلال کر لو۔

ابو داؤد عن ام سلمة

۱۵۰۴۳ میں ایک بشر ہوں، ممکن ہے تم میں سے کوئی دوسرے سے زیادہ اچھا ہو لئے والا ہو اپنی حجت کو، پس میں جس کے لئے کسی دوسرے

کے حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے جو میں نے اس کے لئے کاٹ دیا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۴ اے عمر! چھوڑ دو، ہم کو کیوں کہ صاحب حق کو کہنے کی گنجائش ہے۔ الاوسط والکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۵ رک جا اے عمر! قرض خواہ کو کہنے کا حق ہے۔ الکبیر للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۶ اس کو چھوڑ دو بے شک حق کا طالب نبی سے زیادہ عذر رکھنے والا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۴۷ چھوڑ دو اس کو، بے شک صاحب حق کو بات کہنے کا حق ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور قرض کا تقاضا کیا اور سختی کرتا تو آپ ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا

تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا:۔ ابن عساکر عن ابی حمید الساعدی

۱۵۰۴۸ حضور ﷺ نے یہ فیصلہ فرما دیا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے روبرو بیٹھیں۔

سنن ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن الزبیر

امام منذری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں مصعب بن ثابت ابو عبد اللہ المدنی ہے، جس کی روایت قابل استدلال نہیں ہے۔

۱۵۰۴۹ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ دونوں فریق قاضی کے سامنے بیٹھیں۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن الزبیر

۱۵۰۵۰ اے عمر! ہم اور وہ اس کے سوا کسی اور بات کے زیادہ ضرورت مند تھے۔ وہ یہ کہ تو مجھے حسن ادائیگی کا حکم دیتا اور اس کو حسن اتباع کا

حکم دیتا (کہ قرض مانگنے میں نرم رویہ اپناتے) اے عمر! اس کو اس کا حق دے اور بیس صاع (من کے قریب) بھجور زیادہ دے، یہ اس کے

بدلے جو تم نے اس کو رعب اور بدبہ دکھایا ہے۔

۱۵۰۵۱۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن محمد بن حمزہ بن یوسف بن عبد اللہ بن سلام عن ابیہ عن جدہ عبد اللہ بن سلام اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کے لئے اس کا حق رکھا ہے خبر دار! وارث (شرعی) کے لئے وصیت نہیں اولاد بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کی ہے اور زانی کے لئے سنگساری ہے خبر دار! کوئی غلام آدمی اپنے آقاؤں کے سوا کسی اور کو اپنا والی نہ بنائے (جس نے وراثت وغیرہ اصل والیوں کے بجائے اوروں کو منتقل کی ہو) اور کوئی شخص اپنی ولدیت غیر والد کے کہیں اور منسوب نہ کرے جس نے ایسا کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک ہمیشہ ہمیشہ خبر دار! کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے بغیر اجازت کے شوہر کا کوئی مال خرچ نہ کرے۔ خبر دار! عاریت (مانگے کی چیز) واپس کرنا ضروری ہے۔ منجہ (دودھ کے لئے دیا ہوا جانور یا پھل کے لئے دیا ہوا درخت وغیرہ) واپس کرنا ضروری ہے۔ قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت اٹھانے والا چٹی برداشت کرنے والا ہے (نقصان کی صورت میں)

۱۵۰۵۲۔ الحسن بن سفیان، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن الحسن وروی ابن ماجہ بعضہ دولہتوں والے ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے عورت اپنے شوہر کی دیت اور مال کی وارث ہوگی شوہر بیوی کی دیت اور مال کا وارث ہوگا۔ ہاں اگر کوئی ایک دوسرے کو عداوت کر دے تب وہ اس کے مال کا وارث نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی دیت کا اگر کوئی ایک دوسرے کو غلطی سے قتل کر بیٹھے تو اس کے مال کا وارث ہوگا لیکن اس کی دیت کا وارث نہ ہوگا۔

جس عورت سے اس کا باپ، اس کا بھائی یا کوئی اور اس کے گھر کا فرد عورت کے اپنے گھر یا والی ہونے سے قبل اس کے لئے کسی چیز کا وعدہ کر لے پھر وہ اپنے گھر یا والی ہو جائے تو جس چیز کا اس کے ساتھ وعدہ کیا ہے وہ عورت کا حق ہے۔ ہاں اگر عورت اپنے گھر یا والی ہو جائے اور پھر اس کا باپ بھائی یا کوئی اور فرد اس کے لئے کسی چیز کا اکرام کرتا ہے تو وہ اسی کے لئے ہے (عورت اس کی مالک نہ ہوگی جب تک صراحتاً اس کو مالک نہ بنادے) اور بیٹی اور بہن گھر میں اکرام کی زیادہ مستحق ہیں یا درکھو! گواہ پیش کرنا مدعی (دعویدار) پر فرض ہے اور مسلمانوں کا ہاتھ دوسرے سب لوگوں پر ایک ہے (یعنی وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک ہیں) ان کا خوف بھی برابر ہے (کسی غیر مسلم نے کسی مسلم کا خون بہا دیا تو سب مسلمان اس کا قصاص لینے والے ہیں) اور کوئی مومن کسی (حربی) کافر کے بدلے قصاصاً قتل نہ ہوگا۔ اور مومنین میں سے قوی کو ضعیف پر اور سریرہ میں نکلنے والے کو (معرکہ میں نکل کر) بیٹھنے والے پر لوٹا دیا جائے گا (یعنی قوی اور ضعیف اور سریرہ میں سے قوی کو معرکہ میں رہنے والا غنیمت میں برابر کے حصہ دار ہیں) اور مسلمانوں میں سے ادنیٰ ترین شخص کے مفادات کا لحاظ لازم ہے۔

۱۵۰۵۳۔ حضور اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ معدن (کان) میں ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کنوئیں میں گر کر ہلاک ہونے والے کا خون معاف ہے۔ کسی چوپائے کے چوٹ مار دینے کی سزا معاف ہے۔ نیز آپ ﷺ نے رکاز (وہ خزانہ جو اللہ نے زمین میں چھپا رکھا ہو کسی آدمی کا چھپایا ہوا نہ ہو) میں (ملک کا) حصہ (پانچواں) حصہ ہے۔ نیز آپ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ کھجور کا پھل اس شخص کے لئے ہے جس نے اس کی تائیر کی (نہ کھجور سے شکوفہ کی تیلیاں مادہ کھجور میں لگائیں اور اس کی آبیاری کی) ہاں اگر درخت خریدنے والا شرط لگا دے (کہ پھل بھی میرا ہوگا تو پھر پھل اسی خریدار کا ہے) یونہی غلام کی ملکیت کی چیزیں غلام کو فروخت کرنے والے کی ہیں۔ ہاں اگر مشتری شرط لگا دے (تو مشتری کی ہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ بچہ بستر والے (شوہر یا باندی کے مالک) کا ہے اور زانی (بدکار) کے لئے سنگساری ہے، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ زمینوں اور گھروں میں شریک ایک دوسرے کے لئے شفعہ کا حق رکھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ پیٹ کا بچہ قتل کر دیا جائے اس کے عوض ایک غلام یا باندی دینا ضروری ہے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ وہ میداں جو راستے میں پڑتا ہو پھر میدان کے مالک اس میں عمارت کھڑی کرنا چاہیں تو راستے کے لئے سات ہاتھ جگہ چھوڑی جائے گی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ ایک کھجور کا درخت یا دو یا تین اگر ان کے مالک مختلف ہوں تو ہر درخت کی جگہ اس کی شاخیں پہنچنے کی جگہ تک ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ باغوں کو نہر وغیرہ کے پانی سے نیچے میں پہلے اوپر کی زمین میں ٹخنوں تک پانی چھوڑا جائے گا، پھر اس کے نیچے والی

زمین میں اتنا ہی پانی چھوڑا جائے گا حتیٰ کہ باغات اور زمینیں پوری ہو جائیں یا پانی ختم ہو جائے نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ عورت اپنے مال میں سے کوئی چیز شوہر کی اجازت کے بغیر کسی کو نہیں دے سکتی۔ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ جدتین (دادی اور نانی) میراث کے چھٹے حصے میں برابر کی حصہ دار ہوں گی۔

نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے: جس نے اپنے غلام کا کوئی حصہ آزاد کیا تو اس پر لازم ہے کہ اگر وہ بقیہ حصہ کا بھی مالک ہے تو اس کو بھی آزاد کر دے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ اسلام میں ضرر ہے (کسی کو) ناروا ضرر (تکلیف) پہنچانے کی اجازت ہے اور نہ بلا وجہ کسی ضرر کا بدلہ اور نقصان برداشت کرنے کی نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کسی ظالم (ناجائز) پیدا ہونے والی شے کا کوئی حق نہیں (اس کا مطلب خاص طور پر یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی مردہ زمین آباد کی بعد میں کسی دوسرے نے اس میں کوئی فصل یا درخت وغیرہ لگا کر اس پر اپنا حق جتانے کی ناجائز کوشش کی تو دوسرے کا زمین میں کوئی حق نہیں) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ شہر کے باغ میں کنویں کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ باغ کو سیراب کرنا جائز ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اہل دیہات کے درمیان یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ نہر، جوہڑ اور تالاب وغیرہ کا بچا ہوا پانی پینے سے موسیٰ شیوں کو نہیں روکا جاسکتا تا کہ وہ زائدا کی ہوئی خود کو گھاس پھوس چر سکیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دیت کبریٰ (قتل عمد کی دیت) میں فیصلہ فرمایا ہے تیس بنت لبون (وہ اونٹنی جو دو سال پورے کر کے تیسرے میں شروع ہو جائے) تیس حقہ (وہ اونٹنی جو چوتھے سال میں داخل ہو جائے) چالیس جذعہ (جو اونٹنی چار سال پورے کر کے پانچویں سال میں داخل ہو جائے) نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے دیت صغریٰ (قتل خطا کی دیت) میں تیس بنت لبون تیس حقہ اور تیس بنت مخاض اور تیس بنتی مخاض (یعنی ایک سال پورا کر کے دوسرے سال میں داخل ہونے والی بیس اونٹنیاں اور بیس اونٹ)۔ مسند احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابو عوان، الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۰۵۴۔ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلوغت کے بعد یتیمی نہیں رہتی ملکیت کے بغیر (غلام کو) آزاد کرنے کا اختیار نہیں طلاق کا حق صرف نکاح کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ قطع رحمی میں کسی قسم کا لحاظ نہیں، ہجرت کے بعد واپس دیہات میں جا کر بسنا جائز نہیں۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ اولاد کے لئے کسی چیز کی قسم جائز نہیں جو اپنے والد کے ساتھ ہو، نہ عورت کے لئے جو شوہر کے ساتھ ہو اور نہ غلام کے لئے جو اپنے آقا کے ساتھ ہو۔ یعنی یہ یتیموں خود مالک بننے کے اہل نہیں لہذا ان کے مفاد میں قسم کھانا درست نہیں بلکہ ان کے سرپرستوں کے لئے کسی فائدے کی قسم درست ہے اللہ کی معصیت میں کوئی نذر نہیں۔ اگر کوئی اعرابی دس حج کرے پھر وہ ہجرت کرے تو دوبارہ اس پر حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اگر کوئی بچہ دس حج کرے پھر وہ بالغ ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔ اسی طرح اگر کوئی غلام دس حج کرے پھر وہ آزاد ہو جائے تو اس پر دوبارہ حج فرض ہے اگر وہ حج کرنے کی استطاعت رکھے۔

ابو داؤد، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... ہدیہ اور رشوت کے بیان میں

۱۵۰۵۵۔ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۵۶۔ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھے گی اور مصافحہ کیا کرو دلوں کا کھوٹ دور ہوگا۔

ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ اسنی المطالب ۵۱۴، تذکرۃ الموضوعات ۶۵۔

۱۵۰۵۷۔ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو، تمہاری باہمی محبت میں اضافہ ہوگا، ہجرت کیا کرو تمہاری آل اولاد کی بزرگی اور مرتبہ بڑھے گا اور معزز

لوگوں کی غرضوں کو درگزر کیا کرو۔ ابن عساکر عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے۔ الشذرۃ ۱۲۸، ضعیف الجامع ۲۴۹۱۔

۱۵۰۵۸ ایک دوسرے کو کھانا طعام ہدیہ میں بھیجا کرو اس سے تمہارے رزقوں میں فراخی و کشادگی پیدا ہوگی۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، ذخیرہ الحفاظ ۲۳۹۶، ضعیف الجامع ۲۳۸۸۔

۱۵۰۵۹ ایک دوسرے کو ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ دل کا کینہ صاف کرتا ہے اور کوئی عورت اپنی پڑوس کو بکری کے پائے ہدیہ کرنے کو بھی معمولی نہ سمجھے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الترمذی، ۳۷۸، ضعیف الجامع ۲۳۸۹۔

۱۵۰۶۰ ہدایا دیا لیا کرو۔ کیوں کہ ہدیہ دل کا کینہ و عداوت ختم کرتا ہے۔ اگر مجھے کسی جانور کے پائے کی دعوت بھی دی جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر ایک دسی گوشت بھی بھیجا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا۔ شعب الایمان للبيهقي عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۳۹۲۔

ہدیہ سے محبت بڑھتی ہے

۱۵۰۶۱ ہدایا دیا کرو بے شک ہدیہ محبت بڑھاتا ہے اور دل کی کدورتیں زائل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت وداع

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۳۹۳، کشف الخفاء ۱۰۲۳۔

۱۵۰۶۲ امام (حاکم) کو ہدیہ دینا خیانت ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۶۳ ہدیہ ساعت اور بصارت کو بڑھاتا ہے اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمة بن مالک

کلام: ضعیف الجامع ۵۱۰۲۔

۱۵۰۶۴ ہدیہ حاکم کی آنکھ کو اندھا کر دیتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۶۱۰۵، النوخ ۲۳۵۶۔

۱۵۰۶۵ جس کے پاس ہدیہ آئے اور اس کے پاس لوگ بیٹھے ہوں تو وہ بھی اس ہدیہ میں شریک ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن الحسین بن علی ۱۹۵۸

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۵۳۳۰، تجذیرا مسلمین ۱۱۴۔

۱۵۰۶۶ ہدیہ بہترین شے ہے جو حاجت روائی کا امام ہے۔ الکبیر للطبرانی عن الحسین بن علی

کلام: روایت ضعیف ہے تذکرۃ الموضوعات ۶۶، ضعیف الجامع ۵۹۶۵، الضعیفۃ ۷۵۴۔

۱۵۰۶۷ سرکاری اہلکاروں کے ہدایا خیانت بازی ہیں۔ مسند احمد، السنن للبيهقي عن ابی حمید الساحدی عن عریاض

کلام: حسن الاثر ۵۴۲، روایت ضعیف ہے۔

۱۵۰۶۸ سرکاری اہلکاروں کے (پاس آنے والے) ہدایا سب حرام ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ عن حذیفہ

کلام: ضعیف الجامع ۶۰۹۱۔

۱۵۰۶۹ امیر (حاکم) کا ہدیہ وصول کرنا حرام خوری ہے قاضی کارشوت قبول کرنا کفر ہے۔

۱۵۰۷۰ جس نے اپنے بھائی کے لئے سفارش کی پھر اس کو ہدیہ پیش ہوا اور اس نے ہدیہ قبول کر لیا تو وہ سود خوری کے دروازوں میں سے ایک

بڑے دروازے پر پہنچ گیا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۱ عرب کے لوگوں میں سے ایک شخص مجھے ہدیہ کرتا تھا میں بھی اپنے پاس جو ہوتا تھا اس کو بدلے میں دے دیتا تھا، لیکن وہ (اس بدلے کو

کم سمجھ کر) ناراض ہو گیا اور مستقل مجھ پر ناراض رہنے لگا۔ اللہ کی قسم آج کے بعد میں عرب کے کسی شخص کا کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۲ فلاں شخص نے مجھے ہدیہ کیا ہے میں نے اس کے عوض اس کو چھ اونٹ دیدیے ہیں۔ لیکن وہ مستقل ناراض ہے۔ اب میں نے ارادہ کیا ہے کہ آئندہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش، انصاری، ثقفی اور دوسی کے۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۳ اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی سے کوئی ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریش، انصاری، دوسی اور ثقفی کے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۷۴ مجھے مشرکین کو داد و بخش کرنے سے روکا گیا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی عن عیاض بن حمار

۱۵۰۷۵ میں کسی مشرک کا ہدیہ قبول نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۰۷۶ ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

رشوت

۱۵۰۷۷ رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں جہنم میں ہیں۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن ابن عمرو فائدہ: اگر رشوت دیئے بغیر جان کو نقصان پہنچے گا خطرہ ہو یا دوسرے کسی بڑے نقصان پہنچے گا اندیشہ ہو تو مجبوراً بکراہت رشوت صرف دینے کی اجازت ہے۔

کلام: ضعیف الجامع ۳۱۴۶

۱۵۰۷۸ اللہ کی لعنت ہو راشی اور مرثی پر۔ مسند احمد، ابن ماجہ، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۰۷۹ فیصلہ میں رشوت دینے اور رشوت لینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۰ اللہ پاک راشی اور مرثی دونوں پر لعنت فرمائے اور اس شخص پر بھی جو دونوں کے درمیان رشوت کا معاملہ طے کرائے۔ مسند احمد عن ثوبان

کلام: اسنی المطالب ۱۱۴۳، ضعیف الجامع ۳۶۸۳۔

۱۵۰۸۱ عطاء لو جب تک وہ عطا رہے، لیکن جب قریش (حکام) آپس میں اس کے ذریعے کام نکالنے لگیں اور عطاء تمہارے دین میں رشوت

بن جائے تو اس کو چھوڑ دو۔ التاريخ للبخاری ابو داؤد عن ذی الزوائد۔ کلام ۲۸۱۹

ہدیہ

۱۵۰۸۲ حکام کے لئے ہدیے (اور تحفے تحائف) خیانت بازی ہیں۔ الجامع لعبد الرزاق عن جابر بن حسن

۱۵۰۸۳ امراء (حکام) کے لیے ہدایا خیانت ہیں۔

ابو سعید النقاش فی کتاب القضاة عن ابی حمید الساعدی وعن ابی سعید عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الراعی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۵۹۹۱

۱۵۰۸۴ بادشاہ کے (پاس آنے والے) ہدایا حرام اور خیانت ہیں۔ ابن عساکر عن عبد اللہ بن سعد

۱۵۰۸۵ امیر کا ہدیہ خیانت ہے۔ ابن جریر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۰۸۶ میں نے دین میں تیری آزمائش جان لی ہے جو تکلیف تجھے آئی ہے تیرا مال ضائع ہوا ہے اور قرض کا بوجھ تجھ پر چڑھ گیا ہے، اس لئے میں نے تیرے لئے ہدیہ کو اچھا قرار دیا ہے لہذا اگر تجھے ہدیہ میں کچھ پیش کیا جائے تو اس کو قبول کر لینا۔ آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو

ارشاد فرمایا تھا۔ الکبیر للطبرانی عن عید بن صخر بن لوزان

۱۵۰۸۷ حاجت روائی میں ہدیہ پیش کرنا بہترین مددگار ہے۔ التاریخ للحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۰۸۸ حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے کشف الخفاء ۲۸۲۲۔

۱۵۰۸۹ حاجت روائی کے لئے ہدیہ بہترین چابی ہے۔ التاریخ للخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۵، انتزاع ۲۷۷۔

۱۵۰۹۰ آپس میں کھانا ایک دوسرے کو ہدیہ کیا کرو، یہ تمہاری روزی کے لئے فراخی کشادگی کا سبب اور جلد اچھے بدلے کا ذریعہ اور قیامت کے

دن بڑے ثواب کا پیش خیمہ ہے۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۲۴۹۶، ضعیف الجامع ۲۳۸۸۔

۱۵۰۹۱ ہدیہ اللہ کا پاکیزہ رزق ہے لہذا جب کسی کو ہدیہ پیش ہو تو وہ اس کو قبول کرے اور اس سے اچھا بدلہ دے۔ الحکیم عن ابن عمرو

۱۵۰۹۲ ہدیہ اللہ کے رزق میں سے رزق ہے، جس نے ہدیہ قبول کیا اس نے گویا اللہ سے ہدیہ قبول کیا اور جس نے ہدیہ واپس کیا اس نے اللہ

کو ہدیہ واپس کیا۔ ابو عبد الرحمن السلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۳ ہدایا لیا دیا کرو یہ دلوں کے کینے دور کرتے ہیں۔ الخطیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے الممتاہ ۱۲۵۸۔

۱۵۰۹۴ خبردار! کوئی اپنے بھائی کے ہدیے کو رد نہ کرے اگر اس کے پاس بھی کچھ میسر ہو تو اچھا بدلہ دے قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں

میری جان ہے اگر ایک دتی گوشت بھی مجھے ہدیہ کیا جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر مجھے ایک پائے کی دعوت پر بلایا جائے تو میں دعوت میں

جاؤں گا۔ ہناد عن الحسن مرسل

سہلی سکتی

ہدیہ کو کمتر نہ سمجھے

۱۵۰۹۵ میں اس کو کمتر نہیں سمجھتا۔ اگر مجھے ایک پایہ ہدیہ کیا جائے تو میں اس کو قبول کروں گا، اگر مجھے ایک دتی پر دعوت دی جائے تو میں قبول

کروں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ام حکیم بنت ودا ع الخزاعیہ

فائدہ:..... ام حکیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پائے کو رد کرنا ناپسند فرماتے ہیں؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا۔

۱۵۰۹۶ ہمارے لئے ہدیہ ہے اور اس پر صدقہ ہے یعنی بریرۃ رضی اللہ عنہ پر۔ ابن النجار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرۃ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا باندی) کو (جو گوشت پکارتی تھی) فرمایا ہمیں نہیں

کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا: تو کسی نے ہم پر صدقہ کیا ہے تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان پر تو صدقہ ہوا ہے لیکن وہ ہمیں ہدیہ کر سکتی ہیں۔

۱۵۰۹۷ یہ تمہارے پاس کیا ہے؟ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ صدقہ سے تو اللہ کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور ہدیہ رسول کی رضا مقصود ہوتی ہے اور

حاجت روائی مقصود ہوتی ہے۔ ابن عساکر عن عبد الرحمن بن علقمہ

۱۵۰۹۸ جب تمہارے پاس کوئی شخص ہدیہ لے کر آئے تو اس وقت جو پاس بیٹھے ہوں وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الحکیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۰۹۹ جس کو کوئی ہدیہ پیش کیا جائے اور اس کے پاس کوئی قوم ہو تو وہ بھی اس ہدیے میں شریک ہیں۔

الضعفاء للعقیلی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی

کلام: روایت ضعیف ہے: الاسرار المرفوعة ۵۷۹، ترتیب الموضوعات ۸۸۰، القواعد المجموعة ۱۰۶۔
۱۵۱۰۰ میں نے ارادہ کیا ہے کہ کسی کا ہدیہ قبول نہ کروں سوائے انصاری قریشی یا ثقفی کے۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۱ مجھے کون فلاں آدمی سے معذرت دلائے گا اس نے مجھے ایک گا بہن اونٹنی ہدیہ کی تھی حالانکہ وہ اونٹنی میری تھی مجھے اس طرح اس کی پہچان ہے جس طرح اپنے کسی گھر کے فرد کی پھر بھی میں نے اس کے بدلے چھ اونٹ ہدیہ کرنے والے کو دیئے لیکن وہ پھر بھی ناراض ہے۔ پس میں نے ارادہ کر لیا ہے کہ کسی سے ہدیہ قبول نہ کروں گا سوائے قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کے۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۲ فلاں شخص نے میری ہی اونٹنی مجھے ہدیہ کی میں اس کو ایسے پہچانتا ہوں، جس طرح اپنے کسی گھر والے کو وہ مجھ سے خندق والے دن کھو گئی تھی۔ پھر بھی میں نے اس کے عوض چھ اونٹ دے دیئے لیکن وہ اس کے باوجود ناراض ہے۔ لہذا میں نے ارادہ کیا ہے کہ ہدیہ صرف قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی سے قبول کروں گا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۱۰۳ ہم مشرکین سے ہدیہ قبول نہیں کرتے لیکن اگر تم چاہو تو، میں قیمت کے بدلے اس کو قبول کر سکتا ہوں۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للسیف بن منصور عن حکیم بن حزام

فائدہ: ایک مرتبہ حکیم بن حزام نے آپ ﷺ کو ایک جوڑا ہدیہ کیا، اس وقت حکیم مسلمان نہ ہوئے تھے لہذا آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۵۱۰۴ ہم مشرکین سے ہدیہ کا لین دین نہیں کرتے۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عیاض بن حمار
۱۵۱۰۵ میں مشرکین سے لینا دینا پسند کرتا ہوں۔ ابو داؤد، مسند احمد، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین

رشوت..... الاکمال

۱۵۱۰۶ ہر وہ گوشت جس کو سخت سے پرورش ملی ہو، جہنم کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔ پوچھا گیا: سخت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: فیصلہ میں رشوت لینا دینا۔ ابن جریر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۰۷ اللہ پاک نے راشی اور مریشی پر لعنت فرمائی۔ ابو داؤد، مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی حسن صحیح، السنن للبیہقی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر ابو سعید فی القضاۃ عن عائشہ، مستدرک الحاکم عن عبدالعزیز بن مروان بلاغاً

۱۵۱۰۸ اللہ پاک رشوت کھانے والے اور کھلانے والے دونوں پر رحم فرمائے۔

التاریخ لعبدالرزاق، ابو سعید النقاش فی القضاۃ عن عبدالرحمن بن عوف

۱۵۱۰۹ فیصلہ میں رشوت لینے والے پر لعنت کی گئی ہے، یہ پردہ تھا اس کے اور جنت کے درمیان۔ عن انس رضی اللہ عنہ

امارت سے متعلق ملحقات..... الاکمال

۱۵۱۱۰ تم میں اب نبوت ہے، پھر نبوت کے طریق پر خلافت رہے گی پھر بادشاہت اور جبریت۔ زور بر دتی۔

الكبير للطبرانی عن ابی عبیدہ بن الجراح وبشیر بن سعد والد النعمان بن بشیر

۱۵۱۱۱ یہ امر رحمت اور نبوت کی صورت میں شروع ہوا ہے، پھر یہ رحمت اور خلافت ہو جائے گا، پھر کاٹ کھانے والی مملکت ہوگی، پھر زمین پر سرکشی، جبر و فساد کا دور ہوگا لوگ حریر (ریشم) بدکاری اور شراب کو حلال سمجھیں گے۔ اس کے باوجود ان کو رزق دیا جائے گا اور ان کی مدد ہوگی حتیٰ کہ وہ

اللہ عزوجل سے ملاقات کریں۔ الکبیر للطبرانی، ابو نعیم فی المعرفہ عن ابی ثعلبة الخشنی عن معاذ وابی عبیدۃ الجراح ۱۵۱۱۲۔ یہ امر (دین و حکومت) نبوت اور رحمت کی صورت میں شروع ہوا، پھر خلافت اور رحمت ہوگا، پھر زبردستی بادشاہت ہوگی لوگ شراب پیئیں گے، ریشم پہنیں گے اور پرانی شرم گاہوں کو حلال جائیں گے۔ اس کے باوجود انور زق ملے گا حتیٰ کہ ان پر اللہ کا حکم آجائے۔

نعیم بن حماد فی الفتن عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ ۱۵۱۱۳۔ اس امت کا اول نبوت اور رحمت ہے، پھر خلافت اور رحمت ہے، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہے، اس میں بھی قدرے رحمت ہے، پھر کھلی زبردستی ہوگی۔ اس میں کسی کے لئے کوئی رحمت نہ ہوگی، اس میں گردنیں اڑائی جائیں گی ہاتھ پاؤں کاٹے جائیں گے اور اموال چھینے جائیں گے۔ نعیم بن حماد فی الفتن عن ابی عبیدۃ بن الجراح

۱۵۱۱۴۔ نبوت جب تک اللہ چاہے تم میں رہے گی، پھر اللہ پاک جب چاہے گا اس کو اٹھائے گا، پھر نبوت کے طرز پر خلافت ہوگی۔ جب تک اللہ چاہے گا رہے گی، پھر اللہ جب چاہے گا اس کو بھی اٹھائے گا، پھر کاٹنے والی بادشاہت ہوگی جب تک اللہ چاہے، پھر جب اللہ چاہے گا اس کو اٹھالے گا، پھر زبردستی کی بادشاہت ہوگی پھر نبوت کی طرز پر خلافت قائم ہو جائے گی۔

ابو داؤد، ابن داؤد، مسند احمد، الرویانی، السنن للسیعید بن منصور عن نعمان بن بشیر عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ

کتاب خلق العالم..... من قسم الاقوال

۱۵۱۱۵۔ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے اللہ نے قلم کو حکم دیا لکھ، لہذا اس نے ہر چیز جو قلم پر زیر ہوگی لکھ ڈالی۔ حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے المعلة ۱۷۱۔ ۱۵۱۱۶۔ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا فرمائی قلم ہے، اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ۔ اس نے عرض کیا: اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: ہر چیز کا حساب اور مقدار لکھ دے جب تک کہ قیامت قائم ہو۔ اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو اس (عقیدہ) کے علاوہ (کسی عقیدے) پر مروا وہ مجھ سے نہیں ہے۔ ابو داؤد عن عبادة بن الصامت ۱۵۱۱۷۔ سب سے پہلے اللہ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔ اللہ نے اس کو فرمایا: لکھ قلم نے دریافت کیا: کیا لکھوں؟ ارشاد خداوندی ہوا تقدیر لکھ ہر چیز کی جو ہو چلی اور جو ہونے والی ہے ابد تک۔ الترمذی عن عبادة بن الصامت

خلق القلم..... الاکمال

۱۵۱۱۸۔ جب اللہ پاک نے قلم کو پیدا فرمایا اس کو ارشاد فرمایا: لکھ جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے، قلم نے سب لکھ دیا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

خلق العالم..... الاکمال

۱۵۱۱۹۔ ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۲۳۲، امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ خبر منکر ہے۔ ۱۵۱۲۰۔ اللہ عزوجل نے دنوں میں سب سے پہلے اتوار کا دن پیدا فرمایا، زمین اتوار اور پیر کے دن پیدا ہوئی تھی۔ پہاڑوں کی پیدائش، نہروں کا

شق ہونا، زمین و آسمان کی قوت و نشوونما منگل اور بدھ کے روز ہوئی تھی۔

ثم استوى الى السماء وهي دخان فقال لها وللارض ائتيا طوعا او كرها قلنا اتينا طائعين. فقضاهن سبع سموات في يومين و اوحى في كل سماء امرها. حم السجده ۱۱

پھر وہ (اللہ) آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دھواں تھا تو اس نے اس سے اور زمین سے فرمایا: دونوں (خواہ) خوشی سے خواہ ناخوشی سے انہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں اس (کے کام) کا حکم بھیجا۔ یہ دو دن جمعرات اور جمعے کے دن تھے آخر تخلیقات جمعہ کے دن آخری گھڑیوں میں ہوئی تھیں۔ لیکن جب ہفتہ کا دن ہوا تو اس میں کوئی تخلیق نہ ہوئی۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۱ اللہ عزوجل نے زمین کو اتوار اور پیر کے روز پیدا فرمایا پہاڑوں کو ان کے منافع سمیت منگل کے روز پیدا فرمایا، شجر (درخت)، پانی، شہر، آبادیاں، ویرانے بدھ کے روز پیدا فرمائے، جمعرات کے دن آسمان کو پیدا فرمایا، جمعہ کے دن ستارے، شمس و قمر اور ملائکہ کو جمعہ کی آخری تین گھڑیوں میں پیدا فرمایا۔ ان تین گھڑیوں کی شروع کی گھڑی میں آجال (عمر) کو پیدا فرمایا کہ کون کب مرے گا۔ دوسری گھڑی میں اللہ پاک نے ہر چیز کو الفت عطا فرمائی جس سے لوگ لطف اندوز ہوتے ہیں اور آخری گھڑی میں آدم کو پیدا فرمایا، اس کو جنت میں سکونت بخشی ابلیس کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا اور بالکل آخری گھڑی میں آدم کو جنت سے نکالا۔ مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: امام ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس میں ایک راوی ابوسعید البقال ہے جس کے متعلق امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں۔ المستدرک ۲-۴۵۳۔

حضرت آدم صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ

۱۵۱۲۲ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی پشت سے ہر جان باہر نکل آئی جس کو قیامت تک پیدا ہونا تھا، اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی پر نور کی چمک پیدا فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے ان کو آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا، حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ تیری اولاد ہیں حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے درمیان ایک دوسروں کی نسبت زیادہ چمکدار پیشانی والا شخص دیکھا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: آخری امتوں میں آپ کی اولاد میں سے ایک نبی ہے جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی کتنی عمر ہے؟ ارشاد فرمایا: ساٹھ سال عرض کیا: اس کو میری عمر میں سے چالیس سال زیادہ کر دے۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تب اس بات کو لکھ لیا جائے اس پر مہر لگادی جائے اور اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کیا جائے۔ چنانچہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہوئی ان کے پاس موت کا فرشتہ آیا۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میری عمر میں ابھی چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ فرشتہ نے عرض کیا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دے دیئے تھے؟ حضرت آدم علیہ السلام نے انکار کر دیا۔ اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی مکر جاتی ہے آدم علیہ السلام بھول گئے اور ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے آدم علیہ السلام سے خطا سرزد ہوگئی اسی وجہ سے ان کی اولاد سے بھی خطا ہوتی رہتی ہے۔

۱۵۱۲۳ الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو انکو چھینک آئی حضرت آدم علیہ السلام نے الحمد للہ کہا اور یہ الحمد للہ اللہ کے حکم سے کی۔ پھر پروردگار نے انکو فرمایا: یرحمکم اللہ یا آدم! تجھ پر اللہ کی رحمت ہو، جا ان ملائکہ کے پاس ان کی جو جماعت بیٹھی ہے ان کو جا کر کہہ: السلام علیکم۔ آدم علیہ السلام نے۔ جا کر انکو السلام علیکم کہا۔ فرشتوں نے جواب میں فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ۔ پھر آدم علیہ السلام لوٹ کر اپنے رب کے پاس آگئے پروردگار نے ارشاد فرمایا: یہ تیرا اور تیری اولاد کا نتیجہ (ملنے وقت کی مبارک باد) ہے۔ پھر اللہ

تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے پوچھا: ان میں سے جو چاہو پسند کر لو۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ لیتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دایں ہیں بابرکت ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ پھیلا یا اس میں آدم اور ان کی اولاد تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: اے پروردگار! یہ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: تیری اولاد ہیں۔ اس وقت ہر انسان کی عمر اس کی پیشانی پر لکھی ہوئی تھی ان میں ایک آدمی دوسروں کی بنسبت زیادہ روشن اور چمکدار تھا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! یہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے اور میں نے اس کی عمر چالیس سال لکھی ہے، عرض کیا: اے پروردگار! اسی کی عمر زیادہ کر دیجئے۔ ارشاد فرمایا: یہ عمر تو میں نے لکھ دی ہے۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میں اپنی عمر میں سے ساٹھ سال اس کو دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تو (جان) اور یہ پھر آدم علیہ السلام جنت میں رہے جب تک اللہ نے چاہا پھر وہاں سے اتارے گئے۔ آدم علیہ السلام دنیا میں اپنی زندگی کے ایام شمار کرتے رہے حتیٰ کہ ان کے پاس موت کا فرشتہ آگیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: تم نے جلدی کی میری عمر تو ہزار سال لکھی گئی تھی۔ فرشتے نے عرض کیا: ہاں لیکن آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے۔

پس انہوں نے انکار کیا تو ان کی اولاد نے بھی انکار کیا۔ وہ بھول گئے ان کی اولاد بھی بھول گئی فرمایا: اس دن لکھنے اور گواہ کرنے کا حکم دیا گیا۔
الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

وادئ نعمان میں عہد لست

۱۵۱۳۴ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی پشت (سے نکلنے والی اولاد) سے عہد لیا وادی نعمان میں عرفہ کے روز اور ان کی پشت سے تمام اولاد نکالی اور ان کو اپنے سامنے پھیلا دیا جو نیوٹوں کی طرح۔ پھر ان سے روبرو پوچھا:
ألست بربکم قالوا بلی۔
کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں اولاد نے عرض کیا، کیوں نہیں۔

مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم، البیہقی فی الاسماء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۵۱۳۵ اللہ تعالیٰ نے ہفتہ کے روز مٹی (زمین) پیدا فرمائی۔ اتوار کے دن اس میں پہاڑ پیدا کئے پیر کے روز درخت پیدا کئے، منگل کے روز ناپسندیدہ چیزیں پیدا فرمائی بدھ کے روز نور کو پیدا فرمایا، چرند و چوپایوں کو جھرات کے دن زمین میں پھیلا دیا۔ جمعہ کے دن عصر کے بعد رات تک تمام تخلیقات کے آخر میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
فائدہ: ... فرمان الہی ہے۔

خلق السموات والارض وما بینہما فی ستة ایام۔

اللہ پاک نے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان کی چیزوں کو چھ دنوں میں پیدا فرمایا۔

مذکورہ حدیث سے لازم آتا ہے کہ تخلیق مخلوقات سات دنوں میں ہوئی۔ درحقیقت مذکورہ حدیث حضرت کعب احبار رحمہ اللہ کا قول ہے نہ کہ فرمان رسول ﷺ امام بخاری رحمہ اللہ اور دیگر علماء اسلام کا یہی قول ہے۔ دیکھئے التاریخ الکبیر للبخاری ۱-۴۱۳۔ نیز اس بحث کا خلاصہ دیکھئے النار المہیف لابن القیم ۸۴، ۸۵۔

۱۵۱۳۶ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اس مٹی کی مٹھی سے پیدا فرمایا جو ساری زمین سے لی گئی تھی۔ اس وجہ سے اولاد آدم زمین کی مختلف انواع کی وجہ سے مختلف رنگ و نسل والی پیدا ہوئی۔ کوئی سرخ ہے تو کوئی سفید اور کوئی بالکل سیاہ اور کوئی ملے جلے رنگ والے۔ اسی طرح ان کی طبائع ہیں نرم مغوم، بری اور اچھی وغیرہ وغیرہ۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۷ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابہ کی مٹی سے پیدا کیا اور جنت کے پانی کے ساتھ اس کو گوندھا۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۱۶۰۳، المفسر ۳۶۔

۱۵۱۲۸ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو جابیه کی مٹی سے پیدا کیا، اور اس مٹی کو جنت کے پانی سے گوندھا۔

الحکیم، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۲۹ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ (گز) رکھا۔ پھر فرمایا: جا اس جماعت کو سلام کر، وہ ملائکہ کی ایک جماعت تھی جو بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جو وہ جواب دیں اس کو سن وہ تیر اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت کے کلمات)۔ چنانچہ آدم علیہ السلام گئے اور ان کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے بھی جواب میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔

اس طرح انہوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا۔ پس ہر شخص جو جنت میں داخل ہوگا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ ہوگا (اس وجہ سے کہ آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا) لیکن مخلوق تب سے مسلسل اب تک گھٹاؤ کا شکار ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۰ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تین رنگ کی مٹیوں سے پیدا فرمایا سیاہ، سفید اور سرخ۔ ابن سعد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۱ اللہ پاک نے آدم علیہ السلام کو جب پیدا فرمایا تو ان کی دائیں کندھے پر ہاتھ مارا اور سفید ذریت (اولاد) نکالی۔ گویا وہ دودھ ہیں۔ پھر اللہ نے ان کے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ ذریت نکالی گویا وہ کھلے ہیں۔ ارشاد فرمایا: وہ جنت میں ہیں اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ یہ جہنم میں ہیں اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۲ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی جنت میں صورت بنائی تو ان کو ایک وقت تک یوں ہی چھوڑے رکھا جب تک اللہ نے چاہا۔ ابلیس ان کے گرد چکر کاٹتا تھا اور ان کو خوب غور سے دیکھتا تھا جب ابلیس نے آدم علیہ السلام کو اندر (پیٹ) سے خالی دیکھا تو کہنے لگا یہ ایسی مخلوق ہے جو (خواہشات میں پڑنے سے) اپنے کو روک نہ سکے گی۔ مسند احمد، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۳ اگر داؤد علیہ السلام اور تمام مخلوق کے رونے کا حضرت آدم علیہ السلام کے رونے سے موازنہ کیا جائے تو حضرت آدم علیہ السلام کا رونا زیادہ ہوگا۔ ابن عساکر عن بريدة رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۸۰۲، الضعیفۃ ۷۸۵۔

۱۵۱۳۴ تمام انسان آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے ہیں۔ ابن سعد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۱۳۵ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے صرف تین چیزیں پیدا فرمائیں ہیں اور بقیہ چیزوں کو فرمایا ہے گن (ہو جاؤ)۔ پس اللہ نے قلم کو، آدم علیہ السلام کو اور جنت الفردوس کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور جنت الفردوس کو فرمایا: میری عزت کی قسم اور میری بزرگی کی قسم تجھ میں کوئی بخیل داخل ہوگا اور نہ کوئی دیوث تیری خوشبو بھی سونگھ سکے گا۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۱۳۶ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، تو رات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور فردوس کو اپنے ہاتھ سے لکھا۔ الدارقطنی فی الصفات

۱۵۱۳۷ پروردگار عز وجل نے جنت الفردوس کو یہ بھی ارشاد فرمایا: میری عزت کی قسم کوئی شراب کا عادی اور کوئی دیوث تجھ میں داخل نہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! دیوث کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو اپنے گھر میں برائی کو چھوڑے (اور اس کو یہ پروا نہ ہو کہ گھر میں کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے)۔ الخرائطی فی مساوی الاخلاق عن عبد اللہ بن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۸ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں اپنے ہاتھ سے پیدا فرمائی ہیں آدم کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تو رات کو اپنے ہاتھ سے لکھا اور جنت الفردوس

کو اپنے ہاتھ سے اگایا۔ الدیلمی عن الحارث بن نوفل

۱۵۱۳۹ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی صورت کو (اور ڈھانچے کو) بنا دیا تو ابلیس اس کے گرد چکر کاٹنے لگا اور اس کو دیکھنے لگا۔ جب اس نے آدم علیہ السلام کو اندر سے خالی پایا تو کہنے لگا: میں تو اس پر کامیاب ہو گیا یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے پر قدرت نہ رکھ سکے گی۔

مستدرک الحاکم، ابوالشیخ فی العظمتہ، عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۰ حضرت آدم علیہ السلام طویل قامت تھے گویا کھجور کا درخت ہیں جب ان سے خطا سرزد ہو گئی تو وہ جنت میں بھاگتے پھرنے لگے۔ ایک درخت نے انکو پکڑ لیا وہ درخت کی طرف متوجہ ہوئے اور پروردگار سے دعا کرنے لگے: اے پروردگار معافی دیدے۔ پس اسی وجہ سے جب کوئی غلام بھاگتا ہے اور پکڑا جاتا ہے تو سب سے پہلے معافی کا سوال کرتا ہے۔ ابوالشیخ فی العظمتہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۱ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کو سجدہ کا حکم دیا انہوں نے سجدہ کیا۔ پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جنت ہے اور تیری جو اولاد سجدہ کرے ان کے لئے بھی جنت ہے۔ پھر پروردگار نے ابلیس کو حکم فرمایا: آدم علیہ السلام کو سجدہ کر تو لیکن ابلیس نے انکار کر دیا، پروردگار نے فرمایا: تیرے لئے جہنم ہے اور جو تیری اولاد سجدہ سے انکار کرے اس کے لئے بھی جہنم ہے۔ التاریخ للحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۲ اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو فرمایا: اے آدم میں نے (اپنی) امانت کو آسمان اور زمین پر پیش کیا لیکن وہ اس کو اٹھانے سے عاجز رہے، کیا تو اس کو اٹھا سکتا ہے؟ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میرے لئے اس میں کیا اجر ہے؟ پروردگار نے ارشاد فرمایا: اگر تو نے امانت کو اٹھا لیا تو تجھے اجر ملے گا اور اگر تو نے امانت کو ضائع کر دیا تو تجھے عذاب ہوگا۔ آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں نے امانت کو اٹھا لیا جو کچھ اس میں ہے اس کے ساتھ پھر آدم علیہ السلام جنت میں اتنا عرصہ ٹھہرے جتنا عرصہ فجر سے عصر کے درمیان ہے حتیٰ کہ شیطان نے انکو وہاں سے نکلوا دیا۔

ابو الشیخ من طریق جویبر عن الضحاک عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۳ آدم و حواء علیہما السلام دونوں عریاں حالت میں زمین پر اترے تھے، ان کے جسموں پر صرف جنت کے پتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو پیش نے ستایا تو بیٹھ کر رونے لگے اور حواء علیہا السلام کو فرمایا: اے حواء! مجھے گرمی نے ستا دیا ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام روٹی لے کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے۔

اور حضرت حواء علیہا السلام کو حکم فرمایا روٹی کا تو اور انکو روٹی کا تنا سکھایا۔ جبکہ آدم علیہ السلام کو دھاگے سے کپڑا بننے کا حکم دیا اور سکھایا: آدم علیہ السلام جنت میں اپنی بیوی سے جماع نہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کی وجہ سے زمین پر اترے تب بھی وہ علیحدہ علیحدہ سوتے تھے ایک داوی بطحاء میں سوتا تھا اور دوسرا دوسرے کوٹنے میں سوتا تھا۔ حتیٰ کہ آدم علیہ السلام کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے انکو حکم دیا کہ اپنے گھر والوں سے ملیں اور مباشرت کا طریقہ سکھایا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام اپنی اہلیہ کے پاس آئے اس کے بعد جبریل علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: آپ نے اپنی بیوی کو کیا پایا؟ آدم علیہ السلام نے فرمایا: صالحہ (اچھا نیک)۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

آدم علیہ السلام کے آنسو کا ذکر

۱۵۱۴۴ اگر آدم علیہ السلام کے آنسوؤں کا ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو آدم علیہ السلام کے آنسو ان کی تمام اولاد کے آنسوؤں سے زیادہ نکلیں گے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان، للبیہقی، ابن عساکر عن سلیمان بن بريدة عن ابیہ

قال ابن عدی روی موقوفاً عن ابی بريدة وهو اصح

کلام:۔۔۔ روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۱۵، المتناہیۃ ۴۴۔

۱۵۱۴۵ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی طرز

سفید تھی۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی سیاہ اولاد نکالی جو کونکوں کی طرح سیاہ تھی۔ پھر پروردگار نے دائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جنت میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اور بائیں طرف والوں کے لئے فرمایا: یہ جہنم میں جائیں گے اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

مسند احمد، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۶۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا اور ان کی سفید اولاد نکالی جو دودھ کی مانند سفید تھی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بائیں شانے پر ہاتھ مارا اور سیاہ اولاد نکالی جو کونکے کی مانند تھی۔ پھر ارشاد فرمایا: وہ جنت کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۷۔ جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں شانے پر ہاتھ مارا جس سے ان کی اولاد موتیوں کی مانند نکلی پھر اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے آدم! تیری یہ اولاد اہل جنت میں سے ہے۔ پھر بائیں شانے پر ہاتھ مارا پھر جس سے ان کی اولاد کونکوں کی طرح نکلی پھر فرمایا تیری یہ اولاد اہل جہنم میں سے ہے۔

الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

روایت ضعیف ہے الجامع المصنف ۱۰۰۸۴، ذخیرۃ الحفاظ ۴۵۳۳۔

۱۵۱۴۸۔ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت سے ایک مٹھی پکڑی جس سے ہر نیک اولاد اللہ کی مٹھی میں آگئی اور ہر خبیث اولاد بائیں مٹھی میں آگئی پھر ارشاد فرمایا: یہاں ابائیں ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اور یہاں اصحاب الشمال ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں اور یہ جہنم میں جائیں گے پھر اللہ عزوجل نے ان سب کو آدم علیہ السلام کی پشت میں لوٹا دیا۔ جو اسی کے مطابق نسل در نسل پیدا ہوتے رہیں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۴۹۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور بائیں ہاتھ سے ایک مٹھی لی اور فرمایا: یہ اس (جنت) کے لئے ہیں اور یہ اس (جہنم) کے لئے ہیں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔

مسند احمد عن ابی عبد اللہ

۱۵۱۵۰۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی اولاد کو ان کی پشت سے نکالا حتیٰ کہ ساری زمین بھر گئی۔

الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۱۔ سب سے پہلے جس نے انکار کیا وہ آدم تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار یہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا جس سے ان کی اولاد کو نکالا پھر انکوان کے باپ پر پیش کیا۔ آدم علیہ السلام نے ان میں ایک چمکدار چہرے والے کو دیکھا تو پوچھا: اے پروردگار! یہ کون سا نبی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ عرض کیا اس کی عمر کتنی ہے؟ فرمایا: ساٹھ سال۔ عرض کیا اے پروردگار اس کی عمر میں اضافہ کر دیجئے پروردگار نے فرمایا: نہیں، ہاں اگر تم اپنی عمر میں سے انکو دو تو ممکن ہے حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ہزار سال تھی۔ چنانچہ پروردگار نے چالیس سال عمر آدم علیہ السلام کی عمر میں سے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے۔ اس کو لکھ لیا اور ملائکہ کو اس پر گواہ بنالیا۔ جب آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو ملائکہ ان کے پاس حاضر ہوئے تاکہ ان کی روح قبض کریں۔ حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: میری عمر میں سے چالیس سال ابھی باقی ہیں۔ فرشتوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے اپنے بیٹے داؤد علیہ السلام کو دے دیئے تھے۔ آدم علیہ السلام نے پروردگار سے عرض کیا: اے رب! میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ تب اللہ پاک نے ان کو وہ لکھا ہوا دکھایا اور گواہ قائم کر دئے۔ پھر بھی اللہ نے آدم علیہ السلام کو مکمل ہزار سال عطا کئے اور داؤد علیہ السلام کو سو سال عطا کئے (جبکہ داؤد علیہ السلام کی عمر ساٹھ سال تھی اور حضرت آدم علیہ السلام کی چالیس سال دینے کے بعد نو سو ساٹھ سال تھی)۔

انوار داؤد، مسند احمد، ابن سعد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے اس میں ایک راوی علی بن زید ہے جس کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے مجمع الزوائد ۸-۲۰۶۔

آدم علیہ السلام کے کفن و دفن کا فرشتوں نے انتظام کیا

۱۵۱۵۲ جب آدم علیہ السلام کی موت کا وقت قریب ہوا تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو ارشاد فرمایا: اے بیٹو! میرا جنت کا پھل کھانے کو جو کر رہا ہے، چنانچہ ان کے بیٹے جنتی پھل کی تلاش میں نکلے۔ انہوں نے ملائکہ کو دیکھا۔ ملائکہ نے پوچھا اے بنی آدم کہاں جا رہے ہو؟ بیٹوں۔ کہا: ہمارے باپ کا جنتی پھل کھانے کو جی کر رہا ہے ہم اس کی تلاش میں نکلے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: واپس ہو جاؤ تمہارے باپ کی روح قبض کرنے کا حکم آچکا ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے اور اپنے باپ کے پاس پہنچے، حواء نے انکو دیکھا تو حقیقت سمجھ گئی اور آدم علیہ السلام کو چٹ گئی حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے دور رہ میرا بلاوا آگیا ہے۔ لہذا مجھے اور فرشتوں کو اپنے حال پر چھوڑ دے چنانچہ فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی روح ان کے بیٹوں کے دیکھتے دیکھتے قبض کر لی، پھر ملائکہ ہی نے ان کو غسل دیا بیٹے دیکھ رہے تھے، پھر کفن دیا اور وہ دیکھ رہے تھے، حنو خوشبو لگائی اور وہ دیکھ رہے تھے، پھر ان پر نماز پڑھی پھر ان کے لئے قبر کھودی گئی اور انکو دفن کیا، پھر ملائکہ بنی آدم کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے: اے اولاد آدم! تمہارے مردوں میں تمہاری یہ سنت ہے اور یہی تمہارا طریقہ ہونا چاہیے۔

ابو داؤد، ابن ماجہ، مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الرویانی، ابن عساکر، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن للسمعانی، المنصور عن ابی بن کعب، السنن للسمعانی بن منصور عن الحسن رفع الحدیث

ملائکہ علیہم السلام کی تخلیق

۱۵۱۵۳ ایک فرشتہ اللہ عزوجل کا پیغام رسالت لے کر میرے پاس آیا۔ اس نے اپنا ایک پاؤں اٹھایا اور اس کو آسمان پر رکھ دیا اور دوسرا پاؤں زمین پر تھا۔ پھر اس کو نہیں اٹھایا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸، ضعیف الجامع ۸۱، الضعیفۃ ۱۶۸۸
۱۵۱۵۴ مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں اللہ کے حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کروں، ایک فرشتے کی کان کی لو۔ اس کے شانے تک کا فاصلہ سات سو سال کی مسافت کا ہے۔ ابو داؤد، الضیاء عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۵۱۵۵ مجھے اجازت ہوئی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی صفت بیان کروں۔ اس ایک فرشتے کی ٹانگیں زمین پر ہیں اور اس کے سینک پر عرش تھیں۔ اس کے کان کی لو اور شانے کے درمیان پھڑ پھڑاتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت ہے وہ فرشتہ کہہ رہا تھا۔

سبحانک حیث کنت

تو جہاں ہو پاک ذات ہے۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۵۶ ملائکہ نور سے پیدا ہوئے، فرشتے بھڑکتی آگ سے اور آدم علیہ السلام کی پیدائش تو جیسے کہ تم کو بتائی گئی (کہ کھنکٹی مٹی سے ہوئی)۔

مسند احمد، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۵۷ مجھے اجازت ملی ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی ایک فرشتے کے متعلق بتا دوں۔ اس کی ٹانگیں نچلی ساتویں زمین ہیں اور اس کے سینک پر عرش ہے اور اس کے کان کی لو سے کاندھے تک اڑتے ہوئے پرندے کی سات سو سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔

حلیۃ الاولیاء عن جابر وابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۱۵۸ مجھے اجازت ہے کہ میں حاملین عرش فرشتوں میں سے کسی فرشتے کی (جسمانی) حالت بتاؤں اس کے کاندھے سے کان کی لونگ اڑتے پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور اس کے سینک پر عرش ہے اور وہ کہہ رہا ہے:

سبحانک حیث کنت

۱۵۱۵۱ میں تم کو اللہ کی عظمت کا کچھ حصہ بتاؤں؟ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں شامل ہے۔ اس کا نام اسرائیل ہے عرش کا ایک پایا اس کے شانے پر ہے اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں گھسے ہوئے ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان میں گیا ہوا ہے یہ تمہارے رب کی تخلیق کی ایک (چھوٹی سی) مثال ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۰ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتے کی کان کی لوسے گردن کی ہنسی تک تیز رفتار پرندے کی سات سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ ابو الشیخ فی العظمت عن جابر رضی اللہ عنہ

جبریل علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۱۶۱ میں نے جبریل علیہ السلام کے زیادہ مشابہہ دجیہ کبھی رضی اللہ عنہ کو پایا ہے۔ ابن سعد عن ابن شہاب

۱۵۱۶۲ میں نے جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۶۳ جس رات مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی میرا گزر فرشتوں کی جماعت پر ہوا میں نے جبریل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خشیت سے بوسیدہ ٹاٹ کی طرح ہو رہے تھے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے دیکھئے: الحی لا اصل لہابی الا صیاء ۳۸۰۔

۱۵۱۶۴ میرے پاس جبریل علیہ السلام سبز لباس میں جس کے ساتھ بڑا موتی لٹکا ہوا تھا تشریف لائے۔

الدار قطنی فی الافراد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۸۰۔

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ بہت دلفریب منظر اور خوبصورت شکل میں تشریف لائے۔ مذکورہ اور آئندہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور ﷺ کے پاس بہت سی صورتوں میں تشریف لائے تھے۔ صرف دو مرتبہ اصلی شکل میں تشریف لائے جس میں آپ علیہ السلام نے حضرت جبریل علیہ السلام کے چھ سو پر دیکھے۔ ہر پر پورے خلاء کو ڈھانپنے والا تھا ایک مرتبہ معراج کی رات سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا دوسری مرتبہ جب آپ زمین پر تھے حضرت جبریل علیہ السلام کو آسمان وزمین کے خلاء کو پر کرتے دیکھا۔ ان دو مرتبہ کے علاوہ مختلف صورتوں میں تشریف لاتے، اکثر حضرت دجیہ کبھی رضی اللہ عنہ کی شکل میں حاضر ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ مکہ میں ایک اونٹ کی شکل میں تشریف لائے جس کا منہ کھلا ہوا تھا اور وہ ابو جہل کو قلمہ بنانا چاہتا تھا۔ فیض القدير ۹۸۱

۱۵۱۶۵ یہ جبریل تھے، جس صورت پر ان کو پیدا کیا گیا ہے اس صورت میں میں نے انکو صرف دو مرتبہ دیکھا ہے، ایک مرتبہ میں نے انکو آسمان سے اترتے ہوئے دیکھا، ان کے جسم کا اکثر حصہ آسمان، زمین کے درمیان کو بھرے ہوئے تھا۔ الترمذی عن عائشة رضی اللہ عنہا

الاکمال

۱۵۱۶۶ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کی کھوپڑی غوطہ (دمشق کا ایک بڑا علاقہ جو ہرے بھرے درختوں اور پانی سے بھرا ہوا ہے) کے برابر بنائی ہے۔ ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: امام ذہبی رحمہ اللہ میزان میں فرماتے ہیں یہ روایت منکر ہے۔

۱۵۱۶۷ میں نے جبریل علیہ السلام کو آسمان سے اترتے دیکھا ان کے بڑے جسم نے آسمان وزمین کے درمیان پورے خلا کو بھر رکھا تھا۔

ابو الشیخ فی العظمة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۵۱۶۸ میں نے جبریل علیہ السلام کو اترتے ہوئے دیکھا انہوں نے آسمان وزمین کے درمیان کو بھر رکھا تھا ان پر ریشم کا لباس تھا جس میں لؤلؤ

اور یاقوت (موتی) جڑے ہوئے تھے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۵۱۶۹ میں نے جبریل علیہ السلام کو سدرۃ المنتہی کے پاس دیکھا ان کے جسم پر چھ سو پر تھے۔ ان کے پروں سے موتی اور یاقوت جھڑ رہے تھے۔

ابو الشیخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

میکائیل علیہ السلام

۱۵۱۷۰ جب سے جہنم کو پیدا کیا گیا ہے حضرت میکائیل علیہ السلام کبھی ہنستے نہیں۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۰۹۱

الاکمال

۱۵۱۷۱ میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے ان کے ساتھ ایک فرشتہ تھا جس کے پر پر غبار تھا۔ اور وہ دشمن کی تلاش سے واپس لوٹ رہا

تھا میں نماز پڑھ رہا تھا وہ مجھ دیکھ کر ہنسا اور میں بھی اس کو دیکھ کر مسکرایا۔ البغوی، وضعفہ ابن السکین، الباوردی، ابن قانع، الکامل لابن عدی،

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی وضعفہ عن جابر بن عبد اللہ بن رباب قال البغوی: ولا اعلم له حديثاً مستنداً غیرہ وقال غیرہ قبل له احادیث

کلام: امام بغوی نے اس کو مطلق ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام بیہقی رحمہ اللہ نے جابر بن عبد اللہ سے اس روایت کو نقل کرنا ضعیف قرار

دیا ہے۔ امام بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کی اور کوئی مسند حدیث نہیں ہے جبکہ دوسرے حضرات نے فرمایا ہے ان کی اور بھی روایات ہیں۔

متفرق ملائکہ الاکمال

۱۵۱۷۲ اللہ عز وجل کے نزدیک ترین مخلوق جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل علیہم السلام ہیں یہ عرش والے کے پاس بڑے مرتبے والے ہیں اس کے

باوجود یہ اللہ تعالیٰ سے پچاس ہزار سال کی مسافت کی دوری پر ہیں۔ الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے الآلی ۱۷۱۔

۱۵۱۷۳ آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کو اسماعیل کہا جاتا ہے وہ ستر ہزار فرشتوں پر نگران ہے ان میں سے ہر فرشتہ ستر ہزار فرشتوں پر مقرر ہے۔

الاوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۴ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے، اس کا نصف بالائی جسم برف ہے اور نچلا نصف جسم آگ ہے۔ وہ بلند آواز کے ساتھ یہ آواز دیتا ہے۔ پاک

ہے وہ ذات! جس نے آگ کی شدت کو روک لیا ہے اور وہ آگ اس برف کو نہیں پگھلا سکتی اور اس برف کی برودت (ٹھنڈک) کو روک لیا پس وہ

اس آگ کو نہیں بجھا سکتی۔ اسے اللہ اے برف اور آگ میں جوڑ کرنے والے! اپنے مومن بندوں کے دلوں کو بھی اپنی اطاعت پر جوڑ دے۔

الیدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۵ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو نور سے پیدا کیا ہے اور ان میں سے کچھ ملائکہ مکھی سے بھی چھوئے ہیں، اللہ نے اور ملائکہ پیدا کئے اور انکو یوں

فرمایا: ہزار پیدا ہو جاؤ، دو ہزار پیدا ہو جاؤ۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۱۷۶ رات کے دو فرشتے دن کے دو فرشتوں کے ماسوا ہیں۔ التاریخ للحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۵۱۷۷ مسلمان جن اور مشرک جن میرے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے۔ انہوں نے مجھ سے سکونت کی جگہ کے بارے میں بات کی۔ میں نے
مسلمان جنوں کو زمین کی بالائی جگہیں دیدیں اور مشرک جنوں کو نشی جگہیں دے دیں۔

ابو الشیخ فی العظمة، الکبیر للطبرانی عن بلال بن الحارث المزنی

کلام: ضعیف الجامع ۲۲۶۔

۱۵۱۷۸ جنوں کی تین قسمیں ہیں، ایک قسم کے پر ہیں جن کے ساتھ وہ ہوا میں اڑتے ہیں ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم کہیں پڑاؤ
کرتی ہے پھر وہاں سے کوچ کر جاتی ہے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، البیهقی فی الاسماء عن ابی ثعلبة الخشنی
۱۵۱۷۹ اللہ عزوجل نے جنوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا۔ ایک قسم سانپ، بچھو اور حشرات الارض کی ہے، ایک قسم فضاء میں چلنے والی ہو ہے،
ایک قسم پر حساب اور عذاب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو تین قسموں پر پیدا فرمایا ہے ایک قسم جانوروں کی مثل ہے، ایک قسم کے جسم تو بی آدم
کے ہیں لیکن ان کی روحیں شیطانوں کی ہیں اور ایک قسم اللہ کے سامنے میں ہوگی جس دن اس کے سوا کسی اور کا سایہ نہ ہوگا۔

الحکیم، ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابو الشیخ فی العظمة عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۸۳۹۔

۱۵۱۸۰ غیلان جنوں کے جادوگر ہیں۔ ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان عن عبد اللہ بن عبید بن عمیر مرسلاً

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۹۴۶، الضعیفہ ۱۸۰۹، النوارح ۱۱۶۰۔

الاکمال

۱۵۱۸۱ نصیبین کے جن میرے پاس اپنے چند فیصلے لے کر آئے جو ان کے درمیان متنازع تھے انہوں نے مجھ سے تو شے (کھانے کی چیزوں)
کا سوال کیا میں نے ان کے لئے گوبر پسو وغیرہ کا گوشہ مقرر کر دیا۔ لہذا الکو جو گوبر لید وغیرہ ملتی ہے وہ ان کے لئے جو بن جاتی ہے۔ اور جو ہڈی ملتی
ہے اس پر ان کو گوشت چڑھا ملتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
۱۵۱۸۲ میرے پاس تم کو گوشہ دینے کے لئے کچھ نہیں، ہاں تم ہر ہڈی جس کے پاس سے گزرو وہ تمہارے لئے لمبا چوڑا گوشت ہو جائے گا،
اور ہر لید اور گوبر جس کے پاس سے تم گزرو وہ تمہارے لئے ہجور بن جائے گی۔

آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد جنوں کو فرمایا۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۳ جنوں میں سے پندرہ جن جو آپس میں چچیرے بھائی اور چچا بھتیجے تھے میرے پاس اس رات آئے۔ میں نے ان کو قرآن پڑھ کر سنایا۔

الاولیٰ للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۴ میں نے گزشتہ رات جنوں کو قرآن سناتے گزاری وہ جنوں میں مجھے ملے تھے۔

عبد بن حمید، ابن حریر ابو الشیخ فی العظمة عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

آسمان اور بادلوں کی تخلیق

۱۵۱۸۵ کیا تم جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ راوی حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم لوگوں نے کہا اللہ اور اس
کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: پانچ سو سال کی مسافت ہے (گہرائی موٹائی) پانچ سو سال ہے، اور ساتویں آسمان کے اوپر ایک سمندر ہے جس
کی بالائی سطح سے گہرائی تک ایسا ہی فاصلہ ہے جیسا آسمان و زمین کے درمیان پھر ان کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے گھٹنے اور کھروں کے درمیان

آسمان وزمین کے درمیان جتنی مسافت ہے ان کے اوپر عرش باری ہے۔

عرش کے بالائی حصے سے نیچے تک اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان وزمین کے درمیان اور اس سے اوپر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہیں اور اللہ پر بنی آدم کے اعمال میں سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن العباس رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس کو حسن غریب قرار دیا ہے جبکہ مستدرک میں ہے کہ اس میں ایک راوی یحییٰ (واہ) ناقابل اعتبار ہے۔

۱۵۱۸۶ کیا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ عنان (لگام) ہے یہ زمین کے

پانی اٹھانے والے باز بردار اونٹ ہیں اللہ پاک ان (بادلوں) کو اس قوم کی طرف ہانک رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتے ہیں اور اس کو یاد کرتے

ہیں، پھر آپ نے پوچھا کیا جانتے ہو تمہارے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: یہ آسمان

م محفوظ چھت ہے ایسی موج ہے جو برسنے سے اللہ نے روک رکھی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اوپر اس چھت کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، ارشاد فرمایا تمہارے اوپر اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا

جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں، ارشاد فرمایا: اس کے اوپر بھی دو آسمان ہیں اور دو نور

کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گوائے اور ہر دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان ک

مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: تم جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: ان کے اوپر

عرش ہے اور اس کے اور (ساتویں) آسمان کے درمیان بھی اتنی مسافت ہے جتنی دو آسمانوں کے درمیان مسافت ہے پھر دریافت فرمایا

جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: اس کے نیچے زمین ہے پھر پوچھا جانتے

ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا اس کے نیچے ایک اور زمین ہے دونوں کے

درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے اس طرح آپ نے سات زمینیں گوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمہ اللہ نے اس روایت کو تفسیر سورۃ الحدید رقم ۳۲۹۸ پر تخریج فرمائی اس کے بعد ارشاد فرمایا: یہ روایت غریب

(ضعیف) ہے۔

۱۵۱۸۷ اللہ تعالیٰ بادلوں کو پیدا فرماتا ہے پس وہ بادل بہت اچھی طرح بولتا ہے اور بہت اچھی طرح ہنستا ہے۔

مسند احمد، البیہقی فی الاسماء عن شیخ من بنی غفہ

الاکمال

۱۵۱۸۸ اللہ تعالیٰ نے آسمان و دنیا کو کٹھری ہوئی موج سے پیدا کیا دوسرے الفاظ یہ ہیں دھوس اور پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کو بلند کر دیا

اس میں چمکدار چراغ اور روشن چاند بنا دیا۔ ستاروں سے اس کو ڈھانپ دیا اور انگو شیطانوں کو مارنے کی چیز بنا دیا اور ان کے ذریعے آسمان ک

مرد و شیطان سے محفوظ کر دیا اور زمین کو اڑتی جھاگ اور پانی سے پیدا کیا۔ زمین کو ایک چٹان پر بنایا وہ چٹان ایک مچھلی کی پشت پر رکھی ہے

اس چٹان سے پانی پھوٹ رہا ہے اگر اس میں شگاف پڑ جائے تو وہ شگاف زمین اور ابل زمین کو نگل جائے گا۔

ابن عساکر عن ابن مسعود و ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۱۸۹ کیا تم جانتے ہو آسمان وزمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں ارشاد فرمایا دونوں کے درمیان اکہتر یا بہتر یا تہمتہ

سال کی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر بھی آسمان ہے۔ اس طرح آپ نے سات آسمان گوائے۔ پھر فرمایا ساتویں آسمان کے اوپر سمندر ہے جس

کی بالائی سطح اور نشیبی سطح کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے پھر اسی سمندر کے اوپر آٹھ بکرے ہیں ان کے کھروں اور گھنور

کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے۔ پھر ان کی پشت پر عرش ہے، عرش کے اوپر اور نیچے کے درمیان آسمان سے آسمان جتنی مسافت ہے، پھر اس کے اوپر اللہ ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ عن العباس بن عبدالمطلب
کلام: روایت کی سند میں ولید بن ثور ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں عون المعبود ۱۳-۱۰۔

۱۵۱۹۰ کیا جانتے ہو یہ (بادی) کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ لگام ہے اور یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی قوم کی طرف ہانک کر لے جا رہا ہے جو اللہ کا شکر کرتی ہے اور اس کو یاد کرتی ہے پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ آسمان ہے جو محفوظ چھت ہے اور رکی ہوئی منوج ہے۔

پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے، پھر فرمایا: جانتے ہو اس کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا (اس کے اوپر بھی آسمان ہے اور) ہر آسمان کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ حتیٰ کہ آپ نے سات آسمان گنوائے اور دو آسمانوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان کے بقدر مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: جانتے ہو ان کے اوپر کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں فرمایا: ان کے اوپر عرش ہے اور عرش اور آسمان کے درمیان دونوں آسمانوں کے درمیان جتنی مسافت ہے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو تمہارے نیچے کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ فرمایا: زمین فرمایا: جانتے ہو اس کے نیچے کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں فرمایا: ایک اور زمین اور دونوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ اس طرح آپ نے سات زمینیں گنوائیں اور ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت بتائی۔ پھر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر تم نچلی زمین میں کوئی رسی لٹکا دو تو وہ اللہ پر اترے گی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

هو الاول والاخر والظاهر والباطن وهو بكل شيء عليم

وہ اول ہے اور آخر ہے اور ظاہر ہے اور باطن ہے اور وہ ہر شے کو خوب جاننے والا ہے۔ الترمذی غریب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ الترمذی

۱۵۱۹۱ حجرہ (گردش کرنے والے ستارے کہکشاں) جو آسمان میں ہے یہ اس انفی سانپ سے ہیں جو عرش کے نیچے ہیں۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

کلام: روایت موضوع ہے۔ الاسرار المفوع ۴۱۲، تذکرۃ الموضوعات ۲۲۱، المنار المنیف ۸۴۔

بادلوں کی تخلیق..... الاکمال

۱۵۱۹۲ جانتے ہو یہ گہرے بادل کیا ہیں یہ زمین کے پانی اٹھانے والے بار بردار اونٹ ہیں اللہ پاک انکو ایسی زمین کی طرف ہانک رہا ہے جو اس کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ ابوالشیخ فی العظمتۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۱۹۳ اللہ عزوجل بادلوں کو پیدا کرتا ہے پھر ان میں پانی اتارتا ہے پس کوئی شے اس کی ہنسی سے حسین نہیں اور کوئی شے اس کے کلام کرنے سے اچھی خوشگوار نہیں۔ اس کی ہنسی بجلی کی چمک ہے اور اس کا بول (رعد) بادلوں کی گرج ہے۔

العقيلي في الضعفاء، الرامهر مزي في الامثال، التاريخ للحاكم ابن مردويه عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

لوح محفوظ

۱۵۱۹۴ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ کو سفید موتی سے پیدا فرمایا ہے۔ اس کے صفحات سرخ یا قوت کے ہیں، اس کا قلم نور کا ہے، اس کی کتاب نور کی ہے، اللہ تعالیٰ ہر دن میں تین سو ساٹھ بار اس کو ملاحظہ کرتا ہے، پیدا کرتا ہے، رزق دیتا ہے، موت دیتا ہے، زندگی بخشتا ہے عزت اور ذلت دیتا ہے اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
کلام: روایت محل کلام ہے، الکشف الالہی ۵، ضعیف الجامع ۱۶۰۸۔

عرش

۱۵۱۹۵ عرش سرخ یا قوت کا ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة عن اشعی مرسلاً
کلام: ضعیف الجامع ۳۸۵۹۔

کرسی

۱۵۱۹۶ کرسی موتی (کی) ہے، قلم موتی (کا) ہے۔ قلم کی لمبائی سات سو سال کی ہے۔ کرسی کی لمبائی کو عالم لوگ بھی نہیں جانتے۔
الحسن بن سفیان، حلیۃ الاولیاء عن محمد بن الحنفیہ مرسلاً
کلام: ضعیف الجامع ۲۲۹۸۔

الاکمال شمس و قمر

۱۵۱۹۷ کرسی جس پر پروردگار عز وجل جلوہ افروز ہوتے ہیں اس سے صرف چار انگلیوں کی جگہ بچتی ہے اور کرسی سے ایسی چوں چوں کی آواز آتی ہے جیسی نئی کجاوے پر بیٹھنے سے آتی ہے۔ الخطیب من طریق بنی اسرائیل عن ابی اسحاق عن عبد اللہ بن خلیفۃ الہمدانی
کلام: المستاہیہ ۲۔

۱۵۱۹۸ شمس و قمر کے چہرے عرش کی طرف ہیں اور ان کی گدی دنیا کی طرف ہے۔ مسند الفردوس للذہبی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۸۰۶، ضعیف الجامع ۳۴۴۳۔

۱۵۱۹۹ شمس پر نو فرشتے مقرر ہیں جو ہر روز اس کو برف مارتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو شمس جس پر طلوع ہوتا اس کو جلا کر جہنم کر دیتا۔
الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۱۲۸، الضعیفۃ ۲۹۳، الکشف الالہی ۱۱۰۷۔

۱۵۲۰۰ شمس و قمر کو قیامت کے روز تاریک کر دیا جائے گا۔ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، کتاب بدء الخلق باب صفة الشمس والقمر

۱۵۲۰۱ شمس و قمر جہنم میں دو ہشت زدہ بیلوں کی مانند ہونگے۔ اگر پروردگار چاہے گا تو ان کو نکالے گا ورنہ ان کو اندر ہی چھوڑ دے گا۔

ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۴۴۳، الکشف الالہی ۳۸۱۔

۱۵۲۰۲ سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینک ہوتا ہے۔ جب سورج بلند ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر

جب وہ عین استواء کو پہنچ جاتا ہے تو پھر دوبارہ اس کے ساتھ جا کر کھڑا ہو جاتا ہے، جب زوال شمس ہو جاتا ہے تو پھر جدا ہو جاتا ہے پھر جب سورج غروب ہونے کو ہوتا ہے تو دوبارہ اس کے ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے جب غروب ہو لیتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔

مؤطا امام مالک، النسائی عن ابی عبد اللہ الصناہی

کلام: روایت محل کلام ہے: ضعیف الجامع ۳۴۴۲، ضعیف النسائی ۱۶۔

۱۵۲۰۳ کیا جانتے ہو یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں ارشاد فرمایا: یہ چلتا ہے حتیٰ کہ عرش کے نیچے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتا ہے اور سجدہ ریز ہو جاتا ہے، پھر اس طرح رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے: اٹھ اور لوٹ جا جہاں سے آیا ہے۔ پس سورج طلوع ہوتا ہے سابقہ اپنی طلوع گاہ سے پھر وہ چلتا چلتا عرش کے نیچے اپنے مستقر (ٹھکانے) پر پہنچ کر سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ اور سجدہ میں رہتا ہے حتیٰ کہ اس کو حکم ہوتا ہے کہ اٹھ اور اسی جگہ سے طلوع ہو جہاں سے آیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی سابقہ طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے، پھر حسب سابق طلوع ہوتا ہے اور لوگوں کو کچھ اجنبی محسوس نہیں ہوتا، حتیٰ کہ وہ عرش کے نیچے اپنے مستقر پر پہنچ جاتا ہے پھر اس کو کہا جائے گا اٹھ اور مغرب سے طلوع ہو تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو یہ وقت کب ہوگا؟ یہ اس وقت ہوگا جس کے بارے میں فرمان الہی ہے۔

لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیراً

کسی نفس کو اس کا ایمان لا نافع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان کی حالت میں نیک عمل نہ کئے ہوں گے۔

مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۲۰۴ کیا تو جانتا ہے کہ یہ کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ اہل بیت جنت میں غروب ہوتا ہے۔ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۵۲۰۵ اے ابو ذر! جانتا ہے یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے؟ یہ جاتا ہے حتیٰ کہ عرش کے پاس پہنچ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتا ہے اور واپس طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرماتا ہے۔ ایک مرتبہ اس کو کہا جائے گا لوٹ جا جہاں سے آیا ہے تب وہ مغرب سے طلوع ہوگا۔ یہ اس کا ٹھکانہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

ہوائیں

۱۵۲۰۶ اللہ تعالیٰ نے جنت میں ہوا کے بعد ایک ہوا پیدا فرمائی ہے وہ سات سال کی مسافت پر ہے اس پر ایک دروازہ بند ہے۔ یہ ہوائیں اسی بند دروازے کے جھروکوں سے آتی ہیں۔ اگر اس دروازے کو کھول دیا جائے تو وہ ہوا آسمان و زمین کے درمیان کی چیزوں کو اڑا کر لے جائے وہ اللہ کے ہاں ازیب ہے (چہار جانب سے آنے والی) اور تمہارے ہاں وہ جنوب سے آتی ہے۔ (پروائی ہوا بن کر)۔

ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، الرویانی، السنن للبیہقی، الضیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۹۴۸، ضعیف الجامع ۱۶۰۔

الرعد..... بجلی کی گرج

۱۵۲۰۷ رعد اللہ کے ملائکہ میں سے ایک ملک (فرشتہ) ہے، جو بادلوں پر منکمل ہے۔ اس کے ساتھ آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ساتھ وہ بادلوں کو اللہ کے حکم کے مطابق بانکتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ایک مرتبہ یہودی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا: اے ابوالقاسم ہم کو رعد کے بارے میں بتاؤ وہ کیا ہے؟ تب آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۱۵۲۰۸: جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کی تسبیح کرو اور تکبیر نہ کہو۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن عبد اللہ بن جعفر کلام:..... روایت ضعیف ہے علامہ سیوطی نے ضعف کا ارشاد فرمایا ہے۔ اس روایت کو عبید نے جوائفہ ہے احمد سے جو ضعیف ہے نقل کیا ہے۔ دیکھئے فیض القدیر ۳۸۰۔

نیز دیکھئے النواخ ۱۲۲، ضعیف الجامع ۵۵۲۔

۱۵۲۰۹: جب تم بجلی کی گرج سنو تو اللہ کا ذکر کرو بے شک بجلی کبھی اللہ کے ذکر پر نہیں گرے گی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ کلام:..... ضعیف الجامع ۵۵۱، النواخ ۱۲۱۔

المستقرات

۱۵۲۱۰: ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ فائدہ: فرمان الہی ہے:

وخلقنا من الماء کل شیء حی أفلا یؤمنون۔

اور ہم نے ہر زندہ شے کو پانی سے پیدا کیا ہے پس وہ کیوں ایمان نہیں لائے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۳۲۔

۱۵۲۱۱: اللہ تعالیٰ کی ہر پیدا کی ہوئی شے حسین ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن الشریذ بن سويد

۱۵۲۱۲: دنیا کا رقبہ پانچ سو سال کی مسافت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۱۶۔

۱۵۲۱۳: سبحان اللہ! جب دن آتا ہے تو رات کہاں چلی جاتی ہے۔ مسند احمد عن التوخی

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۲۲۷۔

الاکمال

۱۵۲۱۴: دنیا ساری کی ساری آخرت کے دنوں کے حساب سے سات دن کی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۱۵: اللہ تعالیٰ نے دنیا کو سات (۷) عہدوں پر پیدا کیا ہے۔ ایک (اند) عمر کی پیدائش سے قبل چھ (آماں) عمر میں بیت چکی ہیں اور جب

سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا قیامت قائم ہونے تک صرف ایک (اند) عمر ہے۔ (اور اس کا بھی اکثر حصہ بیت چکا ہے) اقترب

لنناس حسابہم لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

تخلیق ارض..... الاکمال

۱۵۲۱۶: تمام زمینیں (اس طرح ہیں کہ) ہر زمین اپنے قریب کی زمین سے پانچ سو سال کی مسافت پر ہے۔ سب سے اوپر والی زمین ایک مچھلی

کی پشت پر آباد ہے۔ جس کے دونوں بازو آسمان میں پہنچے ہوتے ہیں مچھلی پتھر پر ہے اور پتھر فرشتے کے ہاتھ میں ہے۔ دوسری زمین ہوا کا قند

خانہ ہے جب اللہ تعالیٰ نے قوم عاد کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرمایا تو ہوا کے نگہبان فرشتے کو حکم دیا کہ قوم عاد پر ہوا چھوڑ دے جو ان کو ہلاک کر دے۔

فرشتے نے عرض کیا: پروردگار! امیل کے نتھنے کی بقدر ان پر ہوا چھوڑ دوں؟ جبار تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: تب تو ساری زمین اپنے بسنے والوں سمیت

اوندھی ہو جائے گی، تو ان پر ایک انگوٹھی کے بقدر ہوا چھوڑ دے۔ پس اتنی سی ہوا کا نتیجہ وہ ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

ماتذر من شيء أتت عليه إلا جعلته كالرميم

ہوا جس چیز پر آئی اس کو ریت کی طرح کر دیا۔

تیسری زمین میں جہنم کے پتھر ہیں۔ چوتھی زمین میں جہنم کو آگ لگانے والی چیزیں (کبریت ماچس) ہیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا آگ کے لئے بھی کبریت ہیں؟ ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے اس میں ایسی وادیاں ہیں کبریت کی۔ اگر ان میں بڑے بڑے پہاڑ بھی چھوڑ دیئے جائیں وہ بھی پگھل جائیں۔ پانچویں زمین میں جہنم کے سانپ ہیں۔ ان سانپوں کے مونہ وادیوں کی طرح ہیں، جب وہ کافر کو ڈستے ہیں تو اس کے بدن پر گوشت نام کی کوئی چیز نہیں چھوڑتے، چھٹی زمین میں جہنم کے بچھو ہیں۔ جو پالان لگے ہوئے حجر کی طرح بڑے ہیں۔ جو کافر کو ایک ضرب مارتے ہیں تو اس کی ضرب کافر کو جہنم کی آگ کی شدت کو بھلا دیتی ہے۔ ساتویں زمین ایک کھلا میدان ہے جس میں ابلیس ہے، وہ لوہے کی بیڑیوں میں بندھا ہوا ہے۔ اس کا ایک ہاتھ آگے ہے اور ایک ہاتھ پیچھے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اس کو کسی کے لئے چھوڑنا چاہتا ہے تو اس کو چھوڑ دیتا ہے۔

مسند رک الحاکم و تعقب عن ابن عمرو

کلام: روایت ضعیف ہے، کشف الخفاء ۳۱۶، امام ذہبی رحمہ اللہ نے مستدرک میں اس پر جرح فرمائی ہے۔

تخلیق بحر..... سمندر کی تخلیق

الاکمال

۱۵۲۱۷ سمندر کے نیچے جہنم ہے، جہنم کے نیچے سمندر ہے اور سمندر کے نیچے جہنم ہے۔ الدیلمی عن ابن عمر کلام: المذابی ۲-۳، مختصر المقاصد ۲۹۱، الختہ ۹۷۔ روایت ضعیف ہے۔

۱۵۲۱۸ اللہ عزوجل نے شامی سمندر سے کلام فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا اور اچھا پیدا نہیں کیا اور تیرے اندر پانی زیادہ نہیں کیا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تو کیا کرتا ہے جب میں تجھ میں اپنے بندے سوار کرتا ہوں جو میری تہلیل، تجمید، تسبیح اور تکبیر کہتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں ان کو غرق کر دیتا ہوں۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: میں تیرے عذاب (اور غرق) کو تیرے کناروں پر کرتا ہوں اور اپنے بندوں کو اپنے ہاتھوں پر سوار کرتا ہوں۔ پھر اللہ نے بحر ہند کو فرمایا: اے سمندر! کیا میں نے تجھے پیدا نہیں کیا تیری تخلیق اچھی نہیں بنائی اور تجھ میں خوب پانی نہیں رکھا؟ سمندر نے عرض کیا: کیوں نہیں اے پروردگار! پروردگار نے ارشاد فرمایا: پھر تیرا میرے بندوں کے ساتھ کیا طریقہ ہوتا ہے جو میری تہلیل لا الہ الا اللہ کہتے ہیں میری تحمید الحمد للہ کہتے ہیں، میری تسبیح سبحان اللہ کہتے ہیں اور میری تکبیر اللہ اکبر کے ساتھ بڑائی بیان کرتے ہیں۔ سمندر نے عرض کیا: میں بھی ان کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہوں، ان کے ساتھ تسبیح کرتا ہوں ان کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور ان کو اپنی پشت پر اور اپنے پیٹ میں سوار کرتا ہوں چنانچہ اللہ پاک نے بحر ہند کو زیورات اور پاکیزہ شکار عطا فرمائے۔

ابو الشیخ فی العظمة، الخطیب، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند البزار عند موقوف، ابن ابی حاتم، الخطیب عن ابن عمرو بن کعب الاحبار موقوفاً

کلام: امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ نے اس کو اپنی تاریخ میں ۱۰-۲۳۶۳ تا ۲۳۶۴، پر نقل فرمایا ہے عبدالرحمن بن عبداللہ العمری کی سوانح میں، جس کے متعلق حضرت امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ قوی نہیں ہے، مشائخ نے اس میں کلام کیا ہے، عبدالرحمن کی وفات ۱۸۶ھ میں ہوئی امام ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی حدیث لکھنے کے قابل نہیں، امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ متروک الحدیث ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ نے البدایہ والنہایہ میں ۲۴۱-۲۴۲، پر اس کو نقل فرمایا اور فرمایا: اس کی اکثر احادیث منکر ہیں۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو میزان ۲، ۱۰۲، ۵ پر خرّج فرمایا اور فرمایا: یہ افطع (منکر) حدیث ہے جس عبدالرحمن نے روایت کیا ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس شخص کی اکثر احادیث

منکر ہوتی ہیں متنا یا سنداً

خلق العالم..... دنیا کی پیدائش قسم الافعال..... بدء الخلق..... (ابتداء الخلق)

۱۵۲۱۹..... (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہم کو ابتداء آفرینش کے متعلق تفصیل کے ساتھ ساری خبر دی حتیٰ کہ (فرمایا:) اہل جنت اپنے گھروں میں داخل ہو گئے اور اہل جہنم اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو جاتے ہیں اس کو یاد رکھا جس نے یاد رکھا اور بھلا دیا جس نے بھلا دیا۔ البخاری، الدار قطنی فی الافراد فائدہ:..... یعنی شروع دنیا کی تخلیق سے لے کر دنیا کے اختتام تک بلکہ اس کے بعد دخول جنت اور دخول جہنم تک ساری اہم خبریں ارشاد فرمائی تھیں۔ پھر کسی نے انکو یاد رکھا اور کسی نے بھلا دیا۔

۱۵۲۲۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلی چیز جو اللہ نے پیدا کی وہ قلم ہے، پھر اللہ نے نون کو پیدا کیا وہ دوات ہے۔ پھر اللہ نے لوح (ختی) کو پیدا فرمایا پھر دنیا کو اور جو کچھ اس میں ہوگا حتیٰ کہ مخلوق کی پیدائش کا سلسلہ ختم ہوا اور اچھے برے عمل کا اختتام ہو نیز ان کے رزق حلال، رزق حرام اور ہر شے کو تر ہو یا خشک لکھ دیا۔ پھر اللہ پاک نے اس کتاب (لوح محفوظ) پر ملائکہ کو مکمل نگران مقرر کر دیا اور مخلوق پر ملائکہ کو مقرر کر دیا۔ حشیش

۱۵۲۲۱ مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے عرش، پانی اور ہوا پیدا ہوئے ہیں۔ زمین پانی سے پیدا ہوئی، ابتداء مخلوق پیر، منگل بدھ اور جمعرات کو ہوئی لہذا ساری مخلوق جمعہ کے دن پیدا ہوئی۔ پس یہودیوں نے ہفتہ کے دن کو لے لیا اور ان چھ دنوں میں سے ہر دن تمہارے دنوں کے ہزار سال کے برابر تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

مدت دنیا

۱۵۲۲۲ ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمیں ابن حمید، یحییٰ بن واضح، یحییٰ بن یعقوب، حماد، سعید بن جبیر کے سلسلہ سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت پہنچی ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا:

دنیا آخرت کے مجموعوں میں سے ایک جمعہ ہے۔ جس کی کل عمر سات ہزار سال ہے جن میں سے چھ ہزار اور چند سو سال بیت گئے ہیں جبکہ چند سو سال باقی ہیں، ان پر کوئی یقین کرنے والا نہیں ہے۔

فائدہ:..... ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المنار المنیف فصل ۱۸ ص ۸۰ پر فرمایا ہے۔

یہ حدیث قرآن کے فرمان کے صریح مخالف ہے، کیوں کہ قرآن کی متعدد آیات سے قیامت کے علم کی حقیقت صرف اللہ کو معلوم ہے جبکہ حدیث کی رو سے قیامت واقع ہو جانا چاہیے تھی یا صرف چند سو سال باقی ہونے چاہیں جبکہ دونوں باتیں بالکل غلط ہیں۔ اس وجہ سے یہ حدیث بالکل موضوع من گھڑت ہے۔ واللہ اعلم بایان الساعة۔

تخلیق قلم

۱۵۲۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر اس کے لئے نون پیدا کی گئی اور وہ دوات ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جو چیز اللہ نے پیدا فرمائی وہ قلم ہے پھر نون مچھلی پیدا فرمائی، پھر زمیں کو نون مچھلی کی پشت پر بٹھرا دیا۔ ابن ابی شیبہ

۱۵۲۲۵ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ عز و جل نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے پھر اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے تھا ما اور پروردگار کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر پروردگار نے جو کچھ ہوگا نیک کا عمل ہو یا بد کا عمل اور ہر تر اور خشک شے کو لکھ دیا پھر اس کو اپنے پاس ذکر میں شمار کر لیا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو پڑھ لو۔

هذا کتابنا ينطق عليكم بالحق انا كنا نستنسخ ما كنتم تعملون

(یہ کتاب تم پر حق کے ساتھ بولتی ہے بے شک ہم جو کچھ تم عمل کرتے ہو لکھتے ہیں)۔ لکھنے سے پہلے اس کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

الدار قطنی فی الصفات

خلق الارواح

۱۵۲۲۶ محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اللہ نے ارواح کو اجسام سے قبل پیدا فرمادیا تھا پھر ارواح سے عہد لیا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

آدم علیہ السلام کی تخلیق

۱۵۲۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔

آدم علیہ السلام زمین کے ظاہری حصے سے پیدا کیے گئے۔ اس میں اچھی پاکیزہ وصالح اور ردی ہر طرح کی مٹی تھی، اور تم اس کو ان کی اولاد میں دیکھتے ہو۔ ابن جریر

۱۵۲۲۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا اللہ عز و جل نے آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا فرمایا پہلے اس کو پانی کے ساتھ گوندھا پھر اس کو چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ کھنکھاتی مٹی بن گئی۔ پھر اللہ نے آدم کو اس سے پیدا کیا اور اس کی شکل بنائی پھر اس کو چھوڑے رکھا حتیٰ کہ وہ ٹھیکری کی طرح آواز دینے والی پکی مٹی ہو گئی۔ ابلیس اس کے پاس سے گزرتا تو کہتا: تو ایک عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا جا رہا ہے پھر اللہ نے اس میں روح بھونک دی سب سے پہلے روح آنکھوں میں ناک کے نتھنوں سے اندر داخل ہوئی جس کی وجہ سے آدم علیہ السلام کو چھینک آگئی تب اللہ نے انکو اپنے رب کی حمد کی تلقین کی (اور انہوں نے الحمد للہ کہا) پروردگار نے فرمایا: برحمتک ربک۔ تجھ پر تیرا رب رحم کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم اس جماعت کے پاس جا اور ان کو (سلام) کہہ اور دیکھ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے پروردگار نے سب کچھ جاننے کے باوجود پوچھا انہوں نے کیا جواب دیا؟ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! جب میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے جواب میں وعلیک السلام ورحمۃ اللہ کہا۔ پروردگار نے ارشاد فرمایا: تیرا اور تیری اولاد کا تحیہ ہے (ملاقات کے وقت سب سے پہلے جن کلمات کا تبادلہ کیا جائے) حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! میری اولاد کون سی ہے؟ پروردگار نے فرمایا: اے آدم میرا ایک ہاتھ اختیار کر۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: میں اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کرتا ہوں اور میرے رب کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ پھر اللہ پاک نے اپنا ہاتھ پھیلا دیا۔ تو جو اولاد آدم (قیامت تک) پیدا ہونے والی تھی وہ رحمن کے ہاتھ میں تھی۔ کچھ لوگوں کے مونہوں پر نور چمک رہا تھا ایک آدمی کے نور سے حضرت آدم علیہ السلام تعجب میں پڑ گئے۔ پوچھا اے پروردگار یہ کون ہے؟ پروردگار نے فرمایا: یہ تیرا بیٹا داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: پروردگار! اس کی عمر کتنی ہے؟ پروردگار نے

فرمایا: میں نے اس کی عمر ساٹھ سال رکھی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اس کی عمر سو سال پوری فرمادیں اور میری عمر سے چالیس سال ان کی عمر میں بڑھادیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا کر دیا اور اس پر گواہ بنالیا۔

جب آدم علیہ السلام کی عمر پوری ہو گئی تو اللہ پاک نے ملک الموت کو ان کے پاس بھیجا حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا: کیا میرا عمر میں سے چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ ملک الموت نے فرمایا: کیا آپ نے وہ سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیدئے تھے؟ لیکن آدم علیہ السلام نے انکار فرمادیا ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور آدم علیہ السلام بھول گئے اسی وجہ سے ان کی اولاد بھی بھولتی ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکہ

جنوں کی تخلیق

۱۵۲۲۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بوڑھا ہاتھ میں عصا لئے ہوئے آیا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور پھر فرمایا: یہ جن کی آواز ہے اور ان کی جھنجھناہٹ ہے۔ تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں ہامۃ بن الہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تب تو تیرے اور ابلیس کے درمیان دو باپ ہیں؟ ہامہ جن نے کہا: ہاں آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم کو کتنا عرصہ بیت گیا ہے؟ ہامہ جن نے کہا: میں نے دنیا کو ختم کر دیا ہے، اس کی عمر بہت تھوڑی ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: تجھے دنیا کیا علم ہے؟ ہامہ نے کہا: ان راتوں میں جب قاتیل نے ہاتیل کو قتل کیا میں چند سال کا لڑکا تھا بات چیت سمجھتا تھا، پہاڑ کی چوٹیوں پر گھومتا پھر تھا۔ کھانا پینا خراب کرنا اور آپس میں لڑائی کرنا میرا کام تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بڑے شیطان اور بچے شیطان دونوں کا کام برا ہے ہامہ نے کہا: مجھے ملامت نہ فرمائیں، میں اللہ عزوجل سے توبہ کر چکا ہوں۔ میں نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں تھا۔ ان لوگوں کے ساتھ جو ان پر ایمان لے آئے تھے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام کو ان کی دعوت پر اکساتا رہا حتیٰ کہ حضرت نوح علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھجھ رلا دیا انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں میں اس پر نادم ہوں۔ اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلین میں سے ہو جاؤں۔ میں نے کہا اے نوح! میں بھی ہاتیل کے مبارک خون ہونے کے جرم میں شریک تھا۔ کیا آپ اپنے رب کے ہاں میرے لئے توبہ پاتے ہیں؟ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: اے ہامہ خیر کا ہم (ارادہ) رکھو اور خیر کر حسرت اور مذمت کے وقت سے قبل۔ میں نے اس میں جو اللہ نے مجھ نازل فرمایا ہے یہ بات دیکھی ہے کہ جو بندہ اللہ عزوجل سے توبہ کرے خواہ اس کا گناہ جس حد تک بھی پہنچے اللہ پاک اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اٹھ کھڑا ہو اور اللہ کے آگے دو سجدة کر۔ چنانچہ میں نے اسی گھڑی اس پر عمل کیا جس کا مجھے انہوں نے حکم دیا تھا۔ پھر انہوں نے مجھے آواز دی سجدہ سے اپنا سر اٹھا آسمان سے تیری توبہ نازل ہو چکی ہے۔ یہ سن کر میں (دوبارہ) سجدہ میں گر گیا اور ایک سال تک خدا کے آگے سر سجدہ کرتا رہا۔

حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں بھی تھا ان کے اور ایمان لانے والوں کے ساتھ میں انکو بھی ان کی قوم کی دعوت پر سرزنش کرتا رہا انکو دعوت کے لئے ابھارتا رہا حتیٰ کہ حضرت ہود علیہ السلام ان پر رو پڑے اور مجھے بھی رونا آ گیا۔ انہوں نے فرمایا: میں اس پر مذمت کرتا ہوں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں میں حضرت صالح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان پر ایمان لا۔ والوں کے ساتھ تھا۔ انکو بھی میں نے دعوت میں تیزی کے لئے سرزنش کی حتیٰ کہ وہ رو پڑے اور میں بھی رونے لگا میں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بھی زیارت کی یوسف علیہ السلام کے ساتھ بھی تھا جہاں وہ مشکل میں تھے (یعنی کنوئیں میں) میں الیاس علیہ السلام کا دل بھی ان وادیوں میں بہلاتا تھا اور میں ان سے اب بھی ملاقات کرتا ہوں۔ میں نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے بھی ملاقات کا شرف پایا انہوں نے تورات سکھائی اور فرمایا کہ اگر تم عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ملاقات کرو تو انکو میرا سلام بولنا چنانچہ میری عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی اور ان میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اگر تم محمد سے ملاقات کرو تو انکو میرا سلام کہنا۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں بہہ پڑیں آپ رونے لگے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام پر بھی سلام ہو جب تک دنیا قائم ہے۔ اور اے ہامہ! تجھ پر بھی سلام ہو کہ تم نے امانت پہنچادی۔ ہامہ (رضی اللہ عنہ) نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ساتھ وہ برتاؤ فرمائیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی میرے ساتھ فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے تورات سکھائی تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اذواقہ وقعت الواقعة، والمرسلات، عم یتساء لون، اذ الشمس کورت، المعوذتین اور قل هو اللہ احد یہ سب سورتیں سکھائیں پھر نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا اے ہامہ! اپنی حاجت ہمارے پاس لے آیا کرو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی لیکن ہامہ رضی اللہ عنہ کی کوئی خبر ہمارے پاس نہ آئی پس ہم کو نہیں معلوم کہ وہ ابھی زندہ ہیں یا وفات پا گئے۔ الضعفاء للعقیلی، ابو العباس الیشکری فی الیشکریات، ابو نعیم والبیہقی معافی الدلائل، المستفزی فی الصحابة، اسحق بن ابراہیم، المنحیق من طرق وطریق البیہقی اقواہا

کلام:..... امام بیہقی رحمہ اللہ نے جس طریق سے اس کو روایت کیا ہے وہ زیادہ قوی ہیں۔ جبکہ امام عقیلی نے جن طریقوں سے اس کو روایت کیا ہے وہ کمزور ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوعات (من گھڑت) روایات میں شمار کیا ہے عقیلی کے طرف سے امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں لیکن وہ ضائب نہیں کیوں کہ حضرت انس اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ وغیرہا کی حدیثوں سے اس روایت کے بہت سے شواہد ہیں۔ جو اپنے مقامات پر آئیں گے۔ میں نے لکالی الموضوعہ میں اس پر تفصیل کے ساتھ کلام کیا ہے۔

مترجم اصغر عرض کرتا ہے ضعف کے حوالے سے التزیہ ۱۰۹۲۳۸ اور الفوائد المجموعۃ ۹۱۳۷ پر ذکر کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۵۲۳۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب غیلان تنگ کریں تو اذان پڑھ دی جائے تب وہ غیلان اس کو کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔ البیہقی فی الدلائل

فائدہ:..... غیلان غول کی جمع ہے، یہ غول جنوں کے غول کو کہتے ہیں عرب جاہلیت کا خیال تھا کہ جنگل اور بیابان میں جنوں کے غول انسانوں کو نظر آتے ہیں اور مختلف شکل میں بدلتے رہتے ہیں۔ پھر انسانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکاتے ہیں دوسری حدیث میں ہے لاغول ولا صفر، غول کی (جاہلیت والی) حقیقت نہیں۔ اول الذکر تحت الرم حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غول کی مطلق نفی مقصود نہیں بلکہ جاہلیت کے عقیدے کی نفی مقصود ہے۔ نیز ان کے شر کے دفعیہ کے لئے علاج بھی تجویز فرمادیا کہ جہاں ان کا خطرہ محسوس ہو وہاں اذان دیدی جائے کیوں کہ ایک اور حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ جب اذان پڑھی جاتی ہے تو شیطان (مدینے سے دور) روحاء مقام تک بھاگ جاتا ہے (جہاں اس کو اذان کی آواز نہیں سنائی دیتی۔ اعاذنا اللہ من شر الشیاطین)۔

۱۵۲۳۱ اسیر بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں غیلان کا ذکر کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کوئی چیز اس بات کی طاقت نہیں رکھتی کہ اللہ کی مخلوق سے بچ سکے جو اللہ نے اس کے لئے پیدا کی ہے، لیکن ان میں جادوگر ہیں تمہارے جادوگروں کی طرح پس جب تم ان کو محسوس کرو تو اذان دیدو۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۲۳۲ بلال بن الحارث سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ ایک پڑاؤ پر آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے جب آپ قضائے حاجت کے لئے نکلے تھے تو انتہائی دور نکل جاتے تھے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے پیچھے نکل گیا۔ میں قریب پہنچا تو مجھے کچھ لوگوں کی عجیب عجیب آوازیں آئیں جو جھگڑ رہے تھے اور شور بلند ہو رہا تھا۔ ایسی آوازیں میں نے پہلے نہیں سنی تھیں، اتنے میں آپ ﷺ آ گئے۔ اور پوچھا: کیا بلال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں بلال ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ نے مجھے شاباش دی پھر مجھ سے پانی لیا اور وضو کیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ کے پاس کچھ لوگوں کے جھگڑنے اور شور کرنے کی آواز سنی تھی میں نے بھی ان آوازوں سے زیادہ تیز آوازیں نہیں سیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس مسلمان جن اور شرک جن اپنی سکونت کا جھگڑا لے کر آئے تھے کہ وہ کہاں کہاں بسیں (آباد ہوں) چنانچہ میں نے مسلمان جنوں کو اوپر کی بالائی جگہوں میں سکونت دی اور مشرک جنوں کو شبی وادیوں میں سکونت دیدی۔ الکبیر للطبرانی

کلام: الضعیفۃ ۲۰۷۲۔

۱۵۲۳۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: مجھے حکم ملا ہے کہ میں تمہارے جن بھائیوں کو قرآن سناؤں۔ لہذا تم میں سے ایک آدمی میرے ساتھ کھڑا ہو جائے لیکن اپنے دل میں رائی کے برابر بھی بڑائی پیدا نہ ہونے دے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ان کے ساتھ اٹھ کھڑا ہوا اور ایک پانی کا برتن ساتھ لے لیا جس میں نمیدھی، میں آپ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ جب آپ کھلے میدان میں پہنچے تو مجھے ایک خط کھینچ کر اس میں محصور کر دیا اور فرمایا اس خط سے نہ نکلنا اگر تو نکلا تو قیامت تک تو مجھے دیکھ سکے گا اور نہ میں تجھے دیکھ سکوں گا۔

پھر آپ آگے نکل گئے اور میری نظروں سے اوجھل ہو گئے حتیٰ کہ میں آپ کو دیکھنے سے قاصر ہو گیا۔ پھر جب فجر طلوع ہو گئی تو آپ ﷺ واپس تشریف لائے آپ نے مجھے فرمایا: میں تجھے کھڑا دیکھ رہا ہوں، میں نے عرض کیا میں تب سے بیٹھا ہی نہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگرچہ اس میں کوئی حرج نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا: میں نے اس بات سے ڈر محسوس کیا کہ کہیں میں خط سے نہ نکل جاؤں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں اگر تم اس خط سے نکل جاتے تو مجھے دیکھ پاتے اور نہ میں تمہیں دیکھ پاتا۔ پھر پوچھا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا: پھر اس برتن میں کیا ہے؟ میں نے عرض کیا نمیدھی ہے (کھجور میں ڈالا ہوا میٹھا پانی جو نوش کیا جاتا ہے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجوریں پاکیزہ ہیں اور پانی بھی پاک ہے۔

پھر آپ ﷺ نے اسی پانی سے وضو کر لیا اور نماز پڑھائی، جب نماز پوری کر لی تو دو جن آپ کے پاس کھڑے ہوئے اور کچھ کھانے پینے کے سامان کا مطالبہ کیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے تمہاری بہتری کی چیزوں کا حکم نہیں کر آیا؟ دونوں نے عرض کیا: وہ تو آپ نے ضرور کر دیا ہے، لیکن ہم دونوں کی خواہش ہوئی کہ آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہوں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم کن میں سے ہو؟ دونوں نے عرض کیا ہم نصیبیں کے جنوں میں سے ہیں، حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں کامیاب ہو گئے اور ان کی قوم بھی کامیاب ہے پھر آپ نے ان کے لئے گوبر لید کو طعام اور بڈیوں کو گوشت قرار دیا۔ اور لوگوں کو بڈی اور لید وغیرہ کے ساتھ استنجاء کرنے سے منع فرمایا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۲۳۴۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے انکو کہا: مجھے کسی نے کہا ہے کہ جس رات نبی ﷺ کے پاس جنوں کا وفد آیا اس رات آپ حضور ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں پھر آپ ﷺ نے یہ واقعہ ذکر فرمایا: کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک خط کھینچ کر فرمایا: تو اس جگہ سے نہ ہٹنا، پھر ان کے پاس سے کالا غبار سا نکلا۔ جس میں رسول اللہ ﷺ چھپ گئے۔ جب صبح قریب ہوئی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کیا تم سو گئے؟ میں نے عرض کیا: نہیں اور اللہ کی قسم! جب میں نے آپ کو اپنے عصا کے ساتھ جنوں کو ہانکتے ڈانٹتے سنا کہ بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ تو میں نے ارادہ کیا کہ میں حج کر لوگوں کو بلاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو نکل جاتا تو اس بات سے محفوظ نہ رہتا کہ کوئی تجھے اچک لے جاتا۔ پھر فرمایا: ان جنوں کو اپنے ہاں ایک مقتول ملا ہے اور میں نے ان کے درمیانی حق کے ساتھ فیصلہ فرما دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے کوئی چیز دیکھی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں سیاہ سیاہ آدمی تھے جنہوں نے ناگوں کے بیچ میں سفید کپڑے باندھ رکھے تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نصیبیں کے جن تھے جو مجھ سے متاع (کھانے کا سامان) مانگتے تھے۔ پس میں نے انکو ہر طرح کی بڈی، گوبر اور لید دیدی ہے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ انکو کیا فائدہ دیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ جس بڈی کو پکڑیں گے اس پر اتنا گوشت پائیں گے جو ان کے لئے پورے دن کی خوراک بن جائے گا اور جس لید کو برکھو لیں گے وہ ان کے لئے ایک دن کی روٹیاں بن جائیں گی، جنوں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ ان چیزوں کو ناپاک کر دیتے ہیں، تب رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص بیت الخلاء میں یا اس سے نکل کر بڈی یا گوبر اور لید کے ساتھ استنجاء کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

کلام: الضعیفۃ ۱۰۳۸۔

آسمان کی تخلیق

۱۵۲۳۵..... حجة العربی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یوں قسم کھاتے ہوئے سنا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آسمان کو دھویں اور پانی کے ساتھ پیدا کیا۔ ابن ابی حاتم

۱۵۲۳۶..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: آسمان دنیا کا نام رقیع ہے اور ساتویں آسمان کا نام ضراح ہے۔ ابو الشیخ فی العظمة

رعد..... آسمانی بجلی کی تخلیق

۱۵۲۳۷..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: رعد (گرج پیدا کرنے والا) ایک فرشتہ ہے۔ برق (بجلی کی چمک) اس کے کوڑے سے پیدا ہوتی ہے، جب وہ بادلوں کو مارتا ہے لوہے کے گرز سے۔

۱۵۲۳۸..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ آسمانی بجلی کی کڑک سنتے تھے تو یہ کلمات کہتے تھے: سبحان من سبحت له، پاک ہے وہ ذات جس کی توپا کی بیان کر رہی ہے اے بجلی! ابن جریر

۱۵۲۳۹..... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بجلی کی چمک ان آگ کے کوڑوں سے پیدا ہوتی ہے جو لمانک کے ہاتھوں میں ہوتے ہیں وہ ان کے ساتھ بادلوں کو مار مار کر ہانکتے ہیں۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق السنن للبیہقی

تخلیق شمس

۱۵۲۴۰..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سورج پورے سال تین سو ساٹھ روزوں (کھڑکیوں) میں سے طلوع ہوتا ہے، ہر روز ایک روز سے طلوع ہوتا ہے۔ پھر آئندہ سال اسی دن سے پہلے اس روزن سے دوبارہ طلوع نہیں ہوتا۔ اور سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے تو خوشی سے طلوع نہیں ہوتا وہ عرض کرتا ہے: اے پروردگار! مجھے اپنے بندوں پر طلوع نہ فرما کیوں کہ میں انکو تیری نافرمانیوں میں مبتلا دیکھتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۵۲۴۱..... حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: وہ کیا شعر ہیں جن کے متعلق نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: امیہ بن ابی صلت کے شعر ایمان لے آئے مگر اس کا دل ایمان نہیں لایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تم کو اس کا کون سا شعر غلط محسوس ہوتا ہے۔ عکرمہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: ہم کو اس کا یہ شعر غلط محسوس ہوتا ہے۔

والشمس تطلع کل آخر ليلة
حمراء يصح لونها يتورد
ليست بطالعة لهم في رسلها
الامعة ذبة والاتجاه

سورج ہر رات کے آخر میں طلوع ہوتا ہے تو سرخ گویا اس کا رنگ گلاب ہونے کو ہے۔ وہ لوگوں کے لئے خوشی سے طلوع نہیں ہوتا یا ان صرف عذاب سہہ کر یا کوڑے کھا کر عکرمہ رحمہ اللہ نے عرض کیا: کیا سورج کو کوڑے مارے جاتے ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے سورج بھی طلوع نہیں ہوتا جب تک ستر ہزار فرشتے اس کو کھینچیں نہ ماریں۔ وہ اس کو کہتے ہیں:

طلوع ہو، طلوع ہو، سورج کہتا ہے۔ میں ایسی قوم پر طلوع نہیں ہوتا جو غیر اللہ کی پرستش کرتی ہے۔ پھر اس کے پاس ایک فرشتہ بنی آدم کی روشنیاں لے کر آتا ہے۔ اور ایک شیطان بھی آکر اس کو طلوع ہونے سے روک دینا چاہتا ہے اسی وجہ سے سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہو جاتا ہے۔

اور اللہ پاک اس کو جلا دیتا ہے۔ اور یہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے، اور جب بھی غروب ہوتا ہے شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے نیز سورج جب بھی غروب ہو کر جاتا ہے تو اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو کر گر جاتا ہے پھر شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کو خدا کے آگے سربسجود ہونے سے روکنا چاہتا ہے۔ چنانچہ سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان سے غروب ہو جاتا ہے اور اللہ پاک شیطان کو اس کے نیچے جلا دیتا ہے۔ اور یہی رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ سورج جب بھی غروب ہوتا ہے تو شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۲۳۲ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے امیہ بن ابی صلت کے شعر کی تصدیق فرمائی جو کسی آدمی نے پڑھا تھا:

زحل وثور تحب رجل بميم
والنسرة للاحسرى وليت مرصد
برج زحل وثور اس کے دائیں پاؤں کے نیچے ہیں اور برج نسر اور گھات میں بیٹھائیت (شیر) دوسرے پاؤں کے نیچے ہے۔
نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ آدمی نے اس کا مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

والشمس طلعت كل آخر ليلة
حمراء يصح لونها. يتورد
تأني فمات طلعت لنافى رسلها
الامم معدية والات جلد

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۵۲۳۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شمس و قمر کے چہرے آسمان کی طرف ہیں اور ان کی گدی زمین کی طرف ہے یہ دونوں آسمان میں بھی روشنی دیتے ہیں جس طرح زمین کو روشنی دیتے ہیں۔ ابن عساکر

۱۵۲۳۴ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا تم جانتے ہو یہ سورج غروب ہو کر کہاں جاتا ہے، یہ عرش کے نیچے جا کر پروردگار عزوجل کی جناب میں سجدہ ریز ہو جاتا ہے۔ پھر وہ واپس اونٹنی کی اجازت چاہتا ہے اور پروردگار اس کو اجازت مرحمت فرما دیتا ہے اور گویا یوں حکم ہوتا ہے لوٹ جا جہاں سے آیا پس وہ اپنی طلوع گاہ سے طلوع ہوتا ہے یہ اس کا ٹھکانہ ہے (غروب ہو کر یہاں آتا ہے) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

والشمس تجري لمستقر لها

اور سورج اپنے مستقر (ٹھکانے) کی طرف چلتا ہے۔

سنن ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی حسن صحیح، النسائی، ابن حبان

۱۵۲۳۵ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے انکو ارشاد فرمایا: اے ابوذر! جانتا ہے یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ یہ ابلتے چشمے میں غروب ہوتا ہے۔ مستدرک الحاکم

۱۵۲۳۶ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم غروب شمس کے وقت ایک مرتبہ مسجد میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ یہ سورج کہاں غروب ہوتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ سورج غروب ہو کر عرش کے نیچے جاتا ہے اور اللہ کو سجدہ کرتا ہے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت چاہتا ہے اس کو طلوع ہونے کی اجازت

ملتی ہے اور قریب ہے کہ ایک مرتبہ وہ طلوع ہونے کی اجازت مانگے مگر اس کو اجازت نہ ملے پھر وہ سفارش طلب کرے اور طلوع ہونے کی اجازت مانگے، جب اس کو طویل عرصہ طلوع ہوئے بغیر بیت جائے تو اس کو کہا جائے کہ اپنی جگہ سے (یعنی مغرب سے) طلوع ہو اور یہی اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

والشمس تجری لمستقر لها ذالک تقدیر العزیز العلیم۔
اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے یہ زبردست جاننے والے کا مقرر کردہ ہے۔ ابو نعیم

بادل

۱۵۲۴۷۔ محمد بن ابراہیم تمیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تھے ایک بادل اُٹ آیا، کسی نے کہا: بادل اٹھا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس کے قواعد (اٹھنے) کو جانتے ہو؟ لوگوں نے کہا: یہ کس قدر حسین اور پھیلنے والا بادل ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: اس کا گھومنا کیسا سمجھتے ہو؟ لوگوں نے عرض کیا: کس قدر اچھا اور چکر دینے والا ہے، پھر فرمایا: اس کا رنگ کیسا لگتا ہے عرض کیا: کس قدر حسین اور گھٹاؤں والا ہے، ارشاد فرمایا: بادل کے پرت اور گھنگر و کیسے محسوس ہوتے ہیں؟ عرض کیا: کس قدر حسین اور درست انداز میں ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی چمک اس کی لپک، اس کا بھجنا اور کڑکنا کیسا ہے؟ عرض کیا: اس کی کڑک رعب دار ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ زندگی بخش دینے والے ہیں یہ زندگی بخش دینے والے ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم نے آپ سے زیادہ فصیح کوئی نہیں دیکھا (اس وضاحت کا صحیح اندازہ عربی میں معلوم ہوتا ہے جس کا صحیح ترجمہ کبھی ہم سے ممکن نہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: اور کیوں نہ ہوں جبکہ قرآن میری زبان میں یعنی عربی زبان میں نازل ہوا ہے۔ اور میں قریش کا فرد ہوں جس نے بنی سعد بن بکر میں پرورش پائی ہے۔

العسکری والرامهر مزی فی الامثال

کہکشاں

۱۵۲۴۸۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! میں تجھے ایک قوم کی طرف بھیج رہا ہوں جو اہل کتاب میں سے ہے جب وہ تجھ سے آسمان میں موجود کہکشاں کے بارے میں سوال کریں تو کہہ دینا وہ عرش کے نیچے ایک سانپ کا لعاب ہے۔

عن ابن عدی، ابو نعیم، اور وہ ابن الجوزی فی الموضوعات

کلام: روایت موضوع ہے، الموضوعات لابن الجوزی ۱/۱۳۲، الا لای ۱/۸۵، الضعیفۃ ۲۸۴۔

الارض..... زمین

۱۵۲۴۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا فرمایا تو زمین بدکنے لگی اور بولی: اے پروردگار! تو مجھ پر بتی ہو تو چھوڑ دیتا ہے وہ مجھ پر خطا میں کریں گے اور مجھ پر خیانت کریں گے۔ تب اللہ تعالیٰ نے اس میں پہاڑ پیدا فرمادیے جو تم کو دیکھتے ہو پھر اس کا قرار وشت کی طرح ہو گیا جو جھلجھاتا ہے۔ ابن حریز

بحر..... سمندر

۱۵۲۵۰۔ عوام بن حوشب سے مروی ہے کہ مجھے ایک شیخ نے جو ساحل پر فروش تھا۔ اس نے بتایا: میں ایک رات اپنی چوکیداری پر نکلا اور جن پر

چوکیداری تھی ان میں سے کوئی نہ نکلا تھا۔ میں میناء آیا اور اس پر چڑھ گیا میناء وہی چوکیداری کی جگہ تھی، پھر مجھے یہ خیال آنے لگا کہ سمندر پہاڑوں کی چوٹیوں تک بلند ہو رہا ہے۔ اور ایسا میں نے کئی بار محسوس کیا میں جاگ رہا تھا، میں نے ابوصالح جو عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے غلام تھے انکو یہ بات بتائی ابوصالح نے کہا آپ نے سچ کہا، ہم کو حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کوئی رات ایسی نہیں ہوتی کہ سمندر تین بار اہل زمین پر اونچا نہ ہوتا ہو۔ وہ اللہ سے اجازت مانگتا ہے کہ لوگوں پر چھا جائے اور سب کو اپنی پلیٹ میں لے لے۔ پھر اللہ پاک اس کو روک لیتے ہیں۔ پھر ابوصالح نے بتایا کہ مجھے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ ہم تین باتوں میں شریک رہیں۔ ایک آدمی تو ہمارے لئے کاروبار کرے، ایک غزوہ میں شریک رہے اور ایک آدمی ہمارے لئے ضروریات کا بندوبست کرے، یہ میری باری ہے، اور میں مدینے واپس جا رہا ہوں۔ ابن راہویہ

جامع الخلق

۱۵۲۵۱ (الصدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہود نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور بولے، اے محمد ہمیں ان چھ دنوں میں اللہ کی تخلیق کے بارے میں بتائیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے اتوار اور پیر کے روز زمین کو پیدا کیا، پہاڑوں کو منگل کے روز پیدا کیا، شہروں، رزق کے اسباب آبادیاں اور ویرانیاں بدھ کے روز پیدا فرمائیں آسمانوں اور ملائکہ کو جمعرات کے دن سے جمعہ کے دن کی (آخری) تین گھڑیوں سے پہلے پیدا کیا، اور ان تین گھڑیوں میں سے پہلی گھڑی میں عمروں کو دوسری گھڑی میں آفت و مصیبت کو اور تیسری گھڑی میں آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ یہود بولے: آپ نے سچ کہا اگر آپ نے پورا بیان کر دیا ہے۔ نبی ﷺ ان کی بات کو سمجھ گئے (کہ وہ آپ پر کچھ چھپانے کی خیانت کا الزام لگا رہے ہیں)۔

اور ان پر غضبناک ہو گئے۔ تب اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَمَامَسْنَا مِنْ لُغُوبٍ فَاصْبِرْ عَلٰی مَا يَقُولُونَ.

اور ہمیں جو بے کار کی بات کی تکلیف پہنچی پس آپ صبر کیجئے اس پر جو وہ کہہ رہے ہیں۔ ابن جریر فی التفسیر

۱۵۲۵۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: تیرے رب کی سخت ترین مخلوق دس ہیں۔ گڑے ہوئے پہاڑ، لوہا جو پہاڑوں کا تراش دیتا ہے، آگ جو لوہے کو کھا جاتی ہے، پانی جو آگ کو بجھا دیتا ہے، بادل جو آسمان وزمین کے درمیان مسخر ہیں اور پانی اٹھائے پھرتے ہیں، ہر جو بادلوں کو اٹھاتی ہے، انسان جو اپنے ہاتھ کے ساتھ ہوا سے بچاؤ کرتا ہے اور اپنی حاجات کے لئے ہوا میں چلتا پھرتا ہے، نشہ جو انسان پر غالب آجاتا ہے، نیند جو نشے پر غالب آجاتی ہے، رنج و غم جو نیند کو بھگا دیتا ہے پس تیرے رب کی مخلوق میں سب سے سخت ترین مخلوق رنج و غم ہے۔

الایوسط للطبرانی، الدینوری فی المجالس

۱۵۲۵۳ حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو دس حصوں میں بنایا، نو حصے ملائکہ ہیں باقی ساری مخلوقات ایک حصہ ہیں، پھر ملائکہ کے دس حصے ہیں نو حصے کروبیوں ہیں جو دن رات اللہ کی تسبیح و پاکی بیان کرتے رہتے ہیں اور کبھی نہیں تھکتے ایک حصہ ملائکہ کا ہر چیز کے خزانوں پر نگران اور موکل ہے۔ پھر جن و انس سب کے دس حصے ہیں، نو حصے جن ہیں اور ایک حصہ انسانوں کا ہے۔ جب کوئی ایک انسان پیدا ہوتا ہے تو اس کے ساتھ نو حصے جنوں کے پیدا ہوتے ہیں۔ یعنی نو جن انسانوں کے دس حصے ہیں، نو حصے یا جوج ماجور ہیں اور بقیہ ایک حصہ تمام انسان ہیں اور آسمانوں میں ایک چمڑے کی جگہ بھی خالی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز یا کھڑا عبادت میں مصروف نہ ہو۔ اور حرم محترم سے اپنے محاذ سے عرش تک بیت المعمور بیت اللہ کے محاذی ہے اگر وہ ساتویں آسمان سے نیچے گرے تو بالکل کعبہ پر گرے۔ گا۔ اس میں ہر روز ستر ہزار فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور جب وہ نکلتے ہیں تو کبھی ان کی دوبارہ باری نہیں آتی۔ ابن عساکر

المسوخ..... مسخ شدہ مخلوقات

۱۵۲۵۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مسخ شدہ مخلوقوں کے بارے میں سوال کیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرہ مخلوق ہیں۔ ہاتھی، ریچھ، خنزیر، بندر، سانپ، مچھلی، گوہ، چمگاڈ، بچھو پانی کے کالے کیڑے (جو تالاب وغیرہ کا پانی خشک ہونے پر بظاہر ہوتے ہیں) مڈری، خرگوش، سہیل (ستارہ جو گرمی کا موسم ختم ہونے پر نکلتا ہے) اور زہرہ (سیارہ)۔

پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ان کے مسخ ہونے کا سبب کیا تھا؟ ارشاد فرمایا: ہاتھی ایک بڑا سرکش اور لواطت باز آدمی تھا، جو کسی کو نہ چھوڑتا تھا (اپنی ہوس کا نشانہ بنانے سے) ریچھ یہ ایک عورت تھی جو آدمیوں کو اپنی طرف بلاتی تھی، خنزیر یہ نصاریٰ کے وہ لوگ تھے جنہوں نے پہلے آسمانی دسٹر خوان کا سوال کیا جب وہ نازل ہو گیا تب بھی کفر کیا بندر یہ یہودی تھے جنہوں نے ہفتہ کے دن میں خدائی کی نافرمانی کی؟ مچھلی یہ ایک دیوث مرد تھا جو لوگوں کو اپنی بیوی کے پاس لاتا تھا گوہ ایک اعرابی تھا جو اپنی لاشی کے ساتھ حایوں کا سامان چوری کرتا تھا، چمگاڈ ایک آدمی تھا جو درختوں سے پھل چراتا تھا، بچھو ایک ایسا آدمی تھا جس کی زبان سے کوئی محفوظ نہ رہتا تھا، پانی کا کالا کیڑا یہ ایک چغل خور آدمی تھا جو محبت والوں کے درمیان دشمنی کراتا تھا، مڈری ایک عورت تھی جس نے اپنے شوہر پر جادو کیا تھا خرگوش ایک عورت تھی جو حیض سے پاکی حاصل نہیں کرتی تھی، سہیل (ستارہ) سہیل نامی ایک آدمی تھا جو یمن میں تھا اور لوگوں سے ناجائز عشرتیں وصول کرتا تھا۔

اور زہرہ سیارہ کسی بنی اسرائیل کے بادشاہ کی خوبصورت بیٹی تھی جس کے فتنے میں ہاروت اور ماروت مبتلا ہو گئے تھے۔

الزبیر بن بکار فی الموفقیات، وابن مردويه والديلمي، ابن ماجه

فائدہ: صحیح مسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ موجودہ جانور ان مسخ شدہ لوگوں کی نسل نہیں ہیں وہ نسلیں ختم ہو چکی تھیں (یہ ان کی شکل پر مستقل جانوروں کی سیٹگئیں)۔

کتاب الخلع..... قسم الاقوال

۱۵۲۵۵ باغ قبول کر لے اور ایک طلاق دیدے۔ البخاری، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۲۵۶ خلع لینے والیاں اور جدا ہونے والیاں ہی منافق عورتیں ہیں۔ عبدالرزاق عن الاشعث مرسلًا

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۴۳۔

۱۵۲۵۷ خلع لینے والی سے دیئے ہوئے سے زیادہ وصول نہ کرے۔ البخاری، مسلم عن عطاء مرسلًا

۱۵۲۵۸ اے ثابت! باغ قبول کر لے اور اس کو ایک طلاق دیدے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۲۵۹ خلع لینے والیوں پر طلاق کا حکم ہے جب تک وہ عدت میں رہیں۔

عبدالرزاق عن علی بن طلحة الهاشمی مرسلًا، وعن ابن مسعود موقوفًا

کتاب الخلع..... قسم الافعال

۱۵۲۶۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب عورتیں خلع (شوہر سے علیحدگی) لینا چاہیں تو انکو برا بھلا مت کہو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۱ عبد اللہ بن ربیع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کو خلع دیدے اس کے سر کی مینڈھی (جتنی) چاندی سے کم کے عوض۔ مفسف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۲ عبد اللہ بن شہاب الخولانی سے مروی ہے کہ ایک عورت کو اس کے شوہر نے ہزار درہم کے عوض طلاق دی یہ بات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو فرمایا تجھے تیرے شوہر نے بیچ دیا ہے، تیری طلاق ایک بیچ ہے پھر اس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جائز رکھا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۳ عبد اللہ بن شہاب الخولانی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا ان کے پاس ایک مرد اور ایک عورت خلع کا مسئلہ لے کر آئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کو ارشاد فرمایا: مرد نے تجھے تیرے مال کے عوض طلاق دی۔ ابن مسعود

۱۵۲۶۴ حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو خبر دے رہی تھیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اپنے شوہر سے خلع لیا تو میرے چچا حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: بنت معوذ نے آج اپنے شوہر سے خلع لے لیا ہے تو کیا وہ اس کے گھر سے منتقل ہو جائے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خلع لینے والی اپنے شوہر کے گھر سے نکل جائے۔ اب دونوں کے درمیان میراث جاری نہیں ہوگی، عورت پر عدت بھی نہیں ہے، لیکن وہ ایک حیض آنے تک نکاح نہیں کرے گی۔ اس ڈر سے کہ کہیں وہ حاملہ نہ ہو۔

عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے (ربیع بنت معوذ) کو فرمایا: عثمان، ہم میں سے بہترین شخص ہیں اور سب سے زیادہ جاننے والی ہیں۔

۱۵۲۶۵ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فداء (عورت کو خلع یا طلاق دینے کے عوض اس سے مال لینا) طلاق قرار دیا۔ فرمایا: اگر شوہر طلاق کا ارادہ رکھے (مال کے عوض) تب بھی وہ فداء (خلع) ہی ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۲۶۶ عروہ رحمہ اللہ جہان سے روایت کرتے ہیں کہ ام ابی بکر اسلمیہ عبد اللہ بن اسید کے نکاح میں تھی ام ابی بکر نے عبد اللہ سے خلع لے لیا۔ پھر اس کو اپنے فعل پر ندامت ہوئی۔ عبد اللہ بھی نادم و پشیمان ہوا۔ دونوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انکو خلع کی خبر دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ ایک طلاق تھی، ہاں اگر تو نے اس علیحدگی کو کوئی نام دیا تھا تو اس نام کا اطلاق ہوگا، لہذا تم رجوع کر سکتے ہو۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للدارقطنی

۱۵۲۶۷ ربیع سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے شوہر سے خلع لے لیا پھر مجھے ندامت ہوئی یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا (کہ دونوں رجوع کر سکتے ہیں)۔ الجامع لعبد الرزاق، مؤطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۵۲۶۸ نافع رحمہ اللہ ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت کرتے ہیں حضرت ربیع بنت مسعود رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں، میرا ایک شوہر تھا جو گھر ہوتا تو میرے ساتھ اچھائی اور خیر کا معاملہ کرتا تھا۔ ورنہ اکثر غائب رہ کر مجھے پریشان رکھتا تھا آخر ایک مرتبہ میں بھی تنگ آ گئی اور اس کو بولی: تو نے مجھے جو کچھ بھی دیا ہے مجھے اس کے بدلے تم خلع (علیحدگی) دیدو۔ شوہر نے کہا: ٹھیک ہے، میں ایسا کر دیتا ہوں۔ میرا بیٹا معاذ بن عفراء حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس یہ فیصلہ لے کر گیا۔ انہوں نے خلع کو جائز قرار دیا اور شوہر کو حکم دیا کہ میرے سر کے بالوں کی مینڈھی (کے برابر) اس سے کم چاندی (لے لے)۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۲۶۹ نافع بن معاذ بن عفراء سے مروی ہے انہوں نے اپنی بھتیجی کی شادی ایک آدمی سے کر دی۔ اس آدمی نے بھتیجی کو خلع دے دیا یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کو جائز قرار دیا اور لڑکی کو ایک حیض تک عدت گزارنے کا حکم دیا۔ عبد الرزاق

۱۵۲۷۰ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکم ثالث بنا کر بھیجا گیا۔ ہم کو کہا گیا: اگر تم میاں بیوی کے درمیان ملاپ رکھنا چاہو تو میں ملاپ رکھنے کا حکم کر دوں گا اور اگر تم دونوں ان کے علیحدہ ہو جانے کو ان کے لئے بہتر خیال کرو تو میں علیحدگی کا حکم جاری کر دوں گا۔

راوی معمر رحمہ اللہ کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ ان دونوں کو ٹالٹ بنا کر بھیجنے والے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تھے۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۵۲۷۱ کثیر مونی سمرۃ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک نافرمان عورت کی گرفت فرمائی، اس کو وعظ و نصیحت کی لیکن اس پر نصیحت کارگرنہ ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو ایک گندی اور کوڑے کرکٹ والی جگہ تین دنوں تک کے لئے قید کر دیا۔ پھر اس کو نکالا اور اس سے اس کا حال پوچھا۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! اللہ کی قسم! میں نے ان تین دنوں سے زیادہ زندگی میں کچھ راحت محسوس نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (کو اس کی ہٹ دھرمی پر غصہ آیا اور اس کے شوہر کو آپ رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: افسوس تجھ پر! تو اس کو خلع دیدے خواہ کان کی ایک بالی کے عوض دیدے۔ الجامع لعبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، السنن للبیہقی ۱۵۲۷۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: جب قیمت کے عوض طلاق لی جائے تو وہ ایک طلاق ہوگی۔

الجامع لعبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

خلع کو حلال کرنے والی باتیں

۱۵۲۷۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین چیزیں عورت کے خلع کو حلال کر دیتی ہیں: جب وہ تیرے گھر کا نظام خراب کر دے، یا تو اس کو تسکین کے لئے بلائے مگر وہ انکار کر دے یا پھر وہ بغیر اجازت کے گھر سے نکل جائے۔ الجامع لعبدالرزاق ۱۵۲۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: آدمی عورت سے (خلع کی صورت میں) دیئے ہوئے مال سے زیادہ بھی لے سکتا ہے۔ المصنف لعبدالرزاق ۱۵۲۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: خلع لینے والی کی عدت طلاق پانے والی کی عدت کے برابر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

فائدہ: ... جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مسلک خلع والی عورت کو صرف ایک حیض تک عدت میں رہنے کا حکم ہے۔ جبکہ طلاق والی عورت کی عدت دونوں بلکہ جمہور کے نزدیک تین حیض ہے۔

۱۵۲۷۶ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: خلع لینے والی پر بھی عدت تک طلاق کا حکم جاری ہوگا۔ مصنف لعبدالرزاق ۱۵۲۷۷ حبیب بنت سہل سے مروی ہے کہ ان کو ان کے شوہر ثابت بن قیس بن شماس نے اس قدر مارا کہ وہ نہیں بتا سکتیں، پھر وہ منہ اندھیرے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور شکایت عرض کی حضور ﷺ نے ان کے شوہر کو فرمایا: تم اس سے مال لے لو اور اس کو (خلع) علیحدہ کر دو حبیبہ نے عرض کیا: انہوں نے مجھے جو کچھ دیا تھا وہ میرے پاس بعینہ موجود ہے۔ آپ ﷺ نے شوہر کو فرمایا: وہ واپس لے لو۔

شوہر نے دیا ہو مال واپس وصول کر لیا اور حبیبہ اس سے علیحدہ ہو کر اپنے میکے چلی گئی۔ مصنف لعبدالرزاق ۱۵۲۷۸ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ثابت بن قیس کے عقد میں ایک عورت تھی ثابت نے اس کو جہر میں ایک باغ دیا تھا۔ ثابت بہت زیادہ غیرت مند تھے (کسی بات پر) انہوں نے بیوی کو مارا حتیٰ کہ اس کا ہاتھ توڑ دیا وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا باغ اس کو واپس کر رہی ہوں۔ حضور ﷺ نے پوچھا: تم اس پر راضی ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ حضور ﷺ نے اس کے شوہر کو بلایا اور اس کو فرمایا: یہ تم کو تمہارا باغ واپس کرتی ہے، کیا تم راضی ہو؟ انہوں نے بھی رضا مندی کا اظہار کیا اور کہا: یا رسول اللہ! میں قبول کرتا ہوں۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: دونوں جاؤ اور تمہارے درمیان ایک طلاق واقع ہوگئی ہے۔

اس کے بعد اس عورت نے رفاعۃ الصنادی سے نکاح کر لیا رفاعہ نے بھی ایک مرتبہ اس کو مارا (اس وقت عثمان رضی اللہ عنہ کا دور خلافت تھا) لہذا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس شکایت لے کر آئی اور عرض کیا: میں اس کا دیا ہوا مہر اس کو واپس کر رہی ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بلایا تو اس نے وہ مہر قبول کر لیا تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عورت کو فرمایا: جاؤ اور تجھے ایک طلاق ہوگئی ہے۔

الجامع لعبدالرزاق

خلع کے لئے مہر واپس کرنا

۱۵۲۷۹ ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس آئی اور بولی: یا رسول اللہ! میں اپنے شوہر سے نفرت کرتی ہوں اور اس سے جدائی چاہتی ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے جو اس نے تجھے بطور مہر دیا تھا۔ وہ بولی میں باغ بھی دیتی ہوں اور اپنی طرف سے اور مال بھی دیتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: زیادتی تو نہیں لی جائے گی ہاں باغ دیدے عورت نے رضاء مندی کا اظہار کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے آدمی پر (خلع کا) فیصلہ کر دیا (جبکہ وہ موجود بھی نہ تھا) پھر اس کو نبی ﷺ کے فیصلہ کی خبر دی گئی تو اس نے کہا: میں نبی ﷺ کے فیصلے کو قبول کرتا ہوں۔ سنن للبیہقی

۱۵۲۸۰ معمر، ایوب سے وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ثابت کے دین یا اخلاق سے متعلق کوئی برائی نہیں کرتی۔ لیکن میں اسلام میں کفر (ناشکری) کو برا خیال کرتی ہوں (یعنی وہ میری قدر نہیں کرتے اور میں بھی ان سے نفرت رکھتی ہوں جو ناشکری ہے) حضور ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ اس کو واپس کرتی ہے؟ عورت نے کہا ہاں تب نبی اکرم ﷺ نے ثابت کو بلایا۔ انہوں نے اپنا باغ لے لیا اور اس کو جدا کر دیا۔ یہ جلیلہ بنت عبداللہ بن ابی سلول بھی تھی۔ معمر کہتے ہیں: مجھے خبر ملی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا تھا: مجھے جو حسن و جمال عطا ہوا ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں جبکہ ثابت ایک بد صورت شخص ہیں۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۲۸۱ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے غلام عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ثابت بن قیس بن شحاس کی بیوی نے اپنے شوہر سے خلع لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی عدت صرف ایک حیض قرار دیا۔ الجامع لعبد الرزاق

حرف الدال

اس میں دو کتابیں ہیں۔

دعویٰ اور دین..... (قرض)

قسم الاقوال..... کتاب الدعویٰ

۱۵۲۸۲ گواہ پیش کرنا مدعی پر اور منکر (مدعی علیہ) پر قسم عائد ہوتی ہے، سوائے قسامت کے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کلام: حسن الاثر ۴۴۲، ذخیرۃ الحفاظ ۲۳۹۸، روایت ضعیف ہے۔

فائدہ: قسامت سے مراد بے وزن اور کانٹے کا مالک جو تقسیم کرے اور تقسیم کرنے کی اجرت مال مقسوم ہی میں سے لے لے۔

۱۵۲۸۳ گواہ مدعی پر ہیں اور قسم مدعی علیہ (یعنی منکر) پر۔ الترمذی عن ابن عمرو

فائدہ: مال کسی کے قبضے میں ہو۔ دوسرا کوئی شخص اس کی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس مدعی پر گواہ پیش کرنا ضروری ہیں جو گواہی دیں کہ اس شے کا اصل مالک یہ مدعی ہے، اگر وہ گواہ پیش نہ کر سکے تو جس کا قبضہ ہے اور وہ اس کے دعویٰ سے انکار کرتا ہے تو اس منکر پر قسم اٹھانا لازم ہوتا ہے کہ وہ قسم اٹھائے کہ یہ چیز اسی کی ہے۔ مدعی گواہ پیش کرے تو شے مدعی کو دلوا دی جائے گی ورنہ منکر کے قسم اٹھانے پر شے اس کے پاس رہنے دی جائے گی۔ الترمذی عن ابن عمرو

۱۵۲۸۴ تیرے دو گواہ آئیں یا پھر اس سے قسم لی جائے گی۔ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۲۸۵۔ اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق اموال دئے جائیں تو لوگ دوسروں کے خونوں اور مالوں کا بھی دعویٰ کر بیٹھیں گے۔ لیکن قسم مدعی علیہ (منکر) پر ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۵۲۸۶۔ مدعی علیہ قسم کا زیادہ حقدار ہے الا یہ کہ اس پر مدعی گواہ قائم کر دے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو
 کلام: ... کشف الخفاء ۹۲۵۔
 ۱۵۲۸۷۔ اپنا حق پاکدامن (اچھے طریقے) کے ساتھ لے خواہ پورا حق ملے یا کمی کے ساتھ ملے۔

ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام: ... روایت ضعیف ہے۔ اتی لا اصل لہائی الاحیاء ۳۱۲۔ ضعیف الجامع ۲۸۱۔
 ۱۵۲۸۸۔ جو اپنا حق طلب کرے۔ اس کو چاہیے کہ وہ حسن تقاضا کے ساتھ لے خواہ حق پورا ملے یا ادھورا۔
 النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ وعائشہ رضی اللہ عنہا

قبضہ کا حق

۱۵۲۸۹۔ ہر شخص اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے اپنے والد سے بھی، اپنی اولاد سے بھی اور تمام لوگوں سے۔ السنن للبیہقی عن حبان الجمعی
 کلام: ... روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۲۱۰، الضعیفۃ ۱۳۵۹، المستدرک ۱۵۰
 ۱۵۲۹۰۔ ہر صاحب مال اپنے مال کا زیادہ حقدار ہے جو چاہے کرے۔ السنن للبیہقی عن ابن المنکدر مرسل
 کلام: ... ضعیف الجامع ۴۲۱۸۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الاکمال

۱۵۲۹۱۔ میں ایک بشر ہوں۔ ممکن ہے کہ تم میں سے ایک دوسرے سے زیادہ حجت والا ہو اپنی چرب ساسنی کے سبب پس میں جس کے لئے اس کے بھائی کے حق میں سے کسی چیز کا فیصلہ کروں تو وہ اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۵۲۹۲۔ جو اپنے بھائی کے پاس موجود کسی چیز کے متعلق اپنے حق کا دعویٰ کرے اور گواہ بھی قائم نہ کر سکے تو اس کا بھائی قسم اٹھانے کا حقدار ہے۔
 الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن زید بن ثابت
 ۱۵۲۹۳۔ مدعی علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے مگر یہ کہ مدعی اس پر گواہ قائم کر دے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو
 کلام: ... کشف الخفاء ۹۲۵۔

۱۵۲۹۴۔ حضور اقدس ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے کہ قسم مدعی علیہ پر ہوگی۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۵۲۹۵۔ ایک گواہ کے ساتھ بھی حضور ﷺ نے قسم پر فیصلہ فرمایا ہے۔

فائدہ: ... یعنی مدعی جب ایک گواہ حاضر کرے گا دوسرا گواہ پیش نہ کرے گا تو پھر آپ ﷺ نے مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ فرمادیا۔ واللہ اعلم بالصواب
 مسند احمد، ابن ابی شیبہ، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، ابن عباس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی، السنن للسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی عن عمر، الباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عمر والباوردی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن للسعید بن منصور عن بلال بن الحارث المزنی، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی عن زید بن ثابت، ابن قانع عن شعیت بن عبید اللہ بن زبیب ابن ثعلبہ عن ابیہ عن جدہ، ابو عوانہ وابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن سرق، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، مسند احمد الکبیر للطبرانی، الدار قطنی فی السنن عن

سعد بن عبادہ ابن قانع، السنن للبيهقي عن شعيب بن عبيد الله بن الزبيب العبدي عن ابيه عن جده، مسند احمد، الكبير للطبراني، السنن للبيهقي عن عمارة بن حزم، النقاش في القضاة عن ابن عمر، ابن ابي شيبة عن ابي جعفر مرسلًا۔
 ۱۵۲۹۶۔ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ پر ہی دیا جاتا ہے تو لوگ دوسری قوموں کے اموال اور خونوں کا بھی دعویٰ کریں گے، لیکن طالب (مدعی) پر گواہ ہیں اور یمنی قسم (مدعی علیہ) پر ہے۔ السنن للبيهقي عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
 ۱۵۲۹۷۔ اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دیا جائے تو وہ دوسروں کے اموال اور خونوں کا دعویٰ بھی کر بیٹھیں گے۔ لیکن مدعی پر گواہ ہے اور منکر پر قسم ہے۔ السنن للبيهقي عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: الاثقان ۱۵۲۲

۱۵۲۹۸۔ آدمی پر گواہ کے ساتھ قسم اٹھانا ضروری ہے۔ الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

نسب کا دعویٰ اور بچے کا منسوب کرنا

۱۵۲۹۹۔ بچہ صاحب بستر (شوہر) کا ہے اور بدکاری کرنے والے کے لئے سنگساری کے پتھر ہیں۔

البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا، مسند احمد، بخاری، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابي هريرة رضی اللہ عنہ، ابو داؤد عن عثمان وعن ابن مسعود عن ابن الزبير، ابن ماجہ عن عمرو بن ابي امامة رضی اللہ عنہ ۱۵۳۰۰۔ اسلام میں دعویٰ نسب کا اختیار نہیں، جاہلیت کا معاملہ گیا، بچہ صاحب فراش کے لئے ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابن عمرو

فائدہ: زمانہ جاہلیت میں کوئی طوائف عورت کئی بندوں کے ساتھ تعلقات کے بعد بچہ جنتی تھی تو اس بچہ کا نسب عورت کے اختیار میں ہوتا تھا وہ اس بچہ کو اپنے متعلقین میں سے جس کے ساتھ چاہے منسوب کرنے کا اختیار رکھتی تھی۔ ایسی عورت اگر کسی کے عقد میں ہو تو پھر شرعاً بچے کا نسب عورت کے شوہر سے ثابت ہوگا اور بدکاری کرنے والے کو سنگساری کے لئے پتھر مارے جائیں گے یہی حدیث مذکور کا مطلب ہے۔

۱۵۳۰۱۔ کسی غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا یا اپنے نسب کا خواہ معمولی کیوں نہ ہوں انکار کرنا کفر ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو
 فائدہ: یعنی جب کسی بچے کا کسی جائز آدمی شوہر یا باندی کے مالک کے ساتھ نسب ثابت ہو پھر کوئی غیر آدمی عورت کے ساتھ ناجائز تعلقات کے سبب اپنا نسب ثابت کرے تو یہ کفر ہے۔ یا شوہر بیوی کے بچے سے یا مالک باندی کے بچے سے نسب کا انکار کرے یہ بھی کفر ہے۔

۱۵۳۰۲۔ نسب سے براءت کرنا خواہ معمولی طور پر ثابت ہو کفر باللہ ہے۔ البزار عن ابي بكر رضی اللہ عنہ
 ۱۵۳۰۳۔ جو آدمی اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کرے حالانکہ اس کو (جائز باپ کا) علم ہو تو اس نے کفر کیا جس نے کسی ناجائز نسب کا دعویٰ کیا وہ ہم میں سے نہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ جو شخص کسی کو کفر کے ساتھ بلائے (یعنی کسی مسلمان کو کافر کہے) یا عدو اللہ (اللہ کا دشمن) کہے حالانکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے تو اس نے اس پر ظلم کیا جو کسی کو فسق کا الزام عائد کرے یا اس پر کفر کا دعویٰ کرے تو اگر واقعہ ایسا نہیں ہے تو یہ دعویٰ اور الزام کہنے والے پر لوٹے گا۔ مسند احمد، السنن للبيهقي عن ابي ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۰۴۔ جس نے کسی غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا حالانکہ اس کو علم ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں تو جنت اس پر حرام ہے۔

مسند احمد، السنن للبيهقي، ابو داؤد، ابن ماجہ عن سعد رضی اللہ عنہ و ابي بكر رضی اللہ عنہ
 ۱۵۳۰۵۔ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقا کی طرف اپنے کو ظلام منسوب کیا تو اس پر اللہ کی لعنت ہے قیامت تک کے لئے۔

ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے المعلة ۲۶۔

۱۵۳۰۶ اسلام میں مساعاة نہیں ہے۔ جس نے جاہلیت میں مساعاة کی وہ اپنے عصیتہ۔ جماعت میں لاحق ہو گیا جس نے بغیر اشارہ کے کوئی بچہ منسوب کیا وہ وارث ہوگا اور نہ اس کا یہ وارث ہوگا۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ فائدہ: ... یعنی جاہلیت میں اگر کسی عورت نے اپنے بچے کو کسی شخص کی طرف منسوب کر دیا جبکہ اس عورت کے کئی مردوں سے تعلقات رہے تھے تو وہ بچہ اس جاہلیت کے قانون کے مطابق اس شخص کا ہوگا۔ لیکن اسلام میں اس امر کی گنجائش نہیں بلکہ اسلام میں الولد للفرأش وللعاہر الحاجر کا اصول مسلم ہے یعنی بچہ اس کا جو عورت کا شوہر ہے یا باندی کا آقا ہے اور بدکار کو سنگساری کی سزا ہے۔

حدیث کے دوسرے جزء کا مطلب یہ ہے کہ ایک بچہ جس کا معاشرے میں عام لوگوں کو علم ہے کہ وہ فلاں آدمی کا نہیں ہے۔ لیکن وہ آدمی اس بچہ کو گود لے لیتا ہے اور اپنا بیٹا کہلاتا ہے تو وہ دونوں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے۔

کلام: ... روایت کا متن یعنی مضمون حدیث صحیح ہے لیکن سند روایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۴۹۸، ضعیف الجامع ۶۳۱۰۔ ۱۵۳۰۷ جس کا باپ مرجائے اور وہ اس کا باپ کہلاتا ہو پھر اس کے باپ کے ورثاء اس کو اپنے خاندان میں شامل کر لیں تو اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہو جس کے ساتھ اس کے باپ نے ملکیت کی حالت میں جماع کیا ہو تو وہ شامل کرنے والوں کے خاندان میں مل جائے گا۔ اور جو میراث (اس کے باپ کی) اس سے پہلے تقسیم ہو چکی ہوگی اس کے لئے اس میں کچھ حصہ نہ ہوگا۔ اور جو میراث ایسی پائی جو ہنوز تقسیم نہیں ہوئی اس میں اس کا حصہ شامل ہوگا۔

اگر وہ لڑکا جس کا کہلاتا ہے وہ اس کو اپنی ولدیت کے نسب سے انکار کر دے تو وہ اس باپ کے ورثاء کے خاندان میں نہیں مل سکے گا (اور نہ ہی میراث پائے گا) اور اگر وہ اس باندی کا بیٹا ہے جو اس کے ناجائز باپ کی ملکیت میں نہیں یا ایسی آزاد عورت کا بیٹا ہے جس کے ساتھ کسی نے بدکاری کی ہے اور وہ اس کے نتیجے میں تولد ہوا ہے تو یہ دونوں بھی اپنے ناجائز باپ کے خاندانوں میں شامل نہ ہوں گے اور نہ ان کے وارث بن سکیں گے خواہ ان کے ناجائز باپ ان کو اپنی ولدیت کی طرف منسوب کریں وہ ولد الزنا ہیں، اپنی ماں والوں کے خاندان میں شامل ہوں گے خواہ ان کی ماں آزاد ہو یا باندی۔ ابن ماجہ عن ابن عمرو

۱۵۳۰۸ اپنے آباء سے اعراض (وانکار) نہ کرو، جس نے اپنے باپ سے اعراض کیا۔ (یعنی اپنے نسب کی اس سے نفی کی) اس نے کفر کیا۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۵۳۰۹ جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی یا جس غلام نے اپنے غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا تو ایسے شخص پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۵۳۱۰ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پاسکے گا اگرچہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے آئے گی۔

ابن ماجہ عن ابن عمرو

غیر باپ کی نسبت کرنے والا ملعون ہے

۱۵۳۱۱ جس نے ایسے کسی کو جو اس سے نہیں ہے اپنی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس کو پتے کی طرح جھاڑ دیں گے۔ الشاشی، الضیاء عن سعد

۱۵۳۱۲ جس نے ایسی چیز کا دعویٰ کیا جو اس کی نہیں ہے وہ ہم میں سے نہیں اور وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۳ ہر صاحب حق کو اس کا حق دے دو۔ اولاد صاحب بستر (شوہر یا مالک) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ جس غلام نے غیر

آقاؤں کی طرف یا جس شخص نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر اللہ کی ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، اللہ پاک اس سے کوئی نفل قبول نہیں فرمائیں گے اور نہ نفل۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۳ بہتانوں میں سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو غیر والدین کی طرف منسوب کرے۔

الخراطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۵ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اللہ پاک اس پر جنت کو حرام فرمادیں گے۔

مسند البزار السنن للسمعین بن منصور عن اسامة بن زید وسعيد بن ابی وقاص وابی بکر، ابن قانع عن زہاد

۱۵۳۱۶ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا خواہ وہ ستر سال کی مسافت سے آتی ہو۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، الكبير للطبرانی، الخطيب عن ابن عمرو

۱۵۳۱۷ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف غلام نے اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کی، ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

الكبير للطبرانی، ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۱۸ جس نے کسی باندی کی اولاد کو اپنی اولاد جتایا اور وہ باندی اس کی مملوکہ نہیں ہے یا کسی آزاد عورت کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہا جس کے ساتھ

اس نے زنا کیا ہے وہ اولاد اس کے ساتھ لاحق نہیں کی جائے گی اور نہ وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے وہ اولاد زنا کی اولاد ہے جو اپنی ماں

کے خاندان میں لاحق ہوگی خواہ وہ جو بھی ہوں۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

۱۵۳۱۹ جس نے غیر معروف نسب کا دعویٰ کیا یا کسی ثابت نسب کی لٹی کی، خواہ وہ معمولی سہارے کی بدولت قائم ہو درحقیقت اس نے اللہ کے

ساتھ کفر کیا۔ الاوسط للطبرانی عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۰ جس نے غیر باپ کی طرف اپنی نسبت بیان کی (کہ میں فلاں کا بیٹا ہوں جو درحقیقت اس کا باپ نہیں ہے) یا کسی غلام یا باندی نے

غیر آقاؤں کی طرف اپنے کو منسوب کیا کہ میں فلاں کا غلام ہوں یا فلاں کی باندی ہوں جو درحقیقت اس کے مالک و آقا نہیں ہیں تو ایسے شخص

جنت کی خوشبو نہ پائیں گے خواہ اس کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے آئے گی۔ الخراطی فی مساوی الاخلاق عن ابن عمرو

۱۵۳۲۱ جس نے اپنے کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ الجامع لعبد الرزاق عن رجل من الانصار

۱۵۳۲۲ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر آقاؤں کی طرف اپنی نسبت ظاہر کی اس پر اللہ کا، ملائکہ کا اور تمام لوگوں کا غضب

اترے گا۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۳ جس نے غیر باپ کی طرف اپنے کو منسوب کیا یا غیر موالی (آقاؤں) کی طرف اپنے کو منسوب کیا اس پر قیامت کے تک ہمیشہ

ہمیشہ اللہ کی لعنت ہے۔ ابن جریر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام: المعلقة ۲۶۔

۱۵۳۲۴ جس نے غیر باپ کا دعویٰ کیا یا غیر آقا کا دعویٰ کیا اس نے کفر کیا۔ ابن جریر عن سعد

۱۵۳۲۵ نسب خواہ کتنا باریک ہو اس سے انکار کرنا اور برأت کرنا کفر ہے یا کسی غیر معروف نسب کو اپنا ثابت کرنا یہ بھی کفر ہے۔

الدارمی، مسند احمد عن عمرو بن شعيب

نسب کی نفی..... الاکمال

۱۵۳۲۶ کبیرہ گناہوں میں سے کبیرہ ترین گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی اولاد کے نسب سے انکار کر دے۔ الكبير للطبرانی عن وائلة

۱۵۳۲۷ جس نے اپنی اولاد کے نسب سے نفی کی تاکہ وہ دنیا میں اس کو رسوا کرے تو اللہ پاک قیامت کے روز اس کے بدلے اس کو رسوا کریں گے۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۵۳۲۸ اپنی اولاد سے نسب کا انکار نہ کرنا ورنہ اللہ پاک تجھے قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے رسوا کریں گے جس طرح تو نے اس کو دنیا

میں رسوا کیا تھا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۵۳۲۹۔ اپنے نسب کا دعویٰ کرنا جو معروف نہیں کفر باللہ ہے، اور یہ بھی کفر باللہ ہے کہ نسب سے نفی کی جائے خواہ وہ باریک ہو۔

الخطیب عن ابی بکر

الحاق الولد..... بچے کو لاحق کرنا

الاکمال

۱۵۳۳۰۔ کوئی قوم کسی شخص کو اپنے درمیان لاحق نہیں کرتی مگر وہ ان کا وارث ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
دیکھئے حدیث نمبر ۱۵۳۰۷

۱۵۳۳۱۔ اولاد صاحب فراش کی ہے۔ ابن عساکر عن الحسن
کلام:..... روایت محل کلام ہے الوضع فی الحدیث ۲۔ ۳۷۔

کتاب الدعویٰ از قسم الافعال

آداب الدعویٰ

۱۵۳۳۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مدعی علیہ قسم کا زیادہ حق دار ہے اگر وہ قسم اٹھانے سے انکار کر دے تو مدعی حلف (قسم) اٹھا کر وصول کر لے گا۔ الجامع لعند الزواق

۱۵۳۳۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن جعفر کو خصومت (کسی فیصلے اور جھگڑے) کا وکیل بنایا ارشاد فرمایا: خصومت (جھگڑے) نمٹانے میں بڑے مسائل ہیں۔ ابو عبیدہ فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۳۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا ایک شخص پر گزر ہوا وہ کسی دوسرے آدمی پر مطالبہ کا شدید دباؤ ڈال رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے طالب کو فرمایا: اپنا حق معقول طریقے سے وصول کرو پورا ملے یا ادھورا۔ العسکری فی الامثال
روایت کی سند ضعیف ہے۔ دیکھئے اتنی لا اصل لسانی الاحیاء ۳۱۲، ضعیف الجامع ۳۸۱۔

نسب کا دعویٰ

۱۵۳۳۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اولاد صاحب فراش (شوہر اور باندی کے مالک) کی قراردی ہے۔

التساقفی، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، مسند احمد، العدنی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلی، الطحاوی، الدار قطنی فی السنن
السنن للسیعید بن منصور

۱۵۳۳۶۔ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناس لوگوں کو بلایا دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی پاکی میں جماع کر لیا تھا جس کے نتیجے میں ایک لڑکا ہوا تھا قیافہ شناسوں نے کہا دونوں اس کے بیٹے میں شریک ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

فرمایا تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سر پرست بن جائے۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی ۱۵۳۳۷ عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ایک باندی کے بعد دیگرے تین تاجروں کے پاس آئی۔ اس کے ہاں بچہ تولد ہوا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا۔ انہوں نے اس کے بچے کو ایک تاجر کے ساتھ لائق کر دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جو کسی باندی کو خریدے جو بلوغت کو پہنچ چکا، ہو تو وہ مباشرت سے قبل حیض آنے کا انتظار کرے اگر حیض نہ آئے تو چونتالیس راتوں تک حیض کا انتظار کرے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۳۳۸ حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اولاد مسلمان والد کی ہے۔ السنن للبیہقی ۱۵۳۳۹ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اولاد صاحب فراش کی ہے اور عاھر (بدکار) کے لئے پتھر ہیں۔ مسند احمد، ابو داؤد، الطحاوی، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی، السنن للسعید بن منصور

۱۵۳۴۰ حسن بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ کئی اور صفیہ دونوں مال غنیمت کے فحش (پانچویں) حصے میں سے تھے (جو اللہ اور اس کے رسول کی مرضی پر منحصر ہوتا ہے اور رسول کی وفات کے بعد حاکم وقت اپنی صوابدید سے اس میں تصرف کرتا ہے) صفیہ باندی نے مال غنیمت کے فحش کے آدمی کے ساتھ زنا کیا، زانی اور محسب نے دعویٰ کیا اور دونوں یہ فیصلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں ان دونوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ والا فیصلہ کرتا ہوں۔ اولاد صاحب فراش (تکلیس) کی ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ پھر ان دونوں کو پچاس پچاس کوڑے سزا دلوائی۔ الدورقی

فائدہ: محسب شوہر تھا صفیہ اس کی بیوی، دونوں غلام تھے، صفیہ نے ایک دوسرے غلام کے ساتھ زنا کیا۔ جس کے نتیجے میں بچہ پیدا ہوا۔ بچے کے بارے میں محسب اور اس آدمی نے نزاع کیا، ہر ایک اسکو اپنا بچہ کہتا تھا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفیہ باندی کو اور اس کے ناجائز شناسا کو پچاس پچاس کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی کیوں کہ غلام کو آزاد کے مقابلے میں نصف سزا ہوتی ہے، اور بچہ محسب کو جو صفیہ کا شوہر تھا عنایت فرمایا۔ الولد للفواش وللعاھر الحجر

۱۵۳۴۱ ابوظیمان سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو آدمی اپنا فیصلہ لے کر آئے دونوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پائی میں جماع کر لیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے بچے کے بارے میں فرمایا: بچہ تم دونوں کا ہے اور جو دوسرے کے بعد زندہ رہے پھر اس کا ہے۔

السنن للبیہقی

۱۵۳۴۲ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، آپ کی سواری کا لعاب میری ران پر گر رہا تھا۔ اس وقت میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ پاک لعنت کرے اس پر جو غیر آقا کی طرف اپنے کو منسوب کرے۔ ابن جریر ۱۵۳۴۳ معمر زہری سے روایت کرتے ہیں۔ زہری رحمہ اللہ سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا، جس کی بیوی نے ایک لڑکا جنما، آدمی نے اسکو اپنا بیٹا تسلیم کیا لیکن پھر انکار کر دیا؟ حضرت زہری رحمہ اللہ نے فرمایا: جب اس نے بچے کے اپنی اولاد ہونے کا اقرار کیا اور وہ بچہ اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ یعنی اس کی بیوی نے اس کو جنما ہے تو اس لئے اس کو اسی آدمی کا بچہ قرار دیا جائے گا خواہ بعد میں اس نے نفی کر دی ہو۔ پھر ارشاد فرمایا: کہ ملا عنہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اس صورت میں ہوتا تھا کہ کوئی آدمی اپنی عورت کے متعلق کہتا کہ میں نے اس کو فحش میں مبتلا دیکھا ہے۔

پھر امام زہری رحمہ اللہ فزاری کی روایت بیان کی مجھے حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری عورت نے ایک سیاہ فام لڑکا جنما ہے، درحقیقت وہ اس بچے کے اپنا بیٹا ہونے سے نفی کر رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں پوچھا: ان کا رنگ کیا ہے؟

عرض کیا سرخ۔ پوچھا کیا ان میں کوئی خاکستری رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ عرض کیا جی ضرور پوچھا۔ پھر اس کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ عرض کیا: معلوم نہیں کیا یہ اس کو کوئی رگ چھینچ گئی ہو۔ یعنی اس کی اوپر کسی پشت میں کوئی خاکستری اونٹ ہو اور یہ اس کے رنگ پر چلا گیا ہو ارشاد فرمایا: اسی طرح ممکن ہے تمہارے بچے کو بھی کسی رگ نے چھینچ لیا ہو۔

الغرض رسول اللہ ﷺ نے نسب کا انکار کرنے کی اجازت نہیں دی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۳۴۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو کہا: کیا تم کو معلوم ہے کہ زمعہ کی باندی سے جو لڑکا تولد ہوا ہے وہ میرا بیٹا ہے فتح مکہ کے موقع پر سعد نے اس لڑکے کو دیکھا تو شکل و شبابت کے ساتھ اس کو پہچان لیا اور کہا: رب کعبہ کی قسم یہ میرا بھتیجا ہے اتنے میں عبد بن زمعہ آیا اور بولا یہ تو میرا بھائی ہے کیوں کہ میرے باپ کی مملوکہ باندی سے میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اپنا قضیہ حضور ﷺ کے پاس لے کر گئے سعد نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے دیکھئے عتبہ کے ساتھ کس قدر شبابت کھاتا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: نہیں یہ میرا بھائی ہے جو میرے باپ کے بستر پر اس کی باندی کے لطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لڑکا صاحب فراش کا ہے۔ پھر فرمایا: اے سودہ! اس سے پردہ کر۔

پس اللہ کی قسم حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کبھی نہیں دیکھا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ المصنف لعبد الرزاق

فائدہ:..... سودہ بنت زمعہ جوام المؤمنین تھیں۔ اس حوالے سے لڑکے کی بہن ہوئیں لیکن چونکہ درحقیقت وہ لڑکا زمعہ کا بیٹا نہ تھا اگرچہ قانون کے مطابق انہی کا بیٹا کہلایا اس لئے حضور اکرم ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا تھا کہ اے سودہ! اس لڑکے سے پردہ رکھنا۔ اور بھائی سمجھ کہ اس کے ساتھ بے پردگی نہ برتنا۔

۱۵۳۴۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ایک لڑکے کے بارے میں اپنا جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے سعد نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے۔ انہوں نے مجھے بالیقین کہا تھا کہ وہ ان کا بیٹا ہے آپ بھی اس کی شبابت دیکھ لیجئے عبد بن زمعہ نے کہا: یا رسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کے گھر اس کی باندی کے لطن سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی شبابت دیکھی تو لڑکے اور عتبہ کے درمیان واضح مماثلت اور ایک شکل و صورت پائی، لیکن پھر بھی عبد بن زمعہ کو فرمایا: یہ تیرا ہے اے عبد! بچہ صاحب بستر کا ہوتا ہے اور بدکار کے لئے پتھر ہوتے ہیں۔ اے سودہ (پھر بھی) تو اس سے پردہ رکھ، چنانچہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اس لڑکے کو (جو ان کا بھائی ہوا) کبھی نہیں دیکھا۔ السنن للدارقطنی، الجامع لعبد الرزاق

نسب شوہر سے ثابت ہوگا

۱۵۳۴۶ عبد اللہ بن ابی یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بنی زہرہ کے ایک بوڑھے کو بلوایا اور جاہلیت کی اولاد کے بارے میں پوچھا: بوڑھے نے کہا: فراش تو فلاں کا ہے لیکن نطفہ فلاں کا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے سچ کہا: اور رسول اللہ ﷺ نے فراش کے ساتھ فیصلہ فرمایا ہے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۵۳۴۷ قبیصہ بن ذویب سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کے بچے کا اپنے سے انکار کیا جبکہ وہ پیٹ ہی میں تھا، پھر اسی حالت میں اقرار کر لیا لیکن جب پیدا ہوا تو پھر اس سے اپنے نسب کا انکار کر دیا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے لئے اسی کوڑوں کی سزا تجویز فرمائی اس کے اپنی بیوی پر بہتان باندھنے کے جرم میں پھر اسی کے ساتھ اس کے بچے کو لاحق و ثابت کر دیا۔ السنن للبیہقی

۱۵۳۴۸ یحییٰ بن عبد الرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ دو شخصوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعویٰ ولدیت کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلوایا۔ قیافہ شناسوں نے فیصلہ کیا کہ یہ لڑکا دونوں کا مشترک ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں میں سے جو چاہے اس کا سر پرست بن جائے۔ الشافعی، السنن للبیہقی

اولاد کا الحاق

۱۵۳۴۹ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب آدمی اپنی اولاد کا ایک مرتبہ اقرار کرے، دوسرے الفاظ میں جب ایک لمحے کے لئے بھی اقرار کرے تو اب اس کو اس کا نسب نفی کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی ۱۵۳۵۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:

مجھے یہ خبر ملی ہے کہ لوگ عزل کرتے ہیں (جماع کے وقت انزال باہر کرتے ہیں)۔ لیکن پھر بھی لڑکی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ کہتا ہے یہ میرا بچہ نہیں ہے۔ اللہ کی قسم! میرے پاس ایسا جو شخص بھی آئے گا میں بچہ کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا۔ لہذا جو چاہے عزل کرے اور جو چاہے عزل نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۳۵۱ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ اپنی باندیوں کے ساتھ جماع کرتے ہیں پھر جب باندی حاملہ ہو جاتی ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ حمل مجھ سے نہیں ہے، جو شخص اپنی باندی کے ساتھ ہم بستر ہونے کا اعتراف کر لے گا پھر وہ حاملہ ہوگی تو اس کا بچہ اسی سے ہوگا خواہ وہ پاکدامن ہو یا اس پر تہمت ہو۔ جب اس کو بچہ ہو جائے گا تو اسی کی ماں باندی اپنے مالک کے پاس ہی رہے گی۔ نہ وہ فروخت کی جاسکتی ہے نہ کسی کو بہہ کی جاسکتی ہے اور نہ وراثت میں منتقل ہو سکتی ہے ہاں جب تک اس کا مالک زندہ ہے وہ اس کے ساتھ لطف اٹھا سکتا ہے اور جب وہ مرے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی، پھر وہ اپنی اولاد کے حصے میں نہیں آئے گی، اور نہ اس کو مالک کام کوئی دین۔ قرض کھا سکتا ہے، شک رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ کسی اولاد کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنی والدہ کی مالک بنے اور نہ اس کو اولاد کی ملکیت میں چھوڑا جاسکتا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۳۵۲ عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ عبد الرحمن بن عوف نے ایک باندی فروخت کی جس کے ساتھ وہ جماع بھی کرتے تھے۔ پھر حیض آنے سے قبل ہی فروخت کر ڈالی۔ خریدنے والے کے پاس جا کر اس کو حمل ظاہر ہو گیا۔ خریدار فیصلہ لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تو اس کے ساتھ ہم بستر ہوتا تھا؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ پوچھا: کیا پھر تو نے اس کو پاک کرنے سے قبل ہی بیچ دیا؟ عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا انہوں نے بچے کو دیکھ کر اس کو عبد الرحمن رضی اللہ عنہ کے ساتھ لاحق کر دیا۔

۱۵۳۵۳ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمی ایک عورت کے طہر میں شریک ہوئے (یعنی دونوں نے ایک ہی پاکائی میں اس کے ساتھ ہم بستی کی) اس نے بچہ جنا لوگوں نے یہ مسئلہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا، انہوں نے مٹی منگوائی مٹی میں دونوں آدمیوں نے اور بچے نے پاؤں رکھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک قیافہ شناس کو فرمایا: دیکھ اس نے انکو دیکھا سامنے سے دیکھا پیچھے سے دیکھا اور گھوم پھر کر اچھی طرح جائزہ لیا پھر بولا: بچے نے دونوں آدمیوں کی شکل و شبہت لی ہے اب معلوم نہیں یہ بچہ کس کا؟ پھر بقیہ قیافہ شناسوں نے دیکھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بات کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم آثار کے ساتھ قیافہ شناسی کرتے ہیں۔ حقیقت معلوم کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود بھی ایک قیافہ شناس تھے پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دونوں کو بچے کا وارث بنادیا اور بچے کو بھی دونوں کا وارث بنادیا۔

۱۵۳۵۴ حضرت حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک باندی سے ایک ہی طہر (پاکائی) میں وطی (جماع) کیا اس نے نتیجے میں ایک لڑکا جنا۔ دونوں آدمی اپنا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تین قیافہ شناسوں کو بلایا۔ تینوں نے اس

بات پر اتفاق کیا کہ لڑکے نے دونوں کی شہادت لی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی قیافہ شناس تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک کتیا سے زرد، کالا اور دھبہ دار کئی کتے دلی کرتے ہیں، پھر وہ کتیا ہر ایک کتے کی شبیہ اپنے بچوں میں دکھاتی ہے، لیکن یہ چیز اب تک میں نے کسی انسان میں نہیں دیکھی تھی آج اس کو دیکھا ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو دونوں کا اور دونوں کو اس کا وارث قرار دیا اور جو بعد تک زندہ رہے پھر بچہ کو اس کی تحویل میں دینا تجویز فرمایا۔

۱۵۳۵۵ صفیہ بنت ابی عبید سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا کیا عجیب طریقہ ہے اپنی باندیوں سے جماع کرتے ہیں پھر انکو چھوڑ دیتے ہیں وہ گھروں سے نکلی پھرتی ہیں، لہذا میرے پاس کوئی باندی آئے گی جس کا آقا اس کے ساتھ دلی کا اعتراف کرے گا تو میں اس کے بچے کو اس کے ساتھ لاحق کر دوں گا مرضی ہے تمہاری کہ تم انکو باہر جانے دو یا روکے رکھو۔

موطا امام مالک، المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

ایک بچہ کے نسب کے متعلق فیصلہ

۱۵۳۵۶ عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی امیہ مخزومی سے مروی ہے کہ ایک عورت کا شوہر ہلاک ہو گیا اس کی بیوی نے چار ماہ دس دن عدت منائی، پھر عدت پوری ہونے کے بعد اس نے شادی کر لی، پھر وہ اپنے شوہر کے پاس ساڑھے چار ماہ رہی تھی کہ اس نے ایک پورا مکمل بچہ (جونو ماہ میں پورا ہوتا ہے) جنم دیا۔ عورت کا شوہر حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساری بات ذکر کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت کی بڑی بوڑھیوں کو بلایا۔ ان سے اس کے بارے میں سوال کیا، ایک عورت بولی: میں آپ کو اس عورت کے متعلق بتاتی ہوں جس کا شوہر انتقال کر گیا ہے، جب وہ حاملہ ہوئی تو حمل پر خون گرنے سے وہ پیٹ میں خشک ہو گیا۔ جب دوسرے شوہر نے اس کے ساتھ دلی کی اور اندر بچے کو پانی پہنچا تو بچہ کو حرکت ہوئی اور وہ نشوونما پانے لگا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات کی تصدیق فرمائی اور بچے کی ماں کو فرمایا: مجھے تیری طرف سے خیر ہی کی خبر ملی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے بچے کو پہلے شوہر کا قرار دیا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۷ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جاہلیت کی اولاد کو ان کے ساتھ لاحق فرمادیتے تھے جو اسلام کی حالت میں ان کا دعویٰ کرتے۔ یونہی دو آدمی ایک عورت کے بچے کے بارے میں آئے دونوں اس بچے کو اپنا بچہ کہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک قیافہ شناس کو بلایا اس نے بچے کو دیکھ کر دونوں کو دیکھا پھر کہا یہ دونوں اس بچے میں برابر کے شریک ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور پھر اس عورت کو بلایا جس کا وہ بچہ تھا اس سے اس بارے میں اس کی رائے دریافت کی۔ عورت بولی: یہ ان میں سے ایک کا بچہ ہے جو میرے پاس آتا تھا میں اپنے گھر والوں کے اونٹوں کے یارے میں ہوتی تھی یہ مجھ سے جدا ہی نہ ہوتا تھا۔ جب مجھے اور اس کو حمل ٹھہرنے کا خطرہ محسوس ہوا تو اس نے مجھ سے منہ موڑ لیا پھر حمل پر خون آئے پھر یہ دوسرا آدمی میرے پاس آنے لگ گیا اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ بچہ کس کا ہے؟ یہ سن کر قیافہ شناس نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لڑکے کو فرمایا تو جس کے پاس چاہے چلا جا۔

موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

فائدہ: خون آئے یعنی حیض آنے بند ہو گئے اور حیض کا خون بچے کی پرورش میں لگا رہا، جب دوسرے آدمی نے جماع شروع کیا تو اس خون کو تحریک ملی اور دوسرے آدمی کے نطفے سے بھی اس کو جلا ملتی رہی جس کی وجہ سے اس بچے میں دونوں ہی مشترک ہوئے، اسی وجہ سے قیافہ شناس نے پہلے یہی رائے دی بعد میں عورت نے اس کی تصدیق کی تو قیافہ شناس نے خوشی سے نعرہ بکسیر بلند کیا۔

۱۵۳۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آدمی سے اس کی سوت کے وقت اس کی اولاد کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو وہ اس وقت

میں جی ہوتا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۳۵۹ حضرت عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک لڑکے کے بارے میں دعویٰ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا اور قیافہ شناسوں کی بات کا اعتبار کر کے دو آدمیوں میں سے ایک کے ساتھ لاحق کر دیا۔ الجامع لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۳۶۰ ابو قلابہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ دو آدمیوں نے ایک عورت سے ایک ہی پاکی میں بمبستری کی، جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور ایک لڑکا جنا، قیافہ شناسوں نے دونوں میں لڑکے کی شباهت پائی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس میں کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتا، پھر لڑکے کو فرمایا: تو جس کے ساتھ چاہے چلا جا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۳۶۱ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیافہ شناسوں کو بلایا تو فرمایا: مجھے علم تھا کہ کتیا سے کئی کتے کیسے جفتی کرتے ہیں پھر ہر بلا اپنے باپ کی شباهت لے لیتا ہے لیکن میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دو پانی ایک بچے میں جمع ہو سکتے ہیں۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۳۶۲ حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ مہینوں میں بچہ جن دیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے سوال کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا آپ کو علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

و حملہ وفصالہ ثلثون شہراً

بچہ کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا دودھ چھڑانا تو دو سال میں ہوتا ہے باقی چھ ماہ بچہ وہ کم از کم مدت ہے حمل کی۔

راوی فرماتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو چھوڑ دیا پھر ہم کو خبر ملی کہ اس نے دوبارہ چھ ماہ میں بچہ جنم دیا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۳۶۳ قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ابو الحرب بن اسود الدولی اپنے والد اسود لی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت مسئلہ پیش ہوا جس نے چھ ماہ میں بچہ جنم دیدیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو رحم کرنے کا ارادہ فرمایا تو اس عورت کی بہن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میری بہن کو رحم (سگساری) کر رہے ہیں میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہوں کہ اگر آپ کو علم ہے کہ اس کے لئے عذر ہے تو مجھے ضرور خبر دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہاں اس کا عذر ہے تب اس عورت نے تکبیر کہی، جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حاضرین نے بھی سنا۔ پھر وہ عورت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوئی اور بولی: حضرت علی رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ میری بہن کو عذر ہے (اس کی خلاصی کی گنجائش ہے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس پیغام بھیج کر اس کا عذر معلوم کرایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

والوالدات یرضعن اولادھن حولین کاملین

مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

و حملہ وفصالہ ثلثون شہراً

اور اس کا حمل اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے۔

حمل چھ ماہ کا ہوا اور دودھ چھڑانے کی مدت چوبیس ماہ ہوئی چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورت کا راستہ چھوڑ دیا اور اس نے دوبارہ بھی چھ ماہ کی مدت میں بچہ جنا۔ الجامع لعبد الرزاق، عبد بن حمید، ابن المنذر

۱۵۳۶۴ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ارشاد فرمایا: میں اس عورت کی طرف تھا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی گئی تھی، اس نے چھ ماہ کے عرصہ میں بچہ جنم دیدیا تھا، لوگوں نے اس بات کا انکار کر دیا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: ظلم نہ کرنا، انہوں نے پوچھ کیسے؟ میں نے عرض کیا پڑھئے۔

وَحَمَلَهُ وَفَصَّالَهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا
وَالْوِلْدَاتِ يَرْضَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلِينَ كَامِلِينَ

نیز حول کتنا ہوتا ہے۔ فرمایا سال کا میں نے پوچھا: سال کتنا ہوتا ہے فرمایا بارہ ماہ کا میں نے کہا تو چوبیس ماہ دو سال کامل ہوئے اور حمل کی مدت کم و بیش ہوتی رہتی ہے۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو میرے قول پر تسلی ہو گئی۔ المصنف لعبد المرواق

۱۵۳۶۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس تین آدمی پیش ہوئے جنہوں نے ایک عورت کے ساتھ ایک ہی پاکی میں ہم بستر کی تھی، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان قرعہ اندازی کرائی اور فرمایا تم ملے جلے شرکاء ہو پھر آپ رضی اللہ عنہ نے قرعہ جس کے نام نکلا اُس کو دے دیا پھر باقی دو ساتھیوں کے لئے دو تہائی دیت ملنا طے فرمایا اس فیصلہ کی خبر نبی اکرم ﷺ کو دی گئی تو آپ اس قدر ہنسے کہ آپ کی ڈاڑھیں کھل گئیں۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی، وضعفہ البیہقی عنہ موقوفاً

امام بیہقی رحمہ اللہ نے روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے موقوفاً روایت کیا اور اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۳۶۶ یحییٰ بن ابی کثیر، یزید بن ابی نعیم سے روایت کرتے ہیں کہ قبیلہ اسلم کا ایک آدمی جس کا نام عبید بن عویمر تھا، اس نے کہا: میرا چچا ایک باندی سے ہم بستر ہوا جس سے انکو ایک لڑکے کا حمل ہوا۔ اس لڑکے کا نام حمام رکھا گیا، یہ جاہلیت کا دور تھا، پھر میرا چچا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے بیٹے کے بارے میں بات کی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تیرا بیٹا ہے جہاں تک ہو سکے لہذا انہوں نے جا کر اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما اور اس کو حضور ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اتنے میں ان کے بیٹے کا مالک بھی آ گیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے سامنے دوسرے دو غلام پیش کئے اور فرمایا ان میں سے جو چاہو لے لو اور آدمی کو اس کا بیٹا دید و چنا نچرا اس نے ایک غلام لے لیا اور میرے بچے کے بیٹے کو چھوڑ دیا۔ ابو نعیم

نسب کی نفی

۱۵۳۶۷ (صدیق) حضرت حسن سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے:

لَا تَرْغِبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ

اپنے باپوں سے اعراض (نسب کا انکار) نہ کرو بے شک یہ کفر ہے۔ دستہ فی الایمان

۱۵۳۶۸ قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے بیٹے کو لے کر آیا اور عرض کیا: یا ابا بکر! یہ میرا بیٹا ہے لیکن یہ مجھے اپنا باپ ماننے سے انکاری ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ تیرا ہی بیٹا ہے اور تیرے ہی بستر کی پیداوار ہے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں تب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر اس (بیٹے) کے سر پر درے کے ساتھ مارنے لگے اور فرمایا شیطان سر میں ہوتا ہے شیطان سر میں ہوتا ہے، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا غیر معروف نسب کا دعویٰ کرنا کسی نسب سے انکار کرنا خواہ وہ باریک ہو کفر ہے۔

۱۵۳۶۹ قاسم سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو اپنے والد سے اپنے نسب کا انکار کر رہا تھا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: میں اس کے سر پر مارتا ہوں کیوں کہ شیطان سر میں ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۳۷۰ مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نسب خواہ باریک ہو اس سے انکار اللہ کے ساتھ کفر ہے اور نسب کا دعویٰ جس کا علم نہ ہو اللہ کے ساتھ کفر ہے۔ ابن سعد

۱۵۳۷۱ عدی بن عدی بن حاتم اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم یہ آیت بھی تلاوت کیا کرتے تھے:

لا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ

پھر آپ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اے زید! کیا اسی طرح ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں!

المصنف لعبد الرزاق، سنن ابو داؤد، ابو عیید فی فضائلہ، ابن راہویہ، رستہ فی الایمان، الکبیر للطبرانی

۱۵۳۷۲۔ عدی بن عدی بن عیرہ بن فروہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ہم کتاب اللہ میں یہ نہیں پڑھتے تھے:-

ان انتفاء کم من آبائکم کفر بکم

تمہارا اپنے باپوں سے انکار کرنا کفر ہے تمہارے ساتھ۔

انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر دریافت فرمایا: کیا ہم یہ نہیں پڑھتے تھے:-

الولد للفراش وللعاهر الحجر

اولاد صاحب بستر کی ہے اور زانی کے لئے پتھر ہیں (سنگساری کے) پھر یہ آیتیں دوسری آیات کے ساتھ منسوخ ہو گئیں؟ عرض کیا: جی ہاں۔

ابن عبد البر فی التمهید

دوسری کتاب

قرض اور بیع سلم کے بیان میں..... از قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب..... قرض دینے اور مہلت دینے کے بیان میں

قرض لینے والوں کی اچھی نیت کے بیان میں

اس میں تین فصلیں ہیں۔

پہلی فصل حاجت مند کو قرض دینے کی فضیلتیں

۱۵۳۷۳۔ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس کے دروازے پر (لکھا) دیکھا: صدقہ (خیرات) دس گنا اور قرض دینا اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ میں نے کہا: اے جبریل صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا یہ کیسے؟ انہوں نے فرمایا: صدقہ تو مالدار اور فقیر ہر ایک کے دے دیا جاتا ہے جبکہ قرض صرف حاجت مند کو دیا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۲۹۶۱۔ المتناہیۃ ۹۸۹۔

۱۵۳۸۳۔ جس رات مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے، میں نے کہا: اے جبریل قرض کیوں صدقہ سے بھی افضل ہو گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ سائل تو ضرورت پوری ہونے کے باوجود بھی سوالی مرتا ہے جبکہ قرض لینے والا حاجت اور ضرورت کے موقع پر ہی قرض لیتا ہے۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، کیوں کہ اس کی سند میں خالد بن یزید ہے جس کو امام احمد امام ابن معین، امام ابو داؤد، امام نسائی اور امام ابو ذر رحمہ اللہ سب نے ضعیف قرار دیا ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ کتاب الصدقات باب القرض ۲۴۳۱، نیز ضعیف حدیث دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۰۳۸، ضعیف ابن ماجہ ۵۲۸۔

۱۵۳۷۵: ہر قرض صدقہ ہے۔ حلیۃ الاولیاء الاوسط للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۵۳۔

۱۵۳۷۶: کسی چیز کو بطور قرض دینا اس کو صدقہ دینے سے افضل ہے۔ السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۰۸۵۔

۱۵۳۷۷: دومرتبہ قرضہ دینا۔ بغیر کسی احسان جمائے اور ختی کئے ایک مرتبہ صدقہ دینے سے بہتر ہے۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۰۸۶۔

۱۵۳۷۸: جس نے چاندنی کا ایک سکہ دومرتبہ قرض دیا اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے سے افضل ہے۔

السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۷۹: جس نے اپنے مقروض کو مہلت دی یا اس کو معاف کر دیا وہ قیامت کے دن عرش کے سائے میں ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی قتادہ

۱۵۳۸۰: قرض دینا صدقہ دینے سے نصف ثواب رکھتا ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۱: جو مسلمان کسی مسلمان کو دومرتبہ قرض دے اس کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ دینے کے برابر ہے۔ ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۳۸۲: میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا قرض کا اٹھارہ گنا ثواب ہے اور صدقہ کا دس گنا میں نے کہا جبریل! قرض اجر میں زیادہ کسی طرح ہوا؟ انہوں نے فرمایا۔ کیوں کہ قرض کا طالب صرف حاجت کے وقت ہی مانگے آتا ہے جبکہ صدقہ بسا اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الحکیم عن ابی امامہ

۱۵۳۸۳: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزرا۔ جبریل علیہ السلام میرے ساتھ تھے۔ میں نے جنت عالی کے دروازے کی چوکت پر لکھا دیکھا صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا ثواب اٹھارہ گنا ہے۔ پوچھا گیا یہ کیسے؟ تو جبریل علیہ السلام نے فرمایا: صدقہ بعض اوقات مالدار کو بھی چلا جاتا ہے جبکہ قرض خواہ اسی وقت تیرے پاس آتا ہے جب وہ اس کا محتاج ہوتا ہے پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کو اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۵۳۸۴: جس نے دو قرض دیے، اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ الکبیر للطبرانی، البیہقی فی الافراد وضعفہ عن ابن مسعود

ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ روایت ضعیف ہے۔

کلام: اس روایت کی سند میں مسلم بن علی مترک راوی ہے دیکھئے روایت نمبر ۱۵۵۴۵

۱۵۳۸۵: جس نے کسی مسلمان کو دومرتبہ قرض دیا اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ شعب الایمان للبیہقی، عن ابن مسعود

۱۵۳۸۶: جس نے اللہ کے لئے دومرتبہ قرض دیا اس کو ایک مرتبہ صدقہ دینے کا ثواب ہوگا۔ الصحيح لابن حبان عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۷: دومرتبہ قرض دینے کا ثواب ایک مرتبہ صدقہ کرنے جیسا ہے۔ ابو الشیخ، ابو نعیم فی الموفقة عن محمد المزنی ابی مہند

۱۵۳۸۸: کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آ کر قرض کا سوال کرے اور وہ ہونے کے باوجود منع کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن امامہ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۸۹ کسی بندے کے لئے مناسب نہیں کہ اس کے پاس اس کا کوئی بھائی آکر قرض کا سوال کرے اور اس کو دینے کی وسعت ہو اور یہ بھی جائز ہو کہ وہ اس کو واپس کر دے گا تو وہ اس کو قرض دیئے بغیر واپس کرے۔ الدیلجی، ابن عساکر عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
 ۱۵۳۹۰ جو اپنے بھائی سے قرض کی ادائیگی کا مطالبہ کرے وہ پاکدامنی (اور عزت) کے طریقے کے ساتھ مطالبہ کرے پورا ملے یا ادھورا۔

السنن للبیہقی، مسلم عن ابی رضی اللہ عنہ

فصل ثانی..... مہلت اور نرم رویے کے بیان میں

۱۵۳۹۱ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس سے کچھ یا سارا قرضہ معاف کر دیا وہ اس دن اللہ کے سائے میں ہوگا جس دن اللہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی یسیر
 ۱۵۳۹۲ جس نے کسی تنگدست کو مہلت تک مہلت دی اللہ پاک اس کو اس کے گناہ پر مہلت دے گا حتیٰ کہ وہ توبہ کر لے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۹۰۔

۱۵۳۹۳ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اس کو ہر روز اتنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا یہاں تک کہ اس کا قرض چکانے کا وقت آجائے پھر وقت آنے پر (قرض دار قرض ادا نہ کر سکے اور مہلت مانگے پھر) قرض خواہ اس کو دوبارہ مہلت دیدے تو اس کو اتنا مال ہر روز دو گنا صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ مسند احمد، مسلم، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۴ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کو اپنے عرش کے سائے میں رکھے گا جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۹۵ جب آدمی کا آدمی پر کوئی حق ہو پھر وہ اس کو ایک عرصہ تک مؤخر کر دے تو اس کو ایک صدقہ کا ثواب ہوگا۔ پھر میعاد آنے پر دوبارہ مؤخر کر دے تو ہر روز کے بدلے اس کو صدقہ کرنے کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۶۵۱۔

۱۵۳۹۶ تم سے پہلی اقوام میں سے ایک آدمی سے خدا نے حساب لیا۔ لیکن اس کے پاس کوئی خیر کی چیز نہ ملی، ہاں مگر وہ ایک مالدار آدمی تھا جو لوگوں کے ساتھ میل جول رکھتا تھا اور اپنے نوکروں کو حکم دیتا تھا کہ تنگدست کو مہلت دیں تب اللہ عزوجل نے ملائکہ کو فرمایا ہم اس بات کو اپنانے کے زیادہ حق دار ہیں پس اس سے بالکل ہی درگزر کر دو۔

الادب المفرد للبخاری، الترمذی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ
 ۱۵۳۹۷ ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوجوان کو کہتا، جب تیرے پاس کوئی تنگدست آئے تو اس سے درگزر کر شاید اللہ پاک ہم سے درگزر کرے چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ سے ملا تو اللہ پاک نے اس سے درگزر کیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۵۳۹۸ جو شخص چاہے کہ اس کی دعا قبول ہو اور اس کی مصیبت دور ہو تو وہ تنگدست سے کسادگی کا معاملہ کرے۔

مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۸۷۔

۱۵۳۹۹ اللہ پاک کے سامنے اس کے بندوں میں سے ایک بندے کو لایا گیا جس کو اللہ نے خوب مال دیا تھا اس نے پوچھا تو نے دنیا میں کیا عمل کیا اس نے عرض کیا میں نے کوئی عمل تو نہیں کیا ہاں مگر تو نے مجھے مال دیا تھا میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا، میری عادت تھی کہ مالدار

کو سہولت دیتا تھا اور تنگدست کو مہلت دیتا تھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تجھ سے زیادہ اس رویے کو اپنانے کا حق رکھتا ہوں اے فرشتو! میرے اس بندے کو بالکل معاف کر دو۔ مستدرک الحاکم عن حذیفہ بن عقیقہ بن عامر وابی مسعود الانصاری ۱۵۴۰۰ اللہ پاک اس دن جس دن اس کے سائے کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا ایسے شخص کو اپنے سائے میں رکھے گا جس نے تنگدست کو مہلت دی ہوگی یا کسی نقصان اٹھانے والے کو چھوڑ دیا ہوگا۔ مسند احمد عن عثمان رضی اللہ عنہ، الفتح الکبیر ۱۹۵۱ کلام:..... ضعیف الجامع ۹۲۰۔

۱۵۴۰۱ تم سے پہلے ایک شخص تھا اس کے پاس ملک الموت اس کی روح قبض کرنے آیا اس سے پوچھا کیا کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے کہا: مجھے اور تو کچھ معلوم نہیں سوائے اس کے کہ میں لوگوں سے خرید و فروخت کرتا تھا میں تنگدست کو مہلت دیتا تھا اور مالدار سے بھی درگزر کرتا تھا لہذا اللہ پاک نے اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن حذیفہ رضی اللہ عنہ وابی مسعود رضی اللہ عنہ ۱۵۴۰۲ ایک شخص نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگوں کے ساتھ قرض کا معاملہ کرتا تھا، اور اپنے نمائندے کو کہتا تھا: جو سہولت سے ملے لے لے: جو تنگی و دشواری میں ہو چھوڑ دے اور درگزر کر شاید اللہ بھی ہم سے درگزر کرے چنانچہ جب وہ مر گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو فرمایا: کیا تو نے کبھی کوئی خیر کا کام کیا؟ اس نے عرض کیا: نہیں، ہاں مگر میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کے ساتھ کاروبار کرتا تھا، جب میں اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو اس کو تاکید کرتا تھا کہ جو سہولت سے ملے لے لینا اور جس کو تنگی و دشواری ہو چھوڑ دینا، شاید اللہ پاک بھی ہم سے درگزر کرے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں بھی تجھ سے درگزر کرتا ہوں۔ النسائی ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۵۴۰۳ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف کیا اللہ پاک اس کو اس دن اپنے عرش کا سایہ دے گا جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ مسند احمد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۵۴۰۴ جو اپنے کسی حق کا مطالبہ کرے وہ پاكدامنی اور عزت کے ساتھ مطالبہ کرے خواہ پورا حق ملے یا اڑھورا۔

ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ وعائشۃ رضی اللہ عنہا ۱۵۴۰۵ عفت کے ساتھ اپنا حق لے پورا ہو یا اڑھورا۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۵۴۰۶ جو کسی تنگدست کو مہلت دے یا اس سے قرض (سارا یا کسی قدر) معاف کر دے اللہ پاک اس کو جہنم کی جہلس سے بھی محفوظ رکھے گا۔ پھر آپ نے تین بار ارشاد فرمایا خبردار! جنت کا عمل سخت اور دُشمنت ہے۔ پھر فرمایا: جہنم کا عمل سہل ہے اور غفلت والا ہے، نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے محفوظ رہے۔ کوئی گھونٹ غصہ سے زیادہ اللہ کے نزدیک محبوب نہیں جو بندہ غصہ کے وقت پی لے، کوئی بندہ جب صرف اللہ کے لئے غصہ کو پی جاتا ہے تو اللہ پاک اس کا پیٹ ایمان سے بھر دیتے ہیں۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۵۴۰۷ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس کو کچھ چھوڑ دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے سائے اور اس کی پناہ میں ہوگا۔

ابن النجار عن ابی البسر ۱۵۴۰۸ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی یا اس پر کوئی آسانی کی اللہ پاک اس دن جس دن کوئی سایہ نہ ہوگا اس کو اپنے سائے میں رکھے گا۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرۃ ۱۵۴۰۹ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی جبکہ اس کی میعاد پوری ہو گئی تھی تو اس کو ہر دن کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

الخطیب عن زید بن ارقم ۱۵۴۱۰ نرمی بر تو ایک دوسرے کے ساتھ سہولت کا معاملہ کرو اور ایک دوسرے پر آسانی کرو اگر حق کا طلب گار جان لیتا کہ اس کو اپنے حق کی تاخیر سے ادائیگی میں کیا اجر ملے گا تو طلب گار مطلوب سے بھاگتا پھرتا۔ الدیلمی عن ابی سعید

۱۵۴۱۱ لوگوں میں قیامت کے دن سب سے پہلے جو اللہ کا سایہ حاصل کرے گا وہ شخص ہوگا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی حتیٰ کہ اس کو ادائیگی کی توفیق ہوگئی یا اس پر اپنا مال صدقہ کر دیا اور کہہ دیا کہ میرا جو تجھ پر مال ہے وہ میں نے تجھ پر صدقہ کیا اور اس کا مطلوب صرف اللہ کی رضا ہو اور وہ دستاویز چھوڑ دالے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۲ جس نے اپنے مقروض کو بالکل چھوڑ دیا یا کچھ حصہ قرض معاف کر دیا تو وہ قیامت کے دن اللہ کے عرش تلے ہوگا۔

۱۵۴۱۳ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ جہنم کی شدت سے پناہ حاصل کرے تو وہ قرض دار کو مہلت دے یا تنگ دست کو چھوڑ دے۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی قتادة

۱۵۴۱۴ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کو جہنم کی سختیوں سے نجات دے تو وہ تنگ دست کو گنجائش دے یا اس کو چھوڑ دے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الیسر

۱۵۴۱۵ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ اس کی مصیبت کو دور کرے اس کی مانگ پوری کرے اور قیامت کے دن اللہ کے عرش کا سایہ حاصل کرے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔ المصنف لعبد الرزاق عن ابی الیسر

۱۵۴۱۶ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اس کی مصیبت دور ہو اور اس کی دعا قبول ہو تو وہ تنگ دست پر آسانی کرے یا اس کو معاف کر دے۔ اللہ

تعالیٰ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو پسند کرتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عبادۃ بن ابی عیید

۱۵۴۱۷ جو اللہ تعالیٰ کے سائے میں آنا پسند کرے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کا قرضہ (کچھ یا سارا) معاف کر دے۔

۱۵۴۱۸ جس کو یہ بات خوشگوار لگے کہ اس دن وہ اللہ کے سائے میں آئے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔ الکبیر للطبرانی عن عالم بن عبید اللہ بن اسعد بن زرارة منقطع وهذا يدخل فیمن اسند عنه من الصحابة الذين ماتوا فی حياة النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسعد بن زرارة مات علی رأس تسعة اشهر من الهجرة قال البغوی: بلغنی انه اول من مات من الصحابة بعد الهجرة وأول میت صلی اللہ علیہ وسلم واول من دفن بالقیح وذلك قبل بدر

۱۵۴۱۹ جس کو اس بات کی خواہش ہو کہ اللہ پاک اس کو قیامت کے دن کی سختی سے بچائے تو وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس سے (کچھ یا سارا) قرضہ معاف کر دے۔ مسلم عن عبد اللہ بن ابی قتادة عن ابیہ

۱۵۴۲۰ جس کو یہ پسند ہو کہ قیامت کے دن غم سے امن میں رہے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے۔

۱۵۴۲۱ جس کا کسی آدمی پر کوئی حق ہو اور وہ اس کو مہلت دیدے تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ کا ثواب ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ بن قتادة رضی اللہ عنہ

۱۵۴۲۲ اے کعب! آدھا لے لے اور آدھا چھوڑ دے۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن مالک

۱۵۴۲۳ جو اپنے بھائی سے کسی حق کا مطالبہ کرے تو پاکدامنی کے ساتھ کرے پورا ملے یا ادھورا۔ السنن للبیہقی عن ابی رضی اللہ عنہ

۱۵۴۲۴ تنگ دست کی بددعا سے بچو۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۲۵ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا وہ اپنے نوکر کو کہتا: جب تو کسی تنگ دست کے پاس پہنچے تو اس کو چھوڑ دے شاید اللہ ہم کو بھی چھوڑ دے چنانچہ جب وہ اللہ سے ملا تو اللہ پاک نے اس کو چھوڑ دیا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... قرض لینے والے کی حسن نیت اور حسن ادائیگی کا بیان

۱۵۳۲۶ جو بندہ قرض ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کی مدد ہوگی۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عائشہ رضی اللہ عنہا
 ۱۵۳۲۷ جس نے واپسی کی نیت سے قرض لیا اللہ پاک اس کی طرف سے اس کو قیامت کے دن بھی ادا کر دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونۃ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۳۷۰۔

قرض دار کی اللہ کی طرف سے مدد

۱۵۳۲۸ جس پر قرض ہوا اور وہ ادائیگی کا ارادہ (وکوش) رکھے تو اللہ کی طرف سے اس کے ساتھ مددگار رہے گا۔

الاوسط للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۷۹۷۔

۱۵۳۲۹ جس نے لوگوں کے اموال ادائیگی کی نیت سے لئے اللہ پاک اس کی طرف سے ادا کر دے گا اور جس نے عدم ادائیگی کی نیت سے مال وصول کیا اللہ پاک بھی اس کے اموال کو ضائع کر دے گا۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۵۳۳۰ اللہ پاک قرض دار کے ساتھ ہے جب تک کہ وہ قرض ادا کرے اور اس کا قرض ایسے کسی کام میں نہ لیا گیا ہو جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بنے۔

التاریخ للبخاری، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عبد اللہ بن جعفر
 ۱۵۳۳۱ جس کو کوئی قرض دیا جائے اور اللہ کو معلوم ہو کہ وہ ادائیگی کی نیت رکھتا ہے تو اللہ پاک ضرور دنیا ہی میں اس کی ادائیگی کرا دیں گے۔

مسند احمد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن میمونۃ

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ مصنف الجامع ۵۱۴۲، ضعیف النسائی ۳۱۷۔

۱۵۳۳۲ جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ اس کی مدد کرے گا۔ النسائی عن میمونۃ

۱۵۳۳۳ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ الترمذی، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۸۔

۱۵۳۳۴ لوگوں میں بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرنے والا ہے۔ ابن ماجہ عن العرباض بن ساریۃ

۱۵۳۳۵ تم میں بہترین، بہترین ادائیگی کرنے والے ہیں۔ النسائی عن العرباض

۱۵۳۳۶ تم میں سے اچھے لوگ اچھی ادائیگی کرنے والے ہیں۔ مسند احمد، البخاری، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۳۷ قرض کی کوئی دوائی نہیں ہے صرف قضاء (ادائیگی) (وفاء پوری) ادائیگی اور شکر یہ ہے۔

التاریخ للخطیب عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۱۷، الضعیفۃ ۷۹۶۔

۱۵۳۳۸ جس قرض دار کے پاس اس کا قرض خواہ رضی واپس لوٹے اس قرض دار کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت کی دعا کرتی ہیں۔ اور کوئی قرض دار اپنے قرض خواہ کو قدرت کے باوجود خالی واپس کرے تو اللہ پاک اس پر ہر دن اور رات میں گناہ لکھتے ہیں۔

شعب الایمان للبیہقی عن خولۃ امراۃ حمزۃ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۴۹۳۱۔

۱۵۴۳۹ صاحب وسعت کا مثال مثول کرنا اس کی عزت کو داؤد پر لگانا ہے اور اس کی سزا کا سبب بنتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن الشرید

۱۵۴۴۰ مالدار کا مثال مثول کرنا ظلم ہے اور جب قرض خواہ کو کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اس کو تسلیم کرنا چاہیے۔

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۴۱ مال مثول کرنا ظلم کا حصہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، الضیاء عن حبشی بن جنادۃ

کلام:.....ضعیف الجامع ۵۹۴۲۔

الاکمال

۱۵۴۴۲ جس نے قرض لیا اور وہ ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک قیامت کے دن بھی اس کی طرف سے ادا کر دے گا۔ اور جس نے قرض عدم

ادائیگی کی نیت سے لیا اور وہ مر گیا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے فرمائے گا کیا تیرا خیال تھا کہ میں اپنے بندے کے لئے اس کا حق وصول نہ کروں گا۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر دوسرے کی نیکیوں میں ڈال دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو دوسرے کی برائیاں اس کے سر

پر ڈال دی جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۴۳ جس نے قرض لیا اس نیت سے کہ اس کو ادا کر دے گا تو اس کی اللہ کی طرف سے مدد ہوں۔ السنن للبیہقی عن میمونہ رضی اللہ عنہما

۱۵۴۴۴ جس نے قرض لیا اور دل میں اس کی ادائیگی کا خیال رکھا اللہ اس کی ادائیگی دین میں مدد فرمائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونہ رضی اللہ عنہما

مقرض اگر وفات پا جائے

۱۵۴۴۵ جس نے کوئی قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا قصد ہے پھر وہ وفات کر جائے تو اللہ پاک اس سے درگزر فرمائے گا اور اس کے

قرض خواہ کو جس طرح بھی راضی کرے گا۔ اور جس نے قرض لیا اور اس کے دل میں ادائیگی کا خیال بھی نہیں پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کی طرف سے اس سے ضرور بدلہ دے گا۔ مستدرک الحاکم عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۴۶ جس نے ادائیگی کی نیت سے قرض لیا اور وہ ادا کرنے کی کوشش اور فکر میں لگا رہا پھر ادائیگی کے بغیر وفات کر گیا تو اللہ پاک اس بات پر قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو کسی طرح بھی راضی کر دے اور وفات پانے والے کی مغفرت کر دے۔

اور جس نے قرض لیا لیکن نیت یہ تھی کہ اس کا قرض کھا جائے گا اور ادا نہ کرے گا اور پھر بغیر ادائیگی اس حال میں مر گیا تو اس کو کہا جائے گا کیا تیرا خیال تھا کہ ہم فلاں بندے کے حق کو وصول نہ کریں گے۔ پھر اس کی نیکیاں لے کر قرض خواہ کو دیدی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو قرض کے مالک کے گناہ اس قرضدار کے سر پر ڈال دیئے جائیں گے۔

شعب الایمان للبیہقی عن القاسم بن معاویۃ بلاغاً مرسل

۱۵۴۴۷ میرے کسی امتی نے (میری زندگی میں) کوئی قرض لیا اور اس کی ادائیگی کی کوشش بھی کی لیکن پھر ادائیگی سے قبل وہ مر گیا تو میں اس کا

ولی ہوں (اور اس کی طرف سے ادائیگی کروں گا)۔ السنن للبیہقی، ابن النجار، عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے۔ لیکن اس کا مضمون دوسری مستند احادیث سے ثابت ہے۔ دیکھئے ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۷

۱۵۴۴۸ جس نے کوئی قرض لیا اور دل میں ادائیگی کا قصد رکھا پھر وہ وفات کر گیا تو اللہ پاک اس سے درگزر کرے گا۔ اور اس کے قرض دار کو ہر حال میں راضی کر لے گا اور جس نے اس نیت سے قرض لیا کہ ادائیگی کی نیت نہیں کی اور پھر مر گیا تو اللہ پاک اس کے قرض خواہ کے لئے قیامت

کے دن ضرور بدلے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۴۹ جو اس حال میں مرا کہ اس پر قرض تھا اور اس کی ادائیگی کی نیت بھی تھی تو اللہ پاک اس کو عذاب دے گا اور نہ اس سے سوال کرے گا۔

ابو نعیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۵۰ جو مسلمان قرض لے اور ادائیگی کی نیت رکھے تو اللہ پاک دنیا میں اس کو ادائیگی کی توفیق بخش دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن میمونۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۴۵۱ جس کسی پر کوئی قرض ہو اور وہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ کی طرف سے ضرور اس کی مدد ہوگی۔

الجامع لعبد الرزاق عن میمونۃ وفيه راویان لم یسمیا

۱۵۴۵۲ کوئی شخص لوگوں کے اموال نہیں لیتا مگر ان کی ادائیگی کا قصد رکھتا ہے تو اللہ پاک اس کی طرف سے ضرور ادا کر دے گا۔ اور جو لوگوں

کے اموال ضائع کرنے کی نیت سے لے تو اللہ پاک بھی اس کو ضائع کر دیتا ہے (یعنی وہ ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا)۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۵۳ اے عائشہ! کوئی شخص کسی کا مقروض نہیں ہوتا جس کو اللہ جانتا ہے کہ وہ ادائیگی کا حریص ہے تو مستقل اللہ کی طرف سے ایک حفاظت

کرنے والا ہوتا ہے۔ الدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

ادائے قرض کے آداب اور فضائل..... الاکمال

۱۵۴۵۴ لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو حسن ادائیگی کے ساتھ قرض ادا کرے۔ ابو نعیم عن ابی رافع

۱۵۴۵۵ یہی اس کو دیدوبے شک لوگوں میں بہترین وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجہ، الدارمی، ابن خزیمہ، الطحاوی، الکبیر للطبرانی عن ابی رافع
فائدہ:.... نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ قرض لیا۔ پھر اس کی ادائیگی کے وقت اپنے غلام ابورافع کو فرمایا: اس کو اونٹ
دیدو ابورافع نے عرض کیا اونٹوں میں اس کے اونٹ جیسا کوئی نہیں بلکہ سب اس سے بڑھیا اونٹ ہیں نبی ﷺ نے مذکورہ بالا ارشاد فرمایا:۔

۱۵۴۵۶ اس کو یہ عطا کر دو بے شک تم میں سے اچھا وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔ مسند احمد، الترمذی، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۵۷ قوم میں بہترین شخص وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ عن العرباض

۱۵۴۵۸ سبحان اللہ! یہ تو مکارم اخلاق میں سے ہے چھوٹا لو بڑا دو، اور بڑی لو چھوٹی دو اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اچھی ادائیگی کرے۔

المصنف لعبد الرزاق عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ:.... رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا خمیر روٹی قرض لینے کے بارے میں تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا:۔

۱۵۴۵۹ اللہ رحم کرے ایسے بندے پر جو نرمی کے ساتھ ادائیگی کرنے والا ہو اور نرمی کے ساتھ مطالبہ کرنے والا ہو۔

ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۰ ایک شخص اچھا ادا کرنے والا لازم تقاضا کرنے والا اور نرمی کے ساتھ خرید و فروخت کرنے والا تھا ہندوہ جنت میں داخل ہو گیا۔

مسند ابو داؤد عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۱ جو اپنے قرض خواہ کا حق لے کر اس کی طرف چلے اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں رحمت بھیجتی ہیں، اس کے ہر قدم کے

بدلے جو وہ اٹھاتا ہے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے۔ الخطیب والدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۶۲ جو اپنے بھائی کے پاس اس کا حق (قرض) لے کر جائے اور جا کر اس کو (پورا) ادا کر دے اس کو اس کے بدلے صدقے کا ثواب ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للسمعید بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۴۶۳ جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ راضی ہو کر نکلا اس کے لئے زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت کرتی ہیں اور جس کے پاس سے اس کا قرض خواہ ناراض ہو کر نکلے اس پر ہر رات دن، مہینے اور سال ظلم لکھا جاتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن خولة
 ۱۵۴۶۴ سچ! مجھ سے زیادہ انصاف برتنے والا کون ہے، اللہ تعالیٰ ایسی امت کو پاک نہ کرے جس میں کمزور طاقتور سے اپنا حق نہ لے سکے اور کمزور اس کو جھنجھوڑ نہ سکے، اے خولہ! اس کو کھانا دے خاطر داری کر اور اس کا حق پورا داکر، کوئی قرض خواہ اپنے مقروض کے پاس سے راضی ہو کر نکلے تو اس پر زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں دعائے رحمت بھیجتی ہیں اور جو مقروض اپنے قرض خواہ کو تنگ کرے حالانکہ وہ اس کا حق ادا کر سکتا ہے تو اللہ پاک اس پر دن رات کے بدلے لگناہ لکھتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن خولة بن قیس

قضائے دین کی دعا..... الاکمال

۱۵۴۶۵ اے مسلمان! کثرت کے ساتھ یارب اقص عنی الدین و اغنی من الفقر پڑھا کرو۔ ترجمہ: اے پروردگار میرا قرض اتار دے اور مجھے فقر و فاقے سے بچا کر غنی کر دے۔ الکبیر للطبرانی عن سلمان
 کلام: روایت محل کلام ہے مختصر المقاصد ۱۲۲۱۔
 ۱۵۴۶۶ اے معاذ! کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جس کو تو دعائیں مانگتا رہے پھر اگر تجھ پر ڈھیر برابر بھی قرض ہوگا تو اللہ پاک تیری طرف سے ادا کر دے گا اے معاذ! یہ پڑھا کرت۔

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدک الخير انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغير حساب
 رحمن الدنیا والآخرۃ رحیمهما تعطی من تشاء منهما وتمنع من تشاء ارحمنی رحمة تغنینی بها عن رحمة من سواک

کہہ دے: اے اللہ! تو مالک الملک ہے جس کو چاہتا ہے ملک عطا کرتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے عزت بخشتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ذلیل کرتا ہے تیرے ہی ہاتھ میں سب خیر ہے، بے شک تو ہر شے پر قادر ہے تو رات کو داخل کرتا ہے دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور تو زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

اے دنیا اور آخرت کے رحمن اور دونوں جہانوں کے رحیم! جس کو تو چاہتا ہے دونوں جہان میں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے محروم کر دیتا ہے، مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کی بدولت تو مجھے دوسروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۶۷ اے معاذ! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں تو انکو پڑھے تو اگر تجھ پر پہاڑوں کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ اس کو پورا ادا کر دے گا۔

قل اللهم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدک الخير انک علی کل شیء قدیر تولج اللیل فی النهار وتولج النهار فی اللیل وتخرج الحی من المیت وتخرج المیت من الحی وترزق من تشاء بغير حساب

الہ الآخرۃ والدنیا تعطی منهما من تشاء وتمنع منهما من تشاء قل اللهم اغنی من الغفر واقض عن الدین وقونی فی عبادتک وجہاد فی سبک الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۵۳۶۸ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھاتے تھے اور فرماتے تھے اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرض ہو پھر وہ اللہ عز و جل سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کی طرف سے قرض کا بندوبست فرمادے گا۔

اللهم فارح الهم كاشف الهم محبب دعوة المضطرين رحمن الدنيا والآخرة ورحيمها انت ترحمني رحمة تغنيني بها عن رحمة من سواك.

اے اللہ رنج کو دور کرنے والے غم کو مٹانے والے، پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا و آخرت کے رحمن اور رحیم! مجھ پر ایسی رحمت فرما جس کے ذریعے تو مجھے اوروں کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔ مستدرک الحاکم عن ابی بکر رضی اللہ عنہ
۱۵۳۶۹ کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھاؤں جو اگر تو مانگے تو اگر تجھ پر جبل احد کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ پاک تیری طرف سے اس کو ادا کر دے۔ اے معاذ! یہ پڑھا!

قل اللهم مالک الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعلم من تشاء وتذل من تشاء بيدک الخير انک علی کل شیء قدير. رحمن الدنيا والآخرة ورحيمهما تعطيهما من تشاء ارحمني رحمة بها. الكبير للطبرانی، السنن للسعيد بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

دوسرا باب..... بغیر ضرورت قرض لینے کی ممانعت

۱۵۳۷۰ قیامت کے روز قرضدار سے قرض لیا جائے گا جب وہ بغیر ادا کئے مر جائے سوائے تین آدمیوں کے: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں لڑتے لڑتے کمزور پڑ جائے پھر وہ قرض لے کر اللہ کے دشمن سے لڑنے کے لئے اپنی طاقت بنائے دوسرا وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان مر جائے مگر وہ کفن و دفن کے لئے قرض کے سوا بندوبست نہ کر سکے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنے نفس پر بدکاری کا خوف کرے لہذا وہ عفت حاصل کرنے کے لئے نکاح کرے تاکہ اس کا ایمان محفوظ رہے قیامت کے دن اللہ پاک ان لوگوں کی طرف سے قرض ادا کر دے گا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبيهقي عن ابن عمرو

کلام: روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۵۳۰، ضعیف الجامع ۱۳۳۲

۱۵۳۷۱ تیرا بھائی (قبر میں) اپنے قرض کے بدلے مجھوس ہے اس کی طرف سے قرض ادا کر دے۔

مسند احمد، ابن ماجہ، السنن للبيهقي عن سعد بن الاطول

۱۵۳۷۲ سبحان اللہ! کیا سختی نازل ہوتی ہے۔

صحابہ فرماتے ہیں: ہم یہ سن کر خاموش رہے اور گھبرا گئے جب اگلا دن ہوا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرض کے بارے میں قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہو جائے پھر زندہ کیا جائے اور پھر قتل ہو جائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک اس کی طرف سے قرض ادا نہ کر دیا جائے۔ مسند احمد، النسائی، مستدرک الحاکم عن محمد بن جحش

۱۵۳۷۳ جو اس حال میں مرا کہ اس پر ایک دینار یا ایک درہم بھی قرض تھا تو اس کو اس کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا کیوں کہ وہاں دینار

ہوں گے اور نہ درہم۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۳۷۴ وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا آدمی اس کے قرض کی وجہ سے (قبر میں) بندھا ہوا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۵۳۷۵ قرض دین میں عیب ہے۔ ابو نعیم فی المعرفة عن مالک بن یخامر، القضاعی عنہ عن معاذ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۰۳۲، الضعیف۲۷۷۲۔

۱۵۴۷۷ قرض دو طرح کے ہیں: ایک قرض وہ ہے جس کا مقروض مر جائے اور اس کی ادائیگی کی نیت تھی تو میں اس کی طرف سے ولی ہوں (اور میں اس کا قرض ادا کروں گا) اور جو اس حال میں مرا کہ اس کی نیت ادائے قرض کی نہیں تھی تو اس کے قرض کے بدلے اس کی نیکیاں لی جائیں گی۔ کیوں کہ اس دن دینار ہوگا اور نہ درہم۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۴۷۸ قرض اللہ کا جھنڈا ہے زمین پر جب اللہ پاک کسی بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے تو اس جھنڈے کو اس کی گردن میں لٹکا دیتا ہے۔

مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۰۳۱، الضعیف۲۷۷۳۔

۱۵۴۷۹ قرض رات کا غم ہے اور دن کی ذلت ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۳، کشف الخفاء ۱۳۲۷۔

۱۵۴۸۰ قرض دینداری اور عزت و مرتبہ کو گراتا ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۰۳۴، الضعیف۲۷۷۴۔

۱۵۴۸۱ اللہ کے ہاں سے کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی بندہ اس حال میں وفات پائے کہ اس پر قرض ہو اور پیچھے اس کی ادائیگی کا سامان بھی نہ ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف ابی داؤد ۷۲۵، ضعیف الجامع ۱۳۹۲۔

۱۵۴۸۲ صاحب قرض اپنے مقروض پر مطالبہ کا حق رکھتا ہے جب تک کہ وہ ادا نہ کرے۔ ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۱۸۶۹۔

۱۵۴۸۳ بچہ قرض سے بے شک وہ رات کا غم اور دن کی ذلت کا سامان ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۱۹۹، الضعیف۲۲۶۵۔

۱۵۴۸۴ جو شخص قرض لے اور اس کو یقین ہو کہ وہ اس کو ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھے گا تو وہ اللہ سے چور حالت ملے گا۔

ابن ماجہ عن صہیب رضی اللہ عنہ

۱۵۴۸۵ قرض دار اپنے قرض کی وجہ سے قبر میں جکڑا ہوتا ہے جو اللہ سے ایک بار گلو خلاصی کی شکایت کرتا رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی وابن النجار عن البراء رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۳۵۷، الضعیف۱۳۷۶۔

۱۵۴۸۶ قرض دار اپنی قبر میں جکڑا ہوتا ہے اس کو صرف قرض کی ادائیگی ہی چھڑا سکتی ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع۔

۱۵۴۸۷ کوئی شخص مختلف ٹکڑوں کا لباس پہنے اس سے بہتر ہے کہ وہ چیز قرض لے جس کو ادا کرنے کی وسعت نہ رکھے۔ مسند احمد عن انس

۱۵۴۸۹ اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کرو۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کس چیز کے ساتھ ہم اپنی جانوں کو خوفزدہ نہ کریں؟ فرمایا: قرض کے ساتھ۔

السنن للبیہقی عن عقبہ بن عامر

الاکمال

۱۵۴۹۰ اپنی جانوں کو امن کے بعد خوفزدہ نہ کرو صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کس طرح؟ ارشاد فرمایا: قرض کے ساتھ۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عقبہ بن عامر

۱۵۴۹۱ عقل آنے کے بعد اپنے دلوں کو گھبراہٹ میں نہ ڈالو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہمارے دلوں کو گھبراہٹ میں مبتلا کرنے والی کیا شے ہے؟ ارشاد فرمایا: قرض۔ شعب الایمان للبیہقی عن صفوان بن سلیم، بلاغاً

۱۵۴۹۲ اس حال میں نہ مرنے کا تجھ پر قرض ہو۔ کیوں کہ وہاں درہم و دینار نہ ہوں گے بلکہ وہاں نیکیوں اور بدیوں کے ساتھ بدلہ ہوگا اور حساب چکنا ہوگا اور کسی پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۴۹۳ کبیرہ گناہوں کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ قیامت کے دن بندہ اللہ سے مقروض حالت میں ملاقات کرے اور مرتے ہوئے قرض چکانے کا سامان بھی نہ کر جائے۔

مسند احمد، التاريخ للبخاری، ابو داؤد، الکنی للحاکم، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۴ قرض ایک ایسا بھاری طوق ہے جو بندہ کے گلے میں پڑا ہوتا ہے، جس کے ساتھ بندہ بد بخت ہو جاتا ہے یا نیک بخت یہ رات دن اس کو رنجیدہ و کبیدہ خاطر رکھتا ہے۔ وہ مسلسل اجر بھی پاتا ہے اگر ایک وقت میں اس کو ادا کر دے اس طرح وہ قرض کے ساتھ نیک بخت ہو جاتا ہے۔ یا اس کو بے وقعت سمجھ کر غفلت کا شکار رہتا ہے حتیٰ کہ مر جاتا ہے تو یوں وہ قرض کے ساتھ بد بخت ہو جاتا ہے۔

الدیلمی عن عمرو بن حزم

۱۵۴۹۵ قرض اللہ کا بھاری جھنڈا ہے کون ہے جو اس کو اٹھانے کی طاقت رکھے؟ الدیلمی عن ابی بکر

۱۵۴۹۶ اگر کوئی آدمی راہ خدا میں شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے، پھر شہید ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے اور پھر شہید ہو جائے تب بھی وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض نہ چکا دیا جائے۔ اور وہاں سونا اور چاندی نہ ہوگا وہاں تو نیکیاں اور بدیاں ہی ہوں گی۔

الکبیر للطبرانی عن محمد بن عبد اللہ بن جحش، عبد بن حمید، السنن للسمعید بن منصور عن سعد بن ابی وقاص

۱۵۴۹۷ آدمی چھٹے ہوئے مختلف کپڑوں کے ٹکڑے اکٹھے کر کے اپنا تن ڈھانکے یہ اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ ایسا قرض لے جس کو ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۴۹۸ ادھر آ، جریل علیہ السلام نے ابھی مجھ سے بات کی ہے اور فرمایا ہے سوائے قرض کے۔ وہ تجھ سے ضرور لیا جائے گا۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

مقروض کی جان اٹکی رہے گی

فائدہ: ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو مجھے کیا اجر ہے؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ آدمی پیٹھ پھیر کر جنگ میں گھسنے کے قریب ہو تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۴۹۹ مومن کی جان اٹکی رہتی ہے مرنے کے بعد جب تک کہ اس پر قرض رہے۔

الصحيح لابن حبان، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۰ مومن کی جان اپنے قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۱ وہاں بنی فلاں کا ایک آدمی ہے تمہارا ساتھی (مرنے والا) اس کا مقروض تھا اور اب وہ جنت کے دروازے میں جانے سے قرض کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ مسند احمد، الرویانی، مستدرک الحاکم، ابو داؤد، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی، السنن

للسعید بن منصور عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۲ کیا تمہارے بیچ کوئی ہذیل کا آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا ساتھی اس کے قرض کی وجہ سے قید میں ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۵۰۳ تمہارا آدمی جنت کے دروازے پر روک لیا گیا ہے کیوں کہ اس پر قرض ہے۔ اگر تم چاہو تو اس کو اللہ کے عذاب کے سپرد ہونے دو اور اگر چاہو تو اس کو آزاد کرادو۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۴ یہاں فلاں خاندان کا کوئی آدمی ہے؟ کیوں کہ تمہارا آدمی جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے اپنے اوپر قرض کا بوجھ ہونے کی وجہ سے یا تو تم اللہ کے عذاب سے اس کا فدیہ دے دو ورنہ اس کو عذاب میں مبتلا ہونے کے لئے چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۵ اب تو نے اس کی سزا کو اس پر ٹھنڈا کیا ہے۔

ابو داؤد، مسند احمد، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۶ جبریل علیہ السلام نے مجھے منع فرمایا ہے کہ میں کسی مقروض آدمی کی نماز جنازہ پڑھوں نیز ارشاد فرمایا: تمہارا آدمی اپنی قبر میں اپنے قرض کے بدلے گروی رکھا ہوا ہے جب تک کہ اس کا قرض ادا کر دیا جائے۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۷ ایسے آدمی کے اوپر میرا نماز جنازہ پڑھانا کیا نفع دے گا جس کی روح اس کی قبر میں قرض کے بدلے رہن رکھی ہوئی ہے، اور وہ اللہ کے پاس جانے سے رکی ہوئی ہے ہاں اگر کوئی اس کے قرض کا ضامن بن جائے تو میں اس پر نماز پڑھا دوں گا کیوں کہ میری نماز اس کے لئے نفع مند ثابت ہوگی۔ الباوردی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۵۰۸ تم اپنے آدمی کی نماز جنازہ خود ہی پڑھ لو، یعنی جس پر قرض ہے۔ البخاری، شعب الایمان للبیہقی عن سلمۃ بن الاکوع

۱۵۵۰۹ تمہارے بندے پر قرضہ ہے لہذا اس کی نماز تم پڑھ لو۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۵۵۱۰ عنقریب اولاد پر والدین کا قرضہ ہوگا پس قیامت کے دن والدین اپنی اولاد کے ساتھ چٹ جائیں گے (اور قرض کا مطالبہ کریں گے) وہ کہے گائیں تو تمہاری اولاد ہوں۔ وہ تمنا کریں گے کاش! ہماری اور بھی اولاد ہوتی۔

الکبیر للطبرانی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۵۱۱ ہر قرضہ قرض دار کی نیکیوں سے پورا کیا جائے گا مگر جس نے تین باتوں میں قرضہ لیا ہوگا: ایک وہ آدمی جس کی قوت راہ خدا میں کمزور پڑ جائے پس وہ دشمن کے قتال پر قرض لے کر مدد اور قوت حاصل کرے پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے ایک وہ شخص جو اپنی جان پر بے نکاح (رہ کر برائی میں مبتلا) ہونے کا اندیشہ کرے پھر قرض لے کر کسی عورت سے شادی کرے اور پاکدامنی حاصل کرے اور ایک وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان وفات کر جائے اور وہ اس کے کفن دفن کا بندوبست نہ کر سکے مگر قرض کے ساتھ۔ پھر وہ بغیر ادا کئے مر جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن ان کی طرف سے ادا کر دے گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۵۵۱۲ قیامت کے دن مقروض کو بلا یا جائے گا اللہ پاک اس کو فرمائیں گے: کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: پروردگار! تو جانتا ہے کہ میرے اموال غرق ہو گئے اور جل گئے پروردگار فرمائے گا! میں آج تیری طرف سے قرض ادا کر دوں گا۔ پس اس کا قرضہ ادا کر دیا جائے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۳ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن مقروض کو بلا لیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے۔ پروردگار فرمائے گا: اے میرے بندے! کس چیز میں تو نے لوگوں کے اموال ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: وہ صرف جلنے میں غرق ہونے میں اور گھائے میں تباہ ہوئے ہیں۔

پس اللہ پاک کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو میزان میں رکھیں گے تو بندہ کا میزان عمل بھاری ہو جائے گا۔

ابن عساکر عن عبدالرحمن بن ابی بکر

۱۵۵۱۴ اللہ پاک قیامت کے دن مقروض کو بلا لیں گے اور اس کو اپنے سامنے کھڑا کریں گے پھر پروردگار اس سے دریافت فرمائیں گے: اے ابن آدم! کس طرح تو نے قرض لئے اور کس طرح لوگوں کے حقوق ضائع کر دیئے؟ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! تو جانتا ہے میں نے قرض لئے تو انکو کھانے پینے اور پہننے میں ضائع نہیں کیا۔ بلکہ کبھی مال جل گیا، کبھی چوری ہو گیا اور کبھی گھائے کا کھار ہو گیا۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے:

میرے بندے نے سچ کہا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ آج تیری طرف سے قرضہ ادا کروں (پھر اللہ پاک) کوئی چیز منگوائیں گے اور اس کو ترازو کے پلے میں رکھ دیں گے اس سے اس کی نیکیاں برائیوں پر وزنی ہو جائیں گی۔ پھر وہ اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں داخل ہو جائے گا۔
مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن عبدالرحمن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کتاب الدین (قرض) کے لواحق میں

۱۵۵۱۵ جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے پھر اس کو (مقروض کی طرف سے کھانے کا) طباق ہدیہ میں آئے یا اس کو جانور پر سوار کرائے تو وہ اس ہدیہ کو قبول کرے اور نہ جانور پر سواری کرے الا یہ کہ اس کے اور مقروض کے درمیان پہلے سے یہ معاملہ چلتا ہو۔

ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: اس کی سند میں عتبہ بن حمید انصاری ہے جس کو امام احمد اور امام ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے، زوائد ابن ماجہ رقم الحدیث ۲۴۳۲، نیز ضعیف حدیث دیکھئے، ضعیف ابن ماجہ ۵۲۹، ضعیف الجامع ۳۹۰

۱۵۵۱۶ ہر قرض جو نفع کو کھینچے وہ سود ہے۔ الحارث بن علی

روایت ضعیف ہے۔ السنن المطالب ۱۰۹۲، التحدیث ۷۷۷، التمییز ۱۲۳

۱۵۵۱۷ قرض کا بدلہ شکر یہ اور ادائیگی ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عبداللہ بن ابی ربیعہ

۱۵۵۱۸ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر بھی قرضہ ہوگا اللہ تیری طرف سے ادائیگی (کا بندوبست) فرمادے گا یوں کہا کر:

اللهم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلك عن سواک

اے اللہ! مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے کفایت دے اور مجھے اپنے فضل کے ساتھ اوروں سے بے نیاز کر دے۔

مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۵۱۹ کہا میں تجھے ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ اگر تو اس کو پڑھے تو اللہ تعالیٰ تیرا غم دور کر دے اور تیرا قرض ادا کر دے۔ لہذا صبح و شام یہ پڑھا کر:

اللهم انی اعوذ بک من الهم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من الجبن والبخل واعوذ بک من غلبۃ الدین وقهر الرجال

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج و غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی و سستی سے، تیری پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے جھوم کرنے سے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں غسان بن عوف بصری ہے، جو ضعیف ہے، عون المعبود ۴، ۴۱۳، نیز دیکھئے، ضعیف الجامع ۲۱۶۹

۱۵۵۲۰ قرض وصیت سے قبل ہے۔ السنن للبیہقی

فائدہ: مرنے والا اگر مقروض ہے تو اس کی وصیت پوری کرنے سے قبل اس کا قرض اس کے مال میں سے چکایا جائے گا۔

الاکمال

۱۵۵۲۱ اے علی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے (جو اسلام کی دولت ہے) قیامت کے دن اللہ تیری گردن آزاد کرے جیسے تو نے آج اپنے مسلمان بھائی کی گردن چھرائی ہے۔ کوئی بندہ جو اپنے بھائی کا قرض ادا کر دے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کر دے گا۔ پوچھا گیا یا رسول

اللہ! کیا یہ خصوصیت صرف علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

عبد بن حمید، السنن للبیہقی وضعفه عن ابی سعید

ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث ضعیف ہے۔

۱۵۵۲۲ اے علی! اللہ تجھے جزائے خیر دے، اللہ تیری گردن آزاد کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گلو خلاصی کرائی، کوئی میت ایسی نہیں جو قرض کی حالت میں ہو تو وہ اپنے قرض کے عوض مرہون ہوتا ہے۔ جو اس میت کا قرض ادا کر کے اس کو آزاد کر دے اللہ پاک قیامت کے دن اس کو (جہنم سے) آزاد کر دے گا۔ پوچھا گیا کیا یہ خاص علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔

السنن للبیہقی وضعفه عن علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، روایت کو امام بیہقی نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۵۵۲۳ جس نے قرض لیا کسی آدمی پر تو قرض خواہ اسی آدمی سے مطالبہ کرے جس پر قرض لیا گیا ہے اور وہ اپنے ساتھی کا پورا قرض بھی ادا کرے۔

الجامع لعبد الرزاق عن عمر بن عبد العزيز مرسا

۱۵۵۲۴ تم سے پہلے ایک آدمی تھا جو لوگوں سے قرض و امانت کا لین دین کرتا تھا اس کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے اس سے ہزار دینار لئے ادائیگی کی تاریخ آئی تو مقرض دینار لے کر آنے لگا راستے میں سمندر میں تلاطم آ گیا۔ اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں دینار رکھ کر سمندر کے پاس آیا اور دعا کی اے اللہ! فلاں شخص کی میرے پاس امانت ہے۔ جبکہ سمندر میں تلاطم آیا ہے۔ آپ یہ امانت اس کو پہنچا دیجئے، پھر اس نے لکڑی سمندر میں ڈال دی، لکڑی سمندری موجوں پر اچھلتی کودتی چل پڑی۔ ادھر قرض خواہ آدمی صبح کی نماز کے لئے نکلا۔ وہ لکڑی آ کر اس کے ٹخنے لگی۔ قرض خواہ نے لکڑی اٹھالی۔ پھر اپنے گھر والوں کو بلایا لکڑی لے لو۔ لیکن اس کے ساتھ چھیر چھاڑی نہ کرنا۔ جب تک میں نماز نہ پڑھ لوں پھر دیکھا کہ اس میں دنانیر ہیں اس نے ان کا وزن اپنے پاس لکھ کر رکھ لیا۔

پھر ایک زمانے کے بعد قرض خواہ کی مقرض سے ملاقات ہوئی، قرض خواہ نے پوچھا: کیا تو فلاں آدمی نہیں ہے؟ اس نے کہا: ہاں پوچھا کیا میں نے تجھے قرض نہیں دیا تھا۔ بولا ضرور، پوچھا میرا مال کہاں ہے؟ کہا وزن بتا پھر کہا اللہ جانتا ہے کہ میں نے اتنا وزن مال ا کر دیا ہے۔ قرض خواہ بولا: ہاں بے شک اللہ نے تیرا قرض پہنچا دیا ہے۔ پس ان دونوں میں سے کون زیادہ امانت دار ہوا جس نے امانت اور قرض ادا کر دیا اگر چاہتا تو کھا سکتا تھا یا وہ آدمی جس نے تسلیم کر لیا اگر وہ چاہتا تو انکار کر سکتا تھا۔

الخرائطی، فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ ع

۱۵۵۲۵ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا اس کے پاس جو بھی قرض مانگنے آتا تھا وہ اس کو ضامن لے کر قرض دیتا تھا، ایک آدمی اس کے پاس آ اور چھ سو دینار قرض مانگا اس نے ضامن کا مطالبہ کیا، حاجت مند نے کہا: اللہ میرا ضامن ہے۔ قرض خواہ نے کہا: میں راضی ہوں چنانچہ اس چھ سو دینار قرض دیدیا اور ایک وقت متعین کر دیا۔

پھر قرض خواہ سمندر کی طرف نکل گیا، جب متعین دن آ گیا تو وہ نکل کر سمندر پر چکر کاٹنے لگا اسی اثناء میں سمندر نے ایک لکڑی کو باہر پھ اس نے لکڑی سنبھال لی اور اپنے گھر لے آیا۔ گھر آ کر اس کو توڑا تو اس میں پورے دینار تھے ساتھ میں ایک رقعہ تھا کہ میں نے دینار ضامن۔ حوالے کر دیئے ہیں۔

پھر کچھ عرصہ بعد مقرض آیا اور قرض خواہ سے ملا۔ قرض خواہ نے دیناروں کے بارے میں پوچھا۔ مقرض نے کہا: چل میں تجھے کرتا ہوں۔ (مقرض) دینار لے کر آیا تو قرض خواہ نے کہا: تیرے ضامن نے مجھے دینار ادا کر دیئے ہیں۔

ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ ع

بیع سلم

۱۵۵۲۶ جو کسی چیز میں سلف (بیع سلم کرے) وہ معلوم پیمانے اور معلوم وزن میں معلوم مدت تک کے لئے کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... مثلاً کسی کو گندم کی ضرورت ہے اور اس کی فصل تیار ہونے والی ہے تو کوئی آدمی متعین وزن میں گندم کے لئے مقررہ مدت تک ملنے کی شرط پر پہلے قیمت ادا کر سکتا ہے، یہ بیع سلم ہے۔ اس کے لئے وزن یا پیمائش مثلاً دو پورے وغیرہ اور مال کی ادائیگی کی مدت اور اس کی قیمت متعین ہونا ضروری ہے۔ نیز بازار میں اس کی اس وقت دستیابی بھی ضروری ہے۔ تفصیلات فقہی کتب میں دیکھئے۔

۱۵۵۲۷ جو کسی چیز میں بیع سلم کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی مال کی ادائیگی دوسرے کے ذمہ عائد نہ کرے۔

کلام:..... روایت ضعیف ہے امام منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عطیہ بن سعد ہے جس کی روایت قابل حجت نہیں ہے۔ عون الجعد ۹۰۔۳۵۷، نیز دیکھئے ضعیف ابی داؤد ۵۱۷، ضعیف الجامع ۵۴۱۲۔

۱۵۵۲۸ جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو دوسرے کے سپرد نہ کر۔ ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف ابن ماجہ ۴۹۹، ضعیف الجامع ۳۶۶۔

الاکمال

۱۵۵۲۹ جو کسی چیز میں، بیع سلف کرے وہ اس کو دوسرے کے سپرد نہ کرے۔ ابو داؤد عن ابی سعید

کلام:..... روایت نمبر ۱۵۵۲۷ کے ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۵۳۰ جو تو نے اس سے لیا ہے وہ واپس کر دے اور کھجور کے پھل میں بیع سلم نہ کرو جب تک اس کا پکنا ظاہر نہ ہو جائے (کیوں کہ کسی آفت

کی وجہ سے پھل ضائع ہونے کا خطرہ موجود ہے)۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۵۳۱ جو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو وہ ادائیگی کے علاوہ کوئی اور شرط نہ رکھے (کہ فلاں شہر میں مجھے مال دیا جائے وغیرہ وغیرہ)۔

ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کتاب الدین والسلم..... قسم الافعال

قرض لینے کی ممانعت

۱۵۵۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو اس کے کسی عمل کے بارے میں کوئی

سوال نہیں فرماتے تھے بلکہ صرف اس کے قرض کے بارے میں سوال کرتے تھے اگر کہا جاتا کہ یہ مقروض ہے تو آپ نماز سے رک جاتے اور اگر کہا جاتا کہ اس پر کوئی قرض نہیں ہے تو اس پر نماز پڑھتے۔

اسی طرح ایک مرتبہ آپ کے سامنے جنازہ لایا گیا۔ آپ کھڑے ہوئے اور جنازہ کے متولیوں سے پوچھا کیا تمہارے آدمی پر قرض نہیں

ہے؟ انہوں نے کہا یہ دو دینار کا مقروض ہے لہذا رسول اللہ ﷺ اس سے ہٹ گئے اور ارشاد فرمایا تم اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی یہ دو درہم مجھ پر ہوئے اور وہ ان سے بری ہے، پھر رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے اور نماز پڑھادی۔ پھر ارشاد فرمایا: اے علی! اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تیری گردن بھی آزاد کرے جس طرح تو نے اپنے بھائی کا بوجھ اتارا بے شک جو آدمی مقروض حالت میں مرے وہ اپنے قرض کے بدلے محبوس ہوتا ہے پس جو کسی میت کی گردن کو قرض سے چھڑائے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن آزاد کرے گا۔ یہ سن کر کسی نے سوال کیا: کیا یہ خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے یا سب لوگوں کے لئے؟ ارشاد فرمایا: سب لوگوں کے لئے۔ السنن للبیہقی

کلام: امام رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کی اسنادی حیثیت ضعیف ہے جبکہ ابوقادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

فائدہ: حضور ﷺ تفسیر اور فیصلے نمٹانے کے لئے حضرت عقیل بن ابی طالب کو مقرر فرمایا کرتے تھے لیکن جب وہ بوڑھے ہو گئے تو آپ مجھے یہ ذمہ داری سونپنے لگے۔ البخاری، مسلم

۱۵۵۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایسے کسی شخص پر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے جو مقروض ہوتا۔ پس ایک جنازے کو لایا گیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا اس پر کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: ہاں دو دینار ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت ابوقادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دو دینار مجھ پر ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے اس جنازے پر نماز پڑھائی پھر جب رسول اکرم ﷺ پر فتوحات ہوئیں اور کشادگی پیدا ہو گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ہر مومن کا سر پرست ہوں اس کی جان سے بھی زیادہ لہذا جو کوئی مقروض مرے اس کا قرضہ مجھ پر ہے اور جو مال چھوڑ کر مرے وہ اس کے وارثوں کا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۵۳۴ سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک جنازے میں رسول اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ آپ ﷺ نے تین بار پوچھا: کیا یہاں فلاں قبیلے کا کوئی فرد ہے؟ ایک شخص کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے اس کو فرمایا: پہلے دو مرتبہ پوچھنے پر کیوں نہ اٹھے؟ میرا مقصد خیر ہی کا تھا تمہارا فلاں آدمی جو مر گیا ہے وہ قرض کے عوض محبوس ہے، جب تم اپنے لوگوں اور جو اس کے غم میں مبتلا ہیں ان کے پاس جاؤ (کشف میں) دیکھا ہے کہ اس کی طرف سے انہوں نے قرض ادا کر دیا ہے۔ حتیٰ کہ (جب وہ گیا تو دیکھا کہ) واقعتاً کوئی شخص اس پر کسی مطالبے کا حق دار نہیں ہے۔ رواہ عبد الرزاق

۱۵۵۳۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ اللہ کی راہ میں تو اب کی خاطر مظلومانہ قتل ہو جاؤں اس حال میں کہ مجھ پر دینار قرض ہوں اور ان کی ادائیگی کا کوئی بندوبست نہ ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۳۶ عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا:۔

قیامت کے روز مومن کو اس حال میں لایا جائے گا کہ اس کو قرض خواہ نے پکڑ رکھا ہوگا وہ کہہ رہا ہوگا: اس پر میرا قرض ہے۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میں اپنے بندے کا قرض ادا کرنے کا زیادہ حقدار ہوں۔ پھر اللہ پاک فرمائے گا: اس شخص کا قرض ادا کیا جائے اور اس کی بخشش کر دی جائے۔ ابن ابی الدنیا فی حسن الظن باللہ

۱۵۵۳۷ محمد بن عبد اللہ بن جحش سے مروی ہے فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جنازوں کی جگہ تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اوپر اٹھایا پھر اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر رکھی اور فرمایا: سبحان اللہ! آج کسی قدر سختی نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم خاموش ہو گئے اور گھبرا گئے، جب اگلا دن ہوا تو میں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا وہ کیا سختی تھی جو نازل ہوئی تھی؟ ارشاد فرمایا: وہ قرض کے بارے میں تھی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے، پھر زندہ کیا جائے پھر قتل ہو جائے اور اس پر قرض کا بوجھ ہو تو وہ تپ بھی جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک کہ اس کا قرض ادا نہ کیا جائے۔

مسند احمد، النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابو نعیم فی المعرفة، السنن للبیہقی
۱۵۵۳۸ محمد بن عبد اللہ بن جحش سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں راہ خدا میں شہید ہو جاؤں تو آپ کا کیا خیال ہے مجھے کیا ملے گا؟ ارشاد فرمایا: جنت جب وہ مڑ کر جانے لگا تو پھر ارشاد فرمایا: مگر قرض (معاف نہ ہوگا) یہ ابھی مجھے

جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے۔ ابو نعیم

۱۵۵۳۹ محمد بن عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کیا اجر ملے گا اگر میں راہ خدا میں قتال کروں حتیٰ کہ شہید ہو جاؤں؟ ارشاد فرمایا: جنت جب آدمی بیٹھ پھیر کر جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کو میرے پاس واپس لاؤ: چنانچہ جب وہ واپس آیا تو ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام نے فرمایا ہے: ہاں اگر اس پر قرض (نہ) ہو۔ الحسن بن سفیان و ابو نعیم

۱۵۵۴۰ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک جنازہ کے پاس حاضر ہوئے آپ نے پوچھا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں ارشاد فرمایا: اس کی نماز تم پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قرض مجھ پر لازم ہوا۔ تب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی پھر فرمایا: اے علی اللہ تیرا بوجھ بھی اتارے جس طرح تو نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا جس نے دنیا میں اپنے بھائی کے بوجھ کو ہلکا کیا اللہ پاک قیامت کے دن اس کے بوجھ کو ہلکا کر دے گا۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خاص حضرت علی کے لئے فضیلت ہے یا سب لوگوں کے لئے ارشاد فرمایا: بلکہ سب لوگوں کے لئے۔ ابن عساکر

کلام: امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں محمد بن خالویہ ہے جس کو میں اصحاب الحدیث کے حوالہ سے نہیں جانتا۔ نیز اس میں عبید اللہ بن الولید الرضانی ہے جو عطیہ عوفی سے روایت کرتا ہے۔ اور یہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۱ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں ایک جنازے میں حاضر ہوا۔ جہاں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے۔ جب جنازہ رکھا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے سوال کیا: کیا اس پر قرض ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں یہ سن کر آپ ﷺ وہاں سے ہٹ گئے اور ارشاد فرمایا: اپنے آدمی کی نماز پڑھ لو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو وہاں سے گزرتے دیکھا تو عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اپنے قرض سے بری ہے۔ میں اس کے قرض کا ذمہ دار ہوں۔

چنانچہ نبی اکرم ﷺ واپس ہوئے اور اس کی نماز پڑھائی اور پھر ارشاد فرمایا اے علی اللہ تجھے جزائے خیر دے اور تیری گردن جہنم سے آزاد کرائے جس طرح تو نے اپنے بھائی کی گردن آزاد کرائی بے شک جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کے قرض کو چکا تا ہے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی گردن (جہنم سے) چھڑائے گا ایک انصاری شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ فضیلت خاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ عام مسلمانوں کے لئے ہے۔ ابن زنجویہ

کلام: اس روایت کی سند میں عبید بن الولید الرضانی ہے جو عطیہ عوفی سے روایت کرتا ہے جبکہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

۱۵۵۴۲ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے پاس میری قوم کے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے آدمی پر قرض ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں اس پر دس سے کچھ زائد درہم قرض ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے صاحب کی نماز پڑھ لو۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قرض مجھ پر ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۴۳ اسماء بن عبیدہ سے مروی ہے فرماتے ہیں انکو یہ خبر ملی ہے کہ اس واقعے کے بعد نبی اکرم ﷺ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملے تو ان سے پوچھا: کیا تم نے اپنے ساتھی کا قرض ادا کر دیا؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس فکر میں لگا ہوا ہوں۔ پھر دوسری اور تیسری مرتبہ ملاقات پر بھی یہی سوال جواب ہوئے۔ پھر حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس قرض سے فارغ ہو گیا ہوں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تو نے اپنے ساتھی کی قبر کو ٹھنڈا کیا ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۴۴ ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر ایک آدمی ثواب کی خاطر لڑے اور منہ نہ موڑے پھر مظلومانہ شہید ہو جائے تو کیا اللہ پاک اس کی خطائیں معاف فرما دے گا؟ ارشاد فرمایا ہاں پھر آپ نے فرمایا دوبارہ بتاؤ تم نے کیا کہا؟ اس نے دوبارہ اپنی بات دہرائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوائے قرض کے یہ مجھے ابھی جبریل علیہ السلام نے خبر دی ہے۔

المصنف لعبد الرزاق

قرض دینے کی فضیلت

۱۵۵۴۵ ابوالمہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جنت کے دروازے پر گزر ابرہیل علیہ السلام میرے ساتھ تھے میں نے دیکھا کہ جنت کے دروازے کی بالائی چوکھٹ پر لکھا ہوا ہے: صدقہ دس گنا اور قرض اٹھارہ گنا ثواب رکھتا ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: صدقہ بسا اوقات مالدار کے ہاتھ لگتا ہے، جبکہ قرض دار تیرے پاس صرف محتاج صورت میں آتا ہے، پھر تو اپنے ہاتھ سے نکال کر اس کے ہاتھ میں رکھ دیتا ہے۔ ابن عساکر کلام:..... روایت میں مسلم بن علی متروک راوی ہے۔

قرض دینے والے کا ادب

۱۵۵۳۶ محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اپنی زمین کا پھل ہدیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہدیہ واپس کر دیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آپ نے میرا ہدیہ کیوں واپس کر دیا حالانکہ آپ کو میرا علم ہے کہ میرا پھل مدینہ کا بہترین پھل ہے۔ پس اپنا مال واپس لے لو جس کی وجہ سے میرا ہدیہ واپس ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو درس ہزار درہم قرض دیا تھا۔ الجامع لعبدالرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۵۳۷ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قرض تھا حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے انکو ہدیہ بھیجا تو انہوں نے واپس کر دیا۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کا مال واپس بھیج رہا ہوں مجھے ایسی کسی چیز کی ضرورت نہیں جس کی وجہ سے آپ میرا پھل کھانے سے رہ گئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسکو قبول کر لیا اور فرمایا: سود تو اس شخص پر ہے جو یہ چاہے کہ اس کا مال بڑھ جائے خواہ دیر سے ادا ہو۔ الجامع لعبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۵۳۸ ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب تو کسی کو قرض دے اور وہ تجھے کوئی ہدیہ پیش کرے تو اپنا قرض لے لے اور ہدیہ واپس کر دے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۳۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی آدمی کو قرض دے تو اس سے کوئی پائیہ بھی کھانے کے لئے قبول نہ کر اور نہ اس کے جانور سواری کے لئے۔ الجامع لعبدالرزاق

قرض میں مہلت

۱۵۵۵۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسید بن خضیر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو ان پر چار ہزار دینار قرض تھا۔ جبکہ ان کے مال سے ایک ہزار دینار سالانہ آمدنی تھی۔ قرض خواہوں نے ان کا مال باغ اراضی وغیرہم فروخت کر کے اپنا قرض پورا کرنے کا ارادہ کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے قرض خواہوں کو فرمان بھیجا۔

کیا تم ہر سال ایک ہزار دینار لے کر چار سال میں قرض پورا کرو اور آپس میں برابر تقسیم کرتے رہو ایسا ممکن ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ہمیں ہر صورت قبول ہے۔ پس انہوں نے اپنا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور ہر سال ہزار دینار لینے پر رضامند ہو گئے۔ ابن سعد

۱۵۵۵۱ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص سے حساب کتاب لیا گیا تو اس کے پاس سے کوئی ٹنگی برآمد نہ ہوئی کسی (فرشتے) نے کہا: اس کے پاس مال تھا اور یہ لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے کارندوں سے کہا کرتا تھا: جس کو تم مالدار پاؤ اس سے لے لو۔ اور جس کو تم تنگ

دست پاؤ اس سے درگزر کرو شاید کہ اللہ مجھ سے بھی درگزر کرے پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں زیادہ حقدار ہوں اس بات کا کہ اس سے درگزر کروں۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۲ عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا یا ان سے کاروبار کرتا تھا۔ اس کا ایک منشی اور حساب کتاب کرنے والا تھا اس کے پاس تنگ دست اور مہلت مانگنے والے آتے تو وہ اپنے منشی اور کارندوں سے کہتا: انکو مہلت دو تا ربح دو بلکہ ایسے دن تک مہلت دو جس دن اللہ ہم سے بھی درگزر کرے اس نے اس کے علاوہ اور کوئی نیک عمل نہ کیا تھا۔ پس اللہ پاک نے اس کو بخش دیا۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۵۳ حضرت حسن سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کو ہر روز کے بدلے صدقہ ثواب ہوگا۔

الجامع لعبدالرزاق

قرض لینے والوں کے آداب

۱۵۵۵۴ ورقاء بنت ہداب سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے گھر سے نکلتے تو پہلے امہات المؤمنین کے پاس سے گزرتے، انکو سلام کرتے، پھر اپنی مجلس میں آتے، پھر واپس ہوتے تو گھر پہنچنے سے قبل پہلے امہات المؤمنین کو سلام کرتے جاتے آپ رضی اللہ عنہ جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر گزرتے تو ایک آدمی کو ان کے دروازے پر بیٹھے پاتے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: کیا بات ہے میں تجھے یہیں بیٹھا ہوا پاتا ہوں۔ اس آدمی نے عرض کیا: میرا ام المؤمنین پر حق۔ قرض ہے جس کی وجہ سے میں انکو کہنے آتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر اندر تشریف لے گئے اور فرمایا: اے ام المؤمنین! کیا ہر سال چھ ہزار (درہم) میں آپ کے خرچ کا بندوبست ممکن ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، لیکن مجھ پر کچھ حقوق (قرضہ جات) ہیں۔ اور میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں: جس پر قرض ہو جس کی ادائیگی کی فکر میں وہ رہتا ہو تو مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے ایک محافظ رہتا ہے۔ لہذا میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ میرے ساتھ اللہ کی طرف سے کوئی محافظ رہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۵۵۵۵ عبداللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص قرض لے تو تعریف اور شکر کیے کے ساتھ اسکو واپس کرے۔ ابن عساکر

۱۵۵۵۶ عبداللہ بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ ان سے تیس ہزار (درہم) بطور قرضہ اور کافی ہتھیار بطور عایت لئے۔ جب آپ ﷺ واپس ہونے لگے تو یہ سب واپس کر دیا اور فرمایا: قرض کا بدلہ ادائیگی اور شکر یہ ہے۔ ابو نعیم

۱۵۵۵۷ ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے ایک جوان نے اونٹ قرضہ لیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس صدقے کے اونٹ بھی آگئے۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قرض خواہ کو ایک جوان اونٹ واپس کر دوں۔ میں نے عرض کیا: ایسا اونٹ تو نہیں ہے بلکہ اس سے عمدہ چار سال کا اونٹ موجود ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہی واپس کر دو بے شک اچھا انسان وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

موطا امام مالک، المصنف لعبدالرزاق ورواہ عبدالرزاق من وجہ آخر بلفظ فام بلال ان یقضہ

۱۵۵۵۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ سے اپنا ایک اونٹ قرضے کا مانگنے آیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے اونٹ کی عمر کا ایک اونٹ تلاش کر دو۔ صحابہ نے تلاش کیا مگر ویسا اونٹ نہ پایا بلکہ اس سے عمدہ اور بڑی عمر کا موجود پایا۔ اعرابی نے عرض کیا: مجھے اچھی چیز دو اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میں بہترین شخص وہ ہے جو بہترین ادائیگی کرے۔

المصنف لعبدالرزاق

قرض کی واپسی میں کچھ زیادہ دینا

۱۵۵۵۹ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی سے چاندی قرض میں لی جب ادائیگی کا وقت آیا تو آپ ﷺ نے ترازو میں چاندی رکھوائی چاندی کا وزن زیادہ نکلا۔ آپ ﷺ کو کہا گیا آپ نے وزن زیادہ دیدیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم یوں ہی وزن کیا کرتے ہیں۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۵۶۰ عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک اعرابی سے ایک اونٹ ایک وسق کھجور کے بدلے خریدا (نبی اکرم ﷺ نے ادائیگی کے لئے اس سے ایک وقت تک مہلت مانگی) اعرابی نے کہا: ہائے دھوکہ! نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نے اس کو پکڑنے کا ارادہ کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسکو چھوڑ دو۔ بے شک صاحب حق کہنے کا حق رکھتا ہے۔ اس کو فلانہ انصاری عورت کے پاس لے جاؤ اور اس کو کہو کہ اس کا حق ادا کر دے۔ عورت بولی ہمارے پاس تو اس کے حق سے اچھی کھجوریں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہی کھجوریں پوری دیدو اور اس کو کھانا بھی کھلاؤ۔ عورت نے تعمیل ارشاد کی پھر اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا تو حضور ﷺ کو کہنے لگا: اللہ آپ کو جزائے خیر دے آپ نے حق ادا کر دیا اور اچھی طرح ادا کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے لوگ ہی سب انسانوں میں اچھے ہیں جو حق ادا کرنے والے ہیں اور اچھی طرح حق ادا کرتے ہیں۔ المصنف لعبد الرزاق

قرض کا بوجھ اتارنے کی دعا

۱۵۵۶۱ (مسند الصديق رضی اللہ عنہ) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے فرمایا: میں تجھے وہ دعائیں سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائی تھی اور فرمایا تھا یہ دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ اور اگر تجھ پر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا تو (اس دعا کی بدولت) اللہ پاک تجھ سے اس قرض کو اتار دے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: ضرور سکھا دیجئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یوں دعا کیا کرو۔

اللهم فارح الهم وكاشف الكرب مجيب دعوة المضطرين رحمن الدنيا والآخرة انت رحمانى
فارحمنى رحمة تغينى بها عن رحمة من سواك.

اے اللہ! اُم دور کرنے والے: مصیبت دور کرنے والے! پریشان حالوں کی دعا قبول کرنے والے! دنیا و آخرت میں رحمن تو میرا مہربان ہے۔ پس مجھ پر رحم فرما ایسی رحمت کے ساتھ جو مجھے تیرے سوا ہر ایک کی رحمت سے بے نیاز کر دے۔

مسند البزار وضعفه، مستدرک الحاکم

روایت ضعیف ہے۔

۱۵۵۶۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے وہ دعائی ہے جو انہوں نے مجھے سکھائی تھی؟ میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟ فرمانے لگے: جو دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کو سکھایا کرتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کسی پر ایک پہاڑ سونے کے برابر بھی قرض ہو پھر وہ اللہ سے یہ دعا کرے تو اللہ پاک اس کا قرض پورا ادا کر دے گا۔

اللهم فارح الهم وكاشف الهم مجيب دعوة المضطرين رحمن الدنيا والآخرة ورحيمهما انت ترحمنى
فارحمنى رحمة تغينى بها عن رحمة من سواك

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھ پر کچھ قرض باقی تھا اور میں قرضہ کا بوجھ ناپسند کرتا تھا اور یہ مذکورہ دعا کرتا رہتا تھا۔ آخر اللہ نے

مجھے ایسا فائدہ پہنچایا کہ میں نے اپنا قرضہ ادا کر لیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: مجھ پر بھی قرض تھا جس کو میں ادا نہ کر پاتی تھی۔ پس میں یہ دعا کرتی رہی پھر تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے ایسا مال دیا جو صدقہ تھا اور نہ میراث تھی اسی کی بدولت اللہ نے میرا قرضہ چکا دیا اور میں نے اپنے گھر والوں میں بھی اس مال کو تقسیم کیا عبدالرحمن کی بیٹی کو تین اوقیہ چاندی کا زیور پہنایا اور پھر اچھا مال بیچ گیا۔ ابن ابی الدنیا فی الدعاء کلام: روایت میں حکم بن عبداللہ الابی ضعیف راوی ہے۔

۱۵۵۶۳ ابو وائل رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں اپنا بدل کتابت ادا کرنے سے عاجز آ گیا ہوں آپ میری مدد فرمادیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے تھے اگر تجھ پر صبر پہاڑ کے برابر دینا روں گا قرض ہو تو بھی اللہ تعالیٰ تیری طرف سے وہ قرض ادا کر دے گا۔

مسند احمد، الترمذی حسن غریب، مستدرک الحاکم، السنن للسیعید بن منصور

قرض کے احکام

۱۵۵۶۴ عبدالرحمن بن دلاف سے مروی ہے کہ جہینہ کا ایک شخص مہنگے داموں سواریاں خرید کر واپس آنے والے حاجیوں سے آگے نکلتا تھا۔ اس کا معاملہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پیش ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! بیوقوفوں میں بیوقوف ترین آدمی جہینہ کا یہ آدمی ہے جو اپنے دین اور امانت میں فقط اس بات پر خوش ہے کہ اس کے متعلق کہا جائے کہ وہ حاجیوں سے آگے نکل گیا ہے۔ اس نے اس قدر قرض لیا ہے کہ وہ قرض میں گھر گیا ہے۔ پس جس کا کوئی قرض اس کے ذمہ ہو وہ ہمارے پاس صبح کو آ کر لے جائے ہم اس کا مال قرض خواہوں کے درمیان حصوں کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اور آئندہ تم بھی قرض لینے سے بچو۔ بے شک قرض کا اول رنج و غم ہے اور آخر لڑائی (اور دشمنی) ہے۔ مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق، ابو عبید فی الغریب، السنن للبیہقی

۱۵۵۶۵ ابوالمنہال سے مروی ہے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک شخص کا مجھ پر قرض ہے، اس نے مجھے کہا: مجھے قرض جلد ادا کر دو میں کچھ قرض معاف کر دوں گا۔ (تو یہ صحیح ہے؟) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے منع فرمایا اور فرمایا: امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلہ فروخت کیا جائے۔ السنن للسیعید بن منصور، السنن للبیہقی

فائدہ: کئی ویشی کے ساتھ قرض کا معاملہ رفع کرنا جیسے موجود مال جو عین ہے اسکو بعد والے قرض کے عوض لینا دینا ہے، یہی بیع العین بالبدین ہے، اس میں وقت کے عوض مال کی کمی بیشی ہے اور یہ جائز ہے، ہاں پہلے قرض ادا کرنا اور مکمل ادا کرنا حسن ادائیگی میں شامل ہے لیکن کمی کر کے ادائیگی کرنا جائز ہے۔

۱۵۵۶۶ ابوالمنہال عبدالرحمن بن مطعم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا: کہ ایک آدمی پر میرا حق تھا جس کی ایک مدت متعین تھی میں نے اس کو کہا: تو مجھے میرا حق اس مدت سے قبل جلد ادا کر دے میں کچھ حق معاف کر دوں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم کو امیر المؤمنین نے منع فرمایا ہے کہ عین کو دین کے بدلے فروخت کریں۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۶۷ ابوالخثری عن هشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ عن ثور بن زید عن خالد بن معوان عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے خیر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کو قرض لیا جاسکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ الحاکم فی المحکم

کلام: امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام ابن معین رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ ابوالخثری کذاب (جھوٹا) راوی ہے۔ نیز دیکھئے الاباطیل ۱۸۶

۱۵۵۶۸ التلب بن ثعلبة العنبری سے مروی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا آپ ﷺ مجھے ایک مدکھانا دیتے، میں لیتا اور آکر لوگوں کے ساتھ مل جل کر کھا لیتا۔ حتیٰ کہ اس طرح کھانے کی ایک بڑی مقدار ہو گئی، پھر میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نے مجھے فلاں دن اتنا کھانا دیا، فلاں دن اتنا کھانا دیا جو میں نے آج کے دن تک جمع کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے اتنا ہی قرضہ لیا اور اسی پیانے کے ساتھ تول کر کے دیا جس کے ساتھ پہلے تول کر کے مجھے دیا کرتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۶۹ زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ایسے قرضہ جات ہوتے تھے کہ آزاد آدمی بھی ان کے بدلے فروخت ہو جاتے۔ الجامع لعبد الرزاق

قرض کے بارے میں

۱۵۵۷۰ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک آدمی نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے آدمی سے ہزار دینار قرض کا سوال کیا۔ اس نے گواہوں کا مطالبہ کیا۔ قرض کے حاجت مند نے کہا: مجھے اللہ بطور گواہ کافی ہے قرض دینے والے نے کفیل (ضامن) کا سوال کیا۔ اس نے کہا: میرے لئے اللہ کفیل ہے۔ قرض دینے والے نے اس کی تائید کی اور اس کو قرض دیدیا اور تاریخ رکھ دی۔ قرضدار سمندر کے سفر پر روانہ ہوا اور اپنے مسائل حل کئے۔

پھر تاریخ آنے پر (کشتی وغیرہ) کی تلاش میں آیا تھا کہ جا کر قرض واپس کرے لیکن اس کو کوئی سواری نہ ملی۔ آخر کار اس نے ایک لکڑی لی اس میں سوراخ کیا اور سوراخ میں ہزار دینار رکھے اور قرض خواہ کے نام ایک رقعہ لکھ کر رکھ دیا پھر سوراخ بند کر کے سمندر پر آیا اور دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں آدمی سے ہزار دینار قرض لئے تھے، اس نے مجھ سے کفیل کا سوال کیا تھا تو میں نے کفی باللہ وکیلا کہا۔ وہ آپ کے کفیل ہونے پر راضی ہوا اس نے مجھ سے گواہ مانگے تو میں نے کہا: کفی باللہ شہیدا تو وہ آپ کے گواہ ہونے پر بھی راضی ہوا۔

اب میں نے پوری کوشش کر لی ہے مگر کوئی سواری نہ ملی تاکہ اس کو اس کا قرض لوٹاؤں، اب میں آپ کو ان دیناروں کے اس تک پہنچانے پر امین بناتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی حتیٰ کہ لکڑی سمندر میں چل دی، پھر آدمی واپس لوٹا اور سواری کی تلاش میں رہا تاکہ قرض خواہ تک پہنچ سکے۔

ادھر قرض خواہ سواری کی انتظار میں باہر نکلا کہ شاید اس کا مال واپس آیا ہو۔ وہاں اس کو ایک لکڑی ملی جس میں اس کا مال تھا، وہ لکڑی لے کر جلانے کے لئے گھر والوں کے پاس آیا، جب لکڑی کو چھاڑا تو اس میں سے مال اور رقعہ نکلا۔ پھر وہ شخص بھی آگیا جس کو قرض دیا تھا، وہ دوسرے ہزار دینار لے کر آیا اور بولا: میں مستقل سواری کی تلاش میں تھا کہ آ کر تیرا مال ادا کروں لیکن اس سواری سے پہلے مجھے کوئی سواری نہیں ملی قرض خواہ نے پوچھا: کیا تم نے مجھے کوئی چیز بھیجی تھی؟ اس نے کہا: میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے اس سواری سے پہلے کوئی سواری نہیں پائی جس میں آیا ہوں۔ قرض خواہ نے کہا: اللہ نے مجھے وہ مال پہنچا دیا ہے جو تم نے لکڑی میں رکھ کر بھیجا تھا، آخر وہ ہزار دینار لے کر واپس خیریت کے ساتھ آگیا۔

مسند احمد، بخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

بیع مسلم

۱۵۵۷۱ ابوالہتیری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجوروں کے اندر بیع مسلم کے بارے میں سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (درختوں پر) پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ وہ کہنے کو نہ ہو جائیں اور چاندی کی سونے کے بدلے ایک طرف ادھار اور ایک طرف نقد کے عوض فروخت سے منع فرمایا ہے۔ البخاری

۱۵۵۷۲ ابی سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما حیوان میں

بیع سلم کو مکروہ قرار دیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی حیوان کی قیمت جلد ادا کر دی جائے اور ایک متعین مدت میں حیوان کی ادائیگی لازم کر دی جائے۔
۱۵۵۷۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: یہ بھی سود میں شامل ہے کہ حیوانوں میں تم بیع سلم کرنے لگو۔

مصنف ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی وقال هذا منقطع

۱۵۵۷۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب تو کسی چیز میں بیع سلم کرے تو اس کو آگے نہ فروخت کر جب تک اس پر قبضہ نہ کر لے اور اسی کو کسی اور چیز میں مت تبدیل کر۔ مصنف ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی مثلاً پیشگی قیمت ادا کر کے پانچ من گندم متعین مدت میں لینا طے کیا۔ گندم پر قبضہ نہیں ہوا کہ اس میں آگے فروختگی کا معاملہ کر دیا جائے یہ ناجائز ہے، اسی طرح معاملہ طے ہونے کے بعد گندم کے بدلے کسی اور جنس میں یہ سود تبدیل کرے یہ بھی ناجائز ہے۔

۱۵۵۷۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کسی چوزے میں بیع سلم نہ کر حتیٰ کہ وہ بالغ (بڑا) نہ ہو جائے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۵۷۶ قاسم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حیوان میں بیع سلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۷۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سلف بطور سلم (قرض بطور سلم) میں رہن اور کفیل کو مکروہ سمجھا ہے۔

مصنف عبد الرزاق

۱۵۵۷۸ حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مسلمان کہا کرتے تھے جو بطور سلم قرض دے وہ رہن لے اور نہ اندازے کے ساتھ واپس لے۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۵۵۷۹ محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ جس کو عصفیر کہا جاتا تھا اس کو نقد بیس اونٹوں کے بدلے جو بعد میں ادھارا دے کیے جائیں گے فروخت کیا۔

۱۵۵۸۰ ابن المسیب رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک اونٹ کو دو ادھارا اونٹوں کے بدلے فروخت کرنے کو مکروہ قرار دیا۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۵۸۱ عمرو بن حریش سے مروی ہے کہ انکو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک زرہ جو سونے کے کام سے آراستہ تھی چار ہزار درہم میں فروخت کی اور درہم کی ادائیگی تنخواہ ملنے پر مقرر کی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۸۲ عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے ہم نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ شام کا غزوہ کیا شام سے لوگ آتے تھے ہم ان کے ساتھ بیع سلم کرتے تھے گندم اور زیتون میں، ایک آدمی نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا صرف ان لوگوں کے ساتھ جو گندم اور زیتون کے مالک ہوتے تھے یا غیر مالکوں سے بھی یہ معاملہ فرمایا کرتے تھے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہم اس بارے میں ان سے پوچھ گچھ نہ کرتے تھے۔

المتفق والمفترق للخطیب

۱۵۵۸۳ محمد بن ابی الجالد سے مروی ہے کہ مجھے ابو بردۃ اور عبد اللہ بن شداد نے عبد الرحمن بن ابی زریع اور عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی کے پاس بھیجا، میں نے ان سے بیع سلم کے بارے میں سوال کیا۔ دونوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد میں غنیمت کے اموال حاصل کرتے تھے، ہمارے پاس شام کے لوگ آتے تھے، ہم گندم، جو اور کشمش میں مقرر مدت تک بیع سلم کرتے تھے، میں نے پوچھا: کیا ان کی کھیتیاں تھیں؟

فرمایا: ہم ان سے اس کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۸۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ بیع سلم میں رہن رکھوانے اور کفیل مانگنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۵۸۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ جب آدمی کسی سے غلہ میں بیع سلم کرے تو ادائیگی کے وقت کچھ غلہ اور کچھ درہم واپس لے لے اور فرماتے تھے یہ معروف ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۵۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے جب تو کسی طعام میں بیع سلم کرے اور ادائیگی کی میعاد آجائے اور پھر تجھے طعام۔ غلہ نہ ملے تو

کئی کے ساتھ دوسرا سامان لے لے اس پر نفع نہ اٹھا۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ان سے ایک شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے گھوڑے کے بالوں میں بیج مسلم کی تو کیا وہ قبضہ سے قبل انکو فروخت کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تو کسی سے بیج مسلم کرے تو اس کو کسی دوسری چیز میں مت تبدیل کر حتیٰ کہ تو قبضہ نہ کرے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۵۵۸۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب تو کسی چیز میں بیج مسلم کرے تو یا تو اصل مال واپس لے یا وہی چیز لے جس کی بیج ہوئی ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۰ طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ ایک اونٹ دو ادھارا اونٹوں کے بدلے میں فروخت کرنا

کیسا ہے؟ ارشاد فرمایا: درست نہیں اور اس کو مکروہ سمجھا، پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: بعض مرتبہ ایک

اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۱ حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس بات میں کوئی حرج نہ سمجھتے تھے کہ کوئی شخص حیوان میں متعین

مدت تک بیج مسلم کرے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہما کے متعلق مروی ہے کہ وہ حیوان میں بیج مسلم کو مکروہ سمجھتے تھے۔ عبدالرزاق

۱۵۵۹۳ ابن جریج، عمرو بن شیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن عمرو کو حکم کیا کہ وہ لشکر کا سامان تیار کر دیں،

انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس اس کا بندوبست نہیں ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میرے لئے سامان خرید لو، ادائیگی صدقات کا مال آنے پر طے

کر لو، چنانچہ انہوں نے ایک ایک اونٹ دو دو اور کئی کئی اونٹوں کے بدلے صدقات آنے تک پر خرید لیا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۵۵۹۴ عبدالرزاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں معمر نے زہری رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل

مدینہ بچھلوں میں بیج مسلم کرتے تھے لہذا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔

جو بچھلوں میں بیج مسلم کرے وہ ربا ہے مگر یہ کہ متعین پیمانے کے ساتھ متعین مدت تک ہو۔ الجامع لعبدالرزاق

حرف الذال..... کتاب الذخ

قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

پہلا باب..... ذخ کے احکام اور آداب میں

۱۵۵۹۵ جس طرح چاہے خون بہا اور اللہ عزوجل کا نام لے۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۶ جس طرح چاہے خون بہا دے اور اللہ کا نام لے۔ ابو داؤد عن عدی بن حاتم

۱۵۵۹۷ مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے وہ اللہ کا نام لے یا نہ لے ہاں اگر اس کو نام لینا یاد آجائے تو وہ اللہ کے نام کے سوا کوئی نام نہ لے۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن الصلت مرسل

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۹۳، الاخبار ۱، الملطیۃ ۲۹۔

۱۵۵۹۸ اللہ کا نام لو پھر کھاؤ۔ البخاری، ابن ماجہ عن عائشہ

۱۵۵۹۹ اگر تو اس (اونٹ) کی ران میں نیزہ مار دے تو یہ بھی کافی ہے۔ ابو داؤد، ابن ماجہ، الترمذی، النسائی، عن والد ابی العشراء
 ۱۵۶۰۰ جب پالتو جانور وحشی ہو جائے اور وحشی کی طرح اپنے قریب نہ پہنچنے دے تو اس کو حلال کرنے کے لئے بھی وہی کافی ہے جو وحشی
 جانور کے لئے کافی ہے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۶۲۔

۱۵۶۰۱ یہ اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشیوں کی طرح پس جب یہ تم پر غالب آجائیں تو اس طرح کرو (یعنی نیزہ گردن میں اور پہلو میں مار
 کر اس کو گرا لو)۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن رافع بن خدیج
 ۱۵۶۰۲ جس پر خون بہا دیا جائے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اس کو کھاؤ۔ دانت اور ناخن سے یہ (ذبح کا کام) نہ لو اور میں ان کے
 متعلق بتاتا ہوں (دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل جیشہ کی چھری ہے)۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن رافع بن خدیج

۱۵۶۰۳ ماں کو ذبح کرنے سے (پیٹ کا بچہ) بھی ذبح ہو جاتا ہے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد،
 الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان، السنن لے الدار قطنی، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن ابی ایوب وعن
 ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما وعن کعب بن مالک۔

۱۵۶۰۴ جنین (پیٹ کا بچہ) جب شعور (زندگی) پالے تو اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کرنے سے از خود ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ ذبح
 کر لیا جائے تاکہ اس کا خون بھی بہہ جائے۔ مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 کلام: ضعیف الجامع ۳۶۶۔

۱۵۶۰۵ اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔ السنن لے الدار قطنی عن جابر رضی اللہ عنہما
 کلام: ضعیف الجامع ۳۶۷۔

۱۵۶۰۶ خشکی وتری کا ہر وہ جانور جس کا خون جمنے والا نہیں (مچھلی وغیرہ) اس کی زکوٰۃ (ذبح کرنے کی ضرورت) بھی نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۶۷۔

۱۵۶۰۷ ہر وہ حلال جانور جس کی (گردن کی) رگیں کٹ جائیں اس کو کھا سکتے ہو جب تک کہ دانت یا ناخن سے نہ کاٹی گئیں ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہما

۱۵۶۰۸ کیا تو چاہتا ہے کہ اس کو دو موتیں مارے تو نے اس کو کروٹ پر لٹانے سے قبل چھری کو اچھی طرح تیز کیوں نہیں کر لیا۔

مستدرک الحاکم عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۵۶۰۹ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے جب تم کسی کو قتل کرو تو قتل بھی اچھی طرح (یعنی تیز دھار آلے سے) کرو اور جب تم ذبح
 کرو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری کو خوب دھار دے لو تاکہ نہ بوجہ جانور جلدی آرام پالے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابو داؤد عن شداد بن اوس

۱۵۶۱۰ جب تم میں سے کوئی جانور کو ذبح کرے تو اس کو اچھی طرح تیار کر لے۔ الکامل لابن عدی شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ
 کلام: ضعیف الجامع ۳۶۸۔

۱۵۶۱۱ جب تم ذبح کرنے لگو تو تکبیر کہہ کر ذبح کرو۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۶۱۲ اے اللہ ہر مسلمان کے دل میں ہے۔ اگر ذبح کے وقت بھول جائے تو کوئی حرج نہیں

الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے دیکھئے الجامع ۸۵۵، الاخبار ۱۰، اسم اللہ علی کل قلب مسلم۔
۱۵۶۱۳ یہ بکری ہے اگر تو اس پر رحم کرے گا اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔ یعنی ایذا دے کر ذبح نہ کر بلکہ تیز چھری کے ساتھ ذبح کر۔

الکبیر للطبرانی عن قرۃ بن ایاس وعن معقل بن یسار، الادب المفرد، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۱۳۔

الاکمال

۱۵۶۱۵ جس چیز کے ساتھ چاہے خون بہا دے سوائے دانت اور ناخن کے کیوں کہ دانت ہڈی ہے اور ناخن جشہ والوں کی چھری ہے۔

الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج
۱۵۶۱۶ ہر وہ شے جو خون بہا سکے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے تو اس کا مذبوحہ کھاؤ جب تک کہ دانت یا ناخن سے ذبح نہ کیا جائے، کیوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل جشہ کی چھری ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۷ ہر چیز جو خون کو بہا دے ذبح کے لئے کافی ہے سوائے دانت اور ہڈی کے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۶۱۸ جس نے کھایا یا شکار کو تیر مارا اور اللہ کا نام لینا بھول گیا تب بھی اس سے کھالے بشرطیکہ جان بوجھ کر اللہ کا نام نہ چھوڑا ہو۔

الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ
۱۵۶۱۹ مسلمان کو اللہ کا نام کافی ہے۔ اگر وہ بھول بھی جائے تو ذبح کے وقت (جب بھی یاد آئے) اللہ کا نام لے لے اور کھالے۔

السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: الاخبار ۱۰۔

۱۵۶۲۰ اس پر اللہ کا نام لو اور کھالو۔ البخاری، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ایک قوم کے لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آتے ہیں ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ آیا اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا نہیں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۶۲۱ مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے بسم اللہ پڑھے یا نہ پڑھے جب تک کہ جان بوجھ کر نہ چھوڑ دے یوں ہی شکار کا حکم ہے۔

عبد بن حمید فی تفسیر عن راشد بن سعد مرسل
۱۵۶۲۲ یہ اونٹ بھی وحشی جانوروں کی طرح کٹ کھئے ہو جاتے ہیں جب یہ تم پر غالب آجائیں تو یوں کیا کرو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ ابن حبان عن رافع بن خدیج
فائدہ: ایک اونٹ بدک گیا پھر کسی آدمی نے اس کو تیر کا نشانہ بنایا جس سے وہ رک گیا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا:۔

۱۵۶۲۳ ماں کو ذبح کرنے سے پیٹ کا بچہ جس میں زندگی کی لہر دوڑ گئی ہو وہ بھی ذبح ہو جاتا ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: الوتوفی ۱۹۔

۱۵۶۲۴ بچے کا ذبیحہ اس کی ماں کا ذبیحہ ہے خواہ وہ جاندار ہو یا بھی اس میں جان نہ پڑی نہ ہو۔ السنن للبیہقی عن ابن عمرو

۱۵۶۲۵ جب تم سے یہ پالتو جانور بھی بدک جائیں تو انکو بھی وحشی جانوروں کی طرح قابو میں لاؤ۔ ابو نعیم عن جابر

روایت کی سند انتہائی ضعیف ہے۔

۱۵۶۲۶ اگر تم نہیں کھاتے تو مجھے کھلا دو۔ الکبیر للطبرانی عن العرباض

فائدہ:..... نبی اکرم ﷺ سے نصاریٰ کے ذبیحوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
۱۵۶۲۷ گلے کی رگیں نہ کاٹا ہوا جانور نہ کھایہ شیطان کا ذبیحہ ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہما معاً
۱۵۶۲۸ کیا اس سے پہلے یہ کام نہ کر لیا یا کیا تیرا ارادہ اس کو دو موتیں مارنے کا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن العباس رضی اللہ عنہما
فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جس نے بکرے کے شانے پر اپنا پاؤں رکھا ہوا تھا اور چھری تیز کر رہا تھا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

دوسرا باب..... ذبح کرنے کے ممنوعات کے بیان میں

۱۵۶۲۹ دو چیزیں جن میں اللہ کا نام بھول جائے تو وہ پھر بھی خالص اللہ کے لئے ہیں: ذبیحہ اور چھینک۔

مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۳۳۱۷، المعیز ۸۱۔

۱۵۶۳۰ ہر وہ عضو جو زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۶۳۱ جو عضو کسی زندہ جانور سے کاٹ لیا جائے وہ عضو مردار ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی واقد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر، مستدرک الحاکم عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی عن تمیم

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۴۸۴۳۔

۱۵۶۳۲ حضور ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ذبیحہ کے ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کو کاٹا جائے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۳۹۔

۱۵۶۳۳ حضور ﷺ نے عرب نصاریٰ کے ذبیحہ (کو کھانے) سے منع فرمایا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۰۶۷، الضعیفۃ ۲۳۵۱۔

۱۵۶۳۴ حضور اقدس ﷺ نے مجوسی کے ذبیحہ اور اس کے کتے اور پرندے کا شکار بھی منع فرمایا ہے۔ السنن للدارقطنی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۶۶، الضعیفۃ ۲۳۵۲۔

فائدہ:..... مجوسی چونکہ آتش پرست ہوتے ہیں وہ ذبح کے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں اور نہ کتیا پرندہ شکار کے لئے چھوڑتے وقت اللہ کا نام لیتے ہیں۔

۱۵۶۳۵ حضور ﷺ نے شیطان کے گھونٹے سے منع فرمایا ہے۔

ابو داؤد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی جس جانور کا گلا کاٹتے وقت رگیں نہ کاٹی جائیں بلکہ کھال اور کچھ گوشت کاٹ کر چھوڑ دیا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۰۶۸۔

۱۵۶۳۶ حضور ﷺ نے جنوں کے ذبیحوں سے منع فرمایا ہے۔ السنن للبیہقی عن الزہری مرسلاً

کلام:..... روایت موضوع و ضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات ۷۲۷، التزییہ ۲۲۸۔

کتاب الذبح..... قسم الافعال

ذبح کرنے کے آداب اور احکام

۱۵۶۳۷ غصیف بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک عامل (گورنر) نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ہماری طرف کچھ لوگ ہیں جن کو سامرۃ کہا جاتا ہے وہ تو رات پڑھتے ہیں اور ہفتہ کا دن مقدس مانتے ہیں لیکن وہ مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان نہیں رکھتے۔ لہذا امیر المؤمنین ان کے ذبیحوں سے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو جواب میں لکھا: یہ اہل کتاب کا ایک گروہ ہے ان کے ذبیحوں کا وہی حکم ہے۔ جو اہل کتاب کے ذبیحوں کا ہے یعنی ان کا ذبیحہ بھی حلال ہے۔

المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی

۱۵۶۳۸ حبش سے مروی ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کر رہے ہیں۔ ابن ابی؟

۱۵۶۳۹ خالد بن کثیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب اپنے ذبیحہ کو قبلہ رو کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

انسی وجہت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفاً وما نامن المشرکین۔ ان صلاہی ونسکی
وہحیای ومماتہی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذا لک امرت وانا من المسلمین، اللہم منک
ولک بسم اللہ واللہ اکبر

میں نے اپنا رخ یکسو ہو کر اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں بے شک
میری نماز میری عبادت، میری زندگی اور میری موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس کا حکم
دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ سب کچھ تجھ سے ہے اور تیرے لئے ہے، میں اس پر اللہ کا نام لیتا ہوں اور اللہ

ہی سب سے بڑا ہے۔ ابو مسلم الکاتب فی امالیہ

۱۵۶۴۰ حارث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ ان کے پاس سے ایک سمندری جانور کوئی لے گیا آپ رضی اللہ عنہ
نے فرمایا: گھروالوں کے لئے بہترین سالن ہے پھر ایک آدمی پاس آیا تو اس کو فرمایا جانتے ہو اس کو تم کیسے کھاؤ گے؟ بسم اللہ پڑھو اور کاٹ لو اور
پھر (پکا کر) کھاؤ۔ ہنادین السری فی حدیثہ

۱۵۶۴۱ ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ!
میں نے ایک بکری کیل کے ساتھ ذبح کی ہے فرمایا کھا سکتے ہو۔ الکبیر للطبرانی
فائدہ:..... کیل کی تیز نوک کو گلے پر پھیرا جائے اس طرح کہ اس کی رگیں کٹ جائیں تو وہ مذبح صحیح ہے۔ جبکہ نوک چھانے سے ذبیحہ
درست نہیں۔

۱۵۶۴۲ شعبی رحمہ اللہ ابن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: ابن صفوان دو خرگوش شکار کئے ہوئے جن کو بعد میں چھری سے ذبح بھی
کیا گیا تھا لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرے آپ ﷺ نے انکو کھانے کا حکم دیا۔ ابن جریر

۱۵۶۴۳ مہینہ سے مروی ہے زید کے دونوں بیٹے رفاعہ اور نجہ اور ملتہ کے دو بیٹے حبان اور انیف بارہ آدمیوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کی
خدمت میں (بطور وفد) آئے ہم نے انیف سے پوچھا: تم کو نبی ﷺ نے کس چیز کا حکم دیا ہے؟ اس نے کہا: آپ نے ہمیں ذبح کا طریقہ
سکھایا اور فرمایا: پہلے ہم بکری کو بانئیں کروٹ پر لٹائیں قبلہ رو کریں اور قبلہ رو ہو کر ذبح کریں اور اس کا خون بہائیں پھر اس کو کھائیں اور اللہ

ذبح کی ممنوعات کا بیان

۱۵۶۴۴ صفوان بن سلیم سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس بات سے منع فرمایا کرتے تھے کہ بکری کو بکری کے پاس ذبح کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۴۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ذبح صرف تیز دھار چیز کے ساتھ کیا جائے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۵۶۴۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ذبیحہ میں (گردن) توڑنے سے منع فرمایا۔ ابو عبیدہ فی غریبہ، السنن للبیہقی

۱۵۶۴۷ عاصم بن عبید اللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بکری پکڑے ہوئے چھری تیزی کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا: کیا تو ایک جان کو عذاب دیتا ہے دھار لگانے کا کام تو نے بکری کو پکڑنے سے پہلے کیوں نہ کر لیا۔

موطا امام مالک، السنن للبیہقی

۱۵۶۴۸ ابو قلابہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو دیکھا کہ بکری کو ناٹک پکڑ کر کھینچ رہا ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا: تیری ماں مرے اس کو موت کی طرف ہی کھینچ رہا ہے صحیح طرح تو لا۔ السنن للبیہقی

۱۵۶۴۹ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا جو بکری کو ذبح کرنے کے لئے کھینچ رہا ہے۔ آپ نے اس کو کوڑا مارا اور فرمایا اس کو موت کی طرف صحیح طریقے سے کھینچ تیری ماں مرے۔ السنن للبیہقی

۱۵۶۵۰ عبیدہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی تغلب کے نصاریٰ کا ذبیحہ مکروہ سمجھتے تھے اور فرماتے تھے: وہ نصرائیوں میں صرف شرب خمر (شراب نوشی) میں ملتے جلتے ہیں۔ عبدالرزاق وابن جریر

۱۵۶۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی تغلب کے نصاریٰ کا ذبیحہ نہ کھاؤ کیوں کہ انہوں نے نصاریٰ سے صرف شراب نوشی اپنائی ہے اور کچھ نہیں۔ الشافعی، ابن حریز، السنن للبیہقی

۱۵۶۵۲ عکرمہ رحمہ اللہ ابن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شیطان کے شریطہ (جس جانور کی ذبح کے وقت گلے کی رگیں نہ کٹی ہوں) کے کھانے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر

حرف الرءاء

اس میں دو کتاب ہیں رضاع اور رہن۔

کتاب الرضاع..... قسم الاقوال

۱۵۶۵۳ دودھ طبیعت کو تبدیل کر دیتا ہے، جس کی وجہ سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے۔

ابن ماجہ، القضاعی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ابن القس فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے، علامہ مناوی فرماتے ہیں روایت منکر ہے۔ نیز دیکھئے اسنی المطالب ۷۲۵، ضعیف الجامع ۵۶۳۔

۱۵۶۵۴ رضاعت سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو ولادت سے حرام ہوتے ہیں۔

موطا امام مالک، البخاری، مسلم، الترمذی عن عائشہ

- ۱۵۶۵۵ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا جو نسب سے کر دیا۔ الترمذی عن علی رضی اللہ عنہ
- ۱۵۶۵۶ رضاعت وہ ہے جو آنتوں کو کھول دے۔ ابن ماجہ عن ابن الزبیر
- کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس کی سند میں ابن لہیعہ ہے جو ضعیف ہے، نیز دیکھئے ضعیف حدیث: ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۵۔
- ۱۵۶۵۷ ایک چوٹی اور دو چوٹی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔

- مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، نسائی عن عائشہ، ابن حبان عن ابن الزبیر
- ۱۵۶۵۸ پھر کیسے (ملاپ ممکن ہے) جبکہ کہہ دیا گیا کہ (دونوں بہن بھائی ہیں)۔ البخاری عن عقبہ بن الحارث
- فائدہ:..... عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے شادی کی۔ پھر ایک بڑھیا نے آکر کہا کہ میں تم دونوں کو دودھ پلا چکی ہوں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی دونوں کو جدا ہو جانا چاہیے۔
- ۱۵۶۵۹ دیکھ لو تمہارے بھائی کون ہیں؟ کیوں کہ رضاعت بھوک سے ہوتی ہے۔

- مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۶۶۰ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہو جاتا ہے جو نسب سے حرام ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ، مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۵۶۶۱ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو ولادت سے حرام کر دیا ہے۔ السنن للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۶۶۲ ایک چوٹی اور دو چوٹی حرمت پیدا نہیں کرتی ہیں۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن ام الفضل
- ۱۵۶۶۳ رضاعت صرف وہ ہے جو بڈیوں کو کھول دے اور گوشت پیدا کر دے۔ ابو داؤد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
- ۱۵۶۶۴ رضاعت سے بھی حرمت پیدا ہوتی ہے جب دودھ پستانوں میں جوش مارے اور بچے کو اس کے دودھ چھڑانے سے قبل پلایا جائے۔
- الترمذی عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا
- روایت ضعیف ہے۔ المعملہ ۴۰۲۔

الاکمال

- ۱۵۶۶۵ تو جانتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو نسب سے کر دیا ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۵۶۶۶ اللہ تعالیٰ نے رضاعت (دودھ پلانے) سے ہر وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو ولادت سے حرام کر دیا ہے۔
- الترمذی حسن صحیح عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۶۶۷ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو ولادت سے حرام ہے۔ المصنف لعبد الرزاق، ابن جریر عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۶۶۸ رضاعت سے ہر وہ رشتہ حرام ہے جو نسب سے حرام ہے، ماموں کا ہو، چچا کا ہو یا بھتیجے کا۔ ابن جریر عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۶۶۹ تو اس کو دودھ پلا پھر تو اس پر حرام ہو جائے گی اور ابو حذیفہ کے دل میں جو بات ہے وہ دور ہو جائے گی۔
- مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا
- ۱۵۶۷۰ ایک دودھ دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ الکبیر للطبرانی، عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ
- ۱۵۶۷۱ ایک چوٹی اور نہ دو چوٹی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک مرتبہ اور دو مرتبہ دودھ پلانا حرمت کو پیدا کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ام الفضل

۱۵۶۷۲ ایک دو چوٹی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں۔ الجامع لعبدالرزاق، ابن جریر، السنن للبیہقی عن ابن الزبیر
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶۰۶۲۔

۱۵۶۷۳ ایک دو چوٹی دودھ پینے سے حرمت پیدا نہیں ہوتی، اور اتنا دودھ حرمت پیدا کرتا ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۴ فیکہ (دودھ کا ایک گھونٹ) حرمت پیدا نہیں کرتا۔ السنن للبیہقی عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: عورت بچے کو جب دودھ پلاتی ہے اور بچہ دودھ چوستا ہے دو مرتبہ چوسنے کے درمیان جو دودھ پستان میں اوپر اکٹھا ہوا آتا ہے۔ وہ فیکہ کہلاتا ہے، یعنی صرف اتنے دودھ سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔

۱۵۶۷۵ ایک فیکہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ الکبیر للطبرانی عن المغیرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۶۷۶ حرمت رضاعت صرف بچے (کی عمر کے شروع کے) دو سالوں میں ثابت ہوتی ہے۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۶۷۷ رضاعت (دودھ پلانے) سے بھی حرمت پیدا ہوتی ہے جب وہ اس قدر زیادہ ہو کہ گوشت پیدا کرے اور ہڈیاں کھولے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

رضاعت کی مدت دو سال ہے

۱۵۶۷۸ رضاعت وہ ہے جو دو سالوں میں ہو۔ الدار قطنی فی السنن عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۰۰۔

۱۵۶۷۹ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضا نہیں ہوتی اور نہ اس کی وجہ سے کوئی رشتہ قائم ہوتا، بلوغت کے بعد تیممی نہیں رہتی۔ صبح سے رات

تک خاموشی کا کوئی جواز نہیں اور نہ نکاح سے قبل طلاق جاری ہوتی ہے۔ عبدالرزاق عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۶۸۰ دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں اور بلوغت کے بعد تیممی نہیں۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۶۸۱ اب (جوڑ) کیسے ممکن ہے جبکہ حرمت کی بات کہہ دی گئی۔ البخاری عن عقبۃ بن الحارث

فائدہ: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کی۔ شادی کے بعد ایک عورت ان کے پاس آئی اور میاں بیوی کو کہا میں نے تم دونوں کو دودھ

پلایا ہے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

کتاب الرضاع قسم الافعال

۱۵۶۸۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا رضاعت صرف دو سالوں تک ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیہقی

۱۵۶۸۳ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری

عورت نے میری باندی کو دودھ پلادیا ہے تاکہ اس کو مجھ پر حرام کر دے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: دودھ پلانے کے بعد بھی تم اس

کے پاس جاسکتے ہو۔ المصنف لعبدالرزاق

فائدہ: کیوں کہ رضاعت کی مدت دو سال ہے جس سے حرمت پیدا ہوتی ہے۔

۱۵۶۸۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے ایک آدمی کو کہا: کیا تو بنی فلاں کا بیٹا تو نہیں ہے؟ اس نے کہا نہیں، لیکن انہوں نے مجھے دودھ ضرور پلایا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول نہیں سنا: دودھ بھی مشابہت پیدا کر دیتا ہے۔ المصنف لعبد الرزاق، السنن للسیعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۶۲۸۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میری ایک باندی تھی جس سے میں ہم بستر بھی ہوتا ہے، میری بیوی نے اس باندی کو اپنا دودھ پلا دیا۔ پھر میری بیوی بولی کہ اب تو باندی کے ساتھ نہیں مل سکتا کیوں کہ میں اس کو دودھ پلا چکی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو تکلیف دے اور اپنی باندی کے ساتھ مل جل کیوں کہ دودھ پلانے کی حرمت بچے کو ہوتی ہے۔

موطا امام مالک، الشافعی، المصنف لعبد الرزاق، السنن للبیہقی
۱۵۶۸۶ عکرمۃ بن خالد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کو پیش کیا گیا۔ جس نے گواہی دی کہ اس نے ان دو میاں بیوی کو دودھ پلایا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں، ہم دونوں میاں بیوی کے درمیان تفریق نہیں کر سکتے جب تک کہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں اس بات کی شہادت نہ دیں۔ السنن للسیعید بن منصور، السنن للبیہقی
۱۵۶۸۷ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رضاعت میں صرف ایک عورت کی شہادت کو قبول نہیں کرتے تھے۔

الجامع لعبد الرزاق
۱۵۶۸۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا بات ہے آپ قریش سے بچتے ہیں اور ہمیں چھوڑتے ہیں؟ پوچھا: کیا تمہارے پاس بھی کوئی شے ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں بنت حمزہ ہے، ارشاد فرمایا: نہیں وہ میرے لئے حلال نہیں ہے کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن سعد، ابن جریر، السنن للبیہقی
فائدہ: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے چچا تھے اور چچا کی بیٹی سے رشتہ ازدواج قائم کرنا درست ہے لیکن چونکہ ثوبہ باندی کا دونوں چچا بھتیجے نے دودھ پیا تھا اس لئے دونوں رضاعی بھائی ہوئے۔

۱۵۶۸۹ زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چند گھر والوں کے درمیان ایک عورت کی شہادت کی وجہ سے تفریق کر دی تھی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۶۹۰ ابن شہاب (زہری) رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک حبشی عورت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں میاں بیویوں کے تین جوڑوں کے پاس آئی جن کا باہم نکاح تھا، عورت نے کہا میں نے تم سب تینوں مردوں اور تینوں عورتوں کو دودھ پلایا ہے چنانچہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کے درمیان تفریق پیدا کر دی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۶۹۱ ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے شکایت کی کہ میری عورت نے مجھے کہا: میرے دودھ کو ہلکا کر دو۔ میں نے کہا: مجھے خوف ہے کہ کہیں تو مجھ پر حرام نہ ہو جائے۔ بیوی نے کہا: نہیں، ایسا نہیں ہوگا، چنانچہ میں نے اس کا دودھ ہلکا تو کیا لیکن اپنے پیٹ میں نہیں جانے دیا، ہاں دودھ کی حلاوت اپنے حلق میں محسوس کی اس کے بعد عورت بولی تو مجھ سے دور ہو جا کیوں کہ میں تجھ پر حرام ہو گئی ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ابھی بھی تیری بیوی ہے (اس کو مار)۔

المصنف لعبد الرزاق
۱۵۶۹۲ ابن عجلان سے مروی ہے کہ مجھے خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک لڑکا اور لڑکی پیش کئے گئے۔ لوگوں کا ارادہ تھا کہ ان کے درمیان نکاح کر وادیں لیکن ان کو بتایا گیا کہ لڑکی نے لڑکے کو دودھ پلایا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: لڑکے کو دودھ کیسے پلایا؟ بتایا کہ وہ رو رہا تھا لڑکی اس کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا دودھ اس کو پلا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر دونوں پر درہ اٹھایا اور فرمایا دونوں کا نکاح کرادو کیوں کہ رضاعت تو پرورش (کے زمانے) میں ہوتی ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۶۹۳ عمرو بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت سفیان بن عبد اللہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سوال لکھا کہ کون کون سی رضاعت

حرمت پیدا کرتی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ ضرار، عفافہ اور ملجہ حرمت کو پیدا نہیں کرتی ہیں: ضرار۔ (نقصان دہی) یہ ہے کہ کوئی عورت اس غرض سے بچوں کو دودھ پلائے کہ دونوں کے درمیان حرمت پیدا ہو جائے۔ عفافہ، پوستان میں بقیہ دودھ اور ملجہ یہ ہے کہ کوئی غیر (بچہ) عورت کا پستان اچک کر منہ میں لے لے۔ المصنف عبدالرزاق

۱۵۶۹۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ کو قریش کی خوبصورت ترین لڑکی بتاؤں؟ فرمایا: وہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: بنت حمزہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تجھ پر علم نہیں ہے کہ حمزہ میرے رضاعت کے بھائی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے رضاعت کا بھی وہ رشتہ حرام کر دیا ہے جو نسب کا حرام ہے۔

عبدالرزاق، ابن سعد، مسند احمد، العدنی، ابن منیع، مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، السنن للتسعید بن منصور ۱۵۶۹۵... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس رضاعت سے حرمت پیدا ہوتی ہے جو (پیدائش کے) دو سالوں کے اندر اندر ہو۔

۱۵۶۹۶ شریح رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: رضاعت تھوڑی ہو یا زیادہ حرمت پیدا کر دیتی ہے۔ النسائی، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۵۶۹ سلم بن ابی الجعد اور مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ان کے والد (ابی الجعد) نے انکو خبر دی کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ میں ایک عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں لیکن اس نے مجھے میری بڑی عمر میں اپنا دودھ پلایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس سے نکاح نہ کرو اور انکو نکاح کرنے سے منع فرمادیا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۶۹۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جس آدمی کو اس کی بیوی اس کی باندی کا یا اس کی باندی اس کی عورت کا دودھ پلا دے تاکہ وہ اس کو آدمی پر حرام کر دے تو اس سے وہ باندی یا عورت کوئی بھی آدمی پر حرام نہ ہوگی۔

۱۵۶۹۹ حضرت مجاہد رحمہ اللہ شعبی رحمہ اللہ کے واسطے سے حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہم کا قول نقل کیا کرتے تھے کہ رضاعت
 قلیل و کثیر حرمت پیدا کر دیتی ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۵۷۰۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دو دھ چھڑانے کے بعد جو دھ بچے کو پلایا جائے اس سے حرمت پیدا نہیں ہوتی۔

۱۵۷۰۱ حجاج بن حجاج بن مالک اسلمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! دودھ پلانے کی مذمت (احسان) کیا چیز اتار دے گی؟ فرمایا: ایک غلام یا ایک باندی۔ عبدالرزاق، ابو نعیم

فائدہ: یعنی جس عورت نے اپنا دودھ پلا کر غیر بچے کی پرورش کی ہو اس کو ایک غلام یا ایک باندی ہدیہ کر دی جائے۔

۱۵۷۰۲۔ ابو اشعث رحمہ اللہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کی شہادت رضاعت میں جائز ہے جبکہ وہ دودھ پلانے والی (کا پیشہ رکھتی) ہو اور شہادت قسم کے ساتھ کھائے۔

راوی کہتے ہیں ایک شخص حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فلاں عورت کا دعویٰ ہے کہ اس نے مجھے اور میری بیوی کو دودھ پلایا ہے اور میں جانتا ہوں وہ جھوٹی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا دیکھ اگر وہ جھوٹی ہے تو اس کو جلد کوئی مصیبت پیش آئے گی۔ پس ایک سال پورا گزر رہا تھا کہ اس کے پستان برص کا شکار ہو گئے۔ النجام لعبد الرزاق

۱۵۷۰۳ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے ایک چوٹی اور دو چوٹی حرمت پیدا کرتی ہیں اور نہ ایک املاجہ اور دو املاجہ حرمت پیدا کرتے ہیں۔ ابن جریر

فائدہ:..... ادا جہ کا بھی وہی مطلب ہے جو مصد (چوٹی) کا ہے بچہ کے دود دفعہ چوٹی کے درمیان پرستان کے منہ میں جو دودھ اکٹھا ہوا جاتا ہے

اس کو املاجہ کہتے ہیں۔

۱۵۷۰۴ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کو بنت حمزہ سے شادی کے لئے مشورہ دیا اور ان کے حسن و جمال کا تذکرہ فرمایا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میری رضاعی بیٹی ہے۔ رضاعی بھائی کی بیٹی اور تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام کر دیتے ہیں جو نسب سے حرام فرماتے ہیں۔

۱۵۷۰۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ارشاد فرمایا دو سال پر دودھ چھڑانے کے بعد رضاعت نہیں رہتی رضاعت صرف وہ ہے جو دو سالوں میں ہو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۰۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ اس نے دو عورتوں سے شادی کی ایک عورت نے ایک لڑکی کو دودھ پلا دیا اور دوسری عورت نے ایک لڑکے کو دودھ پلا دیا تو کیا یہ دونوں یعنی لڑکا اور لڑکی آپس میں شادی کر سکتے ہیں؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں کیونکہ دودھ ایک آدمی کی وجہ سے اترتا ہے، لہذا یہ لڑکی لڑکے کے لئے حلال نہیں۔ المنصف لعبد الرزاق

۱۵۷۰۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ رضاعت میں کتنے گواہ کافی ہیں؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی اور ایک عورت۔ المنصف لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

کلام: روایت میں ابن سلمان ضعیف راوی ہے۔

۱۵۷۰۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رضاعت وہ ہے جو بچپن میں ہو، لڑکپن میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مؤطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۰۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کی طرف سے خبر ملی کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رضاعت کے متعلق یہ مسئلہ نقل کرتے ہیں کہ سات مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ پاک عائشہ سے بہتر ہے۔ اللہ پاک فرماتے ہیں:-

واخواتکم من الرضاعة

اور تمہاری بہنیں رضاعت سے۔

ایک رضاعت اور دو رضاعت کا نہیں فرمایا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انکو کسی نے کہا کہ حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ ایک دو چوٹی حرمت رضاعت پیدا نہیں کرتی ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ کا فیصلہ ان کے فیصلے سے بہتر ہے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۱ ابو عیطہ وداعی سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: کہ میری بیوی کے پستانوں میں دودھ بھر جاتا تھا میں چوس کر کھلی کر دیتا تھا پھر میں حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے اس کی بابت دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ تھا ما اور ارشاد فرمایا: کیا تو اس کو دودھ شریک سمجھ رہا ہے؟ رضاعت تو وہ ہوتی ہے جو گوشت اور خون پیدا کرنے کا سبب بنے۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی تو انہوں نے فرمایا: جب تک یہ ماہر عالم تمہارے درمیان موجود ہے مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کیا کرو۔ اللہ کی قسم جب یہ زندہ ہیں میں کبھی تم کو فتویٰ نہیں دوں گا۔

۱۵۷۱۲ عقبہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے ام حنی بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک سپاہ فام باندی آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور یہ بات ذکر کی اور عرض کیا کہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے منہ موڑ لیا: میں نے دوسری جانب جا کر عرض کیا: یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی بات کا کیا کرو گے لہذا اس عورت کو چھوڑ دو۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۳ حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ ہی سے مروی ہے میں نے بنت اباب تمیمی سے شادی کی جب شادی کی (رات کی) صبح ہوئی تو اہل مکہ کی ایک باندی آئی اور بولی: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ میں سوار ہو کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مدینہ آیا اور ساری بات ذکر کی اور عرض کیا کہ میں نے لڑکی کے گھروالوں سے اس بارے میں پوچھا تھا: انہوں نے بھی اس بات کا انکار کیا ہے، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب کیسے جو ممکن ہے جبکہ توڑکی بات کہہ دی گئی ہے یوں آپ نے (عقبہ رضی اللہ عنہ) کو اس عورت کے ساتھ رہنے سے منع فرمایا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔ الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۵۷۱۴ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فیکہ حرمت پیدا نہیں کرتا۔ پوچھا گیا: فیکہ کیا ہے؟ جواب دیا: عورت بچہ جنتی ہے، پھر اس کے پستان میں دودھ جمع ہو جاتا ہے اور دوسری کوئی بچی بھی ایک دوسرے دودھ پی لیتی ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۱۵ ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دوسرے دودھ پلانا رضاعت ثابت نہیں کرتا۔ ابن جریر

۱۵۷۱۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حرمت صرف وہ رضاعت پیدا کرتی ہے جو آنتوں کو کھول دے۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۱۷ زبراء سے مروی ہے وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی، پھر وہ آزاد ہو گئی حضور ﷺ کی بیوی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے زبراء کو فرمایا: اب تیرا معاملہ تیرے ہاتھ میں ہے (کہ تو غلام) کے نکاح میں رہنا چاہے یا نہیں حتیٰ کہ تیرا شوہر تجھے (تیری رضا سے) روک لے اگر اس نے تجھے روک لیا تو پھر تجھے کوئی اختیار نہ رہے گا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۱۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی صفیہ بنت ابی عبیدہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں سے ایک کو اپنی بہن فاطمہ بنت عمر کے پاس بھیجا اور کہا کہ اس کو دس مرتبہ دودھ پلا دو۔ اس نے حکم کی تعمیل کر دی، پھر وہ بچہ بڑا ہونے کے بعد بھی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کے پاس آتا جاتا رہتا تھا۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابی القیس کا بھائی ان کے پاس آیا اور اندر آنے کی اجازت طلب کی اس نے کہا میں عائشہ کا چچا ہوں۔ لیکن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس کو اندر کی اجازت نہ دی پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو عائشہ نے آپ کو ساری بات ذکر کی، حضور ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے چچا کو اجازت کیوں نہیں دی؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا آدمی نے تو دودھ نہیں پلایا، حضور ﷺ نے فرمایا: اس کو اجازت دیدے کیوں کہ وہ تیرا چچا ہے، تیرے ہاتھ میں مٹی پڑے۔

ابو القیس اس عورت کا شوہر تھا جس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۲۰ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ! آپ بنت حمزہ کو پیغام نکاح کیوں نہیں بھجوادیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ ابن عساکر

۱۵۷۲۱ ام الفضل سے مروی ہے ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیدی پھر اس آدمی نے ایک عورت سے شادی کر لی پہلی عورت کا خیال تھا کہ اس نے اس دوسری عورت کو دودھ پلایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے پستان منہ میں دے دینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

مصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۲۲ ام الفضل سے مروی ہے ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ اپنے کمرے میں تھے اعرابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ایک بیوی تھی پھر میں نے ایک دوسری عورت سے بھی شادی کی میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو دودھ پلایا تھا ایک یا دوسرے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دو (املاجہ) دفعہ دودھ پلانے سے حرمت رضاعت پیدا نہیں ہوتی۔ ابن جریر

۱۵۷۲۳ ام الفضل سے مروی ہے بنی عامر بن حصہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: یا نبی اللہ! کیا ایک مرتبہ دودھ پلانے سے حرمت پیدا ہو جاتی ہے؟ ارشاد فرمایا: نہیں۔ ابن جریر

دو بہنوں کو ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے

۱۵۷۲۳ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ کو میری بہن میں کوئی دلچسپی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں اس کا کیا کروں گا؟ عرض کیا: آپ ان سے شادی کر لیں، حضور ﷺ نے فرمایا: تو اس کو پسند کرتی ہے؟ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: جی ہاں، کیوں کہ میں تنہا تو ہوں نہیں (آپ کی کئی بیویاں اور بھی موجود ہیں) لہذا میں چاہتی ہوں کہ جو خیر کے اندر میری شریک ہو وہ میری بہن کیوں نہ بنے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لئے حلال نہیں ہے ام حبیبہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے خبر ملی ہے کہ آپ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں (تو پھر بھی میری بہن سے شادی کیوں نہیں فرما لیتے) حضور ﷺ نے فرمایا: وہ اگر میری پرورش میں نہ رہی ہوتی (کیونکہ اس کی ماں ام سلمہ میرے عقد میں ہے) لہذا میں اس کو بھی پیغام نکاح نہیں دے سکتا وہ میرے لئے حلال نہیں ہے۔ نیز مجھے اور اس کے باپ کو بنی ہاشم کی ایک ٹو بیہ نامی باندی نے دودھ پلایا ہے۔ لہذا آئندہ اپنی بہنوں اور بیٹیوں کو مجھ پر اس مقصد کے لئے قطعاً پیش نہ کرنا۔ ابن جریر

۱۵۷۲۵ عروۃ زینب بنت ابی سلمہ سے اور وہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں نے عرض کیا: کیا آپ کو میری بہن بنت ابی سفیان میں کوئی لگاؤ ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: میں کیا کروں گا؟ میں نے عرض کیا: آپ اس سے نکاح کر لیں فرمایا: وہ تو تمہاری بہن ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ درہ بنت ابی سلمہ کو پیغام نکاح دینا چاہتے ہیں! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم! اگر وہ میرے زیر پرورش نہ رہی ہوتی تب بھی میرے لئے حلال نہ ہوتی کیوں کہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اور اس کے باپ کو ٹو بیہ باندی نے دودھ پلایا تھا۔ لہذا مجھ پر اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو کبھی پیش نہ کیا کرو۔ (درہ بنت ابی سلمہ آپ ﷺ کی بیوی ام سلمہ کی بیٹی تھی)۔

حضرت عروہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں ٹو بیہ ابولہب کی باندی تھی۔ ابولہب نے اس کو آزاد کر دیا تھا: اس نے رسول اللہ ﷺ کو دودھ پلایا تھا۔ ابولہب کے مرنے کے بعد اس کے کسی گھر والے نے اس کو خواب میں دیکھا تو پوچھا: تیرے ساتھ کیا پیش آیا؟ ابولہب بولا میں نے تمہارے بعد کوئی راحت نہیں پائی صرف اس ٹو بیہ کو آزاد کرنے کے عوض مجھے چلو بھر پانی پلایا گیا ساتھ میں اس نے ہاتھ کے ساتھ چلو کا اشارہ کیا۔

۱۵۷۲۶ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ابو حذیفہ کے غلام سالم ہمارے ساتھ گھر میں رہتے ہیں وہ آدمیوں کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اور وہ سب کچھ جاننے لگے ہیں جو عام آدمی جانتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو دودھ پلا دے پھر اس پر حرام ہو جائے گی۔ المصنف لعبد الرزاق

فائدہ: امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کی بعض بیویاں فرماتی ہیں: ہمیں اس حکم کی وجہ نہیں معلوم شاید کہ یہ صرف سالم کے لئے خصوصیت ہو اما زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اپنی موت تک یہی فتویٰ دیتی رہی تھیں کہ دودھ چھڑانے کے بعد حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے۔

۱۵۷۲۷ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! سالم (میرے شوہر) ابو حذیفہ کا غلام ہے جبکہ وہ اس کا بیٹا کہلاتا ہے حالانکہ اللہ کا حکم ہے: ادعوہم لاتباءہم لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے پکارو۔

اور وہ میرے پاس آتے جاتے ہیں جبکہ میں اکثر کام کاج کے کپڑوں میں ہوتی ہوں اور ہمارا گھر بھی چھوٹا اور تنگ ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تو سالم کو دودھ پلا دے پھر تو اس پر حرام ہو جائے گی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۲۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ جو بدری صحابی تھے نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا جو ان کا غلام تھا جس طرح نبی اکرم ﷺ نے اپنے غلام زید کو منہ بولا بیٹا بنا رکھا تھا۔ ابو حذیفہ نے سالم کو اپنا بیٹا سمجھنے کے سبب ان کا نکاح اپنی بھتیجی فاطمہ بنت الولید بن عتبہ سے کروادیا تھا یہ پہلے پہل ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں اور یہ قریش کی بے نکاحی عورتوں میں سے افضل ترین اور بلند مقام کی مالک عورت تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا ادعوہم لآباءہم لوگوں کو ان کے باپوں کے نام سے ہی پکارو۔ تب ہر ایک متنبی منہ بولے بیٹے کو اس کے اصل باپ کے نام سے پکارا جانے لگا۔ اگر کسی کے باپ کا علم نہ تھا تو اس کے آقا (سرپرست مالک) کے نام کے ساتھ پکارا گیا۔ تب سہلہ بنت سہیل ابو حذیفہ کی بیوی حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سالم کو اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور وہ میرے پاس آتے جاتے تھے جبکہ میں گھریلو کپڑے میں ہوتی تھی اور ہمارا چونکہ کمرہ بھی ایک ہے۔ اب آپ اس کا کیا حل دیکھتے ہیں؟

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ہمیں جو خبریں پہنچی ہیں ان کے مطابق آپ ﷺ نے سہلہ کو فرمایا: اس کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دے وہ تمہارے دودھ کی وجہ سے تمہارا محرم بن جائے گا۔ پھر تم اس کو رضاعی بیٹا سمجھ سکتی ہو۔

اس کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ طریقہ اپنایا کہ جس مرد کا اپنے ہاں آنا جانا ضروری خیال کرتیں تو اپنی بہن ام کلثوم بنت ابی بکر اپنی بھتیجیوں میں سے کسی کو اس مرد کو دودھ پلانے کا حکم دیتی تھیں۔ لیکن دوسری تمام ازواج مطہرات ﷺ نے اس بات سے قطعی انکار کر دیا تھا کہ کوئی اس طرح دودھ پینے سے ان کے پاس آنا جانا شروع کر دے، وہ تمام ازواج کہتی تھیں: اللہ کی قسم! نبی ﷺ نے سہلہ کو جو حکم دیا تھا وہ صرف اور صرف اکیلے سالم کے لئے خصوصیت کے ساتھ رخصت دی تھی۔ موطا امام مالک، الجامع لعبد الرزاق

لے پالک میراث کا حقدار نہیں

۱۵۷۲۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے سالم کو منہ بولا بیٹا بنالیا جو کہ کسی انصاری عورت کا آزاد کردہ غلام تھا، جس طرح نبی ﷺ نے زید کو منہ بولا بیٹا بنالیا تھا، جاہلیت میں جس نے سب سے پہلے کسی کو منہ بولا بیٹا کہا تھا لوگوں نے اس کو اسی کا بیٹا پکارا تھا اور وہ اس کی میراث کا مالک بھی بنتا تھا۔ حتیٰ کہ اللہ نے یہ حکم نازل فرمایا ادعوہم لآباءہم۔ تب منہ بولے بیٹوں کو ان کے اصلی باپ کے نام سے پکارا جانے لگا جس کے باپ کا کسی کا علم نہیں تھا تو اس کو آقا اور دینی بھائی کے لقب سے پکارا گیا۔ تب سہلہ آئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم سالم کو اولاد سمجھتے تھے جو میرے پاس اور ابو حذیفہ کے پاس رہتا اور مجھے میرے کام کاج کے کپڑوں میں بھی دیکھتا تھا جبکہ اللہ نے یہ حکم نازل کر دیا ہے جو آپ کو معلوم ہے حضور ﷺ نے سہلہ کو حکم دیا کہ سالم کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دے پھر وہ ان کے رضاعی بیٹے کی طرح ہو گیا۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۳۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرمایا: پانچ مرتبہ دودھ پلانے سے کم میں رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۵۷۳۱ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: قرآن میں پہلے دس مرتبہ متعین دودھ پلانے سے حرمت کا حکم نازل ہوا تھا پھر وہ پانچ مرتبہ میں تبدیل ہو گیا۔ عبد الرزاق ابن جریر

۱۵۷۳۲ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: اللہ عز وجل کی کتاب میں دس رضاعات کا حکم اترا تھا پھر وہ پانچ رضاعات کے حکم میں بدل گیا لیکن پھر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ یہ حکم بھی (تلاوت میں) اٹھالیا گیا۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۳۳ طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے نبی ﷺ کی ازواج کے لئے متعین رضاعات تھیں اور دیگر تمام عورتوں کے لئے متعین رضاعات تھیں (جن سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی تھی) پھر اس کو چھوڑ دیا گیا اور رضاعت تھوڑی اور زیادہ باعث حرمت قرار دی گئی۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۳۴ ... عبد الکریم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے پوچھا: لوگوں کا خیال ہے کہ سات چوسنیوں سے کم میں حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی تھی پھر حکم منسوخ ہو کر پانچ چوسنیوں میں تبدیل ہو گیا، (کیا یہ درست ہے؟) طاؤس رحمہ اللہ نے فرمایا: واقعی ایسا تھا لیکن

پھر ایسا ہوا کہ مطلقاً تحریم نازل ہوگئی اور ایک مرتبہ سے بھی حرمت ثابت ہونے لگی۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۳۵ عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر حضور ﷺ پر پیش کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ المصنف لعبد الرزاق

۱۵۷۳۶ قتادہ رحمہ اللہ سے مروی ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عامل (گورنر) کو لکھا: رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہو جاتے ہیں۔ ابن جریر

۱۵۷۳۷ زید بن اسلم سے مروی ہے کہ ایک آدمی اور اس کی بیوی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ان کے علاوہ ایک اور عورت آئی اور اس نے کہا: میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی بات قبول کرنے سے انکار فرمادیا اور شوہر کو فرمایا تم اپنی بیوی اپنے پاس رکھو۔ السنن للبیہقی وقال مرسل

کتاب الرہن..... قسم الاقوال

۱۵۷۳۸ رهن مرکوب اور مخلوب ہے۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... کسی نے قرض لے کر ضمانت کے طور پر کوئی جانور یا سواری رهن (گروی) رکھوائی تو قرض دہندہ کے لئے اس سواری سے فائدہ اٹھانا جائز ہے اس پر سوار ہونا اور اس کا دودھ پینا اور اس طرح کے دوسرے جائز منافع کا حصول درست ہے۔

۱۵۷۳۹ رهن پر اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ سواری کی جائے اور دودھ والے جانور کا دودھ پیا جائے جب تک وہ مرہون (گروی) ہو۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۰ سواری پر خرچ اٹھانے کے ساتھ ساتھ سواری کی جائے گی جب تک وہ مرہون ہے اور دودھ والے جانور کا دودھ نوش کیا جائے گا جب تک وہ مرہون ہے۔ اور جو شخص سوار ہو اور دودھ دے وہی اس کا خرچ بھی اٹھائے۔ البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۴۱ روایت ضعیف ہے۔ ضعیف ابن ماجہ ۵۳۱، ضعیف الجامع ۶۳۵۔

۱۵۷۴۲ رهن والے دودھ کے جانور کا دودھ دہا جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ سواری پر سواری کی جائے اس کا خرچ اٹھانے کے ساتھ جب تک کہ وہ مرہون ہے۔ اور جو سوار ہو اور دودھ دے وہی اس پر اس کا نفع ہے۔

ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، قال ابو داؤد وهو عندنا صحیح

۱۵۷۴۳ رهن جتنا بھی ہو رهن ہے الرهن بضافیہ (یعنی اگر زیادتی کے بغیر ضائع ہو جائے) تو قرض کے مساوی حق اترنے کے علاوہ باقی رهن بھی ناقابل واپسی ہوگا، کیوں کہ وہ مرہن کے پاس امانت تھی۔

ابو داؤد فی مراسیلہ عن عطاء مرسلًا، الکامل عن ابن عدی، الدار قطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت سنداً ضعیف ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۰۲، ضعاف الدار قطنی ۸، ۶۵۷۔

الاکمال

۱۵۷۴۴ جس نے اپنے کسی قرض کے بدلے کوئی زمین رهن رکھوائی تو زمین کی فصل اور پھل سے اس قرض کو اتارا جائے گا اس پر آنے والے خرچ کو نکالنے کے بعد اس سے اس کا قرض چکایا جائے گا جس کے قرض میں یہ زمین گروی ہے لیکن جس کے پاس ہنوز یہ زمین گروی رکھی ہے اس کے لئے زمین کی فصل اور پھل پر آنے والی لاگت پہلے عدل کے ساتھ منہائی کی جائے گی۔ الکبیر للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت محل کلام ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۱۹۔

۱۵۷۴۵ رہن کو روکا نہیں جائے گا۔ رہن اس کا ہوگا جس نے وہ رہن رکھوایا ہے اس کا فائدہ اسی کو ہوگا اور اس کا نقصان بھی اسی پر عائد ہوگا۔

۱۵۷۴۶ دودھ والے جانور کا دودھ نکالا جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک کہ وہ مرہون ہے اور سواری کے جانور پر سواری کی جائے اور اس کا خرچ اٹھایا جائے جب تک وہ مرہون ہے اور جو شخص سواری کرے اور دودھ نکالے اس پر اس کا خرچ ہے۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب رہن..... قسم الافعال

۱۵۷۴۷ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے متعلق مروی ہے جس نے کوئی چیز رہن رکھی تھی پھر وہ ضائع ہو گئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر قرض سے زیادہ رہن تھا تو زیادتی کے اندر مرتہن (جس کے پاس رہن ہے) امین ہے اور اگر رہن قرض سے کم تھا رہن کو قرض سے منہا کر کے بقیہ قرض پورا کیا جائے گا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، الدار قطنی فی السنن دار قطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونا مشہور نہیں ہے۔۔

۱۵۷۴۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اگر رہن زیادہ ہو اور اس کو کوئی آفت کھا جائے تو رہن اپنی زیادتی کے ساتھ چلا گیا۔ زیادتی مرتہن کو لوٹانے کی ضرورت نہیں اور اگر رہن پر کوئی مصیبت نہ اتری تو قرض کے بعد کی زیادتی واپس لوٹائی جائے گی۔

السنن للبیہقی

۱۵۷۴۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رہن قرض سے زیادہ ہو یا قرض رہن سے زیادہ ہو تو پھر رہن ہلاک ہو جائے تو زیادتی کو ایک دوسرے سے لیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۵۷۵۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا رہن میں کمی بیشی ہو تو برابر کیا جائے گا۔ السنن للبیہقی

۱۵۷۵۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب رہن کم ہو تو رہن رکھوانے والا کمی کو پورا کرے اور اگر رہن زیادہ ہو (اور) ہلاک ہو جائے (تو زیادتی ناقابل واپسی ہے)۔ السنن للبیہقی، وقال وضعفه الشافعی وقال ان الروایۃ عن علی بن یزید ان الفضل اصح عنہ کلام:..... یہ روایت اور روایت نمبر ۱۵۷۴۸، ۱۵۷۴۹، ۱۵۷۵۰... کل کلام ہیں۔

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں اس کے بجائے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کمی زیادتی دونوں طرف سے واپس کی جائے گی والی روایت زیادہ صحیح ہے۔ اور درج بالاخر روایت ضعیف ہے۔ اس بات کی تائید ذیل کی روایت میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۵۷۵۲ کلام: عبدالمؤمن بن خلف نسفی کہتے ہیں میں نے ابوصالح بن محمد سے سوال کیا کہ اسماعیل بن امیہ الذراع، ہاشم بن زیاد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں حمید الطویل نے روایت بیان کی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ السہن بمافیہ۔ رہن کی زیادتی (ہلاکت کی صورت میں) ناقابل واپسی ہے۔ تو ابوصالح نے فرمایا: یہ روایت باطل اور سراسر جھوٹ ہے، راوی ہشام بن زیاد ضعیف ہے، عبدالمؤمن کہتے ہیں: پھر میں نے اس روایت کے ایک اور راوی اسماعیل کے بارے میں ابوعلی سے دریافت کیا تو ابوعلی نے فرمایا: یہ غیر معروف راوی ہے۔ الخطیب فی المتفق

نیز فرمایا: یہ اسماعیل اہل بصرہ میں سے ہے جو منکر روایات نقل کرتا ہے اور اس کو اسماعیل بن امیہ بھی کہا جاتا ہے۔ نیز دیکھئے میزان الاعتدال ۲۲۲۱۔

۱۵۷۵۳ ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے ایک شخص حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ ایک آدمی نے میرے

پاس ایک گھوڑا رہن رکھوایا تھا جس پر میں نے سواری کی ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا، تو نے جو سواری کا فائدہ حاصل کیا وہ سود ہے۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے چند صاع گندم خریدی اور اپنی زرہ رہن رکھوائی۔

المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۵ زید بن اسلم سے مروی ہے ایک شخص اپنے کسی قرض کی وجہ سے حضور ﷺ سے مطالبہ کر رہا تھا اور سختی کا برتاؤ کر رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی کے پاس قرض کے لئے پیغام بھجوایا۔ اس نے بغیر رہن کے قرض دینے سے انکار کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے اپنی زرہ بطور رہن بھیجی

اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں زمین پر بھی امین ہوں اور آسمان میں بھی امین (کہلاتا) ہوں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۶ طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے خط میں لکھا تھا جس نے کوئی زمین رہن رکھوائی اس کا پھل

صاحب ارض کا ہوگا نبی ﷺ کے حجۃ الوداع کے سال سے۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۵۷۵۷ فضی رحمہ اللہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دودھ اور سواری کے رہن میں دودھ نکالنے اور سوار ہونے کی اجازت ہے اس کا خرچ اٹھانے

کے ساتھ۔ المصنف لعبدالرزاق

حرف الزای

اس میں دو کتاب ہیں۔

زکوٰۃ زینت اور تجمل میں

قسم الاقوال..... کتاب الزکوٰۃ

جس میں سخاوت، صدقہ کی فضیلت کے ساتھ فقراء اور فقر کی فضیلت شامل ہے۔

یہ تین ابواب پر مشتمل ہے

پہلا باب..... ترغیب، ترہیب اور احکام میں

اس میں تین فصول ہیں۔

پہلی فصل..... زکوٰۃ کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کے بیان میں

۱۵۷۵۸ زکوٰۃ اسلام کا خزانہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۷۳۷۔

۱۵۷۵۹ اپنے امول کو زکوٰۃ کے ساتھ پاکیزہ کرو، اپنے مریضوں کو صدقہ کے ساتھ شفا بخشو اور آزمائش کو دعا کے ساتھ ٹال دو۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، التاريخ للخطیب عن ابن مسعود

کلام:..... روایت ضعیف ہے، دیکھئے، الاقان ۶۲۲، اسنی المطالب ۵۶۲، التیمر ۷۱۔

۱۵۷۶۰ اپنے امول کو زکوٰۃ (کی ادائیگی) کے ساتھ پاک کرو، اپنے مریضوں کی صدقات کے ساتھ دوا دارو کرو اور مصیبت و آزمائش اترنے

برخدا کے آگے دعا اور آہ و زاری کرو۔ ابو داؤد فی مراسیلہ عن الحسن مرسلًا
کلام:..... روایت محل کلام ہے: الممتنا حیحہ ۸۱۶۔

۱۵۷۶۱ جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو تو نے مال کے بارے میں اپنے اوپر عائد ہونے والے فریضے کو ادا کر لیا۔

ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۳۹۶، ضعیف الترمذی ۹۲۔

۱۵۷۶۲ جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لی تو تو نے درحقیقت اپنے سے مال کے شر کو دفع کر دیا۔

ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، عن جابر رضی اللہ عنہ وقال صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی

۱۵۷۶۳ صدقہ مال کو بڑھاتا ہی ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۷۶۴ ہر وہ مال جس کی زکوٰۃ ادا کرے وہ کنز (خزانہ) نہیں ہے (جس کی مذمت آتی ہے)۔ خواہ وہ زمین کے نیچے مدفون ہو اور ہر وہ مال

جس کی زکوٰۃ ادا کی گئی ہو وہ کنز (خزانہ) ہے خواہ وہ ظاہر ہو۔ السنن للبیہقی، السنن للسعید بن منصور عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۹۔

۱۵۷۶۵ جو مال زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائے پھر اس کی زکوٰۃ نکال دی جائے تو وہ مال کنز (خزانہ) نہیں ہے۔ جس کے بارے میں

الہی ہے

ان الذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونها فی سبیل اللہ فبشرہم بعذاب الیم۔

جو لوگ سونا چاندی کا کنز (خزانہ) کرتے ہیں اور اس کو راہ خدا میں خرچ نہیں کرتے انکو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔

۱۵۷۶۶ جس نے اپنی زکوٰۃ ادا کر لی اس نے اپنا حق جو اس پر لازم تھا ادا کر دیا اور جس نے زیادہ ادا کیا وہ افضل ہے۔

السنن للبیہقی عن الحسن مرسلًا

۱۵۷۶۷ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا، اللہ پاک کسی بندے میں اس کے معاف کرنے کی وجہ سے صرف عزت و تکریم ہی بڑھاتا ہے اور کوئی اللہ

کے لیے تو اضع (عاجزی) اختیار نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو بلندی عطا کرتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۶۸ اپنے صدقات نکالو، بے شک اللہ نے تمہیں جبہہ کسہ اور خنجر سے راحت دے دی ہے۔

ابو عبیدہ فی الغریب، السنن للبیہقی عن ساریۃ الخلیجی

فائدہ:..... جبہہ کسہ اور خنجر کا مطلب ہے اللہ پاک نے گھوڑے گدھے اور نیل میں زکوٰۃ معاف کر دی۔

کلام:..... الضعیفۃ ۲۱۱۳۰۔

۱۵۷۶۹ فرض زکوٰۃ ادا کر، بے شک یہ پاکیزگی ہے جس کے ساتھ تو اپنے آپ کو پاکیزہ کر لے گا، صلہ رحمی کر، سائل، یرغوی اور مسکین کا حق بھی جان۔

السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۲۵۳۔

۱۵۷۷۰ اطمینان اور وقار کے ساتھ جاؤ حتیٰ کہ ان کے درمیان جاؤ۔ پھر ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور ان کو خیر دو جوان پر ان کے مال میں

اللہ کا واجب حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ پاک تیری بدولت ایک آدمی کو ہدایت بخش دے یہ تیرے حق میں سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن سهل بن سعد

۱۵۷۷۱ اے سب (والوں) کے بھائی! صدقہ (زکوٰۃ) کے بغیر چارہ کار نہیں۔ ابو داؤد عن ایض بن حمال

کلام:..... ضعیف الجامع ۶۳۷۶۔

۱۵۷۷۲ تم ایک کتابی قوم کے پاس جا رہے ہو لہذا تم کو سب سے پہلے انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا چاہیے۔ جب وہ اللہ کا حق جان لیں۔

توان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں ایک دن اور رات میں۔ جب وہ اس حکم پر عمل کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر انہی کے فقیر لوگوں پر لوٹا دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کی بجا آوری پر رضامند ہو جائیں تو ان سے مال زکوٰۃ لے اور ان کے عمدہ مالوں کو لینے سے احتیاط برت۔ البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۷۷۳۔ تم اہل کتاب قوم کے پاس جا رہے ہو۔ جب تم ان کے پاس پہنچو ان کو اس بات کی دعوت دو کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی شہادت دیں۔ اگر وہ اس بات کی اطاعت کر لیں تو ان کو خبر دو کہ اللہ نے ان پر دن و رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جب وہ اس بات میں بھی تمہاری اطاعت کرنے لگ جائیں تو ان کو خبر دینا کہ اللہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے وصول کر کے ان کے فقراء کو دی جائے گی۔ جب وہ اس حکم کے آگے سر تسلیم خم کر لیں تو (زکوٰۃ میں) ان کے عمدہ اموال لینے سے احتیاط برتنا۔ اور ہاں مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا بے شک اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ اور رکاوٹ نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۵۷۷۴۔ اپنے مال سے زکوٰۃ نکال، وہ پاکیزگی ہے جس کے ذریعے اللہ تجھے پاک کر دے گا اور تجھ پر رحمت بھیجے گا۔ اور تو سائل، پڑوسی، مسکین فقیر اور مسافر کا بھی خیال کر اور بے جا اسراف کرنے سے احتیاط برت۔ ابن مصری فی امالیہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۷۷۵۔ تمہارے اسلام کے اکمال میں سے ہے کہ تم اپنے اموال کی زکوٰۃ نکالو۔ الکبیر للطبرانی عن علقمہ بن ناجیۃ الخزاعی

۱۵۷۷۶۔ تمہارے اسلام کا تمتہ زکوٰۃ کی ادا کی گئی ہے۔ ابن مندہ، الدیلمی عن ناحیۃ بن الحارث الخزاعی

۱۵۷۷۷۔ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی دل کی خوشی کے ساتھ اور اس کا مقصود صرف اللہ عزوجل کی رضا اور آخرت کی کامیابی تھا پھر اس نے اپنے مال میں سے کوئی شے غائب نہیں کی۔ نماز قائم کی پھر زکوٰۃ ادا کی۔ پھر اس پر جب اس کے حق میں ظلم ہوا (یعنی جہاد کی نوبت آگئی) تو اس نے ہتھیار تھامے اور لڑائی کی حتیٰ کہ جام شہادت نوش کر لیا تو وہ شہید ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا، صحیح ووافقه الذہبی

۱۵۷۷۸۔ جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی اس کے مال کا شر نکل گیا۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۷۹۔ جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لے تو گویا تو نے اپنی طرف سے مال کا شروع کر دیا۔

ابن خزیمہ، الشیرازی فی الالقاب، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۳، الضعیفۃ ۲۲۱۹۔

۱۵۷۸۰۔ جس نے زکوٰۃ ادا کی مہمان کی مہمان نوازی کی اور اترنے والے مصائب میں مال دیا وہ شج (دل کے نخل) سے بری ہو گیا۔

مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن زید بن حارثۃ الانصاری

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۳۲۵، الضعیفۃ ۱۷۰۹۔

۱۵۷۸۱۔ زکوٰۃ نے قرآن میں ہر طرح کے صدقے کو منسوخ کر دیا ہے، غسل جنابت نے ہر طرح کے غسل کو منسوخ کر دیا ہے، رمضان کے روزے نے ہر طرح کے روزے کو منسوخ کر دیا ہے اور یوم الاضحیٰ کی قربانی نے ہر طرح کی قربانی کو منسوخ کر دیا ہے۔

الدارقطنی فی السنن، الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۲۔ کبریاں بہترین مال ہے اس شخص کے لیے جو ان کا حق ادا کرے ان کی افزائش نسل ہو یا نہیں۔ جس نے مال کا حق ادا کیا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے مال کا حق روکا وہ جہنم داخل ہو گیا۔ ہناد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۳ چالیس موبیہ بہترین مال ہے۔ کنز (خزانہ) ساٹھ موبیشیوں کا ہے و سوسو موبیشیوں کے مالک کے لیے ہلاکت ہے سوائے اس شخص کے جو تنگی و آسانی میں اس کا حق ادا کرے، ان کو سواری کے لیے دے، نہ کو سختی کے لیے چھوڑے، دودھ والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دے، مونے تازہ کو اللہ کی راہ میں قربان کرے اور چپ رہنے والے اور مانگنے والے دونوں کو ان میں سے کھلائے پلائے۔ بے شک تیرے مال میں سے تیرا حق تو صرف وہ ہے جو تو نے کھالیا، پھر بوسیدہ کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا دے کر چھوڑ دیا اور جو حق گیا وہ تیرے پس ماندگان کا ہے۔

الحاکم فی الکفی، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن قیس بن عاصم سعیدی ۱۵۷۸۴ تیس اونٹ بہترین مال ہے جن میں سے ایک اونٹ زکوٰۃ کا نکال دیا جائے، ایک اونٹ اللہ کی راہ میں ہنکا دیا جائے اور ایک اونٹ دودھ پینے کے لیے کسی (مستحق) کو دے دیا جائے۔ ایسے تیس اونٹ چالیس، پچاس، ساٹھ، ستر، اسی، نوے اور سواونٹوں سے بھی بہتر ہیں (جن کی زکوٰۃ نہ نکالی جائے) اور سواونٹوں کے مالک کے لیے سواونٹ ہلاکت ہیں (اگر وہ ان کی زکوٰۃ نہ نکالے)۔

نوٹ: اونٹوں، بکریوں اور دیگر اموال کی زکوٰۃ کے نصاب کے لیے ملاحظہ کریں حدیث نمبر ۱۵۸۲۹ ۱۵۷۸۵ تیس اونٹ بہترین مال ہے۔ جن میں سے عمدہ اونٹ سواری کے لیے دیدیا جائے۔ اصل مال کی افزائش کرے، دو دھیا مال دودھ پینے کے لیے دیدے اور ان کے جاڑوں میں اترتے وقت ان کا دودھ ملنے والوں کو دے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ۱۵۷۸۶ اونٹوں میں سے بہترین مال ۳۰ اونٹ ہیں جس کے مالک ایک اونٹ کو بطور زکوٰۃ راہ خدا میں دیدیں۔ ایک اونٹ سے اپنا گذر بسر چلائیں اور ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں اور اپنے پاس رہنے والے اونٹ کا حق ادا کرتے رہیں۔

الخراطی فی مکارم الاخلاق، شعب الایمان للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ کلام: یہ حکم بطور وجوب نہیں بلکہ ترغیباً اور استحباباً ہے۔

۱۵۷۸۷ اپنے پاس آنے والے زکوٰۃ وصولی کے کارندوں کو اپنے مال دکھاؤ اور پھر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔ کوئی دین نہیں ہے مگر زکوٰۃ کے ساتھ (یعنی قرض میں بھی ادائیگی کے بعد مالک پر زکوٰۃ ہے) پوچھا گیا یا رسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: غلاموں اور مالوں کی زکوٰۃ۔

ابن مندہ عن نعیم بن ظریف بن معروف عن عمرو بن حزام عن ابیہ عن جدہ حزامہ ابن نعیم الضبابی وفي سندہ من لا يعرف کلام: روایت کی سند میں غیر معروف راوی ہیں۔ جس سے روایت کا اعتبار کم ہوتا ہے۔

۱۵۷۸۸ اللہ پاک ایسے آدمی کی نماز قبول نہیں فرماتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا حتیٰ کہ دونوں فریضوں پر عمل کرنے نہ لگ جائے۔ بے شک اللہ نے دونوں فریضوں کو جمع کیا ہے تم ان کے درمیان تفریق نہ کرو۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۷۸۹ اللہ پاک ایمان اور نماز کو زکوٰۃ کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۰ جس کے پاس ایسا مال نہ ہو جس میں زکوٰۃ واجب ہو تو وہ یہ دعا کرے:

اللهم صل علی محمد عبدک ورسولک وعلی المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات۔ یہ دعا اس کے لیے زکوٰۃ بن جائے گی۔

۱۵۷۹۱ جب تو نے زکوٰۃ ادا کر لی تو اپنے اوپر لازم حق کو ادا کر دیا، جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس کو صدقہ کیا اس کو کوئی اجر نہیں اور اس کا وبال اس پر پڑے گا۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح

دوسری فصل زکوٰۃ روکنے والے پر وعید

۱۵۷۹۲ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت والے دن اپنی گردن پر اونٹ لادے آئے جو بلبلارہا ہو، تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری فریاد سنئے تو

میں کہوں: میں تجھے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں تجھ تک (حق بات) پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اپنی گردن پر گھوڑا لادے آئے جو نہ ہنار رہا ہو۔ تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئے۔ میں کہوں (آج) میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھ تک پیغام پہنچا چکا تھا۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ منمنار ہی ہو تب وہ مجھے مدد کے لیے پکارے تو میں کہوں میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر کوئی جان ہو اور وہ چیخ رہا ہو تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیں اور میں کہوں: میں تیرے لیے کسی شے کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے خبر دے چکا ہوں۔ میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر کوئی مال ہو اور وہ پھڑ پھڑا رہا ہو تب وہ کہے: یا رسول اللہ! میری مدد فرمائیں اور میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے خبر پہنچا چکا تھا۔ اور میں کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے روز اپنی گردن پر سونا چاندی اور دیگر خزانے اٹھائے آئے اور مجھے پکارے کہ یا رسول اللہ! میری مدد کو آئیں، تب میں کہوں میں تیرے لیے کسی فائدہ کا مالک نہیں میں تجھے حق بات پہنچا چکا تھا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۳ کوئی اونٹ والا نہ گائے والا اور نہ بکری والا ایسا ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے مگر اس کا مال خوب موٹا تازہ ہو کر جتنا وہ کبھی تھا آئے گا اور اس کو اپنے سینگوں اور کھروں سے روندے گا جب آخری جانور روند لے گا پھر دوبارہ شروع والے جانور روندنے آئیں گے اس کے ساتھ یہ حال ہوتا رہے گا جب تک کہ قیامت کے دن تمام لوگوں کا فیصلہ ہو جائے۔ النسائی، ابن ماجہ، الصحيح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۷۹۴ کوئی اونٹوں والا جو ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ اونٹ کثیر تعداد میں جتنے بھی وہ تھے آئیں گے اور کھلے میدان میں اس پر بلبلائیں گے اور اپنے پیروں اور کھروں کے ساتھ اس کو روندیں گے۔ کوئی گایوں والا جو ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن اس کی گائیں کثیر تعداد میں آئیں گی جتنی کبھی وہ زیادہ سے زیادہ ہوتی تھیں۔ کھلے میدان میں اس پر ڈکرائی ہوئی آئیں گی۔ اپنے سینگوں سے اس کو کچوکے لگائیں گی اور اپنے کھروں سے اس کو روندیں گی۔ کوئی بکریوں والا جو ان کا حق ادا نہ کرتا ہو، قیامت کے دن اس کا مال (یعنی بکریاں) کثیر تعداد میں جتنی بھی وہ تھیں آئیں گی اور کھلے میدان میں منمناتی ہوئی اس کو سینگوں اور کھروں سے روندیں گی اس وقت ان میں کوئی بکری گنجی (بغیر سینگوں والی) ہوگی اور نہ کسی کا سینگ ٹوٹا ہوگا۔ نہ کوئی خزانے کا مالک ہے جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو قیامت کے دن اس کا خزانہ گنجا سانپ بن کر آئے گا اور اس کا تعاقب کرے گا جس کا منہ کھلا ہو گا وہ اس سے بھاگے گا۔ پروردگار عز وجل اس کو آواز دے گا: لے اپنا خزانہ جو تو چھپا کر رکھتا تھا مجھے تیرے مال کی ضرورت نہیں۔ جب وہ دیکھے گا کہ وہ اس سے نہ بھاگ سکے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا اور وہ سانپ اس کو سائڈ کی طرح چبائے گا۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

زکوٰۃ ادا نہ کرنے پر وعید

۱۵۷۹۵ کوئی سونے اور چاندی کا مالک ایسا نہیں جو اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر قیامت کے دن اس سونے چاندی کے آگ کے تختے بنائے جائیں گے ان کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا پھر ان کے ساتھ صاحب مال کی پیشانی پہلو اور کمر داغی جائے گی جب ایک مرتبہ یہ عمل ختم ہوگا پھر دوبارہ شروع کر دیا جائے گا اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو جائے پھر وہ بھی اپنی راہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! اونٹوں کا کیا ہوگا۔ فرمایا اور نہ کوئی اونٹوں کا مالک ہوگا جو ان کا حق ادا کرتا ہو اور ان کے حق میں (زکوٰۃ کے علاوہ) یہ بھی شامل ہے کہ جب وہ گھاٹ پر آئیں تو ان کا دودھ لوگوں کو دیا جائے ایسا شخص قیامت کے دن چٹیل میدان میں ہوگا اونٹ بلبلارہے ہوئے کوئی بچہ بھی پیچھے نہ رہے گا جو اس کو پیروں سے نہ روندے اور منہ سے نہ چبائے۔ جب ایک مرتبہ سب روند لیں گے پھر سب دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔ اس سارا دن یہ سزا ہوتی رہے گی جو دن پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے پھر وہ اپنا راستہ لے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! گایوں اور بکریوں کا کیا ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اور نہ گایوں یا بکریوں کا

مالک ایسا ہے جو ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو مگر وہ قیامت کے دن ایک کھلے میدان میں آئے گا اور اس کا تمام مال مویشی وہاں ہوگا اور کوئی غائب نہ ہوگا ان میں کوئی لنگڑا لولا ہوگا اور نہ ناقص الجسم ہوگا وہ اس کو اپنے سینگوں اور کھروں کے ساتھ روندے گا جب ایک مرتبہ سب روند لیں گے پھر دوبارہ شروع ہو جائیں گے اس دن جو پچاس ہزار سال کا ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا جنت کی طرف یا جہنم کی طرف۔

۱۵۷۹۶ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دوا نکھیں ہوگی وہ اس کو چٹ جائے گا اور گلے کا ہار بن جائے گا اور کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام: المعلة ۲۱۳۔

۱۵۷۹۷ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی شکل میں آکر اس کے گلے کا طوق بن جائے گا۔

۱۵۷۹۸ کوئی شخص ایسا نہیں جو مال کا مالک ہو مگر اس کا حق ادا نہ کرتا ہو مگر اس کا مال گنجے سانپ کی شکل میں اس کے گلے میں طوق بن کر پڑ جائے گا وہ اس سے بھاگے گا اور وہ اس کا پیچھا کرے گا۔ مسند احمد، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۷۹۹ جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا مال سانپ بنا کر اس کی گردن میں لٹکا دیں گے اور جس نے

مسلمانوں کا مال چھوئی قسم اٹھا کر ہتھیار لیا وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا۔ الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
۱۵۸۰۰ ابن جمیل نے کوئی برائی نہ دیکھی صرف یہ کہ وہ ایک فقیر انسان تھا اللہ نے اس کو مالدار کر دیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو کیونکہ اس کی زر ہیں اور ہتھیار بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے اور عباس پر عائد ہونے والا مال میرے ذمہ ہے مزید اتنا ہی اور بھی۔ اے عمر! کیا تجھے معلوم نہیں کہ آدمی کا پچاس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۱ جس کو اللہ نے مال عطا کیا مگر اس نے زکوٰۃ نہ نکالی اس کا مال قیامت والے دن گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا جس کی دوخوناک آنکھیں ہوں گی وہ اس کے گلے کا طوق بن جائے گا سانپ اس کی باچھوں کو پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

مالدار لوگ خسارے میں ہیں

۱۵۸۰۲ رب کعبہ کی قسم ایہ خسار اٹھانے والے ہیں۔ رب کعبہ کی قسم ایہ خسارہ اٹھانے والے ہیں قیامت کے دن (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں میں نے کہا شاید میرے بارے میں کچھ قرآن نازل ہوا ہے، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، وہ کون ہیں یا رسول اللہ! فرمایا: وہ کثیر مال والے ہیں مگر وہ لوگ جو اللہ کے بندوں میں یوں یوں اور یوں خرچ کریں پھر آپ نے مٹھیاں بھر بھر کر دائیں بائیں اشارہ کیا۔ لیکن ایسے لوگ تھوڑے ہیں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ابجو آدمی مر جائے اور اپنے پیچھے بکریاں، گائیں اور اونٹ چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو اس کا مال قیامت کے دن موٹا تازہ ہو کر آئے گا جتنا وہ کبھی تھا پھر وہ اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے روندے گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو، جب بھی آخری جانور گزر جائیں گے پہلے دوبارہ شروع ہو جائیں گے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۵۸۰۳ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے ابن آدم! کیا تو مجھے عاجز کرنے کا حالانکہ میں نے تجھے پیدا کیا ہے، کون ہے اس کے مثل؟ حتیٰ کہ جب میں نے (پیدا کر کے) تجھے برابر کر دیا اور تجھے ٹھیک ٹھیک کر دیا تو تو دو چاروں کو پابن کر اکرٹا پھر ازمین کو روندنے لگا۔ پھر تو نے مال جمع کیا اور دینے سے ہاتھ روکا حتیٰ کہ جب روح نکلنے کو آئی تو کہنے لگا میں صدقہ کروں اب یہ صدقہ کا وقت کہاں رہا۔

مسند احمد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن بسر بن جحاش

۱۵۸۰۴ اونٹ اپنے مالک پر (سوار ہو کر) آئے گا ایسی بہترین حالت میں جو کبھی اس کی ہوتی تھی۔ اگر اس کے مالک نے اس حق (زکوٰۃ) ادا نہ کیا ہوگا۔ وہ اس کو اپنے پیروں سے روندے گا۔ بکریاں بھی جب ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا تو وہ اچھی حالت میں جیسی وہ کبھی ہو تھیں ہو کر آئیں گی اور اپنے مالک کو اپنے کھروں اور سینگوں سے پکلیں گی۔ ان کے حق میں سے یہ بھی ہے کہ جب وہ گھاٹ پر پانی پیئے آئے ان کا دودھ دوبا جائے اور مستحقوں کو دیا جائے۔ خبردار! کوئی شخص قیامت کے روز اس حال میں میرے پاس نہ آئے کہ وہ اونٹ کو اپنے کاندھے اٹھائے ہوئے آئے اور اونٹ بلبلارہا ہو۔ تب وہ مجھے (مدد کے لیے) پکارے۔ اے محمد! تو میں کہوں: میں آج تجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا میں، تک ساری بات پہنچا چکا تھا۔ خبردار! کوئی شخص قیامت کے دن اپنے کاندھے پر بکری لادے ہوئے جو منمنارہی ہو نہ آئے وہ مجھے پکارے۔ اے محمد! تو میں کہوں: میں آج تیرے لیے کسی فائدے کا مالک نہیں ہوں، میں تجھے خبر دے چکا تھا۔ قیامت کے دن خزانہ (جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو) گنجے خوفناک سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے پیچھے دوڑے گا اور کہے گا: میں تیرا خزا ہوں پھر وہ اس کی انگلی کو چبا تارے گا۔ النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۰۵ اے ابوالولید اللہ سے ڈرا قیامت کے دن اونٹ کو اپنے اوپر سوار کر کے نہ آئے جو بلبلارہا ہو یا گائے کو جو ڈکار رہی ہو یا بکری کو سوار کر کے نہ لانا جو منمنارہی ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۵۸۰۶ کسی قوم نے اپنے اموال کی زکوٰۃ نہیں روکی مگر آسمان سے ان پر بارش بند ہو گئی اور جانور نہ ہوتے تو ان پر قطعاً مینہ نہ برستا۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۵۸۰۷ کوئی مال ضائع نہیں ہو سکتا سمندر میں اور نہ خشکی میں مگر وہی جس کی زکوٰۃ روک لی گئی ہو۔ الاوسط للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۵۰۴، الضعیفۃ ۵۷۵۔

۱۵۸۰۸ نماز ان کے لیے ظاہر ہو گئی اس کو قبول کر لیا زکوٰۃ مخفی ہو گئی اس کا انکار کر دیا یہ لوگ منافقین ہیں۔ مسند الزار عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۳۶۶۔

۱۵۸۰۹ قیامت کے دن زکوٰۃ روکنے والا جہنم میں ہوگا۔ الصغیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: روایت محل کلام ہے اسی المطالب ۱۳۸۸، مختصر المقاصد ۹۱۳۔

۱۵۸۱۰ زکوٰۃ جس مال کے ساتھ مل جاتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۹۲، ۲۷، ضعیف الجامع ۵۰۵۔

الاکمال

۱۵۸۱۱ کسی قوم نے زکوٰۃ نہیں روکی مگر اللہ نے ان کو قحط سالیوں میں مبتلا کر دیا۔ الاوسط للطبرانی عن بريدة
۱۵۸۱۲ جس نے اپنے بعد کوئی خزانہ چھوڑا وہ قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کی شکل میں ہوگا جس کی دو خوفناک آنکھیں ہوں گی منہ کھولے اس کا پیچھا کرے گا۔ صاحب مال کہے گا: ہائے مال تو برباد ہو۔ سانپ کہے گا: میں تیرا خزانہ ہوں جس کو تو اپنے پیچھے چھوڑ آیا تھا۔ وہ کا پیچھا کرتا رہے گا حتیٰ کہ اس کے ہاتھ کو منہ میں لے لے گا اور اس کو چبا ڈالے گا پھر چباتے چباتے سارا جسم کھا جائے گا۔

مسند الزار وحسنہ، ابن خزیمۃ الرویانی، مسند ابی یعلیٰ، الصحیح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم السنن لسعید بن منصور عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۳ جس سونے یا چاندی پر نعل سے کام لیا گیا وہ اپنے مالک کیلئے آگ کا انگارہ ہے حتیٰ کہ وہ اس کو اللہ کی راہ میں انڈیل انڈیل کر خرچ کرے
مسند احمد، حلیۃ الاولیاء الکبیر للطبرانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

قرض و زکوٰۃ نہ دینے پر وعید

۱۵۸۱۴ اونٹوں میں صدقہ (زکوٰۃ) ہے، بکریوں میں صدقہ ہے، گایوں میں صدقہ ہے اور بھیتوں میں صدقہ ہے۔ اور جس نے دینار اور درہم سونا چاندی جمع کیا اور اس کو قرض مانگنے والے کو نہ دیا اور نہ اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو وہ ایسا خزانہ ہے جس سے قیامت کے دن اس کا جسم داغا جائے گا۔ ابن مردویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، الترمذی فی العلل، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، ابن مردویہ، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت محل کلام ہے حسن الاثر ۱۹۷۷، ضعاف الدارقطنی ۲۸۵، ضعیف الجامع ۳۹۹۲۔

۱۵۸۱۵ قیامت کے دن کسی کا خزانہ دو خوفناک آنکھوں والا گنجا سانپ ہوگا جو اپنے مالک کا تعاقب کرے گا اور وہ اس سے پناہ مانگے گا لیکن وہ مسلسل اس کا پیچھا کرتا رہے گا اور وہ اس سے فرار کرے گا حتیٰ کہ سانپ اس کی انگلیاں منہ میں پکڑے گا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۶ بہت سے چوپایوں کے مالک جنہوں نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا قیامت کے دن وہ ان کے آگے لٹا دیا جائے گا چوپائے اس کا منہ اپنے پیروں سے روندیں گے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن کسی کا خزانہ گنجے سانپ کی شکل میں آئے گا اس کا مالک اس سے بھاگے گا اور وہ اس کو پکڑنے کے لیے بھاگے گا اور وہ کہے گا میں تیرا خزانہ ہوں۔ ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم وہ اس کو پکڑنے کے لیے مسلسل اس کو دوڑاتا رہے گا حتیٰ کہ وہ اپنا ہاتھ سانپ کے آگے پھیلا دے گا اور وہ اس کو قلمہ بنا لے گا۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۷ جس کے پاس اونٹ ہوں اور بخیرہ و رسل میں ان کا حق ادا نہ کرتا ہو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بخیرہ اور رسل کیا ہے؟ فرمایا تنگی اور آسانی تو قیامت کے دن وہ خوب پلے ہوئے بڑے اور موٹے تازہ ہو کر آئیں گے جیسے کبھی وہ ہوا کرتے تھے۔ پھر اس کو کھلے چھیل میدان میں لٹا دیا جائے گا۔ اور اونٹ بلبلا تے ہوئے آئیں گے اور اس کو باری کے ساتھ روندتے جائیں گے۔ جب آخری اونٹ گزر جائے گا تو پہلا اونٹ آجائے گا۔ اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی (اس کے ساتھ یہ عمل ہوتا رہے گا) حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ مکمل ہو۔ پھر وہ اپنا راستہ دیکھے گا۔ اور جس کے پاس گائیں ہوں اور وہ ان کا تنگی و آسانی میں حق ادا نہ کرتا ہو تو قیامت کے دن وہ گائیں موٹی تازہ ہو کر آئیں گی۔ پھر اس صاحب مال کو چھیل میدان میں لٹا دیا جائے گا اور ہر ناخن والا جانور اپنے ناخنوں سے اور سینگوں والا سینگوں سے اور کھروں سے کچلے گا جب آخری جانور روند پکھلے گا تو پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا اس دن جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھ لے۔ جس کے پاس بکریاں ہوں گی جن کا تنگی و آسانی میں حق ادا نہ ہوتا ہوگا وہ بھی قیامت کے دن خوب فربہ تازہ ہو کر آئیں گی اور صاحب مال کو کھلے میدان میں لٹا دیا جائے گا پھر ہر جانور اپنے کھروں اور سینگوں سے اس کو روندے اور کچلے گا ان میں کوئی مڑے ہوئے سینگ والا اور ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ جب آخری جانور روندے گا تو پہلا جانور روندنے آئے گا۔ اس دن یہ عمل ہوتا رہے گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو اور وہ اپنا راستہ دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۸ کوئی اونٹوں یا گایوں یا بکریوں والا جو ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو۔ قیامت کے دن اس کے جانور خوب فربہ تازہ ہو کر آئیں گے اور اس کو اپنے سینگوں سے ماریں گے اور پیروں سے روندیں گے جب بھی آخری جانور روند لے گا پہلا دوبارہ شروع ہو جائے گا حتیٰ کہ تمام لوگوں کے

درمیان فیصلہ ہو جائے۔ انسائی، ابن ماجہ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، السنن للدارمی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۱۹ اونٹوں کا مالک قیامت کے دن پیش ہوگا اگر اس نے ان کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کیا ہوگا تو اس کو چھیل میدان میں چھوڑ کر اونٹوں کو چھوڑ دیا جائے گا جو اس کو روندتے پھریں گے۔ یونہی گایوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق نہ ادا کیا ہوگا تو یہ گائیں چھیل میدان میں اس کو اپنے کھروں اور سینگوں سے چلیں گی۔ اسی طرح بکریوں والے کو پیش کیا جائے گا اگر اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا تو وہ جانور اس کو کھلے چھیل

میدان میں سینگوں اور کھروں سے روندیں گے، جن میں کوئی جانور بغیر سینگ والا یا ٹوٹے ہوئے سینگ والا نہ ہوگا۔ اور خزانے کے مالک کو پیش کیا جائے گا اس کا خزانہ خوفناک گنج سناپ کی شکل میں ہوگا اس مالک جب کوئی فرار کا راستہ نہ دیکھے گا تو اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دے دے گا۔
مسند ابی داؤد الطیالسی عن ابن الزبیر

جن جانوروں کی زکوٰۃ ادا نہ کی ہو

۱۵۸۲۰ جو آدمی مرے اور اونٹ، گائے یا بکریوں کا مال چھوڑ جائے جن کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو تو یہ جانور قیامت کے روز خوب موٹے تازہ فرہ ہو کر آئیں گے اور اپنے سینگوں سے اس کو کچلیں گے اور پیروں سے روندیں گے، حتیٰ کہ اللہ پاک لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دے، جب بھی آخری جانور روند لے گا پہلا شروع ہو جائے گا۔ العسکری فی المواعظ عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۱ قیامت کے روز صاحب مال کو پیش کیا جائے گا جس نے مال کے اندر اللہ کی اطاعت کی ہوگی وہ جب بھی پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کہے گا گذر جا گذر جا تو میرے اندر اللہ کا حق ادا کر چکا ہے۔ پھر اس صاحب مال کو لایا جائے گا جس نے مال میں اللہ کی اطاعت نہ کی ہوگی اس کا مال اس کے دونوں شانوں کے درمیان ہوگا جب بھی وہ پل صراط پر لڑکھڑائے گا اس کا مال اس کو کہے گا: تو برباد ہو، تو نے میرے اندر اللہ کا حق کیوں ادا نہ کیا۔ اسی طرح وہ چلتا رہے گا اور اس کا مال اس کے لیے تباہی و بربادی کی بد دعا کرتا رہے گا۔

السنن لسعيد بن منصور، السنن للبيهقي، حلية الاولياء، ابن عساكر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۲ قیامت کے دن فقراء کے مقابلے میں اغنیاء ہلاکت میں ہونگے فقراء کہتے ہوں گے: پروردگار! انہوں نے ہمارے حقوق میں بخل کیا جو حق تو نے ان کے اموال میں ہمارے لیے فرض کیا تھا انہوں نے ادا نہیں کیا۔ پروردگار فرمائے گا: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں تم کو اپنا قرب بخشا ہوں اور ان کو (اپنی رحمت سے) دور کرتا ہوں۔ العسکری فی المواعظ، الاوسط للطبرانی، ابن مردويه عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸۲۳ اللہ عز وجل نے فقراء کے لیے اس قدر حق جو ان کے لیے کافی ہو مالداروں کے مال میں فرض کیا ہے۔ اگر وہ روکیں گے جس سے فقراء بھوک کو پہنچیں یا اپنا ستر نہ چھپا سکیں یا کسی مشقت میں پڑ جائیں تو اللہ پاک مالداروں سے سخت ترین حساب لے گا اور شدید عذاب میں پکڑے گا۔ الخطیب فی التاريخ، ابن النجار عن علی

کلام: روایت میں محمد بن سعید البوری جھوٹا ہے جو روایات وضع کرتا ہے۔

۱۵۸۲۴ اگر اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ اغنیاء کی زکوٰۃ فقراء کے لئے کافی نہیں تو فقراء کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ میں بندوبست فرماتا ہے جو ان کے لیے تقویت کا باعث ہوتی ہے۔ اور جب فقراء بھوکے مرتے ہیں تو یہ ان پر مالداروں کا ظلم ہوتا ہے۔

۱۵۸۲۵ اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ سے خرید لو۔ آگاہ رہو کسی کے لیے کوئی شے نہیں ہے۔ خبردار! کسی کو میں نہ پاؤں کہ اس نے اللہ کے حق میں بخل سے کام لیا ہے حتیٰ کہ جب اس کو موت کا لمحہ پیش آیا تو مال ادھر ادھر خرچ کرنے لگتا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، عبد بن حمید فی تفسیرہ عن قتادہ مرسلًا

۱۵۸۲۶ ابن جمیل اور کوئی عیب نہیں دیکھتا سوائے اس کے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول نے اس کو مالدار کر دیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو (اس پر زکوٰۃ واجب نہیں) اس کی زر ہیں اور دیگر سامان جہاد بھی اللہ کی راہ میں لگا ہوا ہے۔ جبکہ عباس اس کا حق دو گنا ہو کر میرے ذمہ ہے۔ اے عمر! کیا تجھے علم نہیں کہ آدمی کا بچا جس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ وصولی کا حکم دیا تو کارندے نے کہا: ابن جمیل، خالد اور عباس بن عبد المطلب نے زکوٰۃ دینے سے منع کیا ہے۔ تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۵۸۲۷ اس کے پاس جا، اگر وہ اپنی زکوٰۃ نہ دے تو اس کی گردن مار دے۔ ابن سعد عن عبد الرحمن بن الربیع الظفری

۱۵۸۲۸ قریب میں ایک زمانہ لوگوں پر آئے گا آدمی پر اپنے مال کی زکوٰۃ نکالنا انتہائی دشوار ہوگا۔ الکبیر للطبرانی والعسکری عن عدی بن حاتم

تیسری فصل..... احکام زکوٰۃ میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۵۸۲۹ محمد پیغمبر کی طرف سے شریعت بن عبد کلال اور الحارث بن عبد کلال کی طرف سے یعنی ذی رعیین، معاف اور ہمدان قبائل کی طرف۔
ابا بعد! تمہارا قصد واپس آیا تم نے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ دیا اور اللہ نے مومنوں پر لکھا ہے زمین میں عشر (دسواں حصہ) ایسی زرع زمین میں جس کو آسمان نے سیراب کیا ہو، یا وہ نہری پانی سے سیرانی گئی ہو یا پھر وہ بارانی زمین ہو ایسی زرع زمینوں میں دسواں حصہ ہے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وقت کو پہنچے (وقت ساٹھ صاع کا اور صاع ساڑھے تین سیر کا ہوتا ہے) اور جس زمین کو (مصنوعی ذریعے) چھڑکا دیا ڈولوں کے ساتھ سینچا گیا ہو اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ بشرطیکہ پیداوار پانچ وقت کو پہنچے۔

اونٹوں میں جبکہ وہ سائمہ ہوں (یعنی باہر چرتے پھرتے ہوں اور ان کا چارہ خریدنا نہ پڑتا ہو) تو ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد چوبیس ہو جائے۔ جب چوبیس سے ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے (بنت لبون جس اونٹنی کو تیسرا سال لگ جائے) جب تک کہ پینتالیس کی تعداد ہو۔ جب پینتالیس پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے (چوتھے سال میں داخل ہونے والی اونٹنی) جس کے ساتھ نرل چکا ہو۔ حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد ساٹھ کو پہنچے۔ جب ساٹھ پر ایک اونٹ بھی زائد ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے (جو اونٹنی پانچویں سال میں داخل ہو جائے) جس کے ساتھ نر اونٹ مل چکا ہو حتیٰ کہ اونٹوں کی تعداد پچھتر کو پہنچے۔ جب پچھتر پر ایک اونٹ بھی زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں یہاں تک کہ ان کی تعداد نوے ہو جائے۔ پھر کیا نوے میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نرل چکے ہوں یہاں تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچ جائے۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو (شروع سے) ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ نرلگا ہوا ہے۔ گایوں میں ہر تیس گائیں میں ایک سال کا چھڑاند کر یا مونٹ ہے، اور ہر چالیس گائے میں ایک گائے۔

بکریوں میں

ہر چالیس بکریوں میں جو سائمہ ہوں یعنی باہر چرتی پھرتی ہوں اور ان کا چارہ اپنے خرچ پر نہ ہو ایک بکری ہے جب تک کہ ان کی تعداد ایک سو بیس کو پہنچے۔ جب ان کی تعداد ایک سو اکیس کو پہنچ جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی تعداد دو سو ہو جائے۔ جب دو سو سے ایک عدد زیادہ ہو تو ان میں تین بکریاں ہیں جب تک کہ ان کی تعداد تین سو ہو جائے پھر تعداد بڑھے تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری ہے۔

زکوٰۃ وصولی میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ لاغر و کمزور جانور لیا جائے، نہ عیب دار، نہ بکریوں کا نر جانور لیا جائے۔ نہ متفرق جانوروں کو ملایا جائے (تاکہ زکوٰۃ میں کمی بیشی ہو) یا زکوٰۃ چھوٹ جانے کے لالچ میں۔ جو گھٹایا بڑھایا جانور لیا جائے اس میں برابری کر لی جائے۔

چاندی میں ہر پانچ اوقیہ چاندی پر پانچ درہم ہیں۔ پھر جو زائد ہو تو شروع سے ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ اور پانچ اوقیہ سے کم میں کچھ نہیں۔ اوقیہ رطل کا بار ہواں حصہ یعنی سات مثقال کا وزن۔

دیناروں میں

ہر چالیس دینار میں ایک دینار ہے۔
زکوٰۃ محمد اور اس کے گھروالوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ زکوٰۃ سے چونکہ تم اپنے نفسوں کو پاکیزہ کرتے ہو اور فقراء مومن کا اس میں حق ہے

اور اللہ کی دیگر راہوں میں اس کو خرچ کیا جاتا ہے۔

غلام میں اور کھیتی کی زمین میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے اور اس پر کام کرنے والے جانوروں میں زکوٰۃ ہے بشرطیکہ عشر سے زیر صدقہ (زکوٰۃ) نکال دیا جائے۔ مسلمان بندے میں اور اس کے گھوڑے میں کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ قیامت کے دن شرک باللہ ہوگا اس کے علاوہ یہ گناہ بھی بڑے گناہ ہیں: ناحق مومن جان کو قتل کرنا، راہ میں جنگ کے دن پیٹھ پھیر کر بھاگنا، والدین سے قطع تعلقی کرنا، پاکدامن کو تہمت لگانا، جادو سیکھنا، سو دیکھنا، یتیم کا مال کھانا۔

(یاد رکھو!) عمرہ حج اصغر ہے قرآن کو چھونا صرف پاک آدمی کے لیے جائز ہے، نکاح میں آنے سے قبل طلاق نہیں، خریدنے سے قبل آ کرنے کا اختیار نہیں، اور تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کے شانوں پر کوئی شے نہ ہو، کوئی ایک کپڑے میں اس طرح نہ لیٹے کہ اس کی شرم گاہ آسمان کی طرف کھلی ہو، تم میں سے کوئی بھی ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے اس حال میں کہ اس کا ایک کھلا ہو، کوئی اپنے بالوں کا جوڑا بنا کر نماز نہ پڑھے، جس نے کسی مومن جان کو ناحق قتل کیا اور اس پر بینہ قائم ہو گیا تو اس سے قصاص لیا جائے۔ الا یہ کہ اولیاء مقتول (کسی اور طرح) راضی ہو جائیں۔ کسی جان کی دیت (خون بہا) سوانٹ ہیں (اگر خطا قتل ہو جائے تو اس کا عوض سوانٹ اور خون بہا ہے) ناک کو بالکل کھینچ کر کاٹ دیا جائے تو اس میں دیت ہے، زبان میں دیت ہے، ہونٹوں میں دیت ہے، ذکر (عضو تناسل) کاٹ دے۔ میں دیت ہے، عضو تناسل کے نیچے کے دو بیضے (انڈے) میں دیت ہے، ریڑھ کی ہڈی میں دیت ہے، آنکھوں میں دیت ہے، ایک ٹانگہ نصف دیت ہے، دماغ تک پہنچنے والے زخم میں تہائی دیت ہے، پیٹ میں اندر تک زخم کر دینے میں تہائی دیت ہے، ہڈی توڑنے والے زخم پندرہ اونٹ ہیں، ہاتھ پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں، ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں، موصحہ (ہڈی کی سفیدی دکھانے والے زخم میں) پانچ اونٹ ہیں، آدمی کو عورت کے بدلے قتل کیا جائے گا اور سونے میں دیت ہزار دینار ہیں۔

النسانی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن عمرو بن حزم، حدیث صحیح ووافقه اللہ

اونٹ پر زکوٰۃ کی تفصیل

۱۵۸۳۰ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں، پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس تک، پھر ایک زیادہ ہو جائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک، جب نوے سے ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو ہیں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب اس سے تعداد بڑھ جائے تو از سر نو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ جب آ سو اکیس ہو جائیں تو ان میں تین بنت لبون ہیں ایک سو اسیس تک۔ جب ایک سو تیس ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک انتالیس تک پھر ایک سو چالیس میں دو حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو ساٹھ میں چار بنت لبون ہیں ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو ستر میں تین بنت لبون اور ایک حقہ ہے ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو اسیس میں دو اور دو بنت لبون ہیں ایک سو اسیس تک۔ پھر ایک سو نوے میں تین حقے اور ایک بنت لبون ہے ایک سو اسیس تک۔ پھر دو سو اونٹوں میں چار بنت لبون ہیں۔

اونٹ جس سال میں بھی ہوں وہ شمار میں آئیں گے۔

ساتھ بکریوں میں

چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو سے تعداد بڑھ جائے تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھ جائے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ اور جب ایک سو کی تعداد مزید نہ بڑھے درمیان میں

کچھ نہیں۔ زکوٰۃ کے خوف سے مجتمع مویشیوں میں تفریق نہ کی جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو اکٹھا کیا جائے اور جس جانور میں دونوں مل جائیں وہ کی بیشی کو آپس میں برابر کریں گے۔ زکوٰۃ میں کوئی بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب والی بکری لی جائے، نہ بکریوں کا نر لیا جائے، ہاں اگر زکوٰۃ وصولی کرنے والا چاہے تو لینا ممکن ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، الترمذی، ابن ماجہ، مسند درک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ۱۵۸۳۱ پچیس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ نہ جفتی کر چکا ہو۔ ساٹھ تک۔ جب اکٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب چھتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جن کے ساتھ نہ جفتی کر چکے ہوں، ایک سوئیں اونٹوں تک۔ جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔ اگر صدقات (زکوٰۃ) کی ادائیگی میں اونٹوں کی عمر کم و بیش ہو تو جس کے ذمہ جذعہ کی ادائیگی ہو اور اس کے پاس جذعہ نہ ہو اور حقہ ہو تو اس سے حقہ لے لیا جائے اور مزید دو بکریاں بھی لی جائیں اگر اس کو دو بکریوں کی ادائیگی سہل ہو۔ ورنہ بیس درہم دیدے۔ جس کے ذمہ حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا اس سے جذعہ لے کر دو بکریاں دے دے یا بیس درہم دیدے۔ جس کو زکوٰۃ میں حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس سے بنت لبون لے کر دو بکریاں زائد لی جائیں یا بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر بیس درہم یا دو بکریاں دیدی جائیں۔ جس کے ذمہ زکوٰۃ میں بنت لبون ہو اور اس کے پاس بنت مخاض ہو تو اس سے بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لی جائیں اگر اس کو سہولت ہو ورنہ بنت مخاض اور بیس درہم لیے جائیں۔ جس کے ذمہ بنت مخاض ہو اور اس کے پاس ابن لبون (مذکر) ہو تو اس سے ابن لبون لیا جائے اور اس کے اوپر کچھ نہ دیا جائے۔ جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو اس کے ذمہ کچھ نہیں مگر یہ کہ ان کا مالک کچھ دینا چاہے تو دیدے۔

بکریاں سائتمہ ہوں تو چالیس بکریوں میں ایک سوئیں تک ایک بکری ہے، جب ایک بکری زائد ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سوئیں تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو تین بکریاں ہیں تین سوئیں تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر سوئیں ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے اور نہ عیب دار نہ نر مگر یہ کہ زکوٰۃ وصول کرنے والا چاہے تو نر لے سکتا ہے۔ اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے اور نہ مجتمع کو متفرق کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے۔ جو باہم دو خلیط (شریک) ہوں وہ آپس میں گئی زیادتی برابر کر لیں۔ جب آدمی کی سائتمہ بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں ایک بکری ہے وہ بھی مالک رضامندی سے چاہے تو۔ چاندی میں چالیسواں حصہ

ہے ایک سونانوے درہم میں کچھ نہیں مالک چاہے تو جو چاہے دیدے۔ مسند احمد، البخاری، عن ابی بکر رضی اللہ عنہ ۱۵۸۳۲ پانچ سے کم اونٹوں میں کچھ نہیں۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے تو تک۔ دس میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ پندرہ میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ بیس میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ پچیس میں ایک بنت مخاض اونٹنی ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون (مذکر) ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ اگر ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک، ایک اونٹ زائد ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سوئیں تک۔ پھر ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔

ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ۱۵۸۳۳ رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کشمش، اور کھجور۔ الدارقطنی فی السنن عن عمر رضی اللہ عنہ کلام: ضعاف الدارقطنی ۴۷۷۔ ۱۵۸۳۴ گندم اور کھجور میں پانچ وقت سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۸۳۵ گندم میں سے گندم لے، بکریوں میں مادہ بکری لے، اونٹوں میں سے تراوٹ لے اور گایوں میں سے گائے وصول کر۔

ابوداؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف ابی داؤد ۳۴۶، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۹، ضعیف الجامع ۲۸۱۶۔

۱۵۸۳۶ میں نے تمہارے لیے گھوڑے، گدھے اور تیل میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

گھوڑے پر زکوٰۃ معاف ہے

۱۵۸۳۷ میں نے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ لہذا اب چاندی میں ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے اور ایک سونوے درہم میں کچھ نہیں ہاں جب درہم دوسو ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکوٰۃ فرض ہے۔ پھر جتنی تعداد زیادہ ہو اسی حساب سے ان میں زکوٰۃ ہے۔ بکریوں میں ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس بکریاں ہوں تو ان میں کچھ نہیں۔ گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک سال پورا کرنے والا چھڑا ہے اور چالیس میں گائے ہے۔ کام کاج کے جانوروں میں کوئی زکوٰۃ نہیں۔ بچپس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب چھپس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون ہے پینتیس تک جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک بنت لبون ہے پینتیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک حقہ ہے نر لگا ہوا ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو نوے تک دو حقے ہیں نر لگے ہوئے ایک سوئیں تک (یہاں غالباً جذعہ اکٹھ سے نوے تک جذعہ متروک ہے پھر کیا نوے سے ایک سوئیں تک دو حقے ہیں جن کا ذکر موجود ہے) پھر ایک سوئیں سے زائد ہوں تو ہر پچاس اونٹوں میں ایک حقہ ہے۔

مجموع کے درمیان تفریق نہ کی جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوٰۃ کے خوف سے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، نہ عیب دار اور نہ نر۔ الا یہ کہ مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) چاہے۔

نباتات میں جن کو نہروں یا آسمان کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو عشر (دسواں حصہ) ہے۔ اور جس زمین کو ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا گیا ہو نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے (جبکہ ان کی پیداوار پانچ و سق کو پہنچے)۔ ابوداؤد عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۷۸۷۰۔

۱۵۸۳۸ اللہ تعالیٰ نے گھوڑے اور غلام کے صدقے (زکوٰۃ) سے درگزر فرما دیا ہے۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ذخیرۃ الحفاظ ۹۳۶، ضعیف الجامع ۱۵۸۳

۱۵۸۳۹ سائہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں ہر چالیس اونٹوں میں ایک بنت لبون ہے۔ حساب کے وقت کسی اونٹ کو جدا نہ کیا جائے گا جس نے اجر کی نیت سے زکوٰۃ دی اس کو اجر ہوگا اور جس نے زکوٰۃ روکنے کی کوشش کی ہم اس سے زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کا نصف مال بھی لیں گے، یہ ہمارے رب کے عزامات (مضبوط احکام) میں سے عزم (پکا حکم) ہے۔ اور ان اموال میں سے آل محمد کے لیے کچھ بھی حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، مستدرک الحاکم عن معاویۃ بن قرۃ

۱۵۸۴۰ اونٹوں میں زکوٰۃ ہے، بکریوں میں زکوٰۃ ہے، اور جس نے دنیا پر درہم یا سونا چاندی جمع کر کے رکھا اور قرض مانگنے والے کو دیا اور نہ ان کو راہ خدا میں خرچ کیا وہ ایسا کفر ہے جس کے ساتھ اس کے مالک کو قیامت کے روز داغا جائے گا۔

ابن ابی شیبہ، البخاری، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۴۱ سائہ (باہر چرنے والے) گھوڑوں میں بھی ہر گھوڑے پر ایک دینار ہے۔

الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ حسن الاثر ۱۹۱، ضعاف الدارقطنی ۵۱۸، ضعیف الجامع ۳۹۹۔

۱۵۸۴۲: تیس گایوں میں ایک بچھڑایا بچھڑی ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو۔ اور چالیس میں سنہ ہے (تیسرے سال میں لگنے والا بچھڑایا بچھڑی)۔

الترمذی، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۵۸۴۳: شہد میں ہر دس مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی اس حدیث میں کلام ہے امام ترمذی نے کتب ستہ کے مقابلے میں اس روایت میں تفرقہ اختیار کیا ہے۔ کیونکہ ابن ماجہ میں ذیل الباب حدیث نہیں ملتی۔ نیز ضعیف حدیث دیکھئے صفحہ المرتاب ۳۲۵، حسن الاثر ۱۹۱، الکشف الاہمی ۶۰۲۔

۱۵۸۴۴: دودھ میں صدقہ ہے۔ الرویانی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: حدیث ضعیف ہے دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۰۔

۱۵۸۴۵: مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۴۶: مسلمان آدمی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ گوروں میں اور نہ بھتی میں جبکہ وہ پانچ وقت سے کم پیداوار ہوں۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ ہے

۱۵۸۴۷: جو مال حاصل ہوا اس پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزرے۔ الکبیر للطبرانی عن ام سعد

فائدہ: یہ روایت ضعیف ہے۔ اور درمیان سال میں جو مال بڑھے اختتام سال پر کل مال پر زکوٰۃ عائد ہوتی ہے۔

کلام: ضعیف الجامع ۴۹۰۔

۱۵۸۴۸: کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۶۔

۱۵۸۴۹: اوقاص میں کچھ نہیں۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

فائدہ: دو نصابوں کے درمیان زائد مال، جیسے چھ سے نو اونٹوں پر کچھ نہیں دس پر دو بکریاں ہیں۔ گیارہ سے چودہ پر کچھ نہیں، پندرہ اونٹوں پر تین بکریاں ہیں۔

۱۵۸۵۰: کام کرنے والی (یا دودھ کے لیے رکھی جانے والی) گایوں میں زکوٰۃ نہیں (افزائش نسل والی) ہر تیس گایوں میں ایک سالہ بچھڑایا

بچھڑی ہے اور چالیس گایوں میں دو سالہ بچھڑایا بچھڑی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۷۔

۱۵۸۵۱: زیورات میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: روایت موضوع ہے الاسرار لمرفوعہ ۲۲۱، تذکرۃ الموضوعات ۶۰، التبیان ۸۶۔

فائدہ: مذکورہ روایت موضوع اور ناقابل حجت ہے۔ کیونکہ سونا چاندی درہم دینار اور روپے پیسوں پر مطلقاً زکوٰۃ فرض ہے جب وہ نصاب

کو پہنچ جائیں سونا تنہا ہو تو ساڑھے سات تولہ، چاندی باون تولہ، اگر سونا چاندی دونوں ہوں یا سونے یا چاندی کے ساتھ روپیہ پیسہ کچھ بھی ہو تو باون تولہ چاندی کی مالیت ہو تو اس پر زکوٰۃ ہے سال گزرنے کے بعد۔ خواہ وہ زیورات میں ہو یا خالص سونا چاندی ہو۔ اگر صرف روپیہ پیسہ ہو تو

باون تولہ چاندی کی مالیت پر زکوٰۃ ہے۔

۱۵۸۵۲ ہنزویوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الدارقطنی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ وعن طلحة رضی اللہ عنہ، الترمذی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۴۷۴ سے ۴۸۰۔ الکشف الاثباتی ۴۶۶۔

۱۵۸۵۳ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں ہاں صرف غلام میں فطرہ کی زکوٰۃ ہے (یعنی عید الفطر کے روز صدقۃ الفطر)۔

ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۵۴ غلام میں صدقہ نہیں ہے سوائے صدقۃ الفطر کے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۵۵ مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزرے۔ الدارقطنی فی السنن عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۴۹۱۰۔

۱۵۸۵۶ مال میں زکوٰۃ کے سوا کوئی حق واجب نہیں ہے۔ ابن ماجہ عن فاطمة بنت قیس

کلام: ... روایت محل کلام ہے حسن الاثر ۱۸۸، ضعیف ابن ماجہ ۳۹۷۔

۱۵۸۵۷ پانچ وسق سے کم گھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مؤطا امام مالک، الشافعی، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۸۵۸ مکاتب کے مال میں زکوٰۃ نہیں حتیٰ کہ وہ آزاد ہو جائے۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے دیکھئے: ضعاف الدارقطنی ۴۹، ضعیف الجامع ۴۹۱۳۔

فائدہ: ... جس غلام پر اس کا آقا کچھ مال مقرر کر دے کہ اتنا مال لے آوے آزاد ہو اور وہ کما کما کر مال جمع کرنا شروع کر دے تو اس مال پر زکوٰۃ نہیں۔

۱۵۸۵۹ درمیان سال میں بڑھنے والے مال پر زکوٰۃ نہیں جب تک کہ اس پر سال نہ بیت جائے۔ السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ... روایت ضعیف ہے: ضعاف الدارقطنی ۴۶۴، ضعیف الجامع ۴۹۱۲۔

۱۵۸۶۰ جس نے کسی مال کا فائدہ حاصل کیا اس پر سال گزرنے تک زکوٰۃ نہیں ہے۔ الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۵۴۵، اللطیفۃ ۲۳، المبتاہیۃ ۸۱۷۔

۱۵۸۶۱ کسی مال میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب تک اس پر سال نہ بیت جائے۔ ابن ماجہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ... روایت ضعیف ہے۔ حسن الاثر ۱۸۷، ضعاف الدارقطنی ۴۶۳۔

۱۵۸۶۲ پتھروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ الکامل لابن عدی، السنن للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: ... روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۷۰۵، حسن الاثر ۱۹۸، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۹۹۔

الاکمال

۱۵۸۶۳ ہر پانچ سائہ اونٹوں میں زکوٰۃ ہے۔ الخطیب فی تاریخ عن بہز بن حکیم عن ایہ عن جدہ

۱۵۸۶۴ ہر پانچ سائہ (باہر چرنے والے) اونٹوں میں زکوٰۃ ہے۔ الاوسط للطبرانی عن بہز بن حکیم عن ایہ عن جدہ

۱۵۸۶۵ ہر پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے۔ الافراد للدارقطنی، عن ابی بکر

۱۵۸۶۶ پانچ سائہ اونٹوں میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس میں

پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن لبون۔ پینتیس تک۔ جب ایک زیادہ

ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے۔ پینتالیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے نہ لگا ہوا ساٹھ اونٹوں تک۔ جب ایک

یادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذع ہے پھر تر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لیون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ہر چالیس میں جذع اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے جس کے ساتھ زجفتی کر چکا ہو۔
الدارقطنی فی السنن وضعفہ عن عمر رضی اللہ عنہ

گائے کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۶۷ گائیں جب تیس ہو جائیں تو ان میں ایک سالہ پچھڑا یا پچھڑی ہے۔ جب چالیس ہو جائیں تو ان میں دو سالہ پچھڑا یا پچھڑی ہے، پھر اس قدر زیادہ ہوں تو ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

نقود (سونے چاندی اور روپے پیسے) کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۶۸ چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک دو سو درہم کو نہ پہنچے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، صحیح علی شرط مسلم ووافقه الذہبی

۱۵۸۶۹ ایک سونے درہم میں پچھڑا نہیں، دو سو درہم میں پانچ درہم زکوٰۃ ہے۔ الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۸۷۰ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ وقت سے کم میں زکوٰۃ نہیں، پانچ سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے، اور عریا میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے۔

السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۵۸۷۱ عریا عریہ کی جمع ہے عریہ کھجور کا وہ درخت ہے جس کو مالک کسی دوسرے کو بھل کھانے کے لیے دیدے تو اس کی پیداوار میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

زیورات کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۷۲ کیا تم دونوں یہ چاہتی ہو کہ اللہ پاک قیامت کے روز تم دونوں کو آگ کے نلگن پہنائے۔ دونوں نے عرض کیا: (ہرگز) نہیں۔ ارشاد

مایا: پھر تم دونوں اس (سونے) کی زکوٰۃ نکالو۔ مسند احمد، الترمذی وضعفہ عن عمرو بن شعبان عن ابیہ عن جدہ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بالا کو کتاب الزکوٰۃ باب ما جاء فی زکوٰۃ الخلی میں تخریج فرمایا ہے رقم الحدیث ۶۳۵، نیز ارشاد

مایا: روایت میں اوشی بن الصباح اور ابن ابیہ حدیث میں ضعیف راوی ہیں۔

اناج اور پھلوں کی زکوٰۃ

۱۵۸۷۳ زکوٰۃ پانچ چیزوں میں ہے: گندم، جو، انگور، کھجور اور زیتون۔ الحاکم فی التاریخ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۷۴ صدقہ (زکوٰۃ) نہ لے صرف ان چار چیزوں کی جو: گندم، کشمش اور کھجور۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی موسیٰ ومعاذ حدیث صحیح ووافقه الذہبی

۱۵۸۷۵ زری پیداوار کھجور اور انگور (وغیرہ) میں زکوٰۃ نہیں جب تک پیداوار پانچ وقت کو نہ پہنچے۔ جو پیداوار پانچ وقت کو پہنچے تو اگر اس کی

زمین کوڑو لوں، ہاتھوں اور چھڑ کاؤ کے ساتھ سیٹھا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے (یعنی بیسواں حصہ) اور جس پیداوار کی زمین کو آسمان نے یا نہروں

نے سیراب کیا ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے۔ وقت ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

چاندی میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ اوقیہ کو نہ پہنچے۔ پھر اس میں زکوٰۃ ہے۔ اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ پس جب دوسورہم چاندی ہو جائے تو اس میں پانچ درہم ہیں۔ الرافعی عن ابی سعید ابو عوانہ، الدارقطنی فی السنن وضعفہ عن جابر رضی اللہ عنہ ۱۵۸۷۵
کھیتی میں زکوٰۃ نہیں، نہ انگوروں اور کھجوروں میں مگر جب وہ پانچ وسق کو پہنچے اور پانچ وسق سو فریق ہے۔ وسق ساٹھ صاع ہے اور صاع ساڑھے تین سیر۔ ابن جریر، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ وابی سعید امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اسناد صراح (درست) ہے۔

۱۵۸۷۶ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن جریر، السنن للبیہقی عن ابن عمر وضعفہ
کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ نیز دیکھئے: ضعیف ابی داؤد ۳۳۶۔
۱۵۸۷۷ ہر وہ پیداوار جو زمین نکالے اس میں عشر یا نصف العشر ہے۔ ابن النجار عن ابان عن انس رضی اللہ عنہ
۱۵۸۷۸ جس زمین کو بارش یا نہریں یا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے۔ اور جو زمین جانور پر پانی لا کر سیراب کی جائے۔ اور جس میں انسانی محنت کو دخل ہو اس میں نصف العشر (میسواں حصہ) ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن الجارود، ابن خزیمہ، ابو عوانہ، السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۵۸۷۹ جس زمین کو آسمان نہریا چشمے سیراب کریں اس میں عشر ہے، اور جس کو پانی کے ڈولوں کے ساتھ سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ اور یہ کھجور، گندم اور جو میں ہے۔ جبکہ کلڑی، خرپوزہ، انار اور گنے (وغیرہ) میں رسول اللہ ﷺ نے زکوٰۃ معاف فرمادی ہے۔

مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ، الحاکم والذہبی قالا صحیح
۱۵۸۸۰ جس زمین کو آسمان سیراب کرے اس کی پیداوار میں عشر ہے اور جس زمین کو بٹ اور ڈولوں کے ساتھ پہنچا جائے اس میں نصف عشر ہے۔
مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

۱۵۸۸۱ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ (باون تولہ) چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی راف
۱۵۸۸۲ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابی راف

۱۵۸۸۳ پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔
ابن خزیمہ، ابو عوانہ، الدارقطنی فی السنن، السنن للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف ابی داؤد ۳۳۶۔
۱۵۸۸۴ مسلمان آدمی پر اس کے انگوروں اور دیگر اناج میں زکوٰۃ نہیں جب تک وہ پانچ وسق سے کم ہو۔

ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ ابی سعید رضی اللہ عنہ، صحیح ووافقه الذہبی
۱۵۸۸۵ کھجور کی طرح انگوروں کا بھی پہلے اندازہ کیا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشش بننے پر نکالی جاتی ہے جس طرح کھجور کی زکوٰۃ شمر بننے پر نکالی جاتی ہے (شمر وہ کھجور ہوتی ہے جو پورے سال ذخیرہ کی جاسکتی ہے نرم چھوہارے کے علاوہ)۔ الترمذی حسن غریب عن عتاب بن اسید
۱۵۸۸۶ پہلے انگوروں کو اندازے سے نکال لیا جاتا ہے جس طرح کھجور کو نکالا جاتا ہے پھر اس کی زکوٰۃ کشش بن جانے کے بعد نکالی جاتی ہے۔
جس طرح کھجور کی شمر بننے کے بعد زکوٰۃ ادا ہوتی ہے۔ السنن للبیہقی عن عتاب بن اسید

۱۵۸۸۷ لے لو اور ایک تہائی چھوڑ دو۔ اگر ایک تہائی نہیں چھوڑنا چاہتے تو چوتھائی ضرور چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن سہل بن ابی حمزہ
مذکورہ ارشاد نبی اکرم ﷺ نے اندازہ اور اٹکل لگانے والے سے فرمایا تھا۔ یعنی تمام کھجوروں یا انگوروں میں سے ایک تہائی یا ایک چوتھائی تازہ کھجور یا تازہ انگور نکال لو۔ پھر جب یہ پختہ ہو جائیں گی یا انگوروں کی کشش بن جائے گی تو تب ان میں متعین دسواں حصہ اگر بارانی یا نہری زیر

ہے اور اگر پانی ڈولوں وغیرہ سے دیا گیا ہے تو بیسواں حصہ نکالا جائے۔

شہد کی زکوٰۃ..... الاکمال

۱۵۸۸۸ شہد میں دسواں حصہ ہے ہر بارہ مشکیزوں میں ایک مشکیزہ ہے۔ اور اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۵۸۸۹ ہر دس رطل شہد میں ایک رطل زکوٰۃ ہے۔ ابو عروبہ الحزانی فی حدیث ابی یوسف القاضی عن الاحوص بن حکیم عن ابیہ مرسلًا

جن چیزوں میں زکوٰۃ نہیں

۱۵۸۹۰ کام کاج میں لگے ہوئے تیل، گدھے، غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

الحاکم فی الکنی، السنن للبیہقی عن الحسن عن عبدالرحمن بن سمرة، ابو داؤد فی مراسیلہ، السنن للبیہقی عن الحسن مرسلًا،

ابو عیسیٰ فی الغریب، السنن للبیہقی عن کثیر بن دینار الخراسانی مرسلًا وعن الضحاک مرسلًا

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۰۷۔

۱۵۸۹۱ میں نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے نیز دوسو سے کم دراہم میں بھی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔

الایوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۸۹۲ مسلمان کے غلام اور گھوڑے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۳ میں نے تم سے کام والے گھوڑے، گدھے، تیل اور غلام میں زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۷۱۸۔

۱۵۸۹۴ بل میں جوتی جانے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں۔ الدارقطنی فی السنن عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۵ زمین میں کھیتی گاہنے والی گائے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن خزیمہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۶ جو مال کسی کو قرض دیا جائے اس پر (واپسی تک) زکوٰۃ نہیں۔

ابن مندہ عن کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف عن ابیہ عن جدہ عن سہل بن قیس المزنی

کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۷۱۔

احکام متفرقہ..... الاکمال

۱۵۸۹۷ بنی تمیم کا ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! جب میں زکوٰۃ آپ کے قاصد کے حوالے کر دوں

تو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں میں زکوٰۃ کے فریضے سے بری ہو جاؤں گا ناں؟ ارشاد فرمایا: ہاں جب تو نے زکوٰۃ میرے قاصد کے حوالے کر دی

تو تو اس سے بری ہو گیا اور تیرا اجر ثابت ہو گیا اور گناہ اس پر رہ گیا جس نے اس کو بدل دیا۔ مسند احمد، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۸۹۸ جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لی تو وہ خزانہ نہیں رہا (جس کی مذمت آئی ہے)۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۵۸۹۹ اہل دیہات سے ان کے مویشیوں کی زکوٰۃ ان کے پانی کے گھاٹوں پر اور ان کے ڈیروں پر لی جائے۔

الاوسط للطبرانی، السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۵۹۰۰ مال میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گذرے۔ ابن ماجہ السنن للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... حسن الأثر ۱۸، ضعاف الدارقطنی ۴۶۳۔

۱۵۹۰۱ مجتمع مویشیوں کو متفرق نہ کیا جائے اور نہ متفرق مویشیوں کو جمع کیا جائے زکوٰۃ وصولی کے وقت۔ اور دو خلط (شریک) جب تک زپر،

چرواہے پر اور حوض پر اکٹھے ہیں خلط و شریک ہیں (اپنا لین دین برابر کر لیں)۔ السنن للبیہقی عن سعد

کلام:..... ضعاف الدارقطنی ۴۸۸۔

فائدہ:..... خلط سے شرکت مراد ہے عند الاحتماف۔ یعنی مثلاً دو مالکوں کی ایک سوئیں بکریاں ہیں ایک مالک کی ثلث (ایک تہائی) بکریاں ہیں اور دوسرے مالک کی دو تہائی۔ اب زکوٰۃ میں ایک بکری چلی گئی تو دونوں مالک اس کی قیمت لگا کر ایک ثلث اور دو ثلث کے ساتھ وہیں یعنی پانی کے گھاٹ پر ہی فیصلہ چلتا کر لیں۔ اور یہ دونوں اپنا مال جو مجتمع ہے متفرق نہ کریں زکوٰۃ سے بچنے کی خاطر اور اگر پہلے متفرق ہے تو زکوٰۃ کم واجب ہونے کی خاطر اکٹھا نہ کریں۔ یہ بھی اس کی مثال ہے کہ میاں بیوی بیس بیس بکریوں کے مالک ہیں اب زکوٰۃ وصول کرنے والے کو یہ امر جائز نہیں کہ وہ ان کی متفرق بکریوں کو ملا کر چالیس پر ایک بکری وصول کر لے۔

۱۵۹۰۲ زکوٰۃ میں دومرتبہ وصولی جائز نہیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... یعنی سال میں دومرتبہ زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

۱۵۹۰۳ اے ابو حذیم زکوٰۃ یا تو پانچ (اونٹوں) میں ہے، یا دس (اونٹوں) میں، یا پندرہ (اونٹوں) میں، یا بیس (اونٹوں) میں یا پچیس (اونٹوں) میں، یا تیس (گایوں) میں، یا پینتیس (اونٹوں) میں اور پھر زیادہ ہوں تو چالیس (گایوں اور بکریوں) میں۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، یعقوب بن سفیان، المنتجبی فی مسندہ، ابن سعد، البیہقی، الباری، ابن قانع، الکبیر للطبرانی،

السنن لسعید بن منصور عن ذیال بن عبید بن حنظلہ بن حذیم عن جدہ

ذیل الاحکام..... احکام کے بارے میں

۱۵۹۰۴ حضور ﷺ نے رات کو پھل اتارنے اور رات کو اباح نکالنے سے منع فرمایا۔ ابن ماجہ، السنن للبیہقی عن الحصین

زکوٰۃ وصول کرنے والے کا رندے سے متعلق..... فرع

۱۵۹۰۵ دو درود دہنے سے احتراز کر۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۰۶ جلب ہے اور نہ جب اور نہ اسلام میں شغار ہے۔ النسائی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۷۱۷۔

فائدہ:..... اہل دیہات اپنی زمینوں کی پیداوار شہر کی منڈی میں لانا چاہیں تو منڈی والوں یا کسی اور کو ان کے پاس پہلے پہنچ کر ان کا مال اونے

پونے بھاؤ خرید کر لانا اور منڈی میں مہنگے داموں فروخت کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ اگر اہل دیہات خود بازار اور منڈی میں آکر اپنا مال فروخت کریں

گے تو وہ مال لوگوں کو کم نرخ پر فراہم ہوگا۔ لاجب لاجب کا یہ مطلب ہے واللہ اعلم بالصواب۔ اور لا شغاری الاسلام کا مطلب ہے کہ دو آدمی ایک

دوسرے کی قریبی رشتہ دار سے نکاح کریں اور یہی ان کا مہر ہو جائے اور جدا گانہ مہر نہ رکھیں یہ سراسر ناجائز ہے۔

۱۵۹۰۷ جلب اور جب جائز نہیں اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے۔ ابو داؤد عن عمرو بن شعیب

۱۵۹۰۸ جلب اور حب کی اور شغار کی اسلام میں اجازت نہیں۔ اور جس نے مال غنیمت میں لوٹ ماری وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عمران بن حصین

۱۵۹۰۹ مسلمانوں سے زکوٰۃ ان کے گھٹاؤں پر لی جائے۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمر

۱۵۹۱۰ عنقریب تمہارے پاس غصہ و صدقات وصول کرنے والے آئیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کو خوش آمدید کہنا اور جو وہ چاہیں ان کا راستہ چھوڑ دینا۔ اگر وہ تمہارے ساتھ انصاف برتیں گے تو ان کے لیے اچھا ہوگا اگر وہ ظلم کریں گے تو اس کا وبال خود بھگتیں گے لیکن تم ان کو راضی کر دینا۔ کیونکہ تمہاری زکوٰۃ کی کامل ادائیگی اسی میں ہے کہ ان کو راضی کر دو اور وہ تم کو عادیں۔ ابو داؤد عن جابر بن عتيك

کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف ابی داؤد ۳۴۵، ضعیف الجامع ۳۲۹۔

۱۵۹۱۱ جب تمہارے پاس صدقات لینے والے آئیں تو ان کو واپس تم سے راضی ہو کر جانا چاہیے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن جریر

۱۵۹۱۲ جب تم (کھجور یا انگور کا) اندازہ لگاؤ تو تہائی یا چوتھائی چھوڑ کر لے لو۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سهل بن ابی حمثہ

فائدہ:..... یہ حکم پھل کے مالک کو ہے۔ یعنی ایک تہائی یا ایک چوتھائی چھوڑ کر باقی اپنے کام میں لے لو۔ ایک تہائی یا چوتھائی جب شریا شمش بن جائے تو پھر کل مال کا دسواں حصہ زکوٰۃ نکال دو۔

کلام:..... حسن الاثر ۱۹۴، ضعیف ابی داؤد ۳۴۹، ضعیف الترمذی ۹۷، ضعیف الجامع ۴۷۶۔

الاکمال

۱۵۹۱۳ حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا ایسا ہے جیسا اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔ مسند احمد عن رافع

۱۵۹۱۴ زکوٰۃ کا برحق کارندہ اللہ کی راہ میں غازی کی طرح ہے حتیٰ کہ وہ واپس اپنے گھر لوٹے۔

مسند احمد، عبد بن حمید، ابو داؤد، الترمذی: حسن، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی عن محمود بن لبید عن رافع بن خدیج

۱۵۹۱۵ عامل (کارندہ) جب زکوٰۃ وصولی پر مقرر کیا جائے اور حق لے حق دے تو وہ مستقل اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مانند ہوگا حتیٰ کہ واپس اپنے گھر لوٹے۔ الکبیر للطبرانی عن عبد الرحمن بن حمید عن ابیہ عن جدہ عبد الرحمن بن عوف

۱۵۹۱۶ لوگوں کے بچائے ہوئے اچھے اموال میں سے نہ لے بلکہ بوڑھا، جوان اور عیب والا ہر طرح کا ملا جلا مال لے۔

السنن للبیہقی عن عروۃ مرسلاً

۱۵۹۱۷ اسلام میں جلب ہے اور نہ حب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن ابی شیبہ عن عطاء مرسلاً

۱۵۹۱۸ اسلام میں جلب ہے اور نہ حب اور لوگوں سے زکوٰۃ ان کے گھروں میں لی جائے گی۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابو داؤد عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

۱۵۹۱۹ اسلام میں جلب ہے اور نہ حب، نہ اعتراض اور نہ شہری کی دیہاتی سے بیع کی اجازت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کنیر بن عبد اللہ عن جدہ

۱۵۹۲۰ میں کچھ لوگوں کو صدقات وصولی کے لیے بھیجتا ہوں۔ پھر ان میں سے ایک آکر کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں نے کوئی ظلم کیا ہے اور نہ ان کے لیے (زکوٰۃ کا) حق چھوڑا ہے۔ اور یہ مجھے ہدیہ ملا تھا جو میں نے قبول کر لیا ہے۔ یہ اپنے جھوٹے میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کہ اس کو کیا ہدیہ ملتا ہے۔ خبردار! پھر کہیں کوئی اپنی گردن پر اونٹ کا بار لیے ہوئے آئے جو بلبلارہا ہو یا ڈکراتی ہوئی گائے لے کر آئے یا منمناتی ہوئی بکری

لے کر آئے۔ اے اللہ! کیا میں نے حق بات نہیں پہنچا دی۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۵۹۲۱۔ اے قیس! قیامت کے دن اس حال میں نہ آنا کہ تیری گردن پر اونٹ سوار ہو اور وہ بلبلا رہا ہو یا گائے سوار ہو اور وہ ڈکرار ہی ہو یا بکری سوار ہو اور وہ منمنار ہی ہو۔ اور ابو رغال کی طرح نہ بنتا۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ ابو رغال کون تھا؟ ارشاد فرمایا: مصدق (زکوٰۃ وصول کرنے والا) تھا۔ حضرت صالح علیہ السلام نے اس کو (زکوٰۃ وصولی کے لیے) بھیجا۔ اس نے طائف میں ایک آدمی کو پایا، جس کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سو کے لگ بھگ تھا۔ لیکن سوائے ایک بکری کے سارا ریوڑ بغیر دودھ والی بکریوں کا تھا۔ اس آدمی کا ایک چھوٹا بیٹا بھی تھا جس کی ماں نہیں تھی۔ اس دودھیا بکری کے دودھ پر وہ بچہ پلتا تھا۔

بکریوں کے مالک نے ابو رغال سے پوچھا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں (وقت کے) رسول کا رسول (قاصد) ہوں۔ آدمی نے اس کو خوش آمدید کیا اور بولا: یہ میری بکریاں ہیں جو چاہے لے لے۔ ابو رغال نے دودھ والی بکری پر نظر جمادی اور بولا: یہ چاہیے آدمی نے کہا: یہ بچہ جو تم دیکھ رہے ہو اس کے کھانے پینے کا کوئی اور بندوبست نہیں اس بکری کے دودھ کے سوا۔ ابو رغال بولا: اگر تم دودھ چاہتے ہو تو میں بھی دودھ پسند کرتا ہوں۔ بکریوں کا مالک بولا: تم اس کی جگہ دو بکریاں لے لو۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ بکریوں کا مالک بکریوں میں اضافہ کرتا رہا حتیٰ کہ اس نے پانچ بکریاں بغیر دودھ والی لینے پر اصرار کیا مگر ابو رغال اسی دودھ والی بکری لینے پر ڈٹا رہا۔ بکریوں والے نے یہ ماجرا دیکھا تو اپنا تیر کمان اٹھایا اور ابو رغال کو قتل کر دیا۔ پھر خود ہی بولا: نبی تک یہ خبر مجھ سے پہلے کوئی اور نہ پہنچائے گا۔ پھر وہ بکریوں والا حضرت صالح علیہ السلام کے پاس حاضر ہوا اور ساری خبر سنائی۔ حضرت صالح علیہ السلام نے بھی ابو رغال کو بدعادی۔

اے اللہ! ابو رغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابو رغال پر لعنت فرما، اے اللہ! ابو رغال پر لعنت فرما (حضور اکرم ﷺ نے یہ واقعہ قیس کو سنایا تو قریب موجود) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! تب تو قیس کو عہدے سے معاف رکھے۔

۱۵۹۲۲۔ بنی فلاں کے صدقات وصول کر، اور دیکھ! قیامت کے دن کوئی بلبلا تا ہوا جو ان اونٹ اپنی گردن یا شانے پر لادے نہ آنا۔ مستدرک الحاکم، البخاری، مسلم عن قیس بن سعد

مسند احمد، البوردی، الکبیر للطبرانی، ابن قانع عن سعد بن عبادہ

زکوٰۃ لینے والے کا رندے کو راضی کرنا..... الاکمال

۱۵۹۲۳۔ جب تیرے پاس مصدق (زکوٰۃ لینے والا) آئے تو اپنی زکوٰۃ اس کو دیدے اگر وہ تجھ پر ظلم کرے تو اس کو اس کا مطلوبہ مال دے کر اس سے منہ موڑ لے اور یہ دعا کر: اے اللہ! اس نے جو بھی مجھ سے لیا میں تجھ سے اس کے ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

الحاکم فی التاریخ، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۲۴۔ اپنے عشر اور زکوٰۃ وصول کرنے والوں کو راضی کرو۔ الکبیر للطبرانی عن جریر

۱۵۹۲۵۔ مصدق (زکوٰۃ لینے والا) جب کسی قوم سے راضی خوشی واپس لوٹے تو اللہ بھی اس قوم پر اپنی رضامندی اتارتا ہے اور جب مصدق کسی قوم سے ناراض واپس ہو تو اس قوم پر اللہ کی ناراضگی بھی اترتی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سراء بنت نبهان

دوسرا باب..... سخاوت اور صدقہ میں

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول..... سخاوت اور صدقہ کی ترغیب میں

۱۵۹۲۶ سخاوت اللہ کا سب سے بڑا اخلاق ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۳۳۹۔

۱۵۹۲۷ سخاوت جنت کے درختوں میں سے ایک درخت ہے۔ جس کی ڈالیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں۔ جس نے کوئی ایک ڈالی (ٹہنی) تھام لی وہ ڈالی اس کو جنت تک لے جائے گی۔ بگل جہنم کا ایک درخت ہے۔ جس کی ٹہنیاں دنیا میں لٹک رہی ہیں جس نے ان میں سے کوئی ٹہنی تھامی، وہ اس کو جہنم تک لے جائے گی۔ الافراد للدارقطنی، شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، حلیۃ الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ، التاریخ للخطیب عن ابی سعید، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ، مسند الفردوس للذہبی عن معاویہ رضی اللہ عنہ

کلام: ... روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۳، التعقبات ۴۰، الترمذیہ ۱۳۹۲۔

۱۵۹۲۸ سخی اللہ سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے اور جہنم سے دور ہے۔ بخیل اللہ سے دور ہے، لوگوں سے دور ہے، جنت سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ جاہل سخی اللہ کے ہاں عبادت گزار بخیل سے محبوب ہے۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ، الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا کلام: ... روایت غریب (ضعیف) ہے۔ قال الترمذی کتاب البر والصلۃ باب ما جاء فی السخاء ۱۹۶۱۔

۱۵۹۲۹ روٹی کے لقمے یا کھجور کی ٹٹھی یا ایسی کسی چیز کے ساتھ جس کے ذریعے مسکین اپنے پیٹ کو سکون بخش دے اللہ پاک تین آدمیوں کو جنت میں داخل کرتا ہے: گھر کے مالک کو جس نے اس کو دینے کا حکم دیا، بیوی جس نے اس کو تیار کیا اور خادم جس نے وہ کھانا فقیر کو تھمایا۔

مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۷۳۳۔

۱۵۹۳۰ اللہ تعالیٰ صدقہ کو قبول فرماتا ہے اور اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے پھر صاحب صدقہ کے لیے اس کی نشوونما اور بڑھوتری کرتا ہے۔ جس طرح تم میں سے کوئی اپنے پیچھے رکھے کی دیکھ بھال نشوونما کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ کا ایک لقمہ بڑھ کر احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۱ بندہ روٹی کا ٹکڑا صدقہ کرتا ہے وہ بڑھ چڑھ کر اللہ کے ہاں احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۵۰۱۔

۱۵۹۳۲ سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ مکھی کے سر جتنی چیز ہو۔ الضعفاء للعقبلی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۳۲۱۵، الضعفاء ۱۹۸۴۔

۱۵۹۳۳ سائل کو کچھ دے کر لوٹاؤ خواہ جلے ہوئے کھر (جانور کے پائے) کے ساتھ۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، التاریخ للبخاری، النسائی عن حواء بنت المسکن

۱۵۹۳۴ اگر تو اس (سائل) کو دینے کے لیے کچھ نہ پائے سوائے جلے ہوئے کھر کے، تو وہی اس کے ہاتھ میں تھما دے۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، الصحيح لابن حبان، مستدرک الحاکم عن ام یحید

حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۵۹۳۵ مسکین کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دے خواہ جلا ہوا پایہ ہو۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ام بیحد
 ۱۵۹۳۶ جب تمہارے پاس کوئی سائل آئے تو اس کے ہاتھ میں کچھ نہ کچھ رکھ دو خواہ جلا ہوا کھر ہو۔

الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... ذخیرۃ الحفاظ ۱۷۱۔

۱۵۹۳۷ ہر کوئی اپنے چہرہ کو جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 ۱۵۹۳۸ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ البخاری، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، مسند احمد

عن عائشة رضی اللہ عنہا، مسند الزار، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ، مسند البزار عن النعمان بن بشیر عن ابی ہریر
 رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما وعن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۵۹۳۹ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی نہ ملے تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچو۔
 مسند احمد، السنن للبیہقی عن عد

۱۵۹۴۰ اپنے اور جہنم کی آگ کے درمیان میں آؤ کر لو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن فضالہ بن عبید
 ۱۵۹۴۱ صدقہ کرو خواہ ایک کھجور کیوں نہ ہو کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک مٹاتی ہے اور گناہوں کو بھجاتی ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے۔

ابن المبارک عن عکرمہ مرہ

کلام: ... روایت محل کلام ہے: کشف الخفاء ۹۸۲، التواضع ۵۳۲۔

۱۵۹۴۲ تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس سے قیامت کے دن اللہ پاک اس طرح کلام نہ کرے کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کو
 ترجمان واسطہ نہ ہو۔ پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو وہی پائے گا جو اس نے آگے بھیجا پائیں دیکھے گا تو وہاں بھی وہی کچھ پائے گا جو اس نے آگے
 بھیجا تھا اور اپنے سامنے دیکھ لے گا تو جہنم کی آگ پائے گا۔ پس اس آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا اچھی بات کے ذریعے ہی ممکن ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، ابن ماجہ عن عدی بن حاتم

صدقہ کے ذریعہ جہنم سے بچاؤ

۱۵۹۴۳ جہنم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ممکن ہو، کیونکہ وہ بھی بھوک سے ٹپڑھے انسان کو سیدھا کرتی ہے اور بھور
 کے لیے گذارے کا ذریعہ بنتی ہے خواہ سیر کو فائدہ نہ دے۔ البزار عن ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۵۹۴۴ تم میں سے کوئی بھی اپنا چہرہ جہنم کی تپش اور آگ سے ایک کھجور بلکہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ بھی بچا سکتا ہے، بے شک تم
 سے جب کوئی اللہ سے ملاقات کرے گا تو پروردگار اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں نہیں دی تھیں؟ وہ عرض کرے گا: بے شک
 دی تھیں۔ پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہیں دی تھی؟ وہ عرض کرے گا: ضرور، کیوں نہیں۔ تب پروردگار پوچھے گا: پھر تو
 اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ وہ اپنے آگے پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن ایسی کوئی شے نہ پائے گا جس کے ساتھ وہ جہنم کی آگ سے اپنا چہرہ
 سکے۔ لہذا ہر شخص اپنا چہرہ جہنم کی آگ سے بچالے خواہ کھجور کے ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم کی آگ
 سے اپنا چہرہ بچائے۔ بے شک مجھے تم پر فقر و فاقہ کا خوف نہیں کیونکہ اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تم کو اتنا عطا کرے گا کہ کوئی عورت یشرب اور حیرہ
 درمیان بلکہ اس سے بھی زیادہ سحر (تنہا) کرے گی اور اس کو اپنی سواری پر چوری کا خوف نہ ہوگا (اس قدر لوگوں میں کشادگی اور فراوانی ہوگی)۔

الترمذی عن عدی بن حاتم

حدیث حسن غریب ہے۔

- ۱۵۹۴۵ جو شخص تم میں سے جہنم کی آگ سے بچ سکتا ہو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو وہ ضرور ایسا کر لے۔ مسلم عن عدی بن حاتم
- ۱۵۹۴۶ لوگوں میں افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت و مشقت (کی کمائی) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن عمر رضی اللہ عنہ
- کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔
- ۱۵۹۴۷ لوگوں میں بہترین انسان وہ فقیر مؤمن ہے جو اپنی محنت (کی کمائی) دے۔
- کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۹۸، الضعیفۃ ۵۱۱
- ۱۵۹۴۸ جتنا ہو سکے تھوڑے میں سے تھوڑا دیتی رہ، اور جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔
- مسلم، النسائی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۴۹ دے اور گن گن کے نہ دے ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا۔ ابو داؤد عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۰ خرچ کر اور شمار نہ کر، ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرے گا۔ اور جمع کر کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے جمع کر لے گا۔
- مسند احمد، البخاری، مسلم عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۱ تم میں سے بہترین عورت وہ ہے جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ
- ۱۵۹۵۲ تم (ازواج مطہرات) میں سے مجھے سب سے پہلے وہ عورت آ کر ملے گی جو تم میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھ والی ہوگی (یعنی سب سے زیادہ سخی ہوگی)۔ مسلم، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۵۹۵۳ کیا میں نے تجھے اس بات سے نہیں روکا کہ کل کے لیے کچھ اٹھا کر نہ رکھا کر، بے شک اللہ تعالیٰ روز کارزق اتارتا ہے۔
- مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۴ صدقہ کر اور جمع کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا۔ البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۵ جمع کر کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے روک لے گا بلکہ زیادہ میں سے تھوڑا (اور تھوڑے میں سے بھی تھوڑا) خرچ کرتی رہ۔
- البخاری عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۶ بخل نہ کرو ورنہ اللہ بھی تجھ پر بخل کرے گا۔ البخاری، الترمذی عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ
- ۱۵۹۵۷ اے عائشہ! شمار کر کر کے نہ رکھو ورنہ اللہ بھی تجھ سے شمار کر لے گا۔ مسند احمد، النسائی عن عائشة رضی اللہ عنہا
- ۱۵۹۵۸ اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل اس شخص کا ہے جو بھوکے مسکین کو کھانا کھلائے یا کسی مقروض کو قرض سے چھٹکارا دلانے یا کسی سے اس کی تکلیف و مصیبت کو دفع کرے۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن عمیر
- کلام:..... ضعیف الجامع ۱۶۱، الضعیفۃ ۱۸۶۰۔
- ۱۵۹۵۹ فرائض کی بجا آوری کے بعد اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کسی مسلمان پر خوشی کا دروازہ کھولتا ہے۔
- الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- کلام:..... ضعیف الجامع ۱۵۸

اللہ تعالیٰ کی سختی اور نرمی

- ۱۵۹۶۰ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر کسادگی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان کو نرمی و سخاوت اور غفور و درگزر جیسی صفات دیدیتا ہے اور جب کسی قوم پر سختی کا ارادہ فرماتا ہے تو ان میں خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن عبادۃ بن الصامت
- کلام:..... ضعیف الجامع ۳۴۷۔

۱۵۹۶۱ رزق حاصل کرنے میں صدقہ کے ساتھ مدد حاصل کرو۔ مسند الفردوس اللہ یلمی عن عبد اللہ بن عمر والمزنی
کلام:۔ روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۸۱۸، الکشف الالبی ۴۳، کشف الخفاء ۳۳۲۔
۱۵۹۶۲ صدقہ کے ساتھ رزق آتا رو۔

شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن جابر بن مطعم، ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:۔ روایت ضعیف ہے، اتنی المطالب ۱۸۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۰۳، ضعیف الجامع ۸۳۱۔

۱۵۹۶۳ نرمی برت، تیرے ساتھ بھی نرمی برتی جائے گی۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵۹۶۴ چشم پوشی کرو تمہارے ساتھ بھی چشم پوشی کی جائے گی۔ المصنف لعبد الرزاق عن عطاء مرسلًا

۱۵۹۶۵ نیکی کے کام برائیوں، آفتوں اور ہلاکت خیز چیزوں کو دفع کرنا ہے، اور جو لوگ دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیک
ہوں گے۔ مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۵۹۶۶ نیکی کے کام برائیوں کو مٹاتا ہے، اور مخفی صدقہ کرنا اللہ کے غضب کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے، ہر نیکی صدقہ ہے، دنیا
میں جو نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے، جو دنیا میں برائیوں میں معروف ہیں وہی آخرت میں برے ہوں گے اور جو شخص
سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی والے) ہیں۔ الاوسط للطبرانی عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

کلام:۔ اس میں ایک راوی عبد اللہ بن الولید الوصافی ضعیف ہے: مجمع الزوائد ۱۵/۳ نیز دیکھئے کشف الخفاء ۱۵۹۳
۱۵۹۶۷ تم پر نیکی کے کام لازم ہیں کیونکہ وہ برائیوں کو مٹاتے ہیں اور تم پر خفیہ صدقہ کرنا بھی لازم ہے کیونکہ وہ اللہ عزوجل کے غضب کو

ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۵۹۶۸ اللہ کے بندوں میں سے اللہ کو محبوب ترین بندے وہ ہیں جن کو نیکی محبوب ہے اور نیکی کے کام ان کو محبوب ہیں۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، ابوالشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
کلام:۔ ضعیف الجامع ۱۳۶۵۔

۱۵۹۶۹ جو لوگ دنیا میں نیکی والے مشہور ہیں وہی آخرت میں نیک ہوں گے اور جو دنیا میں بدی والے ہیں وہی آخرت میں بدکار ہوں گے۔
الکبیر للطبرانی عن سلمان وعن قبیصة بن برمة وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ،

التاریخ للخطیب عن علی ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۵۹۷۰ دنیا میں نیکی والے ہی آخرت میں نیک ثابت ہوں گے اور جنت میں سب سے پہلے نیکی کرنے والے داخل ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
کلام:۔ ضعیف الجامع ۱۸۳۸۔

۱۵۹۷۱ نیکی کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو برائیوں کو پچھاڑتا ہے۔ ابوالشیخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:۔ ضعیف الجامع ۵۹۴۱۔

۱۵۹۷۲ کسی کے ساتھ کی ہوئی نیکی لوگوں کے درمیان تو ختم ہو جاتی ہے لیکن کرنے والے اور اللہ کے درمیان کبھی ختم نہیں ہوتی۔

مسند الفردوس عن ابی الیسر
۱۵۹۷۳ نیکی کے کام برائی کے راستے ختم کرنا ہیں، خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو رفع کرتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں زیادتی کرتی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۹۷۴ نیکی، بھلائی اور اس کے کرنے والوں سے محبت رکھو، قسم ہے اس ذات کے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے برکت بھی اور عافیت
بھی ان کے ساتھ ساتھ ہوتی ہے۔ ابوالشیخ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۱۷۷۔

۱۵۹۷۵ تو اس شخص پر تعجب کر جو اپنے مال کے ساتھ غلاموں کو خریدتا ہے پھر ان کو آزاد کرتا ہے وہ آزاد لوگوں کو نیکی کے ساتھ کیوں نہیں

خرید لیتا یہ زیادہ ثواب دہ ہے۔ ابو الغنائم الترسی فی قضاء الحوائج عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:.....روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۶۸۳، کشف الخفاء ۱۷۱، المغیر ۹۲۔

۱۵۹۷۶ نیکی سوا آدمیوں کے ہاتھ میں گھومتی ہے پھر بھی ان میں آخری شخص پہلے کے برابر ہوتا ہے۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۶۲۲۵۔

۱۵۹۷۷ اگر صدقہ سوا آدمیوں کے ہاتھوں سے گزرے تب بھی سب کے لیے پہلے جیسا اجر ہوگا بغیر اس کے اجر میں کوئی کمی کیے ہوئے۔

التاریخ للخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۲۸۴۷، الضعیفۃ ۱۶۰۳، النواخ ۱۵۷۱

فائدہ:.....یعنی اگر جس پر کوئی شے صدقہ کی جائے اور وہ اس کو آگے صدقہ کر دے، پھر وہ بھی آگے صدقہ کر دے اسی طرح جتنے آدمی اس کو

آگے صدقہ کرتے جائیں گے ہر ایک کے لیے اس شخص کا اجر ہوگا جس نے اس شے کو پہلے پہل صدقہ کیا تھا۔ اور اس کے اجر میں سے میں بھی

کچھ کمی نہ کی جائے گی۔

۱۵۹۷۸ صدقہ (خیرات) کرتے رہو، عنقریب تم پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر کسی کے پاس دینے آئے گا تو وہ کہے گا: اگر تو یہ

چیز کل گذشتہ دن لے آتا تو میں قبول کر لیتا۔ لیکن آج مجھے اس کی چنداں حاجت نہیں ہے۔ اس طرح وہ کوئی ایسا شخص نہ پائے گا جو اس کا صدقہ

قبول کر لے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن حارثہ بن وہب

۱۵۹۷۹ صدقہ کرو کیونکہ صدقہ جہنم سے تمہاری گلو خلاصی کا ذریعہ ہے۔ الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے سند ضعیف الجامع ۲۲۳۹، الضعیفۃ ۱۶۲۸، کشف الخفاء ۹۸۳۔

۱۵۹۸۰ صدقہ مصیبت کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۵۹۸۱ صدقہ بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۵۴۶، الضعیفۃ ۶۶۵۔

۱۵۹۸۲ صدقہ ستر قسم کی مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے سب سے لمبی مصیبت جذام اور برص ہے۔ التاریخ للخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۵۴۵۔

۱۵۹۸۳ صدقہ مسکین پر صدقہ ہے اور ذی رحم (رشتہ دار) پر صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی ہے۔

مسند احمد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن سلمان بن عامر

۱۵۹۸۴ صدقہ کرنا، کسی کے ساتھ نیکی کرنا، والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی برتنا بد بختی کو نیک بختی سے بدل دیتا ہے، عمر میں

زیادتی کرتا ہے اور مصیبتوں کے دروازوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:.....ضعیف الجامع ۳۵۴۷۔

۱۵۹۸۵ جنت خنوں کا گھر ہے۔ الکامل لابن عدی، القضاعی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:.....روایت ضعیف ہے الاقان ۶۱۵، تجذیرا مسلمین ۱۳۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۳۔

۱۵۹۸۶ مسائل کا حق ہے (کہ اس کو کچھ نہ کچھ دیا جائے) خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن الحسین، ابو داؤد عن علی رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن الہرماس بن زیادہ

کلام:.....روایت محل کلام ہے: الاسرار المرفوعۃ ۳۷۰، ۳۷۱، اتنی المطالب ۱۱۵۷۔

۱۵۹۸۷: مسائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: التذکرۃ ۳۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۔

۱۵۹۸۸: جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ محبوب نہ ہو۔ پس تیرا مال وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارث کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔ النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
فائدہ: ہر انسان مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیتا ہے حالانکہ جو مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جاتا ہے وہی اس کا اپنا مال ہوتا ہے جس وہ کڑے وقت میں اللہ کے ہاں پالیتا ہے اور یہ مال اس کو اچھا نہیں لگتا، جبکہ وہ جس کو وہ جمع کر کر کے رکھتا ہے اس سے انسان بے انتہاء لگاؤ رکھتا ہے حالانکہ وہ اس کا مال ہوتا ہی نہیں کیونکہ اس کے مرنے کے بعد وہ مال اس کے وارث کا ہوتا ہے۔

۱۵۹۸۹: اللہ تعالیٰ نے یہ دین اپنی ذات کے لیے خالص کر لیا ہے اور تمہارے دین کے لیے درست اور سب سے بہتر چیز سخاوت اور حسد اخلاق ہے۔ پس سنو! اپنے دین کو ان دونوں چیزوں کے ساتھ مزین کر لو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین
۱۵۹۹۰: اللہ تعالیٰ جواد (بڑا فیاض) ہے اور جواد کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق سے محبت رکھتا ہے اور ذلیل گھٹیا اخلاق سے نفرت رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن طلحۃ بن عبید اللہ، حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۵۹۹۱: اللہ تعالیٰ کریم ہے اور کریم کو پسند کرتا ہے بلند اخلاق کو محبوب رکھتا ہے اور پست گھٹیا اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سهل بن سعد رضی اللہ عنہ
۱۵۹۹۲: اللہ تعالیٰ مدد نازل کرتا ہے اسی قدر جس قدر انسان دوسروں کے لیے محنت مشقت اٹھاتا ہے۔ اور صبر بھی مصیبت کے بقدر نازل فرماتا ہے۔

الکامل لابن عدی، ابن لآل عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۵۹۹۳: مدد من جانب اللہ بقدر مشقت نازل ہوتی ہے۔ اور صبر بھی خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الحکیم، الزار، الحاکم فی الکنی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۳۳۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۵۱، الشذرۃ ۲۲۷۔

۱۵۹۹۴: جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کی مدد اور ذمہ داری اس پر بڑھ جاتی ہے۔ پس جو اس ذمہ دار کو اٹھانے سے عاجز بنتا ہے وہ اس نعمت کو رو بہ زوال کر لیتا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن عائشۃ، شعب الایمان للبیہقی عن معاذ رضی اللہ عنہ
۱۵۹۹۵: صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الترمذی، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۸۹، اسنی المطالب ۸۱۴۔
۱۵۹۹۶: صدقہ اپنے مالکوں کی طرف سے قبروں کی گرمی کو ٹھنڈا کرتا ہے اور مومن قیامت کے روز اپنے صدقہ کے سائے میں پناہ گزین ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن عقبۃ بن عاذ
کلام:..... روایت محل کلام ہے کیونکہ اس میں ابن ابیہ مدلس ہے۔ مجمع الزوائد ۱۱۰۳، نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۸۹۸، ضعیف الجامع ۱۲۸۸

۱۵۹۹۷: صدقہ سے اللہ کی رضا مطلوب ہوتی ہے اور بدلے سے آنے والے کی رضا اور حاجت روائی منظور ہوتی ہے۔
الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن علقمۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۹۰
۱۵۹۹۸: مومن اللہ سے یہ اچھا ادب حاصل کرتا ہے کہ جب اللہ اس پر وسعت پیدا کرتا ہے تو وہ بھی آگے وسعت کا معاملہ کرتا ہے اور جہ

اس پر تنگی ہوتی ہے تو وہ بھی ہاتھ روک لیتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... المتباہیۃ ۱۰۵۵، الوقوف ۱۶۔

۱۵۹۹۹ بہت سے مال دار قیامت کے دن بہت تنگ دست ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے دیا تو انہوں نے دائیں بائیں، آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کیا اور اس کے ساتھ نیک کام کیے۔ البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۶۰۰۰ آدمی جب صدقہ میں کوئی چیز دیتا ہے تو ستر شیطانوں کی ہرزہ مرائی اور مکروشر سے اس کو آزادی مل جاتی ہے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم عن بریدۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۰۰۱ ابلیس اپنے مضبوط ترین اور سب سے قوی چیلوں کو ان لوگوں کے ورغلانے کے لیے بھیجتا ہے جو اپنے مال کو نیک کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: ضعیف الجامع ۱۳۵۹۔

صدقہ کی پرورش

۱۶۰۰۲ اللہ تعالیٰ تمہاری کھجور اور تمہارے لقمہ کی اس طرح پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کھجور کا دانہ اور لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، ابن حبان عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
۱۶۰۰۳ جب کوئی پاکیزہ مال صدقہ کرتا ہے اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ پاک اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے خواہ وہ کھجور کا دانہ ہو پھر وہ دائرہ رحمن کے دست مبارک میں اتنی پرورش پاتا ہے حتیٰ کہ پہاڑ سے بڑا ہو جاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے چھڑے یا گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۶۰۰۴ رزق کا دروازہ عرش سے لے کر زمین کے پیٹ میں جگہ پڑنے تک کھلا ہی کھلا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی ہمت اور مشقت کے بقدر عطا کرتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن الزبیر
کلام: روایت محل کلام ہے ضعیف الجامع ۱۸۴۳، الکشف الالبی ۲۲۶۔

۱۶۰۰۵ جنت میں ایک گھر ہے، جس کو خلیوں کا گھر کہا جاتا ہے۔ سنن ابی داؤد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
کلام: ضعیف الجامع ۱۸۹۲۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ کی الاوسط کے حوالہ سے نقل کیا اور فرمایا اس روایت میں محمد بن عبد اللہ مفرد ہے اور اس کے ترجمہ (حالات) سے ہم کو آگاہی نہیں۔ مجمع الزوائد ۱۲۸/۳۔
۱۶۰۰۶ مال میں زکوٰۃ کے سوا بھی حق ہے۔ الترمذی عن فاطمۃ بنت قیس

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد قابل اعتبار نہیں اور ایک راوی ابو حمزہ میمون الاعور ضعیف ہے۔ ترمذی، ۶۶۰، ۶۵۹۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۴۶، ضعاف الدارقطنی۔

۱۶۰۰۷ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت روائی کے لیے خاص کر دیا ہے لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف قدم اٹھاتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے عذاب سے مامون ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۰۰۸ اللہ تعالیٰ کی کچھ اقوام ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بندوں کے منافع کے لیے نعمتوں سے سرفراز کر رکھا ہے۔ اور یہ نعمتیں ان میں اس وقت تک رکھی ہیں جب تک وہ خرچ کرتے رہیں اور جب وہ منع کرنا شروع کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وہ نعمتیں چھین لیتا ہے۔ اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۰۹ رزق کی چابیاں عرش کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اور اللہ پاک لوگوں پر رزق نازل کرتا ہے ان کے خرچوں کے بقدر۔ جو کثرت کے ساتھ خرچ کرتا ہے اس پر کثرت کے ساتھ رزق نازل ہوتا ہے اور جو کمی کرتا ہے اس پر بھی کم نازل ہوتا ہے۔ الدارقطنی فی الافراد عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۹۸۲۔

۱۶۰۱۰ میں صرف ایک مبلغ ہوں، اللہ ہدایت دینے والا ہے، میں قاسم ہوں اور اللہ عطا کرنے والا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن معاویة رضی اللہ عنہ

۱۶۰۱۱ اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔

المنار عن بلال وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱۲ رنجوں اور غموں کا علاج کرو صدقات کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری تکلیف کو دور کر دے گا اور تمہارے دشمن پر تمہاری مدد کرے گا۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۲۲۱۷، کشف الخفاء ۸۷۶۔

۱۶۰۱۳ جانتے ہو شیر اپنی دھاڑ میں کیا کہتا ہے، وہ کہتا ہے:

اے اللہ! مجھے نیکی اور بھلائی کرنے والے پر مسلط نہ فرما۔ الکبیر للطبرانی فی مکارم الاخلاق ۲۲۱۹، الضعیفۃ ۱۳۱۹

۱۶۰۱۴ دوا اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ محبوب رکھتا ہے اور دوا اخلاق ایسے ہیں جن کو اللہ مبغوض رکھتا ہے۔ جن دوا اخلاق کو اللہ محبوب رکھتا ہے وہ

سخاوت اور نرمی ہیں اور وہ دوا اخلاق جن کو اللہ پاک مبغوض رکھتا ہے وہ بداخلاق اور بخل ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ

فرماتا ہے تو اس کو لوگوں کی حاجت روائی پر لگا دیتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

کلام: ضعیف الجامع ۲۸۴۳، الضعیفۃ ۱۷۰۶۔

۱۶۰۱۵ نیکی کے دروازوں میں سب سے بہترین دروازہ صدقہ کا ہے۔ الافراد للدارقطنی، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۱۶ کوئی دن ایسا نہیں کہ جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دوفرشتے اترتے ہیں اور ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو بہترین بدلہ دے

اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روک رکھنے والے کے مال کو ضائع کر۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۱۷ کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ایک فرشتہ آسمان میں منادی کرتا ہے: اے اللہ! خرچ ہونے والے مال کا نعم البدل دے اور رک جانے والے

مال کو ضائع کر۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن سبرۃ

۱۶۰۱۸ اللہ تعالیٰ کریم ہے کرم (سخاوت) کو پسند کرتا ہے، جواد (فیاض) ہے اور جود (فیاضی) کو پسند کرتا ہے، بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے اور گھٹیا

اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔ ابن عساکر، الضیاء عن سعد بن ابی وقاص

۱۶۰۱۹ اللہ تعالیٰ نیکی کو بیس لاکھ گنا تک بڑھا دیتا ہے۔ ابن جویہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۶۵۵۔

صدقہ حلال مال سے ہونا چاہئے

۱۶۰۲۰ جس نے ایک کھجور دانے کے برابر بھی پاکیزہ مال صدقہ کیا اور اللہ پاک پاکیزہ مال ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اپنے دائیں

ماتھ میں قبول فرماتا ہے پھر اس کے مالک کے لیے اس کی تربیت و پرورش فرماتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی تربیت و پرورش کرتا

ہے حتیٰ کہ وہ بڑھ چڑھ کر پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۱ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ابن آدم! اپنا خزانہ میرے پاس رکھو اے جو جلے گا اور نہ غرق ہوگا، نہ اس کو میرے پاس سے کوئی چوری کر

گا، نہ کہ جب تجھے اس کی سخت ترین حاجت ہوگی تجھے دے دیا جائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن الحسن مرسل

کلام: ضعیف الجامع ۱۷۵۳۔

۱۶۰۲۲ تم میں سے کسی کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال محبوب ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے بلکہ ہر کسی کو اپنا مال ہی زیادہ محبوب ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کا مال تو وہ ہے جو وہ آگے بھیج دے اور اس کے وارثوں کا مال وہ ہے جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ جائے۔ البخاری، النسائی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۲۳ کثرت والے ہی قیامت کے دن قلت والے ہیں۔ مگر جس نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا اور پاکیزہ طریقہ سے کمایا۔

ابن ماجہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۴ مدد آسمان سے بقدر مشقت کے حاصل ہوتی ہے اور صبر بقدر مصیبت کے نازل ہوتا ہے۔ الحسن بن سفیان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۵ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۶ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو بجھاتا ہے، صلہ رحمی عمر زیادہ کرتی ہے اور نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں۔

الصحيح لابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۰۲۷ میں اپنی انگوٹھی اللہ کی راہ میں صدقہ کروں یہ مجھے کعبہ کے لیے ہزار درہم ہدیہ بھیجنے سے زیادہ محبوب ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۰۲۸ کلام: علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مجمع میں اس کو الاوسط للطبرانی کے حوالہ سے نقل کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ اس میں ایک متکلم فیہ راوی ہے ابو العنبر۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۳/۱۱۳۔

۱۶۰۲۸ ایک آدمی مہارنگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کے بدلے قیامت کے روز سات سو اونٹنیاں ہوں گی اور سب مہار بندھی ہوں گی۔ مسند احمد، مسلم، النسائی عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۲۹ ایک آدمی مہارنگی ہوئی اونٹنی لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (یا رسول اللہ!) یہ اللہ کی راہ میں (وقف) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھے جنت میں اس کے عوض سات سو مہارنگی ہوئی اونٹنیاں ملیں گی۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۰ جو مسلمان اپنے ہر مال میں سے ایک ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے دے (مثلاً بکریوں میں ایک نرمادہ اسی طرح اونٹوں اور گایوں وغیرہ میں) تو جنت کے تمام دربان اس کا استقبال کریں گے اور ہر ایک اس کو اپنے پاس بلائے گا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۱ ایک سائل ایک عورت کے پاس آیا جو منہ میں لقمہ لئے ہوئے تھی۔ عورت نے وہی لقمہ نکال کر سائل کو دے دیا۔ پھر کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ اس عورت کو اللہ نے ایک نرینہ اولاد عطا کی۔ بچہ جب بڑا ہوا تو ایک بھیڑ یا اس کو اٹھا کر لے گیا عورت بھیڑیے کے پیچھے پیچھے میرا بچہ! کہتی ہوئی دوڑی۔ اللہ پاک نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ بھیڑیے کو پکڑ اور اس کے بچہ کو اس کے منہ سے چھڑا لے اور اس کی ماں کو کہہ دینا کہ اللہ تجھ کو سلام کہتا ہے اور کہنا کہ یہ لقمہ اس کے لقمہ کے بدلے ہے۔ ابن صوری فی امالیہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۳۲ بہر حال ڈاکہ زنی تو تجھے بہت کم پیش آئے گی حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے آیا کریں گے۔ جبکہ تمہارا فقر و فاقہ! تو یاد رکھو! قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ نکلے اور اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔ پھر تم میں سے کوئی اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہوگا جو دونوں کو ایک دوسرے کی بات پہنچائے۔ پھر پروردگار اس کو فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں عطا کیا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں، ضرور! پروردگار فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجے۔ وہ عرض کرے گا: ضرور کیوں نہیں! پھر وہ اپنے دائیں دیکھے گا تو صرف جہنم ہی کو پائے گا، بائیں دیکھے گا تو وہاں بھی جہنم ہی کو پائے گا۔ پس جو بھی وہ ہو وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچالے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ ہی جہنم کی آگ سے بچ جائے۔ البخاری عن عدی بن حاتم

۱۶۰۳۳... یا ایہا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ لی آخر الآئیۃ

لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

نیز فرمان الہی ہے:

یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد.

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔

یہ آیات تلاوت فرما کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی ایک دینار خرچ کر لے، ایک درہم خرچ کر لے، کوئی کپڑا صدقہ کر دے، ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہی صدقہ کر دے اور کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی صدقہ کر دے۔ مسلم عن جریر

۱۶۰۳۴... لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا (یعنی اول) اس سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت (پیدا کر کے روئے زمین پر) پھیلا دیئے اور خدا سے جس کے نام کو تم اپنی حاجت براری کا ذریعہ بناتے ہو ڈرو اور (قطع محبت) ارحام سے (بچو) کچھ شک نہیں کہ خدا تمہیں دیکھ رہا ہے۔

اے ایمان والو! خدا سے ڈرتے رہو اور ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے۔ اور اللہ سے ڈرو۔ بے شک اللہ خبر رکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔ آدمی اپنے دیناروں میں سے ایک دینار ہی خرچ کر لے، ایک درہم خرچ کر دے، اپنا کوئی کپڑا صدقہ کر لے، گندم کا ایک صاع یا کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کر لے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر دے۔

مسند احمد، مسلم، النسائی عن جریر

۱۶۰۳۵... آدمی گندم کا ایک صاع صدقہ کر دے اور کھجور کا ایک صاع ہی صدقہ کر دے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی جحیفۃ

۱۶۰۳۶... میرے لیے یہ بات خوش کن نہیں ہے کہ میرے پاس سونے کا احد پہاڑ ہو اور تیسری رات آجائے اور اس میں سے ایک دینار بھی باقی ہو سوائے اس دینار کے جو میں نے قرض نمٹانے کے لیے رکھ لیا ہو۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۷... اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: مجھے پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور اس میں سے ایک دینار ہوتے ہوئے مجھ پر تیسری رات آجائے، ہاں مگر وہ دینار جو میں نے قرض اتارنے کے لیے رکھا ہو۔ میں اس صورت میں راضی ہوں کہ میں اس پہاڑ کو اللہ کے بندوں میں یوں یوں ہاتھ بھر بھر کر دائیں بائیں خرچ کروں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اے ابوذر! میں نے عرض کیا: لیک یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: کثیر مال والے قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے مگر وہ لوگ جنہوں نے اپنا مال یوں یوں خرچ کیا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۳۸... اے ابوذر! مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو اور تمام کا تمام خرچ کروں مگر تین دینار بچا ہوں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

۱۶۰۳۹... مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ میرے پاس احد پہاڑ سونے کا ہو پھر اسی حال میں مجھ پر تیسری رات آجائے اور اس میں سے کچھ بھی باقی رہ جائے سوائے اس مال کے جو میں قرض چکانے کے لیے رکھ لوں۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۰... مجھے یہ بات خوشگوار نہیں لگتی کہ احد پہاڑ میرے لیے سونے کے پہاڑ میں تبدیل ہو جائے اور تین راتوں کے بعد اس میں سے ایک

دینار بھی باقی بچ جائے سوائے اس کے جو میں نے قرض کے لیے بھار کھا ہو۔ البخاری عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۱ مجھے نماز میں سونے کی ڈلی یاد آگئی (جو گھر میں رکھی ہوئی تھی پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے لہذا میں نے اس

کو تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔ مسند احمد، البخاری عن عقبہ بن الحارث

۱۶۰۴۲ مجھے عصر (کی نماز) میں سونے کا ایک ٹکڑا یاد آگیا جو ہمارے پاس تھا پس میں نے ناپسند کیا کہ وہ رات بھر ہمارے پاس رہے چنانچہ

میں نے اس کو تقسیم کرنے کا ارادہ کر دیا۔ النسائی عن عقبہ بن الحارث

۱۶۰۴۳ جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں

دور فرما دے گا ہر خندق سات سو سال کی مسافت جتنی وسیع ہوگی۔ النسائی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۴۴ اے ابن آدم تو زائد مال خرچ کر دے یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو اس کو روک لے تو یہ تیرے لیے بدتر ہے بقدر گنہگار روزی رکھنے

پر تیرے لیے کوئی ملامت نہیں، خرچ اس شخص سے شروع کر جس کے معاش کی ذمہ داری تجھ پر ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۵ بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کا مال تو صرف تین چیزیں ہیں جو کھا کر فنا کر دیا، یا پہن کر پرانا کر دیا اور دے

کر (آخرت کے لیے) جمع کر لیا اور جو اس کے علاوہ ہے وہ جانے والا ہے اور بندہ اس کو لوگوں کے لیے چھوڑنے والا ہے۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۴۶ ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، اے ابن آدم تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا صدقہ کر کے

آگے بھیج دیا۔ مسند احمد، مسلم، ابن حبان، النسائی عن عبد اللہ بن الشخیر

۱۶۰۴۷ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس فضل (زائد) مال

دیدے اور (تمام مال خرچ کر کے) اپنے آپ کو مت تھکا۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن مالک بن فضالہ

۱۶۰۴۸ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۴۹ ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو۔ چنانچہ وہ بادل وہاں ایک طرف کو

اٹھا اور اس نے سارا پانی ایک پتھریلی زمین پر برسایا جہاں سے وہ سارا پانی ایک نالے میں جمع ہو کر بہنے لگا۔ آدمی پانی کے پیچھے پیچھے چل

دیا۔ آگے جا کر دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں کھڑا اس پانی کو اپنے پھاوڑے کے ساتھ کھینچ رہا ہے۔ آدمی نے باغ والے سے اس کا نام

پوچھا: باغ والے نے وہی نام بتایا جو اس نے بادلوں میں سے سنا تھا۔ پھر باغ والے نے پوچھا: اللہ کے بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ بندہ

نے کہا: یہ پانی جس بادل سے برسا ہے اس بادل سے میں نے آواز سنی تھی کہ تیرے نام سے اس کو حکم ملا تھا کہ تیرے باغ کو سیراب کر دے۔ اب

تو بتا کہ تیرا اس میں کیا طرز عمل ہے؟ باغ کے مالک نے کہا: جب تو نے اتنی بات کہہ دی ہے تو سن میں پیداوار کو دیکھتا ہوں اور ایک تہائی مال

صدقہ خیرات کر دیتا ہوں میں اور میرے بچے ایک تہائی مال کھانے کے لیے رکھ لیتے ہیں اور ایک تہائی مال باغ میں واپس لگا دیتا ہوں۔

مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

دو آدمیوں پر حسد جائز ہے

۱۶۰۵۰ حد صرف دو شخصوں کے ساتھ کرنا جائز ہے: ایک وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو حق کے راستوں میں خرچ کرتا ہوں اور

دوسرا وہ شخص جس کو اللہ نے حکمت اور علم عطا کیا ہو اور وہ اس کے ذریعے فیصلے کرتا ہو اور دوسروں کو وہ علم سکھاتا ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۰۵۱ مسلمان امانت دار خزانچی وہ ہے جو حکم کے مطابق پورا پورا مال خوشی کے ساتھ اس مستحق کو صدقہ میں دے دے جس کے لیے اس کو حکم ہوا ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۰۵۲ خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا بھی خیر کرنے والے کی طرح ہے۔

البرار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن سہل بن سعد وعن ابی مسعود رضی اللہ عنہما
 ۱۶۰۵۳ خیر کا راستہ دکھانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام:..... الترمذی کتاب العلم باب ماجاء الدال علی الخیر کفا علیہ رقم ۲۶۷۰، وقال غریب۔ روایت ضعیف ہے۔
 ۱۶۰۵۴ خیر بتانے والا خیر کرنے والے کی طرح ہے۔ ابن التجار عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے۔ ۱۲۸۲۔

۱۶۰۵۵ خیر پر دلالت کرنے والا گویا خیر کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ مصیبت زدوں کی دادرسی کو پسند کرتا ہے۔
 مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الضیاء عن بریدۃ، ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہما
 کلام:..... اسنی المطالب ۶۶۶، ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۹۸، ضعیف الجامع ۲۹۹۷۔

۱۶۰۵۶ مخلوق ساری اللہ کی عیال ہے چنانچہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب وہ ہے جو اس کی عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچانے والا ہے۔
 مسند ابی یعلیٰ، مسند البرار عن انس رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ
 کلام:..... الشذرة ۳۹۰۔

۱۶۰۵۷ اپنی عزت و آبرو کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔ الخطیب فی تاریخ عن ابی ہریرۃ، ابن لال عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 ۱۶۰۵۸ تین آدمی تھے۔ ایک کے پاس دس دینار تھے، اس نے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ دوسرے کے پاس دس اوقیہ چاندی تھی، اس نے ایک اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔ اور تیسرے کے پاس سوا اوقیہ چاندی تھی، اس نے دس اوقیہ چاندی صدقہ کر دی۔ پس یہ سب لوگ اجر میں برابر برابر ہیں۔ کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی مالک
 کلام:..... ضعیف الجامع ۲۵۸۸۔

۱۶۰۵۹ ایک درہم ایک لاکھ درہم سے سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا جبکہ دوسرے شخص کے پاس بہت مال تھا جس میں ایک لاکھ درہم زائد مال تھا اس نے وہ صدقہ کر دیئے۔
 النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۰۶۰ سخاوت اور فیاضی نفع ہی نفع ہے اور رنگ دہی نحوست ہے۔ القضاعی عن ابن عمر، مسند الفردوس للذیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۵۲، اسنی المطالب ۷۸۱۔

۱۶۰۶۱ عمدہ اخلاق کا مالک بنی نو جوان اللہ کو بد اخلاق کنجوس بوڑھے عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔
 الحاکم فی تاریخ، مسند الفردوس عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۷۷۔

صدقہ سے زندگی میں برکت

۱۶۰۶۲ مسلمان آدمی کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اللہ پاک اس کے طفیل فخر اور غرور کو دفع فرماتا ہے۔
 ابوبکر بن مقسم فی جزئہ عن عمرو بن عوف

کلام: ضعیف الجامع ۳۴۷۱۔

۱۶۰۶۳ ہر زندہ جگر والی شے کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ شعب الایمان للبيهقي عن سراقه بن مالک

۱۶۰۶۴ ہر جگر والی شے میں اجر ہے۔ مسند احمد، ابن ماجه عن سراقه بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۰۶۵ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۶۶ کھجور کی چند مٹھیاں حور عین کا مہر ہیں۔ الافراد للداوقطنی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۴۰۷۱، الکشف الالہی ۶۳۵۔

۱۶۰۶۷ اپنے اموال کے ساتھ اپنی آبروؤں اور عزتوں کی حفاظت رکھو اور کوئی بھی اپنی زبان کے ساتھ اپنے دین کا دفاع کر لے۔

الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: اسنی المطالب ۱۰۰۴، ذخیرۃ الحفاظ ۳۸۵۶۔

۱۶۰۶۸ ہر شخص اپنے صدقہ کے سائے میں ہو گا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن عبقة بن عامر

۱۶۰۶۹ کتنی حور عین ایسی ہیں جن کا حق مہر صرف گندم کی چند مٹھیاں یا کھجور کی چند مٹھیاں ہیں۔ الضعفاء للعقيلي عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ترتیب الموضوعات ۱۱۳۱، الترمذیہ ۳۷۹۲، ضعیف الجامع ۱۶۰۶۹۔

۱۶۰۷۰ اگر مسکین (مانگنے والے) جھوٹ نہ بولتے تو ان کو واپس کرنے والے کبھی کامیاب نہ ہوتے۔

الکبير للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام: الاتقان ۱۴۹۳، التعقبات ۳۴۔

۱۶۰۷۱ بندہ جس قدر اچھا صدقہ کرتا ہے اللہ پاک اس کے چھوڑے ہوئے مال پر اسی قدر اچھے وارث بناتا ہے۔

ابن المبارک عن بن شہاب مرسلًا

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۴۷۳۲، ضعیف الجامع ۴۹۸۵۔

۱۶۰۷۲ کوئی بندہ صدقہ اور صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس پر کشادگی اور اضافے کا دروازہ کھول دیتا ہے اور کوئی بندہ

مال بڑھانے کی غرض سے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو قلت کا شکار کر دیتا ہے۔

شعب الایمان للبيهقي عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۰۷۳ جو مسلمان کسی مسلمان کو کوئی کپڑا پہنا دے وہ اللہ پاک کی حفاظت میں رہتا ہے جب تک کہ اس کپڑے کا کوئی ٹکڑا اس (مسکین)

کے بدن پر رہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۵۲۱۷۔

۱۶۰۷۴ جو اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دیدو اور جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو۔

مسند احمد، ابن ماجه عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۰۷۔

۱۶۰۷۵ جو تم سے اللہ کے نام سے پناہ مانگے اس کو پناہ دو، جو اللہ کے نام سے سوال کرے اس کو عطا کرو، جو تم کو دعوت دے اس کی دعوت قبول

کرو، جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تم اس کا بدلہ چکاؤ اور اگر بدلے کی کوئی چیز نہ پاؤ تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تم کو گمان ہو جائے کہ تم نے

بدلہ چکا دیا ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائي، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۷۶ جس سے اللہ کے نام پر سوال ہوا اور اس نے سائل کو دیا تو اللہ پاک اس کے لیے ستر نکیاں لکھے گا۔

شعب الایمان للبيهقي عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۵۶۱۵۔

۱۶۰۷۷ مسکین کو کچھ تمھانا بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن حارثة بن النعمان

کلام: ضعیف الجامع ۵۸۹۲۔

۱۶۰۷۸ اللہ کا مومن بندے پر ہدیہ یہ ہوتا ہے کہ اس کے دروازے پر سائل کو بھیج دے۔

الخطیب فی رواۃ مالک عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے تحذیرا لمسلمین ۱۶۳، ضعیف الجامع ۲۰۹۲، الضعیفۃ ۵۹۴۔

۱۶۰۷۹ مالداروں کے لیے فقراء کی طرف سے ہلاکت ہے (اگر وہ ان کو نہ دیں)۔ الاوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۶۱۳۰، النواح ۲۳۸۰۔

۱۶۰۸۰ ہلاکت کثیر مال والوں کے لیے، مگر وہ لوگ جو اپنے مالوں کو چاروں طرف دائیں بائیں آگے اور پیچھے ہر طرف خرچ کریں۔

ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: عطیہ عوف اور اس سے روایت کرنے والا دونوں راوی ضعیف ہیں۔ زوائد علی ابن ماجہ رقم ۴۱۲۹۔

۱۶۰۸۱ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیرے ماتحت ہیں ان سے دینا شروع کر۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۰۸۲ افضل ترین صدقہ کم مال والے کا اپنی محنت سے صدقہ کرنا ہے اور اس شخص سے صدقہ کی ابتداء کر جو تیرے زیر دست ہے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

افضل صدقہ کی صورت

۱۶۰۸۳ افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مال چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اس شخص سے ابتداء کر جو تیرے زیر

کفالت ہے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم، مسند احمد، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۰۸۴ افضل انسان وہ ہے جو اپنی محنت (سے) اللہ کی راہ میں دے۔ الطیالسی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

ضعیف الجامع ۱۰۴۰۔

۱۶۰۸۵ جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو بلائیں گے اور اس کو کھڑا کر کے اس سے اس کی

وجاہت اور مرتبے کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے۔

تمام، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۹، التعقبات ۳۷، التزییہ ۱۳۵۲۔

الاکمال

۱۶۰۸۶ صدقہ کر کیونکہ صدقہ جہنم سے خلاصی کا ذریعہ ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۸۷ صدقہ کرو، کیونکہ صدقہ جہنم سے تمھارے لیے گلو خلاصی کا ذریعہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۸۸ جہنم سے بچو خواہ ہجوز کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو کیونکہ وہ بھی ٹیڑھی کمر کو سیدھا کرتا ہے، (بھوک سے پیدا ماغی) خلل کو بند

کرتا ہے۔ بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور بھوکے کے لیے وہی کام دیتا ہے جو سیر کو دیتا ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، الدارقطنی فی العلل، ضعفه الدیلمی عن ابی بکر

کلام: ...ضعیف الجامع ۱۲۳، الضعیفۃ ۱۷۸۴۔

۱۶۰۸۹ جنہم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ مسند البزار، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط للطبرانی،

السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، النسائی عن عدی بن حاتم، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ، ابن

عباس عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر، الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما،

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۹۰ جنہم کی آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن مخمر

۱۶۰۹۱ جنہم کی آگ کا فدیہ دے دو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو۔ ابن خزیمہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۲ اے عائشہ! جنہم کی آگ سے بچو! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہی سہی۔ ابن خزیمہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۳ اے عائشہ! جنہم کی آگ سے چھپ جا! خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ بھی بھوکے کی بھوک کو رفع کرتا ہے

جس طرح سیر کو فائدہ دیتا ہے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۰۹۴ اے عائشہ! جنہم کی آگ سے بچ جا، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۹۵ یہ جنہم سے بچانے والا ہے اس شخص کو جو اس کو اچھی طرح ادا کرے اور اس سے صرف اللہ کی رضا مطلوب رکھے (یعنی صدقہ)۔

الکبیر للطبرانی عن میمونۃ بنت سعد

۱۶۰۹۶ دنیا میں جو اہل معروف (نیکی والے) ہیں وہی آخرت میں اہل معروف ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک اہل معروف کو جمع

کرے گا اور ارشاد فرمائے گا: میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے تم سے جو بھی سرزد ہوا۔ اب میں اپنے بندوں کا معاملہ بھی تم پر چھوڑتا ہوں، پس

آج جس کو چاہو نیکی دو، تاکہ جس طرح تم دنیا میں اہل معروف تھے آخرت میں بھی اہل معروف بن جاؤ۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۰۹۷ اہل جنہم کو حکم دیا جائے گا وہ صف بندی کر لیں گے۔ پھر ان کے سامنے سے ایک مسلمان آدمی گزرے گا اور ان میں سے ایک آدمی

مسلمان کو کہے گا:

اے فلاں! میرے لیے سفارش کر دے۔ مسلمان نیک آدمی اس سے پوچھے گا تو کون ہے؟ وہ کہے گا: تو مجھے نہیں جانتا تو نے مجھ سے پانی

مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔ اسی طرح کوئی اور کہے گا: تو نے مجھ سے فلاں چیز مانگی تھی میں نے تجھے دیدی تھی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

نیکی کا صدقہ

۱۶۰۹۸ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ پاک تمام اہل معروف (نیکی کرنے والوں) کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا اور فرمائے

گا: تمہاری یہ نیکی بھی جو میں نے قبول کر لی اب یہ لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود! اے ہمارے سردار! ہم اس کا کیا کریں جبکہ آپ

اس کے ہم سے زیادہ لائق ہیں۔ لہذا آپ ہی اس کو لے لیجئے۔ اللہ عز وجل فرمائے گا: میں اس کا کیا کروں کیونکہ میں تو نیکی کے ساتھ معروف

ہوں۔ تم اس کو لے لو اور گناہوں میں لت پت افراد کو دیدو۔ پس آدمی اپنے دوست سے ملے گا اور اس پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے اور وہ

اس پر کوئی نیکی صدقہ کرے گا، جس کی بدولت وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۰۹۹ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک اہل جنت کو اور اہل جہنم کو (الگ الگ) صفوں میں کھڑا کرے گا۔ جہنمی صف میں سے کوئی آدمی کسی جنتی صف والے کو دیکھے گا تو کہے گا: اے فلاں! کیا تجھے فلاں دن یاد نہیں ہے جب میں نے دنیا میں تیرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ وہ جنتی اس جہنمی کا ہاتھ پکڑے گا اور عرض کرے گا:

اے اللہ! اس نے دنیا میں میرے ساتھ نیکی کی تھی۔ چنانچہ اس کو کہا جائے گا: اس کا ہاتھ پکڑ اور اللہ کی رحمت کے ساتھ جنت میں لے جا۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، الخطیب فی التاريخ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۰ اما بعد! اے لوگو! تمہارے لیے بہتری اسی میں ہے کہ تم زندہ مال کو راہ خدا میں خرچ کرو، جس کے پاس ایک صاع ہے وہ صاع کا کچھ حصہ صدقہ کر دے، جس کے پاس چند کھجوریں ہیں وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کر دے اور تم میں سے ہر ایک اللہ سے ملاقات کرنے والا ہے۔ اللہ پاک اس کو یہ فرمائے گا جو میں کہہ رہا ہوں: کیا میں نے تجھے سچ و بصیر (سننے دیکھنے والا) نہیں بنایا؟ کیا میں نے تجھے مال اور اولاد عطا نہیں کئے۔ پس تو نے آگے کے لیے کیا بھیجا؟ تب وہ آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں دیکھے گا لیکن وہ ایسی کوئی چیز نہ پائے گا جس کے ذریعے جہنم کی آگ سے بچ سکے سوائے چہرے کے، لہذا آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ممکن ہو اگر تجھے وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ بچ جاؤ۔ مجھے تم پر فقر و فاقہ کا خوف نہیں ہے، وہ تو اللہ تعالیٰ تمہاری مدد ضرور کرے گا تم کو اتنا عطا کرے گا اور اس قدر کشادگی عام کرے گا کہ ایک عورت حیرہ اور یثرب کے درمیان یا اس سے بھی زیادہ سفر قیمتی مال و متاع کے ساتھ بغیر کسی خوف و خطر کے کرے گی۔

مسند احمد، الكبير للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۱ اما بعد! اے لوگو! اپنی جانوں کے لیے کچھ آگے بھیج دو، تم کو اچھی طرح معلوم ہو جائے گا: اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی بڑھاپے کو پہنچتا ہے، پھر اپنی بکریوں کو اس حال میں چھوڑ دیتا ہے کہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا۔ پھر (قیامت کے روز) اس کا رب اس کو فرمائے گا اور اس کے رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اور کوئی دربان نہ ہوگا جو درمیان میں رکاوٹ بنے پروردگار فرمائے گا: کیا تیرے پاس رسول نہیں آیا جس نے تجھے میرا پیغام پہنچایا؟ کیا میں نے تجھے مال عطا نہیں کیا اور تجھے فضیلت نہیں دی۔ پھر تو اپنے لیے آگے کیا بھیجا؟ تب وہ دائیں بائیں دیکھے گا مگر اس کو کچھ ملے گا پھر وہ آگے دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پس جو جہنم سے بچ سکے بچ جائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ہو۔ اور جو اس کو کبھی نہ پائے وہ اچھی بات کے ساتھ بچ جائے۔ کیونکہ قیامت کے روز نیکی دس گنا سے بڑھ کر سات سو گنا تک پہنچ جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ ہنداد عن ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف

فائدہ: یہ مدینہ میں حضور ﷺ کا سب سے پہلا خطبہ تھا جس میں آپ نے حمد و ثناء کے بعد مذکورہ کلمات ارشاد فرمائے۔

۱۶۱۰۲ بہر حال راگیروں کو لوٹنے کے واقعات تم پیش آئیں گے حتیٰ کہ قافلے مکہ تک بغیر محافظوں کے سفر کیا کریں گے۔ جبکہ فقر و فاقہ تو یاد رکھو قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم میں سے کوئی اپنا صدقہ لے کر نہ گھوے مگر اس کو کوئی قبول کرنے والا نہ ملے۔

پھر (قیامت کے روز) تم میں سے کوئی پروردگار عز و جل کے سامنے کھڑا ہوگا اس طرح کہ اس کے اور پروردگار کے درمیان کوئی پردہ حائل ہوگا اور نہ کوئی ترجمان واسطہ بنے گا۔ پھر پروردگار (رو برو) اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس رسول نہیں بھیجا؟ وہ عرض کرے گا: ضرور تب وہ اپنے دائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا پھر بائیں دیکھے گا مگر جہنم کے سوا کچھ نہ پائے گا۔ پس تم میں سے کسی کو بھی چاہیے کہ وہ جہنم سے بچ جائے خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ساتھ کیوں نہ ہو، اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات کے ساتھ جہنم سے بچ جائے۔

البخاری عن عدی بن حاتم

فائدہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ کے پاس دو آدمی حاضر خدمت ہوئے ایک نے کثرت اعمال اور فقر و فاقے کی شکایت کی اور دوسرے نے راستے میں مال لٹنے کی شکایت کی تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۰۳ دیناروں والا صدقہ میں اپنے دینار خرچ کرے درہم والا اپنے درہم خرچ کرے، صاحب گندم گندم خرچ کرے، جو والا جو خرچ

کرے، اور کھجور والا کھجور خرچ کرے اس دن سے پہلے پہلے کہ جب وہ اپنے آگے دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نہ نظر آئے، بائیں دیکھے تو جہنم کے سوا کچھ نہ نظر آئے اور اپنے پیچھے دیکھے تب بھی جہنم کے سوا کچھ دکھائی نہ دے۔ الاوسط للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۱۰۴ کوئی بندہ ایسا نہیں جو صدقہ کرے اور صرف اللہ کی رضا مطلوب ہو تو اللہ پاک قیامت کے روز اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے تو نے میری رضا چاہی، پس میں تیری (اور تیرے صدقہ کی) حقارت نہ کروں گا۔ پس میں تیرے جسم کو آگ پر حرام کرتا ہوں اور تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔ ابن لال، الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۰۵ اللہ تعالیٰ ایسی امت سے عذاب پھیر دیتا ہے جس میں کسی نے بھی کوئی صدقہ کیا ہو۔ ابن شاہین، الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام: روایت میں ابو حذیفہ البخاری اسحاق بن بشر مترک ہے جس کی بناء پر روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال رقم بالا۔

۱۶۱۰۶ تم سے پہلے ایک بادشاہ تھا جو اپنی جان پر بے جا خرچ کرتا تھا۔ وہ ایک مسلمان تھا۔ جب وہ کھانا کھا لیتا تو بچا کھچا اپنے کوڑے کرکٹ کے مقام پر ڈال دیتا تھا۔ اس کوڑے پر ایک عبادت گزار آتا تھا، اگر اس کو وہاں کوئی روٹی کا ٹکڑا ملتا تو اس کو کھا لیتا، اگر سبزی ملتی وہ کھا لیتا اور اگر کسی ہڈی پر گوشت لگا ملتا تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ اسی طرح وقت بیتارہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کی روح کو قبض فرمایا۔ پھر اس کے گناہوں کی پاداش میں اس کو جہنم برد کر دیا۔

پھر عابد وہاں سے جنگل میں چلا گیا وہاں اس کا گذر بسر جنگلی خوراک اور پانی پر تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عابد کی روح کو بھی قبض کر لیا۔ پروردگار نے عابد سے دریافت فرمایا: کیا تیرے پاس کسی کی کوئی نیکی ہے؟ جس کو تو اس کا بدلہ ادا کرے؟ عابد نے انکار کر دیا۔ پروردگار نے فرمایا: پھر تیرا گذر بسر کس طرح ہوتا تھا؟ حالانکہ اللہ کو سب علم تھا۔ عابد نے عرض کیا: میں ایک بادشاہ کے کوڑے پر آتا تھا اگر مجھے وہاں روٹی کا ٹکڑا ملتا تو وہ کھا لیتا، اگر سبزی ملتی تو اس کو کھا لیتا اور اگر کوئی ہڈی گوشت لگی مل جاتی تو اس کو نوچ لیتا تھا۔ پھر آپ نے بادشاہ کی روح کو قبض کر لیا تو میں جنگل چلا گیا اور وہاں کی خوراک کو اپنی روزی بنا لیا۔ اللہ عز وجل نے اس بادشاہ کو جہنم سے نکالنے کا حکم دیا جو کلمہ ہو چکا تھا۔ عابد نے عرض کیا: پروردگار یہی وہ بادشاہ ہے، جس کی کوڑے سے میں کھاتا تھا۔ اللہ عز وجل نے فرمایا: اے اس کا ہاتھ پکڑ اور اس نیکی کی وجہ سے جو اس کی طرف سے تجھے ملتی رہی اس کو جنت میں لے جا۔ اگر اس بادشاہ کو اپنی اس نیکی کا علم ہوتا تو میں اس کو جہنم میں داخل نہ کرتا۔

تمام، ابن عساکر وقال غریب وابن النجار عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

۱۶۱۰۷ قیامت کے دن ایک منادی ندا دے گا: امت محمدیہ کے فقراء کہاں ہیں؟ اٹھو اور قیامت میں قائم مفلوں میں گھس جاؤ، جس نے تم کو کوئی لقمہ کھلایا ہو یا کوئی گھونٹ پلایا ہو یا کسی نے میری خاطر تم کو کپڑا ڈھانپنے کے لیے دیا ہو پرانا یا نیا، اس کا ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل کر دو۔ پس کوئی آدمی کسی کو پکڑے ہوئے ہوگا اور عرض کرے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے کھانا کھلا کر سیر کیا تھا۔ دوسرا کہے گا: اے پروردگار! اس نے مجھے پلا کر سیر کیا تھا۔ پس امت محمدیہ میں سے کوئی فقیر ایسا نہ رہے گا جس کے ساتھ کسی نے کوئی نیکی چھوٹی یا بڑی کی ہوگی مگر اللہ پاک ان سب کو جنت داخل کر دے گا۔ ابن عساکر عن ابراہیم بن ہدیبہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ابراہیم بن بن ہدیبہ نے بغداد وغیرہ میں باطل روایات بیان کی ہیں، میزان الاعتدال ارے۔

۱۶۱۰۸ قیامت کے دن مومن کا سایہ اس کا صدقہ ہوگا۔ ابن زنجویہ عن بعض الصحابة

۱۶۱۰۹ آدمی اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا حتیٰ کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے۔ القضاعی عن عقبہ بن عامر

۱۶۱۱۰ اللہ عز وجل صدقہ کے طفیل ستر برائیوں کو دفع کرتا ہے۔ ابن صصری فی امالیہ وابو الشیخ فی الثواب وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۱ مسلمان آدمی کا صدقہ عمر زیادہ کرتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے اور اس کے طفیل اللہ پاک کبر اور فخر کو تم فرماتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن کثیر

۱۶۱۱۲ صدقہ بری موت کو دفع کرتا ہے۔ القضاعی عن رافع

۱۶۱۱۳ صدقہ کرو اور اپنے مریضوں کی صدقہ کے ساتھ دوا کرو۔ بے شک صدقہ آفتوں اور بیماریوں کو دفع کرتا ہے، اور یہ تمہاری عمروں اور نیکیوں کو بھی زیادہ کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۱۱۴ صدقہ پروردگار کے غضب کو دفع کرتا ہے اور بری موت مرنے سے بچاتا ہے۔

الترمذی، حسن غریب، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: اسنی المطالب ۸۱۴ ضعیف الجامع ۱۳۸۹

آدھی روٹی صدقہ کرنے کا صلہ

۱۶۱۱۵ کچھ لوگوں کا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام پر گذر ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ان میں سے آج ایک شخص مر جائے گا ان شاء اللہ۔ پھر وہ لوگ آگے گذر گئے۔ پھر شام کو واپس آپ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے ان کے ساتھ لکڑیوں کے گٹھر بھی تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: نیچے رکھ دو۔ پھر جس کے متعلق آج کے دن مرنے کی خبر دی تھی اس کو فرمایا: تو اپنی لکڑیوں کا گٹھر کھول۔ اس نے گٹھر کھولا تو اس میں ایک کالا سانپ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا: آج تو نے کیا عمل کیا؟ اس نے کہا: آج میں نے کچھ عمل نہیں کیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: دیکھ لے پھر بھی کوئی عمل کیا ہوگا؟ آدمی نے عرض کیا: میں نے اس کے سوا کوئی عمل نہیں کیا کہ میرے ہاتھ میں ایک روٹی تھی۔ میرے پاس سے ایک مسکین کا گذر ہوا اس نے مجھ سے سوال کر دیا۔ میں روٹی کا ایک حصہ اس کو تھا دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: بس اسی عمل کی بدولت تجھ سے موت مٹ گئی۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۶ تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جو ایک پرندے کے گھونسلے کے پاس آتا تھا جس وقت وہ اٹھوڑوں میں سے بچے نکال لیتا تھا چنانچہ وہ اس کے بچے پکڑ لیتا تھا۔ پرندے نے اللہ عزوجل سے شکایت کی کہ آدمی کا ہمارے ساتھ یہ برتاؤ ہے۔ اللہ پاک نے پرندے کو وحی فرمائی کہ اگر وہ دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو میں اس کو ہلاک کر دوں گا۔ چنانچہ جب پرندے نے بچے نکالے تو آدمی بھی پہلے کی طرح بچے اٹھانے کے لیے گھر سے نکلا۔ جب بستی کے ایک کنارے پر پہنچا تو ایک سائل نے اس سے سوال کیا آدمی نے اپنے زادراہ میں سے ایک چپاتی سائل کو دیدی اور آگے نکل آیا حتیٰ کہ گھونسلے پر آیا اور سیڑھی لگا کر اس پر چڑھا اور دو بچے پکڑ لیے۔ ان کے ماں باپ ان کو دیکھ رہے تھے۔ دونوں نے عرض کیا: پروردگار! آپ نے ہم سے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ شخص دوبارہ ایسی حرکت کرے گا تو آپ اس کو ہلاک کر دیں گے۔ اب اس نے دوبارہ ایسی حرکت کی ہے اور ہمارے دو بچے پکڑ لئے ہیں لیکن آپ نے اس کو ہلاک نہیں فرمایا۔ اللہ پاک نے ان دونوں کو وحی فرمائی: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ میں کسی کو اس دن بری موت سے ہلاک نہیں کرتا جس دن اس نے کوئی صدقہ کیا ہو۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۷ یعقوب علیہ السلام کا ایک بھائی تھا جس نے صرف اللہ کی رضا کے لیے بھائی چارہ کیا تھا۔ ایک دن وہ کہنے لگا: اے یعقوب! آپ کی بینائی کس وجہ سے ختم ہو گئی ہے؟ اور کس چیز نے آپ کی کمر کو جھکا دیا ہے؟ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: میری بینائی جس وجہ سے ختم ہوئی وہ یوسف کی یاد میں رونا ہے اور جس چیز نے میری کمر کو جھکا دیا ہے وہ بنیامین کا رنخ و غم ہے۔ چنانچہ جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے یعقوب! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: کیا تجھے حیا نہیں آتی کہ تو نے میرے غیر کے پاس میری شکایت کی۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا:

انما اشکو بشی وحزنی الی اللہ۔

میں اپنے دکھ اور رنج کی شکایت اللہ کے حضور ہی کرتا ہوں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: اے یعقوب! میں جانتا ہوں کہ آپ کس چیز کا شکوہ کر رہے ہیں! حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: اے پروردگار! تجھے بوڑھے ضعیف پر رحم نہیں آتا، تو نے میری بینائی اچک لی ہے اور میری کمر جھکا دی ہے۔ مجھے میری خوشبو

(یوسف) لوٹا دے میں اس کو مرنے سے پہلے سو گھٹنا چاہتا ہوں۔ پھر آپ میرے ساتھ جو فرمانا چاہیں آپ صاحب اختیار ہیں۔ پھر جبرئیل علیہ السلام حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس دوبارہ تشریف لائے اور فرمایا: اللہ آپ کو سلام کرتا ہے اور فرماتا ہے: خوش خبری لے اور آپ کا دل بھی مسرور ہو، میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! اگر تیرے دونوں بیٹے مرے ہوئے بھی ہو گئے تو میں ان کو بھی تیرے لیے زندہ کر دوں گا۔ تو پہلے مسکینوں کے لیے کھانا تیار کر۔ کیونکہ مجھے میرے بندوں میں سب سے زیادہ محبوب انبیاء اور مسکین لوگ ہیں۔ اور کیا تو جانتا ہے کہ کس وجہ سے میں نے تیری بصارت زائل کی ہے؟ اور تیری کمر جھکا کی ہے؟ نیز یوسف کے بھائیوں نے جو کچھ اس کے ساتھ کیا ہے وہ کیوں کیا ہے؟ تم لوگوں نے ایک مرتبہ بکری بیچ کی تھی پھر تمہارے پاس ایک یتیم مسکین آیا جو روزہ دار تھا لیکن تم نے اس بکری میں سے اس کو کچھ نہ کھلایا۔

اس کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا طرز عمل یہ تھا کہ جب کھانے کا ارادہ فرماتے تو منادی کو حکم دیدیتے وہ ندا دیتا: اے لوگو! جو مسکین کھانا کھانا چاہیں وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آکر کھانا تناول کر لیں۔ اور اگر کوئی مسکین روزہ دار ہیں تو وہ یعقوب علیہ السلام کے ساتھ آکر روزہ افطار کریں۔ ابن راہویہ فی تفسیرہ مرسلہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۸ آسمان میں دو فرشتے ایسے ہیں جن کا اور کوئی کام نہیں ہے سوائے اس کے کہ ایک کہتا رہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور اچھا بدلہ دے اور دوسرا کہتا رہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کا مال ضائع کر۔ ہناد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۱۹ آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ متعین ہے جو کہتا ہے: جو آج قرض دے گا وہ کل کو اچھا بدلہ پالے گا۔ دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو جلد نقصان اور ضیاع دے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

نیک راہ میں خرچ کرنے والوں کے لئے دعا

۱۶۱۲۰ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔

۱۶۱۲۱ کوئی دن ایسا نہیں کہ جب بندے صبح کرتے ہوں تو دو فرشتے نہ اترتے ہوں، ان میں سے ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو (اور زیادہ اور) اچھا دے دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کے مال کو ضائع کر۔ البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۲ جب کبھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہوتے ہیں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کو ضائع کر۔ الافراد للدارقطنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۳ کوئی صبح ایسی نہیں ہوتی کہ دو فرشتے منادی نہ دیتے ہوں۔ ایک فرشتہ کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اور دے۔ دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! روکنے والے کو نقصان دے۔ دو فرشتے صور پھونکنے پر مامور ہیں۔ منتظر ہیں کہ کب ان کو حکم ملے اور وہ صور پھونک دیں۔ دو فرشتے منادی دیتے ہیں اے خیر کے طالب آگے بڑھ۔ دوسرا کہتا ہے اے شر پھیلانے والے رک جا۔ دوسرے دو فرشتے نداء دیتے ہیں: ایک کہتا ہے آدمیوں کے لیے عورتوں کی طرف سے ہلاکت ہے، دوسرا کہتا ہے: عورتوں کے لیے مردوں کی طرف سے ہلاکت ہے۔

مستدرک الحاکم و تعقب عن ابی سعید

کلام: ... الخاکمی المستدرک کتاب الاحوال رقم ۵۵۹۴۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں خارجہ بن مصعب ضعیف ہے۔

۱۶۱۲۴ سورج جب بھی طلوع ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے۔ جن کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے۔ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو جلد اور اچھا دے اور روکنے والے کو نقصان دے۔ اور سورج جب بھی غروب ہوتا ہے اللہ پاک اس کے پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجتا ہے جو نداء دیتے ہیں اور ان کی آواز جن وانس کے سوا ساری مخلوق سنتی ہے: اے لوگو! چلو اپنے رب کی طرف۔ بے

شک وہ تھوڑا مال جو گذر بسر کے لیے کافی ہو وہ کہیں بہتر ہے اس مال سے جو زیادہ ہو اور ہوا و لعب میں ڈال دینے والا ہو۔ ابو داؤد، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، کتاب البخلۃ للخطیب عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
۱۶۱۲۵ کیا تجھے علم نہیں کہ آسمان میں ایک فرشتہ منادی کرتا ہے اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ دے اور روکنے والے کے مال کو نقصان دے۔

الکبیر للطبرانی عن عبد اللہ بن سمرۃ رضی اللہ عنہ

راہ خدا میں خرچ کرنا

۱۶۱۲۶ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اے ابن آدم خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا، بے شک اللہ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے جو ہر وقت خرچ کرتا رہتا ہے، رات اور دن میں کوئی چیز اس میں کمی نہیں کر سکتی۔ الدارقطنی فی الصفات عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۲۷ اے ابن العوام میں تیرے پاس اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں بلکہ ہر خاص اور عام کے پاس رسول بن کر آیا ہوں۔ اللہ عز و جل فرماتے ہیں: خرچ کر، میں تجھ پر خرچ کروں گا اور کسی کو خالی مت لوٹا ورنہ تجھ پر طلب سخت ہو جائے گی۔ اس آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے۔ جس میں سے ہر آدمی کا رزق اس کے خرچ، صدقے اور نیت کے بقدر اترتا ہے۔ جو کمی کرتا ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو کثرت کرتا ہے اس کے ساتھ کثرت ہوتی ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۱۲۸ رزق کا دروازہ عرش کے دروازے کی طرف کھلا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا رزق ان کے خرچ کے مطابق اتارتا ہے۔ جو کمی کرتا ہے اس کے ساتھ کمی ہوتی ہے اور جو (خرچ میں) کثرت کرتا ہے اس کے ساتھ کثرت ہوتی ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۶۱۲۹ مدد خدا کی طرف سے خرچ کے مطابق اترتی رہتی ہے۔ صبر خدا کی طرف سے مصیبت کے بقدر اترتا ہے۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ اسی المطالب ۳۴۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۵۔

۱۶۱۳۰ اللہ تعالیٰ رزق بقدر خرچ اور ذمہ داری کے نازل کرتا ہے اور صبر بقدر مصیبت کے تارتا ہے۔ الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔۔۔ ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۳۱ تجھے قیامت کے دن اس کے بدلے سات سو اونٹیاں ملیں گی اور سب کی سب مہار بندھ ہوں گی۔

مسند احمد، مسلم، النسائی، ابن حبان، عن ابی مسعود الانصاری

فائدہ:۔۔۔ حضور ﷺ کے پاس ایک شخص مہار لگی ہوئی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں، تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۳۲ تو نے سچ کہا۔ اگر تو اپنا اونٹ دیتا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتا اگر تو اونٹنی دیتا تو وہ بھی اللہ کی راہ میں جاتی۔ اور اگر تو اپنے نان نفقہ میں سے دیتا تو اللہ اس سے اچھا دیتا۔ البغوی عن ابی طلق

۱۶۱۳۳ خیر اور بھلائی اس گھر کی طرف تیزی سے آتی ہے جس میں کھانا کھلایا جاتا ہے اور چھری اور کوہان کا گوشت تک حاضر ہو جاتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ، ابن ابی الدنیا فی کتاب الاخوان عن الحسن مرسلًا
۱۶۱۳۴ صدقہ کسی مال میں کوئی کمی نہیں کرتا اور کوئی بندہ اپنا ہاتھ صدقہ کے ساتھ نہیں بڑھاتا مگر وہ صدقہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے قبل اللہ کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے۔ اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا حالانکہ اس کو اس کی حاجت نہیں ہوتی مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۱۳۵ صدقہ سے کوئی مال کم نہیں ہوتا، کوئی بندہ ظلم کو معاف نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کو اس کے طفیل عزت و وقار میں زیادہ کرتا ہے۔ معافی

دور گزرے کام لو اللہ تعالیٰ تم کو عزت دے گا اور کوئی بندہ اپنی جان کے لیے سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

۱۶۱۳۶ الکبیر للطبرانی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ام سلمة رضی اللہ عنہا اے عائشہ خراج میں تنگی نہ کر، ورنہ اللہ تجھ پر تنگی کرے گا۔ تم عورتیں شوہر کی ناشکری بہت کرتی ہو اور صاحب رائے کی رائے پر غالب آنے کی کوشش کرتی ہو۔ جب تم سیر ہو جاتی ہو تو سست اور لاچار ہو جاتی ہو اور جب بھوکی ہو تو ہوتا تھا پاؤں ڈھیلے ڈال دیتی ہو۔

ابن الانباری فی کتاب الاضداد عن منصور بن المعتمر مرسلًا عطا کر اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ بھی تیرے ساتھ شمار کرے گا۔ ابو داؤد عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۳۸ خراج کرتے رہو، تھوڑے میں سے تھوڑا کرتے رہو، شمار نہ کرو ورنہ تمہارے ساتھ بھی شمار کیا جائے گا اور جمع کر کر کے نہ رکھو ورنہ تم سے بھی جمع کر لیا جائے گا۔ العسکری فی الامثال عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۳۹ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: جس نے میری مخلوق میں سے کسی کمزور کے ساتھ کوئی نیکی کی لیکن اس کے پاس ایسا کچھ نہ تھا جس کو وہ اس کے بدلے میں دیتا تو میں اس کی طرف سے بدلہ دوں گا۔ الخطیب عن دینار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۰ اے اہل اسلام! اپنے اموال میں سے اللہ کو قربان کر دو تمہارے قرضہ کو کوئی گناہ بڑھا دے گا۔ ابن سعد عن یحییٰ بن ابی کثیر مرسلًا اے عبدالرحمن بن عوف! تو مالداروں میں سے ہے اور تو جنت میں صرف گھٹ کر ہی داخل ہوگا۔ لہذا تو اللہ کو قربان کر دیا کروہ تیری ٹانگیں

کھول دے گا۔ ابن سعد، الکامل لابن عدی، الاوسط للطبرانی، مستدرک الحاکم و تعقب، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عاصم بن عبدالرحمن بن عوف عن ابیہ

خیر کا ارادہ کرنے پر نیکی ملتی ہے

۱۶۱۴۲ اعمال چھ ہیں، انسان چار ہیں، (چھ اعمال میں سے) دو وہ ہیں: واجب کرنے والے۔ ایک برابر برابر ہے (اور ایسے دو عمل ہیں) ایک نیکی دس گنا ثواب رکھتی ہے اور ایک نیکی سات سو گنا ثواب رکھتی ہے۔ دو واجب کرنے والے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ جو شخص اس حال میں مرا کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا دوسرا یہ کہ جو اس حال میں مرا کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراتا تھا وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ برابر برابر ایک عمل یہ ہے کہ جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا حتیٰ کہ دل میں اس کو بٹھالیا اور اللہ نے بھی اس عمل کو اس کے دل سے جان لیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جائے گی۔ دوسرا برابر برابر عمل اس شخص کا ہے جس نے کوئی برا عمل کیا اس کے لیے ایک برائی لکھ دی جائے گی۔ اور جس نے ایک نیکی کی اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کو سات سو گنا ثواب ملے گا۔

جبکہ لوگوں میں کچھ لوگ ایسے ہیں جن پر دنیا میں وسعت ہے اور آخرت میں بھی وسعت ہے۔ کچھ لوگوں پر دنیا میں تنگی ہے اور آخرت میں وسعت ہے۔ کچھ لوگ ایسے ہیں ان پر دنیا میں وسعت ہے لیکن آخرت میں تنگی ہے اور کچھ (بد نصیب) ایسے ہیں جن پر دنیا و آخرت دونوں جہانوں میں تنگی اور مشقت ہے۔

مسند احمد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، الباوردی، مستدرک الحاکم، حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن خزیم بن فاتک ۱۶۱۴۳ اللہ کے ہاں اعمال سات طرح کے اعمال ہیں۔ دو عمل واجب کرنے والے ہیں، دو عمل برابر برابر ہیں، ایک عمل دس گنا ہے، ایک عمل سات سو گنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ دو واجب کرنے والے عمل: جو شخص اللہ سے اس حال میں ملا کہ خالص اس کی عبادت کرتا تھا اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا تھا اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔ اور جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا تو اس کے لیے جہنم واجب ہو جائے گی۔ جس نے برا عمل کیا اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی اور جس نے نیکی کا صرف (پختہ) ارادہ کیا اس کو اس کے برابر سزا دی جائے گی۔ جس نے نیک عمل کیا اس کو دس گنا ثواب ملے گا اور جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اس کے لیے ایک درہم کا خرچ کرنا سات سو درہم خرچ کرنے کے برابر ہوگا اور ایک دینار سات سو دینار کے برابر ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے

لیے روزے رکھنا ایسا عمل ہے جس کا ثواب صرف اللہ کو معلوم ہے۔ الحکیم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ روایت فضائل صوم میں بھی گزر چکی ہے۔

۱۶۱۴۴ بندہ روٹی کا ایک ٹکڑا صدقہ کرتا ہے جو اللہ کے ہاں بڑھتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ کلام: ... ضعیف الجامع ۱۵۰۱

۱۶۱۴۵ مومن ایک کھجور صدقہ کرتا ہے یا اس کے برابر ہی کوئی پاکیزہ شے صدقہ کرتا ہے کیونکہ اللہ صرف پاکیزہ (حلال) مال ہی قبول فرماتا ہے تو وہ صدقہ اللہ کے ہاتھ میں چلا جاتا ہے پھر پروردگار اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ صدقہ بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۱۴۶ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ نہیں جو اچھے مال کا صدقہ کرے اور اس کو حق جگہ رکھے تو وہ رحمن کے ہاتھ میں جاتا ہے، پھر رحمن اس کی پرورش کرتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے یا بچھیرے کی پرورش کرتا ہے حتیٰ کہ وہ لقمہ یا کھجور بڑے پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۴۷ تیرے مال میں تین شرکاء ہیں تو خود، بربادی اور وارث۔ اگر تجھ سے ہو سکے کہ تو ان سے عاجز نہ ہو تو ایسا ہی کر۔ الدیلمی عن ابن عمرو ۱۶۱۴۸ تجھے تیرا مال اچھا لگتا ہے یا تیرے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر دیا یا دے کر آگے چلتا کر دیا اور جان لے! تیرے مال میں تین شرکاء ہیں وہ مال تیرا ہے یا تیرے حوالی (وارثوں) کا ہے یا وہ برباد ہونے کا ہے پس تو تینوں میں عاجز و کمزور نہ بن۔ الصحیح لابن حبان عن ابن عمرو

جمع کردہ وارثوں کا ہوتا ہے

۱۶۱۴۹ تم میں سے کون ایسا شخص ہے جس کو اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے اپنے مال سے زیادہ اس کے وارثوں کا مال اچھا لگے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جان لو! تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے اچھا نہ لگتا ہو۔ کیونکہ تیرا مال تو صرف وہ ہے جو تو نے آگے بھیج دیا اور تیرے وارثوں کا مال وہ ہے جو تو نے پیچھے چھوڑ دیا۔ مسند احمد، ہناد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۱۵۰ یہ تو ساری باقی رہ گئی ہے سوائے شانوں کے۔ الترمذی، صحیح عن عائشہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک بکری ذبح کی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا باقی رہ گیا ہے؟ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) عرض کیا: صرف شانے باقی رہ گئے ہیں (باقی اللہ کی راہ میں دیدیا ہے) حضور ﷺ نے تب مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۱ ساری باقی ہے سوائے شانے کے۔ مسند احمد عن عائشہ رضی اللہ عنہا فائدہ: صحابہ رضی اللہ عنہم نے بکری ذبح کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صرف شانے باقی رہ گیا ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۵۲ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور (دینا) شروع کر اس سے جو تیرے زیر دست ہے۔ مسند احمد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما ۱۶۱۵۳ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ درمیان میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔

۱۶۱۵۴ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اس کے ساتھ ہے اور سائل کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس تو زائد مال دیدے اور اپنے نفس سے عاجز مت ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن مالک بن نصلۃ

۱۶۱۵۵ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن صفوان

۱۶۱۵۶ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پہلے ماں، پھر باپ، پھر بہن، بھائی پھر قریب سے قریب۔

الدارقطنی فی الافراد، الکبیر للطبرانی عن ابی رمثہ

۱۶۱۵۷ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، جو تیری ذمہ داری میں ہیں ان پر خرچ کی ابتداء کر اور بہترین صدقہ وہ ہے جس کو کرنے کے بعد مال داری برقرار رہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۵۸ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور جو تیری عیال میں ہیں ان کے ساتھ خرچ کی ابتداء کر ماں، باپ، بہن، بھائی اور اسی

طرح قریب پھر قریب۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین وسمرة معاً

۱۶۱۵۹ دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبدالرزاق، مسند احمد، الاوسط للطبرانی، العسکری فی الامثال عن عطیة السعدی

۱۶۱۶۰ میرے پروردگار کی عزت کی قسم! بہت ہاتھ ایک دوسرے کے اوپر نیچے ہیں۔ دینے والا اللہ کے ہاتھ میں رکھتا ہے اور اس کا ہاتھ درمیان میں ہے۔ دوسرا ہاتھ اس سے نیچے ہے۔ میرا رب کہتا ہے: میری عزت کی قسم! میں تجھ پر کشادگی کروں گا۔ کیونکہ تو نے میرے بندے پر ترس کھایا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھ سے تنگی دور کر دوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے پر رحم کیا ہے۔ میری عزت کی قسم! میں تجھے اس کے بدلے اچھا مال دوں گا کیونکہ تو نے میرے بندے کو عطا کیا ہے۔

ابن عساکر عن سعید بن عمار عن الحارث بن النعمان اللیثی عن انس رضی اللہ عنہ وسعید والحارث متروکان

کلام: سعید اور حارث دونوں ناقابل اعتبار راوی ہیں جن کی بناء پر روایت محل کلام ہے۔

۱۶۱۶۱ صدقہ کرو کیونکہ صدقہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور شروع ان سے کر جو تیری عیال میں

ہیں: ماں، باپ، بہن، بھائی کو قریب پھر قریب۔ پھر آپ ﷺ نے تین تین بار ارشاد فرمایا: خبردار ماں کو بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی خبردار باپ کو

بیٹے کے بدلے سزا نہ ہوگی۔ ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن طارق بن عبد اللہ المحاربی

۱۶۱۶۲ اے لوگو! اوپر والا ہاتھ نیچے والے سے بہتر ہے اور اپنے ماتحت لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن، بھائی، اور پھر قریب پھر

قریب۔ خبردار کسی ماں کو بیٹے کے بدلے میں نہ لیا جائے گا۔ النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابو نعیم عن طارق المحاربی

۱۶۱۶۳ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہے گا اور لینے والے کا ہاتھ نیچے رہے گا ہمیشہ قیامت تک کے لیے۔ الکبیر للطبرانی عن رافع بن خدیج

۱۶۱۶۴ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم! اگر تو زائد مال خرچ کر دے تو یہ تیرے لیے بہتر ہے اور اگر تو روک لے تو تیرے لیے شر ہے، گذر بسر

کے بقدر روزی رکھنے پر ملامت نہیں اور اس کے ساتھ شروع کر جو تیرے نیچے ہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

بقدر کفاف روزی ہو

۱۶۱۶۵ مجھے چند کلمات وحی کیے گئے ہیں جو میرے کانوں سے داخل ہو کر میرے دل میں بیٹھ گئے ہیں مجھے حکم ملا ہے کہ جو شرک شریک کی حالت

میں مر جائے میں اس کے لیے استغفار نہ کروں، جس نے اپنا زائد مال ویدیا وہ اس کے لیے بہتر ہے اور جس نے روک لیا وہ اس کے لیے برا ہے

اور انا پاک کفایت کے بقدر روزی رکھنے پر ملامت نہیں فرمائیں گے۔ ابن جریر عن قتادہ مرسلاً

۱۶۱۶۶ اللہ عزوجل بندہ پر ہنستا ہے جب وہ صدقہ دینے کے ساتھ ہاتھ پھیلاتا ہے اور جس پر اللہ عزوجل ہنستا ہے اس کی بخشش فرمادیتا ہے۔

الدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۷۔ اللہ عزوجل روٹی کے لقمے، کھجور کی مٹھی، اور اس کے مثل جو مسکین کو نفع دے کی بدولت تین لوگوں کو جنت میں داخل کرتا ہے گھر کے مالک، جس نے اس کے دینے کا حکم کیا، بیوی کو جس نے وہ چیز تیار کی اور وہ خادم کو جس نے مسکین کو وہ شے اٹھا کر دی۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم میں سے کسی کو نہیں بھلایا۔ مستدرک الحاکم وتعقب ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۶۸۔ قیامت کے دن مسکین چکر لگائیں گے ان کو کہا جائے گا: دیکھو: جس نے تم کو اللہ کے لیے ایک لقمہ بھی کھلایا تم کو کوئی کپڑا پہنایا تم کو کوئی گھونٹ پانی پلایا تو تم اس کو جنت میں داخل کرو۔ الکامل لابن عدی وقال منکر، وابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: روایت منکر ہے: الاقان ۳۰، ذخیرۃ الحفاظ ۱۹۹۱۔

۱۶۱۶۹۔ قیامت کے دن مسلمان فقراء کے پاس اپنی نعمتیں تلاش کرنا کیونکہ قیامت کے دن وہ چکر لگائیں گے۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی الربیع السامع معضلاً

۱۶۱۷۰۔ ساری مخلوق اللہ کی عیال ہے اور اس کے سائے تلے ہے۔ پس اللہ کو سب سے محبوب مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اللہ کو بغض ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ تنگی کرے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: کشف الخفاء ۱۲۲۰۔

۱۶۱۷۱۔ مخلوق اللہ کی عیال ہے۔ اور اس کے سائے میں ہے۔ پس اللہ کو محبوب ترین مخلوق وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: اسنی المطالب ۶۳۶، التذکرۃ ۱۹۵۔

۱۶۱۷۲۔ صدقہ کرو عنقریب ایک دن ایسا آئے گا جس میں صدقہ قبول نہ ہوگا۔

الکبیر للطبرانی عن معبد بن خالد بن حارثۃ بن وہب والمستور دمعاً

ایک روٹی صدقہ کرنے کا اجر

۱۶۱۷۳۔ بنی اسرائیل کا ایک عبادت گزار تھا جس نے اپنے صومعہ (گر جا گھر) میں ساٹھ سال تک عبادت کی۔ پھر زمین پر بارش ہوئی جس سے زمین ہری بھری ہو گئی۔ تب راہب نے اپنے گرجے سے جھانک کر دیکھا اور بولا: اگر میں نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں تو زیادہ خیر حاصل ہوگی۔ چنانچہ وہ نیچے اتر آیا، اس کے ساتھ ایک یادو چپاتی تھیں۔ وہ زمین پر پھر تھا کہ ایک عورت کی اس سے ملاقات ہوئی دونوں ایک دوسرے سے بات چیت کرتے رہے۔ حتیٰ کہ آدمی عورت سے لپٹ گیا۔ پھر اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی پھر وہ تالاب میں نہانے کے لیے گیا، اس کے پاس ایک سائل آیا آدمی نے اس کو ایک یادو چپاتی دیدی۔ پھر اس آدمی یعنی عبادت گزار کا انتقال ہو گیا۔ پھر اس کی ساٹھ سال کی عبادت کو اس ایک بدکاری کے مقابلے میں تو لا گیا تو اس کی بدکاری اس کی ساری عبادت پر بھاری ہو گئی۔ پھر ایک یادو چپاتی کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو اس کی نیکیاں بڑھ گئیں اور اس کی مغفرت کر دی گئی۔ ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: حافظ ابن حجر اپنی اطراف میں فرماتے ہیں اسی روایت کو امام احمد نے زہد میں مغیث بن سبی سے مقطوعاً روایت کیا ہے اور یہی زیادہ مناسب ہے اور مغیث تابعی ہے جو کعب احبار وغیرہ سے روایت نقل کرتے ہیں۔

۱۶۱۷۴۔ سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ جلا ہوا کھردیدو۔ موطا امام مالک، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن بجید عن جدتہ

۱۶۱۷۵۔ سائل کو خالی مت لوٹاؤ خواہ پانی کی ایک گھونٹ پلاؤ۔ ابو نعیم، عن ام سلمۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۷۶۔ اگر سائل جھوٹ نہ بولتے ہوتے تو ان کو خالی لوٹانے والا کبھی کامیاب نہ ہوتا۔ سائل کو خالی نہ لوٹاؤ خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

شعب الایمان للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۱۷۷ آدمی صدقہ میں کوئی چیز نہیں دیتا مگر اس کے پاس سے ستر شیطان دفع ہو جاتے ہیں۔

۱۶۱۷۸ شعب الایمان للبيهقي، ابن النجار عن بریده، شعب الایمان للبيهقي عن ابی ذر موقوفاً جنت میں (مالداروں میں سے) صرف وہی لوگ داخل ہوں گے جو مال کو دائیں بائیں بھر بھر کر دیں گے۔

۱۶۱۷۹ حلیۃ الاولیاء، الخطیب عن ابن عمر عن صہیب اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ عزوجل سے خرید لو۔ اگر کوئی لوگوں میں اپنا مال خرچ کرنے میں بخل کرے تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے اور کھائے پئے جو اللہ نے اس کو دیا ہے۔ شعب الایمان للبيهقي، الدیلمی، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ نظیف الاسناد ہے لیکن میں نے کسی کو اس روایت کی تصحیح کرتے نہیں دیکھا۔ ۱۶۱۸۰ اے لوگو! اپنی جانوں کو اللہ کے مال کے ساتھ اللہ سے خرید لو۔ کیونکہ کسی آدمی کا اپنا کچھ نہیں ہے۔ اگر کوئی لوگوں کو دینے میں بخل کرے تو وہ اپنی جان پر ہی صدقہ کرے اور جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس میں سے کھائے پئے۔

۱۶۱۸۱ الباوردی وابن السکن، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن تمیم بن یزید بن ابی قتادۃ العدوی اے لوگو! صدقہ کرو میں قیامت کے روز تمہارا گواہ بنوں گا۔ خبردار ایسا نہ ہو کہ کسی کے پھڑے پھڑے بھی سیر ہو کر رات بتائیں جبکہ اس کا چچا زاد بھوک سے پہلو سکیڑے پڑا ہو۔ خبردار! کہیں تم میں سے کسی کا مال خوب پھل پھول رہا ہو اور اس کا مسکین پڑوسی کسی چیز پر قادر نہ ہو۔

۱۶۱۸۲ ابو الشیخ عن انس رضی اللہ عنہ اے بلال! تو نے سائل کو رد کر دیا۔ جبکہ تیرے پاس یہ کھجوریں بھی ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے کہ چھپا کر نہ رکھ اور جس چیز کا تجھ سے سوال کیا جائے تو اس سے منع نہ کر۔ الخطیب عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام: ترتیب الموضوعات ۹۳۹۔

اللہ تعالیٰ سے فقر کی حالت میں ملاقات

۱۶۱۸۳ اے بلال! اللہ سے فقیر ہو کر ملیو مالدار میں نہ ملیو۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: جب تجھے کوئی رزق نصیب ہو تو اس کو چھپا کر نہ رکھ اور جب تجھ سے سوال ہو تو منع نہ کر۔ عرض کیا: میرے لیے ایسا کس طرح ممکن ہے؟ ارشاد فرمایا: بات اسی طرح ہے ورنہ جہنم کی آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبيهقي عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن بلال رضی اللہ عنہ ۱۶۱۸۴ اے گروہ انصار! تم جاہلیت میں تھے جب تم اللہ کی پرستش نہ کرتے تھے، بے سہارا کو سہارا دیتے تھے، اپنے اموال میں نیکی برتتے تھے، مسافر کے ساتھ ہمدردی کا سلوک کرتے تھے، حتیٰ کہ جب اللہ نے تم پر اسلام اور اپنے نبی کا احسان کیا پھر تم اپنے اموال کو محفوظ کرنے لگ گئے۔ ابن آدم جو کھاتا ہے اسی میں اجر ہے اور جو پرندے اور درندے کھاتے ہیں اس میں بھی اجر ہے۔ مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ ۱۶۱۸۵ اے بلال! خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔

۱۶۱۸۶ مسند البزار عن بلال، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود، مسند البزار، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، وحسن کیا تو ڈرنا نہیں تو جہنم میں اس کا بخار (اثر) دیکھے۔ اے بلال! خرچ کر، اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔

الحکیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، شعب الایمان للبيهقي عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود وابی سعید الخدری وابی ہریرۃ ثلاثہم عن بلال

فائدہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ میرے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں نے آپ کے لیے اور آپ کے مہمانوں کے لیے جمع کر کے رکھا

ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۸۷ اے بلال کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں اس کا بخار ہو۔ اے بلال خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ رکھ۔

الحکیم الکبیر للطبرانی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۱۸۹ اے بلال عرش والے سے کمی کا خوف نہ کر۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہر روز کا رزق اتارتا ہے۔

الخطیب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۰ اپنی عزت و آبروؤں کی حفاظت اپنے اموال کے ساتھ کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: شاعر اور جس کی زبان

درازی کا تم کو خوف ہے اس کو عطا کرو۔ الخطیب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: کشف الخفاء ۱۲۸۳، ۱۳۳۳، مختصر المقاصد ۲۷۷۔

۱۶۱۹۱ مجھے جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے میرے بندو! میں نے تم کو زائد مال دیا اور تم سے قرض کا سوال

کیا۔ پس جس نے میرے دیئے ہوئے مال میں سے مال دیا خوشی کے ساتھ میں اس کو دنیا میں ہی جلد اور اچھا مال دوں گا اور آخرت کے

لیے بھی ذخیرہ کروں گا۔ اور جس سے میں نے اس کی ناخوشی کے ساتھ مال لیا جس پر اس نے صبر کیا اور ثواب کی نیت رکھی میں اس کے لیے

اپنی رحمت واجب کروں گا، اس کو ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل کروں گا اور (قیامت میں) اپنی زیارت کا شرف اس کو عطا کروں گا۔

الرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۲ قیامت کے دن چیخنے والا چیخے گا: فقراء اور مساکین کا اکرام کرنے والے کہاں ہیں؟ تم جنت میں داخل ہو جاؤ، تم پر آج کوئی خوف نہیں

اور نہ تم رنجیدہ خاطر ہو گے۔ اور ایک چیخنے والا قیامت کے دن چیخے گا: کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے فقراء اور مسکین مریضوں کی عیادت کی۔ پس وہ

لوگ نور کے منبروں پر بیٹھیں گے اور اللہ سے ہم کلام ہونے کا شرف حاصل کریں گے جبکہ دوسرے لوگ حساب کتاب کی شدت میں ہوں گے۔

ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ، الشیرازی فی الالقاب والرافعی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

صدقہ کی بدولت توبہ نصیب ہو جائے

۱۶۱۹۳ ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو چور کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح کو لوگوں میں بات

پھیلی کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دیدیا۔ صدقہ کرنے والے نے عرض کیا: اے اللہ تمام تعریفیں تیرے لیے ہیں کہ تو نے چور کو صدقہ

دلوادیا (جوا کارت گیا) آج رات میں پھر صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ رات کو صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح

کو لوگوں میں بات پھیلی کہ آج کسی نے ایک زانیہ کو صدقہ دیدیا۔ آدمی نے عرض کیا: زانیہ پر بھی اللہ کی حمد ہے۔ آج میں پھر رات کو صدقہ

کروں گا۔ لہذا وہ صدقہ لے کر نکلا اور جا کر مالدار کے ہاتھ میں رکھ آیا۔ صبح کو لوگ آپس میں بات چیت کرنے لگے کہ آج رات کسی مالدار

کو کوئی آدمی صدقہ دے گیا ہے۔ صدقہ کرنے والے نے یہ سن کر کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں چور پر، زانیہ پر اور مالدار پر۔ پھر اس

(کو غیب سے) کہا گیا: تو نے جو چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، زانیہ کو جو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا کاری سے باز آجائے

اور مالدار کو صدقہ ہوا تو ممکن ہے کہ وہ سبق حاصل کرے اور اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۴ تم اجر میں سب کے سب برابر ہو تم سب نے اپنے اپنے مال کا دواں حصہ دیا ہے۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۵ تم میں سے ہر ایک نے اپنے مال کا دواں حصہ دیا ہے اس لیے تم اجر میں سب برابر ہو۔ السنن للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۶۔ کتنی حوریں ایسی ہیں جن کا مہر صرف کھجور کی ایک مٹھی ہے۔ الضعفاء للعقیلی، وقال منکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کلام: روایت ضعیف ہے۔

۱۶۱۹۷۔ ایک صدقہ اگر ستر تیلین انسانوں پر بھی گھوم جائے تو ان میں سے آخری انسان اجر میں پہلے کے اجر کی مانند ہوگا۔

ابو الشیخ ابو نعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۱۹۸۔ اگر اس کا کچھ حصہ کہیں اور ہوتا تو تیرے لیے بہتر ہوتا۔ ابو داؤد، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الباوردی، الکبیر للطبرانی،

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن جعدة بن خالد الجشمی فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو موٹے پیٹ والا دیکھا تو اس کے پیٹ میں لکڑی (یا انگلی) مار کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۱۹۹۔ صدقہ کر دے اور اجر تم دونوں میں آدھا آدھا ہوگا۔ ابن حبان عن عمیر مولیٰ لابی اللحم فائدہ: عمیر کہتے ہیں: میں غلام تھا اور اپنے آقا کے گوشت میں سے کچھ گوشت صدقہ کر دیا کرتا تھا پھر میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۰۰۔ اجر تم دونوں کے درمیان مشترک ہے۔ مستدرک الحاکم عن عمیر مولیٰ ابی اللحم ۱۶۲۰۱۔ مسائل سوال کرتا ہے وہ انسان ہوتا ہے اور نہ جن، بلکہ وہ رحمن کے ملائکہ میں سے ہوتا ہے یہ ملائکہ بندگان خدا کا امتحان لیتے ہیں اس رزق میں جو ان کو حاصل ہے کہ وہ اس میں کیا عمل اختیار کرتے ہیں۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا ۱۶۲۰۲۔ بندہ پر نعمت جس قدر زیادہ ہوتی ہے اسی قدر لوگوں کا خرچ اس پر بڑھ جاتا ہے پس جو لوگوں کی ذمہ داری اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے وہ اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔

اسوسعید السمان فی مشیخۃ وابواسحاق المستملی فی معجمہ وضعفہ، والخطیب وابن النجار عن معاذ، وفیہ حمد بن معدان العبدی، قال ابو حاتم مجهول والحديث الذى رواه باطل، واورده الشيرازی فی الالقاب عن عمر بن الخطاب موقوفاً کلام: یہ حدیث ضعیف ہے: الاقان ۱۶۳۵، اسنی المطالب ۱۲۶۷۔

۱۶۲۰۳۔ کیا میں تم کو اللہ تعالیٰ کے ہدیے نہ بتاؤں جو وہ اپنے بندے کے پاس بھیجتا ہے۔ اس کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہیں بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑے۔ ابن النجار عن معاذ بن محمد بن ابی بن کعب عن ابیہ عن جدہ

سخاوت..... الاکمال

۱۶۲۰۴۔ اللہ پاک اپنے کسی ولی کی عادت سخاوت کے علاوہ کسی چیز پر نہیں ڈھالتا۔

ابن عساکر عن عروة مرسلاً، ابن عساکر والدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: روایت ضعیف ہے: الغماز ۲۳۸، الکشف الالبی ۸۳۔

۱۶۲۰۵۔ جو لوگوں کی محبت چاہے تو وہ اپنا مال خرچ کرے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۰۶۔ اللہ عزوجل کے کسی ولی کی عادت سخاوت اور حسن اخلاق کے علاوہ کسی چیز پر پختہ نہیں ہوئی۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: الاقان ۱۶۱۲، اسنی المطالب ۱۲۶۲۔

۱۶۲۰۷۔ سخاوت جنت میں اگنے والا ایک درخت ہے۔ پس جنت میں صرف نخی داخل ہو سکتا ہے۔ اور بخل جہنم میں اگنے والا ایک درخت ہے،

پس جہنم میں بخل ضرور داخل ہوگا۔ الحسن بن سفیان، الخطیب فی کتاب البخلاء، ابن عساکر عن عبد اللہ بن جواد

کلام: روایت ضعیف ہے لہذا اصل لسانی الاحیاء ۳۳۷، الفوائد ۲۱۲۔

۱۶۲۰۸ سخاوت جنت میں ایک درخت ہے سخی اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ ٹہنی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جنت میں داخل نہ کرائے۔ بخل جہنم میں ایک درخت ہے، جو بخل ہوتا ہے وہ اس درخت کی ایک ٹہنی تھام لیتا ہے۔ ٹہنی بھی اس کو اس وقت تک نہیں چھوڑتی جب تک اس کو جہنم میں داخل نہ کرائے۔ الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام: روایت ضعیف ہے۔ ترتیب الموضوعات ۵۶۶، ذخیرۃ الحفاظ ۳۲۹۰۔
 ۱۶۲۰۹ سخی اللہ کی طرف حسن ظن رکھتے ہوئے سخاوت کرتا ہے اور بخل اللہ کے ساتھ بدگمانی کی وجہ سے بخل کرتا ہے۔

ابو الشیخ عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

سخی اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے

۱۶۲۱۰ جاہل سخی اللہ کو بخل عالم سے زیادہ محبوب ہے۔ الخطیب الدیلیمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۱۱ اللہ تعالیٰ کافر سخی کے لیے جہنم کا حکم فرمائیں گے تو اللہ پاک جہنم کے داروغے سے فرمائے گا: اس کو عذاب دے مگر ہلکا عذاب کر جس قدر دنیا میں اس نے سخاوت کی تھی۔ ابو الشیخ فی الثواب والدیلیمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۶۲۱۲ سخی کے گناہ سے کنارہ کشی کرو۔ بے شک جب بھی وہ لغزش کھاتا ہے اللہ پاک اس کا ہاتھ تھامے ہوتا ہے۔
 حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی، الخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کلام: تذکرۃ الموضوعات ۶۳، التعقبات ۴۰، التہانی ۵۳۔
 ۱۶۲۱۳ سخی کی لغزش سے کنارہ کرو۔ کیونکہ وہ جب بھی پھسلتا ہے جس اس کا ہاتھ تھام لیتا ہے۔ ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۱۴ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں نے جبریل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے میکائیل علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں میں نے اسرافیل کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے لیے اس دین پر راضی ہو گیا ہوں، اور اس کو درست کرنے والی شے صرف سخاوت اور حسن اخلاق ہیں۔ خبردار! اس دین کا اکرام کرو ان دونوں چیزوں کی رعایت کے ساتھ، جب تک تم اس دین کے ساتھ ہو۔

الرافعی عن انس رضی اللہ عنہ، وقال قال ابو عبد اللہ الدقاق، هذا حسن من هذا لطریق
 ۱۶۲۱۵ اللہ تعالیٰ دینداری میں فسق و فجور کرنے والے اور اپنی روزی میں حماقت کرنے والے سخی کو اس کی سخاوت کی وجہ سے جنت میں داخل فرما دیتے ہیں۔ الدیلیمی عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۱۶ جنت خنوں کا گھر ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! جنت میں بخل داخل ہوگا اور نہ والدین سے قطع تعلقی کرنے والا اور نہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا جو دے کر احسان جتائے۔

الکامل لابن عدی، ابو الشیخ، الخطیب فی کتاب البخلاء، الدیلیمی عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام: روایت ضعیف ہے: الترغیب ۱۴۰۲، ۱۴۱، کشف الخفاء ۱۰۸۳، الآلی ۹۶/۲۔
 ۱۶۲۱۷ فیاضی اللہ کے فیض سے ہے۔ پس فیاضی (سخاوت) کرو اللہ تم پر فیاضی کرے گا۔ آگاہ رہو اللہ تعالیٰ نے فیاضی کو پیدا فرمایا اور اس کو آدمی کی شکل میں کر دیا ہے اور اس کی جڑ کو شجر طوبی (جنتی درخت) کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے۔ سدرۃ المنتہی کی ٹہنیوں کے ساتھ اس کی ٹہنیوں کو مضبوط کر دیا ہے اور اس کی کچھ ٹہنیاں دنیا میں لٹکا دی ہیں۔ پس جوان ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک گیا اللہ پاک اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ خبردار! سخاوت ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے۔ اور اللہ پاک نے بخل کو اپنی ناراضگی سے پیدا کیا ہے اس کی جڑ کو زقوم درخت کی جڑ میں راسخ کر دیا ہے اور اس کی بعض ٹہنیاں دنیا میں لٹکا دی ہیں۔ پس جوان میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ لٹک کر

اللہ پاک اس کو جہنم میں داخل کر دے گا۔ خبردار! بخل کفر سے ہے اور کفر جہنم میں ہے۔

کلام: روایت ضعیف ہے۔ کتاب البخلاء للخطیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، وفی سندہ ابوبکر انقاش صاحب مناکیر

فصل ثانی..... صدقے کے آداب میں

۱۶۲۱۸ اپنے کفیل لوگوں سے خرچ کی ابتداء کر۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام
۱۶۲۱۹ اپنے آپ سے ابتداء کر، اپنی جان پر صدقہ کر، اگر کچھ بچ جائے تو اپنے اہل پر صدقہ کر، اگر اہل سے بچ جائے تو قربت داروں پر صدقہ کر اور پھر قربت داروں سے بھی بچ جائے تو یوں یوں (ہاتھ بھر کر) اپنے آگے اور دائیں، بائیں خرچ کر۔ النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۶۲۲۰ اپنی ماں، باپ، بہن اور بھائی سے خرچ کرنا شروع کر۔ پھر قریب پھر قریب۔ اور پروسیوں اور حاجت مندوں کو ہرگز نہ بھول۔

۱۶۲۲۱ افضل صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالدار کی چھوڑ کر جائے، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اس سے شروع کر جو تیرے زیر کفالت ہیں۔ عورت کتنی ہے: یا مجھے کھلا در نہ مجھے طلاق دیدے۔ غلام کہتا ہے: مجھے کھلا اور کام پر لگا۔ بیٹا کہتا ہے: مجھے کھلا مجھے کس کے حوالے کرتا ہے۔ البخاری، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۲۲ افضل دینار وہ ہے جو آدمی اپنی عیال پر خرچ کرے (پھر) وہ دینار جو راہ خدا میں کام آنے والی سواری پر خرچ کرے (پھر) وہ دینار جس کو آدمی اپنے ان ساتھیوں پر خرچ کرے جو اللہ عزوجل کے راستے میں (اس کے ساتھ) چلتے ہیں۔

۱۶۲۲۳ دینے والے کا ہاتھ اوپر ہوتا ہے۔ اور جو تیرے عیال میں ہیں ان سے خرچ کی ابتداء کر: ماں، باپ، بہن اور بھائی پھر قریب سے قریب تر۔ خبردار! کوئی جان دوسری جان پر دوسری مرتبہ سزا نہیں پاسکتی۔

۱۶۲۲۴ النسائی عن ثعلبۃ بن زہدم، مسند احمد عن ابی رثۃ، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن طارق المعاری
۱۶۲۲۵ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال میں آنے والوں سے خرچ کی ابتداء کر (بال بچوں کے بعد) بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالدار کی چھوڑ کر جائے اور جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو عفت چاہتا ہے اللہ اس کو عفت دیدیتا ہے۔

۱۶۲۲۵ مسند احمد، البخاری عن حکیم بن حزام
۱۶۲۲۶ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ شروع کر۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۶۲۲۷ صدقہ قربت داروں پر دو گنا اجر حاصل کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۱۳۸۶

۱۶۲۲۷ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو خیر عطا کرے تو وہ پہلے اپنی جان اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

۱۶۲۲۸ افضل ترین صدقہ وہ ہے جو ایسے رشتہ دار پر کیا جو اس سے دشمنی چھپائے رکھتا ہو۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب
و حکیم بن حزام، الادب المفرد للبخاری، ابوداؤد، الترمذی عن ابی سعید، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ام کلثوم
کلام: المعانی ۴۰۸۔

۱۶۲۲۹ اپنے پاس کچھ مال روک لے۔ یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی عن کعب بن مالک

۱۶۲۳۰ جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ اپنی جان پر خرچ کی ابتداء کرے، بچ جانے پر اپنے گھر والوں پر خرچ کرے، پھر بچ جانے پر رشتہ داروں پر خرچ کرے اور پھر بچ جانے پر ادھر ادھر خرچ کرے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۶۲۳۱ بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو، اور اپنے عیال والوں سے خرچ کی ابتداء کرے۔

البخاری، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کی بہتر صورت

۱۶۲۳۲ بہترین صدقہ وہ ہے جو دینے کے بعد بھی پیچھے مالدار رہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۶۲۳۳ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ اچھے قدر دان لوگوں کی طرف کر دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ برا ارادہ فرماتا ہے اس کی نیکی اور بھلائی کا رخ برے اور ناقدرے لوگوں کی طرف کر دیتے ہیں۔

مسند الفردوس عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸، ضعیف الجامع ۳۲۸، الضعیفۃ ۲۲۲۔
۱۶۲۳۴ دینار چار طرح کے ہیں، ایک دینار جو تو مسکین کو دے، ایک دینار جو تو غلام آزاد کرنے میں خرچ کرے، ایک دینار جو تو اللہ کی راہ میں (جہاد میں) خرچ کرے اور ایک دینار وہ ہے جو تو اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
۱۶۲۳۵ ابن مسعودؓ کہتا ہے۔ تیرا شوہر اور تیری اولاد زیادہ حقدار ہے ان کی نسبت جن پر تو صدقہ کرے۔ البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
فائدہ:..... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بیوی مالدار عورت تھی اس نے زکوٰۃ ادا کرنا چاہی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے ایسا مشورہ دیا ان کی بیوی نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۳۶ اگر تو اپنے ماموں کو دیتا تو تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارثہ
۱۶۲۳۷ تم نیکی کرتے رہو جو اس کے مستحق ہوں یا مستحق نہ ہوں۔ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو صحیح کیا اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی کی تو تم اس کے اہل ہو۔ الشافعی فی السنن، البیہقی فی المعرفة عن محمد بن علی مرسلًا

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۵۲۔
۱۶۲۳۸ نیکی کرتے رہو مستحق اور غیر مستحق کے ساتھ۔ کیونکہ اگر تم نے مستحق کے ساتھ نیکی کی تو درست آدمی کے ساتھ نیکی کی اور اگر غیر مستحق کے ساتھ نیکی برتی تو تم تو نیکی کرنے والے ہو۔ الخطیب فی رواہ مالک عن ابن عمر، ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ
کلام:..... التمییز ۲۴۔

۱۶۲۳۹ تمہارے پاس کوئی اپنا مال لے کر آئے گا اور کہے گا یہ صدقہ ہے پھر خود ہاتھ پھیلا کر بیٹھ جائے گا۔ اس لیے بہترین صدقہ وہ ہے جو پیچھے مالدار چھوڑ کر جائے۔ ابوداؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۴۰ جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ ہلنے لگی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑ پیدا فرمائے جس سے زمین ٹھہر گئی۔ ملائکہ کو پہاڑوں کی تخلیق پر بڑا تعجب ہوا۔ عرض کرنے لگے: پروردگار کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ سخت کوئی چیز ہے؟ ارشاد فرمایا: جی ہاں، لوہا۔ عرض کیا: کیا لوہے سے بھی طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں آگ۔ عرض کیا: کیا تیری مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ طاقتور چیز ہے؟ فرمایا: ہاں پانی۔ عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ فرمایا: ہاں ہوا۔ عرض کیا: کیا آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی شے

ہے؟ فرمایا: ہاں جو صدقہ ابن آدم دائیں ہاتھ سے کرے اور بائیں ہاتھ سے بھی چھپائے۔ مسند احمد، الترمذی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الترمذی ۶۶۸، ضعیف الجامع ۷۷۰، القدسیہ الضعیفہ ۹۲۔

۱۶۲۳۱ جب تم زکوٰۃ کسی کو ادا کرو تو اس کا ثواب حاصل کرنا نہ بھولو یہ کہہ کر

اللہم اجعلها مغنما ولا تجعلها مغرمًا

اے اللہ! اس کو نعمت بنا اور تاوان نہ بنا۔ ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف ابن ماجہ ۳۹۸، ضعیف الجامع ۳۸۶۔

خفیہ صدقہ کرنے کی فضیلت

۱۶۲۳۲ خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے، نیکی کے کام برائیوں سے بچاتے ہیں اور لا الہ الا اللہ

پڑھنا نانوے مصیبتوں کو دفع کرتا ہے جن میں سے ادنیٰ ترین مصیبت رنج و غم ہے۔ ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۸۷۳، المقاصد الحسنیہ ۶۱۸۔

۱۶۲۳۳ صدقہ جلدی کرو۔ کیونکہ مصیبت صدقہ کو نہیں پھلانگ سکتی۔

الاولیٰ للطبرانی عن علی، شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۲۳۴ خفیہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ الصغیر للطبرانی عن عبداللہ بن جعفر، العسکری فی السرائر عن ابی سعید

کلام:..... احادیث القصاص ۳۸، اسنی المطالب ۸۱۳، حسن الاثر ۳۳۵۔

۱۶۲۳۵ کسی پر اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جب وہ اللہ کے لیے خوشی کے ساتھ کوئی صدقہ کرے تو اس صدقہ کو اپنے والدین کی طرف

سے کر دے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ پھر اس کا اجر اس کے والدین کو بھی ہوگا اور اس کو بھی دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر

میں کچھ کمی کیے۔ ابن عساکر عن ابن عمرو

کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۲۰۱، ضعیف الجامع ۵۱۰۹، الضعیفہ ۴۸۷۔

۱۶۲۳۶ صدقہ میں زیادتی کرنے والا صدقہ کو روکنے والے کی طرح ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ذخیرۃ الحفاظ ۵۷۰۔

۱۶۲۳۷ مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جن کو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشہ

۱۶۲۳۸ افضل ترین صدقہ وہ ہے جو برے مالک کے غلام پر کیا جائے۔ الاولیٰ للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے، المناوی ۳۸۲، ضعیف الجامع ۱۰۲۰۔

۱۶۲۳۹ افضل صدقہ رمضان کا ہے۔ سلیم الرازی فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۱۹۔

۱۶۲۴۰ افضل ترین صدقہ وہ ہے جو فقیر کو خفیہ طور پر دیا جائے اور وہ محنت جو شکر ست کسی کے لیے کرے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... اس میں علی بن زید ضعیف راوی ہے۔ فیض القدر ۲۰۶، ضعیف الجامع ۱۰۱۸۔

۱۶۲۴۱ افضل ترین صدقہ وہ ہے جو توجہ و تندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تو خود بھی اچھی عیش کا متمنی ہو اور فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو۔ اور صدقہ

کرنے میں مال مثول اور تاخیر نہ کر حتیٰ کہ جب روح گلے میں اٹک جائے تب تو کہنے لگے: فلاں کے لیے اتنا ہے، فلاں کے لیے اتنا ہے،

خبردار! وہ تو ہے ہی فلاں کے لیے ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۵۲ کلام: جب سائل بغیر اجازت تمہارے پاس گھس آئے تب تم اس کو کچھ نہ دو۔ ابن النجار عن عائشۃ وہو ممایض لہ الدیلمی
 ضعیف الجامع ۳۸۹۔

۱۶۲۵۳ کلام: جب تو سائل کو تین مرتبہ واپس ہونے کا کہہ چکے پھر بھی وہ باز نہ آئے تو تب اس کو جھڑکنے میں کوئی حرج نہیں۔

الافراد للدارقطنی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام: تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ترتیب الموضوعات ۵۳۳، التعقیبات ۳۲۔

۱۶۲۵۴ کلام: صبح کو صدقات کرنا آفتوں کو بھگا دیتا ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: کشف الخفاء ۱۵۹۳، ضعیف الجامع ۳۵۲۸، النواہج ۹۴۹۔

۱۶۲۵۵ کلام: جب تو صدقہ کا ارادہ کرے تو دے دلا دے۔ مسند احمد، التاریخ للبخاری عن ابن عمرو

۱۶۲۵۶ پہلی نیکی کو مکمل کرنا (دوسری) نیکی کو شروع کرنے سے افضل ہے۔ الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف فیض القدر ۲۸۶۱، ضعیف الجامع ۸۰۲، کشف الخفاء ۳۵۰، المقاصد الحسنیہ ۳۲۔

الاکمال

۱۶۲۵۷ پہلے اپنی جان کو آگے رکھ، اس پر خرچ کر، پھر اپنے والدین پر خرچ کر، پھر اپنے رشتے داروں پر خرچ پھر اسی طرح قریب تر پھر قریب تر۔

الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۵۸ کلام: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے پر کوئی نعمت انعام فرمائیں تو اس کو چاہیے کہ پہلے وہ اپنے آپ پر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔

الکبیر للطبرانی عن جابر بن سمرۃ
 ۱۶۲۵۹ کلام: جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنے آپ سے ابتداء کرے، بچ جائے تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، پھر بھی بچ جائے تو رشتے داروں پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔

الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابو خزیمہ، ابو عوانہ عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۶۰ کلام: جب تم میں سے کوئی فقیر ہو تو وہ پہلے اپنی جان سے شروع کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے ساتھ اپنے اہل و عیال کو شامل کرے پھر بچ جائے تو دوسرے لوگوں پر صدقہ کرے۔ السنن للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۱ کلام: جب تم میں سے کوئی محتاج ہو تو پہلے اپنی جان سے ابتداء کرے، اگر زیادہ ہو تو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو اپنے عزیز و اقارب پر خرچ کرے پھر بھی بچ جائے تو ادھر ادھر خرچ کرے۔ الصحیح لابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۲ کلام: افضل ترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور صدقہ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔

الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۶۳ کلام: اگر تو اپنے ماموں (زادوں) کو صدقہ دیدیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث ہوتا۔ مسلم عن میمونۃ بنت الحارث

فائدہ: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی باندی آزاد کر دی پھر رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۶۴ کلام: بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کے ساتھ صدقہ کی ابتداء کر اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

الجامع لعبد الرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۶۵ کلام: بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور ابتداء اپنی عیال سے کر اور گزر بسر کے بقدر روزی رکھنے پر کوئی ملامت نہیں۔

العسکری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۶۶ بہترین صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور اپنی عیال سے صدقہ شروع کر۔

۱۶۲۶۷ ابن حبان، العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن جریر فی تہذیبہ عن حکیم بن حزام بہتر صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور اپنی عیال کو صدقہ دینے کی ابتداء ہوئی چاہیے۔

۱۶۲۶۸ العسکری فی الامثال عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ صدقہ نہیں ہے مگر مالدار کی کے ساتھ، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

اہل و عیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے

۱۶۲۶۹ اپنی عیال پر خرچ کر۔ بے شک صدقہ وہ ہے جو مالدار کی کے ساتھ ہو اور خرچ کی ابتداء کر ان کے ساتھ جو تیری عیال میں ہیں۔

عبد بن حمید عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک آدمی نے اپنی موت کے بعد اپنے غلام آزاد کرنا طے کیا۔ بعد میں اس کا آقا محتاج ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا کہ اس غلام کو فروخت کر دو۔ چنانچہ مالک نے اٹھ سو درہم میں وہ غلام فروخت کر دیا جس پر آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۷۰ کوئی اپنا مال لے کر آتا ہے جس کا کوئی اور مالک نہیں ہوتا پھر وہ اس کو صدقہ کر دیتا ہے پھر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرتا ہے۔ حالانکہ صدقہ وہ ہے جو کرنے کے بعد بھی ہاتھ کھلا رہے۔ عبد بن حمید، الدارمی، ابو داؤد، ابن خزیمہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن محمود بن لبید عن جابر رضی اللہ عنہ ضعیف الجامع ۶۴۰۸۔

۱۶۲۷۱ تم میں سے کوئی اپنے مال کو لیتا ہے اور صدقہ کر ڈالتا ہے پھر بیٹھ کر لوگوں کے آگے دست درازی کرتا ہے حالانکہ صدقہ تو وہ ہے جو مالدار کی چھوڑ کر جائے اور خرچ کی ابتداء اپنی عیال سے کر۔ ابن سعد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۲ کوئی ارادہ کرتا ہے اور اپنا مال خرچ کر ڈالتا ہے پھر لوگوں پر بوجھ بنا پھرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۳ اس شخص کی مثال جو اپنا سارا مال خرچ کر دے پھر بیٹھ جائے گویا کالہ کا وارث ہے (جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں)۔

الجامع لغبد الرزاق عن طاؤوس مرسلًا

۱۶۲۷۴ اے ابولبابہ تجھ سے ایک تہائی مال کافی ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن حسین بن سائب بن ابی لبابة عن ابیہ عن جدہ

فائدہ:..... حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ توبہ تاب ہوئے تو کہنے لگے میں اپنے کل مال سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ تو حضور ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا یعنی صرف ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں دیدو۔

۱۶۲۷۵ تیرے لیے ایک تہائی مال خرچ کرنا کافی ہوگا۔ مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن ابی لبابة

۱۶۲۷۶ زندگی کے اندر ظلم کے ساتھ مال لینے والے کا صدقہ رد کر دیا جائے جس طرح موت کے وقت ناجائز وصیت کو رد کر دیا جاتا ہے۔

الدلیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۶۲۷۷ اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں میل بچل کی حالت میں داخل ہوا ہے۔ میں نے اس کو بلایا تھا میرا خیال تھا کہ تم اس کی حالت دیکھ کر سمجھ جاؤ گے اور اس پر صدقہ خیرات کرو گے مگر تم نے اس پر صدقہ نہیں کیا۔ تب میں نے کہا: تم اس پر صدقہ کرو تب جا کر تم لوگوں نے صدقہ کیا اور میں نے اس صدقہ میں سے اس کو دو کپڑے دیئے تھے۔ پھر جب میں نے دوبارہ صدقہ کے لیے کہا تو اس نے بھی ایک کپڑا صدقہ میں ڈال دیا (تب میں نے اس کو کہا: پکڑ اپنا کپڑا اور اس کو ڈالنا)۔

الشافعی، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۲۷۸ مسلمان آدمی کا صدقہ جو کشادگی کی حالت میں دیا جائے سب سے اچھی مشک کی طرح ہے جس کی خوشبو ایک سال کی مسافت سے آتی ہو۔ ابو نعیم عن ہیان

صحت کی حالت میں صدقہ افضل ہے

۱۶۲۷۹ تو صدقہ کر اس حال میں کہ تو صحیح اور تندرست ہو، فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو اور زندہ رہنے کی امید رکھتا ہو۔ اور آخری وقت کی انتظار میں نہ رہ جب جان حلقوم تک پہنچ جائے گی تب تو کہے گا: فلاں کے لیے اتنا مال ہے، فلاں کے لیے اتنا مال ہے، خبردار! وہ مال تھا ہی فلاں کے لیے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سا صدقہ زیادہ اجر والا ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۲۸۰ سب سے عظیم صدقہ یہ ہے کہ تو صحت و تندرستی کی حالت میں کرے جبکہ تجھے فقر و فاقہ کا خوف ہو اور زندہ رہنے کی امید ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر جب جان لگے میں انکے لیے اتنا مال فلاں کے لیے ہے، اتنا مال فلاں کے لیے ہے حالانکہ وہ تھا ہی فلاں کے لیے۔

الصحيح لابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۸۱ افضل ترین صدقہ کم مال والے کی محنت کا صدقہ ہے۔ النسائی عن عبد اللہ بن حبشی، الکبیر للطبرانی، ابن النجار عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۲۸۲ صدقہ کر لے اس حال میں کہ تو صحیح تندرست ہو، زندگی کا امیدوار ہو اور فقر و فاقہ سے ڈرتا ہو۔ اس وقت کا انتظار نہ کر کہ جب موت کا وقت آجائے تو تب تو کہنے لگے میرا مال فلاں کے لیے ہے، میرا مال فلاں کے لیے ہے وہ تو ہے ان کے لیے خواہ تجھے ناگوار لگے۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۸۳ پوشیدہ صدقہ پروردگار کے غضب کو ٹھنڈا کر دیتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۲۸۴ پوشیدگی میں صدقہ کرنا پروردگار کا غصہ ٹھنڈا کرتا ہے۔ مستدرک الحاکم و تعقب عن عبد اللہ بن جعفر

۱۶۲۸۵ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ نیکی کے کام مصیبت کے مواقع سے بچاتے ہیں اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔

ابن صبری فی امالیہ عن بنیط بن شریط

کلام:..... روایت ضعیف ہے بخیر بنیط ۲۰۔

۱۶۲۸۶ نیکی کے کام برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ خفیہ صدقہ پروردگار کے غصہ کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ صلہ رحمی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور فقر و فاقہ کو ختم کرتی ہے۔

القضاعی عن معاویۃ بن حیدۃ

۱۶۲۸۷ مسکین کو دنیا مصیبتوں میں پڑنے سے بچاتا ہے۔

ابن سعد، الحکیم، الحسن بن سفیان، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن حارثۃ بن النعمان اگر تیرے پاس کوئی سائل آئے خواہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور ہاتھ پھیلا دے تو اس کا حق واجب ہے خواہ مجبور کا ایک ٹکڑا ہی دیدو۔

الدیلمی، ابن النجار عن ابی ہذیبۃ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... حدیث موضوع اور ناقابل اعتبار ہے: تذکرۃ الموضوعات ۶۲، ذیل المآلی ۱۹۹۔ الفوائد مجموعۃ ۱۸۸۔

۱۶۲۸۹ کوئی شخص سائل کو انکار نہ کرے جب وہ اس سے کچھ مانگے خواہ وہ اس سائل کے ہاتھوں سونے کے دو ٹکڑے دیکھے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۰ سائل کو دو خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... تذکرۃ ۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۔

۱۶۲۹۱۔ جس نے راہ خدا میں اپنے اموال میں سے ایک جوڑا کسی چیز کا دیا اس کو جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا: عبد اللہ! یہ بہترین (دروازہ) ہے۔ اور جنت کے بہت دروازے ہیں۔ جو اہل نماز میں سے ہوگا اس کو باب الصلوة سے بلایا جائے گا، جو اہل جہاد سے ہوگا اس کو باب الجہاد سے بلایا جائے گا، جو اہل صدقہ میں سے ہوگا اس کو باب الصدقہ میں سے بلایا جائے گا اور جو اہل صیام میں سے ہونگے۔ ان کو باب الریان سے بلایا جائے گا۔ الصحيح لابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۹۲۔ جو مسلمان اپنے مال میں سے ایک جوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ کرے اس کو جنت بلائے گی آجا آجا۔ الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۹۳۔ جس نے کسی معزز آدمی کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کو غلام بنالیا اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کی اس نے اس کی دشمنی ختم کر دی۔ آگاہ رہو! نیکی صرف نیک بخت کرتے ہیں۔ ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہ
 کلام: تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۶۲۹۴۔ جس نے تم سے اللہ کے نام پر مانگا اس کو دو اور اگر چاہو تو اس کو چھوڑ سکتے ہو۔ الحکیم عن معاذ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۹۵۔ جلدی صدقہ کرو کیونکہ صدقہ مصیبت کو بھلا ننگ جاتا ہے۔ ابو الشیخ فی الثواب عن انس رضی اللہ عنہ
 ۱۶۲۹۶۔ اپنے گھر میں صرف متقیوں کو داخل کرو اور اپنی نیکی کا رخ مومن کی طرف رکھ۔ الاوسط للطبرانی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 ۱۶۲۹۷۔ اے مسلمان! اگر وہ اپنے طعام متقیوں کو کھلاؤ، اپنی نیکیاں مومنوں کے ساتھ کرو۔

الخراطی فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
 ۱۶۲۹۸۔ مساکین کو نہ کھلاؤ وہ چیز جو تم خود نہیں کھاتے۔ مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 ۱۶۲۹۹۔ مساکین کو وہ چیزیں نہ کھلاؤ جو خود نہیں کھاتے۔ ابو داؤد، السنن للبیہقی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 ۱۶۳۰۰۔ اگر ان کھجوروں کا مالک چاہتا تو ان سے اچھی کھجوریں صدقہ دے سکتا تھا۔ پھر ان کھجوروں کا مالک بھی قیامت کے دن ردی کھجور کھائے گا۔ ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عوف بن مالک
 ۱۶۳۰۱۔ اگر ان کھجوروں کا مالک اس سے اچھی کھجور صدقہ میں دیتا تو اس کو کوئی نقصان نہ ہوتا۔ اب یہ شخص بھی قیامت کے دن ردی کھجوریں کھائے گا۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! اے اہل مدینہ! اس (مدینہ اور اس کے اموال کھجوروں وغیرہ) کو چالیس سال تک کے لیے عوفی کے لیے چھوڑ دو گے۔ پھر فرمایا: جانتے ہو عوفی کیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: برندے اور درندے۔ السنن للبیہقی عن عوف بن مالک
 ۱۶۳۰۲۔ اللہ تجھ کو دے اور تجھے وہ سب عطا کرے جس کے ثواب کی تو نے امید رکھی ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ عن ابی رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... صدقہ کی اقسام اور مجازاً

جن چیزوں پر صدقہ کا نام لیا جاتا ہے

۱۶۳۰۳۔ بہرے کو سنادینا صدقہ ہے۔ الجامع للخطیب عن سهل بن سعد
 کلام: ضعیف الجامع ۸۵۱۔ الضعیف ۱۷۵۲۔
 ۱۶۳۰۴۔ راستے سے تکلیف دہ شے ہٹا۔ یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ
 ۱۶۳۰۵۔ تیرے اپنے بھائی کے ساتھ تیرے ساتھ (مسکرا کر) ملنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، بھول چلیوں والی زمین میں کسی کو راستہ دکھانا صدقہ ہے، راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی کو ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے (بھرے ہوئے پانی والے) ڈول کو

اپنے بھائی کے (خالی) ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے۔ الادب المفرد للبخاری، الترمذی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۶ اپنے شرکولوگوں سے دور رکھ یہ تیرے لیے اپنی جان پر صدقہ ہے۔ ابن ابی الدنیا فی الصمت عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۷ ہر مسلمان پر صدقہ ہے ضروری ہے۔ صحابی نے عرض کیا: اگر کسی کے پاس کچھ بھی نہ ہو تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاتھ سے کام کاج کرے اپنی جان کے لیے بھی خرچ کرے اور صدقہ بھی کرے۔ عرض کیا: اگر وہ ان کی طاقت نہ رکھے تب آپ کا کیا خیال ہے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ مصیبت زدہ حاجت مند کی مدد کرے۔ عرض کیا: اگر وہ ایسا نہ کر سکے تب؟ ارشاد فرمایا: بھلائی کا حکم کرے۔ عرض کیا: اگر وہ یہ بھی نہ کر سکے؟ ارشاد فرمایا: تب وہ برائی سے رک جائے یا اس کے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۸ انسان کی ہر ہڈی پر صدقہ ضروری ہے۔ ہر روز جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اس انسان پر صدقہ ہے، آدمی اپنی سواری کی مدد کرتا ہے، اس پر بار برداری کرتا ہے اس پر اپنا مال و متاع اٹھاتا ہے یہ سب صدقہ ہے، نیک بات صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے، راستہ بتانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۰۹ ابن آدم میں تین سوساٹھ جوڑ ہیں۔ ہر جوڑ پر (ہر روز) صدقہ ہے، نیک بات آدمی جو منہ سے نکالے وہ صدقہ ہے، آدمی کا اپنے بھائی کی کسی چیز پر مدد کرنا صدقہ ہے، ایک گھونٹ پانی پلانا صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

ذکر واذکار بھی صدقہ ہے

۱۶۳۱۰ ہر صبح ہر جوڑ پر صدقہ لازم ہے، ہر تسبیح سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تحمید الحمد للہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعت ان تمام جوڑوں کی طرف سے صدقہ ہیں۔ مسلم، النسائی عن ابن ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۱ بنی آدم میں سے ہر انسان تین سوساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا اور استغفر اللہ کہا لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، نیکی کا حکم کیا یا برائی سے منع کیا تین سوساٹھ جوڑوں کی تعداد کے بقدر تو وہ اس دن اس حال میں چلے پھرے گا کہ اس نے اپنی جان جہنم کی آگ سے بچالی ہوگی۔ مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۳۱۲ تم میں سے ہر ایک شخص جب دن شروع کرتا ہے تو اس کے ہر جوڑ پر صدقہ ضروری ہوتا ہے۔ پس اس کی نماز صدقہ ہوتی ہے، روزہ صدقہ ہوتا ہے، حج صدقہ ہوتا ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہوتا ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہوتا ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہوتا ہے اور اگر چاشت کی دو رکعت نماز نفل پڑھ لی جائیں تو تمام تین سوساٹھ جوڑوں کا صدقہ ادا ہو جاتا ہے۔ مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۳ ابن آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازمی ہوتا ہے، پس ملاقات کے وقت کسی کو سلام کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، اپنے اہل کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے اور ان تمام جوڑوں کا صدقہ صرف چاشت کی دو رکعت نفل نماز سے بھی ادا ہو جاتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور وہ صدقہ ہو جائے؟ ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر وہ کسی ناجائز جگہ اپنی شہوت پوری کرتا تو گناہ گار نہ ہوتا؟ ابو داؤد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۴ ہر جان پر جس پر سورج طلوع ہو ہر روز صدقہ ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پاس تو مال و دولت نہیں ہے میں کہاں سے اتنا صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: اللہ اکبر، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، استغفر اللہ ہر کلمہ صدقہ کا باب ہے، ان کے علاوہ نیکی کا حکم کرنا، برائی سے روکنا، راستے سے کانٹے، ہڈی اور پتھر کا ہٹانا، اندھے کو راستہ دکھانا، بہرے گونگے کو اونچا بول کر سنانا، کسی حاجت مند کو اس کی حاجت روائی کا طریقہ بتانا جبکہ تم کو معلوم ہو، کسی مصیبت زدہ کے ساتھ اس کی مدد کو چلنا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ کسی کمزور کی مدد کرنا یہ سب صدقہ کے باب ہیں۔ یہ صدقات تیری طرف سے تیری جان پر ادا ہوتے ہیں۔ نیز تو جو اپنی بیوی سے

جماع کرتا ہے اس میں بھی تیرے لیے اجر ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے اپنی شہوت پوری کرنے میں کیسے اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تیرا کوئی بیٹا ہو، وہ بالغ ہو جائے اور تو اس کی کمائی کی خواہش رکھتا ہو مگر وہ انتقال کر جائے تو کیا تو اس کے پیچھے ثواب کی امید رکھے گا؟ عرض کیا ضرور جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: تو کیا تو نے اس کو پیدا کیا تھا؟ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو پیدا کیا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا؟ عرض کیا: نہیں بلکہ اللہ نے ہی اس کو سیدھا رستہ دکھایا تھا۔ ارشاد فرمایا: کیا تو نے اس کو رزق دیا تھا؟ عرض کیا: نہیں، بلکہ اللہ ہی اس کو رزق دیا کرتا تھا۔ ارشاد فرمایا: پس تو اس (اپنے نطفے) کو حلال جگہ رکھ، حرام سے بچا۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کا نتیجہ زندہ رہے گا اور اگر اس نے چاہا تو موت دیدے گا اور تجھے اجر ہوگا۔

مسند احمد، النسائی، ابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۵: تو اپنے گھروالوں کے ساتھ جو بھی بھلائی اور نیکی کرتا ہے وہ ان پر تیرا صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمرو بن امیہ

۱۶۳۱۶: ہر نیکی صدقہ ہے۔ مسند احمد، البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن حلیفہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۷: ہر نیکی جو توغنی کے ساتھ کرے یا فقیر کے ساتھ وہ صدقہ ہے۔

الجامع للخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۱۸: ہر نیکی صدقہ ہے، مسلمان اپنی جان پر اور اپنے گھروالوں پر جو خرچ کرے اس کو بھی صدقہ لکھا جاتا ہے، جس مال کے ذریعے مسلمان

اپنی عزت محفوظ کرے وہ بھی صدقہ ہے، اور ہر ایسا (چاز) خرچ جو مسلمان کرے اللہ پر اس کا اچھا بدلہ دینا لازم ہے، اور اللہ اس کا ضامن ہے،

سوائے عمارت یا معصیت میں کئے جانے والے خرچ کے۔ عبد بن حمید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۹: ہر نیکی صدقہ ہے، خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا خیر کرنے والا ہے اور اللہ مصیبت زدہ کی مدد کو پسند کرتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: اسنی الطالب ۱۰۹۸، ضعیف الجامع ۲۲۵۳۔

۱۶۳۲۰: کوئی صدقہ اجر میں پانی سے زیادہ نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۸۹۰، الضعیفۃ ۱۲۵۱

۱۶۳۲۱: جو تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنی اولاد کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے، جو تو اپنے خادم کو کھلائے وہ تیرے

لیے صدقہ ہے اور جو تو اپنی جان کو کھلائے وہ تیرے لیے صدقہ ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن المقدام بن معدیکرب

۱۶۳۲۲: آدمی جو اپنی بیوی کو عطیہ دے وہ صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی، مسند احمد عن عمرو بن امیہ الضمری

۱۶۳۲۳: آدمی جو اپنے گھر، اپنے اہل خانہ، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہوتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۴: کوئی صدقہ حق بات کہنے سے افضل نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۲۸۸۷، ضعیف الجامع ۵۱۹۲۔

۱۶۳۲۵: کوئی صدقہ اللہ کے ہاں حق بات کہنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۱۹۱۔

۱۶۳۲۶: جس نے دودھ پینے کے لیے کوئی جانور دیا یا کسی راہ بھٹکے کو سیدھی راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۲۷: جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا، یا کوئی جانور دودھ پینے کے لیے دیا یا کسی بھٹکے ہوئے کو راہ دکھائی وہ ایک جان آزاد

کرنے کے برابر ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی ابن حبان، ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۸ جس نے کوئی جانور دودھ کے لیے دیا وہ صبح کو جاتا ہے تو صدقہ کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو آتا ہے تو صدقہ کے ساتھ آتا ہے۔

۱۶۳۲۹ کیا تم جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بہترین عطیہ اور صدقہ یہ ہے کہ کوئی شخص درہم دے، یا جانور سواری کے لیے دے، یا دودھ کے لیے بکری دے یا دودھ کے لیے گائے دے (اور جانور کا مالک خود رہے)۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفۃ ۱۷۷۸۔

۱۶۳۳۰ چار باتیں ایسی ہیں جنکی وجہ سے اللہ پاک جنت میں داخل فرماتا ہے، ان میں سب سے (بہتر اور) بلند بکری کو دودھ پینے تک کے لیے دینا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۷۷۰۔

۱۶۳۳۱ چار خصلتیں ایسی ہیں جن میں سب سے بلند بکری کو دودھ پینے کے لیے دینا ہے کہ جو ان میں سے کسی خصلت پر عمل کر لے ثواب کی امید سے اور آخرت پر یقین رکھتے ہوئے تو اللہ پاک اس کو اس کے طفیل جنت میں داخل فرمادے گا۔

۱۶۳۳۲ البخاری، ابو داؤد عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خبردار! کوئی آدمی کسی گھر کو ایک اونٹنی دودھ پینے کے لیے دیتا ہے، جو صبح کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ جاتی ہے اور شام کو بھرے ہوئے برتن کے ساتھ واپس آتی ہے۔ بے شک اس کا بڑا عظیم اجر ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳ بہترین صدقہ ہے وہ دودھ یا اونٹنی جو دودھ پینے کے لیے دی جائے اور وہ بکری دودھ والی جس کو دودھ پینے کے لیے دیا جائے۔ یہ بکری کو بھر برتن صدقہ لے کر جاتی ہیں اور شام کو بھرے ہوئے برتن صدقہ لے کر آتی ہیں۔ مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۳۳۴ جو جانور دودھ پینے کے لیے دیا جائے اس کو (دودھ کا زمانہ ختم ہونے کے بعد) واپس کیا جائے گا اور لوگوں سے ان کی شرطوں کے مطابق معاملہ کیا جائے گا جب تک حق کے موافق ہو۔ مسند الزوار عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۵ افضل صدقہ یہ ہے کہ تو کوئی درہم دے دے یا کوئی جانور سواری کے لیے دیدے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۱۴۔

دودھ کا جانور دینا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۳۶ بہترین صدقہ دودھ کا جانور دودھ کے لیے دینا ہے جو صبح کو اجر کے ساتھ جاتا ہے اور شام کو اجر کے ساتھ آتا ہے۔

۱۶۳۳۷ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما کیا تم کو اللہ نے صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں دیا؟ ہر سبحان اللہ صدقہ ہے، ہر تکبیر اللہ اکبر صدقہ ہے، ہر تحمید الحمد للہ صدقہ ہے، ہر تہلیل لا الہ الا اللہ صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور انہی گھر والی کے ساتھ مباشرت صدقہ ہے۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا کوئی اپنی شہوت پوری کرے اور اس میں اس کو اجر ملے گا ارشاد فرمایا: اگر وہ حرام میں اپنی شہوت پوری کرتا تو اس کو گناہ نہ ہوتا؟ پس اس وجہ سے جب وہ حلال طریقے میں اپنی شہوت پوری کرے گا تو اس کو اجر ہوگا۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
۱۶۳۳۸ کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کرنے والا نہیں ہے تا کہ وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔

۱۶۳۳۹ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابن سعید رضی اللہ عنہ ہر نیکی صدقہ ہے، یہ بھی نیکی ہے کہ تو اپنے بھائی سے اس طرح ملے کہ تیرے چہرے پر مسکراہٹ ہو اور تیرا اپنے ذول سے اپنے

بھائی کے ڈول میں اٹھیلنا بھی نیکی ہے۔ مسند احمد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۶۳۳۰ ایک درہم جو میں کسی دیت (خون بہا) میں دوں دوسری جگہ پانچ درہم دینے سے مجھے زیادہ محبوب ہے۔

مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۶۲۸۔

۱۶۳۳۱ نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کر خواہ اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہو۔

مسند احمد، مسلم، الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۲ کوئی شخص نیکی کی کسی بات کو حقیر خیال نہ کرے۔ اگر کوئی نیکی کے لیے چیز نہ پائے تو اپنے بھائی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملاقات کرے۔ اور

جب تو گوشت خریدے یا کوئی بھی ہانڈی پکائے تو شور باڑھا لے اور چمچ بھر کر اپنے پڑوسی کو بھی دے دے۔ الترمذی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۳ اے حمیراء! جس نے کسی کو آگ دی گویا اس نے وہ تمام کھانا صدقہ کر دیا جو اس آگ پر پکایا جائے گا۔ جس نے نمک دیا اس نے وہ سارا سالن صدقہ کر دیا جس کو اس نمک نے ذائقہ بخشا جس نے کسی مسلمان کو ایک گھونٹ عام پانی پلایا گویا اس نے اس کو زندگی بخش دی۔

ابن ماجہ عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... روایت ضعیف ہے: زوائد ابن ماجہ ۲۴۷، ضعیف الجامع ۶۳۹۱، الضعیفۃ ۱۲۰، المستحضر ۱۸۷۔

۱۶۳۳۴ آدمی کا اپنے اہل پرانہ فقرہ خرچ کرنا صدقہ ہے۔ البخاری، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۳۵ پانی پلانا افضل صدقہ ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان مستدرک الحاکم عن سعد بن عبادۃ، مسند ابی یعلیٰ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۳۶ تیرے لیے ہر گرم خون والے نفس کو کھلانے میں اجر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن مکحول السلمی

۱۶۳۳۷ زندہ کلیجے میں اجر ہے۔ شعب الایمان عن سراقۃ بن مالک

۱۶۳۳۸ ہر زندہ جگر رکھنے والی جان کو کھلانے پلانے میں اجر ہے۔ ابن ماجہ عن سراقۃ بن مالک، مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۳۳۹ ایک آدمی راستے میں پڑے ہوئے درخت کے ٹہنے کے پاس سے گزرا تو بولا: میں اس کو مسلمانوں کے راستے سے ہٹا کر دم لوں گا۔

تاکہ ان کو ایذا نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۰ ایک آدمی راستے میں چلا جا رہا تھا، اس کو سخت پیاس لگی، اس کو ایک کنواں نظر آیا۔ وہ کنوئیں میں اترا اس سے پانی پیا، پھر نکلا تو دیکھا ایک

کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے سسک رہا ہے اور گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ آدمی بولا: یہ کتا پیاس کی اس شدت کو پہنچ چکا ہے جس قدر مجھے محسوس

ہوئی تھی۔ چنانچہ وہ دوبارہ کنوئیں میں اترا اور اپنا جوتا پانی سے بھر کر اور اپنے منہ سے تھام کر اوپر چڑھا اور کتے کو پلایا۔ اللہ نے اس بندے کی قدر کی اور

اس کی مغفرت فرمادی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ کیا ہم کو جانوروں میں بھی اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والی شے میں اجر ہے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۴۱ اللہ عزوجل نے اس آدمی کی مغفرت فرمادی جس نے راستے سے کانٹے دار ٹہنی ہٹائی تھی اور اس کے گلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے۔

ابن زنجویہ عن ابی سعید و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۹۱۷۔

کانٹے دار ٹہنی ہٹانا بھی صدقہ ہے

۱۶۳۴۲ ایک آدمی یونہی راستے پر چلا جا رہا تھا، اس نے راستے میں کانٹے دار ٹہنی پڑی پائی اس نے ٹہنی کو ہٹا دیا اللہ نے اس بندے کی نیکی

قبول فرمائی اور اس کی مغفرت کر دی۔ مؤطا امام مالک، البخاری، مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۳۵۳ ایک کتا کنوئیں کے پاس چکر کاٹ رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر ڈالتی۔ اچانک بنی اسرائیل کی ایک بدکار عورت نے
اس کو دیکھا اس نے اپنا موزہ اتارا اور پانی کے ساتھ اس کو بھر اور کتے کو پلایا جس کے اجر میں اس عورت کی بخشش کر دی گئی۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۳۵۴ ایک زانیہ عورت کی اس بات پر بخشش کر دی گئی کہ وہ ایک کنوئیں پر گزری جہاں ایک کتا پیاس سے زبان نکالے سسک رہا تھا قریب
تھا کہ پیاس اس کو ہلاک کر دیتی۔ عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اپنی اوڑھنی کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا چنانچہ اس عمل کی بدولت اس کی
بخشش کر دی گئی۔ البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۵ کسی راستے پر درخت کا ٹھہنا پڑا تھا جو لوگوں کے لیے باعث ایذا تھا ایک آدمی نے اس کو راستے سے ہٹا دیا جس کی وجہ سے اس کو جنت
میں داخل کر دیا گیا۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۶ ایک آدمی نے نیکی کا کوئی کام نہ کیا تھا ایک مرتبہ اس نے راستے میں سے کانٹے دار ٹہنی ہٹا دی یا تو وہ کسی درخت پر لگی ہوئی
تھی اس کو کاٹ کر ایک طرف پھینک دیا یا راستے میں پڑی تھی اس کو ایک طرف ہٹا دیا پس اللہ پاک نے اس کی نیکی کی قدر فرمائی اور
اس کو جنت میں داخل کر دیا۔ ابو داؤد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۷ افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی علم سیکھے پھر اپنے مسلمان بھائی کو سکھائے۔ ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: روایت کی سند ضعیف ہے زوائد ابن ماجہ رقم ۳۴۳۔

۱۶۳۵۸ یہ بھی صدقہ ہے کہ آدمی علم سیکھے، اس پر عمل کرے اور اس کو آگے سکھائے۔ ابو خیشمۃ فی العلم عن الحسن، مرسل
۱۶۳۵۹ افضل ترین صدقہ یہ ہے کہ تو بھوکے کبچے کو کھلائے۔ شعب الایمان للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۱۰۱۵۔

۱۶۳۶۰ افضل صدقہ زبان کا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! زبان کا کسے صدقہ ہے؟ ارشاد فرمایا: تو زبان کے ساتھ سفارش کر کے کسی قیدی کو
چھڑائے، یا کسی جان کی حفاظت کرے یا اپنے بھائی کے ساتھ کوئی نیکی یا احسان کا معاملہ کرے اور اس سے مصیبت دفع کرے۔

الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن سمرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۳۶۱ افضل ترین صدقہ زبان کی حفاظت ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ بن جبل
کلام: ضعیف الجامع ۱۰۱۷، الضعیفۃ ۲۱۳۳۔

۱۶۳۶۲ افضل صدقہ اللہ کی راہ میں خیمہ کا سایہ فراہم کرنا ہے یا اللہ کی راہ میں خادم کو خدمت کے لیے دینا ہے یا اللہ کی راہ میں سائنڈ کو چھوڑنا ہے۔
مسند احمد، الترمذی عن ابی امامۃ، الترمذی عن عدی بن حاتم

۱۶۳۶۳ تیرا صدقہ قبول ہوا اور تیرا باغ واپس ہو گیا۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ابن عمرو

الاکمال

۱۶۳۶۴ جانتے ہو کون سا صدقہ افضل ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول زیادہ جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: بہترین صدقہ یہ ہے کہ تم
میں سے کوئی درہم دے یا سواری کے لیے جانور دے، یا بکری دودھ پینے کے لیے دے، یا گائے دودھ پینے کے لیے دے۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۹۹، الضعیفۃ ۱۷۷۸۔

۱۶۳۶۵ جانتے ہو کونسا صدقہ بہتر ہے؟ بہترین صدقہ یہ ہے کہ اپنے بھائی کو درہم یا بکری کا دودھ دے۔

الاذب المفرد للبخاری عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۶۶ بہترین عطیہ دودھ والی اونٹنی یا دودھ والی بکری کو دودھ کے لیے دینا ہے، جو صبح شام کو گھرے ہوئے برتن کے ساتھ آئے۔

مؤطا امام مالک، البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۷ جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا سونا یا دودھ پینے کے لیے (کوئی جانور) دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی اس کو

ایک جان آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن النعمان بن بشیر

۱۶۳۶۸ جس نے کوئی درخت پھل کھانے کے لیے دیا یا بھٹکے ہوئے کو راہ راست دکھائی، یا دودھ پینے کے لیے جانور دیا اس کو ایک جان زندہ

کرنے کا ثواب ہے اور جس نے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک نہ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیدر دس مرتبہ کہا

اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہوگا۔ شعب الایمان للبیہقی عن البراء رضی اللہ عنہ

۱۶۳۶۹ تیز ترین صدقہ جو جلد آسمان پر چڑھتا ہے وہ یہ ہے کہ آدمی اچھا کھانا پکائے پھر اس پر اپنے بھائی بندوں کو بلا لے۔

الدیلمی عن حبان ابن ابی جبلة

۱۶۳۷۰ بھوکے پیٹ والے کو کھلانے سے کوئی عمل افضل نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۱ تو اپنے مسلمان بھائی کو بلا کر کھانا کھلائے اور پانی پلائے یہ تیرے لیے پچیس درہم صدقہ کرنے سے زیادہ اجر والا ہے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۲ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۳ جس نے اپنے بھائی کو روٹی کھلائی حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اور پانی پلایا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دیا اللہ پاک اس کو جہنم سے سات خندقیں

دور کر دے گا ہر خندق کی مسافت سو سال ہے۔

النسائی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابن عمرو

کلام: التعقبات ۳۸، الفوائد المجموعۃ ۲۰۴۔

۱۶۳۷۴ جس نے کسی مومن کو کھلایا حتیٰ کہ اس کو سیر کر دیا اللہ پاک اس کو جنت کے ایسے دروازے سے داخل کرے گا جس سے صرف ایسا ہی

شخص داخل ہو سکتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۵۱۳۳۔

بھوکے کو کھانا کھلانا

۱۶۳۷۵ جس نے بھوکے جگر کو کھلایا اللہ پاک اس کو جنت کے عمدہ کھانے کھلائے گا اور جس نے پیاسے جگر کو پانی پلایا اللہ پاک اس کو جنت کی

شراب سے سیراب کرے گا۔ الدیلمی عن عن عبد اللہ بن جراد

۱۶۳۷۶ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی بھوک کا خیال کیا اللہ پاک اس کو کھلائے گا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دے گا اور اس کی مغفرت فرما دے

گا اور اس کو پلائے گا حتیٰ کہ اس کو سیراب کر دے گا۔ مسند ابی یعلیٰ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۷۷ جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی پلاؤ اس سے گناہ اس طرح جھڑیں گے جس طرح خزاں میں درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

الخطیب فی التاریخ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: علامہ مناوی فیض القدیری میں فرماتے ہیں اس میں ہبتہ اللہ بن موسیٰ الموصلی ہے جس کے متعلق میزان میں ہے کہ لا یعرف وہ غیر

معروف راوی ہے۔ فیض القدر ۲/۳۳۲۔ نیز دیکھئے ضعیف حدیث: اسنی المطالب ۱۲۵، ضعیف الجامع ۶۷۹۔

۱۶۳۷۸ اس کو پانی پلائے شک ہرزندہ جگر میں اجر ہے۔ الصحيح لابن حبان عن محمود بن الربیع
۱۶۳۷۹ اس کو پانی پلا اس کو اٹھا کر ان کے پاس لے جا جب وہ غائب ہو جائیں اور ان کو روک لے جب وہ حاضر ہوں۔

الکبیر للطبرانی عن عیاض بن مرثد أو مرثد بن عیاض العامری

فائدہ:..... مرثد بن عیاض نے حضور ﷺ سے ایسے عمل کا سوال کیا جو جنت میں داخل کر دے تب آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ جس کا مفہوم ہے کہ لوگوں کو پانی پلایا کر اگر وہ کہیں کسی ہم پر گئے ہوں تو وہاں ان کے لیے پانی کا بندوبست کر اور جب حاضر ہوں تو تالاب اور نہروں میں پانی روک لے۔

۱۶۳۸۰ آدمی جب اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اس کو اجر دیا جاتا ہے۔ مسند احمد، الکبیر للطبرانی عن العرباضہ

۱۶۳۸۱ جس نے اپنے پیارے بھائی کو پانی کا پیالہ پلایا اس کو تیس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا
۱۶۳۸۲ جس نے پیارے کو پانی پلایا حتیٰ کہ سیراب کر دیا اللہ پاک اس کے لیے جنت کا دروازہ کھول دے گا اور اس کو کہا جائے گا: داخل ہو جا۔ اور جس نے بھوکے کو کھانا کھلایا اور سیر کر دیا اور پیارے کو پانی پلایا اور سیراب کر دیا اس کے لیے جنت کے سب دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کو کہا جائے گا جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی جنیۃ القہری عن ابیہ عن جدہ وضعف

کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔

۱۶۳۸۳ جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی عام ہے اس کو ہر گھونٹ کے عوض جس کو نیک پئے یا بد دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ دس درجے بلند کیے جاتے ہیں اور دس برائیاں مٹا دی جاتی ہیں۔ اور اگر اس کو پیاسا پئے تو اس کو ایک جان آزاد کرنے کا ثواب ہے اور اگر اس کا پانی ایسا شخص پئے جس کو پیاس کی وجہ سے جان لب پر آگئی ہو تو ساٹھ غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی دستیاب نہ ہوتا ہو اس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی۔ الخطیب عن انس قال منکر

کلام:..... روایت موضوع ہے۔ الترمذیہ ۱۴۹۲، المعانی ۸۵/۲۔

۱۶۳۸۴ اے سعد! کیا میں تجھے آسان صدقہ نہ بتاؤں جس کا اجر عظیم ہو تو پانی پلایا کر۔

الکبیر للطبرانی عن سعد بن عبادۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۵ اے صحار بن عیاش! اپنا پیٹا اچھا رکھ اور اپنے پڑوسی کو بھی پلا۔ ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن صحار بن عیاش

۱۶۳۸۶ اے عائشہ! جس نے پانی پلایا جہاں پانی عام دستیاب ہو اس نے گویا ایک جان آزاد کر دی، جس نے پانی پلایا ایسی جگہ جہاں پانی دستیاب نہ ہو اس نے گویا ایک جان زندہ کر دی۔ جس کے گھر سے نمک لیا گیا اور اس کے ساتھ سالن کو ذائقہ دار بنایا گیا گویا اس نے وہ پورا کھانا اس کے گھر والوں پر صدقہ کر دیا جس کے گھر سے آگ لی گئی خواہ اس آگ سے کوئی فائدہ حاصل نہ کیا گیا ہو مگر اس کو صدقہ کا ثواب ہوگا۔

ابن زنجویہ وابن عساکر عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

کلام:..... اس روایت کی سند میں ایک متہم راوی ہے۔

فائدہ:..... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کا انکار کرنا حلال نہیں ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی، نمک اور آگ۔ عرض کیا: پانی کو تو ہم جانتے ہیں (کہ اس کا کیا ثواب ہے) لیکن نمک اور آگ کا کیا ثواب ہے؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۳۸۷ ہرزندہ جگر جس کو تو پانی پلائے اس میں تیرے لیے اجر ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سراقۃ بن مالک

اہل و عیال اور رشتہ داروں پر خرچ کرنا..... الاکمال

۱۶۳۸۸ تیرا اپنے گھر والوں پر، اولاد پر اور خادم پر خرچ کرنا صدقہ ہے لہذا اس کے بعد احسان نہ جما اور نہ تکلیف پہنچا۔

مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۹ جس نے اپنی جان پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے اور جس نے اپنی بیوی اور اولاد پر خرچ کیا وہ صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۰ جس نے اپنی جان پر خرچ کیا تاکہ وہ پاکدامن رہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے، اور جس نے اپنی بیوی، اپنی اولاد اور اپنے گھر والوں

پر خرچ کیا وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔ ابو الشیخ، الاوسط للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۱ تیرا اپنے اہل، اپنی اولاد اور اپنے خادم پر خرچ کرنا صدقہ ہے۔ لہذا اس کے بعد احسان جما اور نہ ایذا رسانی کر۔

مستدرک الحاکم وتعقب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۲ تیرے لیے اس میں اجر ہے جو تو ان پر خرچ کرے۔ پس ان پر خرچ کر یعنی اپنے شوہر اور اپنی اولاد پر۔

ابن حبان، عن ریطۃ امرأة عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۹۳ آدمی جو اپنے گھر میں، اپنے اہل پر، اپنی اولاد پر اور اپنے خادموں پر خرچ کرتا ہے وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۲۔

۱۶۳۹۴ اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ جب کوئی صدقہ کرنا چاہے تو اپنے والدین کی طرف سے ادا کر دے بشرطیکہ وہ مسلمان ہوں۔ اس طرح اس صدقہ کا اجر اس کے والدین کو ہوگا اور صدقہ کرنے والے کو دونوں کے اجر کے برابر اجر ہوگا بغیر ان دونوں کے اجر میں کچھ کمی کیے۔

ابن النجار عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام:..... حسن الاثر ۵۰۴، ضعیف ابی داؤد ۶۰۸۔

۱۶۳۹۵ جس نے دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو قرابت داروں پر خرچ کیا اور اس خرچ سے اللہ سے ثواب کی امید رکھی حتیٰ کہ اللہ پاک نے اپنے فضل سے ان دونوں لڑکیوں کو کفایت یا غنی (مالداری) بخش دی تو یہ دونوں لڑکیاں اس کے لیے جہنم سے آڑ بن جائیں گی۔

الصحيح لابن حبان، الکبیر للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۶ افضل دینار جو آدمی خرچ کرے وہ دینار ہے جس کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے، وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں چلنے والی اپنی

سواری پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو آدمی راہ خدا میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔ مسند احمد، مسلم عن ثوبان

۱۶۳۹۷ کیا میں تمہیں پانچ دیناروں کا نہ بتاؤں کہ کون سا ان میں سے افضل ہے اور کون سا ان میں سے کم درجہ ہے؟ افضل دینار

وہ ہے جس کو تو اپنے والدین پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو تو اپنی جان اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار جس کو اپنے رشتے داروں پر خرچ کرے اور سب سے کم درجہ والا اور کم اجر والا وہ دینار ہے جو تو اللہ عز و جل کے راستے میں خرچ کرے۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۹۸ رشتہ داروں پر کیا جانے والا صدقہ اجر میں دو گنا ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن زینب امرأة عبد اللہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۴۸۶

۱۶۳۹۹ اگر تو اس باندی کو اپنے نہال والوں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر کا باعث بنتا۔ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنی ایک باندی آزاد کر دی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم ابن حبان عن میمونہ

راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹانا..... الاکمال

۱۶۴۰۰ راستے سے تکلیف دہ شے کو ہٹا دے۔ یہ بھی تیرے لیے صدقہ ہے۔ ابن سعد، الادب المفرد للبخاری عن ابی ہریرۃ الاسلمی
۱۶۴۰۱ اے ابو ہریرۃ! راستے سے تکلیف دہ شے ہٹا دے تیرے لیے صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ
۱۶۴۰۲ میں نے جنت میں دیکھا تو مجھے وہاں ایک ایسا بندہ نظر آیا جس نے کبھی کوئی خیر کا کام نہیں کیا تھا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: اللہ نے اس بندہ پر کس چیز کا شکر یہ کیا (خیال کیا) کہ اس کو جنت میں داخل کر دیا؟ تب مجھے کہا گیا: اے محمد! یہ شخص مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹا دیا کرتا تھا اور اس کا مقصود صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہوتا تھا پس اللہ نے اس کا شکر یہ ادا کیا اور اس کو جنت میں داخل کر دیا۔

ابوالشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۴۰۳ دیکھ کیا چیز لوگوں کو ایذا دے رہی ہے اس کو ان کے راستے سے ہٹا دے۔ مسند ابی یعلیٰ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۴۰۴ لوگوں کے راستے میں ایک درخت تھا جو لوگوں کو ایذا دیتا تھا۔ ایک آدمی آیا اور اس نے اس درخت کو لوگوں کے راستے سے ہٹا دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے اس کو جنت میں اسی درخت کے سائے میں اونٹے پونٹے دیکھا۔

مسند احمد، الخرائط فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ
۱۶۴۰۵ ایک درخت تھا جو اہل راستہ کو تکلیف دیتا تھا ایک آدمی نے اس کو کاٹ کر راستے سے ہٹا دیا۔ پس وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔
ابن ماجہ والرافعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۴۰۶ جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذا دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے ایک نیکی لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
کلام:..... روایت میں ابو بکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہے۔
۱۶۴۰۷ جس نے مسلمانوں کی راہ سے کوئی تکلیف دہ شے ہٹائی اللہ پاک اس کے لیے اپنے پاس ایک نیکی لکھ دے گا اور اللہ پاک جس کے لیے اپنے پاس نیکی لکھ دے اس کے لیے جنت واجب فرمادیتا ہے۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الخرائط فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
کلام:..... حدیث ضعیف ہے۔
۱۶۴۰۸ جس نے مسلمانوں کے راستے سے کوئی ایذا دہ شے ہٹا دی اللہ پاک اس کے لیے سو نیکیاں لکھ دے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کسی مؤمن کو خوشی فراہم کرنا..... الاکمال

۱۶۴۰۹ کوئی مؤمن ایسا نہیں جو کسی مؤمن کو خوشی دے۔ مگر اللہ پاک اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرمادیں گے جو اللہ کی عبادت کرتا رہے گا، اس کی بزرگی بیان کرتا رہے گا اور اس کی توحید بیان کرتا رہے گا۔ جب مؤمن بندہ اپنی جلد میں اترے گا تو وہ خوشی کا فرشتہ قبر میں اس کے پاس آئے گا اور اس کو کہے گا: کیا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ بوجھے گا: تو کون ہے؟ فرشتہ عرض کرے گا: میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں بندے کو پہنچائی تھی۔ آج میں تیری تنہائی میں تیرا ساتھی ہوں۔ میں تجھے تیری جنت تلقین کروں گا اور تجھے سچی بات، پر ثابت قدم رکھوں گا۔ قیامت کے دن تیرے لیے

گواہی دوں گا، تیرے پروردگار کے حضور تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تجھے تیرا گھر دکھاؤں گا۔

۱۶۳۱۰ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز اپنے مومن بھائی کو خوشی کا موقع فراہم کرنا ہے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن جدہ الخطیب فی المتفق والمفترق عن جہم بن عثمان عن عبد اللہ بن سر جس عن ابیہ عن جدہ وعندی انه تصحیف وانما هو عبد اللہ بن الحسن عن ابیہ عن جدہ کما فی معجم الکبیر للطبرانی وفوائد سمویہ وقد تقدم.

۱۶۳۱۱ جس نے کسی مومن کو خوشی دی اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کے پاس ایک عہد لے لیا اور جس نے اللہ کے پاس عہد لے لیا اس کو کبھی جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔ الافراد للدارقطنی، ابو الشیخ فی الثواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں زید بن سعید الواسطی متفرد ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مجلس میں فرماتے ہیں: یہ خبر منکر ہے۔ اگرچہ اس کے راوی بڑے بڑے ثقہ ہیں لیکن اس میں زید کی طرف سے آفت آئی ہے اور میں نے کسی کو نہیں دیکھا کہ کسی نے زید پر جرح کی ہو یا ان کی تعدیل کی ہو۔

نیز ضعف حدیث کے لیے دیکھئے المستاہیۃ ۸۵۱۔

۱۶۳۱۲ جس نے کسی مسلمان بھائی کو دنیا میں خوشی عطا کی اللہ پاک اس کے بدلے ایسی مخلوق پیدا فرمائے گا جس کے ذریعے دنیا کے گھر میں مصیبتیں دفع فرما دے گا۔ پس جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ اس خوشی سے قریب ہوگا۔ جب بھی اس کے پاس کسی ہولناک چیز کا گذر ہوگا تو اس کو وہ خوشی کہے گی: ڈرمت، بندہ اس سے پوچھے گا: تو کون ہے؟ خوشی کہے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مسلمان بھائی کو دی تھی۔

الخطیب وابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: المستاہیۃ ۸۴۹۔

۱۶۳۱۳ جس نے میرے بعد کسی مسلمان کو خوشی پہنچائی اس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اور جس نے مجھے میری قبر میں خوش کیا اللہ پاک قیامت کے روز اس کو خوش کر دے گا۔ ابو الحسن بن شمعون فی امالیہ وابن النجار عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۳۱۴ اللہ تعالیٰ کو محبوب ترین اعمال میں سے کسی مسلمان کو خوشی دینا ہے یا اس سے کوئی غم دور کرنا یا اس کا قرض ادا کرنا یا بھوکے کو کھانا کھلانا ہے۔ ابن المبارک عن ابی شریک مرسلًا

۱۶۳۱۵ اے انس! کیا تجھے نہیں معلوم کہ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو (جائز امور میں) خوشی دینا، اس سے تکلیف کو دور کرنا یا اس کے غم کو ہلکا کرنا یا اس کو مال کی امید دلانا یا اس کا قرض ادا کرنا یا اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کے ساتھ اچھا سلوک رکھنا ہے۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۶ افضل الاعمال کسی مسلمان کو خوشی فراہم کرنا ہے۔ الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۱۷ کوئی شے اللہ کے ہاں کسی مسلمان بھائی کو خوش کرنے سے زیادہ محبوب نہیں ہے۔ ابن البخاری عن ابن عمرو

۱۶۳۱۸ مغفرت کو واجب کرنے والی چیز مسلمان بھائی کو خوشی دینا، اس کی بھوک کو مٹانا اور اس کے دکھ کو سکھ میں بدلنا ہے۔ محمد بن الحسن بن عبد الملک، مسند البزار فی فوائدہ عن جابر رضی اللہ عنہ

متفرق انواع..... الاکمال

۱۶۳۱۹ انسان میں تین سوساٹھ جوڑ ہیں، اس پر ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کرنا لازم ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسجد میں لگا ہونا کہ جس کو تو دفن کر دے اور ہر وہ ایذا رساں چیز جس کو راستے سے ہٹائے صدقہ ہے۔ اگر ان چیزوں پر تو قادر نہ ہو تو چاشت کی دو رکعت نماز نفل تیری طرف سے تمام جوڑوں کا صدقہ بن جائیں گی۔ مسند احمد، ابوداؤد، مسند

ابی یعلیٰ، الرویانی، ابن خزیمہ، ابن حبان، ابن السنی، ابو نعیم فی الطب، السنن لسعید بن منصور عن عبید اللہ بن بربدہ عن ابیہ ۱۶۴۲۰۔ بنی آدم کا ہر انسان تین سوساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے۔ پس جس نے اللہ اکبر کہا، الحمد للہ کہا، لا الہ الا اللہ کہا، سبحان اللہ کہا، استغفر اللہ کہا، راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹائی، یا نیکی کا حکم کیا یا برائی سے روکا تین سوساٹھ مرتبہ۔ تو قیامت کے دن اس کو اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ وہ اپنی جان جہنم سے بچا چکا ہوگا۔ ابو الشیخ فی العظمتہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۲۱۔ ابن آدم میں تین سوساٹھ ہڈیاں ہیں، ہر ہڈی کی طرف سے ہر روز ایک صدقہ کرنا ابن آدم پر لازم ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون اس کی ہمت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا مسافر کی رہنمائی کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے، کسی ہٹکے کی طرف سے بات کسی کو سمجھا دینا صدقہ ہے، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی ہمت بھی کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: اپنے شر کو لوگوں سے روک لے یہ بھی صدقہ ہے۔ جو تو اپنی جان پر کرتا ہے۔ ابن السنی فی الطب، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۲۲۔ ابن آدم کو تین سوساٹھ جوڑوں پر جوڑا گیا ہے۔ جس نے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا، امر بالمعروف کیا، نہی عن المنکر کیا مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف دہ شے کانٹے دار چھڑی یا کوئی پتھر ہٹایا اور یہ نیکی کے مختلف کام جوڑوں کے بقدر کیے تو اس نے اپنی جان کو جہنم کی آگ سے بچالیا۔ ابن السنی و ابو نعیم فی الطب عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۴۲۳۔ بنی آدم کے ہر جوڑ پر ہر روز ایک صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، کمزور کے بوجھ کو اٹھانا صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے۔ الصحیح لابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۴۔ ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، جنازے کی نماز پڑھنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تو کسی کمزور کی مدد کرے یہ بھی صدقہ ہے۔ ابو نعیم فی تاریخ اصہبان، الخطیب وابن عساکر عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۵۔ انسان کے ہر جوڑ پر ہر روز صدقہ لازم ہے، کسی شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو سخت ہے۔ ارشاد فرمایا: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر صدقہ ہے۔ کمزور کا سامان اٹھانا صدقہ ہے اور نماز کے لیے ہر اٹھنے والا قدم صدقہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۲۶۔ کیا کوئی آدمی اس پر صدقہ کر سکتا ہے تاکہ یہ بھی قوم کے ساتھ نماز پڑھ سکے۔ ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، الصحیح لابن حبان، السنن لسعید بن منصور، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔ الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ الکبیر للطبرانی عن عاصمۃ بن مالک، مصنف ابن ابی شیبہ عن الحسن مرسلًا، عبد الرزاق عن ابی عثمان النہدی مرسلًا

۱۶۴۲۷۔ ابن آدم میں کوئی ایسا انسان نہیں ہے جس پر ہر روز جس میں سورج طلوع ہو صدقہ واجب نہ ہو۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! ہم میں کس صدقہ کرنے کی گنجائش ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیر کے دروازے بہت ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، امر بالمعروف، نہی عن المنکر، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا، بہرے کو اونچا سنانا، اندھے کو راہ دکھانا، کسی حاجت مند کو حاجت روائی کا حل بتانا، اپنی مضبوط ٹانگوں کے ساتھ لاچار فریادرس کی مدد کو چلانا اور اپنے مضبوط بازوؤں کے ساتھ ضعیف کا بوجھ اٹھانا یہ سب چیزیں تیری طرف سے تیری جان پر صدقہ ہیں۔

الصحیح لابن حبان عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

صدقہ کے اجر دلانے والے اعمال

۱۶۴۲۸۔ تیری ذات میں بہت سے صدقے ہیں۔ تو کسی صاف نہ بولنے والے کی طرف سے اس کے مقصد کو واضح کر کے بیان کر دے یہ بھی تیرا صدقہ ہے۔ کسی کم سنے والے کو صحیح طرح سنا کر سمجھا دینا بھی تیرے لیے صدقہ ہے، کمزورنگاہوں والے کو اپنی تیز نگاہوں کے ذریعے راستہ دکھانا بھی

صدقہ ہے، اپنی گھر والی کے ساتھ مباشرت کرنا صدقہ ہے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کیا ہمارا کوئی آدمی اپنی شہوت پوری کرے اس میں بھی اس کو اجر ملے گا؟ ارشاد فرمایا: تیرا کیا خیال ہے اگر تو غیر محل میں اپنی شہوت پوری کرے تو کیا تجھ پر گناہ نہ ہوگا؟ صحابی نے عرض کیا: جی ہاں ضرور۔ ارشاد فرمایا: تو شہر میں گناہ سمجھتے ہو تو خیر میں ثواب کیوں نہیں سمجھتے۔ السنن للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۲۹ اگرچہ تو نے خطبہ (بات کو) مختصر کیا ہے مگر سوال تو نے بڑا کر دیا ہے (پس سن!) جان کو آزاد کرایا کر، اور گردن چھڑایا کر۔ پوچھا: کیا دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، (عشق النسمۃ) جان کو آزاد کرایا کر اس کا مطلب ہے تو اکیلا کسی جان کو (خرید کر) آزاد کرانے اور (فک الرقۃ) گردن چھڑانے کا مطلب ہے کہ غلام کو آزاد کرانے میں اس کی قیمت میں مدد کیا کر۔

پھر فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر، ظالم رشتے دار پر احسان کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھ سکے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر، برائی سے روکا کر اور اگر اس کی بھی ہمت نہیں رکھتا تو اپنی زبان کو خیر کے سوا ہر بات سے روکا کر۔

سنن ابی داؤد، ابن حبان، السنن للبیہقی، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن البراء رضی اللہ عنہ

فائدہ: ایک اعرابی نے سوال کیا: یا رسول اللہ! مجھے ایسی شے سکھا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔

۱۶۴۳۰ یہ بھی صدقہ ہے کہ جان کو آزاد کرے اور گردن چھڑائے۔ کہنے والے نے کہا: کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں، (عشق (آزادی) یہ ہے کہ تو اس کو آزاد کر دے۔ اور فک (گردن چھڑانا) یہ ہے کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ سائل نے عرض کیا: اگر میں اس کام کی طاقت نہ رکھ سکوں؟ ارشاد فرمایا: بھوکے کو کھانا کھلایا پیاسے کو پانی پلا۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی ممکن نہ ہو؟ ارشاد فرمایا: نیکی کا حکم کر اور برائی سے منع کر۔ عرض کیا: اگر مجھ سے یہ بھی نہ ہو سکے؟ ارشاد فرمایا: خوب دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے (کسی مستحق کو) دیدے اور رشتہ دار پر مہربانی کر۔ عرض کیا: اگر میں اس کی طاقت نہ رکھوں؟ ارشاد فرمایا: لوگوں سے اپنی تکلیف کو دور رکھ۔

الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عبدالرحمن بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۱ اگرچہ تو نے بات مختصر کی ہے لیکن سوال بڑا کر دیا ہے! جان کو آزاد کر اور گردن چھڑانے میں مدد کیا کر۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک چیز نہیں ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا کسی غلام کو آزاد کر دے اور گردن چھڑانے میں مدد کرنے کا مطلب ہے کہ اس کو آزاد کرنے میں جس قدر ہو سکے مال کی مدد کیا کر۔ ان کے علاوہ دودھ دینے والے جانور کو دودھ پینے کے لیے دیا کر۔ ظالم رشتے دار کی مدد کیا کر، اگر تو اس کی طاقت نہ رکھے تو بھوکے کو کھانا کھلایا کر، پیاسے کو پانی پلایا کر، نیکی کا حکم کیا کر اور برائی سے روکا کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے تو اپنی زبان کو خیر کے سوا باتوں سے چپ رکھا کر۔

ابو داؤد، مسند احمد، ابن حبان، السنن للدارقطنی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن البراء

۱۶۴۳۲ کم سننے والے کو اچھی طرح کہہ کر سنا دینا صدقہ ہے۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۳ اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیلنا صدقہ ہے، لوگوں کے راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈی ہٹانا بھی صدقہ ہے۔ گم راستوں والی زمین میں کسی کو سیدھا راستہ دکھانا صدقہ ہے۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۴ جنگل بیابان والی زمین میں اپنے بھائی کے ساتھ چلنا صدقہ ہے۔ ابو الشیخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۵ جو اپنے بھائی کے ساتھ وحشت والی جگہ میں نکلا گویا اس نے غلام آزاد کر دیا۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۴۳۶ جس نے اپنے بھائی کو جوتے کا تسمہ دیا گویا اس نے اس کو اللہ کی راہ میں ہتھیار کے ساتھ مسخ کر کے گھوڑے پر سوار کیا۔

الخطیب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت میں محمد بن حبان ازہر باہلی ضعیف ہے نیز دیکھئے امتناہیہ ۸۳۳۔

۱۶۴۳۷ نیک بات صدقہ ہے اور ہر قدم جو تو نماز کے لیے اٹھائے صدقہ ہے۔

ابن المبارک، مسند احمد، القضاعی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۲۳۸۔ لوگوں نے حق بات کہنے سے زیادہ افضل صدقہ کوئی نہیں کیا۔ ابن النجار عن سمرہ کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۸۵۔

۱۶۲۳۹۔ کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ تو ایسے غلام پر صدقہ کرے جو برے آقا کی غلامی میں ہو۔

الضعفاء للعقيلي عن ابی هريرة رضى الله عنه

۱۶۲۴۰۔ کوئی صدقہ اس سے افضل نہیں ہے کہ ایسے غلام پر صدقہ کیا جائے جو برے مالک کے قبضے میں ہو۔

الحکیم، الشیرازی فی الالقاب والخطیب عن ابی هريرة رضى الله عنه

کلام: الضعيفة ۶۷۔

۱۶۲۴۱۔ ہر نیکی صدقہ ہے مالدار کے ساتھ ہو یا فقیر کے ساتھ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضى الله عنہما

۱۶۲۴۲۔ جنت میں جو پہلے داخل ہوں گے وہ اہل معروف (نیکی کرنے والے) ہیں اور ہر نیکی صدقہ ہے۔

ابو الشيخ في الثواب عن عائشة رضى الله عنها

۱۶۲۴۳۔ ہر نیکی صدقہ ہے۔ نیکی کرنا ستر مصیبتوں سے بچاتا ہے، بری موت مرنے سے بچاتا ہے، نیکی اور برائی دو مخلوق ہیں جو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے کھڑی ہوں گی۔ پس نیکی کرنا اہل نیکی کے لئے لازم ہے جو ان کو ہانک کر اور کھینچ کر جنت میں لے جائے گی، اور برائی کرنا اہل برائی کے لئے لازم ہے جو ان کو گھیر گھا کر جہنم میں لے ڈوبے گی۔

ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج، الخرائطي فی مکارم الاخلاق عن بلال

۱۶۲۴۴۔ کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھ، خواہ توری کا ٹکڑا دے، یا خواہ جوتے کا تسمد دے، خواہ اپنے ڈول سے پانی کھینچنے والے کے ڈول میں پانی ڈالے، خواہ لوگوں کے راستے میں سے ان کو تکلیف دینے والی شے ہٹائے، خواہ تو اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرے، خواہ تو ملاقات کے وقت سلام کہے، خواہ تو کسی تنہا زمین میں تنہا لوگوں کا انیس بنے۔ خواہ کوئی تجھے کسی ایسی بات پر گالی دے جو تو اس میں بھی جانتا ہو مگر تو گالی دینے سے چپ رہے، جس کا اجر تجھے ہوگا اور گناہ اسے ہوگا نیز جو بات تیرے کان کو اچھی لگے اس کو سن لے اور جو بات تیرے کان کو سننا ناگوار ہو اس سے اجتناب کر۔ مسند احمد عن ابی تمیمۃ الہجیمی عن رجل من قومه، مستدرک الحاکم عن جابر بن سلیم الہجیمی

۱۶۲۴۵۔ کسی نیکی کو کمتر خیال نہ کر خواہ تو اپنے ڈول میں سے دوسرے پانی بھرنے والے کے ڈول میں پانی انڈیلے۔ نیز جب تو اپنے بھائی کے ساتھ اچھی خوشخبری کے ساتھ ملے تو اس کے پیٹھ پھیرنے کے بعد اس کی غیبت نہ کر۔ ابن ابی الدنيا فی ذم الغيبة عن سلیم بن جابر رضى الله عنه

۱۶۲۴۶۔ کسی نیکی کو حقیر خیال نہ کر، اگر تجھے کچھ اور نہ ملے تو لوگوں سے اس طرح ملاقات کر کہ تیرے چہرہ پر مسکراہٹ ہو۔

الصحيح لابن حبان عن ابی ذر رضى الله عنه

۱۶۲۴۷۔ کسی نیکی کو کمتر نہ سمجھ! خواہ تو اپنے بھائی سے ہنس کھ ہو کر ملے اور جب تو سالن بنائے تو شور بے میں اضافہ کر لے اور اپنے پڑوسی کو توجہ بھر بھر کر دیدے۔ الصحيح لابن حبان عن ابی ذر رضى الله عنه

۱۶۲۴۹۔ نیکی اپنے نام کی طرح نیک ہے، جو دنیا میں نیکی والے ہیں وہی آخرت میں نیکی والے ہیں۔ ابن النجار عن ابن شہاب مرسلًا

۱۶۲۵۰۔ جب قیامت کا دن ہوگا اللہ پاک تمام اہل معروف نیکی کرنے والوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع فرمائے گا۔ پروردگار فرمائے گا: یہ رہی تنہا رہی نیکی جو میں نے قبول کر لی ہے اب تم اس کو لے لو۔ بندے کہیں گے: اے ہمارے معبود اور آقا! ہم اس کا کیا کریں گے آپ اس کے مستحق ہیں ہم سے زیادہ۔ آپ ہی لے لیجئے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں اس کا کیا کروں میں تو خود نیکی کے ساتھ معروف ہوں۔ تم اس کو لو اور گناہ میں ڈوبے ہوئے لوگوں پر صدقہ کر دو۔ پس کوئی آدمی اپنے دوست سے ملے گا جبکہ اس کے سر پر پہاڑوں کے برابر گناہ ہوں گے۔ پھر اس کا دوست اس پر کوئی نیکی صدقہ کر دے گا تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

ابن النجار عن انس رضى الله عنه

نیکی اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے

۱۶۳۵۱ اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو وحی فرمائی: میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میں نے کوئی مخلوق نیکی سے زیادہ محبوب پیدا نہیں کی ہے۔ اور عنقریب میں اس کی کوئی نشانی بناؤں گا۔ پس تو جس کو دیکھے کہ میں نے نیکی اور نیکی کرنا اس کے لیے محبوب کر دی ہے نیز لوگوں کو اس کے پاس نیکی کے حصول کے لیے آنا جانا محبوب کر دیا ہے۔ تو پس ایسے شخص سے تم محبت اور دوستی رکھنا۔ کیونکہ میں بھی اس کی محبت رکھتا ہوں اور اس کو دوست رکھتا ہوں۔ جبکہ اگر تو ایسے شخص کو دیکھے جس کے نزدیک نیکی کو ناپسند کر دیا ہے اور لوگوں کا اس سے نیکی کے لیے ملنا ناگوار کر دیا ہے تو اس سے تو بھی بغض رکھ اور اس سے دوستی نہ کر۔ کیونکہ وہ میری مخلوق میں بدترین انسان ہے۔ الدیلمی عن بکر بن عبد اللہ المزنی عن ابیہ

۱۶۳۵۲ بالدار پر رحم کرو جو عارضی طور پر حاجت مند ہو گیا ہو کیونکہ اس پر ایک درہم خرچ کرنا اللہ کے ہاں ستر ہزار درہم خرچ کرنے کے برابر ہے۔

الحافظ ابو الفتیان، الدهستانی فی کتاب فضل السلطان العادل، الخلیلی والرافعی والدیلمی، الخطیب فی التاریخ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام: خطیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت انتہائی ضعیف ہے۔

۱۶۳۵۳ اللہ عز وجل کے کچھ ملائکہ ہیں جن کو جیسے چاہا اللہ نے پیدا کیا ہے اور جیسی چاہی ان کو صورت بخشی ہے وہ اللہ کے عرش کے نیچے ہیں، اللہ پاک نے ان کو الہام کیا ہے کہ وہ طلوع شمس سے قبل اور غروب شمس سے قبل ہر روز دو مرتبہ یہ نداء دیا کریں:

آگاہ ہوا جس نے اپنے اہل و عیال اور پڑوسیوں پر وسعت کی اللہ پاک دنیا میں اس پر وسعت فرمائے گا۔ آگاہ ہوا جس نے نیکی کی اللہ پاک اس پر نیکی کرے گا۔ خبردار! اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و عیال پر خرچ ہونے والے ایک درہم کے بدلے ستر قطار (خزانے کے ڈھیر) عطا فرمائے گا اور قطار وزن میں احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ پس خرچ کرو، جمع نہ کرو، تنگی نہ کرو، بخل سے کام نہ لو اور جمعہ کے دن تم کو خرچ میں زیادہ وسعت کرنی چاہیے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

قضاء الحوائج..... الاکمال

۱۶۳۵۴ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کو وحی فرمائی: اے داؤد! بندہ قیامت کے دن ایک نیکی لے کر آئے گا میں اس نیکی کے طفیل اس کو جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! اور یہ بندہ کون ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ مؤمن جو اپنے مؤمن بھائی کے کام کے لیے دوڑ دھوپ کرے اور اس کے مسئلہ کو حل کرنے کی خواہش رکھے خواہ وہ حل ہو یا نہیں۔ الخطیب وابن عساکر عن علی وھوواہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ۱۶۳۵۵ جس نے کسی مؤمن کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کیا یا اس کی دنیا یا آخرت کی ضروریات میں سے کوئی ضرورت پوری کی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کو قیامت کے دن کوئی خادم عطا فرمائے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۳۵۶ جس نے مسلمان بھائی کی کوئی دنیاوی حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے بہتر حاجتیں پوری فرمائے گا جن میں سب سے کم مغفرت ہے۔ الخطیب عن ابی دینار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: المتناہیۃ ۸۳۶۔ ۱۶۳۵۷ جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کی کوئی حاجت پوری کی گویا اس نے ساری زندگی اللہ کی خدمت کی۔

ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، والخرائط فی مکارم الاخلاق، حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن التجار عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۵۷۹۲، الضعیفۃ ۷۵۳۔

۱۶۴۵۸ جس نے اپنے کسی بھائی کی کوئی حاجت پوری کی جو گناہ کی نہ ہو تو گویا اس نے ساری عمر اللہ کی خدمت کی۔

۱۶۴۵۹ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی اللہ کی رضا کے لیے حاجت پوری کی اللہ پاک اس کے لیے دنیا کی عمر سات ہزار سال لکھے گا دن میں روزے اور رات بھر قیام کرنے کے ساتھ۔ ابن عساکر عن انس وفيه الحسين بن داؤد البخلی قال الخطيب: ليس بثقة حديثه موضوع كلام: روایت کی سند میں حسین بن داؤد بخنی ہے، امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ثقہ نہیں ہے اور اس کی روایت من گھڑت ہے۔

اچھی سفارش کا اجر

سید سلیمان بن علی
حیدر آباد سندھ، پاکستان

۱۶۴۶۰ جو اپنے مسلمان بھائی کے لیے بادشاہ یا کسی حاکم کے پاس اس کا مسئلہ حل کرانے کا ذریعہ بنے نیکی کے کام اور اس کو خوشی پہنچائے تو اللہ پاک جنت کے بلند درجات اس کو عطا فرمائے گا۔ الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۱ جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا کسی مشکل کے حل میں بادشاہ کے ہاں واسطہ بنے اس کی پل صراط پر گزرنے پر مدد کی جائے گی جس دن اور قدم پھیلے گے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۶۲ جو اپنے مسلمان بھائی کے کسی نیکی کے کام میں یا اس کی کسی مشکل کو آسان کرنے میں بادشاہ کے ہاں درمیانی واسطہ بنے اللہ پاک قیامت کے دن پل صراط پر گزرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جس دن بہت سے قدم پھیل جائیں گے۔

الحسن بن سفیان، ابن حبان، الخرائطی فی مکارم الاخلاق، ابن عساکر عن عائشة، صحیح

۱۶۴۶۳ جو اپنے کسی بھائی کے کام میں ہو اللہ پاک اس کے کام میں ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے کوئی دکھ درد دور کرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کا دکھ درد دور فرمائیں گے۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۴۶۴ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کو اللہ نے لوگوں کی حاجت کے لیے پیدا فرمایا ہے، لہذا اللہ پاک لوگوں کی حاجتیں ان کے ہاتھوں سے پورا فرماتے ہیں۔ ایسے لوگ قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج عن الحسن مرسل

۱۶۴۶۵ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں، جن کی طرف لوگ اپنی حاجتوں میں رجوع کرتے ہیں، یہ لوگ قیامت کے عذاب سے مامون ہوں گے۔ ابو الشیخ فی الفواب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۶ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد اور فائدے کے لیے چلا اس کو اللہ عزوجل کی راہ میں مجاہدین کا ثواب ہوگا۔

ابن النجار عن علی رضی اللہ عنہما

کلام: التزیۃ ۱۴۲/۲، ذیل المکالی ۱۱۵۔

۱۶۴۶۷ جس نے اپنے پریشان حال بھائی کی مدد کی اللہ پاک اس کے قدموں کو اس دن ثابت قدم رکھیں گے جس دن پہاڑ بھی پھسل جائیں گے۔

ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۸ جس نے کسی مسلمان کی مدد کی کسی بات کے ساتھ یا اس کے لیے چند قدم بھرے اللہ پاک قیامت کے دن اس کی حالت میں اس کا حشر انبیاء اور رسولوں کے ساتھ فرمائیں گے اور اس کو ایسے ستر شہیدوں کا ثواب عطا فرمائیں گے جو اللہ کی راہ میں شہید کر دیئے گئے۔

ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۴۶۹ جس نے کسی مومن کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ پاک اس کو تہتر رحمتیں نصیب فرمائے گا۔ ایک رحمت کے طفیل اس کی دُبر درست فرمادے گا اور بہتر رحمتیں اس کے لیے جنت کے درجات بلند کرنے کے لیے ذخیرہ فرمادے گا۔

ابو الفیتان الدہستانی فی کتاب فضل السلطان العادل عن عبدالغفار بن عبدالعزیز بن عبداللہ بن سعد الانصاری عن ابی

۱۶۴۷۰ جس نے کسی مصیبت زدہ کی مدد کی اللہ پاک اس کے لیے بہترینیاں لکھے گا۔ ایک رحمت کے ساتھ اللہ پاک اس کی دنیا اور آخرت درست فرمائے گا۔ بہترینیاں جنت میں اس کے درجات بلند کرنے کا باعث بنیں گی۔

الترمذی، مسند ابی یعلیٰ، الضعفاء للعقيلي، ابن عساکر عن زیاد بن حسان عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: زیاد متروک راوی ہے، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: زیاد کی حضرت انس سے مروی احادیث موضوع من گھڑت ہیں۔ نیز امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوعات میں شمار کیا ہے۔
۱۶۴۷۱ جس نے کسی پریشان حال کی مدد کی اللہ پاک اس کو بہتر مغفرت عطا فرمائے گا۔ ایک دنیا میں اور بہتر جنت کے بلند درجات میں۔ اور جس نے یہ پڑھا:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له، احد صمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد

اللہ پاک چالیس ملین نیکیاں عطا فرمائے گا۔ ابن عساکر عن عبد الله بن عبد الرحمن بن ابی الحسين المالکی عن انس رضی اللہ عنہ
۱۶۴۷۲ جس نے کسی مومن سے کسی تکلیف کو دور کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن پل صراط پر نور کے دو حصے عطا فرمائیں گے اور ان دو حصوں سے اس قدر اللہ کی مخلوق روشنی حاصل کرے گی جن کی تعداد خدا ہی کے علم میں ہے۔

التاريخ للحاكم، الخطيب عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ
۱۶۴۷۳ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں اس کے ساتھ چلا اور اللہ کے لیے اس کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ رکھا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں حائل فرمادے گا اور ہر دو خندقوں کے درمیان آسمان وزمین کے درمیان جتنا فاصلہ ہوگا۔

ابن ابی الدنيا في قضاء الحوائج، حلية الاولياء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۶۴۷۴ جو اپنے بھائی کے کام میں چلا اللہ پاک اس کو پچھتر ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ اپنے بھائی کے کام سے فارغ ہو اور جب وہ اس کام سے فارغ ہوگا اس کے لیے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھا جائے گا۔

الخرائط في مكارم الاخلاق عن ابن عمر رضی اللہ عنہما و ابی هريرة رضی اللہ عنہ معاً
۱۶۴۷۵ جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں نکلا تو قیامت کے دن اس کے میزان عمل کے پاس میں کھڑا ہوں گا اگر وہ بھاری نکلی تو ٹھیک ورنہ میں اس کے لیے شفاعت کروں گا۔ ابو نعیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ
۱۶۴۷۶ جو اپنے حق کے ساتھ اپنے بھائی کی طرف چلا حتیٰ کہ اس کو ادا کر دیا اس کو صدقہ کا ثواب ہے۔

مسند ابی داؤد، السنن لسعيد بن منصور عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
۱۶۴۷۷ آدمی کا اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ کھڑا ہونا (اس کی حاجت روائی کے لیے)، مسجد میں ایک سال کے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔

الدبلي عن انس رضی اللہ عنہ
۱۶۴۷۸ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لیے نکلا حتیٰ کہ اس کا کام پورا کر دیا اللہ پاک اس کو پانچ ہزار فرشتوں کے سائے میں رکھے گا حتیٰ کہ وہ شام کرے اگر صبح کو اس کے کام میں نکلا ہے، اور وہ کوئی قدم نہیں اٹھائے گا مگر اللہ پاک اس کو ستر نیکیاں عطا فرمائے گا۔ اور کوئی قدم نہیں رکھے گا مگر اس کی ایک خطا معاف فرمائے گا۔ الخرائط في مكارم الاخلاق والرافعي عن ابن عمر و ابی هريرة رضی اللہ عنہ، معاً
۱۶۴۷۹ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں چلا اللہ پاک اس کو ہر قدم اٹھانے کے ساتھ ستر نیکیاں عطا کرے گا اور ستر برائیاں اس کی مٹائے گا حتیٰ کہ وہ واپس آئے جہاں سے چلا تھا۔ اگر اس کے ہاتھوں اس کی حاجت پوری ہوئی تو وہ گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا گویا آج اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے اور اگر اس کے کام کے دوران اس کی موت واقع ہوگئی تو بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے گا۔

مسند ابی یعلیٰ، الکامل لابن عدی، ابو الشیخ، الخرائط في مكارم الاخلاق، الخطيب، ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ،
و هو ضعيف واورده ابن الجوزي في الموضوعات

کلام:..... روایت ضعیف ہے جبکہ امام ابن جوزی نے اس کو من گھڑت موضوع احادیث میں شمار کیا ہے، تذکرۃ الموضوعات ۶۹، الشریعۃ ۱۲۹/۲، ذخیرۃ الحفاظ ۵۶۰۲۔

۱۶۳۸۰۔ اللہ پاک مسلسل بندے کی حاجت میں رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی حاجت میں رہتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، سمویہ، الکبیر للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن زید بن ثابت ۱۶۳۸۱۔ جب اللہ پاک کسی بندے پر کوئی نعمت تام کرتا ہے پھر لوگوں کے کام اس کے ساتھ لگا دیتا ہے اگر وہ ان کی حاجت روائی نہیں کرتا تو خود اس نعمت کو زوال کے لیے پیش کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۸۲۔ کوئی بندہ ایسا نہیں جس پر اللہ کوئی نعمت انعام کرے اور اس نعمت کو مکمل کر دے پھر لوگوں کی حاجت اس کے ساتھ متعلق کر دے لیکن وہ ان سے عہدہ برآ نہ ہو تو وہ اپنی نعمت کو معرض زوال میں ڈال دے گا۔ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۳۸۳۔ کوئی بندہ یا بندہ ایسی نہیں جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت روائی میں لنگنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں چلتا ہے۔ اور جو بندہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چھوڑ دے تو وہ اللہ کی ناراضگی میں اس سے کئی گنا خرچ کرتا ہے اور حج کو کسی دنیاوی کام کی وجہ سے نہیں چھوڑتا مگر وہ واپس آنے والے حاجیوں کو دیکھ لیتا ہے اس دنیا کے کام کے پورا ہونے سے قبل۔ الکبیر للطبرانی عن ابی جحیفۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۴۔ کوئی بندہ یا بندہ ایسی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا میں خرچ کرنے کو اچھا گمان نہ کرے مگر وہ اللہ کی ناراضگی میں اس کے بقدر ضرور خرچ کرے گا۔ کوئی بندہ کسی مسلمان بھائی کی ذمہ داری سے ہاتھ نہیں اٹھاتا اور اس کی حاجت براری میں اس کے ساتھ نکلنے سے جی نہیں چراتا خواہ وہ کام پورا ہو یا نہیں، مگر وہ ایسی محنت و مشقت میں ضرور مبتلا کیا جاتا ہے جس میں وہ گناہ کا بار بھی اٹھاتا ہے اور کوئی اجر بھی نہیں پاتا۔

الخراج فی مکارم الاخلاق عن علی رضی اللہ عنہ ۱۶۳۸۵۔ اللہ تعالیٰ جس بندے پر کوئی نعمت انعام فرماتا ہے، لوگوں کی مومنیت۔ ذمہ داری بھی اس پر زیادہ کر دیتا ہے اگر وہ اس ذمہ داری کو اٹھانے سے عاجز ہوتا ہے تو اس نعمت کو بھی خطرہ زوال کی نذر کر دیتا ہے۔ الخراج فی مکارم الاخلاق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۳۸۶۔ جس نے کسی مومن سے کوئی تکلیف دور کر دی اللہ پاک قیامت کے دن اس سے مصیبت کو دور کر دیں گے، جس نے کسی مومن کی پردہ پوشی کی اللہ پاک اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے اور جس نے کسی مومن سے کوئی دکھ درد دور کیا اللہ پاک اس کے دکھ درد کو دور فرمائیں گے۔ الکبیر للطبرانی عن کعب بن عجرہ

۱۶۳۸۷۔ جس نے کسی مصیبت زدہ پر کوئی مصیبت دنیا میں دور کی اللہ پاک آخرت میں اس کی مصیبت کو دور فرمادیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ پاک آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے۔ جس نے دنیا میں کسی کے رنج و غم کو دور کر دیا اللہ پاک آخرت میں اس کے رنج و غم کو دور فرمائیں گے اور اللہ پاک آدمی کی مدد میں رہتا ہے جب تک آدمی اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے۔

الجامع لعبد الرزاق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فرع..... مشرک پر اور اس کی طرف سے نیکی اور صدقے کے بیان میں

۱۶۳۸۸۔ مشرک کا صدقہ اس کو نفع نہیں دے گا کیونکہ اس نے ایک دن بھی نیکی نہیں کہا: اے پروردگار! قیامت کے دن میری خطاؤں کو معاف کر دے۔

مسلم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ابن جدعان جاہلیت کے زمانے میں صلہ رحمی کرتا تھا اور مسکینوں کو کھانا کھاتا تھا تو کیا یہ اس کے لیے نافع ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں، انا۔

الاکمال

۱۶۳۸۹ بہر حال یہ نیکیاں اس کو نفع نہیں دے سکتیں، لیکن اس کی آل اولاد کو نفع دیں گی اور وہ کبھی رسوا ہوں گے اور نہ ذلیل اور نہ کبھی

فقیر ہوں گے۔ البغوی، الكبير للطبرانی، السنن لسعيد بن منصور عن سلمان بن عامر الضبی

فائدہ:..... حضرت سلمان بن عامر فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد مہمانوں کی خاطر تو وضع فرماتے تھے، پڑوسیوں کا اکرام کرتے تھے، ذمہ داری کو نبھاتے تھے اور آنے والے اجتماعی خطرات و حوادث میں اپنا مال خرچ کرتے تھے تو کیا یہ چیزیں ان کے لیے نفع مند ثابت ہوگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ شرک کی حالت میں مرے تھے؟ عرض کیا جی ہاں۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۳۹۰ بہر حال اگر تیرے باپ نے توحید کا اقرار کیا ہوگا پھر وہ اسی پر قائم رہا اور پھر تو اس کی طرف سے صدقہ کرے تو یہ صدقہ اس کے لیے نفع مند ہوگا۔ مسند احمد عن ابن عمرو

۱۶۳۹۱ اے عائشہ! اس نے کسی دن نہیں کہا: اے پروردگار قیامت کے دن میری خطا کو معاف کر دے۔

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل عن عائشة رضی اللہ عنہا

فائدہ:..... یہ روایت نمبر ۱۶۳۸۸ کا تکرار ہے۔ مذکورہ روایت کا ملاحظہ فرمائیے۔

۱۶۳۹۲ اس کو یہ نفع نہیں دے گا۔ اس نے کسی دن نہیں کہا: رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین۔ مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

ابن جردان کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا فرمان۔

۱۶۳۹۳ کیسے اے عائشہ! جبکہ اس نے کسی گھڑی رات میں اور نہ دن میں رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین نہیں کہا۔

الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۴ وہ دنیا کے لیے، دنیا کی تعریف حاصل کرنے کے لیے اور ناموری پانے کے لیے دیا کرتا تھا اور اس نے کبھی یہ نہیں کہا: رب اغفر لی

خطیئتی یوم الدین اے پروردگار! قیامت کے دن میرے گناہوں کو معاف فرما۔ الكبير للطبرانی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

۱۶۳۹۵ تیرے باپ نے ایک چیز (یعنی ناموری) کا ارادہ کیا تھا اور اس کو اس نے پالیا۔ مسند احمد، الكبير للطبرانی عن عدی بن حاتم

۱۶۳۹۶ تیرا باپ چاہتا تھا کہ اس کا نام لیا جائے پس اس کا نام لے لیا گیا۔ الكبير للطبرانی عن سهل بن سعد

چوتھی فصل..... مصرف زکوٰۃ کے بیان میں

۱۶۳۹۷ اللہ تعالیٰ صدقات (مصرف زکوٰۃ وغیرہ) کے بارے میں کسی نبی وغیرہ کے فیصلہ پر راضی نہ ہوا حتیٰ کہ خود اللہ پاک نے مصارف

زکوٰۃ کو آٹھ جگہ تقسیم فرمایا اگر تو ان آٹھ میں سے ہے تو میں تجھے تیرا حق دے دیتا ہوں۔ ابو داؤد عن زیادہ بن الحارث الصدائی

فائدہ:..... فرمان الہی ہے:

انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملین علیہا والمؤلفۃ قلوبہم وفی الرقاب والغارمین وفی

سبیل اللہ وابن السبیل۔

صدقات (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور

غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرضداروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں۔

صدقات یعنی فرض زکوٰۃ صرف ان آٹھ مصارف میں خرچ کی جاسکتی ہے جبکہ نقلی صدقات کے لیے کوئی قید نہیں ہے۔

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ روایت کی اسناد میں عبد الرحمن بن زیاد بن نعم افریقی ہے، جس کے متعلق کئی ایک نے

کلام کیا ہے۔ دیکھئے عون المعبود ۳۹۵۔

۱۶۴۹۸ مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس چکر کاٹا پھرے اور اس کو ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں واپس کر دیں۔ بلکہ مسکین وہ ہے جو مالدار کی نہ پائے جو اس کو لوگوں سے بے نیاز کر دے اور نہ اس کو کوئی مسکین سمجھ سکے کہ پھر اس پر صدقہ کرے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔

مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۶۴۹۹ اگر تم چاہو تو میں تم کو دیدیتا ہوں لیکن اس میں کسی مالدار کا کوئی حصہ ہے اور نہ ٹکڑے کمانے والے کا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن رجلیں

لوگوں سے نہ مانگنا چاہئے

۱۶۵۰۰ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے لوٹا دیں بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور وہ شرم و حیا بھی کرتا ہو اور لوگوں سے پیچھے پڑ کر سوال نہ کرتا ہو۔ البخاری، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۱ صدقہ زکوٰۃ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی صحیح سالم ٹکڑے آدمی کے لیے حلال ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۲ ایک آدمی نے کہا: آج رات میں صدقہ (زکوٰۃ) نکالوں گا، چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور اس کو (لا علمی میں) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی چور پر صدقہ کر دیا گیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور کو صدقہ دلایا۔ میں آج رات پھر (کسی مستحق کو) صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ صدقہ لے کر نکلا اور (لا علمی میں) ایک زانیہ کو صدقہ دے آیا۔ صبح کو پھر لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے زانیہ کو صدقہ دیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور اور زانیہ کو صدقہ دلایا۔ اب میں پھر صدقہ کروں گا۔ چنانچہ وہ پھر صدقہ لے کر نکلا اور (لا علمی میں) ایک مالدار کو تھا آیا۔ صبح کو لوگوں میں بات چیت ہوئی کہ آج رات کسی نے مالدار آدمی کو صدقہ دیدیا ہے۔ آدمی نے کہا: تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے چور، زانیہ اور مالدار آدمی کو صدقہ دلایا۔ رات کو اس کو خواب میں آیا کسی نے کہا: تو نے چور کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، تو نے زانیہ کو صدقہ دیا ممکن ہے وہ زنا سے باز آجائے اور تو نے مالدار آدمی کو صدقہ دیا ممکن ہے کہ اس کو عبرت حاصل ہو اور وہ اللہ کے دیئے ہوئے مال میں سے خرچ کرنے لگے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۳ صدقہ کسی مالدار آدمی کے لیے حلال نہیں ہے سوائے پانچ صورتوں کے: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہو، صدقات وصول کرنے پر حامل (نگراں) ہو، قرض دار ہو، یا کسی مالدار آدمی نے صدقہ کی چیز کو مستحق فقیر سے اپنے مال کے بدلے خرید لیا ہو یا کسی مالدار آدمی کا کوئی مسکین پڑوسی ہو جس پر صدقہ کیا گیا پس مسکین نے اپنے مالدار پڑوسی کو اس میں سے ہدیہ دیا تو مالدار آدمی کو اس صدقے میں سے کھانا جائز ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۴ صدقہ مالدار کے لیے حلال نہیں ہے سوائے تین مالداروں کے لیے اللہ کی راہ میں چلنے والا (مجاہد) یا مسافر (جس کے پاس سفر میں محتاجی آگئی ہو) یا اگر تیرے فقیر پڑوسی پر صدقہ کیا گیا ہو اور وہ تیرے لیے اس میں سے ہدیہ بھیجے یا تجھے اس کھانے پر بلائے تب تیرے لیے بھی وہ صدقہ کامل حلال ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۰۵ اے بنی ہاشم اپنی جانوں کو صبر کرو کیونکہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: ضعیف الجامع ۸۸۳۔

۱۶۵۰۶ اللہ نے اس بات سے انکار کر دیا ہے اور اس کے رسول نے بھی کہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل تمہارے لیے (یعنی بنی ہاشم کے

(لیے) کردے۔ الکبیر للطبرانی عن المطلب بن ربيعة

۱۶۵۰۷ یہ صدقات لوگوں کے میل کچیل ہیں اور یہ محمد آل محمد کے لیے حلال نہیں ہیں۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عبدالمطلب بن ربيعة

۱۶۵۰۸ ہم آل محمد ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام بھی انہی میں سے ہوتا ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۰۹ میں اپنے اہل کے پاس جاتا ہوں وہاں کوئی کھجور اپنے بستر پر یا اپنے گھر میں (کہیں) پڑی پاتا ہوں تو اس کو اٹھا کر کھانا چاہتا ہوں مگر

پھر ڈرجاتا ہوں کہیں یہ صدقہ کی نہ ہو اور پھر اس کو پھینک دیتا ہوں۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہريرة رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۰ اگر مجھے یہ ڈرنے ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو کھالیتا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۱ وہ اس پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم

عن انس رضی اللہ عنہ، البخاری، مسلم عن عائشة رضی اللہ عنہا

فائدہ: ایک مرتبہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں گوشت دیا گیا۔ انہوں نے ہانڈی میں وہ گوشت ڈال کر آگ پر چڑھا رکھا

تھا۔ آپ ﷺ نے ان کو فرمایا کیا اس میں سے ہم کو نہیں کھلاؤ گی؟ انہوں نے عرض کیا یہ تو ہم کو صدقہ میں دیا گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: تم ہم کو ہدیہ کر دو۔

۱۶۵۱۲ اس کو قریب کر دے یہ اپنے مقام تک پہنچ گئی ہے۔ مسلم عن جویرية رضی اللہ عنہا

۱۶۵۱۳ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر صدقہ حرام کر دیا ہے اور میرے اہل بیت پر۔ ابن سعد عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۴ صدقہ آل محمد کے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ مسند احمد، مسلم عن عبدالمطلب بن ربيعة

۱۶۵۱۵ صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شمار ہوتا ہے۔ الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن ابی رافع

۱۶۵۱۶ ہمارے موالی (غلام) ہم میں سے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۵۱۷ قوم کا مولیٰ (غلام) انہی میں سے ہے۔ البخاری عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۱۸ آدمی کا غلام اس کا بھائی اور اس کا چچا زاد ہے۔ الکبیر للطبرانی عن سہل بن حنیف

۱۶۵۱۹ ہم آل محمد ہیں صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ مسند احمد، الضعفاء للعقيلي عن الحسن

۱۶۵۲۰ خیر: اس کو پھینک دے، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ البخاری، مسلم عن ابی ہريرة رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۵۲۱ صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ الشیرازی فی الالقاب عن عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ

۱۶۵۲۲ صدقہ میرے لیے حلال نہیں ہے، اور نہ میرے گھر والوں کے لیے حلال ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں سے ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن مولی رسول اللہ ﷺ یقال له طهمان: اذکوان

۱۶۵۲۳ صدقہ محمد کے لیے حلال ہے اور نہ آل محمد کے لیے حلال ہے۔ الخطیب عن یہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۶۵۲۴ خیر: اچھینک اس کو، کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ البخاری، مسلم عن ابی ہريرة رضی اللہ عنہ

فائدہ: حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ تب نبی اکرم ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۲۵ صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے، اللہ پاک لعنت کرے اس شخص پر جو غیر باپ کی طرف اپنے آپ کو

منسوب کرے اور اس غلام شخص پر بھی لعنت کرے جو اپنے کو غیر آقا کی طرف منسوب کرے (اولاد صاحب بستر) (خاوند یا مالک باندی) کی ہے

بدکار کے لیے پتھر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ہر صاحب حق کو اس کا حق دیدیا ہے، اس لیے کسی وارث کے لیے خود کوئی وصیت کرنا درست نہیں۔

الکبیر للطبرانی عن البراء وزید بن ارقم، مسند احمد عن عمرو بن خارجه

۱۶۵۲۶ ہم بدیہ کھاتے ہیں، صدقہ نہیں کھاتے۔ البخاری، مسلم عن سلمان

۱۶۵۲۷ ہم اہل بیت ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ربیعہ

۱۶۵۲۸ ہم آل محمد ہیں، صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے، یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لیکن تمہارا کیا خیال ہے جب میں جنت کے حلقوں کو پکڑوں گا تو کیا میں تم پر کسی اور کو ترجیح دوں گا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۲۹ ہم اہل بیت ہیں، ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے اور ہمارے موالی ہم میں سے ہیں اور ہم صدقہ نہیں کھاتے۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، البخاری، مسلم، ابن مندہ، ابن عساکر عن میمون مولی النبی ﷺ، الرویاتی، ابن عساکر عن کیسان مولی النبی ﷺ، البغوی، ابن عساکر عن ہرمز مولی النبی ﷺ

۱۶۵۳۰ اے اہل بیت! تمہارے لیے صدقات میں سے کوئی چیز حلال نہیں ہے اور نہ ہاتھوں کا میل کچیل۔ بے شک تمہارے لیے مال غنیمت کے ٹکس کا ٹکس (پانچویں حصے کا پانچواں حصہ) ہے جس سے تم کو مالداری حاصل ہو یا کفایت حاصل ہو۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۱ اے ابورافع! صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی بھی قوم کا مولی (غلام اور آزاد کردہ غلام) انہی میں شمار ہوتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۲ اے لوگو! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے کسی گھر والے کے لیے۔ خبردار! میرے لیے اور نہ کسی مسلمان کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو مسلمانوں کے مال غنیمت میں سے معمولی اون کے بقدر بھی کوئی شے حلال نہیں (تقسیم سے قبل)۔

الباوردی، ابن مندہ، ابونعیم عن خارجه بن عمرو حلیف ابی سفیان وقال: انه خطا

۱۶۵۳۳ اے بنی عبدالمطلب! صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اس کو کھاؤ اور نہ اس کے کام۔ صدقات وصولی وغیرہ پر لگو۔

ابن سعد عن عبدالملک بن المغیرہ مرسلًا

۱۶۵۳۴ اے بنی ہاشم! صدقہ سے بچو اور نہ اس کے کسی کام پر لگو، یہ تمہارے لیے درست نہیں ہے کیونکہ یہ لوگوں کا میل کچیل ہے۔

ابونعیم عن عبداللہ بن المغیرہ الهاشمی عن ابیہ واکثر من عرف من الصحابة

۱۶۵۳۵ اے طہمان! صدقہ میرے لیے حلال ہے اور نہ میرے گھر والوں کے لیے اور کسی قوم کا مولی انہی میں سے ہوتا ہے۔

البغوی، الباوردی، ابن عساکر عن طہمان مولی رسول اللہ ﷺ

۱۶۵۳۶ اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ میں سے ہے تو میں اس کو کھا لیتا۔

مسند احمد، البخاری، ابو داؤد، النسائی، ابوعوانہ، الصحيح لابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۳۷ صدقہ ہمارے لیے حلال ہے اور نہ ہمارے موالی کے لیے۔ الاوسط للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۵۳۸ میں نے ایک بھور پڑی ہوئی پائی پھر اس کو میں نے کھالیا۔ پھر مجھے یاد آیا کہ ہمارے پاس صدقہ کی بھجوریں ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ یہ بھجور انہی میں سے ہے یا نہیں۔ پس اسی چیز نے مجھے ساری رات جگا کر رکھا ہے۔

مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جده

۱۶۵۳۹ میں کوئی بھور پڑی دیکھتا ہوں تو مجھے اس کو کھانے سے صرف یہی احتیاط روکتی ہے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو۔

ابو داؤد عن انس رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن الحسن رضی اللہ عنہ

۱۶۵۴۰ لے آؤ، وہ اپنی صحیح جگہ پہنچ گئی ہے۔ الکبیر للطبرانی عن میمونۃ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہلیہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا کوئی کھانا ہے؟ وہ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: نہیں، سوائے ایک (گوشت لگی) ہڈی کے۔ جو ہماری باندی نے اپنے صدقے میں سے دی ہے۔

۱۶۵۴۱ وہ اپنے مقام پر آگئی ہے۔ البخاری، مسلم عن ام عطیہ رضی اللہ عنہا

۱۶۵۴۲ اس کو قریب کر دے یہ اپنی جگہ آگئی ہے۔ مسلم عن جویریہ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کوئی کھانا ہے؟ جویریہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم ہمارے پاس سوائے گوشت والی ایک ہڈی کے اور کچھ نہیں جو مجھے میری باندی نے اپنے صدقہ میں سے (ہدیہ) دی ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔ کیونکہ فقیر پر جو مال صدقہ کیا جائے اگر وہ اس کو ہدیہ کرنا چاہے یا فردخت کرنا چاہے تو اس سے اس کی ملکیت بدلنے کے ساتھ ہی حقیقت بھی بدل جاتی ہے۔ پھر وہ صدقہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ہدیہ یا خریدی ہوئی صاف ستھری شے بن جاتی ہے۔

۱۶۵۴۳ یہ تو تجھ پر ایسا ہی ہے (یعنی صدقہ)؛ لیکن اگر تو خوشی کے ساتھ ہم کو ہدیہ دے تو ہم اس کو قبول کریں گے اور اللہ تجھے اس میں اجر دے گا۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی بن کعب

صدقہ کے مختلف مصارف..... الاکمال

۱۶۵۴۴ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی تقسیم کو کسی مقرب فرشتے کے سپرد کیا اور نہ کسی نبی مرسل کے حوالے کیا بلکہ خود اللہ پاک نے اس کے آٹھ مصارف بیان کر دیئے ہیں اگر تو ان میں سے کوئی حصہ ہے تو میں تجھے دے دیتا ہوں اور اگر تو مالدار ہے تو پھر یہ سرکارِ درد اور پیٹ کی بیماری ہے۔

ابن سعد عن زید بن الحارث

نوٹ: دیکھئے روایت نمبر ۱۶۳۹۷۔

۱۶۵۴۵ اگر تم دونوں چاہو تو میں تم دونوں کو دے دوں لیکن اس میں کسی مالدار یا کمانے والے قوی آدمی کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

مسند احمد، ابو داؤد، النسائی، السنن للبیہقی عن عبید اللہ بن عدی بن الخیار

فائدہ:..... عبید اللہ کہتے ہیں: مجھے دو آدمیوں نے خبر دی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ زکوٰۃ تقسیم فرما رہے تھے آپ نے ہم کو بھی زیروں حالی کا شکار دیکھا تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۵۴۶ صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے والے تندرست آدمی کے لیے۔ سوائے خاک میں لٹا دینے والے فقر کے اور پریشان کردینے والے قرض کے کہ ان دونوں صورتوں میں زکوٰۃ لینا جائز ہے۔ الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ السلولی

۱۶۵۴۷ صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست کمانے والے کے لیے۔ مسند احمد عن رجل من بنی ہلال

۱۶۵۴۸ صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ تندرست و توانا کمانے والے کے لیے۔ صدقہ اس شخص کے لیے حلال ہے جو فقر و فاقے کی وجہ سے خاک نشین ہو رہا ہو یا اس قرض دار کے لیے حلال ہے جس کو قرض نے مصیبت میں ڈال رکھا ہے۔ اور جس نے اس غرض سے لوگوں سے سوال کیا تا کہ اپنا مال بڑھائے قیامت کے دن اس کے چہرے پر وہ سوال زخم بن کر آئیں گے اور جہنم میں وہ سوال پتھر بن جائیں گے جن کو وہ کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ

۱۶۵۴۹ صدقہ (زکوٰۃ) سر میں درد اور پیٹ میں آگ یا بیماری کا سبب ہے۔

مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، الباوردی، الکبیر للطبرانی عن حبان بن ببح الصداۃ

۱۶۵۵۰ مالدار یا ساٹھ ہزار (درہم) میں ہے پس جو ساٹھ ہزار کا مالک نہ ہو وہ فقیر ہے۔

جعفر بن محمد بن جعفر فی کتاب العروس والدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: تذکرۃ الموضوعات ۱۷۸، ذیل الملالی ۱۹۵۔ حدیث من گھڑت ہے۔

۱۶۵۵۱ مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو ایک دو لقمے مال دیتے ہیں یا ایک دو کھجوریں واپس کر دیتی ہیں۔ اور جو شخص اپنے مال کو بڑھانے کی خاطر لوگوں سے سوال کرتا ہے وہ جہنم کے دہکتے ہوئے پتھر اکٹھے کرتا ہے، پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن عساکر عن ابن عمرو

عقیف شخص کو صدقہ دینے کی فضیلت

۱۶۵۵۲ مسکین وہ چکر کاٹنے والا فقیر ہے اور نہ وہ سال جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے مال دیں، بلکہ مسکین وہ عفت دار شخص ہے جو لوگوں سے کچھ سوال کرتا ہے اور نہ اس کو مستحق سمجھا جاتا ہے تاکہ اس پر صدقہ کر دیا جائے۔ مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۵۵۳ مسکین وہ نہیں ہے جس کو ایک دو کھجوریں اور ایک دو لقمے مال دیں، بلکہ مسکین وہ ہے جس کے پاس لوگوں سے بے نیاز کر دینے کے لیے گزیر کا سامان بھی نہ ہو اور نہ اس کی مفلسی کو عام لوگ جانتے ہوں کہ اس پر صدقہ کر دیا جائے ایسا شخص واقعہ محروم ہے (اور زکوٰۃ سے مدد کیے جانے کا عین مستحق ہے)۔ الصحيح لابن حبان، ابن مردويه، عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۴ جو صدقہ نکالے مگر بربری کے علاوہ کسی مستحق کو نہ پائے تو صدقہ واپس لے آئے۔ مسند احمد، النسائی عن ابن عمرو

فائدہ:..... حضرت امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حکم ایسے علاقے کا ہے جہاں بربری (یعنی تاتاری) رہتے تھے اور وہ کافر تھے۔ اب جبکہ اکثر تاتاری (ترک) مسلمان ہیں ان کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔

صدقہ لینے کے آداب میں..... الاکمال

۱۶۵۵۵ جب اللہ پاک تجھے یہ مال بغیر سوال اور لالچ کے عطا کرے تو اس کو لے لکھاپی اور اس کے ساتھ تو نگری حاصل کر۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۶ جب اللہ پاک تجھے بادشاہی مال میں سے عطا کرے بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے تو اس کو کھاپی اور اس کے ساتھ مالداری حاصل کر۔ مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۷ اللہ پاک بغیر تیرے سوال کیے اور لالچ رکھے جو مال تجھے عطا کرے اس کو لے لے، اس کو کھاپی اور اس کے ساتھ تو نگری حاصل کر۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا: کہ تیرے لیے خیر اسی میں ہے کہ تو لوگوں سے کچھ نہ لے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا مقصد تھا کہ تو لوگوں سے سوال نہ کر۔ لیکن اگر تیرے پاس بغیر سوال کیے کوئی نعمت آئے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو ہندے کو مل رہا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی رحمۃ اللہ علیہ عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۵۹ جس کو میں کچھ عطا کروں بغیر اس کی طرف سے سوال اور امید کے وہ اللہ کی طرف سے ملنے والا رزق ہے، اس کو چاہیے کہ وہ اسی کو قبول کرے اور مسترد نہ کرے۔ الہیثم بن کلیب وابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۶۰ جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی پہنچے بغیر سوال کیے اور بغیر طمع و لالچ رکھے تو اس کو چاہیے کہ اس کو قبول کر لے۔ بے شک وہ

ایسا رزق ہے جو اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔ الصحيح لابن حبان، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن زید بن خالد الجہنی

۱۶۵۶۱ جس کو اس کے بھائی کی طرف سے نیکی ملے بغیر اشراف نفس (لالچ) اور سوال کے وہ اس کو قبول کر لے اور اس کو واپس نہ کرے کیونکہ

وہ رزق اللہ نے اس تک پہنچایا ہے۔

مسند احمد، ابن ابی شیبہ، ابن سعد، مسند ابی یعلیٰ، البغوی، الباوردی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن خالد بن عدی الجہنی، قال البغوی لا اعلم غیرہ ۱۶۵۶۲ جس کو اس رزق میں سے کچھ پیش کیا جائے بغیر اس کے سوال کیے اور بغیر اشراف نفس کے تو وہ اپنے رزق میں توسیع کر لے۔ اور اگر وہ اس سے بے نیاز ہو تو اس کو ایسے شخص کی طرف بھیج دے جو اس سے زیادہ حاجت مند ہو۔

مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، شعب الایمان للبیہقی عن عائذ بن عمرو المزنی ۱۶۵۶۳ اس کو لے لے، تو نگری حاصل کر اور اس کو صدقہ کر، اور جو بھی ایسا مال تیرے پاس آئے بغیر تیری طمع و لالچ کے اور بغیر سوال کے تو اس کو لے لے اور جو مال ایسا نہ ہو اس میں اپنا دل نہ لگا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن الزہری عن سالم بن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ عن جدہ، البخاری، النسائی عن الزہری عن السائب بن زید عن حویطب بن عبد العزی عن عبد اللہ بن السعدی عن عمر رضی اللہ عنہ ۱۶۵۶۴ جس کو کوئی چیز پیش کی جائے بغیر سوال کیے تو وہ اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ رزق اللہ پاک اس تک پہنچ کر لائے ہیں۔ ابن النجار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

صدقہ کرنے والا ہاتھ بہتر ہے

۱۶۵۶۵ جو اللہ پاک تجھے عطا کرے اس کو لے لے اور لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور بے شک اللہ کا مال اور جس کو وہ دیا جائے اس سے اس مال کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عروۃ بن محمد عطیۃ السعدی عن ابیہ عن جدہ ۱۶۵۶۶ جس کے پاس کوئی نیکی آئے وہ اس کا بدلہ عطا کرے، اگر اس کی وسعت نہ ہو تو نیکی کرنے کا ذکر خیر کرے۔ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جو شخص غیر حاصل چیز کی بناوٹ دکھانے والا ہے وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

مسند احمد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ۱۶۵۶۷ فائدہ: ومن تشبع بما لم ينل فهو كالابیس ثوبی زور۔ اور جس نے متکلف سیری دکھائی ایسی چیز کے ساتھ جو اس کو حاصل نہیں وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔ یعنی بڑائی اور دکھاوے کے لیے اپنا مال زیادہ دکھانا یا غیر موجود نعمت کو موجود دکھانا کبیرہ گناہ ہے اور جھوٹ کا لباس پہننے کی مانند ہے۔

۱۶۵۶۸ جس کو کوئی نیکی حاصل ہوئی اور وہ بھی اس نیکی کا بدلہ رکھتا ہے تو وہ نیکی کرنے والے کو اس کا بدلہ دے، لیکن اگر اس کی وسعت نہ ہو تو صاحب نیکی کی تعریف کرے۔ بے شک جس نے کسی کی تعریف کی اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے کسی کی نیکی چھپائی اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن جابر رضی اللہ عنہ ۱۶۵۶۸ جس کو کوئی نیکی حاصل ہو وہ نیکی کرنے والے کا شکر ادا کرے۔

ابو عبید فی الغریب، شعب الایمان للبیہقی عن یحییٰ بن عبد اللہ بن صفی مرسلاً ۱۶۵۶۹ جس نے کوئی نیکی پائی وہ اس کا بدلہ دے اگر بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کر دے۔ کیونکہ جس نے کسی کا ذکر خیر کیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ اختیار کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۷۰ جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا بدلہ دے اگر اس کی وسعت نہ ہو تو اس کا ذکر خیر کرے۔ کیونکہ جب اس نے اس کا ذکر خیر کیا گویا اس کا شکر ادا کر دیا۔ اور غیر حاصل چیز کے ساتھ تصنع اور بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

۱۶۵۷۱ ابن ابی الدنیا فی قضاء الحوائج، شعب الایمان للبيهقي، ابن عساکر عن عائشة رضی اللہ عنہا جس پر کسی نے احسان کیا وہ اس کا ذکر کر دے جس نے ذکر کر دیا اس نے شکر ادا کر دیا اور جس نے کسی کی نیکی کو چھپایا اس نے کفران نعمت کیا۔ الکبیر للطبرانی، السنن لسعيد بن منصور عن طلحة

۱۶۵۷۲ جس پر کسی نے کوئی احسان کیا تو اس پر احسان کرنے والے کا حق ہے کہ اس کا حق ادا کرے، اگر ایسا نہ کر سکے تو اس کی تعریف کر دے، اگر اس نے تعریف بھی نہ کی تو اس نے کفران نعمت کیا۔ ابن عساکر عن یحییٰ بن صیفی مرسلاً جس کے ساتھ کسی نیکی کا برتاؤ کیا گیا، وہ اس کا بدلہ چکائے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو اس نیکی کا ذکر کر دے۔ جس نے کسی کی نیکی کا ذکر کر دیا اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور غیر میسر چیز کی بناوٹ کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

۱۶۵۷۳ شعب الایمان للبيهقي عن ابی هريرة رضی اللہ عنہا بنده جب اپنے مسلمان بھائی کے لیے کہتا ہے: جزاک اللہ خیراً اللہ تجھے اچھا بدلہ دے تو وہ اس کے لیے دعائیں مبادلہ کر دیتا ہے۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ ۱۶۵۷۵ زکوٰۃ دومرتبہ ادا نہیں کی جائے گی۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ ۱۵۹۰۲

فقر اور فقراء کی فضیلت میں

اس میں چار فصلیں ہیں۔

فصل اول..... فقر اور فقراء کی فضیلت میں

۱۶۵۷۶ اے فقراء مہاجرین کے گروہ! قیامت کے دن کے تمام نور کی خوشخبری سن لو، تم بالداروں سے آدھا دن قبل جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کا ہوگا۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی اسناد میں اعلیٰ بن زیاد ابوالحسن ایک راوی متکلم فیہ ہے۔ دیکھئے عون المعبود ۱۰/۱۱۰۔ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۴۰۔

۱۶۵۷۷ اے اصحاب صفہ! خوشخبری لو، جو میری امت میں سے اسی صفت پر باقی رہا جس پر تم ہو اور اس حال کے ساتھ راضی برضاء رہے وہ قیامت کے دن میرے رفقاء میں سے ہوگا۔ الخطیب فی تاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما کلام:..... ضعیف الجامع ۴۹۔

۱۶۵۷۸ دنیا میں جو شخص طویل رنج و غم والا ہے وہ آخرت میں طویل سرور و خوشی والا ہے اور دنیا میں جو سب سے زیادہ سیر ہونے والا ہے وہ آخرت میں سب سے زیادہ بھوکا رہنے والا ہے۔ ابن عساکر عن عامر بن عبد قیس عن الصحابة رضی اللہ عنہ کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۸۹۔

۱۶۵۷۹ اے گروہ فقراء! کیا میں تم کو خوشخبری نہ دوں کہ فقراء مومنین جنت میں اغنیاء مومنین سے نصف یوم قبل داخل ہوں گے جو پانچ سو سال کا ہوگا۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما کلام:..... روایت کی سند میں عبد اللہ بن دینار ہے جس نے عبد اللہ بن عمر سے سماع نہیں کیا اور موسیٰ بن عبیدہ ضعیف راوی ہے۔ زوائد ابن

ماہ کتاب الزہد باب منزلة الفقراء رقم ۳۱۲۳۔

۱۶۵۸۰ مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے آدھادن قبل جنت میں داخل ہوں گے اور یہ آدھادن پانچ سو سال کا ہوگا۔

مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۵۸۱ مسلمان فقراء جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔ مسند احمد، الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۸۲ فقراء کے پاس اپنی نعمتیں رکھو، کیونکہ وہ قیامت کے دن لوٹا دیں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... فیض القدر میں ہے حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اس روایت کی سند انتہائی کمزور ہے۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کی اتباع کرتے ہیں۔ نیز امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن تیمیہ وغیرہ فرماتے ہیں: یہ روایت قطعاً موضوع ہے۔ دیکھئے فیض القدر ۱۱۳۱۔

۱۶۵۸۳ فقراء سے محبت رکھو اور ان کے ساتھ صحبت اختیار کرو، عرب کے ساتھ دل سے محبت رکھو اور لوگوں کی برائیوں میں لگنے سے وہ

برائیاں تجھے روک دیں جو تو اپنے اندر جانتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، صحیح۔ اقروہ الذہبی

۱۶۵۸۴ میں نے جنت میں جھانکا تو اکثر جنتیوں کو فقراء پایا اور جہنم میں جھانکا تو جہنم میں اکثر تعداد عورتوں کی پائی۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابن عباس، التاریخ للبخاری، الترمذی عن عمران بن حصین

۱۶۵۸۵ فقراء کے ساتھ تواضع سے بیٹھنا افضل جہاد ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت ضعیف ہے ۲۶۵۳، کشف الخفاء ۱۰۵۷۔

۱۶۵۸۶ لوگوں میں سے بہترین انسان وہ مؤمن فقیر ہے جو اپنی محنت و کوشش صرف کرے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۹۹، الکشف الہی ۳۵۸۔

۱۶۵۸۷ ہر چیز کی ایک چابی ہے اور جنت کی چابی مساکین اور فقراء کے ساتھ محبت ہے۔ ابن لآل عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام:..... ضعیف الجامع ۴۷۳۱، المغیر ۱۱۶۔

فقراء مسلمین کی فضیلت

۱۶۵۸۸ فقراء مؤمنین کو قیامت کے دن مالداروں سے پانچ سو سال قبل کامیابی ملنے کی خوشی ہو یہ فقراء جنت کی نعمتوں میں پھل پھول رہے

ہوں گے اور مالدار میدان حشر میں حساب (کی سختی) میں دوچار ہوں گے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۲۸۶۸۔

۱۶۵۸۹ جو آدمی کشادگی کے ساتھ دیدے وہ زیادہ اجر والا نہیں ہے اس سے جو محتاجی کی صورت میں اس کو قبول کر لے۔

الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۰ کشادگی کی حالت میں دینے والا حاجت مند لینے والے سے زیادہ افضل نہیں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۱۷۔

۱۶۵۹۱ اللہ رحم کرے ایسی قوم پر جن کو لوگ مریض تصور کریں حالانکہ وہ مریض نہیں ہیں (بلکہ بھوک اور لاغری نے ان کا یہ حال کر رکھا ہے)۔

ابن المبارک عن الحسن مرسل

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۱۱۶، الضعیفۃ ۲۴۹۶۔

۱۶۵۹۲ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ! مسکینی میں موت دے اور مساکین کے زمرے مجھے اٹھا۔

۱۶۵۹۳ اے اللہ! مجھے مسکینی میں زندہ رکھ، مسکینی میں وفات دے اور مساکین کی جماعت میں میرا حشر فرما اور بد بختوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر و فاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو جائے۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۴ فقر مؤمن پر گھوڑے کے چہرے پر خوبصورت نقاب سے زیادہ مزین ہوتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۵ فقر و فاقہ لوگوں کے نزدیک عیب ہے لیکن قیامت کے دن اللہ کے ہاں زینت ہے۔ مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۶ فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا یہ اس کے لیے عبادت ہے اور جس نے اس کو ظاہر کر دیا اس نے اپنی لگام اپنے مسلمان بھائیوں کے ہاتھ میں تھما دی۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۵۹۷ جب اللہ پاک کسی بندے کو محبوب فرماتے ہیں اس کو دنیا سے محفوظ رکھتے ہیں جس طرح کوئی آدمی اپنے مریض کو پانی سے

بچاتا ہے۔ سنن ابی داؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن قتادة بن النعمان

۱۶۵۹۸ اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو فقر و فاقہ کا لباس پہننے کے لیے تیار ہو جا۔ بے شک فقر و فاقہ ان لوگوں کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتے

ہیں اس طرح تیزی سے دوڑتا ہے جس طرح سیلاب کا پانی اپنی انتہاء تک پہنچتا ہے۔ مسند احمد، الترمذی عن عبد اللہ بن مغفل

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۲۹۷۔

۱۶۵۹۹ مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف سیلاب کے ڈھلان کی طرف آنے سے زیادہ تیز آتی ہیں۔

الصحيح لابن حبان عن عبد الله بن مغفل

۱۶۶۰۰ بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کو نماز دھوتی ہے اور نہ روزے اور نہ حج و عمرے۔ بلکہ روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ آتے

ہیں ان سے وہ گناہ دھل جاتے ہیں۔ حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... اسنی المطالب ۳۶۲، ضعیف الجامع ۱۹۹۴۔

۱۶۶۰۱ دنیا میں مؤمن کا تختہ فقر و فاقہ ہے۔ مسند الفردوس للدیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۴۰۵، الکشف الالہی ۲۷۸۔

۱۶۶۰۲ جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اللہ نے اس پر فقر و فاقہ اور مرض کو اتارا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ پاک اس کی صفائی فرما رہا ہے۔

مسند الفردوس للدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۵۱۱۔

۱۶۶۰۳ اللہ پاک رحم فرمائے ایسے آدمی پر جس کو اس کے مرنے کے بعد اس کی بیوی غسل دیدے اور اسی کے پرانے کپڑوں میں اس کو کفن دیا جائے۔

الضعفاء للعقیلی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۱۱۱۔

۱۶۶۰۴ اگر تم کو علم ہو جائے کہ اللہ کے ہاں تمہارے لیے کیا کچھ ہے تو تمہاری خواہش ہوگی کہ تم پر فقر و فاقہ اور حاجتیں بڑھ جائیں۔

الترمذی وقال صحيح عن فضالة بن عبيد كتاب الزهد

فرع..... فقر و فاقہ سے متعلق

۱۶۶۰۵ جب کسی گھر کے افراد باہم محبت اور حسن سلوک کے ساتھ رہتے ہیں تو اللہ پاک ان پر رزق کھول دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے تلے

آجاتے ہیں۔ الکامل لابن عدی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۸/۸۴۷ ضعیف الجامع ۱۸۲۷۔

۱۶۶۰۶ کسی گھر نے مشقت اور فقر و فاقہ پر تین یوم سے زیادہ صبر نہیں کیا مگر اللہ پاک نے ان پر رزق کھول دیا۔ الحکیم عن عمر رضی اللہ عنہ
کلام: التقریر ۱۳۱۲ ضعیف الجامع ۵۰۸۴۔

۱۶۶۰۷ کوئی گھر انا ایسا نہیں جس کے اہل آپس میں حسن سلوک کے ساتھ رہیں تو اللہ پاک ان پر رزق جاری کر دیتا ہے اور وہ اللہ کے سائے
میں آجاتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
کلام: ضعیف الجامع ۵۱۶۰۔

۱۶۶۰۸ جس کو فاقہ پہنچے اور وہ لوگوں پر اس کو پیش کرے تو اس کا فاقہ بند نہیں ہوتا اور جو اس کو اللہ پر پیش کرتا ہے قریب ہے کہ اللہ پاک اسی کو
جلد کر دے جلد موت کے ساتھ یا جلد مالدار کی کے ساتھ۔ مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۶۰۹ رزق بندے کو موت سے زیادہ تلاش کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ
کلام: اسی المطالب ۳۰۱، الاقان ۴۰۹۔

۱۶۶۱۱ آدمی اسی گناہ کی بدولت جس کا وہ ارتکاب کرتا ہے رزق سے محروم ہو جاتا ہے، تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ صرف نیکی
سے ممکن ہے۔ مسند احمد، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن ثوبان
کلام: ضعیف الجامع ۱۳۵۲۔

۱۶۶۱۲ (غلط) مجالس رزق کو روکتی ہیں۔ حلیۃ الاولیاء عن عثمان رضی اللہ عنہ
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۳۴۲۲ ضعیف الجامع ۱۳۵۲۔

۱۶۶۱۳ (غلط) صحبت رزق کو روک دیتی ہے۔

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عثمان رضی اللہ عنہ، شعب الایمان عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۱۳۸۴۔

الاکمال

۱۶۶۱۴ اے فقراء مہاجرین قیامت کے دن تم کو اغنیاء سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری قبول ہو۔ حتیٰ کہ مالدار اس
وقت تمنا کرے گا کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتا تنگ دست عیال والا ہوتا۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ، ابن سعد عن ابی الزبیر مرسلًا عن یوسف المکی مرسلًا
۱۶۶۱۵ مسلمان فقراء کی باتوں کی طرح جلدی سے جنت کی طرف لپکیں گے۔ ان کو کہا جائے گا! ٹھہر و حساب تو دیدو۔ وہ کہیں گے: واللہ! ہم نے
تو کوئی مال چھوڑا ہی نہیں، ہم سے کس چیز کا حساب ہوگا؟ اللہ عز و جل فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا۔ پھر وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال
قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۶ مسلمان فقراء قیامت کے دن اپنے کجاووں پر سوار ہوں گے۔ ان کو کہا جائے گا! ٹھہر و حساب کے لیے۔ وہ کہیں گے: اللہ کی قسم! تم نے
ہم کو کچھ دیا ہی نہیں، جس کا تم ہم سے حساب لو۔ اللہ پاک فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا پھر وہ جنت میں لوگوں سے ستر سال قبل داخل
ہو جائیں گے۔ الحسن بن سفیان و البغوی عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۱۸ فقراء مہاجرین قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ مسلم عن ابن عمرو

۱۶۶۱۹ فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابن ماحہ عن ابی سعید کلام: ضعیف الجامع ۱۸۸۶۔

فقراء مسلمین امراء سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے

۱۶۶۲۰ مسلمان فقراء مسلمان مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ اس وقت مسلمان مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر ہوتے۔ جبکہ کفار مالدار کافر فقراء سے چالیس سال قبل جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ اس وقت کفار مالدار تمنا کریں گے: کاش وہ دنیا میں فقیر فقراء ہوتے۔ الدیلمی عن ابی ہریرۃ کلام: روایت میں نفیج بن الحارثہ متروک راوی ہے۔

۱۶۶۲۱ تمام انبیاء حضرت سلیمان علیہ السلام سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے۔ مسلمان فقراء دوسرے مسلمانوں سے چالیس سال قبل جنت میں جائیں گے اور اہل شہر اہل دیہات سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہوں گے بوجہ شہروں کی فضیلت کے، شہروں میں جمعہ جماعتیں اور ذکر کے حلقے قائم ہونے کے۔ نیز یہ کہ جب مصیبتوں کا نزول ہوتا ہے تو اہل شہر اس کے ساتھ بتلائے عام ہوتے ہیں۔

کلام: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں نبی ﷺ سے یہ روایت صرف اسی طریق سے منقول ہے اور اس طریق میں علی بن سعید بن بشیر ہے جس کے متعلق امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لیس بذاک تفرد با شیاء۔ یہ معتبر درجہ کار راوی نہیں ہے اور اس نے کئی متفرقات روایتیں روایت کی ہیں جو کسی اور راوی سے منقول نہیں۔ مجمع الزوائد ۲۶۲۱۰۔

۱۶۶۲۲ فقراء مہاجرین مالدار مہاجرین سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

الترمذی حسن غریب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ ۱۶۶۲۳ قیامت کے روز لوگ جمع ہوں گے۔ کہا جائے گا: اس امت کے فقراء اور مساکین کہاں ہیں؟ چنانچہ وہ کھڑے ہوں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا: تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہیں گے: ہم کو مصائب میں ڈالا گیا ہم نے صبر کیا۔ آپ نے سارے امور حکومت سلطان اور ہمارے علاوہ لوگوں کو سپرد کئے۔ اللہ عزوجل فرمائیں گے: تم نے سچ کہا۔ چنانچہ وہ لوگوں سے ایک طویل زمانہ قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ بادشاہ اور دوسرے حکمران لوگ حساب کی تختی میں مبتلا ہوں گے۔ لوگوں نے پوچھا: ان کے علاوہ دوسرے لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کے لیے نور کی کرسیاں بچھادی جائیں گی اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے۔ یہ دن مومنین پر دن کی ایک گھڑی (گھنٹے) سے بھی زیادہ چھوٹا ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۲۴ اللہ پاک لوگوں کو حساب کے لیے جمع فرمائے گا۔ مومنین کبوتروں کی طرح اڑتے ہوئے جنت کی طرف چلیں گے۔ ان کو کہا جائے گا: ذرا ٹھہرو حساب کتاب کے لیے۔ وہ کہیں گے: ہمارے پاس حساب کتاب کی کوئی چیز نہیں تھی اور نہ تم نے ہم کو کوئی ایسی شے دی جس کا ہم سے حساب لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میرے بندوں نے سچ کہا۔ پھر ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ اور وہ دوسرے لوگوں سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

مسند ابی یعلیٰ، الحسن بن سفیان، ابن سعد، الاوسط للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، ابن عساکر عن سعید بن عامر بن حذیم ۱۶۶۲۵ مسلمان فقراء جنت میں مسلمان مالداروں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہوں گے حتیٰ کہ کوئی مالدار آدمی فقراء مومنین کے جہنم میں داخل ہوگا تو اس کو ہاتھ سے پکڑ کر نکال دیا جائے گا۔ الحکیم عن سعید بن عامر بن حذیم

۱۶۶۲۶ فقراء مومنین جنت میں مالدار مومنین سے ایک دن قبل داخل ہوں گے اس دن کی مقدار ایک ہزار سال ہوگی۔

حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۲۷ میری امت کے فقراء اغنیاء سے سو سال قبل جنت میں داخل ہو گئے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۶۲۸ مؤمن فقراء مؤمن مالداروں سے چار سو سال قبل جنت میں داخل ہو گئے۔ حتیٰ کہ مالدار مؤمن کہے گا: اے کاش کہ میں بھی تنگدست
 عیالدار آدمی ہوتا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمیں ان لوگوں کی نشانی بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: جب اسلام کی سخت لڑائی کا
 موقع ہوتا ہے تو ان کو بھیجا جاتا ہے اور جب مال غنیمت ہاتھ آنے کا موقع ہوتا ہے تو ان کو بھیج دیا جاتا ہے اور وہ فقراء دروازوں سے بھی واپس
 کر دیئے جاتے ہیں۔ مسند احمد عن رحان من اصحاب النبی ﷺ

۱۶۶۲۹ فقراء مہاجرین کو خوشخبری ہو جو ان کے چہروں پر خوشی طاری کر دے گی وہ یہ کہ وہ جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمرو

۱۶۶۳۰ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے: اے میرے محبوب بندو! میرے قریب ہو جاؤ۔ ملائکہ کہیں گے: تیرے محبوب بندے کون
 ہیں؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: مسلمان فقراء، چنانچہ اللہ تعالیٰ سے قریب تر ہو جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: میں نے تم سے دنیا کو دور اس لیے
 نہیں کیا تھا کہ تم میرے نزدیک بے وقعت تھے۔ بلکہ میرا ارادہ تھا کہ آج کے دن تمہاری کرامت میں اضافہ دراضافہ ہو۔ لہذا آج تم جو چاہو مجھ
 سے مانگ سکتے ہو پھر ان کو جنت کا حکم سنا دیا جائے گا اور وہ مالداروں سے چالیس سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ابو الشیخ عن انس
 رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۱ قیامت کے روز لوگوں میں سب سے پہلے انبیاء کا فیصلہ ہوگا پھر ان کے بعد مؤمن فقراء کا فیصلہ ہوگا۔ اور وہ لوگوں کے حساب کتاب
 سے فارغ ہونے سے ستر سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ التاریخ للحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۲ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اپنے بندوں میں سے دو بندوں کو اٹھائیں گے۔ ان دونوں کی سیرت ایک ہوگی۔ ایک تنگی و ترشی میں رہا ہوگا
 اور دوسرا دنیا کی فراخی و وسعت میں عیش کرتا ہوگا۔ تنگدست آدمی جنت کی طرف چلے گا اس کو جنت جانے سے موزانہ جائے گا حتیٰ کہ وہ جنت کے
 دروازوں تک پہنچ جائے گا۔ جنت کے دربان اس کو کہیں گے: ذرا ٹھہر! تنگدست مؤمن کہے گا: میں واپس نہیں لوٹوں گا اور اس کی تلوار اس کی
 گردن میں ہوگی وہ کہے گا: مجھے دنیا میں یہ تلوار ملی تھی۔ میں مسلسل اس کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرتا رہا حتیٰ کہ میری روح قبض کر لی گئی اور میں
 اسی حال پر رہا۔ پھر وہ اپنی تلوار جنت کے دربانوں کی طرف اچھال دے گا اور جنت کی طرف قدم اٹھائے گا تب دربان اس کو موڑیں گے اور نہ
 جنت میں جانے سے روکیں گے۔ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور پھر ایک طویل زمانہ تک جنت میں رہے گا۔ اس کے بعد اس کی ملاقات اس
 مالدار مؤمن بھائی سے ہوگی۔ تنگدست مالدار سے پوچھے گا: اے فلاں تجھے کس چیز نے جنت میں آنے سے روک رکھا تھا؟ مالدار کہے گا: اب
 تک میرا راستہ کھلائیں تھا اور مجھے جنت میں آنے سے روک لیا گیا تھا۔

اور میدان حشر میں میرا اتنا پسینہ بہا ہے کہ اگر تین سواونٹ جنہوں نے حمض گھاس کھائی ہو (جس کے بعد کثرت سے پیاس لگتی ہے) اور
 بالکل پانی نہ پیا ہو اور وہ پانچ مرتبہ میرے پسینہ پر حاضر ہوتے تو ہر بار سیراب ہو کر واپس جاتے۔

ابن المبارک عن ضمرۃ والمہاصر ابن حبیہ وحکیم بن عمیر مرسل

۱۶۶۳۳ دو مؤمن جنت کے دروازے پر اکٹھے ہوئے۔ ایک دنیا میں مالدار مؤمن تھا اور دوسرا فقیر مؤمن تھا۔ فقیر مؤمن کو جنت میں داخل
 کر دیا گیا اور مالدار کو جب تک اللہ نے چارو کے رکھا۔ پھر اس کو بھی جنت میں داخل کر دیا گیا۔ پھر فقیر کی اس سے ملاقات ہوئی۔ فقیر نے
 پوچھا: اے بھائی! تجھے کس چیز نے اندر آنے سے روک رکھا؟ تو اس قدر رکا رہا حتیٰ کہ اللہ کی قسم مجھے خطرہ لاحق ہو گیا۔ مالدار نے کہا: اے
 بھائی! میں تیرے بعد ایسی سخت مشقت میں پھنسا رہا کہ تجھ تک نہ آسکا حتیٰ کہ میرا اتنا پسینہ اتنا پسینہ بہا کہ اگر ایک ہزار اونٹ بھی حمض
 (کڑوی کھینک) گھاس کھائے ہوئے میرے پسینے پر آتے تو یہ ہو کر جاتے۔ مسند احمد عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۴ میں سب سے پہلے جنت کے دروازے کا حلقہ (ہینڈل) پکڑوں گا۔ پھر اللہ پاک اس کو میرے لیے کھول دے گا اور میرے ساتھ
 مؤمن فقراء بھی ہونگے اور میں نبیوں میں اولین و آخرین کا سردار ہوں اور اس پر کوئی برائی نہیں۔ الدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۵ پہلا جتھہ جو جنت میں داخل ہوگا وہ فقراء مہاجرین کا ہوگا جن کی بدولت جنگیں لڑی جاتی ہیں، جب ان کو حکم ملتا ہے تو وہ سننے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کو بھی بادشاہ سے کام پڑتا ہے تو اس کا کام پورا نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ لقمہ اجل بن جاتا ہے۔ اور اس کی تمنا اس کے سینے میں دبی رہ جاتی ہے۔ پس اللہ پاک قیامت کے دن جنت کو بلائیں گے اس کی زینت اور خوبصورتی کے ساتھ۔ پس وہ اپنی جلوہ آرائیوں کے ساتھ حاضر ہوگی۔ اللہ پاک فرمائیں گے: اے میرے بندو! جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا ہے، شہید ہوئے ہیں اور ان کو میرے راستے میں تکالیف دی گئی ہیں۔ تم لوگ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ پس وہ بغیر عذاب اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ پھر ملائکہ اللہ کے حضور حاضر ہو کر سربجود عرض کریں گے: اے ہمارے رب! ہم رات دن تیری تسبیح کرتے ہیں اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں جن کو آپ نے ہم پر ترجیح دی ہے؟ اللہ عز و جل فرمائیں گے: یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میری راہ میں قتال کیا اور ان کو میری وجہ سے تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا۔ تب ملائکہ ان کے پاس ہر دروازے سے داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہوں گے: سلام علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار۔ تم پر سلامتی ہو اس کے سبب کہ تم نے صبر کیا پس آخرت کا گھر بہترین انجام ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر

سب سے پہلے جنت میں داخلہ

۱۶۶۳۶ مخلوق خدا میں سے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہونگے وہ فقراء اور مہاجرین ہونگے۔ جن کے ساتھ اسلام کی دراڑیں بند ہوتی ہیں اور ان کے طفیل جنگیں فتح ہوتی ہیں۔ ان میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کی تمنا سینے میں دبی ساتھ چلی جاتی ہے وہ اس کو پورا کر سکنے کی ہمت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے ملائکہ میں سے جن کو چاہیں گے ارشاد فرمائیں گے: ان (فقراء) کے پاس جاؤ اور ان کو سلام کہو۔ ملائکہ کہیں گے: ہم تیرے آسمان کے باسی ہیں اور تیرے مخلوق میں بہترین مخلوق ہیں۔ تو آپ ہم کو حکم فرماتے ہیں کہ ہم ان کو جا کر سلام کریں۔ پروردگار ارشاد فرمائیں گے: یہ میرے بندے میری ہی عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے۔ ان کے طفیل اسلام میں پیدا ہونے والی رخنہ اندازیاں ختم ہوتی تھیں اور ان کے طفیل جنگیں لڑی جاتی تھیں۔ ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اپنی تمنا اپنے سینے میں لیے دنیا سے چلا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ اس کو پورا کرنے کی وسعت نہیں رکھتا تھا۔ چنانچہ ملائکہ ان کے پاس آئیں گے اور ہر دروازے سے ان پر داخل ہوں گے اور یہ کہتے ہونگے سلام علیکم بما صبرتم فنعیم عقبی الدار۔

مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمرو
۱۶۶۳۷ عنقریب قیامت کے روز میری امت کے کچھ لوگ سامنے آئیں گے ان کا نور سورج کی روشنی کی مانند ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ! وہ کون لوگ ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ فقراء مہاجرین ہیں جو اسلام کی سخت جنگوں میں حصہ لیتے تھے اور ان میں سے کوئی مرتا تھا تو اس کی حاجت اس کے سینے میں رہ جاتی تھی یہ لوگ زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ مسند احمد عن ابن عمرو
۱۶۶۳۸ اللہ پاک قیامت کے دن ایسی قوم کو لائیں گے جن کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم ہی وہ لوگ ہونگے؟ ارشاد فرمایا: نہیں، تمہارے لیے اور بہت خیر ہوگی۔ بلکہ وہ فقراء مہاجرین ہونگے جو زمین کے چاروں طرف سے جمع کر لیے جائیں گے۔ پھر فرمایا: خوش خبری ہے غریاء کے لیے، خوشخبری ہے غریاء کے لیے۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! یہ غریاء کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ نیک صالح لوگ جن کی تعداد بڑے لوگوں میں تھوڑی ہے اور ان کی اطاعت کرنے والوں سے نافرمانی کرنے والے بہت زیادہ ہیں۔

الکبیر للطبرانی، الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابن عمرو

۱۶۶۳۹ جنت میں ایک درجہ ہے جس کو صرف روزی میں رنج و غم میں مبتلا رہنے والے حاصل کر سکیں گے۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ... ضعیف الجامع ۱۸۹۵، کشف الخفاء ۷۸۳۔
 ۱۶۶۳۰ گناہوں میں بہت سے گناہ ایسے ہیں جن کا نماز کفارہ بنتی ہے نہ وضو اور نہ ہی حج و عمرہ۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ! پھر ان کا کفارہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: روزی کے لیے دوڑ دھوپ کرنے میں جو دکھ اور مصیبتیں آتی ہیں وہی ان گناہوں کا کفارہ بن سکتی ہیں۔

کلام: ... امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ روایت نہایت ضعیف ہے اور اس میں محمد بن یوسف بن یعقوب بن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عنہ الرئی ضعیف ہے۔

۱۶۶۳۱ جب اللہ پاک کسی زمین والوں پر عذاب کا ارادہ فرماتے ہیں تو ان کی بھوک پیاس اور افلاس کو دیکھ کر ان سے عذاب پھیر دیتے ہیں۔
 الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۶۳۲ اللہ کی مخلوق میں سے اس کے اولیاء بھوک پیاس والے ہیں، جو ان کو ایذا دیتا ہے اللہ پاک اس سے انتقام لیتا ہے، اس کے گناہوں کا پردہ چاک کر دیتا ہے اور اس پر اس کی زندگی دو بھر کر دیتا ہے۔ ابن النجار عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 کلام: ... الترمذی ۳۱۲۲، ذیل الترمذی ۶۸۔

۱۶۶۳۳ اے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ! کیونکہ قیامت کے دن حساب کی تختی کسی بھوکے کو نہیں پہنچ سکتی جبکہ وہ دنیا میں بھوک پر صبر کر کے اللہ سے ثواب کی امید رکھے۔ حلیۃ الاولیاء، الخطیب، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۶۳۴ بہر حال فاقہ پر صبر کر اور مصیبت سہنے کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے فقر و فاقہ اور بلا و مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز آتی ہیں جتنا پانی پہاڑ کی چوٹی سے واپس آتا ہے۔

الکبیر للطبرانی عن محمد بن ابراہیم بن عتمۃ الجہنی عن ابیہ عن جده

فقر حب خداوندی کی علامت ہے

۱۶۶۳۵ اے ابوسعید! صبر کر! بے شک فقر مجھ سے محبت رکھنے والے کی طرف اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جتنا سیلابی ریلے کا پانی اوپر کی وادی سے یا پہاڑ کی چوٹی سے نیچے کی طرف آتا ہے۔ مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
 ۱۶۶۳۶ اگر تو ہم سے محبت رکھتا ہے تو فقر و فاقہ سہنے کے لیے تیار ہو جا کیونکہ فقر و فاقہ ہم سے محبت کرنے والے کی طرف پانی ٹیلے کی چوٹی سے نیچے کی طرف بہنے سے زیادہ تیزی سے آتا ہے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۶۳۷ اگر تو مجھ سے محبت رکھتا ہے تو مصیبت کے لیے تیار رہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! مصیبت مجھ سے محبت کرنے والے کی طرف زیادہ تیز دوڑتی ہے اس سے جتنا جاری پانی پہاڑ کی چوٹی سے زمین کے گڑھے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ اے اللہ! جو مجھ سے محبت رکھے اس کو عفت اور بقدر گذر بسر روزی عطا کر۔ اور جو مجھ سے نفرت رکھے اس کو کثرت کے ساتھ مال اور اولاد دے۔

السنن للبیہقی، الزهد للبیہقی، وضعفه، ابن عساکر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 ۱۶۶۳۸ جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھے فقر اس کی طرف اس قدر تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب تیز نہیں دوڑتا اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے وہ مصیبت و آزمائش کے لیے تیار ہو جائے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۶۳۹ اللہ تعالیٰ مومن بندے سے محبت رکھتا ہے جب وہ فقیر ہو اور مانگنے سے احتراز کرتا ہو۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین
 ۱۶۶۴۰ فقر اللہ کی طرف سے آزمائش ہے، اللہ پاک اس میں صرف ایسے مومنوں کو مبتلا کرتا ہے جن سے اللہ کو محبت ہوئی ہے۔

السلیمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۱۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام کو وحی فرمائی اے موسیٰ! جو کی روٹی کے ایک ٹکڑے کے ساتھ راضی ہو جا، جو تیری بھوک کو بند کر دے، اور ایک کپڑے کے ٹکڑے پر راضی ہو جا جس کے ساتھ تو اپنے ستر کو چھپائے۔ مصیبتوں پر صبر کر، جب تو دنیا کو اپنی طرف آنا دیکھے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ۔ یہ سزا ہے جو دنیا میں جلدل رہی ہے اور جب تو دنیا کو پیٹھ پھیرے دیکھے اور فقر وفاقہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھے تو کہہ مز حبا بشعار الصالحین۔ صالحین کے شعار کو مر جا خوش آمدید۔ الدیلمی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۲۔ تجھے کیا مانع ہے اس بات سے کہ قابل تعریف زندگی بسر کرے اور فقیری کی حالت میں مرے۔ اور مجھے محاسن اخلاق مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۳۔ فقر وفاقہ مؤمن پر اس خوبصورت نقاب سے زیادہ خوبصورت ہے جو گھوڑے کے چہرے پر (شوقیہ) لوگ لگاتے ہیں۔

ابن المبارک عن سعد بن مسعود

۱۶۶۵۴۔ اے گروہ فقراء اللہ تعالیٰ میرے لیے اس بات پر راضی ہوا ہے کہ میں تمہاری مجالس میں آ کر تمہاری غمخواری کیا کروں۔ کیونکہ یہی تم سے پہلے انبیاء کی مجلسیں تھیں۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۵۔ اے گروہ فقراء اللہ کو اپنے دل کی رضا اور خوشی و تبتم اپنے فقر کے ثواب پر کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ نہیں۔

الدیلمی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:۔ الحق الاصل لخاصی الاشیاء ۳۶۸۔

۱۶۶۵۶۔ اگر تم کو اس پر اجر نہیں مل سکتا تو پھر کون سی چیز ہے جس پر تم کو اجر ملے گا۔ ابن المبارک عن الحسن

فائدہ:۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ چیزوں کو ہمارا دل چاہتا ہے مگر ہم ان کو حاصل نہیں کر سکتے کیا ہم کو اس پر اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۷۔ اور اجر تو اس میں ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عصمۃ بن مالک

فائدہ:۔ فقراء نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم بازار میں پھلوں کو دیکھتے ہیں، کھانے کو دل بڑا کرتا ہے، لیکن ہمارے پاس پیسے نہیں ہوتے کہ ان کو خرید لیں تو کیا ہم کو اس میں اجر ملے گا؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۵۸۔ اب ابوذر! دیکھ مسجد کے اندر تیری نظروں میں سب سے بڑا مرتبہ والا کون شخص ہے؟ ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا تو مجھے ایک آدمی جس کے بدن پر حلقہ عمدہ جوڑا تھا نظر آیا۔ میں نے عرض کیا: یہ شخص ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب دیکھ مسجد میں سب سے گھٹیا آدمی کون ہے؟ فرماتے ہیں میں نے دیکھا تو ایک آدمی جس کے بدن پر پرانے بوسیدہ کپڑے تھے نظر آیا، چنانچہ میں نے عرض کیا یہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اقیامت کے دن اللہ کے ہاں اس پہلے شخص جیسے لوگوں سے زمین بھردی جائے تو یہ اکیلا ان سے بہتر ہوگا۔

مسند احمد، ہناد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، الرویانی، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۶۵۹۔ جو آدمی کشادہ دہی سے عطا کرتا ہے وہ لینے والے حقیقی محتاج سے زیادہ اجر والا نہیں ہے۔

الایوسط للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:۔ ضعیف الجامع ۵۰۱۶۔

۱۶۶۶۰۔ ایک قوم قیامت کے دن تمنا کرے گی کاش کہ وہ فقراء ہوتے اور یہ تمنا کریں گے کہ وہ تندرست اعضاء والے ہوتے۔

یعنی تندرست اعضاء والے حاجت مند فقیر ہوتے جن کو کوئی فقیر بھی نہ سمجھے کہ ان پر ترس کھا کر خیرات کر دے۔ بلکہ وہ لوگوں کی نظروں میں صاحب حیثیت ہی ہوتے مگر عند اللہ فقراء میں شامل ہوتے۔

۱۶۶۶۱ میں نے جنت میں دیکھا تو اکثر اہل جنت کو فقراء میں سے پایا۔ اور جہنم میں دیکھا تو اکثر تعداد ان میں عورتوں کی پائی۔

النسائی عن عمران بن حصین

اکثر جنتی فقراء ہوں گے

۱۶۶۶۲ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو میں نے اکثر جنتیوں کو فقیر فقراء پایا، اور مالدار مرتبے کے لوگوں کو جنت میں جانے سے رکھا ہوا پایا۔ میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو جہنم میں داخل ہونے والوں میں اکثر تعداد عورتوں کی دیکھی۔ ابن قانع عن اسامہ بن زید

۱۶۶۶۳ (اے عائشہ!) مجھ سے دیر تک سونے کے بارے میں پوچھنا مجھ پر (خواب میں) اہل جنت اور اہل جہنم پیش کیے گئے تھے، میں عبدالرحمن بن عوف کو دیکھنے کے لیے ٹھہرا ہوا تھی کہ مجھے خطرہ ہوا کہ وہ میرے پاس گزرنے والے (جنتی) لوگوں میں سے نہ گذریں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل جنت میں زیادہ کون تھے اور کم تعداد کن کی تھی؟ ارشاد فرمایا: جنت میں اکثریت مسکینوں کی تھی اور بالکل کم تعداد میں مالدار اور عورتیں تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: عورتوں میں کتنی عورتیں ہوں گی؟ ارشاد فرمایا: کالے کوؤں میں کتنے سفید کوئے ہوتے ہیں (یعنی نہ ہونے کی بقدر)۔ ابو سعید اسماعیل بن ایسمان فی مشیخۃ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: ایک مرتبہ حضور ﷺ قیلوے میں دیر تک سوتے رہے پھر اٹھئے تو یہ ارشاد فرمایا۔

۱۶۶۶۴ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو وحی فرمائی اے موسیٰ میرے (خاص) بندے وہ ہیں جو مجھ سے جنت کا اس کے ناخنوں سمیت سوال کریں تو میں ان کو عطا کر دوں گا لیکن اگر وہ مجھ سے (دنیا کے مال میں سے) ایک کوڑے کا ٹکڑا مانگیں تو میں نہیں دوں گا، یہ ان کی میرے نزدیک بے وقعتی نہیں ہے بلکہ میں چاہتا ہوں کہ ان کے لیے آخرت میں اپنی کرامت ذخیرہ کروں اور میں ان کو دنیا سے یوں بچاتا ہوں جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت خیز چراگاہ میں چرنے سے بچاتا ہے اے موسیٰ! میں نے فقراء کو مالداروں کے پاس جانے پر اس لیے مجبور نہیں کیا کہ میرے خزانے ان کے لیے کم پڑ گئے ہیں اور میری رحمت ان کے لیے کافی نہیں ہے۔ بلکہ میں نے فقراء کے لیے مالداروں کے مال میں اتنا حصہ مقرر کر دیا ہے جس سے فقراء کو کفایت مل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ مالداروں کو آزمائشوں کے جو میں نے فقراء کے لیے ان کے مالوں میں مقرر کیا ہے وہ اس کو ادا کرنے میں کیسا رویہ اپناتے ہیں۔ اے موسیٰ! اگر وہ (مالدار) اس پر عمل کریں گے تو میں ان پر اپنی نعمتیں پوری کر دوں گا اور دنیا میں ہی ان کو ایک کے بدلے دس گنا دوں گا۔ اے موسیٰ! فقیر کے لیے خزانہ بن جا۔ کمزور کے لیے قلعہ بن جا اور مدد مانگنے والے کے لیے مددگار بن جا تو میں سختی میں تیرا ساتھی بن جاؤں گا، تنہائی میں تیرا انیس دل لگانے والا بن جاؤں گا اور تجھے دن اور رات ٹیک دوں گا۔

ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

موسیٰ علیہ السلام کا رب تعالیٰ سے سوال

۱۶۶۶۵ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیرے مؤمن بندے پر دنیا میں جنگی کیوں ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے جنت کا دروازہ کھول دیا جس کو انہوں نے دیکھا پھر اللہ پاک نے فرمایا اے موسیٰ! میں نے اپنے مؤمن بندے کے لیے یہ تیار کیا ہے موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر کوئی کٹے ہوئے ہاتھ پیروں والا ہوا اور پیدائش کے دن سے قیامت تک ہمیشہ اپنے منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو۔ لیکن پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا میں کیوں کشادگی فرماتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو دکھانے کے لیے جہنم کا ایک دروازہ کھول دیا اور پھر فرمایا: اے موسیٰ! میں نے یہ اسی کافر کے لیے تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! اگر ساری دنیا کی نعمتیں اس کو پیدائش کے وقت سے لے کر قیامت کے دن تک حاصل ہوں اور پھر یہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تب بھی

اس نے بھی کوئی خیر اور بھلائی نہیں دیکھی۔ مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۶ موسیٰ پیغمبر نے عرض کیا: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے پر دنیا بند کر دیتا ہے؟ چنانچہ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جنت کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا: میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! تیری بزرگی کی قسم! تیرے بندہ کی قسم! اگر کوئی مؤمن جس کے دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کٹے ہوئے ہوں اور جس دن سے آپ نے اس کو پیدا کیا ہو تب سے قیامت تک منہ کے بل گھسٹتا رہا ہو پھر یہ جگہ اس کا ٹھکانہ بن جائے تو اس نے بھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تو دنیا میں کافر کو خوب دیتا ہے؟ اللہ پاک نے موسیٰ علیہ السلام کو جہنم کا دروازہ کھول کر دکھایا اور فرمایا: میں نے اس کے لیے یہ تیار کیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے پروردگار! تیری عزت کی قسم! اگر تو اس کافر کو ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے عطا کر دے اور وہ اپنی پیدائش سے قیامت تک اسی طرح عیش میں رہے پھر یہ مقام اس کا ٹھکانہ بن جائے تو گویا اس نے بھی کوئی خیر نہیں دیکھی۔

الدیلمی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۶۷ ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے مؤمن بندے سے دنیا کو دور کر دیتا ہے اور مصائب و پریشانیوں میں اس کو چھوڑ دیتا ہے حالانکہ وہ تجھ پر ایمان لاتا ہے۔ پروردگار فرماتے ہیں اس کا ثواب کھولو۔ چنانچہ ملائکہ اس مؤمن کا ثواب دیکھتے ہیں تو عرض کرتے ہیں: اس کو دنیا میں جو بھی دکھ آئیں کچھ حرج نہیں۔ پھر ملائکہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! تو اپنے کافر بندے پر دنیا بڑی وسیع رکھتا ہے اور دنیا کی مصیبتیں اس سے دور رکھتا ہے۔ حالانکہ وہ تیرے ساتھ کفر کرتا ہے۔ پروردگار نے فرمایا: اس کا عذاب دیکھو۔ چنانچہ ملائکہ نے اس کا عذاب دیکھا تو عرض کیا: اے پروردگار! وہ دنیا میں جس قدر نعمتیں پالے اس کو کچھ فائدہ نہیں۔

حلیۃ الاولیاء عن عبداللہ بن عمرو بن العاص

۱۶۶۶۸ اے اللہ! مجھے مسکین میں زندہ رکھ! مسکین میں موت دے اور مجھے قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ زندہ کر کے اٹھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ ارشاد فرمایا: مسکین جنت میں مالداروں سے چالیس سال قبل داخل ہو جائیں گے۔ اے عائشہ! کسی مسکین کو خالی مت لوٹا خواہ ہجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو دیدے۔ اے عائشہ! مسکینوں سے محبت رکھ۔ اور ان کو اپنے قریب کر۔ بے شک اللہ پاک تجھ کو قیامت کے دن قریب کرے گا۔

الترمذی ضعیف، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ، واورده ابن الجوزی فی الموضوعات فأخطأ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت ضعیف ہے۔ جبکہ امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو موضوع روایات میں شمار کر کے غلطی کی ہے۔

۱۶۶۶۹ اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ! مسکین حالت میں موت دے اور مسکین کی جماعت میں میرا حشر فرما۔ بے شک بد بختوں میں سب سے بڑا بد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب دونوں جمع ہو جائیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۷۰ اے اللہ! مجھے فقیر بنا کر اپنے پاس اٹھا، مالدار میں نہ اٹھا اور مجھے قیامت کے روز مسکینوں کی جماعت میں شامل کر کے اٹھا۔ بے شک بد بختوں میں سے بد بخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر و فاقہ اور آخرت کا عذاب اکٹھا ہو جائے۔

الواسط للطبرانی، ابوالشیخ فی الثواب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

رسول اللہ ﷺ کی فقیری میں موت کی دعا

۱۶۶۷۱ اے اللہ! مجھے فقیری میں موت دے، مالدار میں موت نہ دے اور مجھے مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔ بے شک بد بخت ترین وہ شخص ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔ الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

- ۱۶۶۷۲ تم پر رنج و غم لازم ہیں۔ کیونکہ یہ دل کی چابی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنج و غم کیسے؟ ارشاد فرمایا: اپنی جانوں کو بھوکا اور پیاسا رکھو۔ شعب الایمان للبيهقي عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- کلام: ضعیف الجامع ۳۷۵۹، الضعيفة ۱۳۶۸
- ۱۶۶۷۳ اے اللہ! آل محمد ﷺ کو بس کفایت کے بقدر روزی دے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۶۶۷۴ اے اللہ! آل محمد ﷺ کا رزق دنیا میں گذر بسر کے بقدر رکھ۔

- مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، السنن للبيهقي عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۶۶۷۵ اے اللہ! آل محمد ﷺ کو گذر بسر کے بقدر روزی دے۔ البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما
- ۱۶۶۷۶ فقر دو ہیں: دنیا کا فقر اور آخرت کا فقر۔ دنیا کی مالداری ہے اور دنیا کی مالداری آخرت کا فقر ہے، یہی ہلاکت ہے جو دنیا کی محبت اور اس کی زینت ہے، یہ آخرت کا فقر اور آخرت کا عذاب ہے۔ الدہلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
- ۱۶۶۷۷ شیطان نے کہا: مالدار مجھ سے تین باتوں میں سے کسی ایک کے اندر نہیں بچ سکتا یا تو میں اس کو اس کی آنکھوں میں مہرین کر دوں گا پس یہ بات اس کو اس کے مال کے حق کو ادا کرنے سے روک دے گی۔ یا اس کے راستے کو آسان کر دوں گا اور وہ اپنے مال کو ناحق جگہوں میں خرچ کرے گا یا پھر مال کی محبت اس کے دل میں جاگزیں کر دوں گا اور وہ اس کو ناجائز جگہوں سے بھی کمائے گا۔
- ابن المبارک عن ابی سلمۃ بن عبدالرحمن بن عوف مرسلًا

حضور ﷺ کا فقر وفاقہ

- ۱۶۶۷۸ مجھے اللہ کی راہ میں دکھ دیئے گئے جس قدر کسی کو دکھ نہیں دیئے گئے، مجھے اس قدر اللہ کے بارے میں خوف زدہ کیا گیا جس قدر کسی کو خوف زدہ نہیں کیا گیا اور مجھ پر تیس دن رات ایسے گزرے ہیں کہ میرے لیے اور بلال کے لیے کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کو کوئی جگہ والا کھا سکے سوائے معمولی شے کے جو بلال کی بغل میں چھپ جائے۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۶۶۷۹ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے! آل محمد کے پاس ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور نہیں رہا۔
- ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۱۶۶۸۰ بہر حال یہ پہلا کھانا ہے جو تین دنوں کے بعد تیرے باپ کے منہ میں داخل ہوا ہے۔ الکبیر للطبرانی عن انس رضی اللہ عنہ
- فائدہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روٹی کا ایک ٹکڑا لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: روٹی کی ایک ٹکڑی ہے جو میں نے پکانی تھی، پھر میرے دل نے اس کو کھانا گوارا نہ کیا حتیٰ کہ میں اس کو آپ کے پاس لے کر آ گئی۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔
- ۱۶۶۸۱ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آل محمد کے گھروں میں تیس دنوں سے کوئی آگ نہیں جلائی گئی، اگر تو چاہتی ہے تو میں تیرے لیے پانچ بکریوں کا حکم دیدیتا ہوں اور اگر تو چاہے تو تجھے پانچ کلمات سکھا دیتا ہوں، جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: ہاں مجھے پانچ کلمات ہی سکھا دیجئے، جو آپ کو جبریل علیہ السلام نے سکھائے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے فاطمہ کہو:

یا اول الاولین ویا آخر الآخرین ویا ذا القوة المتین ویا ارحم المساکین ویا ارحم الراحمین۔

ابو الشیخ فی فوائد الاصبهانین والدیلمی عن فاطمة البتول

کلام: روایت کی سند میں اسماعیل بن عمرو النجلی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ اور امام الدارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ راوی ضعیف ہے۔ جبکہ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔

اضطرابی (پریشان کر دینے والا) فقر وفاقہ

۱۶۶۸۲ قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے اور قریب ہے کہ حد تقدیر سے آگے نکل جائے۔ حلیۃ الاولیاء عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: عجائبی نے اس کو ضعیف احادیث کے زمرے میں کشف الخفاء میں نقل کیا ہے کیونکہ اس کی سند میں یزید الرقاشی ضعیف راوی ہے، دیکھئے کشف الخفاء ۱۰۸/۲۔ تذکرۃ الموضوعات ۷۴؛ ضعیف الجامع ۳۱۳۸۔

۱۶۶۸۳ بد بختوں میں سے بد بخت ترین انسان وہ ہے جس پر دنیا کا فقر وفاقہ اور آخرت کا عذاب دونوں چیزیں جمع ہو جائیں۔

الایوسط للطبرانی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۸۷۷، الضعیفۃ ۱۳۹۔

۱۶۶۸۴ عظیم مصیبت یہ ہے کہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں موجود بالوں کے قحط ہو جاوے اور پھر تم کو وہ دینے سے انکار کر دیں۔

الیدیلمی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۲۶۳۹، کشف الخفاء ۱۰۷۹۔

۱۶۶۸۵ اللہ کی پناہ مانگو مصیبت کی مشقت سے، بد بختی اترنے سے، بری تقدیر سے اور دشمنوں کو، ہم پر خوشی کا موقع ملنے سے۔

البخاری عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۶۶۸۶ اللہ کی پناہ چاہو فقر سے، اہل و عیال کی تنگدستی سے، اس بات سے کہ تم کسی پر ظلم کرو اور اس بات سے کہ تم پر کوئی ظلم کرے۔

الکبیر للطبرانی عن عبادۃ بن الصامت

۱۶۶۸۷ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیا یہ دونوں چیزیں برابر ہیں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۶۸۸ اللہ کی پناہ مانگو فقر سے، قلت (مال) سے، ذلت سے، ظلم کرنے سے اور مظلوم بننے سے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف النسائی ۴۱۳۔

۱۶۶۸۹ کتب:

اللهم رب السموات السبع ورب العرش العظيم ربنا ورب كل شيء منزل التوراة والإنجيل والفرقان
خالق الحب والنوى اعوذ بك من شر كل شيء انت آخذ بناصيته انت الاول فليس قبلك شيء
وانت الآخر فليس بعدك شيء وانت الظاهر فليس فوقك شيء وانت الباطن فليس دونك شيء
اقض عني الدين واغنني من الفقر

اے اللہ! ساتویں آسمان اور عرش عظیم کے رب! ہمارے اور ہر چیز کے رب! تورات، انجیل اور قرآن کے نازل کرنے والے! ادا کرنے اور کھلی کو زمین میں پھانسنے والے! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے، ہر چیز کی پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، تو اول سے تجھ سے پہلے کچھ نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کچھ نہیں، تو ظاہر ہے تیرے اوپر کچھ نہیں اور تو باطن ہے تجھ سے چھپا کچھ نہیں پس مجھ سے میرا فرض چکا دے اور مجھے فقر سے مالداری دیدے۔

الترمذی حسن غریب، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے آئیں تو آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا: یعنی خادم کی جگہ یہ کلمات پڑھا کرو۔

الغرباء..... الاکمال

۱۶۶۹۰ غریب اپنی غربت میں مجاہد فی سبیل اللہ کی طرح ہے۔ اللہ پاک اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور اس کے لیے پچاس نیکیاں لکھتے ہیں۔ غریب کے لیے اس کی غربت میں جنت واجب ہو جاتی ہے۔ غرباء کا اکرام کرو بے شک ان کو قیامت کے روز شفاعت کرنے کا حق ملے گا۔ شاید تم ان کی شفاعت کی وجہ سے نجات یافتہ بن جاؤ۔ ابو نعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۱ تم پر غرباء کی مجالس لازم ہیں ہر قبیلے سے کم از کم ایک یا دو افراد ان کی مجالس میں شامل ہوں۔ ابو نعیم عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۲ کاش کہ وہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ جگہ میں مرتا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: کیوں یا رسول اللہ؟ ارشاد فرمایا: آدمی کی جب غیر پیدائش میں وفات ہو تو اس کے لیے جنت میں جائے پیدائش سے موت آنے تک کی جگہ ملے کر دی جاتی ہے۔

مسند احمد، ابن حبان عن ابن عمرو

دوسری فصل..... سوال کرنے کی مذمت

۱۶۶۹۳ جو شخص بغیر حاجت کے سوال کرے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو انگارہ ہاتھ میں تھام لے۔

شعب الایمان للبیہقی عن حبشی بن جنادۃ

۱۶۶۹۴ آدمی مسلسل لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا چہرہ نیچے ہوئے گوشت کا لٹھڑا ہوگا۔

البخاری، مسلم، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۶۹۵ جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس اس کو غنی کرنے والا مال موجود تھا تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرے میں خراش درخراش لگا ہوا ہوگا۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اس کی قیمت کے بقدر سونا (یعنی تقریباً تیرہ تولہ چاندی کی قیمت)۔

مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۶۹۶ کون ہے جو میرے لیے ایک چیز کو قبول کرے اور میں اس کے لیے جنت قبول کرواؤں، راوی صحابی کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔ مسند احمد، ابن ماجہ عن ثوبان رضی اللہ عنہ

۱۶۶۹۷ جو اس بات کی کفالت اٹھائے کہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا میں اس کے لیے جنت کی کفالت لیتا ہوں۔

ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ثوبان

۱۶۶۹۸... مسائل (سوال) رزم ہیں جو انسان اپنے چہرے پر لگاتا ہے۔ پس جو چاہے اپنے چہرے کو سالم رکھے اور جو چاہے رنحوں کے لیے

چھوڑ دے، ہاں اگر آدمی بادشاہ سے سوال کرے یا ایسے کسی مسئلے میں سوال کرے جس کے بغیر چارہ کار نہ ہو تب کوئی حرج نہیں۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان عن سمرة

۱۶۶۹۹ سوال رزم ہے جو آدمی اپنے چہرے پر لگاتا ہے ہاں بادشاہ سے سوال کرنا ایسی بے چارگی میں سوال کرنا جب سوال کیے بغیر چارہ نہ ہو

مباح (جائز) ہے۔ الترمذی، النسائی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۰ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی آدمی اپنی رسی لے اور (جنگل جا کر) اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑاٹھا لائے یا اس کے لیے اس سے کہیں بہتر ہے کہ کسی آدمی سے سوال کرے وہ اس کو دے یا منع کرے۔

مؤطا امام مالک، البخاری، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۱ تم میں سے کوئی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیاں باندھ لائے، ان سے کھائے اور صدقہ کرے یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے

سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے۔ النسائی، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۲ البتہ کوئی آدمی اپنی رسی لے پھر پہاڑ پر جا کر لکڑیوں کا گٹھڑاٹھا لائے اور اس کو فروخت کرے جس کے ذریعے اللہ

پاک اس کے چہرے کو سوال کی ذلت سے بچائے تو یہ اس کے لیے لوگوں کے آگے (ہاتھ پھیلانے) سوال کرنے سے کہیں بہتر ہے پھر خواہ وہ

اس کو دین یا منع کر دیں۔ مسند احمد، البخاری، ابن ماجہ عن الزبیر بن العوام

۱۶۷۰۳ تم میں سے کوئی حج کو جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑاٹھا لائے اور اس کے مال میں سے صدقہ کرے اور لوگوں سے بے نیاز

ہو جائے یہ اس کے لیے کسی کے آگے سوال کرنے سے بہتر ہے پھر وہ جس سے سوال کیا جائے اس کی مرضی ہے دے یا انکار کر دے۔ بے

شک اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ اس شخص سے شروع کر جو تیری عیال میں آئے (یعنی نقلی صدقہ خیرات بھی اپنے گھر

کے افراد سے شروع کر)۔ مسلم، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۴ وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھ جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ

پھر بھی سوال کرے تو اس نے الحافا (اصرار کے ساتھ) سوال کیا۔ ابو داؤد عن رجل

تین قسم کے لوگوں کے لئے سوال جائز ہے

۱۶۷۰۵ سوال تین شخصوں کے لئے جائز ہے۔ دیت (خون بہا) کی ذمہ داری اٹھانے والے کے لیے، ہلا دینے والے قرض کے مقروض کے

لیے اور خاک میں تڑپا دینے والے فقر والے کے لیے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۰۶ سوال کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کمانے کی طاقت رکھنے والے تندرست و توانا کے لیے۔ سوائے خاک میں ملا دینے والے فقر

کے لیے، یا پریشان کر دینے والے قرض کے لیے۔ اور جو شخص مالدار یا حاصل کرنے کے لیے سوال کرے تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے

چہرے پر رزم بن کر اور آگ کے پتھر بن کر آئیں گے جن کو وہ جہنم میں کھائے گا۔ پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الترمذی عن حبشی بن جنادۃ

کلام: ضعیف الجامع ۱۸۱۔

۱۶۷۰۷ دینے والا ہاتھ اوپر ہے اور مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جس چیز کے بغیر تیرا گزارہ ممکن ہو قطعی اس کا سوال نہ کر اور اللہ کے دیئے

ہوئے مال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی اور اللہ کا دیا ہوا مال آگے دیئے جانے کے لائق ہے۔ ابن عساکر عن عطیۃ السعدی

کلام: ضعیف الجامع ۱۸۲۔

۱۶۷۰۸ میں صرف خازن (خزانی) ہوں۔ دینے والا اللہ ہے۔ پس میں جس کو کچھ دوں اپنی خوش دلی سے تو اس کو اس میں برکت دی جائے

گی اور جس کو میں تنگ دلی سے اور اس کے سوال کے اصرار پر ردوں، پس وہ ایسا کھانے والا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔

مسند احمد عن معاوية رضى الله عنه

۱۶۷۰۹ میں دیتا ہوں اور نہ روکتا ہوں، میں تو صرف (قاسم) تقسیم کرنے والا ہوں، جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے دے دیتا ہوں۔

الترمذی، البخاری عن ابی ہریرۃ رضى الله عنه

۱۶۷۱۰ وہ مجھ پر غصہ ہو رہا ہے کہ میرے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ نہیں۔ یاد رکھو جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کے برابر مال ہو اور وہ پھر

بھی سوال کرے تو اس نے الحافاً۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا۔ النسائی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۱۱ میں تم کو کچھ نہیں دیتا اور نہ کسی چیز سے روکتا ہوں۔ میں تو صرف خزاچی ہوں جہاں کا مجھے حکم ہوتا ہے رکھ دیتا ہوں۔

مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضى الله عنه

۱۶۷۱۲ انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ یا تو مجھ سے (ڈھٹائی کے ساتھ) فحش طریقے سے سوال کریں گے یا مجھے بخیل بنادیں، لیکن میں بخیل

بننے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم عن عمر رضى الله عنه

۱۶۷۱۳ اے قبیصہ! سوال تین شخصوں میں سے کسی ایک کے لیے جائز ہے۔ کسی آدمی نے کوئی بوجھ (دیت وغیرہ کا) اٹھایا اس کے لیے سوال

کرنا حلال ہے جب تک کہ وہ بوجھ اتار دے پھر اس کے بعد رک جائے۔ دوسرا وہ آدمی جس کو کوئی مصیبت آگئی ہو اور اس کا مال کھا گئی ہو پس اس

کے لیے اس وقت تک سوال کرنا حلال ہے جب تک وہ زندگی میں دوبارہ سنبھل جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے اور تیسرا وہ

شخص جس پر فقر و فاقہ کی نوبت آجائے حتیٰ کہ اس کی قوم کے تین آدمی کھڑے ہو کر کہہ دیں فلاں آدمی فاقے کو پہنچ گیا ہے تب اس کے لیے بھی

سوال کرنا حلال ہوگا حتیٰ کہ وہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو جائے یا درست زندگی گزارنے کے قابل ہو جائے۔ پھر رک جائے پس جو ان کے علاوہ سوال

کرے وہ حرام خوری کے لیے سوال کرتا ہے اور حرام کھاتا ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن قبیصۃ بن المخارۃ

۱۶۷۱۴ اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں ہرگز تم سے روک کر ذخیرہ نہ کرتا، جو اللہ سے عفت کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو عفت دیتا ہے، جو غنی کا سوال

کرتا ہے اللہ اس کو غنی (مالداری) بخش دیتا ہے، جو صبر کا سوال کرتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے اور کسی کو صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع چیز کوئی نہیں ملی۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن ابی سعید رضى الله عنه

۱۶۷۱۵ جس نے کسی شے کا سوال کیا اور اس کے پاس مال موجود ہے جو اس کو سوال کرنے سے بے نیاز کر دے تو وہ جہنم کی آگ کثرت کے

ساتھ جمع کر رہا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا سوال کرنے سے بے نیاز کرنے والا مال کتنا ہے؟ ارشاد فرمایا: جس قدر اس کو صبح شام کے کھانے

کے لیے کافی ہو۔ مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن سہل بن الحنظلہ

۱۶۷۱۶ جس نے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت کے برابر مال ہو تو اس نے الحاف (سوال میں اصرار) کیا۔

ابو داؤد، ابن حبان عن ابی سعید رضى الله عنه

۱۶۷۱۷ جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس چالیس درہم تھے تو وہ ملحت (اصرار کے ساتھ سوال کرنے والا) ہے۔ النسائی عن ابن عمرو

۱۶۷۱۸ اللہ تعالیٰ اصرار کے ساتھ سوال کرنے والے سے نفیض رکھتا ہے۔ ابن ماجہ، حلیۃ الاولیاء عن ابی ہریرۃ رضى الله عنه

کلام: ... اسنی المطالب ۳۲۴، کشف الخفاء ۷۴۴۔

حرص کے ساتھ مال جمع کرنے کی مذمت

۱۶۷۱۹ یہ مال سربز اور میٹھا ہے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اس میں برکت ہوگی اور بہت سے اپنی نفسانی خواہش کے ساتھ اللہ اور اس

کے رسول کے مال میں ہمارا کرنے والے قیامت کے دن صرف آگ کے مستحق ہوں گے۔ مسند احمد، الترمذی عن خولۃ بنت قیس

۱۶۷۲۰ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور اس کا حال اس شخص کا سا ہوگا جو کھائے لیکن سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، الترمذی، النسائی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۲۱ اگر تجھے سوال کیے بغیر چارہ کار نہ ہو تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ ابو داؤد، النسائی عن ابن القریسی
کلام: ضعیف الجامع ۱۲۹۹۔

۱۶۷۲۲ اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قیاحت ہے تو کوئی کسی کے پاس سوال کرنے نہ جائے۔ النسائی عن عائذ بن عمرو
کلام: ضعیف الجامع ۲۸۱۸۔

۱۶۷۲۳ اگر سوال کرنے والے کو علم ہو جائے کہ سوال کرنے میں کیا برائی ہے تو ہرگز سوال نہ کرے۔

الکبیر للطبرانی، الضیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۶۷۲۴ قیامت کے دن کچھ اقوام ایسی آئیں گی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا بلکہ وہ اس کو (سوال کر کے) نوچ چکے ہوں گے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۳۸۷۱۔

۱۶۷۲۵ جس نے اللہ کے نام پر (بے جا) سوال کیا وہ ملعون ہے، جس سے اللہ کے نام پر سوال کیا گیا اور سوال کرنے میں کوئی فحش بات نہیں کی تو اس کو منع کرنے والا بھی ملعون ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۶ جس نے پاکدامنی چاہی اللہ اس کو پاکدامنی عطا کرے گا۔ جو غنا طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جس نے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا یا حالانکہ اس کے پاس پانچ اوقیہ کے برابر مال تھا تو اس نے الحافا (اصرار اور زبردستی کے ساتھ) سوال کیا۔

مسند احمد عن رجل من مزینہ

۱۶۷۲۷ جس نے اللہ سے غنا طلب کیا اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے اللہ سے عفت طلب کی اللہ اس کو عفت دیدے گا، جس نے کفایت طلب کی اللہ اس کو کفایت بخش دے گا اور جس نے (لوگوں سے) سوال کیا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی کی قیمت تھی تو اس نے الحافا

سوال کیا۔ مسند احمد، النسائی، الضیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۸ جس نے لوگوں کے اموال کا سوال کیا مالدار کی حصول کے لیے تو وہ درحقیقت جہنم کے انگارے کا سوال کرتا ہے پس وہ کم کر لے یا زیادہ کر لے۔ مسند احمد، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۲۹ جس نے بغیر فقر و فاقے کی حالت کے سوال کیا وہ انگارے کھاتا ہے۔ مسند احمد، ابن خزیمہ، الضیاء عن حبشی بن جنادۃ
۱۶۷۳۰ نبی اکرم ﷺ نے مجھے پابند کیا کہ تو لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرنا میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے مزید ارشاد فرمایا: اگر تیرا کوڑا

نیچے گر جائے اس کا بھی کسی سے سوال نہ کرنا بلکہ خود اتر کر اٹھانا۔ مسند احمد عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۱ اللہ کے نام پر تو صرف جنت کا سوال ہی کرنا چاہیے۔ ابو داؤد عن رجل

کلام: امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند میں سلیمان بن معاذ ہے جو متکلم فیہ ہے دیکھئے عون المعبود ۸۸/۵، نیز روایت کے ضعف کو دیکھئے: اسنی المطالب ۱۷۴۶، ذخیرۃ الحفاظ ۶۳۴۰۔

الاکمال

۱۶۷۳۲ مالدار کا سوال کرنا قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔ مالدار کا سوال جہنم کی آگ۔ سے اگر دہنے والا تھوڑا دے تو

تھوڑی آگ ہے اور اگر زیادہ دے تو زیادہ آگ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن عمران بن حصین ۱۶۷۳۳۔ جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو وہ سوال قیامت کے روز اسی کے چہرے پر زخم کا نشان ہوگا۔

مسند احمد، الدارمی، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء، السنن لسعید بن منصور عن ثوبان ۱۶۷۳۴۔ جس نے لوگوں سے کسی چیز کا سوال کیا حالانکہ وہ اس سے بے نیاز ہے تو قیامت کے روز وہ سوال اس کے چہرے پر زخم بن کر آئے گا اور جس کے پاس پچاس درہم کی مالیت کا مال ہو یا اس کے برابر سونا ہو تو اس کے لیے زکوٰۃ لینا جائز نہیں۔

مسند احمد عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما ۱۶۷۳۵۔ جس نے لوگوں سے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس کفایت کے بقدر مال ہے تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت نام کی کوئی چیز نہ ہوگی۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۳۶۔ جس نے لوگوں سے سوال کیا اس غرض سے کہ اس کے مال میں اضافہ اور بڑھوتری ہو تو وہ سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر خراش ہوگا اور اس کے لیے وہ جہنم کی آگ کا پتھر ہوگا جس کو وہ کھائے گا۔ پس اب جو چاہے کم سوال کرے چاہے زیادہ سوال کرے۔

ابن جریر فی تہذیبہ، الکبیر للطبرانی عن حبشی بن جنادۃ ۱۶۷۳۷۔ قیامت کے دن سوال، سوال کرنے والے کے چہرے میں زخم کا نشان ہوگا۔ پس جو چاہے اپنے چہرے پر یہ نشان باقی رکھے۔ اور سب سے ہلکا سوال ذی رحم رشتے دار سے حاجت کے موقع پر سوال کرنا ہے اور بہترین سوال کسی صاحب حیثیت سے سوال کرنا ہے اور خرچ کی ابتداء اپنے عمال سے کر۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمرو

۱۶۷۳۸۔ آدمی سوال کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن بغیر چہرہ کے حاضر ہوگا۔

ابن صبری عن مسعود بن عمرو ۱۶۷۳۹۔ مالدار کا سوال اس کے چہرے کا زخم ہے اگر سوال کے بدلے تھوڑا مال ملے تو تھوڑا زخم ہے اور اگر زیادہ مال حاصل ہو تو بڑا زخم ہے۔

ابن النجار عن عمران بن حصین ۱۶۷۴۰۔ آدمی سوال کر لیتا ہے مگر وہ ہمیشہ اس کے ساتھ لگا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ مسند احمد، ابن جریر فی تہذیبہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۶۷۴۱۔ بندہ مسلسل سوال کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ مالدار ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا چہرہ پرانا بوسیدہ ہوتا جاتا ہے۔ پس اللہ کے ہاں اس کا چہرہ نہیں رہتا۔ الکبیر للطبرانی عن مسعود بن عمرو

کلام: ... کشف الخفاء ۷۴۲۔

۱۶۷۴۲۔ قیامت کے دن ایسی قوم پیش ہوگی جن کے چہرے پر گوشت نہ ہوگا وہ گوشت انہوں نے سوال کر کر کے دنیا میں نوج دیا ہوگا پس جو شخص مال ہونے کے باوجود سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما

سوال کرنے والے پر فقر کا دروازہ کھل جاتا ہے

۱۶۷۴۳۔ جس نے بغیر فاقہ کے سوال کیا جو اس کو پیش آیا ہو اور نہ اس کے اہل و عیال کو ایسا فاقہ جس کی برداشت کی ان میں طاقت نہ ہو تو وہ شخص قیامت کے دن ایسے چہرے کے ساتھ حاضر ہوگا کہ اس پر گوشت نہ ہوگا اور جس نے اپنی جان پر سوال کا دروازہ کھولا بغیر اس کو فاقہ پیش آئے تو اللہ اس پر ایسے فاقے کا دروازہ کھول دے گا جس کا اس کو گمان نہ ہوگا۔

ابن جریر فی تہذیبہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۴۲ کوئی آدمی لوگوں سے سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ اس لیے کہ عفت (مانگنے) سے پرہیز کرنے میں خیر (ہی خیر) ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن عبد الرحمن بن عوف

۱۶۷۴۵ جس نے کسی سوال کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کے لیے دنیا و آخرت میں فقر و فاقہ کا دروازہ کھول دیں گے اور جس نے اللہ کی رضا کے لیے عطاء و بخشش کا دروازہ کھولا اللہ پاک اس کو دنیا و آخرت کی خیر عطا فرمائے گا۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن عبد الرحمن بن عوف

۱۶۷۴۶ کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن عبد الرحمن بن عوف

۱۶۷۴۷ کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ کوئی بندہ اپنی رسیاں (کلباڑی وغیرہ) لے کر کسی پہاڑ پر چڑھ جائے۔ یا جنگل میں چلا جائے اور اپنی کمر پر لکڑیوں کا گٹھڑا اٹھالائے پھر اس کو فروخت کر کے اس میں سے کھائے پئے یہ اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنے سے بہتر ہے خواہ سوال کے جواب میں کچھ ملے یا نہیں۔

۱۶۷۴۸ کوئی بندہ کسی صدقہ یا صلہ رحمی کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس کے طفیل اس کو کثرت عطا کرتا ہے اور کوئی بندہ سوال کا دروازہ نہیں کھولتا اس غرض سے کہ اس کو مال کی کثرت حاصل ہو جائے مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کو مال کی قلت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۴۹ جس نے مالداری حاصل ہونے کے باوجود مزید کثرت مال کے لیے سوال کیا، درحقیقت وہ جہنم کے پتھروں کی کثرت حاصل کرتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا: مالدار کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: ایک رات کا کھانا میسر ہونا۔ مسند احمد عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰ ضعاف الدارقطنی ۵۰۷۔

۱۶۷۵۰ جس نے بغیر کسی مصیبت پڑنے کے سوال کیا وہ درحقیقت آگ کے پتھر کھاتا ہے۔ الکبیر للطبرانی عنہ

۱۶۷۵۱ جس نے لوگوں سے سوال کیا تاکہ اپنے مال کو بڑھائے وہ جہنم کے پتھر کھاتا ہے۔ جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ ابن حبان، ابن شاہین، تمام، السنن لسعید بن منصور عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۲ اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی شخص اپنا سوال لے کر اپنی بغل میں دبائے میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ دراصل اس کے لیے (جہنم کی) آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر میں کیا کروں وہ اس کے علاوہ راضی ہی نہیں ہوتے اور اللہ پاک بھی میرے لیے نکل پر راضی نہیں ہوتا۔

مستدرک الحاکم، مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۳ کوئی آدمی تم میں سے میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں اور وہ چل پڑتا ہے۔ درحقیقت وہ اپنے پہلو میں آگ دیوبج کر لیے جاتا ہے۔ عبد بن حمید والشاشی والحسن بن سفیان، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۴ کوئی آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو عطا کر دیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر عطا کر دیتا ہوں اور درحقیقت وہ اپنے کپڑے میں آگ اٹھائے جاتا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے آگ لیے جاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۵ میرے پاس کوئی شخص آتا ہے پھر وہ اپنا سوال پورا کر کے بغل میں دبائے چلا جاتا ہے اور وہ آگ ہوتی ہے۔ کسی نے عرض کیا: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے باز نہیں آتے اور اللہ پاک میرے لیے نکل پر راضی نہیں ہوتا۔

مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۶ ایک قوم میرے پاس آتی ہے میں ان کو دیدیتا ہوں۔ وہ اپنی بغل میں آگ دبا کر لے جاتے ہیں۔ پوچھا گیا: پھر آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ مجھے دورا ہے پر چھوڑ دیتے ہیں کہ یا تو میں ان کو عطا کروں یا پھر بخیل بن جاؤں۔ اور میں بخیل نہیں بن سکتا اور اللہ بھی میرے نکل پر راضی نہیں ہوتا۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۵۷۔ لوگ اللہ کے مال میں ناقح گھتے ہیں، ان کے لیے قیامت کے روز آگ ہوگی۔ البخاری عن خولة الانصارية
 ۱۶۷۵۸۔ اے حمزہ! یہ دنیا (اور اس کا مال) سرسبز اور میٹھا خوشگوار ہے۔ جس نے اس کو اس کے حق کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں ناقح گھتے ہیں ان کے لیے جہنم کی آگ ہے۔

الخطیب عن خولة بنت سعد الانصارية امرأة حمزة

۱۶۷۵۹۔ یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس کو یہ اس کے حق کے ساتھ ملے اس کو اس میں برکت ملے گی اور بہت سے اللہ اور اس کے رسول کے مال میں سے اپنی مرضی سے حاصل کرنے والے ایسے ہیں جن کے لیے قیامت کے دن صرف جہنم کی آگ ہی ہوگی۔

مسند احمد، الترمذی حسن صحیح، الکبیر للطبرانی عن خولة بنت قیس

۱۶۷۶۰۔ خبردار! دنیا میٹھی اور سرسبز ہے۔ بہت سے اس دنیا (کے مال) میں (ناجائز) گھسنے والے ایسے ہیں جن کو قیامت کے دن صرف آگ نصیب ہوگی۔ مستدرک الحاکم عن حمزة بنت جعش

۱۶۷۶۱۔ اے حکیم مجھے تمہارا سوال برا نہیں لگا۔ بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ نیز یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ جس نے اس کو سخاوت کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو سیر نہیں ہوتا۔ اور اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ لینے والے سے اوپر ہے اور سب سے نیچے لینے والے کا ہاتھ ہے۔

ابوداؤد، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۲۔ اے حکیم بن حزام! یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوت نفس (بغیر لالچ) کے لیا اور صحیح جگہ کھایا اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو لالچ کے ساتھ لیا اور بڑی جگہ استعمال کیا اس کو اس میں برکت نہ ہوگی اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا تو پیے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور اپنی عیال سے خرچ کی ابتداء کر۔

البخاری، الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۳۔ اے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جو لوگوں سے سوال کرے اس کو دید اور سائل وہ کھانے والا ہے جس کا پیٹ نہیں بھرتا۔

مستدرک الحاکم عن خالد بن حزام

۱۶۷۶۴۔ میں صرف ایک مبلغ ہوں۔ ہدایت دینے والا اللہ ہے۔ میں صرف قاسم ہوں اور عطا کرنے والی ذات اللہ کی ہے۔ جس کو ہم سے کوئی چیز اچھے طریقے اور خوش دلی کے ساتھ ملے پس اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو ہم سے کوئی چیز برے طریقے کے ساتھ اور بددلی سے ملے پس وہ اس کو کھائے گا مگر سیر نہ ہوگا۔ الکبیر للطبرانی عن معاوية رضى الله عنه

۱۶۷۶۵۔ میں صرف خازن ہوں، دینے والا اللہ ہے۔ پس جس کو میں کچھ دوں اور خوش دلی کے ساتھ دوں اس کو اس میں برکت ہوگی اور جس کو میں اس کی لالچ اور بار بار کے سوال کی وجہ سے دوں وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو مگر اس کا پیٹ نہ بھرتا ہو۔

مسلم، مسند احمد، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر عن معاوية رضى الله عنه

سوال کرنے والے کی مثال

۱۶۷۶۶۔ بے شک جو لوگوں سے سوال کرے پھر اس کو کچھ مل جائے وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کو کھایا پیا نفع دیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ بہترین صدقہ وہ ہے مالدار کی برقرار رکھنے کے ساتھ دیا جائے اور خرچ کی ابتداء اپنے

ال و عیال سے کر۔ الکبیر للطبرانی عن حکیم بن حزام

۱۶۷۶۷۔ ہاتھ تین ہیں۔ اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، معطی (دینے والے) کا ہاتھ اللہ کے ہاتھ کے ساتھ ہے اور معطی (لینے والے) کا ہاتھ قیامت

تک نیچے ہے۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے دامن بچا۔ مسند احمد، العسکری فی الامثال، ابن جریر فی تہذیبہ، مستدرک الحاکم،

حلیۃ الاولیاء، شعب الایمان للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۶۷۸ ہاتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ، معطی کا ہاتھ جو اس کے قریب ہے اور سائل کا ہاتھ جو قیامت تک نیچے رہے گا۔ پس جہاں تک ممکن ہو سوال سے احتراز کرو۔ اور جس کو اللہ پاک کوئی مال دے وہ اسی پر نظر آنا چاہیے۔ خرچ کی ابتداء اہل و عیال سے کر۔ بچے ہوئے مال میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دے۔ اور گذر بسر کے بقدر پیچھے رکھ لینے میں تجھ پر ملامت نہیں اور اپنے نفس سے عاجز مت بن۔

السنن للبیہقی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۷۹ اے لوگو! جان لو ہاتھ تین ہیں: اللہ کا ہاتھ اوپر ہے، دینے والے کا ہاتھ نیچے میں ہے اور لینے والے کا ہاتھ نیچے ہے۔ پس پاک دامنی حاصل کرو۔ خواہ لکڑیوں کے گھر کو بیچ کر حاصل ہو۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔ آگاہ رہو میں نے بات تم تک پہنچادی۔

ابن سعد، الکبیر للطبرانی عن عیدی بن زید الجذامی

۱۶۷۰ تجھے اللہ نے کتنا مالدار کیا ہے۔ پس لوگوں سے کچھ سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہاتھ ہے۔ نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ نے جو مال دیا ہے اس کے بارے میں باز پرس ہوگی اور وہ آگے دیا جائے۔

ابن مندہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، ابن عساکر عن عروۃ بن محمد بن عطیۃ السعدی عن ایبہ عن جدہ جس نے چالیس درہم ہونے کے باوجود سوال کیا اس نے الحاف کیا۔ اصرار کے ساتھ سوال کیا جس کی مذمت آئی ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

۱۶۷۱ جس نے سوال کیا اور اس کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مالیت کا مال ہے تو اس نے الحاف (اصرار) سوال کیا۔

مسند احمد، السنن للبیہقی عن رجل من بنی اسد

۱۶۷۲ جس کے پاس ایک اوقیہ ہو پھر وہ سوال کرے اس نے الحاف سوال کیا۔

الباوردی، ابن السکن، ابن مندہ عن اسید المزنی قال ابن السکن اسنادہ صالح وقال ابن مندہ تفرد بہ ابن وہب

فائدہ: اوقیہ پچاس درہم کا ہوتا ہے۔ یعنی تقریباً تیرہ تو لے چاندی۔

۱۶۷۳ جس کے پاس تین دونوں کی روزی کا بندوبست ہو اس کے لیے لوگوں سے سوال کرنا حلال نہیں ہے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۷۴ جس آدمی کے پاس ایک اوقیہ یا اس کے برابر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے اصرار کے ساتھ سوال کیا (جو برا ہے)۔

ابن جریر فی تہذیبہ عن رجل من بنی اسید

۱۶۷۵ جو پاکدامنی (سوال کرنے سے اجتناب برتنا) چاہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے۔ جو مالدار طلب کرتا ہے اللہ اس کو مالدار

دیدیتا ہے اور جو ہم سے اللہ کے نام پر سوال کرے گا ہم اس کو دیں گے۔ ابن جریر فی تہذیبہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۶ اے لوگو! اب وہ وقت آگیا ہے کہ تم سوال سے باز آ جاؤ۔ بے شک جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامن کر دیتا ہے۔ جو اللہ

سے مدد چاہتا ہے اللہ اس کو مٹی کر دیتا ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! کسی بندے کو صبر سے زیادہ فراخ اور کشادہ چیز

نہیں ملی۔ لیکن اگر تم سوال کرنے سے باز نہیں آئے تو میں جو میسر ہو گا دوں گا۔ حلیۃ الاولیاء عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۷ جو غنا لوگوں سے بے نیازی چاہتا ہے اللہ اس کو بے نیاز کر دیتا ہے، جو عفت چاہتا ہے اللہ پاک اس کو عفت دیدیتا ہے اور جس نے

ہم سے کچھ سوال کیا اور ہمارے پاس کچھ ہوا تو ہم ضرور دیں گے۔

ابوداؤد، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸ جو غنا چاہتا ہے اللہ اس کو غنا دیدیتا ہے اور جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے۔ اور جو ہم سے سوال کرے گا اگر

ہمارے پاس خرچ کرنے کے لیے کچھ میسر ہوا تو ہم وہ اس کو دیں گے ورنہ اس کی غم خواری کریں گے اور اس کو ہلکی دیں گے۔ اور جس نے ہم سے

سوال کرنے میں احتراز کیا وہ ہم کو سوال کرنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔

سنن ابی داؤد، ابن سعد، مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۰ جو مالدار چاہتا ہے اللہ اس کو مالدار دی دیتا ہے۔ جو پاکدامنی چاہتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی نصیب کر دیتا ہے۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اور کوئی بندہ سوال کرنے کا دروازہ نہیں کھولتا مگر اللہ پاک اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

ابن سعد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

لوگوں سے سوال کرنے والے کا پیٹ نہیں بھرتا

۱۶۷۸۱ جس کو کوئی حاجت پیش آئے اور وہ اس کو لوگوں کے آگے رکھے تو اس کا فائدہ بندہ ہوگا اور اگر وہ اس کو اللہ کے آگے رکھے تو قریب ہے کہ اللہ اس کو بے نیاز کر دے گا یا آنے والی مقررہ موت کے ساتھ یا جلد حاصل ہونے والی مالداری کے ساتھ۔

ابن جریر فی تہذیبہ، الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۲ جو بھوکا ہو یا کسی اور حاجت میں مبتلا ہو پھر اس نے لوگوں سے اپنے حال کو چھپایا اور اللہ عزوجل کے آگے اپنا مسئلہ پیش کیا اللہ پاک اس کے لیے حلال طریقے سے ایک سال کا رزق کھول دیں گے۔

الضعفاء لابن حبان، الضعفاء للنعیمی، الاوسط للطبرانی، سلیم الرازی فی فوائدہ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہما کلام: ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت باطل ہے۔ اس میں اسماعیل بن رجاہ الضعیفی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کو روایت کرنے میں اسماعیل بن رجاہ موسیٰ بن امین سے متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اسماعیل کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ، ابن عدی اور الساجی نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ امام عسکری اور امام حاتم نے اس کی توثیق کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وہ صدق ہے۔

نیز دیکھئے ترتیب الموضوعات ۵۳۰۔ الثعالبات ۳۲۔

۱۶۷۸۳ جس کو بھوک پڑی یا کوئی حاجت پیش آئی پھر اس نے لوگوں سے اپنا حال چھپایا اور اللہ کے سامنے اپنی حاجت رکھی تو اللہ پر لازم ہے کہ اس کے لیے ایک سال کا حلال رزق کھول دے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کلام: امام خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں روایت ضعیف ہے۔ اس میں موسیٰ بن امین، اعمش سے روایت کرنے میں متفرد ہے اور اس کو صرف اسماعیل بن رجاہ عن موسیٰ کے طریق سے لکھا ہے۔

۱۶۷۸۴ جس نے مالدار کے باوجود لوگوں سے سوال کیا تو یہ اس کے سر میں درد اور اس کے پیٹ میں مرض کرے گا۔

البغوی، الباوردی، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن زیاد بن الحارث الصدانی

۱۶۷۸۵ کون ہے جو مجھ سے بیعت کرے کہ تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے پھر تمہارے لیے جنت ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۶ میں تم کو بیس دوں گا کیونکہ اہل صف کو بھوک کے مارے پیٹ میں بل پڑ رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۶۷۸۷ کوئی اپنی سی نے پھر اس پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا ٹھکڑا بندھ لے جائے۔ ابن راہویہ، السنن لسعید بن منصور عن حکیم بن حزام

۱۶۷۸۸ آدمی کسی حادثہ میں یا کسی جنگ زدہ مسئلہ میں سوال کر سکتا ہے تاکہ قوم کے درمیان کوئی اصلاح کرائے پھر جب وہ مقصد پورا

ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ پاکدامنی برتے (اور سوال سے احتراز کرے)۔

مسند احمد، الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن بھز بن حکیم عن ابیہ عن حدہ

۱۶۷۸۹ کسی کو بھی چاہیے کہ خواہ مسواک فروخت کرے مگر لوگوں سے سوال کرنے سے احتراز کرے۔

۱۶۷۹۰ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں کہ سوال کرنے میں کیا مذمت ہے تو کوئی آدمی کسی آدمی سے سوال نہ کرے خواہ وہ رات بھوک سے کروٹیں بدل بدل کر گزارے۔

۱۶۷۹۱ مسند احمد، النسائی، الرویانی، ابو عوانة، السنن لسعيد بن منصور عن عائذ بن عمرو بن هلال المنزني جب تو کسی سائل کو تین بار لوٹا دے مگر وہ واپس نہ ہو تو تب تجھ پر اس کو جھڑکنے میں کچھ حرج نہیں۔

الاولى للطبرانی، ابن النجار عن ابی هريرة رضى الله عنه کلام:..... روایت کی سند میں ضرار بن صد ہے جو ضعیف ہے۔ امام ابو حاتم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس شخص کی حدیث لکھنے کے قابل ہے اور ندویل میں پیش کرنے کے قابل۔ نیز حدیث کا موضوع ہونا دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات: ۶۲، ترتیب الموضوعات: ۵۳۳۔

تیسری فصل..... حاجت طلب کرنے کے آداب میں

۱۶۷۹۲ خیر کو خوبصورت چہرے والوں کے پاس تلاش کرو۔ الدارقطنی فی الافراد عن ابی هريرة رضى الله عنه کلام:..... الاسرار المرفوعة ۴۱۷، ضعیف الجامع ۳۱۔

۱۶۷۹۳ خیر (مال) کو اچھے چہروں کے مالک لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ اپنے بہترین لوگوں کو علامت دو اور جب تمہارے پاس کسی قوم کا کوئی کریم آئے تو اس کا اکرام کرو۔ ابن عساکر عن عائشة رضى الله عنها کلام:..... ترتیب الموضوعات ۵۴۶، ضعیف الجامع ۹۰۴۔

۱۶۷۹۴ جب تم کو کسی بھلائی کی تلاش ہو تو اس کو اچھے چہرے والوں کے پاس دیکھو۔ الدارقطنی عن عبد الله بن جراد کلام:..... التعقبات ۳۶، ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۔

۱۶۷۹۵ خیر کو خوبصورت چہروں کے مالک کے پاس تلاش کرو۔

التاریخ للبخاری، ابن ابی فی قضاء الحوائج، مسند ابی یعلی، الکبیر للطبرانی عن عائشة رضى الله عنها، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للیہقی عن ابن عباس، الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضى الله عنهما، ابن عساکر عن انس رضى الله عنه، الاوسط للطبرانی عن جابر رضى الله عنه، تمام، الخطیب فی رواة مالک عن ابی هريرة رضى الله عنه، تمام عن ابی بکرة

کلام:..... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حافظ عراقی کا قول ہے کہ اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو الکاکی میں ذکر کر کے فرمایا ہے۔ ہذا الحدیث فی نقدی: حسن صحیح یہ زافراط ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو موضوع قرار دے کر تفریط کا ارتکاب کیا ہے جو درست نہیں۔ اسی طرح علامہ ابن القیم اور ان کے شیخ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے متعلق باطل کا قول کر کے تفریط کیا ہے۔ درست بات علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے کہ اس روایت کے تمام طرق ضعیف ہیں۔ فیض القدر ۵۴۰۔

نیز دیکھئے ضعیف حدیث کے لیے الاسرار المرفوعة ۴۱۷، اسی المطالب ۲۰۶۔

۱۶۷۹۶ خیر (بھلائی) کو اچھے چہروں کے پاس تلاش کرو۔ الکبیر للطبرانی عن ابی خصیفہ

۱۶۷۹۷ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی سے کسی حاجت کا سوال کرے تو پہلے اس کی تعریف کر کے اس کی کمر نہ توڑ دے۔

ابن لآل فی مکارم الاخلاق عن ابن مسعود رضى الله عنهما

دستاویز پر مٹی چھڑکنا

۱۶۷۹۸ جب تم میں سے کوئی (قرض وغیرہ کی) دستاویز لکھے تو اس پر مٹی چھڑک دے۔ یہ کام کو زیادہ پورا کرنے والی چیز ہے۔

الترمذی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو کتاب الاستئذان باب ماجاء فی ترتیب الکتاب رقم ۱۳۷۱ پر نقل فرما کر ہذا حدیث منکر کا حکم لگایا ہے۔ یعنی یہ روایت باطل ہے درست نہیں۔ نیز دیکھئے: اسنی المطالب ۱۲۳، الاقنآن ۱۲۶۔

۱۶۷۹۹ اپنی دستاویزات پر مٹی ڈال دو یہ ان کی کامیابی کے لیے بہتر ہے کیونکہ مٹی مبارک چیز ہے۔ ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ
کلام: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ ان احادیث میں سے ایک ہے جن پر حافظ قزوینی رحمۃ اللہ علیہ نے مصابیح پر نقد و تنقید فرمائی ہے اور ان کے موضوع ہونے کا خیال کیا ہے۔ الاقنآن ۱۲۷، تجدید المسلمین ۱۳۱، اشعۃ ۲۹۶۔

۱۶۸۰۰ حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل پر مدد حاصل کرو (کیونکہ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے)۔

الضعفاء للعقيلي، الكامل لابن عدى، الكبير للطبراني، حلية الاولياء، شعب الايمان للبيهقي عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ
الخرواطي في اعتدال القلوب عن عمر، التاريخ للخطيب، ابن عساكر، حلية الاولياء في فوائدہ عن علی رضی اللہ عنہ
کلام: علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف اور منقطع ہے اور حافظ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے ضعف پر جزم یقین کا اظہار کیا ہے۔ فیض القدر ۴۹۳۔ نیز دیکھئے: اسنی المطالب ۱۷۷، ترتیب الموضوعات ۵۴۸، ۵۴۹، التعقبات ۳۸۔

۱۶۸۰۱ اپنی حاجتوں کو میری امت کے رحم کرنے والے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو۔ تم کو روزی نصیب ہوگی اور اپنے مقصد میں کامیاب ہوگے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میری رحمت میرے بندوں میں سے رحم کرنے والوں کے اندر موجود ہے۔ اور اپنی حاجتوں کو سخت دل والوں کے آگے پیش نہ کرو تب تم کو روزی نصیب ہوگی اور نہ اپنے مقصد میں کامیابی پاؤ گے۔ کیونکہ پروردگار فرماتا ہے: میری ناراضگی ایسے ہی لوگوں میں رکھی ہے۔ الضعفاء للعقيلي، الاوسط للطبراني عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۹۰۰، الکشف الالحی ۵۱۔ علامہ مناوی فیض میں فرماتے ہیں: امام عقيلي رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ روایت کا راوی عبد الرحمن مجہول ہے، اس کی حدیث پر متابعت نہیں ہوتی نیز دوسرا راوی داود غیر معروف ہے اور اس کی خبر باطل ہے۔ فیض القدر ۱۱/۵۲۹۔

۱۶۸۰۲ خیر کی توقع صرف صاحب حسب یا صاحب دین سے درست ہے۔ مسند الزوار عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۶۸۰۳ نیکی صرف صاحب دین یا کسی ذی حسب نسب یا درباری سے ممکن ہے۔ الكبير للطبراني، ابن عساكر عن ابی امامة رضی اللہ عنہ

کلام: تذکرۃ الموضوعات ۶۸، التعقبات ۳۷۔

۱۶۸۰۴ حضرت داؤد علیہ السلام کا فرمان ہے: تیرا اثر دے کے منہ میں اپنا ہاتھ ڈالنا حتیٰ کہ کہنی تک اندر کر دینا جس کو اثر دیا چاہا جائے اس بات سے کہیں بہتر ہے کہ تو ایسے شخص سے سوال کرے، مانگے جس کے پاس پہلے کچھ نہ تھا پھر اس کو مال حاصل ہو گیا۔

ابن عساكر عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۴۵۹۔

۱۶۸۰۵ اپنی حاجتوں کو عزت نفس کے ساتھ حاصل کرو۔ بے شک کام تقدیروں کے موافق ہی ہوتے ہیں۔

تمام ابن عساكر عن عبد الله بن بسر

کلام: ضعیف الجامع ۹۰۱، الضعيفة ۱۳۹۰۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت پر ضعف کا اشارہ کیا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سے موافقت فرمائی ہے فیض القدر ۱۱/۵۴۳۔

۱۶۸۰۶ میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس (خیر اور) فضل تلاش کرو ان کے سائے میں زندگی بسر کرو۔ کیونکہ ان میں میری رحمت رکھی ہے۔ سخت دل والوں سے اپنی حاجتوں کو نہ مانگو کیونکہ وہ تو میری ناراضگی کے منتظر ہیں۔ الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
کلام: حافظ عراقی فرماتے ہیں: روایت کی سند میں محمد بن مروان ہمدانی ضعیف راوی ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔ فیض القدیر ۵۴۴/۱۔ نیز دیکھیے: التعقیبات ۳۲، تذکرۃ الموضوعات ۶۱۔

۱۶۸۰۷ نیکی اور بھلائی میری امت کے مہربان لوگوں کے پاس تلاش کرو ان کے زیر سایہ زندگی بسر کرو۔ بے شک ان میں میری رحمت ہے۔ اپنی حاجت کو سخت دل والوں سے نہ مانگو۔ بے شک ان پر لعنت اترتی ہے۔ اے علی! اللہ نے نیکی کو پیدا کیا اور اس کے لیے اہل بھی پیدا فرمائے۔ پھر ان کو نیکی محبوب کر دی اور نیکی پر تنابھی ان کو محبوب کر دیا۔ نیکی کے طلب گاروں کو ان کی طرف متوجہ کر دیا جس طرح اللہ پانی کو قحط زدہ زمین کی طرف متوجہ کر کے اس کو اور اس کے اہل کو بخش دیتا ہے۔ اے علی! دنیا میں جو نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں نیکی پانے والے ہیں۔

کلام: ... علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے مستدرک میں کتاب الرقاق ۳۲۱/۲ پر اس کو نقل فرما کر صحیح کا حکم لگایا لیکن امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت کی سند میں اصح بن نبأ واہ جذا بے کار راوی ہے۔ نیز حیان بن علی کو بھی ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ دیکھئے فیض القدر ۵۴۴، نیز دیکھئے: التکلیف والا فادہ ۱۰۷، ضعیف الجامع ۹۱۰۔

۱۶۸۰۸ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے نیکی کے لیے کچھ لوگوں کو مقرر کر دیا ہے، نیکی اور نیکی کرنا ان کو محبوب کر دیا ہے پھر نیکی چاہنے والوں کو ان کی طرف متوجہ کر دیا ہے اور ان پر نیکی کرنا ان کے لیے آسان کر دیا ہے، جس طرح بارش کو قطر زدہ زمین کی طرف اللہ متوجہ کر دیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے باسیوں کو زندگی بخشے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنی ہی مخلوق میں سے نیکی کے کچھ دشمن بھی بنادیئے ہیں، نیکی ان کے لیے مبغوض شے بنادی ہے اور نیکی کرنا ان کے لیے ناگوار کر دیا ہے، نیکی میں خرچ کرنا ان پر ممنوع کر دیا ہے جس طرح اللہ پاک بارش کو قطر زدہ زمین پر پڑنے سے اس لیے روک دیتا ہے تاکہ اس زمین کو اور اس کے اہل کو ہلاکت کے سپرد نہ کرے اور اللہ پاک جو معاف کر دیتا ہے وہ بہت ہے۔

ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۵۹۲

الاکمال

25

۱۶۸۰۹ اپنی حاجات (اہم کاموں) کو پورا کرنے میں ان کو چھپانے کے ساتھ مدد حاصل کرو۔

الخطيب في التاريخ عن ابن عباس رضي الله عنهما

۱۶۸۰ اپنی ضروریات کی تکمیل اچھے چہرے والوں کے پاس کرو، اگر ان میں سے کوئی تیری حاجت پوری کرے گا تو ہنس مٹھ ہو کر کرے گا۔ اور اگر تجھے انکار کرے گا تو ہنس مٹھ ہو کر (اچھے طریقے سے) جواب دے گا۔ لیکن بہت سے اچھے چہروں والے ضرورت پڑنے پر برے چہرے بن جاتے ہیں اور بہت سے برے چہروں والے ضرورت کے موافق پراچھے چہروں کا کردار نبھاتے ہیں۔

ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج عن عمرو بن دينار، مرسلاً

۱۹۸۱۱ اپنی ضروریات اچھے چہروں کے یاس پوری کرو۔

ابن ابي الدنيا عن ابن عمرو الخرائطي في الاعتدال القلوب، تمام عن جابر رضي الله عنه، الاوسط للطبراني عن ابي هريرة رضي الله عنه الخرائطي عن عائشة رضي الله عنها

۱۶۸۱۲ جوائی حاجت روائی کے لیے ہفتہ کے روز صبح صبح نکلا میں اس کی حاجت کے پورا ہونے کی ضمانت اٹھاتا ہوں۔

ابونعیم عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ... المتناہیۃ: ۵۳۶۔

۱۶۸۱۳ کسی مالدار کے لیے سوال حلال نہیں مگر ذی رحم رشتہ دار سے یا (وقت کے) بادشاہ سے۔

الایوسط للطبرانی عن سمرة رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۴ نہیں، پھر بھی اگر تیرا سوال کے بغیر چارہ نہیں تو نیک لوگوں سے سوال کر۔ ابوداؤد، السنن للبیہقی عن ابن القراسی

فائدہ: فراسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں سوال کرنا چاہتا ہوں تو آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

حاجت کے وقت کی دعا..... الاکمال

۱۶۸۱۵ کیا میں تجھے وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے جبریل علیہ السلام نے سکھائی ہے۔ جب تجھے کسی نرے بخیل سے یا ظالم بادشاہ سے یا فحش گو قرض خواہ سے کام پڑے، جس کی فحش گوئی سے تو ڈرتا ہو تو یہ دعا پڑھ:

اللهم انک انت العزيز الكبير وانا عبدک الضعیف الذلیل الذی لا حول ولا قوة الا بک، اللهم

سخر لی فلاناً کما سخرت فرعون لموسی ولین لی قلبه کما لیت الحديد لداؤد فانه لا ینطق الا

بأذنک ناصيته فی قبضتک وقلبه فی یدک جل ثناء وجہک یا ارحم الراحمین۔

اے اللہ! تو زبردست بڑائی والا ہے اور میں تیرا کمزور اور ذلیل بندہ ہوں جو کسی برائی سے چھٹکارے اور کسی نیکی کی قوت نہیں رکھتا

مگر تیری مدد کے ساتھ۔ اے اللہ! میرے لیے فلاں شخص کو مسخر کر دے جس طرح تو نے فرعون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے

لیے مسخر کر دیا تھا، اس کا دل میرے لیے نرم کر دے جس طرح تو نے کوہ داؤد علیہ السلام کے لیے نرم کر دیا تھا۔ بے شک وہ

تیری مرضی کے بغیر بول نہیں سکتا۔ اس کی پیشانی تیری منہی میں ہے اور اس کا دل تیرے ہاتھ میں ہے تیری ذات کی بزرگی عظیم

ہے اے ارحم الراحمین۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۶ اللهم انی اسألك واتوجه الیک بنیک محمد نبی الرحمة یا محمد انی اتوجه بک الی ربی فی حاجتی

هذه لتقضى لی اللهم شفیعہ ذی

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ تیرے نبی محمد رحمت والے کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اے محمد! میں تیرے طفیل اپنے رب

کے حضور اپنی یہ حاجت رکھتا ہوں تاکہ وہ پوری ہو جائے۔ پس اے اللہ! ان کی شفاعت کو میرے لیے قبول فرما۔

مسند احمد، الترمذی، حسن صحیح غریب، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم، ابن السنی عن عثمان بن حنیف

چوتھی فصل..... عطا

کسی سے بخشش اور مال لینے کے آداب میں

۱۶۸۱۷ جب اللہ پاک تجھے وہ مال دے جس کا تو نے سوال کیا ہے اور نہ دل میں اس کا لالچ پیدا ہوا ہے تو اس کو قبول کر لے، بے شک وہ ایسا

رزق سے جو اللہ تیرے پاس بھیج کر لایا ہے۔ السنن للبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۸ جب تیرے پاس اس مال میں سے کوئی شے آئے جبکہ تجھے اس کا لالچ تھا اور نہ تو نے اس کا سوال کیا تھا تو اس کو لے لے اور جواباً

مال نہ ہو تو اس میں اپنا جی مت تھکا۔ البخاری عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۱۹ جب اللہ تیرے پاس کوئی رزق لے کر آئے جبکہ تو نے اس کا کسی سے سوال کیا تھا اور نہ تیرے دل میں اس کا خیال تھا تو اس کو لے

لے بے شک یہ رزق اللہ نے تجھ کو عطا کیا ہے۔ ابن حبان عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۰ اے عائشہ! جو تجھے کوئی بخشش کرے بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو قبول کر لے بے شک وہ رزق اللہ نے تجھ پر پیش کیا ہے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۶۸۲۱ تین لوگوں سے صدقہ لینا حلال ہے (امام جامع سے جس پر سب مسلمانوں کا اتفاق ہو)، رشتے دار کا رشتے دار سے لینا اور بڑے مالدار

تاجر سے صدقہ لینا حلال ہے (یعنی ان سے لینے میں کوئی بڑا بائیس ہے ورنہ استحقاق کی صورت میں اوروں سے بھی وصول کرنا جائز ہے)۔

شعب الایمان للبیہقی عن ثوبان رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۴۰۸۔

۱۶۸۲۲ جب تجھے کوئی شے ملے، بغیر تیرے سوال کیے تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔ مسلم، ابو داؤد، النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۳ جو تمہارے ساتھ نیکی برتے تم بھی اس کو اچھا بدلہ دو۔ اگر تمہارے پاس دینے کے لیے کچھ میسر نہ ہو تو اس کے لیے دعائے (خیر) کرو۔

الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

۱۶۸۲۴ جس کو کوئی شے ملے پھر وہ بھی کچھ دینے کے لیے رکھتا ہو تو ضرور بدلہ دے۔ اور جس کے پاس کچھ نہ ہو وہ دینے والے کی تعریف

کر دے۔ اگر اس نے تعریف کر دی تو اس کا شکریہ ادا کر دیا اور اگر اس کی نیکی کو چھپالیا تو اس نے (ناشکری اور) کفران کیا اور جس نے ایسی نعمت

کے ساتھ بن کے دکھایا جو اس کو حاصل نہیں تو وہ شخص جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مانند ہے۔

الادب المفرد للبخاری، ابو داؤد، الترمذی، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۵ جس کے ساتھ کوئی نیکی کا برتاؤ ہوا اور وہ نیکی کرنے والے کو کہے: جزاک اللہ خیر! تو اس نے اس کی خوب تعریف کر دی۔

الترمذی، النسائی، ابن حبان عن اسامہ رضی اللہ عنہ

الترمذی هذا حدیث جید حسن غریب۔

۱۶۸۲۶ آدمی جب اپنے بھائی کو (نیکی کے صلے میں) جزاک اللہ خیر! کہہ دے تو وہ اس کی تعریف میں اضافہ کر دیتا ہے۔

ابن منیع، الخطیب فی التاریخ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الخطیب فی التاریخ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس میں موسیٰ راوی ضعیف ہے۔ فیض القدیر ۴۱۰/۱۔ نیز دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۳۶۰، النواح ۱۲۲

۱۶۸۲۷ فقیر مالدار کو بدلے میں نصیحت کی بات کہہ دے اور اس کے لیے دعا کر دے۔ ابن سعد، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن ام حکیم

کلام: ... ضعیف الجامع ۲۶۲۸۔

۱۶۸۲۸ اللہ پاک تجھے جو مال بغیر سوال اور بغیر طمع کے عطا فرمائے اس کو کھا اور اس کے ساتھ مالدار کی حاصل کریا اس کو صدقہ کر دے۔ اور جو

اس طرح نہ ملے اس کی طرف توجہ نہ کر۔ النسائی عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۲۹ اللہ پاک سلطان کے اموال میں سے جو تجھے عطا کرے بغیر سوال اور امید کے اس کو کھا اور اس کے ساتھ غنی حاصل کر۔

مسند احمد عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۰ جس کو اللہ پاک اس مال میں سے کچھ بخشے بغیر سوال کئے تو وہ اس کو قبول کر لے، بے شک وہ رزق اللہ نے اس کو پہنچایا ہے۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۶۸۳۱ جس کو ریحان (خوشبو) پیش کی جائے وہ اس کو نہ لوٹائے کیونکہ یہ ہلکا بوجھ ہے اور اچھی خوشبو ہے۔

مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کتاب الزکوٰۃ..... قسم الافعال

زکوٰۃ کی ترغیب میں

۱۶۸۳۲..... حسن بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ثقیف قوم پر ایک آدمی کو صدقات (زکوٰۃ) وصول کرنے کے لئے روانہ فرمایا۔ پھر اس کو پیچھے رہا وہاں دیکھا تو فرمایا: میں تو تجھے پیچھے دیکھ رہا ہوں حالانکہ تیرے لیے اللہ کی راہ میں غزوہ کرنے والے کا اجر ہے۔

ابن زنجویہ فی الاموال وابن جویہ

۱۶۸۳۳..... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مکہ میں حطیم کے سائے میں بیٹھے تھے۔ آپ سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال پر سمندری آفت آگئی اور اس کا مال تباہ کر گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال خشکی یا تری میں تباہ ہوتا ہے وہ صرف زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پس اپنے اموال کی حفاظت کیا کرو زکوٰۃ کی ادائیگی کے ساتھ اپنے مریضوں کی دوا دارو کیا کرو صدقہ کے ساتھ اور رات کی تاریکی میں آنے والی مصیبتیں اپنے اوپر سے ہٹایا کرو دعا کے ساتھ، بے شک دعا نفع دیتی ہے ہر مصیبت سے وہ اتر چکی ہو یا اترنے والی ہو۔ اتری ہوئی مصیبت کو دور کرتی ہے اور نازل ہونے والے کو روکتی ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے:

جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کی بقاء یا نشوونما کا ارادہ کرتا ہے تو ان کو سخاوت اور پاکدامنی کی توفیق دیتا ہے۔ اور جب کسی قوم کو ختم کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ان پر خیانت کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

حتى اذا فرحوا بما اوتوا اخذناهم بغتة فاذا هم مبلسون۔ ابن عساکر

چوتھی فصل..... عطاء (بخشش) لینے کے آداب میں

۱۶۸۳۴..... زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: ہمیں یہ خبر کسی سے نہیں ملی کہ اس امت کے کسی خلیفہ نے جو مدینہ میں تھے ابو بکر، عمر اور عثمان صدقہ کے لیے سال میں دو مرتبہ صدقہ وصول کرنے والوں کو بھیجا ہو۔ ہاں مگر ہر سال سرسبزی ہو یا قحط سالی ایک مرتبہ ضرور بھیجا کرتے تھے کیونکہ ایک مرتبہ صدقہ کی وصولی رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۳۵..... ابن شہاب (زہری رحمۃ اللہ علیہ) سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما سال میں دو مرتبہ صدقہ (زکوٰۃ) نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ صدقہ وصولی پر (سال میں ایک مرتبہ) ضرور بھیجا کرتے تھے خواہ سرسبزی ہو یا قحط سالی، جانوروں میں فرہی اور تروتازگی ہو یا لاغری اور کمزوری۔ کیونکہ ہر سال صدقہ لینا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ تھی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو القدریم میں ذکر فرمایا اور یہ اضافہ نقل کیا ہے: اور وہ صدقہ پر اس کے اہل کو ضامن بناتے تھے اور نہ کسی سال لینے سے تاخیر کرتے تھے۔

۱۶۸۳۶..... ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا:

مجھے حکم ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں جب وہ اس کو کہہ لیں گے تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے اموال کو محفوظ کر لیں گے مگر انہی (خون اور اموال) کے حق کے ساتھ (قصاص اور بدلہ لیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ (قتال) اسی (کلمہ) کا تو حق ہے (کہ اللہ نے اس کلمہ کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم فرمایا ہے)

جس کو اللہ نے جمع کیا ہے اس کو جہاد نہ کرو اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۶۸۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہو گیا تو عرب مرتد ہو گئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے ابوبکر کیا آپ کا ارادہ عرب سے قتال کرنے کا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے قسم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ شہادت دیں اللہ کے سوا کسی کے معبود نہ ہونے کی اور میرے رسول اللہ ہونے کی اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں۔ اللہ کی قسم اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اس پر بھی ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نے جان لیا کہ اللہ نے ابوبکر کو اس پر شرح صدر عطا کر دیا ہے پس میں نے جان لیا کہ حق یہی ہے۔ السنن للبیہقی

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد

۱۶۸۳۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی روح قبض ہو گئی، عربوں میں جن کو مرتد ہونا تھا وہ مرتد ہو گئے اور کہنے لگے: ہم نماز تو پڑھیں گے مگر زکوٰۃ نہیں دیں گے تو اس وقت میں ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ میں نے عرض کیا: اے خلیفہ رسول اللہ! لوگوں کو قریب کر دو اور ان سے نرمی برتو کیونکہ وہ ابھی بد کے ہوئے جانور ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تو تیری مدد (اور عزت) کرنا چاہتا تھا مگر تو اپنی رسوائی کے ساتھ میرے پاس آیا ہے۔ جاہلیت میں تو بڑا سرکش بننا تھا اب اسلام میں بزدلی دکھاتا ہے؟ تیرا کیا خیال ہے میں ان کو شعر سنانا کر قریب کروں یا کوئی جادو پھونک کر ان کا دل جیتوں۔ دھت تیرے کی، دھت تیرے کی۔ نبی ﷺ گذر گئے اور وحی منقطع ہوئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے جہاد کرتا رہوں گا جب تک تلوار میرے ہاتھ میں رہے گی اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں نے اس بارے میں ان کو اپنے سے زیادہ سنجیدہ اور زیادہ مضبوط پایا اور انہوں نے بہت سی چیزیں لوگوں کو سکھادیں، جن کی مشقت میرے لیے خلیفہ بننے وقت آسان ہو گئی۔ الاسماعیلی

۱۶۸۳۹ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے مروی ہے فرمایا: جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہد میں مرتد ہونے والے مرتد ہو گئے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ جہاد کا ارادہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا آپ ان سے قتال کرنا چاہتے ہیں حالانکہ آپ نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی اس کا مال اور اس کا خون محفوظ ہو گیا مگر اسی کے حق کے ساتھ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرنے والوں کے ساتھ قتال نہ کروں؟ اللہ کی قسم! میں قتال کروں گا جو بھی دونوں چیزوں کے درمیان فرق کرے گا۔ حتیٰ کہ دونوں کو جمع کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر ہم نے آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا۔ واقعی اللہ کی قسم! وہ حق پر تھے۔ پھر جب وہ ان مرتد بن پر کامیاب ہو گئے تو ان کو ارشاد فرمایا: ان دو باتوں میں سے کوئی ایک پسند کر لو۔ یا تو کھلی جنگ یا رسوائی۔ انہوں نے کہا: کھلی جنگ تو ہم کو معلوم ہو گئی کہ کیا چیز ہے۔ یہ رسوائی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: وہ یہ ہے کہ تم اس بات کی شہادت دو کہ ہمارے مقتول جنت میں ہوں گے اور تمہارے مقتول دوزخ میں۔ تب انہوں نے یہ شہادت دی۔

مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۴۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مالداروں پر ان کے اموال میں زکوٰۃ فرض فرمائی ہے اس قدر جو فقراء کو کفایت کرے۔ اگر فقراء بھوکے ہوتے ہیں یا ننگے ہوتے ہیں یا مشقت میں مبتلا ہوتے ہیں تو مالداروں کے زکوٰۃ روکنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اور اللہ پر لازم ہے کہ قیامت کے دن ان سے حساب لے اور اس پر ان کو عذاب دے۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

نوٹ: اس نوع کی بعض احادیث اہل اہل ارتداد سے قتال کرنے کے باب میں بھی آئی ہیں۔

زکوٰۃ کے احکام

۱۶۸۴۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گورنروں کو لکھا: یہ اس صدقہ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر مقرر فرمایا ہے اور اللہ نے جس کا اپنے رسول کو حکم فرمایا ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جس (امیر) نے اس کا حق کے اندر سوال کیا وہ دیا جائے اور جس نے حق سے اوپر سوال کیا نہیں دیا جائے پس پچیس اونٹوں سے کم میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے۔ جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مخاض ہے، پینتیس اونٹوں تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ابن مخاض مذکر۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس اونٹوں تک، جب چھیالیس اونٹ ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے جو جفتی کے قابل ہو ساٹھ اونٹوں تک۔ جب اکٹھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر اونٹوں تک۔ جب چھتر اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب اکیانوے اونٹ ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ ایک سو بیس اونٹوں تک۔ جب ایک سو بیس سے تعداد زیادہ ہو جائے تو از سر نو ہر چالیس میں ایک بنت لبون اور ہر پچاس میں ایک حقہ ہے۔ اگر زکوٰۃ ادائیگی میں اونٹوں کی عمر میں تفاوت ہو تو جس پر جذعہ کی زکوٰۃ ہو اور وہ جذعہ نہ پائے اور اس کے پاس حقہ ہو تو اس سے حقہ لے کر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر حقہ زکوٰۃ میں لازم ہو اور اس کے پاس جذعہ ہو تو جذعہ اس سے لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس پر حقہ لازم ہو اور اس کے پاس صرف بنت لبون ہو تو اس کے ساتھ دو بکریاں ملالی جائیں اگر سہولت کے ساتھ ممکن ہوں ورنہ بیس درہم کے ساتھ لی جائے۔ جس پر بنت لبون زکوٰۃ میں عائد ہو اور اس کے پاس حقہ ہو تو حقہ لے کر مصدق اس کو بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر بنت لبون لازم ہو اور اس کے پاس حقہ بنت مخاض کے ساتھ دو بکریاں لے لے اگر اس کے پاس بکریاں میسر ہوں ورنہ اس سے بیس درہم لے لے۔ جس پر بنت مخاض لازم ہو اور اس کے پاس ابن لبون مذکر ہو تو ابن لبون مذکر لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ نہ لیا جائے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر کچھ زکوٰۃ نہیں ہاں مگر مالک کچھ دینا چاہے تو صاحب اختیار ہے۔

بکریاں جب ساتھ ہوں (یعنی باہر چر پھر کر گزارہ کرتی ہوں) تو چالیس بکریوں میں ایک سو بیس بکریوں تک ایک بکری ہے جب ایک بھی زائد ہو جائے تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زائد ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ زکوٰۃ میں بوڑھا جانور لیا جائے نہ عیب زدہ۔ اور نہ نہراں اگر مصدق چاہے تو لے لے۔ متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے (مثلاً کسی کی بیس دوسرے کی بیس بکریوں کے ساتھ ملا کر زکوٰۃ نہ لی جائے) اور نہ جمع کو متفرق کیا جائے (کہ شوہر اپنی چالیس بکریوں میں سے بیس بکریاں بیوی کو دے دے) زکوٰۃ کے ڈر سے، اور جو دو مشترک مالک ہوں وہ برابر برابری کر لیں۔ (مثلاً دو مالکوں نے اشتراک میں کام کیا ایک کا ثلث مال ہے اور دوسرے کا دو ثلث مال دونوں نے ایک سو بیس بکریاں جمع کر لی ہیں اب جب ایک بکری زکوٰۃ میں جائے گی تو دونوں آپس میں ایک اور دو حصص کے ساتھ قیمت برابر کر لیں گے) اور اگر باہر چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔ مگر یہ کہ مالک چاہے تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

چاندی میں چالیسواں حصہ ہے۔ اگر مال ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں (مگر یہ کہ مالک چاہے) تو کچھ بھی دے سکتا ہے۔

مسند احمد، ابو عبید فی کتاب الاموال، البخاری، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن جریر، ابن الجارود، ابن خزیمہ، الطحاوی،

ابن حبان، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۶۸۴۲ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو مال دیا جس کا ان سے حضور ﷺ نے وعدہ کیا تھا۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ بھی فرمایا: میں تم کو یہ اضافہ اور دیتا ہوں کہ اس پر زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ پورا سال نہ گزر جائے۔

مصنف ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، السنن للبیہقی

کلام:..... روایت کی سند میں ضعف ہے۔

۱۶۸۳۳ قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب کوئی عطاء (بخشش) دیتے تو اس سے پوچھتے: کیا تیرے پاس اور مال ہے؟ اگر وہ اثبات میں جواب دیتا تو فرماتے اس کی زکوٰۃ دو۔ لیکن اگر اس کے پاس مال نہ ہوتا تو ارشاد فرماتے: اس کی زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ سال نہ گزر جائے۔ مالک، مسدد، السنن للبیہقی

کلام:..... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند صحیح ہے، مگر قاسم اور ان کے دادا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے۔ نیز اس روایت کو ابو عبید نے کتاب الاموال میں نقل کیا ہے۔

فائدہ:..... ابن ابی شیبہ کے الفاظ یہ ہیں اگر وہ کہتا کہ ہاں (یعنی اور مال موجود ہے) تو اس کے مال کی زکوٰۃ اس کو ملنے والے عطیے میں سے نکال لیتے ورنہ اس کا پورا عطیہ اس کو بخش دیتے۔

۱۶۸۳۴ ابراہیم بنی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضور ﷺ اونٹ کے ساتھ رسی (بطور مہار) لیتے تھے۔ پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل.

اور محمد نے رسول ہی تو ہیں ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔ ابن راہویہ

قال الحافظ ابن حجر هذا مرسل، اسنادہ حسن وقد اخر جو اسنادہ من طرق متصله.

۱۶۸۳۵ یحییٰ بن برہان سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مردوں کے بارے میں مشورہ کیا تو انہوں نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے نماز کو اور زکوٰۃ کو جمع فرمایا ہے۔ اور میرا خیال نہیں ہے کہ آپ اس میں فرق کریں۔ تب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر وہ مجھے ایک رسی دینے سے بھی انکار کریں گے تو میں ان سے قتال کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے قتال کیا تھا۔ مسدد

۱۶۸۳۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جب حضور ﷺ کی وفات ہوگئی ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے اور عرب میں سے جن کو کفر کا مرتکب ہونا تھا ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابو بکر! آپ لوگوں سے کیسے قتال کریں گے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

مجھے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں حتیٰ کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ پس جب انہوں نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا تو مجھ سے اپنے مال اور جان کو محفوظ کر لیا مگر اس کے حق کے ساتھ۔ اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کریں گے میں ان کے ساتھ ضرور قتال کروں گا۔ بے شک زکوٰۃ مال کا حق ہے اور اللہ کی قسم! اگر انہوں نے ایک رسی جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیتے تھے مجھ سے منع کیا تو میں ان سے قتال کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اور کچھ نہیں میں نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اللہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کے لیے کھول دیا ہے اور میں نے بھی جان لیا کہ یہی حق ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد،

الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، السنن للبیہقی. ورواہ عبدالرزاق عن عید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ مثله

صدقات کے اونٹ کی قیمت کا تعین

۱۶۸۳۷..... ابو قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مصدقین (زکوٰۃ وصولی کرنے والوں) کو بھیجا کہ جو حکم دیا کہ جذعہ کو چالیس درہم میں، حقہ کو تیس درہم میں، ابن لیون کو بیس درہم میں اور بنت مخاض کو دس درہم میں فروخت کر دیں۔ چنانچہ وہ گئے اور زکوٰۃ میں

ملنے والے اونٹوں کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بتائی ہوئی قیمت میں فروخت کر دیا۔ آئندہ سال ہوا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا۔ انہوں نے کہا: اگر ہم زیادہ قیمت میں فروخت کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں پہلی قیمت پر دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بھیجا، انہوں نے پھر وہی بات کہی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی مقرر ہوئے تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر عمل کو بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے کہا: اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب اس سے آئندہ سال ہوا تو عمل نے پھر وہی بات عرض کی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ والی بن گئے۔ انہوں نے عمل کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر بھیجا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے کہا: اگر ہم چاہیں تو قیمت بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: ہر عمر میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے پھر وہی بات عرض کی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے انکار فرما دیا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مقرر ہوئے تو انہوں نے عمل کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی آخری قیمت پر روانہ فرمایا۔ جب آئندہ سال ہوا تو عمل نے عرض کیا: اگر ہم قیمت بڑھانا چاہیں تو بڑھا سکتے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ہر عمر کے جانور میں دس درہم کا اضافہ کر دو۔ جب آئندہ سال ہوا تو انہوں نے پھر وہی بات عرض کی۔ تب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے جو جانور زکوٰۃ میں مقرر ہوں وہ لے لو۔ پھر ان کی فروختی کا اعلان کر دو۔ پھر فروخت کرنے کے لیے بیٹھ جاؤ، پس جو کی بیشی کر سکو کرو۔ ابن ابی شیبہ قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کسی مال کی زکوٰۃ نہ لیتے تھے جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

موطا امام مالک، الشافعی، السنن للبیہقی

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے ہشام بن یوسف نے بیان کیا کہ اہل خفاش نے ایک دستاویز نکالی جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک چڑے کے کلے پر لکھ کر ان کو بھیجی تھی جس میں ان کو حکم لکھا تھا کہ درس۔ وہ گھاس جس سے کپڑوں کی رنگائی کا کام ہوتا ہے۔ میں عشر ادا کریں۔ السنن للبیہقی

۱۶۸۴۹ عمر بن شعیب سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بستی والوں پر فیصلہ فرمایا جب مال کی فراوانی ہوگئی اور اونٹ مہنگے ہو گئے تو سواونٹوں کی قیمت چھ سو دینار سے آٹھ سو دینار تک طے فرمائی۔ الشافعی، السنن للبیہقی

۱۶۸۵۰ عکرمہ بن خالد ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مصدق سے (زکوٰۃ وصولی کرنے والے) سے روایت کرتا ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو یمن کی طرف بھیجا کہ ہر دس گائیں میں ایک بکری لی جائے۔ مسدد

۱۶۸۵۱ حارثہ بن مضرب سے مروی ہے کہ اہل شام کے کچھ لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں کچھ اموال حاصل ہیں۔ گھوڑے اور غلام وغیرہ۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم پر ان میں زکوٰۃ ہو جس سے ہمارے اموال پاکیزہ ہو جائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دوستا بھیوں نے ایسا نہیں کیا (کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ لی ہو) جو میں کروں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کے صحابہ سے اس بارے میں مشورہ کیا جن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ جزیہ نہ ہو تو اچھا ہے، آپ کے بعد بھی ان سے بالترتیب لیا جاتا رہے گا۔ الجامع لعبد الرزاق، مسند احمد، ابو عیید فی کتاب الاموال، ابن جریر وصحاح،

مسند ابی یعلیٰ، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی، السنن لسعید بن منصور

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جامع المسانید میں فرماتے ہیں: یہ حدیث امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے مسند ابی بکر میں ذکر فرمائی ہے اور مسند عمر میں یہ روایت درست نہیں ہے۔ اور مسند ابی بکر میں ہے کہ حضور ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۱۶۸۵۲ راشد بن سعد حضرت عمر بن خطاب اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے گھوڑوں اور

غلاموں میں زکوٰۃ نہیں لی۔ مسند احمد

۱۶۸۵۳ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمانی، نہروں کا پانی اور چشموں کا پانی سیراب کرے اس میں

عشر ہے۔ اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ یعنی نصف العشر ہے۔

المصنف لعبدالرزاق، ابو عوانة، الدارقطني في السنن ۱۶۸۵۴ حماس سے مروی ہے کہ میں چڑے اور ترکش بیچ رہا تھا۔ میرے پاس سے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ گزرے، ارشاد فرمایا: اے حماس! اپنے مال کا صدقہ ادا کر دے میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! یہ تو صرف چڑے اور ترکش ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی قیمت لگا اور زکوٰۃ ادا کر۔

الشافعی، المصنف لعبدالرزاق، ابو عید فی الاموال، الدارقطني وصححه، السنن للبيهقي ۱۶۸۵۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا: کہا گیا: ابن جمیل، خالد بن الولید اور عباس بن عبدالمطلب نے زکوٰۃ دینے سے منع کر دیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن جمیل کو صرف یہ شکایت ہے کہ وہ فقیر تھا۔ اللہ نے اس کو غنی کر دیا۔ جبکہ خالد پر تم ظلم کر رہے ہو اس کی توزر ہیں اور سامان جنگ بھی اللہ کی راہ میں وقف ہے اور عباس بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کا چچا ہے۔ پس ان کا صدقہ (زکوٰۃ) رسول اللہ پر ہے اور اتنا ہی اور بھی۔ النسائي ۱۵۸۲۶، ۱۵۸۰۰

۱۶۸۵۶ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط پڑھا جس میں تھا کہ پانچ اونٹوں سے کم میں کچھ نہیں ہے، جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے نو تک۔ جب دس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک۔ جب پندرہ ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں انیس تک۔ جب بیس ہو جائیں تو ان میں چار بکریاں ہیں چوبیس تک۔ جب پچیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت مختار ہے۔ پینتیس تک۔ جب چھتیس ہو جائیں تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب چھیالیس ہو جائیں تو ان میں ایک حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب اکتھ ہو جائیں تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب پچھتر ہو جائیں تو ان میں دو بنت لبون ہیں نو تک۔ جب اکیانوے ہو جائیں تو ان میں دو حقے ہیں ایک سو بیس تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو نصاب از سر نو شروع ہوگا اور ہر پچاس میں حقہ یا ہر چالیس ایک بنت لبون ہوگی۔ چالیس سے کم بکریوں میں کچھ نہیں۔ جب چالیس ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو اکیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب دو سو ایک ہو جائیں تو تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہوگی۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، السنن للبيهقي، رجاله ثقات ۱۶۸۵۷ کلیب الجرمی سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا۔ آپ موسم حج میں تھے، میں نے خیمہ کے پیچھے سے آپ کو پکارا میں فلاں بن فلاں ہوں ہمارا ایک بھانجا ہے جس کا ایک بھائی بنی فلاں غزوہ میں شریک ہے۔ ہم نے اس پر رسول اللہ ﷺ کا فریضہ پیش کیا تھا مگر اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیمہ کی جانب نظر اٹھائی اور پوچھا: کیا تو اپنے ساتھی کو جانتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، وہ رہا آپ نے فرمایا: چلو اس کے پاس ہم تم دونوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کا قضیہ مقرر کر دیتے ہیں۔ کلیب الجرمی کہتے ہیں: ہم کہا کرتے تھے کہ قضیہ چار اونٹ ہیں۔ ابن ابی شیبہ، ابن راہویہ، مسند ابی یعلیٰ، السنن لسعيد بن منصور ۱۶۸۵۸ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ان چار چیزوں میں زکوٰۃ جاری فرمائی ہے: گندم، جو، کھجور اور کشمش۔

الدارقطني في السنن وضعفه

کلام: روایت کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۶۸۵۹ سہل بن ابی حمزہ سے مروی ہے کہ ان کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کھجوروں کا اندازہ کرنے پر بھیجا اور ارشاد فرمایا: جب تو کسی زمین پر پہنچے تو اس کی کھجوروں کا اندازہ لگا کر ان کے کھانے پینے کے لیے چھوڑ دے۔ مسدد، ابن سعد، السنن للبيهقي وهو صحيح ۱۶۸۶۰ مروی بن سہرہ کہتے ہیں میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! سو اونٹوں کا کیا حق ہے؟ ارشاد فرمایا: مجھے میرے دوست ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا تھا، بہترین تعداد اونٹوں کی تیس ہے۔ جن میں سے ان کے مالک ایک اونٹ کو زکوٰۃ میں دے دیں، ایک اونٹ سے اپنا نان نفقہ چلائیں، ایک اونٹ مانگنے والے کو دیدیں تو انہوں نے اپنے اونٹوں کا حق ادا کر دیا، تو تو مجھ سے سو اونٹوں کے بارے میں پوچھ رہا ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس صرف ایک اونٹ ہے، جس پر ہم پانی بھرتے ہیں، ہمارے بڑے مالک بھرتے ہیں،

ہم اس پر اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں اور ہمارے پڑوسی اپنی لکڑیاں ڈھوتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اب بھی یہ سمجھتا ہوں کہ اس اونٹ میں جو اللہ کا حق ہے وہ میں ادا نہیں کر رہا ہوں، پس تو بھی اللہ سے ڈر! اپنے اونٹوں کی زکوٰۃ (دوبنت لیون اونٹیاں) ادا کر، ان کے زاونٹ کو خفقی کے لیے دیا کر، خوب دودھ والی اونٹنی کو دودھ پینے کے لیے دیا کر اور مضبوط اونٹ کو سواری کے لیے بار پتہ پر دیا کر اور اپنے رب سے ڈر کر۔

۱۶۸۶۱ سعید بن ابی سعید سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو جس نے اپنی زمین فروخت کی تھی فرمایا: اپنا مال محفوظ رکھنا اور اپنی بیوی کے بستر تلے گڑھا کھود کر اس کو دفن کر دینا۔ آدمی نے عرض کیا: کیا یہ کنز (خزانہ) جس کی مذمت آئی ہے میں شمار نہ ہوگا یا امیر المؤمنین! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابوالشیخ

۱۶۸۶۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: کاش کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زکوٰۃ منع کرنے والے کے بارے میں سوال کیا ہوتا! نیز فرمایا: میں اس (زکوٰۃ) کو اس کی جگہ رکھتا ہوں اور میرے نزدیک اس کے روکنے والے سے لڑائی کرنا سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی یہی سمجھتے تھے کہ مانع زکوٰۃ سے قتال کیا جائے۔ رستہ فی الایمان

۱۶۸۶۳ نافع رحمۃ اللہ علیہ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: چالیس سائہ بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو کیس ہو جائیں تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ دو سو ایک میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ پھر تعداد بڑھے تو ہر سو میں ایک بکری ہے۔ صدقہ (زکوٰۃ) میں بوڑھا جانور نہ لیا جائے، عیب دار جانور نہ لیا جائے اور نہ۔ ہاں اگر مصدق (زکوٰۃ لینے والا) ضرورت سمجھے تو لے۔

اونٹوں میں ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں ایک بنت خاص اونٹنی ہے، اگر بنت خاص نہ ہو تو ابن لیون (مذکر) بیستیس اونٹوں تک۔ چھتیس اونٹوں میں ایک حقہ ہے خفقی کے لائق ساٹھ تک۔ اسٹھ میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک۔ چھتر میں دو بنت لیون ہیں نوے تک۔ اکیانوے میں دو حقے ہیں خفقی کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھے تو نصاب از سر نو ہوگا: ہر چالیس میں ایک بنت لیون یا ہر پچاس میں ایک حقہ، اور ہر چھوٹا بڑا جانور شمار ہوگا۔ باہم دو شریک آپس میں برابری کے ساتھ کین دین کریں گے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے گا اور نہ متفرق جانوروں کو جمع کیا جائے گا زکوٰۃ کے ڈر سے۔ اور چاندی میں چالیسواں حصہ ہے جب کسی کی چاندی پانچ اوقیہ ہو جائے (یعنی دو سو درہم)۔

۱۶۸۶۴ مسلم بن بنان سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سفیان بن عبد اللہ الثقفی کو زکوٰۃ وصولی پر عامل بنا کر بھیجا۔ لیکن پھر کچھ دنوں بعد ان کو مسجد میں دیکھا (یعنی وہ اب تک کام پر نہیں گئے تھے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اللہ کی راہ میں نمازی کی طرح نہیں جانا چاہتا؟ انہوں نے عرض کیا: یہ کیسے ممکن ہے جبکہ وہ تو خیال کرتے ہیں کہ ہم ان پر ظلم کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا وہ کیسے کہتے ہیں؟ عرض کیا: وہ کہتے ہیں کیا بکری کا بچہ بھی شمار کیا جاتا ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں شمار کرو خواہ اس بچے کو چرواہا اپنے ہاتھوں پر اٹھائے آئے۔ اور ان کو کہہ دو کہ ہم تم پر گھروں میں کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کی زکوٰۃ نہیں لیتے اور زکوٰۃ میں گا بہن جانور اور ز جانور کو نہیں لیتے (کیا یہ کم ہے)۔ المصنف لعبد الرزاق، ابن جریر

۱۶۸۶۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خراس۔ کھجوروں کا اندازہ کر کے زکوٰۃ بتانے والے۔ فرمایا کرتے تھے: ان کے لیے گرنے والی کھجوروں

اور جس قدر وہ اپنے کھانے پینے میں لیں ان کا اندازہ نہ کرو۔ الکبیر للطبرانی، ابن ابی شیبہ، ابو عید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۸۶۶ عمر بن شعیب سے مروی ہے کہ طائف کے امیر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو مرسلہ لکھ کر بھجوا یا کہ شہد کے مالک ہم کو زکوٰۃ نہیں دے رہے جو وہ ہم سے پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھوا کر بھیجا اگر وہ اتنی زکوٰۃ ادا کریں جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو ان کے لیے شہد کا علاقہ رہنے دو ورنہ نہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۶۸۶۷۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب زکوٰۃ کا وقت آجائے تو اپنا قرض شمار کر اور جو تیرے پاس ہے وہ بھی سارا جمع کر کے زکوٰۃ ادا کر۔
ابو عبیدہ فی الاموال، مصنف ابن ابی شیبہ
۱۶۸۶۸۔ طارق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو ان کے وظائف دے دیتے تھے اور اسی وقت زکوٰۃ نہیں لیتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ و ابو عبیدہ

زکوٰۃ میں عمدہ جانور نہ لیا جائے

۱۶۸۶۹۔ قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک مرتبہ صدقہ کی بکریاں گزریں۔ ان میں آپ نے ایک بھرے ہوئے بڑے بڑے تھنوں والی بکری دیکھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسی بکری ہے؟ لوگوں نے کہا: صدقہ کی بکری ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بکری اس کے مالکوں نے خوشدلی کے ساتھ نہ دی ہوگی۔ تم لوگوں کو فتنے میں نہ ڈالو۔ لوگوں کے عمدہ اموال نہ لیا کرو اور ان کے کھانے پینے میں کام آنے والے جانوروں کو چھوڑ دیا کرو۔

موطا امام مالک، الشافعی، مصنف عبد الرزاق، ابو عبیدہ، ابن ابی شیبہ، مسدد، السنن للبیہقی
۱۶۸۷۰۔ حسن رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ (عامل گورنر) کو لکھا کہ جب دوسو درہم سے زائد چاندی ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۸۷۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابو عبیدہ فی الاموال السنن للبیہقی

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶/۴۶۷، اللطیفۃ ۲۴، روایت ضعیف ہے۔

۱۶۸۷۲۔ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن (کے خزانے) کو رکاز فی الخمس کی طرح قرار دیا تھا۔

السنن للبیہقی وقال منقطع مکحول لم یدرک عمر
فائدہ: رکاز زمانہ جاہلیت میں جو زمین دفن کئے ہوئے خزانے تھے وہ مراد ہیں ان میں نبی ﷺ نے پانچواں حصہ زکوٰۃ فرض فرمائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معدن کو رکاز کی طرح قرار دیا۔ معدن وہ خزانے ہیں جو اللہ نے پہلے سے زمین دفن کر رکھے ہیں۔
۱۶۸۷۳۔ رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مدائن میں مجاہدین کے ہاتھوں ایک قبر لگی۔ قبر میں ایک آدمی مدفون پایا اس کے کپڑوں کو سونے سے بنایا گیا تھا اور اس کے ساتھ مال بھی تھا لوگ اس کو بیع مال کے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ عامل کے پاس لے آئے۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ حال لکھ بھیجا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ وہاں کے باسیوں کو یہ آدمی بیع مال کے سپرد کر دو اور تم کچھ نہ اٹھاؤ۔

ابو عبیدہ فی الاموال، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی
۱۶۸۷۴۔ شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ زیورات کی زکوٰۃ لی جائے۔

البخاری فی تاریخہ وقال: مرسل شعیب لم یدرک عمر، السنن للبیہقی
۱۶۸۷۵۔ شعیب بن یسار سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ جو مسلمان عورتیں مائیں تو ان کو یہ حکم دو کہ وہ اپنے زیورات کی زکوٰۃ نکالیں۔ السنن للبیہقی وقال مرسل

۱۶۸۷۶۔ ابوسعید الخدری سے مروی ہے کہ میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس دو درہم لے کر آیا۔ اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ میرے مال کی زکوٰۃ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اے کیسان! اور تو خود یا کداسن ہے۔ (اپنے لیے بھی کچھ چھوڑ آیا ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تب آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا تو ان کو لے جاؤ اور خود ہی تقسیم کر دو۔

السنن للبیہقی، ابو عبیدہ فی الاحوال، المحاکم فی الکتاب

۱۶۸۷۷۔ عثمان بن عطاء الخراسانی سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: زیتون میں عشر ہے، جب وہ پانچ وسق کو پہنچ جائے۔

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے اور اس کا راوی بھی قوی نہیں ہے۔

۱۶۸۷۸۔ بشر بن عاصم اور عبداللہ بن اوس سے مروی ہے کہ سفیان بن عبد اللہ ثقفی نے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے طائف میں گورز تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا: کہ ہماری طرف انگوروں کے باغ ہیں۔ جن میں شفتالو اور انار ہیں جو غلہ میں انگوروں سے زیادہ نہیں ہیں۔ تو ان میں عشر کا کیا حکم ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان میں عشر نہیں ہے یہ عضاۃ کانٹے والے درختوں میں سے ہیں جن میں کسی پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

السنن للبیہقی

جانوروں میں زکوٰۃ وصول کرنے میں احتیاط

۱۶۸۷۹۔ عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابوسفیان بن عبداللہ کو طائف پر گورز مقرر کیا۔ وہ زکوٰۃ وصولی کے لیے نکلے اور زکوٰۃ دینے والے پران کے چھوٹے جانوروں کے چھوٹے بچوں کو بھی شمار کیا۔ لیکن پھر زکوٰۃ نہیں لی۔ انہوں نے کہا: جب تم نے ہم پر بچوں کو بھی شمار کر لیا ہے تو اب زکوٰۃ کیوں نہیں لیتے۔ لو زکوٰۃ لو۔ لیکن وہ زکوٰۃ لینے سے رک گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: ان کا خیال ہے کہ ہم ان پر ظلم کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ ان کے جانوروں کے چھوٹے بچوں پر بھی زکوٰۃ عائد کرو اور ان کو کہو: میں تم سے گھر میں پالا جانے والا جانور نہیں لیتا، گا بہن جانور، دودھ دینے والا، کھانے کے لیے فربہ کی جانے والی بکری اور بکریوں کا نہیں لیتا۔ اور ان سے عناق (بکری کا بچہ سال پورا ہونے کے قریب)، اور چھوٹا بچہ اور دو سال والا جانور سب زکوٰۃ میں لیتا ہوں۔ یہ عدل (میانہ روی) ہے۔ بالکل نو مولود بچوں اور عمدہ مالوں کے درمیان۔

موطا امام مالک، الشافعی، ابو عبیدہ فی الاموال، ابن جریر، السنن للبیہقی

۱۶۸۸۰۔ سلیمان بن یسار سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کو کہا: ہمارے گھر اور غلاموں میں سے بھی زکوٰۃ لے لو۔ انہوں نے انکار کر دیا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ سوال لکھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انکار فرمادیا۔ اہل شام نے پھر دوبارہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں ذکر کیا۔ انہوں نے پھر انکار کر دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا اصرار لکھا۔ تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا: اگر وہ دینا ہی چاہتے ہیں تو ان سے لے لو اور انہی (کے فقیر فقراء) پر لوٹا دو اور ان کے غلاموں کو زرق دو۔

موطا امام مالک، ابو عبیدہ فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۸۸۱۔ عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو ایک غلام کے بارے میں لکھا کہ اس کو سونے کا ایک منکا مدفون ملا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ اس غلام کو اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دو کیونکہ وہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ جو پایا ہے اس میں سے اس کو ملے۔ ابن عبدالحکم

۱۶۸۸۲۔ شبیل بن عوف سے مروی ہے کہ ہم کو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے صدقہ کا حکم دیا۔ ہم نے عرض کیا: ہم اپنے گھوڑوں اور غلاموں پر دس دس (درہم) زکوٰۃ ادا کر دیتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اس کا حکم نہیں دیتا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارے غلاموں کے لیے دو دو جرید زمین کا حکم جاری فرمادیا۔ ابن سعد

۱۶۸۸۳۔ عزرة رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عرض کیا: ہمارے بہترین اموال گھوڑے اور غلام ہیں۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھوڑے پر دس (درہم) اور ہر غلام پر دس (درہم) لیے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ ان کے مالکوں کو وظیفہ دیتے تھے اور جتنا ان سے لیا تھا اس سے زیادہ دیتے تھے۔ مسند، رواہ ابن جریر من طریق عن عمر رضی اللہ عنہ

۱۶۸۸۴: شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی عربی پر ملکیت نہیں۔ اور ہم کسی کے قبضے میں سے کوئی چیز نہیں چھیننا چاہتے جس پر وہ مسلمان ہوا ہے لیکن ہم ان کی قیمتیں (دیت والی) ان کے (اصل) آباء پر عائد کرتے ہیں (پانچ) پانچ اونٹ (فی غلام)۔

عند الرزاق، ابو عبیدہ فی الاموال، ابن راہویہ، السنن للبیہقی

فائدہ: یعنی جاہلیت میں عرب لوگوں نے جن باندیوں سے وطی کر کے اولاد پیدا کی اور پھر اس اولاد کو آزاد نہیں کیا تو اب وہ غلام چونکہ عرب باپوں کی اولاد ہے اور عرب پر کسی کی ملکیت درست نہیں لہذا ہم ان غلاموں کی قیمت پانچ پانچ اونٹ طے کرتے ہیں جو ان کے اصل باپ ادا کریں گے موجودہ مالکوں کو اور یوں وہ غلام از خود آزاد ہو جائیں گے باپوں کی ملکیت میں آنے کے ساتھ۔

سونے چاندی میں نصاب زکوٰۃ

۱۶۸۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے صدقات کی وصولی پر مامور کیا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر بیس دیناروں میں نصف دینار لوں اور جب بیس دینار سے زائد ہوں تو ہر چار دینار میں ایک درہم وصول کروں۔ اور ہر دس درہم میں پانچ درہم لوں اور جب اس سے تعداد چالیس کی زیادہ ہو تو ہر چالیس درہم میں ایک درہم وصول کروں۔ ابو عبیدہ فی الاموال

۱۶۸۸۶: اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر کھجوروں کا اندازہ کرنے میں تخفیف سے کام لو۔ کیونکہ مال میں عریۃ، واطمہ اور آکلہ بھی ہوتا ہے۔ ابو عبیدہ فی الاموال

فائدہ: یعنی جب کسی کی کھجوروں پر اندازہ زکوٰۃ عائد کرو تو موجودہ نظر آنے والے مال کو کم اندازہ کرو کیونکہ واطمہ چلنے پھرنے والے لوگ کھاتے پیتے ہیں اور گھر کی بکری وغیرہ بھی اس میں کھالیتی ہے جس کا حساب نہیں کیا جاسکتا نیز عریۃ کی صورت پیش آ جاتی ہے۔ عریۃ یہ ہے کہ فقیر آدمی کے پاس مانگے تانگے کی پختہ کھجوریں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ لیکن موسم کھجور آنے کے بعد اس کا اور اس کے اہل و عیال کا کچی تازہ کھجوریں (ادھ پکی ادھ نرم ڈنگ) کھانے کو کرتا ہے مگر اس کے پاس روپے پیسے میسر نہیں ہوتے کہ ان کے عوض تازہ کھجوریں خرید لے۔ تب وہ کھجوروں کے باغ کے مالک کے پاس آتا ہے اور اپنی کھجوروں کے بدلے تازہ کھجوریں حاصل کرتا ہے۔ لہذا فقیر کو دی جانے کے بقدر کھجوریں بھی اندازے سے کم کر لیا کرو۔

یہ اخیر صورت حقیقت میں تو بیع مزاہ کی صورت ہے جو جائز نہیں ہے لیکن فقیر پر ترس کھانے کی وجہ سے پانچ وسق سے کم کم میں نادار لوگوں کے لیے مجبوراً جائز کی گئی ہے۔

۱۶۸۸۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جو گندم یا آٹا تجارت کے لیے رکھا جائے اس میں زکوٰۃ ہے (ابو عبیدہ)

۱۶۸۸۸: عمرو بن سعد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے جب سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تھا تب سے وہ مستقل لشکر کے ساتھ یمن ہی میں رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کی وفات ہو گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بھی وفات ہو گئی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں وہ (مدینہ) تشریف لائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر اسی منصب پر واپس بھیج دیا جس سے وہ آئے تھے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے یمن سے آپ رضی اللہ عنہ کو اپنے ملک کے لوگوں کے صدقات کا ایک تہائی حصہ بھجوایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا: میں نے آپ کو خراج (ٹیکس) یا جزیہ وصولی کے لیے نہیں بھیجا (یہ دو چیزیں ہی عامل گورنر) اپنے ملک سے دار الخلافہ میں خلیفہ کو بھجوایا کرتا ہے میں نے تو آپ کو اس لیے بھیجا ہے کہ آپ ان کے مالداروں سے زکوٰۃ لے کر انہی کے فقیر فقراء پر خرچ کو دیدیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے ایسی کوئی چیز آپ کو نہیں بھیجی جس کو مجھ سے لینے والا۔ یہاں کوئی موجود ہو۔ چنانچہ جب دوسرا سال آیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے (پہلے سے زیادہ یعنی) نصف زکوٰۃ بھجوائی پھر دونوں بزرگوں میں پہلے والی بات چیت کا تبادلہ ہوا پھر جب تیسرا سال آیا تب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے ساری زکوٰۃ حضرت عمر رضی

اللہ عنہ کو بھجوائی۔ پھر دونوں میں پہلے کلام کا تبادلہ ہوا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے وہی بات عرض کی یہاں کوئی مجھ سے زکوٰۃ لینے والا نہیں ہے۔

ابو عبید فی الاموال

۱۶۸۸۹ شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی نے شہر سے باہر ایک ہزار دینار زمین میں مدفون پائے۔ وہ ان دیناروں کو لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان میں خمس (پانچواں حصہ) کو سودینار لیے اور بقیہ دینار آدمی کو واپس کر دیے۔ پھر جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس مسلمان حاضرین تھے آپ رضی اللہ عنہ نے وہ دو سودینار ان میں تقسیم فرمانا شروع کر دیے۔ پھر آخر میں کچھ دینار بچ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: دیناروں والا کہاں ہے؟ آدمی اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لے اپنے بانی دیناریہ بھی تجھے آئے۔

رواہ ابو عبید

۱۶۸۹۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے اپنے غلام اسلم کو صدقہ کے اونٹ پر اپنا (ذاتی) مال اٹھائے ہوئے دیکھا تو فرمایا: (اس بڑھیا اونٹ کی جگہ) کوئی کم دودھ دینے والی اونٹنی یا دو سالہ چھوٹا اونٹ جو پیشاب میں لتھڑا رہتا ہے وہ کیوں نہ اس کام کے لئے لیا۔

ابو عبید فی الغریب

۱۶۸۹۱ هشام بن حیش سے مروی ہے میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اسی دوران آپ کے پاس صدقہ (زکوٰۃ) کے مال کا نگران آیا اور عرض کیا: صدقہ کے اونٹ بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے پاس موجود لوگوں کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور آواز لگائی: فریضہ پر فریضہ ہے زائد قیمت کے ساتھ۔ زکوٰۃ کے فریضہ میں حاصل ہونے والے مال پر آگے خرچ کرنا دوسرا فریضہ ہے جس سے اس میں بڑھوتری ہوتی ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اونٹوں کی مہار اپنی کمر کی ازار کے ساتھ باندھی اور مسکینوں پر گزرنے لگے اور ان اونٹوں کو ان پر صدقہ کرتے چلے گئے۔ ابن عساکر

۱۶۸۹۲ حزام بن هشام اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہر فریضہ (کے اونٹ) کے ساتھ ایک آگے تھانے والی رسی اور ایک پچھلے اونٹ کے ساتھ ملانے والی رسی لیتے تھے۔ پھر جب اونٹ مدینہ آجاتا تو اونٹ فروخت کر دیا جاتا اور ان رسیوں کو صدقہ کر دیا جاتا۔ ابن حویر

۱۶۸۹۳ یعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ان کے بھائی عبدالرحمن بن امیہ نے ایک آدمی سے سو جوان اونٹنیوں کے بدلے ایک گھوڑی خریدی۔ پھر گھوڑی کے مالک کو ندامت و پشیمانی ہوئی کہ گھوڑی کے بدلے سو اونٹیاں بھی کم ہیں چنانچہ وہ شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور بولا: یعلیٰ اور اس کے بھائی نے میری گھوڑی ہتھیالی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ بن امیہ کو لکھا کہ مجھ سے ملو۔ یعلیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئے اور ساری خبر سنائی اور بولے: دیکھئے کہ یہ گھوڑے کس قدر اونچی قیمت تک پہنچ جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی آج سے پہلے علم نہ تھا کہ گھوڑوں کی اس قدر زیادہ قیمت ہوتی ہے، پھر فرمایا: ہم تو چالیس بکریوں میں سے ایک بکری لیتے ہیں اور گھوڑوں پر کچھ نہیں لیتے۔ پس آئندہ ہر گھوڑے پر ایک دینار وصول کرو۔ پھر آپ نے گھوڑوں پر ایک ایک دینار زکوٰۃ رکھ دی۔

ابو عاصم النبیل فی حدیثہ، السنن للبیہقی

۱۶۸۹۴ ولید بن مسلم سے مروی ہے کہ ہمیں ابو عمرو (امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ) نے خبر دی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر جھجھوروں اور انگوروں کے اندازے میں نرمی برتو۔ کیونکہ ان میں عربیہ وطیہ اور آکلہ (کا بھی حق ہے)۔

ولید کہتے ہیں: میں نے ابو عمرو سے پوچھا: عربیہ کیا ہے؟ فرمایا: جھجھور کے ایک دو تین درخت جو آدمی کسی حاجت مند کو کھانے کے لیے دے دے۔ میں نے پوچھا: آکلہ کیا ہے؟ فرمایا: اہل مال جو تازہ جھجھور اپنے کھانے کے لیے رکھیں۔ ان کا بھی (زکوٰۃ میں) اندازہ نہ کیا جائے۔ میں نے پوچھا: وطیہ کیا ہے؟ فرمایا: جو لوگ مالکوں کے پاس صبح شام ملنے جلنے کے لیے آتے ہیں۔ السنن للبیہقی

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تخفیف (نرمی برتنے) کی تعریف امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل فرمائی ہے۔ اس کو کھول رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم ﷺ سے بھی مسئلہ نقل کیا ہے۔

جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے اس میں خیر نہیں

۱۶۸۹۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: اے اہل مدینہ! ایسے کسی مال میں خیر نہیں ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی جائے۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے گھوڑے میں دس درہم اور برذون (ترکی گھوڑے) میں آٹھ درہم زکوٰۃ مقرر فرمائی۔ ابن جریر

۱۶۸۹۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے محصولات پر مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا: جب مسلمان آدمی کا مال دو سو درہم کو پہنچے تو اس سے پانچ درہم لے لے اور پھر ہر چالیس درہم پر ایک درہم لے اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پر نگران مقرر فرمایا۔ ابن جریر

۱۶۸۹۷ سائب بن الاقرع سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو مدائن پر عامل (گورنر) مقرر کیا۔ وہ ایک مرتبہ مفتوحہ ایوان کسریٰ میں بیٹھے تھے کہ ایک مورقی پران کی نظر پڑی جو اپنی انگلی کے ساتھ ایک جگہ کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔ سائب کہتے ہیں: میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ کسی خزانے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ چنانچہ میں نے اس مقام کو کھودا اور وہاں سے خزانہ نکال لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ ماجرا لکھ بھیجا اور لکھا کہ یہ مال اللہ نے مجھے غنیمت میں دیا ہے دوسرے مسلمانوں کے علاوہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب لکھوایا کہ آپ مسلمانوں کے امیر ہیں اس لیے مسلمانوں کے درمیان اس مال کو تقسیم کر دیجئے۔ تاریخ الخطیب

۱۶۸۹۸ سائب بن یزید سے مروی ہے فرمایا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ تمہاری زکوٰۃ کا ماہ ہے۔ پس جس پر کوئی قرض ہو تو وہ پہلے اپنا قرض ادا کر لے پھر باقی مال کی زکوٰۃ ادا کر دے۔ الشافعی، ابو عیید فی الاموال، البخاری، مسند، السنن للبیہقی

۱۶۸۹۹ سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: زکوٰۃ قرض میں بھی واجب ہوتی ہے اگر تو چاہے تو مقروض کو دے دے (اگر وہ مستحق ہے) اور اگر مقروض مالدار ہے جس کے پاس تو نے حیاء قرض چھوڑ رکھا ہے یا کسی کام کی غرض سے تو اس میں زکوٰۃ ہے۔ ابو عیید فی کتاب الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۹۰۰ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا اس قرض کی زکوٰۃ ادا کر دے جو تیرا مالدار پر ہو (اور اس کے ملنے کی تکمیل توقع ہو)۔ سفیان بن سلمہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس زکوٰۃ لائی گئی۔ آپ نے وہ جوں کی توں ایک گھرانے کو دے دی۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۰۱ سائب بن یزید سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں دیت (خون بہا) چار عمروں کے اونٹ ہوا کرتے تھے، پچیس حقے، پچیس جذبے، پچیس بنت لبون اور پچیس بنت مخاض۔ حتیٰ کہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور خلافت آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ اونٹ نہیں حاصل کر سکتے۔ لہذا اونٹوں کی قیمت اوقیہ کے حساب سے لگاؤ، چنانچہ مذکورہ سوا اونٹوں کی اوقیہ (چاندی) کے حساب سے قیمت لگائی گئی تو ہر اونٹ کی قیمت اوسطاً ایک اوقیہ (چالیس درہم) بنی اس حساب سے سوا اونٹوں کی قیمت چار ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ قیمت لگانے کو کہا: پھر اونٹ کی قیمت ڈیڑھ اوقیہ ہو گئی اور کل دیت چھ ہزار بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قیمت لگوائی تو ایک اونٹ کی قیمت دو اوقیہ ہو گئی جس سے پوری دیت آٹھ ہزار درہم بنی۔ پھر اونٹ مہنگے ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تو ایک اونٹ ڈھائی اوقیہ کا ہو گیا جس سے کل دیت دس ہزار درہم طے ہوئی۔ پھر اونٹوں میں مہنگائی ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت لگوائی تب بنی اونٹ تین اوقیہ کا ٹھہرا۔ اس حساب سے کل دیت بارہ ہزار درہم مقرر ہوئی۔

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چاندی رکھنے والوں پر دیت بارہ ہزار درہم مقرر کی، سونا رکھنے والوں پر ایک ہزار دینار مقرر کی، اونٹوں والوں پر سوا اونٹ مقرر کی اور حلے والوں پر دو سو حلے مقرر کی جن میں ہر حلے کی قیمت پانچ دینار ہو، بکریوں والے پر ایک ہزار بکریاں، بھیڑ والوں پر دو

بزار، بھٹیس اور گایوں والوں پر دوسو گائیں مقرر کی۔ الحارث
کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے۔

غلام پر زکوٰۃ واجب نہیں

۱۶۹۰۳ ایک آدمی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: یا امیر المؤمنین! کیا غلام پر زکوٰۃ ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا: پھر کس پر زکوٰۃ ہے؟ فرمایا: اس کے مالک پر۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۰۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے زکوٰۃ فرض ہونے سے پہلے ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے اس کی اجازت مرحمت فرمادی۔ مصنف ابن ابی شیبہ، مسند احمد، السنن للدارمی، ابو داؤد، الترمذی، ابن ماجہ، ابن حریر و صحیحہ، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، مستدرک الحاکم، الدورقی، السنن لسعید بن منصور
کلام:..... حسن الاثر ۱۸۹۔

فائدہ:..... یعنی مال پر سال گزرنے سے قبل زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے اور کئی سال کی زکوٰۃ بھی یکمشت ادا کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ سب یعنی مال موجود ہو۔

۱۶۹۰۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم نے عباس کی اس سال کی زکوٰۃ پہلے سال لے لی تھی۔

الترمذی، السنن لسعید بن منصور

۱۶۹۰۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: ہمارے پاس تم کو سنانے کے لیے اور کوئی کتاب نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور ایک یہ صحیفہ ہے جو تکوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہے یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا تھا (یعنی آپ سے سن کر لکھا تھا) اس میں زکوٰۃ کے احکام ہیں۔

مسند احمد، الطحاوی، الدورقی

۱۶۹۰۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی زکوٰۃ پہلے لے لی تھی۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۶۹۰۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سب اور اس جیسی چیزوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابو عیید فی الاموال، السنن للبیہقی

۱۶۹۰۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو بارانی (بارشوں کے) پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر (دسواں حصہ) زکوٰۃ ہے اور جس زمین کو ڈولوں اور رٹوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر (پیسواں حصہ) ہے۔ ابو عیید

۱۶۹۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ملنے والے قرض میں زکوٰۃ ہے۔ اگر مقرض سچا ہو (یعنی قرض واپس کر دے تو) قبضہ کے بعد گزرے ہوئے وقت کی زکوٰۃ ادا کر دے۔ ابو عیید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے مال مستفاد (نصاب کے بعد دوران سال حاصل ہونے والے مال) پر زکوٰۃ نہیں ہے جب تک کہ اس پر سال نہ گزرے۔ ابو عیید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: ہر بیس دینار میں نصف دینار ہے ہر چالیس دیناروں میں ایک دینار ہے، دوسو درہم میں پانچ درہم ہیں اور جو زائد ہوں اسی حساب سے (یعنی چالیسواں حصہ)۔

۱۶۹۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: کام کاج کے اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

ابو عیید بن حماد فی مستخرجه، السنن للبیہقی، ابن حریر

کلام:..... روایت کی سند ضعیف جبکہ متن کا مضمون دوسری روایت سے مؤید ہے۔ ذخیرۃ الحفاظ ۴۶۷، ضعاف الدارقطنی ۴۸۶۔

۱۶۹۱۲۔ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کو پیش کیا گیا۔ جس نے ویرانے جنگل میں ڈیڑھ ہزار درہم پائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس کا واضح فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر تو نے یہ درہم ایسی ویران جگہ پائے ہیں جس کا خراج ٹیکس کوئی برداشت نہیں کرتا تو اس کے پانچ حصے کر کے چار حصے تیرے ہیں اور ایک حصہ ہمارا (بیت المال کا) ہے۔ اور یہ تیرے لیے حلال مال ہے۔ الشافعی، ابو عید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ رضی اللہ عنہ ابورافع کے یتیم بچوں کے مال کی زکوٰۃ ادا کرتے تھے جو آپ کی پرورش میں تھے۔ ابو عید، السنن للبیہقی

۱۶۹۱۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے ابورافع کی یتیم اولاد کی زمین دس ہزار درہم میں فروخت کی، پھر آپ رضی اللہ عنہ اس کی زکوٰۃ ادا فرماتے تھے۔ ابو عید

۱۶۹۱۷۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نیف (دونصایوں کے درمیان زائد شے) میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ
۱۶۹۱۸۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان کو کسی نے خبر دی کہ فلاں آدمی کو (معدن) زمین میں سے خزانہ ملا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ اس کے پاس آئے اور فرمایا جو (نوکاز) خزانہ تجھے ملا ہے وہ کہاں ہے؟ آدمی نے کہا: خزانہ مجھے نہیں ملا، بلکہ اس شخص کو ملا ہے، میں نے اس سے سو بکریوں کے بیج ان کے بچوں کے عوض وہ خزانہ خریدا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس دوسرے شخص کو فرمایا: اب بھی تھس تجھ پر ہے اور وہ تیری سو بکریوں میں سے نکالا جائے گا۔ ابو عید، فی کتاب الاموال

۱۶۹۱۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک شخص اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: کیا تو ہم سے وظیفہ لیتا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ ارشاد فرمایا: ہم تجھ سے کچھ نہیں لیتے، تجھ پر یہ بات جمع نہیں کرتے کہ تجھے دیں تو کچھ نہیں بلکہ الٹا تجھ سے لیں۔ ابو عید، فی الاموال

۱۶۹۲۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: شہد میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیہقی
۱۶۹۲۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: سبزیوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ السنن للبیہقی
۱۶۹۲۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: بارانی پانی اور نہروں کے پانی سے سیچنے جانے والی زمین میں عشر ہے اور ڈولوں سے سیراب کی جانے والی زمین میں نصف عشر ہے۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: جس زمین کو آسمان سیراب کرے تو ہر دس پیائے میں ایک پیانا ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں ہر بیس پیائوں میں ایک پیانا ہے۔ السنن للبیہقی
۱۶۹۲۴۔ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بنی ابی رافع کے اموال کی زکوٰۃ دیئے رہتے تھے۔ جب ان کے اموال کو ان کے سپرد کیا تو انہوں نے اپنے (حساب کے مطابق) اس کو کم پایا۔ کہنے لگے: ہمارے اموال کم ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ میرے پاس مال ہو اور میں اس کی زکوٰۃ نہ ادا کرتا ہوں گا۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۲۵۔ ابن حمۃ سے مروی ہے فرماتے ہیں: کوفہ میں ایک پرانے مندر سے مجھے ایک مٹکا ملا، جس میں چار ہزار درہم تھے۔ میں ان کو لے کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے پانچ حصے کر لو۔ میں نے اس مال کے پانچ حصے کر دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ایک حصہ لیا اور بقیہ چار حصے مجھے دے دیئے۔ جب منہ پھر کر چلے لگا تو آپ نے مجھے آواز دے کر بلایا اور پوچھا: تیرے بیٹوں میں فقراء اور مساکین ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ پانچواں حصہ بھی لے لے اور ان کے درمیان تقسیم کر۔ السنن لسعید بن منصور، السنن للبیہقی

۱۶۹۲۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں اور جب ایک سو بیس اونٹوں سے تعداد بڑھ جائے تو نصاب از سر نو ہوگا۔ ابن حریر، السنن للبیہقی

۱۶۹۲۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: درہم میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک دو سو درہم نہ ہوں۔ جب دو سو درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم ہیں۔ جب دینار ہیں ہوں تب ان میں آدھا دینار ہے۔ پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ جب پانچ ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں ہیں۔ پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض ہے۔ پینتیس اونٹوں تک، جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو حقہ ہے ساٹھ تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو جذعہ ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو حقے ہیں زرگے ہوئے (حقہ کے قابل) ایک سو بیس تک، جب زیادہ ہو جائیں تو ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون ہے۔ اور ہر تیس گائے میں ایک تیج ہے (ایک سالہ بچھڑا) اور ہر چالیس میں ایک مسنہ (بڑی گائے) ہے۔ ہر چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے ایک سو بیس تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں تین بکریاں ہیں تین سو تک۔ جب اس سے تعداد زیادہ ہو تو ہر سو میں ایک بکری ہے مصدق زکوٰۃ لینے والا بوڑھا جانور نہ لے، عیب دار جانور نہ لے، اندھا جانور نہ لے اور نہ لے، اگر مصدق چاہے تو لے سکتا ہے۔ جو زمین بارانی ہو یا نہری ہو اس میں عشر ہے اور جو ڈولوں کے ساتھ سیراب کی جائے اس میں نصف العشر (بیسواں حصہ) ہے۔ ابن جریور، السنن للبیہقی

۱۶۹۲۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک دن رسول اکرم ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ہم نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ لیکن عشر لاؤ۔ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم لاؤ اور دو سو درہم سے کم میں کچھ نہیں۔ ہر بیس مثقال میں نصف مثقال ہے، اس سے کم میں کچھ نہیں، جس زمین کو آسمان سیراب کرے یا کھلے پانی (مثلاً نہروں یا تالاب چشموں کے پانی) سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

اونٹوں کے اندر ہر پانچ اونٹ میں ایک بکری ہے، پانچ سے کم میں کچھ نہیں، دوسرے الفاظ یہ ہیں: چار میں کچھ نہیں۔ اور دس اونٹوں میں دو بکریاں ہیں۔ پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں ہیں۔ بیس میں چار بکریاں ہیں اور پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں ہیں۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت مخاض ہے پینتیس تک۔ اگر بنت مخاض نہ ہو تو ایک ابن لبون مذکر۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک بنت لبون ہے پینتالیس تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک حقہ ہے حقہ کے قابل ساٹھ تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں ایک جذعہ ہے پچھتر تک، ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو بنت لبون ہیں نوے تک۔ اگر ایک زیادہ ہو جائے تو ان میں دو حقے ہیں حقہ کے قابل ایک سو بیس تک۔ پھر تعداد بڑھتے ہوئے نصاب از سر نو ہوگا اور ہر پچاس میں ایک حقہ اور ہر چالیس میں ایک بنت لبون تیس گائے میں ایک تیج (ایک سالہ بچھڑا) نہ زیادہ چالیس میں ایک مسنہ ہے (بڑی عمر کی گائے) اور عوال (کام کاج کے جانوروں) میں کچھ نہیں۔ چالیس بکریوں میں ایک بکری ہے۔ اگر انتالیس ہوں تو تجھ پر ان کے اندر کچھ نہیں۔ چالیس میں ایک بکری ہے پھر اوپر بیس کچھ نہیں حتیٰ کہ ان کی تعداد ایک سو بیس ہو جائے۔ اگر پھر ایک بھی زائد ہو تو ان میں دو بکریاں ہیں دو سو تک۔ پھر اگر زیادہ ہوں تو (از سر نو) ہر سو میں ایک بکری ہے۔ مجتمع جانوروں کو متفرق نہ کیا جائے اور متفرق کو جمع نہ کیا جائے زکوٰۃ کے ڈر سے۔ مصدق نہ جانور نہ لے، نہ بوڑھا، نہ عیب دار اور نہ سائڈ الا یہ کہ مصدق چاہے تو سائڈ لے سکتا ہے۔ اگر اونٹوں میں بنت مخاض نہ ہو اور نہ ابن لبون ہو تو اس کے بدلے دس درہم یا دو بکریاں دیدے۔ ابن جریور و صحیحہ

۱۶۹۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ۔ ناف کر دی ہے۔ اب اپنے اموال کی زکوٰۃ لاؤ ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ ابن جریور

۱۶۹۳۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم سے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے۔ ابن جریور

۱۶۹۳۱ قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ طریقہ جاری فرمادیا ہے کہ اس زمین کی پیداوار میں جس کو بارش سیراب کرے یا نہروں وغیرہ کا پانی سیراب کرے عشر ہے۔ اور جس زمین کو پانی بھر بھر کر ڈالا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر و صحیحہ

۱۶۹۳۲ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے مرسل بھی اس کے مثل روایت منقول ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۳ زہری اور قتادہ رحمہما اللہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہر پانچ گائیں میں ایک بکریاں ہے، دس میں دو بکریاں ہیں، پندرہ میں تین بکریاں ہیں، اور بیس میں چار بکریاں ہیں، جب بچیس ہو جائیں تو ان میں ایک گائے ہے پچھتر تک۔ جب پچھتر سے تعداد بڑھ جائے تو ان میں دو گائیں ہیں ایک سو بیس تک۔ جب ایک سو بیس سے زیادہ تعداد ہو جائے تو (ازسرنو) ہر چالیس میں ایک گائے ہے۔ امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جو یہ فرمان ارشاد فرمایا تھا کہ ہر تیس گائیں میں ایک سالہ بچھڑا ہے۔ یہ فرمان اہل یمن کے لیے بطور تخفیف کے تھا۔ پھر اس کے بعد اوروں کی صورت طے فرمادی تھی۔ ابن جریر

۱۶۹۳۴ ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں ایک زمانے سے لوگوں سے سن رہا تھا کہ ہم سے وہ لوجو نبی ﷺ نے لیا تھا۔ مجھے اس پر تعجب ہوتا تھا کہ ان سے یہ بات کیوں نہیں قبول کی جاتی۔ حتیٰ کہ مجھے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک دستاویز لکھی تھی جس میں یہ (زکوٰۃ کے) فرائض لکھے تھے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی وفات ہو گئی۔ ابھی تک وہ دستاویز گورنروں کو نہیں بھیجی گئی تھی۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو لیا اور جو کچھ اس میں لکھا تھا اس کو ہر طرف نافذ کر دیا۔ زیادہ علم تو مجھے نہیں ہے۔ اتفاقاً وہ علم ہے کہ اس میں گائے کا بھی ذکر تھا (اسی کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ) گائے کی زکوٰۃ ہم سے حضور ﷺ نے نہیں لی تھی وہ اب ہم سے کیوں لی جاتی ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۵ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے گائے کا نصاب بھی اونٹ کے نصاب کی طرح ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ گائے میں مختلف عمروں کا حساب نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۶ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ ابو قتادہ اور دوسرے حضرات سے روایت کرتے ہیں کہ گائے کی زکوٰۃ اونٹوں کی زکوٰۃ کی طرح ہے۔ پانچ گائے میں ایک بکری دس میں دو بکریاں، پندرہ میں تین بکریاں بیس میں چار بکریاں ہیں اور بچیس میں ایک بڑی گائے ہے پچھتر تک۔ جب ایک زیادہ ہو جائے تو ایک سو بیس تک میں دو گائیں ہیں۔ جب ایک سو بیس سے اضافہ ہو تو ازسرنو ہر چالیس گائیں میں ایک بڑی گائے ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۳۷ عکرمہ بن خالد سے مروی ہے فرمایا: مجھے عک قوم سے صدقات وصول کرنے پر مقرر کیا گیا۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سوال کیا جو نبی اکرم ﷺ کا عہد گزار چکے تھے۔ کسی نے کہا تیس گائے میں ایک سالہ بچھڑا ہے اور چالیس گائے میں ایک گائے ہے۔ بعض نے کہا پانچ گائے میں ایک بکری ہے، دس میں دو بکریاں ہیں اونٹوں کے صدقہ کی طرح۔ ابن جریر، المصنف لعبد الرزاق

۱۶۹۳۸ ہمیں معمر نے بتایا کہ مجھے ساک بن الفضل نے ایک خط دیا جو نبی اکرم ﷺ نے مالک بن کفلانس اور مصعبین کی طرف بھیجا تھا۔ میں نے اس خط کو پڑھا تو اس میں مکتوب تھا: جس زمین کو نہروں اور بارانی پانی سے سیراب کیا جائے اس میں عشر ہے، اور جس زمین کو پانی کے ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے اور گائے میں اونٹ کی طرح زکوٰۃ ہے۔ ابن جریر

ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک جماعت نے اسی قول کو لیا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی روایت (جس میں صرف تیس گائیں سے زکوٰۃ شروع ہوتی ہے) وہ منسوخ ہے نبی اکرم ﷺ کے خط کے ساتھ جو آپ نے اپنے عمال کی طرف اس کے خلاف بھیجا تھا۔

۱۶۹۳۹ ابی لیلیٰ حکم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور حکم دیا کہ تیس گائے میں سے گائے کا ایک سالہ بچھڑا لیں فرمایا مادہ، اور ہر چالیس گائے میں سے ایک گائے لیں۔ پھر لوگوں نے ان سے دونوں کے درمیان میں رہ جانے والی تعداد کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے انکار فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھے بغیر ان میں کچھ نہیں لے سکتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا (درمیان میں) کچھ نہ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۹۴۰ اے ابو حذیمہ! زکوٰۃ پانچ (اونٹوں یا گایوں) میں ہے، یا دس میں، یا پندرہ میں، یا تیس میں، یا بچیس میں، یا تیس میں، یا پینتیس میں، یا چالیس میں۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ، یعقوب بن سفیان، المنجینی فی سندہ، ابن سعد، البغوی، الباورذی، ابن قانع، الکبیر للطبرانی، السنن لمسعید بن منصور عن زبیل بن عبید بن حنظلہ بن حذیم عن ابیہ عن حدہ

۱۶۹۴۱ یعلیٰ بن اشدق سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اکرم ﷺ کے کئی اصحاب کو پایا ہے جن میں سے رقاد بن ربیعہ العقیلی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: ہم سے رسول اللہ ﷺ نے سو بکریوں میں سے ایک بکری لی اس سے زیادہ میں دو بکریاں لیں۔ الکبیر للطبرانی۔
 ۱۶۹۴۲ یعلیٰ بن اشدق سے مروی ہے وہ اپنے چچا عبداللہ بن جراء سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں؟ میں نے عرض کیا: تیس فرمایا: تیس اونٹ سوانٹوں سے زیادہ بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) ہم لوگ تو کہتے ہیں کہ سوانٹ افضل اور اچھے ہیں۔ ارشاد فرمایا: یہ جدا کرنے والے اور فتنے میں ڈالنے والے ہیں۔ اور ہر خوشی سے اکڑنے والا فتنے میں مبتلا ہونے والا ہے۔ الراہر مزنی فی الامثال

۱۶۹۴۳ اخبرنا ابو بکر بن محمد بن الحسن بن علی بن ابراہیم ثنا القاضي ابو الحسن محمد بن علی بن محمد المہتدی: ثنا ابو الفتح یوسف بن عمرو مسرور القواس املاء قال: قرئ علی ابی العباس احمد بن عیسی السکین البیلابی وانا اسمع، قيل له حدثکم ہاشم یعنی ابن القاسم الحرانی: ثنا یعلیٰ بن الاشدق عن عمہ عبداللہ بن جواد قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(مثل روایت بالا کے) عبداللہ بن جواد روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم ﷺ نے پوچھا: تیرے پاس کتنے اونٹ ہیں میں نے عرض کیا: تیس۔ ارشاد فرمایا: تیس اونٹ سوانٹوں سے بہتر ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم تو خیال کرتے ہیں کہ سو تیس سے زیادہ ہیں اور وہ ہم کو (تیس سے) زیادہ محبوب ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: سو کا مالک اپنے مال پر فخر کرتا ہے لیکن ان کا حق (زکوٰۃ) نہیں ادا کرتا۔ اس لیے یہ تعداد خوشی اور اکڑ پیدا کرتی ہے اور فتنے میں ڈالتی ہے اور ہر اکڑنے والا فتنے میں پڑنے والا ہے۔

عشر اور نصف عشر

۱۶۹۴۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یمن کے بڑے سردار حارث بن عبدکلال اور اس کی یمنی عوام ابن معافر اور ہمدان (قبائل) وغیرہ کی طرف لکھا کہ مؤمنین پر پھلوں کی زکوٰۃ میں عشر ہے ایسی زمین میں جس کو بارش کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو اور جس کو ڈولوں سے سیراب کیا گیا ہو اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کھجور، انگور اور جو میں ایسی زمین کے اندر جس کو آسمانی پانی یا نہروں وغیرہ کے پانی سے سیراب کیا گیا ہو عشر ہے اور جس زمین کو ڈولوں سے سیراب کیا جائے اس میں نصف عشر ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۶ ابو قبیل، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: پھلوں، سبزیوں، مصالحوں، زعفران، گنے، ریشم، کپاس، عصف (زر درنگ) خشک میوہ جات (ڈرائی فروٹ) اور پھل فروٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۴۷ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: نصابوں کے درمیان اضافے میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ، ابن جریر

۱۶۹۴۸ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے یمن کی طرف (عامل) بنا کر بھیجا اور مجھے حکم دیا کہ میں ہر چالیس گائیں میں سے ایک گائے لوں اور ہر تیس گائیں میں سے ایک ایک سالہ بچہ لوں۔ ابن جریر

۱۶۹۵۱ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے گایوں میں تیس گایوں میں ایک ایک سالہ بچہ لیا اور چالیس گایوں میں ایک گائے لی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے لوگوں نے تیس سے کم گایوں میں سوال کیا تو فرمایا: میں نے اس میں نبی اکرم ﷺ سے کچھ نہیں سنا اور نہ آپ نے مجھے اس میں کوئی حکم فرمایا ہے۔

۱۶۹۵۲ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پاس گایوں کے درمیان اضافے کی زکوٰۃ لائی گئی تو فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس میں کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ السنن للبیہقی

۱۶۹۵۳ طاووس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نصاب کے علاوہ گایوں کے درمیانی اضافے میں کچھ نہیں لیتا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس کے اندر کسی چیز کا حکم نہیں فرمایا۔ ابن جریر

۱۶۹۵۴ ابو اکل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ کا (مصدق) زکوٰۃ لینے والا پانی کے گھاٹ پر آیا اور ہماری بکری کا کان پکڑ لیا جس کے علاوہ ہمارے پاس کوئی اور بکری نہ تھی چنانچہ میں آپ ﷺ کے مصدق کے پاس آیا اور عرض کیا اے مصدق رسول اللہ! ہمارے پاس اس کے علاوہ اور کوئی بکری نہیں ہے۔ تب انہوں نے فرمایا: اس پر کچھ نہیں ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۵۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن رواحہ کو رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف بھیجا اور انہوں نے ان کی کھجوروں کا اندازہ لگایا۔ ابن ابی شیبہ

۱۶۹۵۶ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: سبب اور ناشپاتی وغیرہ میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور نہ بنریوں میں زکوٰۃ ہے۔ ابن جریر

۱۶۹۵۷ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے ابوامامہ بن اہل سے سنا وہ سعید بن المسیب کی مجلس میں ہمیں بیان فرما رہے تھے کہ اس بات کی سنت جاری ہے کہ کھجور اور کشمش کی زکوٰۃ اس وقت تک نہ لی جائے جب تک اس کا وزن پانچ و سق نہ ہو جائے۔ ابن جریر

۱۶۹۵۸ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عتاب بن اسید کو حکم فرمایا کہ انگوڑوں کا بھی کشمش سے اندازہ کیا جائے جس طرح کھجوروں کا پکنے پر اندازہ کیا جاتا ہے یہ کھجوروں اور انگوڑوں میں نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ ابن ابی شیبہ

ادب المزکی

۱۶۹۵۹ ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے زکوٰۃ کی وصولی کے لیے بھیجا میں ایک آدمی کے پاس سے گذرا اس نے میرے آگے اپنا سارا مال حاضر کر دیا۔ میں نے اس پر زکوٰۃ صرف بنت مخاض کی پائی۔ میں نے اس کو کہا کہ تم ایک بنت مخاض دے دو۔ یہ تمہارے مال کی زکوٰۃ ہے۔ آدمی نے کہا: بنت مخاض (ایک سال پورا کرنے کے بعد دوسرے سال میں شروع ہونے والی اونٹنی) نہ دودھ دیتی ہے اور نہ وہ سواری کے قابل ہے۔ اس لیے یہ جوان بڑی اچھی موٹی اونٹنی ہے یہ لے لو۔ میں نے اس کو کہا: میں اس کو نہیں لے سکتا جب تک مجھے اس کا حکم نہ ملے۔ رسول اللہ ﷺ تیرے قریب رہتے ہیں۔ اگر تو چاہتا ہے تو آپ کے پاس حاضر ہو کر پوچھ لے جو مجھ سے پوچھ رہا ہے۔ اگر آپ ﷺ مجھ سے اس کو قبول کر لیں تو میں لے لوں گا۔ اگر انہوں نے رد کر دیا تو میں نبی ﷺ لے سکتا۔ آدمی چلنے پر رضامند ہو گیا۔ اور میرے ساتھ اپنی وہ اونٹنی بھی لے کر نکلا حتیٰ کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے پاس آپ کا قاصد آیا تاکہ میرے مال کا صدقہ لے۔ اس کا خیال ہے کہ میرے مال پر صرف بنت مخاض لازم ہے۔ جبکہ بنت مخاض دودھ کے کام کی ہے اور نہ کسی سواری کے قابل ہے اور میں نے اس پر ایک بڑی جوان اونٹنی پیش کی ہے مگر انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ ہے اور وہ اونٹنی یہی رسول اللہ ﷺ میں آپ کے پاس لے کر آ گیا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لازم تو مجھ پر وہی (بنت مخاض) ہے اگر تو زیادہ چیز دے تو اللہ تجھے اجر دے گا اس میں، اور ہم اس کو تیری طرف سے قبول کرتے ہیں۔ آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر وہ یہی۔ میں اس کو آپ کے پاس لے آیا ہوں، لے لیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے لینے کا حکم فرمایا اور آدمی کے مال کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

مسند احمد، ابوداؤد، مسند ابی یعلیٰ، ابن خزيمة، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن لسعيد بن منصور

۱۶۹۶۰ عن ابن النجار انبأنا ابو القاسم يعقوب بن سعد بن يحيى بن يرش النجار انبأنا ابو طالب عبد القادر بن محمد يوسف انبأنا ابو محمد الحسن بن علي بن محمد الجوهري انبأنا سهل بن احمد بن عبد الله بن سهل الديباجي ثنا ابو الحسن بالرملة ثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن قريش وزيد بن اخرم قالوا: ثنا سفیان بن عيينة عن جعفر بن محمد انه دخل على ابی جعفر المنصور:

مذکورہ سند سے روایت ہے جعفر بن محمد کہتے ہیں وہ ابو جعفر منصور کے پاس گئے، ان کے پاس زبیر بن العوام کی اولاد میں سے ایک آدمی بیٹھا تھا جس نے خلیفہ (ابو جعفر منصور) سے کچھ سوال کیا تھا اور خلیفہ نے بھی اس کے لیے کچھ دینے کا حکم دیا تھا۔ زبیر اس پر ناراض ہوا اور عطیہ کو تم سمجھا۔ منصور کو زبیری پر سخت غصہ آیا اور اس کے چہرے پر غصہ کے آثار ظاہر ہو گئے۔ پھر جعفر نے خلیفہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا: یا امیر المؤمنین! مجھے میرے والد نے اپنے والد علی بن الحسین سے انہوں نے اپنے والد حسین سے اور انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

جس نے خوش دلی کے ساتھ کوئی عطیہ دیا تو دینے والے کو اور جس کو دیا گیا دونوں کو برکت دی جاتی ہے۔ خلیفہ ابو جعفر منصور نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اس کو ناخوشی سے دیا تھا لیکن اب یہ حدیث سن کر اس کو خوش دلی سے دیتا ہوں۔ پھر خلیفہ زبیری کی طرف متوجہ ہوا اور بولا: مجھے میرے والد نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تھوڑے رزق کو تھوڑا سمجھا اللہ پاک اس پر وہ زیادہ رزق بھی حرام کر دیں گے۔ زبیری نے کہا: اللہ کی قسم! میرے پاس یہ قلیل تھا لیکن تیری حدیث سن کر زیادہ ہو گیا ہے۔ سفیان کہتے ہیں: میں زبیری سے بعد میں ملا اور اس عطیے کے بارے میں پوچھا۔ اس نے کہا: وہ تھوڑی نذر تھی۔ لیکن میں نے وہ قبول کر لی پھر وہ میرے ہاتھوں میں (بڑھ چڑھ کر) پچاس ہزار درہم بن گئی۔ سفیان بن عیینہ کہا کرتے تھے: اس قوم کی مثال بارش کی سی ہے جہاں پڑتی ہے نفع دیتی ہے۔

کلام: امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سہل بن احمد الدبیاجی کے متعلق ازہری کہتے ہیں یہ راوی کذاب اور رافضی (شیعہ) ہے۔ میزان الاعتدال میں ہے کہ اس پر کذب اور رخص کی تہمت ہے۔ میزان ۲/۲۳۔

عائل الصدقہ

۱۶۹۶۱ سلیمان بن یسار بن ابی ربیعہ سے مروی ہے کہ وہ صدقات جمع کر کے لائے جب وہ مدینہ پہنچے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کی پیشوائی کے لیے باہر نکلے۔ اور پھر ضیافت میں ان کے آگے کھجوریں، دودھ اور مکھن پیش کیا۔ دوسرے لوگوں نے کھائے لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ابن ابی ربیعہ نے آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: اللہ آپ کو سلامت رکھے۔ اللہ کی قسم! ہم تو ان (صدقات کے اونٹوں) کا دودھ پیتے ہیں اور ان سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی ربیعہ! میں تیری طرح نہیں ہوں تو ان کی دموں کے پیچھے پھرتا ہے اور پھر کہیں ان سے فائدہ لیتا ہے، پس تو میری طرح نہیں ہے۔ ابو عبیدہ، السنن للبیہقی

۱۶۹۶۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: آپ رسول اللہ ﷺ سے سوال کریں کہ وہ آپ کو صدقہ وصولی پر عامل مقرر کر دیں۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے یہی درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں آپ کو مسلمانوں کے گناہوں کے دھوون پر عامل (مگران) مقرر نہیں کر سکتا۔ البزار، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم

زکوٰۃ کے مال میں احتیاط

۱۶۹۶۳ بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ پر عامل مقرر کیا۔ وہ صدقہ لے کر آئے تو حضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا: اے حذیفہ! کیا صدقہ میں سے کچھ کی تو نہیں ہوئی؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں یا رسول اللہ! ہم نے (مقرر) اندازے کے ساتھ خرچ کیا ہے۔ مگر بکری کا ایک چھوٹا بچہ میری بیٹی نے لے لیا ہے حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حذیفہ! تیرا کیا حال ہوگا جب تو جہنم کی آگ میں ڈالا جائے گا اور تجھے کہا جائے گا وہ (بچہ) لے کر آئے۔ تب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ رو پڑے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی سے وہ بچہ لا کر صدقہ کے مال میں چھوڑ دیا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۵ عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو صدقہ پر عامل مقرر کر کے بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا: اے ابوالولید! اللہ سے ڈر! قیامت کے روز کوئی اونٹ تجھ پر سوار ہو کر نہ آئے جو بلبلارہا ہو، یا کوئی گائے تجھ پر بارہو اور ڈکار رہی ہو، یا کوئی بکری تجھ پر چڑھی منسنارہی ہو۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا واقعی ایسا معاملہ ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! بالکل ایسا ہی سخت معاملہ ہے، مگر جس پر اللہ رحم کرے۔ تب حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا میں کبھی دو آدمیوں پر بھی عامل نہیں بنوں گا۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۶ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے سعد بن عبادہ کو بھیجا اور فرمایا: اس سے پچنا کہ تو قیامت کے دن کوئی بلبلاتا اونٹ اٹھائے ہوئے آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: تب میں اس صدقہ کی چیز کو پکڑتا ہوں اور نہ اس کو لے کر آتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کام سے ان کو معاف فرمایا۔ الراہر مزنی فی الامثال

۱۶۹۶۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد بن عبادہ کو مصدق بنا کر بھیجا چاہا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سعد! دیکھنا کہیں تو قیامت کے روز اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے ہوئے نہ آئے جو بلبلارہا ہو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر میں یہ عہدہ قبول کروں تو کیا ایسا ضرور ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں ضرور ہوگا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں یہ صدقہ لیتا اور نہ لے کر آتا۔ پھر آپ ﷺ نے ان کو درگزر فرمادیا۔ ابن عساکر

روایت کے راوی ثقہ ہیں۔

۱۶۹۶۸ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں (ابن جریر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ روایت انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سن کر فرمائی کہ) جو عامل اپنے کام میں اپنے مقررہ وظیفے سے زیادہ حاصل کرے گا وہ خیانت ہے۔ ابن حریر

باب..... سخاوت اور صدقہ میں

فصل..... سخاوت اور صدقہ کی فضیلت

۱۶۹۶۹ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: مجھے ذکر کیا گیا ہے کہ اعمال آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں۔ صدقہ کہتا ہے میں تم سے افضل ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو اپنے مال میں سے کسی چیز کا جوڑا (مثلاً بکری اور کبرا) اللہ کی راہ میں صدقہ کرے مگر جنت کے دربان اس کی طرف لپکتے ہیں۔

ابن راہویہ، ابن خزیمہ، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی

۱۶۹۷۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم کو رسول اکرم ﷺ نے خطبہ دیا اور خطبہ میں ہمیں صدقہ کا حکم دیا اور مشکہ (شکل بگاڑنے اور اعضاء کی قطع برید) کرنے سے منع فرمایا۔ الاوسط للطبرانی

۱۶۹۷۱ جعفر بن برقان سے مروی ہے کہ ہمیں روایت پہنچی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مسکین آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں کھجور کا ایک خوشہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس میں ایک انکور کا دانہ مسکین کو دے کر فرمایا: اس میں (غذا کے) بہت سے باریک باریک ذرے ہیں۔ عبد بن حمید

زکوٰۃ کے علاوہ بھی مال پر حقوق ہیں

۱۶۹۷۲ غزوہ ان بن ابی حاتم سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ حضرت امیر المؤمنین عثمان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر

بیٹھے تھے اور ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی تھی۔ ان کے پاس سے ایک آدمی گذرا۔ اس نے پوچھا: اے ابوذر! تجھے کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ مجھے اندر نہیں آنے دے رہے۔ چنانچہ آدمی خود اندر داخل ہوا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! کیا بات ہے ابوذر دروازے پر بیٹھے ہیں اور ان کو اندر آنے کی اجازت نہیں مل رہی۔ چنانچہ حضرت امیر المؤمنین نے حکم دیا اور ان کو اندر آنے کی اجازت دیدی گئی۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اندر تشریف لائے اور لوگوں سے ہٹ کر ایک کونے میں بیٹھ گئے۔ عبدالرحمن بن عوف کی میراث تقسیم ہو رہی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کعب کو فرمایا: اے ابواسحاق! آپ کا کیا خیال ہے جب مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے تو کیا اس کے مالک پر پھر کسی چیز کا خوف ہے۔ کوئی چیز اس پر لازم ہے؟ حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا: نہیں۔ چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عصا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وہ عصا کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر مارا اور فرمایا: اے یہودی عورت کے بیٹے! کیا تیرا خیال ہے کہ آدمی زکوٰۃ ادا کر دے تو اس کے مال میں کوئی حق نہیں رہتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَيُثْرُونَ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.

اور وہ اپنی جانوں پر (دوسرے لوگوں کو) ترجیح دیتے ہیں اور خواہ ان کے ساتھ کوئی حاجت ہو۔

نیز اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَيَطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا.

اور وہ لوگ طعام کی محبت کے باوجود مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھلا دیتے ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ لِلْمَسْكِينِ وَالْمَحْرُومِ.

اور ان کے اموال میں سائل کا اور محروم (جس کے پاس کچھ نہ ہو) اس کا مقرر حق ہے۔

پس وہ اس طرح قرآنی آیات پڑھتے رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قریشی کو کہا: ہم اسی وجہ سے ابوذر کو اجازت نہیں دے رہے تھے

جیسا آپ دیکھ رہے ہیں۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۶۹۷۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرمایا: حضور ﷺ نے پہلا خطبہ جو ارشاد فرمایا: پہلے آپ منبر پر چڑھے اللہ کی حمد و ثناء کی

اور فرمایا:

اے لوگو! اللہ نے تمہارے دین کے لیے اسلام کو پسند کیا ہے۔ پس اسلام کی صحبت حاصل کرو سخاوت اور حسن اخلاق کے ساتھ۔ آگاہ

رہو! سخاوت جنت کا ایک درخت ہے، اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔ جو تم میں سے سچی ہو گا وہ اس درخت کی کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہو گا حتیٰ کہ

اللہ پاک اس کو جنت میں پہنچا دے گا۔ آگاہ رہو! مینگی (کنجوسی) جہنم میں لیک درخت ہے اور اس کی ٹہنیاں دنیا میں ہیں۔ پس تم میں جو

کمینہ (کنجوس) ہو گا وہ اس درخت کی ٹہنیوں میں سے کسی ایک ٹہنی کے ساتھ معلق ہو گا حتیٰ کہ اللہ پاک اس کو جہنم میں ڈال دے گا۔

آپ ﷺ نے دوسرے ارشاد فرمایا: سخاوت اللہ میں ہے سخاوت اللہ میں ہے۔ ابن عساکر

کلام: المآثر ۹۴۲۔

۱۶۹۷۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تین آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! میرے پاس سو دینار تھے، میں نے دس دینار صدقہ میں دے دیئے۔ دوسرے نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے میں نے ایک

دینار صدقہ میں دے دیا۔ تیسرے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس ایک دینار تھا میں نے اس کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا۔ آپ ﷺ نے

فرمایا: تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے اپنے مال کا دسواں حصہ صدقہ کر دیا ہے۔ مسند احمد، الدورقی

۱۶۹۷۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرے پاس سو اوقیہ

چاندی تھی۔ میں نے دس اوقیہ صدقہ کر دی۔ دوسرے آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس سو دینار تھے میں نے دس دینار صدقہ

کر دیئے۔ تیسرے آدمی نے کہا: یا رسول اللہ! میرے پاس دس دینار تھے، میں نے ایک دینار صدقہ کر دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک نے اچھا کیا اور تم سب اجر میں برابر ہو کیونکہ ہر ایک نے اپنے مال کا دواں حصہ دیا ہے۔

ابوداؤد، الحارث، ابن زنجویہ، حلیۃ الاولیاء، السنن للبیہقی، ابن مردویہ

پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

لینفق ذو سعة من سعته.

وسعت والے کو اپنی وسعت میں سے خرچ کرنا چاہیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا دراہم صدقہ کرنے کا واقعہ

۱۶۹۷ عبید اللہ بن محمد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سال حضرت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ یا حسین رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اپنی ماں کے پاس جاؤ اور اس کو کہو: میں نے آپ کے پاس جو درہم رکھوائے تھے ان میں سے ایک درہم دے دو۔ بیٹا جا کر واپس آیا اور کہا ماں کہتی ہیں: وہ درہم آپ نے آنے کے لیے رکھوائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان اس وقت تک سچا نہیں ہو سکتا جب تک اس کو اللہ کے ہاتھ والی چیز پر اپنے ہاتھ والی چیز سے زیادہ بھروسہ نہ ہو۔ لہذا اپنی ماں کو کہو: مجھے چھ کے چھ درہم بھیج دو۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ درہم بھیج دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے وہ درہم فقیر سائل کو دے دیئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا جبوہ بھی نہ کھولا تھا (یعنی اٹھے بھی نہ تھے) کہ ایک آدمی اپنا اونٹ لے کر آپ کے پاس سے گذر آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کتنے کا ہے یہ اونٹ؟ آدمی نے کہا: ایک سو چالیس درہم کا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کو ہمارے پاس باندھ دو، اس کی قیمت ہم کچھ وقت کے بعد دے دیں گے۔ آدمی اونٹ باندھ کر چلا گیا پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور پوچھا یہ اونٹ کس کا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا آپ فروخت کرنا چاہتے ہیں؟ فرمایا: بالکل۔ پوچھا: کتنے کا ہے؟ فرمایا: دو سو درہم کا۔ آدمی نے کہا: میں اس کو خریدتا ہوں، چنانچہ اس نے اونٹ لیا اور دو سو درہم دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو جس سے اونٹ خریدا تھا اور بعد میں پیسے دینے کا کہا تھا اس کے ایک سو چالیس درہم دے دیئے۔ اور ساتھ درہم لے کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ نے ہم سے اپنے نبی کی زبان پر وعدہ کیا ہے:

من جاء بالحسنة فله عشر امثالها.

جو ایک نیکی لے کر آیا اس کے لیے دس گنا اجر ہے۔ العسکری

۱۶۹۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: سخاوت کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو (بغیر مانگے) ابتداءً دی جائے اور جو مانگنے پر دی جائے وہ شرم و حیاء اور اکرام ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۸ ولید بن ابی مالک سے مروی ہے، فرمایا: ہمیں ہمارے اصحاب نے حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے متعلق بیان کیا کہ وہ مریض ہوئے تو لوگوں نے ان کی عیادت کی۔ لوگوں نے پوچھا: رات کیسی گزری؟ آپ رضی اللہ عنہ کی بیوی نے فرمایا: اجر کی حالت میں رات گزاری (یعنی تکلیف کی حالت میں) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رات اجر کے ساتھ نہیں گزاری۔ (یعنی الحمد للہ بسخ خیر و عافیت رات بسر کی ہے) پھر فرمایا: تم مجھ سے میری بات کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتے۔ انہوں نے آپ سے پوچھا وہ کیا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اپنا فاضل نفقہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اس کا ثواب سات سو گنا ہے۔ جس نے اپنی جان پر اور اپنے مال پر خرچ کیا یا کوئی تکلیف دور کی یا کسی مریض کی عیادت کی اس نیکی کا دس گنا اجر ہے۔ اور جو تکلیف تجھے تیرے جسم میں پہنچے وہ تجھ سے گناہوں کو دور

Presented by www.ziaraat.com

ترین کھانا کھلائیں گے۔ ابن عساکر

پیاسے کو پانی پلانے کی فضیلت

۱۶۹۵۔ عبد اللہ بن جراد سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے پیاسے جگر کو ٹھنڈا کیا اللہ پاک اس کو قیامت کے دن جنت کی شراب سے پلائیں گے اور سیراب کر دیں گے۔ ابن عساکر

۱۶۹۶۔ عبد اللہ بن جراد سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تیرے پاس تیرا مسلمان بھائی پیاسا آئے اس کو سیراب کر بے شک اس میں تیرے لیے اجر ہے۔ ابن عساکر

۱۶۹۷۔ أخبرنا أبو القاسم زاهد بن طاهر أنبأنا أبو سعيد محمد بن عبد الرحمن أنبأنا أبو بكر محمد بن الطرازي أنبأنا أبو العباس أحمد بن عيسى المسكين البلدي ثنا هاشم بن القاسم الحراني أنبأنا يعلى بن الأشدق أنبأنا عمي عبد الله بن حزام

عبد اللہ بن جراد فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کا نام سخاوت ہے، اسی سے سخاوت نکلتی ہے اور جہنم میں ایک درخت شح (بخل) ہے جس سے شح نکلتا ہے اور جنت میں ہرگز کوئی شح (حد درجہ بخل) داخل نہیں ہو سکتا۔ ابن عساکر

۱۶۹۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہوں گے۔ پوچھا گیا: وہ کیسے؟ ارشاد فرمایا: جب قیامت کا روز ہوگا تو اللہ پاک (اہل معروف) نیکی کرنے والوں کو جمع فرمائیں گے اور ارشاد خداوندی ہوگا: میں نے تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے اور اپنے بندوں کو تمہارے پاس بھیجتا ہوں، پس آج جس کو تم چاہو جو چاہو دو، تاکہ تم جس طرح دنیا میں نیکی کرنے والے تھے اسی طرح آخرت میں بھی نیکی کرنے والے بن جاؤ۔ ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج

۱۶۹۹۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ بشر بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا مجھے خبر ملی ہے کہ آپ پر قرض ہے آپ مجھے بتادیجئے وہ کتنا قرض ہے میں آپ کی طرف سے ادا کر دوں گا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا: مجھے تمہارا خط ملا تم مجھ سے میرے قرض کے بارے میں پوچھ رہے ہو اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور پر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور میں نچلا ہاتھ سال کا اور اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہی سمجھتا ہوں اور وہ رزق بھی نہیں لوٹا تا جو اللہ پاک تمہارے ہاتھوں مجھے دینا چاہتا ہے۔ العسکری فی الامثال

۱۷۰۰۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرما رہے تھے ہم بات کرتے تھے کہ اوپر والا ہاتھ سوال سے پاکہ نامنی اختیار کرنے والے کا ہاتھ ہے۔ ابن جریر فی تہذیب الآثار والعسکری

۱۷۰۱۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک دنیا میں نیکی کرنے والے آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں، دنیا میں برائی کرنے والے آخرت میں بھی برائی کرنے والے ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نیکی کو مسلمان آدمی کی شکل میں اٹھائیں گے، جب نیکی کرنے والے کی قبر ترق ہوگی تو نیکی آئے گا اور اس کے چہرے سے مٹی صاف کرے گا اور کہے گا اے اللہ کے ولی! اللہ کی امان اور اس کی کرامت کے ساتھ خوش ہو جا۔ قیامت کے ہولناک منظروں میں سے جو بھی تو دیکھے ان سے خوفزدہ نہ ہونا۔ نیکی کا آدمی اپنے کرنے والے کو مسلسل کہتا رہے گا: یہاں سے بچ، اس سے ڈر اس طرح صاحب نیکی کے دل کو سکون اور قرار پہنچاتا رہے گا۔ حتیٰ کہ اس کو پل صراط سے گزروادے گا۔ جب نیکی کرنے والا پل صراط عبور کرے گا تو جنت کے گھروں میں چلا جائے گا پھر نیکی کا آدمی اس سے ہٹ جائے گا۔ لیکن صاحب نیکی اس سے چمٹ جائے گا اور کہے گا: اے اللہ کے بندے! تو کون ہے؟ ساری مخلوق تو مجھے قیامت کے ہولناک مناظر میں ڈراتی رہی لیکن تو میرا موسیٰ و ہارون خوار رہا۔ تو کون ہے؟ نیکی کا آدمی کہے گا تو مجھے نہیں جانتا؟ وہ کہے گا: نہیں۔ نیکی کا آدمی کہے گا: میں تیری وہ نیکی ہوں جو تو نے دنیا میں کی تھی۔ اللہ نے مجھے ایک شکل دے کر پیدا کر دیا ہے تاکہ قیامت کے دن تجھے حیران نہ چکا دوں۔ ابن ابی الدنيا فی قضاء الحوائج

۱۷۰۰۲ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: جہنم کی آگ سے بچ خواہ کھجور کے ٹکڑے سے ہو۔ ابن مندہ وابو نعیم

۱۷۰۰۳ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تیرے لیے اور تیرے مہمانوں کے لیے جمع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ڈر نہیں لگتا اے بلال! کہ اس کا بخار (اثر) تجھ کو جہنم میں ملے۔ اے بلال! خرچ کر دے اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

۱۷۰۰۴ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے ان کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک ڈھیر تھا۔ پوچھا: اے بلال! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: کھجوریں ہیں جن کو میں نے ذخیرہ کیا ہے۔ فرمایا: افسوس! بلال! کیا تجھے ڈر نہیں لگتا کہ جہنم میں تیرے لیے بخار ہو۔ اے بلال! اس کو خرچ کر اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

۱۷۰۰۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون شخص ہے جس کو اس کے وارثوں کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ اچھا لگتا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی ایسا نہیں بلکہ ہر شخص کو اپنا ہی مال اپنے وارثوں کے مال سے اچھا لگتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: دیکھ لو تم کیا کہہ رہے ہو، لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! ہم یہی جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارثوں کا مال اچھا لگتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: تمہارا مال تو وہ ہے جو تم نے آگے بھیج دیا اور جو مال پیچھے چھوڑ دیا ہے وہ اس کے وارثوں کا مال ہے۔ ابن ابی الدنیا فی القناعۃ

سوال سے احتراز کرنے کی تاکید

۱۷۰۰۶ عروہ بن محمد بن عطیہ السعدی ابی بنہ والد سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم ثقیف کے وفد کے ساتھ رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پاس پہنچ کر کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے ساتھ کوئی اور بھی آیا ہے تمہارے علاوہ، انہوں نے کہا ہاں، ایک نوجوان ہے، جس کو ہم سوار یوں کے پاس چھوڑ آئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے بھی بلوایا۔ میں ان کے پاس پہنچا تو میری قوم کے لوگ آپ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دینے والا ہاتھ اوپر ہے، مانگنے والا ہاتھ نیچے ہے۔ پس جب تو بے نیاز ہو تو سوال نہ کر۔ بے شک اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا جو آگے کے لیے ہے۔

ابن جریر، ابن مندہ، ابن عساکر

۱۷۰۰۷ عروہ بن محمد بن ابی عن جدہ سے روایت ہے عروہ کے دادا کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوا میرے ساتھ بنی سہل کے کچھ لوگ تھے۔ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب اللہ تجھے مالدار کر دے تو کسی سے کچھ سوال نہ کر بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے، نیچے والا ہاتھ لینے والا ہے اور اللہ کے مال کے بارے میں سوال ہوگا اور اس کو آگے دینے کا حکم ہے۔ راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ سے ہماری زبان میں بات چیت کی۔ ابن جریر، العسکری فی الامثال، ابن عساکر

۱۷۰۰۸ عمران بن حصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میرے عمامے کا کونا پکڑا اور فرمایا: اے عمران! اللہ تعالیٰ خرچ کرنے کو پسند کرتا ہے اور روک رکھنے کو ناپسند کرتا ہے۔ خرچ کر، کھلا، قبلی کو باندھ باندھ کر نہ رکھنا ورنہ تجھ پر طلب مشکل ہو جائے گی۔ اور جان لے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے شہادت کے وقت پر کھنے والی نظر کو اور شہوتوں کے وقت عقل کا لہو اللہ پاک سخاوت کو پسند کرتا ہے خواہ چند کھجوروں پر ہو۔ اور بہادر کو پسند کرتا ہے خواہ سانپ یا بچھو مارنے پر ہو۔ ابن عساکر

۱۷۰۰۹ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو صدقہ پر ابھارتے تھے اور مثلہ (شکل بگاڑنے) سے منع کرتے تھے۔

۱۷۰۱۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انکو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابوذر! سمجھ لے جو میں تجھے کہہ رہا ہوں۔ بے شک کثیر مال و دولت والے قیامت کے دن کم مال والے ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اس طرح خرچ کریں۔ اے ابوذر! سمجھ لے جو میں کہہ رہا ہوں گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک کے لیے خیر رکھ دی گئی ہے اور بے شک خیر گھوڑوں کی پیشانی میں ہے۔ حلیۃ الاولیاء

۱۷۰۱۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درہم ایک لاکھ درہم پر سبقت لے گیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: وہ کیسے یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا۔ ایک آدمی اپنے زائد مال کے پاس گیا اور اس میں سے ایک لاکھ درہم لے کر اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیئے۔ ابن زنجویہ، النسائی، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی

۱۷۰۱۲۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو جانتا ہے کہ اللہ نے ابراہیم کو خلیل (دوست) کیوں بنایا؟ حضرت جبریل علیہ السلام آسمان سے اترے اور پوچھا: اے خلیل آپ جانتے ہیں آپ نے کس چیز کی وجہ سے (اخلتہ) دوستی واجب کر لی۔ انہوں نے فرمایا: نہیں اے جبریل! فرمایا اس لیے کہ آپ دیتے ہیں اور لیتے نہیں۔ الدیلمی

کلام: روایت کی سند واہ بے کار ہے۔

۱۷۰۱۳۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبقت لے گیا۔ دوسرے الفاظ ہیں: غالب ہو گیا۔ ایک درہم ایک لاکھ درہم پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! ایک درہم ایک لاکھ درہم پر کیسے سبقت لے گیا؟ ارشاد فرمایا: ایک آدمی کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم صدقہ کر دیا دوسرے آدمی کے پاس کثیر مال تھا اس نے اپنے زائد مال میں سے ایک لاکھ درہم لے کر صدقہ کر دیئے۔

النسائی، مسند ابی یعلیٰ

نیکی کیا چیز ہے؟

۱۷۰۱۴۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ (زہری) سے مروی ہے مسجد نبوی ﷺ میں عمر بن خطاب، علی، جعفر بن ابی طالب اور عباس بن عبدالمطلب اکٹھے ہوئے، ان کے درمیان نیکی کا ذکر چمڑ گیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے۔ خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کا انکار کرے اس کا انکار تجھے نیکی سے بے نیاز نہ کر دے، بے شک نیکی کا شکریہ تو وہ شخص بھی کرتا ہے جو اس سے بالکل نفع اندوز نہیں ہوتا۔ شکر کرنے والے کے شکر کے ساتھ وہ چیز حاصل ہو سکتی ہے جس کو ناشکری کرنے والے منکر نے ضائع کر دیا ہو۔ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے (اہل معروف) نیکی کرنے والو! ایسی نیکی کرو کہ اس میں کچھ بدلہ نہ چاہو کیونکہ جب تو نے کسی کے ساتھ نیکی برتی تو اس کا اجر تجھے ملا، اس کی بڑائی اور بزرگی تجھے حاصل ہوئی پھر کیا بات ہے کہ تو نے جو بھلائی اپنے آپ کے ساتھ برتی ہے اس کا شکریہ غیر سے چاہتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نیکی قلعوں میں سے ایک قلعہ ہے، سب سے بڑا خزانہ ہے۔ اور یہ نیکی ہرگز پوری نہیں ہو سکتی تین باتوں کے سوا: نیکی کو جلدی کرنا، نیکی کو چھپانا اور نیکی کو چھوٹا سمجھنا۔ کیونکہ جب تو نے نیکی میں جلدی برتی تو اس کی برکت پالی، جب چھوٹا سمجھا تو اس کو عظیم کر دیا اور جب اس کو چھپایا تو پورا کر دیا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر چیز کی ناک ہے اور نیکی کی ناک اچھے طریقے (اور حسن سلوک) سے نیکی کرتا ہے۔

اتنے میں رسول اللہ ﷺ نکل کر تشریف لائے اور پوچھا تم کس چیز میں بات کر رہے ہو۔ عرض کیا: ہم نیکی کا ذکر کر رہے ہیں۔ ارشاد فرمایا: نیکی تو اپنے نام کی طرح نیک سے اور جو دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہی آخرت میں بھی نیکی کرنے والے ہیں۔ ابن النجار

۱۷۰۱۵۔ علی بن معبد سے مروی ہے ہمیں رزق بن عبد اللہ ابو عبد اللہ نے بیان کیا کہ ہمیں محمد بن عبد اللہ العزیمی نے ابو اسحاق السبیمی سے انہوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت بیان کی اور وہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کو عبد اللہ بن سلام نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میں

آپ لو بنی اسرائیل کا ایک عجیب قصہ نہ سناؤں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ عرض کیا: حمیر بن عبد اللہ شکار کے لیے نکلا۔ جب وہ بے آب و گیاہ زمین پر پہنچا تو ایک سانپ کو تیزی کے ساتھ چلتے ہوئے پایا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی دم کے بل کھڑا ہو گیا۔ سانپ نے کہا: اے حمیر مجھے پناہ دے اللہ تجھے پناہ دے گا اپنے عرش کے سائے تلے جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔ الحدیث بطول۔ ابن عساکر و تمام علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ مکمل حدیث میں نے حلیۃ الاولیاء میں سفیان بن عیینہ کے ترجمہ کے ذیل میں پائی ہے۔ تو میر نے چاہا کہ اس کو یہاں ذکر کر دیا جائے۔

سفیان بن عیینہ کے پاس کم و بیش ایک ہزار مجمع تھا اور وہ حدیث کا درس دے رہے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجلس کے آخر میں اپنی دائیں طرف ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اٹھ کھڑا ہو اور قوم کو سانپ والی حدیث بیان کر۔

چنانچہ آدمی اٹھا اور بولا مجھے بالسند یہ روایت بیان کی گئی اور ہم بھی بالسند بیان کرتے ہیں: پھر اس نے پلکیں اٹھائیں اور بولا: سنو اور یاد رکھو: مجھے میرے والد نے میرے دادا سے روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی جو ابن حمیر کے ساتھ معروف تھا اور صاحب تقویٰ انسان تھا دن کو روزہ رکھتا تھا اور رات کو قیام الملیل کرتا تھا۔ شکار کا عادی تھا۔ ایک دن شکار کی غرض سے نکلا۔ وہ چلتا جا رہا تھا کہ اس کو ایک سانپ نظر آیا۔ سانپ بولا: اے محمد بن حمیر! مجھے پناہ دے اللہ تجھے پناہ دے گا۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: کس سے پناہ مانگتا ہے؟ سانپ بولا دشمن سے جس نے مجھ پر ظلم ڈھایا ہے۔ محمد بن حمیر نے پوچھا: تیرا دشمن کہاں ہے؟ سانپ بولا: میرے پیچھے آرہا ہے۔ ابن حمیر نے پوچھا: تو کون سی امت سے ہے؟ سانپ بولا: محمد رسول اللہ ﷺ کی امت میں سے ہوں۔ ابن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کے لیے اپنی چادر کھول دی اور بولا لے اس میں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: یہاں مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے اپنی صدری (میمیض کے نچلا کپڑا) اٹھا دیا اور بولا لے یہاں داخل ہو جا۔ سانپ بولا: مجھے میرا دشمن دیکھ لے گا۔ ابن حمیر نے کہا: پھر میں کیا کروں۔ سانپ بولا: اگر تو میرے ساتھ نیکی کرنا چاہتا ہے تو اپنا منہ کھول دے میں تیرے پیٹ میں پناہ لے لوں گا۔ ابن حمیر بولا: مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہیں تو مجھے قتل نہ کر دے۔ سانپ بولا: اللہ کی قسم! میں تجھے قتل نہ کروں گا، اس بات پر اللہ اس کے فرشتے، اس کے انبیاء، حاملین عرش اور آسمانوں کے رہنے والے سب گواہ ہیں کہ میں تجھے قتل نہ کروں گا۔ محمد کہتے ہیں: میں نے اپنا منہ کھول دیا اور سانپ اس میں گھس گیا۔ پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کے پاس تیز دھار تلوار تھی۔ وہ بولا اے محمد! میں نے کہا: ہاں کیا چاہتا ہے؟ پوچھا کیا تجھے میرا دشمن ملا ہے؟ میں نے پوچھا: تیرا دشمن کون ہے؟ بولا: سانپ۔ میں نے کہا: اللہ جانتا ہے نہیں۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں نے اپنے جھوٹ پر سومر تپا استغفار کیا کہ نہ کہ مجھے معلوم تھا کہ اس کا دشمن یہی ہے۔ پھر میں تھوڑی دور چلا تھا کہ میرے اندر سے سانپ نے منہ نکالا اور بولا: دیکھ! کیا یہ دشمن چلا گیا ہے؟ میں نے دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے کہا: مجھے کوئی نظر نہیں آرہا۔ اگر تو چاہتا ہے تو اب نکل آ۔ کیونکہ مجھے کوئی انسان نہیں نظر آرہا۔ سانپ بولا: اے محمد! اب تو دو باتوں میں سے ایک اختیار کر لے یا تو میں تیرا جگر ٹکڑے ٹکڑے کروں یا پھر تیرے دل میں سوراخ کر دوں اور تجھے بے جان لاش چھوڑ دوں۔ میں نے کہا: سبحان اللہ! وہ وعدہ کیا ہوا جو تو نے میرے ساتھ کیا تھا اور وہ قسم کیا ہوئی جو تو نے اٹھائی تھی، تو کس قدر جلد بھول گیا اور خیانت کر رہا ہے۔ سانپ بولا: اے محمد! میں نے تیرے جیسا بے وقوف نہیں دیکھا۔ تو وہ دشمنی کیوں بھول گیا جو میرے اور تیرے باپ آدم کے درمیان تھی۔ جب میں نے اس کو جنت سے نکلوا یا تھا۔ تو نے کس برے پرناہلوں کے ساتھ نیکی کا خیال کیا تھا۔ ابن حمیر نے پوچھا: کیا تیرا مجھے قتل کیے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ سانپ بولا: ہاں اس کے بغیر چارہ کار نہیں ہے۔

میں نے کہا: اچھا مجھے مہلت دو حتیٰ کہ میں اس پہاڑ پر پہنچ کر اپنے لیے کوئی جگہ تلاش کر لوں۔ سانپ بولا: تو اپنا ارادہ پورا کر لے۔ محمد کہتے ہیں: پھر میں اس پہاڑ کے ارادے سے چل پڑا۔ میں زندگی سے مایوس ہو چکا تھا۔ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور بولا:

بِالطِّيفِ بِالطِّيفِ الطِّفْ بِي بِلطْفِكَ الْخَفِيِّ بِالطِّيفِ يَا قَادِرًا سَائِلَكَ بِقُدْرَتِكَ الْتِي اسْتَوَيْتَ بِهَا عَلِي
الْعَرْشِ فَلِمَ يَعْلَمُ الْعَرْشُ اَيْنَ مُسْتَقَرِّكَ مِنْهُ يَا حَلِيمٌ يَا عَلِيَّ يَا عَظِيمٌ يَا حَيَّ يَا قَيُّوْمُ يَا اللّٰهَ اَلَا
كَفَيْتَنِي هَذِهِ الْحَيَاةَ

اے لطیف! اے لطیف! مجھ پر لطف فرما اپنا لطف خفی۔ اے لطیف! اے قدیر! میں تیری قدرت کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں جس کے ساتھ تو عرش پر بٹھرا۔ پس عرش کو بھی معلوم نہیں ہے کہ تیرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ اے حلیم! اے علیم! اے علی (بلند)! اے عظیم! اے زندہ! اے تھامنے والے! اے اللہ مجھے اس سانپ سے حفاظت دے۔

ابن حمیر فرماتے ہیں: پھر میں چل پڑا۔ مجھے ایک آدمی ملا جس کا چہرہ سپید، خوشبو عمدہ اور اس کے کپڑے میل پکیل سے صاف ستھرے تھے۔ اس نے مجھے سلام کیا۔ میں نے سلام کا جواب دیا، اس نے کہا: کیا بات ہے میں آپ کا رنگ بدلا ہوا دیکھ رہا ہوں اور آپ کا حال پریشان نظر آرہا ہے۔ میں نے کہا: ہاں ایک دشمن کی وجہ سے جس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔ اس نے میرے دشمن کا پوچھا کہ کہاں ہے؟ میں نے کہا: میرے پیٹ میں ہے۔ اس نے مجھے منہ کھولنے کو کہا میں نے منہ کھولا تو اس نے زیتون کے پتے کی مانند ایک ہرپتہ میرے منہ میں ڈال دیا اور بولا: اس کو چبا لے اور نگل لے۔

محمد بن حمیر کہتے ہیں: میں نے اس کو چبا کر نگل لیا اور ابھی تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ پتے نے میرے پیٹ میں مروڑ پیدا کر دی اور میرے پیٹ میں گھومنے لگا آخر سانپ کٹ کٹ کر میرے نچلے مقام سے نکل گیا اور میرا ڈر اور خوف جاتا رہا۔ میں آدمی کے ساتھ چمٹ گیا۔ اور پوچھا: اے بھائی تو کون ہے؟ جس کے طفیل اللہ نے مجھ پر احسان کیا، آدمی، ہنس پڑا اور بولا: تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں نے انکار کیا تو بولا: اے محمد بن حمیر! جب تیرے اور اس سانپ کے درمیان یہ واقعہ پیش آیا اور تو نے مذکورہ دعا کی تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے خدا کی بارگاہ میں (میری مدد کے لئے) پکار اٹھے۔ تب پروردگار نے فرمایا: میری عزت کی قسم! میری بزرگی کی قسم! جب بھی یہ سانپ میرے کسی بندے کے ساتھ کوئی ایذا، رسائی کرتا ہے میری نگاہ میں رہتا ہے۔ پھر اللہ نے مجھے حکم دیا اور میرا نام نیکی ہے اور میں چوتھے آسمان میں رہتا ہوں، حکم یہ دیا کہ جنت میں جا اور شجر طوبیٰ کا پتہ لے اور میرے بندے محمد بن حمیر کی مدد کو پہنچ۔

اے محمد! تجھ پر نیکی لازم ہے۔ بے شک نیکی بری جگہوں میں پجاتی ہے، اگرچہ نیکی جس کے ساتھ کی جائے وہ اس کو ضائع کر دے لیکن اللہ کے ہاں ضائع نہیں ہوتی۔ حلیۃ

۱۷۰۱۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نیکی خزانوں سے افضل ہے اور قلعوں میں مضبوط ترین قلعہ ہے۔ تجھے نیکی کی ناشکری کرنے والے کی ناشکری نیکی سے بیزار نہ کر دے۔ بے شک نیکی کا شکر یہ وہ شخص بھی کرے گا جس نے تیری نیکی سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا ہوگا۔ بے شک قدر دان کے شکر کی وجہ سے وہ نعمت بھی مل جاتی ہے جس کو ناشکرے کی ناقدری نے ضائع کر دیا ہو۔ النرسی

۱۷۰۱۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک مخلوق کو مخلوق کے لیے پیدا کیا۔ ان کو لوگوں کے لیے معزز کر دیا اور نیکی کا اہل بنا دیا لوگ اپنی ضروریات میں ان کی طرف لپکتے ہیں۔ یہ لوگ قیامت کے دن اس میں ہوں گے۔ النرسی

۱۷۰۱۸ عطاء اور طاؤس رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس قدر اللہ کی نعمت کسی بندے پر بڑھتی ہے اس قدر لوگوں کا بوجھ اس پر زیادہ ہوتا ہے۔ پس جو شخص اس بوجھ کو اٹھانے سے انکار کرتا ہے وہ اپنی نعمت کو زوال کی نظر کرتا ہے۔ ہر صاحب نعمت سے حسد کیا جاتا ہے لہذا اپنی حاجتوں کو چھپا کر ان کی تکمیل چاہو۔ الشیرازی فی الالقب

۱۷۰۱۹ حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: اے بلال! تیرے پاس کوئی چیز ہے؟ بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے اثبات میں جواب دیا اور وہ لے کر آگیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے بلال! تیرے پاس ابھی کچھ پیچھے باقی ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے پاس کچھ نہیں سوائے ایک ٹھکی کے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے بلال! خرچ کر! اور عرش والے سے کمی کا ڈر نہ کر۔ ابو نعیم

فصل..... صدقہ کے آداب میں

۱۷۰۲۰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: جب تم دو تو غنی کرو دو یعنی صدقہ سے (اور وہ مانگنے کا محتاج نہ رہے)۔

ابو عیید، ابن ابی شیبہ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق

۱۷۰۲۱ ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ دونوں حروں کے درمیان کھڑے ہوئے اور یہ دونوں حرے فلاں کے گھر ہیں، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تیرے بھائی نے گوشت کو آگ پر بھونا جب وہ پک کر تیار ہو گیا تو خراب کر دیا۔

ابن المبارک و ابو عیید فی القریب

۱۷۰۲۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ ان کے لیے جلواء کی قیدی عورتوں میں سے ایک باندی خرید لیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس باندی کو بلوایا تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون.

تم نیکی کو ہرگز نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ چیز میں سے خرچ نہ کرو۔

پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو آزاد فرما دیا۔ عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المنذر

۱۷۰۲۳ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، پوچھا گیا: یا رسول اللہ! کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: کم مال والے کی محنت کا صدقہ۔ اور تو خرچ کی ابتدا اپنی عیال سے کیا کر۔ العسکری فی الامثال

۱۷۰۲۴ عمر و البیہی سے مروی ہے، فرمایا: ہم وائلہ بن الاسقع کے پاس تھے۔ ان کے پاس ایک سائل آیا (اور سوال کیا) وائلہ نے (روٹی کا) ایک ٹکڑا لیا اور اس پر پھٹی کے کچھ قتلے رکھے پھر کھڑے ہوئے اور سائل کے ہاتھ میں رکھ آئے۔ میں نے پوچھا: اے ابوالاسقع! کیا تیرے گھر میں ایسا کوئی نہیں ہے جو اس کام کو انجام دے دیتا؟ فرمایا: ہے تو سہی، لیکن جو شخص کوئی صدقہ مسکین کے پاس لے کر جائے، اس کے ہر قدم کے عوض گناہ معاف ہوتے ہیں۔ پھر جب وہ اس کو مسکین کے ہاتھ میں رکھتا ہے تو پھر واپسی میں ہر قدم کے بدلے دس گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ابن عساکر

۱۷۰۲۵ ابوداؤد سے مروی ہے کہ مجھے ابن مسعود رضی اللہ عنہما نے قرظہ کی طرف بھیجا اور حکم دیا کہ اس میں میں وہی کام کروں جو بندہ صالح کرتا تھا۔ یعنی بنی اسرائیل کا وہ شخص جس نے کہا تھا: میں ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں، ایک تہائی اس باغ میں لگا دیتا ہوں اور ایک تہائی بچوں کے لیے لے آتا ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۰۱۶ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! اپنا کھانا متقیوں کو کھلاؤ اور اپنی نیکی کا رخ مؤمنوں کی طرف رکھو۔ ابن عساکر

صدقہ کے وکیل کو بھی مالک کے برابر اجر ملتا ہے

۱۷۰۲۷ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک سائل آیا۔ اس کو ایک آدمی نے ایک درہم دینے کے لیے نکالا۔ ایک دوسرے آدمی نے اس سے لے کر سائل کو وہ درہم تمہا دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ کام کیا ہے اس کے لیے دینے والے کا اجر ہے بغیر اس کے اجر میں کچھ کمی کیے۔ ابن النجار

کلام: روایت کی سند میں یحییٰ بن مسلمہ بن تغلب ہے جو ابوسراقہ سے روایت کرتا ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

۱۷۰۲۸ حکیم بن حزام سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خرچ کی ابتداء اپنے عیال سے کر اور مالدار رکھتے ہوئے صدقہ کر۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۰۲۹ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا: ہنسی مذاق میں صدقہ کرنے والا اور سنجیدگی سے صدقہ کرنے والا دونوں برابر ہیں۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۷۰۳۰ قاسم بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ صدقہ (زکوٰۃ) کو نافذ قرار دیتے تھے خواہ

اس پر قبضہ نہ ہو۔ جبکہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ صدقہ کو ادا نہ مانتے تھے جب تک اس پر مستحق کا قبضہ نہ ہو جائے۔

الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۳۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: جو تو اپنی جان پر خرچ کرے اور اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے بغیر اسراف و تنگ دستی کے تو اس کا ثواب ہے تیرے لیے، جو تو صدقہ کرے اس کا ثواب تیرے لیے ہے اور جو ریاء اور دکھاوے کے لیے خرچ کرے یہ شیطان کا حصہ ہے۔

عبد بن حمید، عبدالرزاق، ابن زنجویہ فی فضائل الاعمال، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۰۳۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی شریف آدمی کے ساتھ نیکی برتی اس نے اس کو اپنا غلام بنالیا۔ اور جس نے کسی کمینے کے ساتھ نیکی کا سلوک کیا اس نے اس کی دشمنی کو زائل کر دیا۔ آگاہ رہو! نیکی برتنا نیکی بختوں کا کام ہے۔ ابن النجار کلام:..... تذکرۃ الموضوعات ۶۸۔

۱۷۰۳۳ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، وہ حسین بن سائب بن ابی لبابہ سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔

ابولبابہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے میری توبہ قبول فرمائی تو میں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنی قوم کا گھر چھوڑتا ہوں جہاں رہ کر میں گناہ میں پڑا۔ نیز میں اپنا مال صدقہ کرتا ہوں اللہ اور اس کے رسول کی جناب میں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابولبابہ! تجھے اپنے مال میں سے صرف ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ چنانچہ میں نے ایک تہائی مال اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم

۱۷۰۳۴ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب اللہ پاک نے ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میری توبہ یہ ہے کہ میں اپنی قوم والا گھر چھوڑ دوں جہاں میں گناہ میں پڑا اور آپ کا پڑوس حاصل کروں اور اپنے مال سے اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں صدقہ کر کے دست کش ہو جاؤں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کے لیے ایک تہائی مال صدقہ کرنا کافی ہے۔ اے ابولبابہ! الجامع لعبدالرزاق

فصل..... صدقے کی انواع میں

۱۷۰۳۵ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: اعمال میں سے کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: تیرا اپنے مسلمان بھائی کو خوشی پہنچانا: اس کی جھوک دفع کر کے، یا اس کا ستر چھپا کر یا اس کی حاجت پوری کر کے۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۳۶ عیونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں: میری ایک باندی تھی جو میں نے آزاد کر دی۔ نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو ان کو خبر دی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تجھے اجر دے، لیکن اگر تو یہ باندی اپنے ماموؤں کو دے دیتی تو یہ تیرے لیے زیادہ اجر وہ ثابت ہوتا۔

ابوداؤد ۱۶۳۹۹

۱۷۰۳۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے کے ساتھ ایک میل راہ دکھاتا چلا اس کو میل میں ہرگز کے فاصلے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ہوگا اور جب تو کسی اندھے کو راہ دکھائے تو اس کا بایاں ہاتھ اپنے دائیں ہاتھ میں تھام لے، یہ صدقہ ہے۔ الدیلمی

۱۷۰۳۸ ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مال و دولت والے سارا اجر لے گئے۔ ہم نماز پڑھتے ہیں تو وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور ہم روزہ رکھتے ہیں تو وہ بھی روزہ رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے پاس زائد اموال ہوتے ہیں جن کو وہ صدقہ کرتے ہیں اور ہمارے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو کہے تو اپنے سے آگے نکلنے والوں کو پالے، لیکن تجھے کوئی نہ پاسکے سوائے اس شخص کے جو تیرا عمل اختیار کرے۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ضرور یا رسول

اللہ! ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ پڑھا کر اور ایک بار آخر میں لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير پڑھ لیا کر۔

دوسروں کو بھی یہ خبر ہوگئی۔ یہ فقراء پھر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! انہوں نے بھی وہی کہا جو ہم نے کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اللہ کا فضل ہے جس کو وہ چاہے عطا کرتا ہے۔

اور (یاد رکھو) ہر نفیس پر ہر روز صدقہ لازم ہے۔ اپنی تیز نگاہ کے ساتھ کمزور نگاہ والے کو فائدہ دینا صدقہ ہے، اپنی تیز سماعت کے ساتھ ناقص سماعت والے کو سنو دینا صدقہ ہے، اپنے مضبوط بازوؤں کے ذریعے کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے، اپنے مضبوط قدموں کے ساتھ مصیبت زدہ کی مدد کرنا صدقہ ہے، کسی کے پوچھنے پر کہ فلاں کہاں ہے تیرا بتا دینا صدقہ ہے، مسلمانوں کے راستے سے ہڈیوں اور پتھروں کو ہٹا دینا صدقہ ہے، امر بالمعروف نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے، اور تیرا اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنا صدقہ ہے۔ البخاری فی التاريخ، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر اس کی سند حسن ہے۔

صدقہ کی مختلف صورتیں

۱۷۰۳۹ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو تو پڑھے تو اپنے سے آگے نکلے والوں سے سبقت کر جائے، اور تجھے کوئی نہ پاسکے سوائے اس کے جو تیرا ٹھکانا کرے۔ ہر (فرض نماز کے بعد) تینتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور آخر میں ایک بار لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له، له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير پڑھ لے۔ اور (یاد رکھا) ہر جان پر ہر روز صدقہ لازم ہے، تیرا اپنی تیز نگاہوں سے ناقص نگاہوں والے کو دکھانا صدقہ ہے، تیرا اپنی تیز سماعت سے ناقص سماعت والے کو سنو دینا صدقہ ہے، تیرا راہ ٹھکانے کو سیدھی راہ دکھانا صدقہ ہے، کوئی تجھ سے کسی کا پوچھنے کہ فلاں کہاں ہے تیرا اس کو بتا دینا صدقہ ہے، مسلمانوں کے راستے سے ہڈیاں اور پتھر ہٹا دینا صدقہ ہے، تیرا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنا صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل کے ساتھ جماع کرنا صدقہ ہے۔ التاريخ للبخاری، الاوسط للطبرانی، ابن عساکر روایت کی سند حسن ہے۔

امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو قد ریتک ذکر کیا ہے اور یہ اضافہ کیا ہے: اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے خواہ وہ مسند کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۱۷۰۴۰ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کوئی چیز سکھا دیجئے جس سے مجھ کو فائدہ ہو۔ ارشاد فرمایا: دیکھ! لوگوں کے راستے میں کیا تکلیف دہ شے ہے اس کو وہاں سے ہٹا دے۔ النسائی

۱۷۰۴۱ زبیر بن عبد اللہ بن عمرو بن امیہ سے مروی ہے وہ اپنے والد عبد اللہ سے اور عبد اللہ اپنے والد عمرو بن امیہ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عثمان بن عفان یا حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما نے ریشم کی کوئی چادر ازار باندھنے کے لیے خریدی۔ حضرت عمرو بن امیہ کا ان کے پاس سے گزر رہا تھا تو انہوں نے ان سے خرید لی۔ عمرو بن امیہ نے وہ اپنی بیوی خلیلہ بنت عبیدہ بن الحارث بن المطلب کو دیدی۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ یا عبد الرحمن رضی اللہ عنہ جس نے وہ چادر پہلے خریدی تھی عمرو بن امیہ کے پاس سے گزرے تو پوچھا اس چادر کا کیا ہوا؟ انہوں نے فرمایا: میں نے وہ چادر اپنی بیوی خلیلہ کو صدقہ کر دی ہے۔ پھر فرمایا: ہر نیکی جو تو اپنے اہل کے ساتھ کرے صدقہ ہے۔ عمرو کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یا عبد الرحمن نے یہ بات حضور ﷺ کو ذکر کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا! ہر وہ نیکی جو تو اپنے اہل کے ساتھ کرے وہ ان پر صدقہ ہے۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۷۰۴۲ ابن سعد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر ہر روز صدقہ لازم ہے ہم نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ارشاد فرمایا: مسلمان کو سلام کرنا صدقہ ہے، مریض کی عیادت کرنا صدقہ ہے، نماز جنازہ ادا کرنا صدقہ ہے، راستے سے تکلیف دہ شے ہٹانا صدقہ ہے اور تیرا کمزور کی مدد کرنا صدقہ ہے۔ ابو نعیم فی تاریخ اصہبان، التاريخ للخطیب، ابن عساکر کلام:..... روایت کی سند میں ابراہیم اہجر ہی ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۴۳۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے محبوب عمل اللہ کے ہاں کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو خوشی پہنچانا۔ یا اس سے تکلیف دور کرنا یا اس سے قرض یا اس کی کوئی حاجت پوری کر کے اس کا خوف زائل کرنا۔ العسکری فی الامثال

کلام:..... روایت کی سند میں سکین بن سراج واہ (بے کار) راوی ہے۔ میزان الاعتدال میں اس کا صحیح نام سکین بن ابی سراج مذکور ہے امام ابن حبان نے اس کو تہمت (کذب) لگائی ہے اور اس سے روایت کرنے والا راوی بھی ثقہ نہیں ہے۔ میزان الاعتدال ۱۷۴۲

۱۷۰۴۴۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے معزز مخلوق نہ بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! ارشاد فرمایا: اللہ کے ہاں سب سے معزز وہ ہوگا جس نے اپنے سے کسی کمتر حال کو دیکھا اور اس کی حاجت پوری کر دی۔ الایلیسی

کلام:..... روایت کی سند میں داؤد بن الجہر ضعیف راوی ہے میزان ۲۰۲۔

۱۷۰۴۵۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دو آدمی ایک جنگل میں چلے جا رہے تھے: ایک عابد تھا اور دوسرا گناہ گار تھا۔ عابد کو پیاس لگی تھی کہ وہ شدت پیاس سے گر گیا۔ اس کا ساتھی اس کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے پاس ایک لٹا تھا جس میں تھوڑا پانی تھا۔ گناہ گار اس پیاس سے عابد کو دیکھ رہا تھا اور وہ گرا ہوا تھا۔ گناہ گار بولا: اللہ کی قسم! اگر یہ عابد پیاسا مر گیا حالانکہ میرے پاس پانی بھی ہے، تو مجھے کبھی اللہ کی طرف سے خیر نہیں ملے گا اور اگر میں نے اس کو پانی پلا دیا تو میں مر جاؤں گا۔ پس اس نے اللہ پر بھروسہ کیا اور اس کو پانی پلا دیا۔ پہلے اس پر پانی چھڑکا پھر بچا ہوا پانی اسی کو پلا دیا۔ پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں نے جنگل طے کیا۔ جب گناہ گار کو حساب کتاب کے لیے کھڑا کیا گیا تو اس کو جہنم کا حکم سنا دیا گیا۔ ملائکہ اس کو بھیجے جا رہے تھے کہ گناہ گار نے عابد کو دیکھ لیا اور بولا: اے فلاں! عابد نے پوچھا تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں فلاں آدمی ہوں جس نے تجھے پیاس کی حالت میں اپنی جان پر ترجیح دی تھی جنگل میں۔ عابد نے کہا: ہاں، میں سمجھ گیا۔ عابد ملائکہ کو کہے گا: تم ٹھہرو۔ وہ ٹھہر جائیں گے۔ عابد اللہ کی جناب میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا اے پروردگار! اس بندے کو مجھے بہہ کر دیجئے۔ پروردگار فرمائیں گے: وہ تیرا ہوا۔ پس عابد اگر گناہ گار کا ہاتھ پکڑے گا اور اس کو جنت میں داخل کرادے گا۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۰۴۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جنت اس شخص کی مشاق ہوتی ہے جو اپنے مومن بھائی کی حاجت روائی کے لیے کوشش کرے تاکہ اس کے حالات درست ہو سکیں۔ پس وہ اس کی بدولت نعمتیں حاصل کرنے میں سبقت لے جائیں گے۔ اللہ پاک آدمی سے اس کے مرتبے اور اس کے خرچ ہونے والے مقام کے بارے میں سوال کریں گے جس طرح اس سے اس کے مال کے بارے میں سوال کریں گے کہ کہاں خرچ کیا۔ الخطیب فی التاريخ

کلام:..... روایت کی سند میں ابوالحسن محمد بن العباس ہے جو ابن انحوی کے نام سے مشہور ہے اور اس کی روایات میں مکرۃ (غلط سلسلہ مواد) شامل ہے نیز دیکھئے التقریب ۱۳۵۔

برائی ہو جائے تو فوراً نیکی کر لے

۱۷۰۴۷۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے مجھے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسی حدیث نہ بتاؤں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بتائی ہے کیونکہ تو اس کا اہل ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور۔ فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریل علیہ السلام کی طرف

سے بیان کیا وہ اپنے پروردگار کی طرف سے روایت کرتے ہیں پروردگار عزوجل نے فرمایا: کوئی قوم ایسی نہیں جو نعت و عیش میں ہو مگر ان کے پیچھے فکر مندی ضرور لاحق ہوتی ہے۔ ہر نعت زائل ہونے والی ہے سوائے اہل جنت کی نعمتوں کے، ہر رنج و غم ختم ہونے والا ہے سوائے اہل جہنم کے رنج و غم کے۔ جب تو کوئی گناہ کر بیٹھے تو اس کے بعد نیکی کر لے، اس طرح تو جلد برائی کو مٹا دے گا۔ نیکی کے کام زیادہ کر۔ یہ برائیوں کے مواقع سے بچاتے ہیں اور کسی نے فرائض کے بعد اس سے زیادہ اللہ کو محبوب عمل نہیں کیا جتنا کسی مسلمان کو خوشی پہنچا کر کیا پھر ارشاد فرمایا: ان باتوں کو لازم پکڑ لے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پس اللہ نے میرا دل ان باتوں کے لیے کھول دیا۔ ابو القاسم النرسی فی قضاء الحوائج کلام: اس روایت میں غالب بن عبد اللہ متروک ہے۔

۱۷۰۴۸ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں وہ روح الامین جبریل علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، وہ اللہ عزوجل کا ارشاد نقل کرتے ہیں اللہ عزوجل نے فرمایا: اے محمد! نیکی کے کام کثرت سے کر، بے شک یہ برے مواقع سے بچاتے ہیں۔ فرائض کے بعد کوئی عمل اللہ کو اس سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ کسی مومن کو خوشی پہنچائی جائے۔ النرسی کلام: روایت کی سند میں نصر بن باب ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ائمہ نے اس پر کذب کا حکم لگایا ہے۔ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی حدیث قابل حجت نہیں۔ اس کا پورا نام ابوسہیل النخراسانی المروزی نصر بن باب ہے۔

۱۷۰۴۹ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے علم نہیں کہ دونوں نعمتوں میں سے کوئی نعمت کا مجھ پر اللہ عزوجل کا بڑا احسان ہے۔ ایک تو اس نے مجھ پر خالص توجہ اور عنایت فرمائی کہ مجھے اپنے کام کے لیے منتخب کیا اور اللہ نے اس کا فیصلہ جاری کیا اور اس کو میرے ہاتھوں پر احسان کیا اور میں کسی مسلمان کی کوئی حاجت پوری کروں یہ مجھے زمین بھرے سونے چاندی سے زیادہ محبوب ہے۔ النرسی

فصل میت کی طرف سے صدقہ

۱۷۰۵۰ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے خبر ملی کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ام سعد اپنی زندگی میں میرے مال سے حج کرتی تھی، صدقہ کرتی تھی، صلہ رحمی کرتی تھی اور میرا مال (اس طرح نیک جگہوں میں) خرچ کرتی تھی۔ اب وہ انتقال کر گئی ہے کیا میں اس کی طرف سے یہ کام کروں تو کیا اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۵۱ عبد الرحمن بن القاسم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں مر گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا: ہاں۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۰۵۲ عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس نے کچھ صدقہ نہیں کیا تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو اجر ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ آدمی بولا: (یا رسول اللہ!) میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میری ماں جو مجھ پر کابغا چھوڑ گئی ہے اس کو میں اس کی طرف سے صدقہ کرتا ہوں۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۷۰۵۳ عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں انتقال کر گئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اگر اس کو بات کرنے کی مہلت ملتی تو وہ ضرور صدقہ کرتی۔ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔

الجامع لعبد الرزاق

۱۷۰۵۴ عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف سے کوئی جان آزاد کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ کرو۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۷۰۵۵ ابن جریج رحمۃ اللہ سے مروی ہے میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ان سے سوال کیا گیا تھا کہ کیا میت کو اجر ملے گا اگر زندہ

اس کی طرف سے صدقہ کر دے؟ ارشاد فرمایا: ہاں ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔ الجامع لعبدالرزاق

۱۷۰۵۶ طاووس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی کہ کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ایک دوسرا آدمی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ بوڑھا آدمی ہے حج کرنے کی طاقت نہیں رکھتا مگر اس طرح کہ اس کو اونٹ پر آڑا لٹا کر لے جایا جائے کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ المصنف لعبدالرزاق

۱۷۰۵۷ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: اگر کوئی میت کی طرف سے صدقہ کرے ایک پایہ بھی تو اللہ پاک اس کو قبول فرمائے گا۔ رواہ عبدالرزاق

ماں کی طرف سے نذر پوری کرنا

۱۷۰۵۸ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: میری ماں پر نذر ہے کیا میں اس کی طرف سے نذر پوری کر دوں؟ ارشاد فرمایا ہاں۔ پوچھا: کیا اس کو نفع ہوگا؟ فرمایا ہاں۔ عبدالرزاق

۱۷۰۵۹ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، سعد بن عبادہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ام سعد کا بیٹا ہوں۔ وہ مر چکی ہیں۔ کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں ان کو نفع ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: پھر کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی پلا یا کر۔ چنانچہ انہوں نے صبر اور تکہین دو کنویں مدینے میں کھدوائے۔ حضرت حسن فرماتے ہیں: میں نے بچپن میں کئی بار ان دونوں سے پانی پیا ہے۔

السنن لسعيد بن منصور

۱۷۰۶۰ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا میری ماں چلی گئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی، میرا گمان ہے کہ اگر اس کو بولنے کا موقع ملتا تو ضرور صدقہ کرتی، کیا میں اگر ان کی طرف سے صدقہ کروں تو ان کو اجر ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۱ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا باپ مر چکا ہے اور وہ مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن اس نے کوئی وصیت نہیں کی تو کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۱۷۰۶۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گیا۔ کیا اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کے لیے یہ صدقہ گناہوں کا کفارہ بنے گا؟ فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۳ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے ایک عطیہ دیا۔ میں روپڑا آپ ﷺ نے پوچھا: اے معاذ! تجھے کیا چیز رلا رہی ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے باپ کے مال میں سے میری ماں کا حصہ تھا جس میں سے وہ صدقہ کیا کرتی اور اپنی آخرت کے لیے آگے بھیجا کرتی تھی۔ اب وہ مر گئی ہے لیکن وہ کسی چیز کی وصیت نہیں کر سکی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! اللہ تیری آنکھوں کو نہ رلائے۔ کیا تو چاہتا ہے کہ تیری ماں کو قبر میں اجر ملے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیکھ تیری ماں اپنی زندگی میں کہاں مال خرچ کرتی تھی۔ پس اس کو اسی طرح جاری کر دے اور یہ کہہ اللھم تقبل من ام معاذ اے اللہ! یہ ام معاذ کی طرف سے قبول فرما۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خاص معاذ کے لیے ہے یا تیری ساری امت کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا: میری ساری امت کے لیے۔ ابن جریر

کلام: روایت کی سند میں عثمان بن عطاء خراسانی ضعیف راوی ہے۔

۱۷۰۶۴ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا: میں اپنا زیور اپنی ماں کی طرف سے صدقہ کرنا چاہتی ہوں؟ جو وفات پا چکی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تجھے اس کا حکم دیا تھا؟ عورت بولی: نہیں۔ حضور

ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اپنا مال اپنے پاس رکھو وہ تیرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ ابن جریر
فائدہ:..... غالباً اس عورت کی خستہ حالی کی وجہ سے حضور ﷺ نے اس کو یہ مشورہ دیا ہو۔

۱۷۰۶۵۔ عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری ماں فوت ہو چکی ہے اور وہ زیور چھوڑ کر گئی ہے لیکن وہ کوئی وصیت نہیں کر گئی، اگر میں اس کی طرف سے یہ زیور صدقہ کر دوں تو کیا اس کو نفع ہوگا؟ ارشاد فرمایا: اپنے مال کو اپنے پاس روک رکھ۔ ابن جریر

۱۷۰۶۶۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں اپنی مری ہوئی ماں کی طرف سے کوئی غلام آزاد کرنا چاہتا ہوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں ٹھیک ہے۔ ابن جریر

۱۷۰۶۷۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میرا باپ انتقال کر گیا ہے، کیا میں اس کی طرف سے غلام آزاد کر دوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

۱۷۰۶۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ام سعد بن عبادہ کا انتقال ہو گیا اور سعد بن عبادہ کہیں گئے ہوئے تھے۔ پھر بعد میں سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور میں (اس وقت) غائب تھا۔ تو اگر میں اس کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: پھر میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا خراف باغ ماں کی طرف سے صدقہ ہے۔ عبدالرزاق، ابن جریر

۱۷۰۶۹۔ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میری ماں فوت ہو چکی ہے اور وہ کوئی وصیت نہیں کر سکی، اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو نفع ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ خواہ ایک چلے ہوئے یا اس کا صدقہ کیوں نہ ہو (کردے)۔ ابن جریر

۱۷۰۷۰۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو نبی اکرم ﷺ نے اپنی ماں کی طرف سے پانی پلانے کا حکم فرمایا۔ ابن عساکر
۱۷۰۷۱۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ مر گیا ہے اور مال چھوڑ کر گیا ہے لیکن وہ وصیت نہیں کر سکا۔ اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کر دوں تو اس کے لیے گناہوں کا کفارہ ہوگا؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن جریر

شوہر کے مال سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۲۔ حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری عورت میرے مال میں سے بغیر اجازت کے صدقہ کرتی ہے۔ ارشاد فرمایا: تم دونوں اجر میں برابر کے شریک ہو۔ آدمی نے کہا: میں اس کو منع کرنا چاہتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: پھر تیرے لیے تیرا بخل ہوگا اور اس کے لیے اس کی نیکی کا ثواب ہوگا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۳۔ ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں سوائے اس کے جو زبیر (میرے شوہر) کے پاس آئے تو کیا میں اس سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر سکتی ہوں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں خرچ کر اور شہر نہ کر ورنہ اللہ بھی تجھ پر شمار کرے گا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ان سے کسی نے سوال کیا کہ کیا عورت اپنے شوہر کے مال میں سے صدقہ کر سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہاں صرف اپنے (زوجہ کے بقدر) جسے سے کر سکتی ہے پھر (بھی) اجر میں دونوں برابر کے شریک ہوں گے۔ اور اس کے علاوہ عورت کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ بغیر شوہر کی اجازت کے اس کے مال میں سے کچھ خرچ کر لے۔ عبدالرزاق

فصل..... کافر کا صدقہ کرنا اور اس کی جانب سے صدقہ کرنا

۱۷۰۷۵ عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے عاص بن وائل پر سو غلام آزاد کرنا ذمے تھے۔ اس نے اپنے بیٹے ہشام پر پچاس غلام ذمے کر دیئے اور دوسرے بیٹے عمرو پر پچاس غلام ذمے کر دیئے۔ عمرو نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی طرف سے غلام آزاد نہیں کیا جاسکتا۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تو اس کی طرف آزاد کرتا، یا صدقہ کرتا تو اس کو ضرور پہنچتا۔ عبدالرزاق

۱۷۰۷۶ عبداللہ بن عمرو بن العاص بن وائل سے مروی ہے کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کیے جائیں۔ چنانچہ ہشام نے پچاس غلام آزاد کر دیئے۔ عمرو بن العاص نے بقیہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو بولا: نہیں، جب تک میں حضور ﷺ سے سوال نہ کروں غلام آزاد نہ کروں گا۔ چنانچہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا باپ سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کر گیا تھا۔ ہشام نے پچاس غلام اس کی طرف سے آزاد کر دیئے ہیں۔ اب پچاس غلام آزاد کرنا باقی ہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے آزاد کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس کی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج کرتے تو اس کو ضرور پہنچتا۔ ابن جریر

۱۷۰۷۷ حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور یہ کرتا تھا اور یہ کرتا تھا۔ اب وہ کہاں ہوگا؟ فرمایا: جہنم میں۔ اعرابی کو اس پر گویا غصہ آیا اس نے کہا: پھر آپ کا باپ کہاں ہے؟ ارشاد فرمایا: تو جس کافر کی قبر کے پاس سے گزرے اس کو جہنم کی بشارت دیدے۔ پھر اعرابی بعد میں مسلمان ہو گیا۔ اعرابی کہتا ہے: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مشقت میں ڈال دیا ہے کہ میں جب بھی کسی کافر کی قبر کے پاس سے گزرتا ہوں تو اس کو جہنم کی بشارت دیتا ہوں۔

البزار، ابن السنی فی عمل یوم وليلة، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

فصل..... مصرف (صدقہ اور زکوٰۃ) میں

۱۷۰۷۸ (صدیق رضی اللہ عنہ) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کو گوشت ہدیہ میں بھیجا۔ نبی اکرم ﷺ نے صحابہ کو پکانے کا حکم دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تو بریرہ رضی اللہ عنہ پر صدقہ کیا گیا تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پر صدقہ ہے لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ ابو بکر، الشافعی، ابن النجار

۱۷۰۷۹ عبدالرحمن بن السملانی سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے بعد خلافت کے منصب پر عمر رضی اللہ عنہ) کا نام تجویز کر کے عمر کے لیے وصیت فرمائی:

جس نے غیر مستحق کو زکوٰۃ دی اس کی زکوٰۃ قبول نہ ہوگی خواہ وہ تمام دنیا صدقہ کر دے۔ جس نے ماہ رمضان کے روزے غیر ماہ رمضان میں رکھے اس کے روزے قبول نہ ہوں گے خواہ وہ زمانہ بھر کے روزے رکھے۔ عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ

کلام: ابن السملانی ضعیف ہے اور اس نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۱۷۰۸۰ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان سے کسی نے سوال کیا: کیا تو مسجد کے اس کنویں سے پانی پیتا ہے جو صدقہ کا ہے؟ حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے ام سعد (کے صدقے) کے کنویں سے پانی پیاتے۔

فائدہ: فرض زکوٰۃ صرف مستحق کو ادا کرنا ضروری ہے اور اس میں مستحق کا قبضہ بھی ضروری ہے۔ لہذا پانی کے کنویں وغیرہ وقف کرنے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی۔ جبکہ نفلی صدقات میں یہ شرائط نہیں ہیں اور ان سے غیر مستحق لوگ بھی نفع اٹھا سکتے ہیں۔

۱۷۰۸۱ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صدقہ میں چاندی وغیرہ اور دوسرا ساز و سامان بھی لے لیتے تھے اور پھر اس کو کسی ایک قسم میں دیدیتے تھے۔ جن کا اللہ نے نام لیا ہے۔ ابن ابی شیبہ

فائدہ:..... یعنی اللہ پاک نے زکوٰۃ کے آٹھ مصارف جو میان کیے ہیں ان میں سے کسی ایک کو دیدیتے تھے۔

۱۷۰۸۲۔ عبداللہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جابہ تشریف لائے اور خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ پھر حدیث ذکر فرمائی پھر فرمایا: سنو! جب میں اپنی اس جگہ سے ہٹ جاؤں کوئی ایسا شخص جس کا صدقہ میں کوئی حق ہو وہ میرے پاس آجائے۔ لیکن ان کے پاس حاضرین میں سے صرف دو آدمی آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے دونوں کے لیے حکم فرمایا چنانچہ دونوں کو عطیہ دیا گیا۔ ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور بولا: اللہ پاک امیر المؤمنین کا حال درست رکھے! یہ مالدار صدقہ کا اس پاکدار من فقیر سے زیادہ حقدار نہیں ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: افسوس تجھ پر! میں ان لوگوں کے ساتھ کیسا چلتا ہوں۔ مستند ابی یعلیٰ

صدقہ لینا حلال نہ ہونا

۱۷۰۸۳۔ میمون بن مہران سے مروی ہے کہ ایک عورت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس صدقہ کا سوال کرنے آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس ایک اوقیہ (چالیس درہم) چاندی ہو تو تیرے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے۔ فرمایا: اوقیہ اس دن میمون کے بیان کے مطابق چالیس درہم کا تھا۔ عورت نے کہا: پھر میرا یہ اوقیہ اس وقت سے زیادہ کا ہے۔ راوی کہتے ہیں: میں نے میمون سے پوچھا: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو صدقہ دیا؟ فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ ابو عبید

۱۷۰۸۴۔ شہاب بن عبد اللہ الخولانی سے مروی ہے کہ سعد بن جعلی بن امیہ کے اصحاب میں سے تھے مدینے کے ارادے سے نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ عرض کیا: جہاد کا۔ فرمایا: واپس لوٹ جا۔ حق پر عمل کرنا بھی اچھا جہاد ہے۔ جب سعد لوٹنے لگے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تو کسی صاحب مال کے پاس سے گزرے تو نیکی کرنا نہ بھول اور اس کے مال کو بھلا۔ اور تم لوگ اپنے مال کو تین حصوں میں تقسیم کیا کرو۔ صاحب مال کوئی ایک حصہ اختیار کر لے، پھر بقیہ دو حصوں میں سے ایک حصہ تم اختیار کر لو پھر اس کو فلاں فلاں مصرف میں استعمال کرو۔ ابو عبید

۱۷۰۸۵۔ عمیر بن سلمہ دؤلی سے مروی ہے فرمایا: اس دوران کے نصف النہار کا وقت تھا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے سائے تلے قبولہ فرما رہے تھے۔ ایک اعرابیہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرتی ہوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آگئی اور بولی: میں ایک مسکین عورت ہوں۔ میرے کئی بیٹے ہیں۔ عمر بن خطاب نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ وصولی اور ادائیگی کے لیے بھیجا تھا، لیکن اس نے ہم کو کچھ نہیں دیا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے، آپ ہماری شفاعت کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہا نے یقاً غلام کو آواز لگائی کہ محمد بن مسلمہ کو بلا کر لاؤ۔ عورت بولی: میرا کام زیادہ مناسب اس طرح رہے گا کہ آپ میرے ساتھ ان کے پاس چلیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسے ہی کرے گا ان شاء اللہ۔ چنانچہ یقاً محمد بن مسلمہ کی پاس آئے اور ان کو کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں حاضری دو۔ محمد بن مسلمہ آئے اور السلام علیک یا امیر المؤمنین کہا! تب عورت کو پتہ چلا کہ (آپ رضی اللہ عنہ) امیر المؤمنین ہیں اور پھر اس کو شرم آئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات میں کوتاہی نہیں کرتا کہ تمہارے اچھے بندوں کو اختیار کروں۔ اے محمد بن مسلمہ! تو کل قیامت کو کیا کہے گا جب اللہ عز و جل تجھ سے اس عورت کے بارے میں سوال کرے گا۔ تب محمد بن مسلمہ کی آنکھیں ڈبڈبائیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے پاس اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ ہم نے اس کی تصدیق کی اور اس کی اتباع کی۔ اس نے اللہ کے دیئے ہوئے حکم پر عمل کیا چنانچہ صدقہ کو اس کے مستحق اہلوان مساکین وغیرہ کے لیے مقرر کر دیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح اسی حال پر قبض کر لی۔ پھر اللہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنا دیا۔ اس نے اپنے نبی کی سنت پر عمل کیا حتیٰ کہ اللہ نے اس کی روح بھی قبض فرمائی۔ پھر اللہ پاک نے مجھے خلیفہ منتخب فرمایا: میں نے اس میں ابھی کوتاہی نہیں برتی کہ تمہارے بہترین لوگوں کو منتخب کروں۔

پس اگر میں تجھے عامل بنا کر بھیجوں تو اس عورت کو اس سال اور اس سے پہلے سال کی زکوٰۃ بھی ادا کر دے۔ اور ممکن ہے کہ میں تجھے عامل نہ

بناؤں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے لیے ایک اونٹ منگوا لیا پھر اس پر آٹا اور زیتون لدوایا۔ پھر فرمایا: یہ لے لے پھر ہم سے خیبر میں ملنا جب تک اس اونٹ سے کام چلا۔ ہمارا خیبر جانے کا ارادہ ہے۔

چنانچہ وہ خیبر بھی آئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے دوسرے دو اونٹ منگوائے اور فرمایا: یہ لے لے۔ اس سے کام چلا جب تک کہ محمد بن مسلمہ تیرے پاس آئے۔ میں نے اس کو حکم دیدیا ہے کہ وہ تجھے تیرا وظیفہ اس سال کا اور گزشتہ سال کا ادا کر دے۔

۱۷۰۸۶ ابولیلی سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے بیت المال میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ عنہ تھے اور انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈال دی۔ نبی کریم ﷺ نے کھجور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا کہ ہمارے لئے صدقہ حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۸۷ ابو عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا تو ایک شخص کھجوروں سے بھری ہوئی ایک پلیٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پوچھا صدقہ ہے یا ہدیہ؟ تو اس شخص نے کہا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ ﷺ نے پلیٹ کو قوم کی طرف بڑھا دیا اور ان میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ بھی تھے جو بہت کم عمر تھے۔ انہوں نے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور ان کے منہ میں انگلی ڈالی اور کھجور نکال دی۔ پھر ارشاد فرمایا کہ ہم آل محمد صدقہ نہیں کھاتے۔ ابن ابی شیبہ

کمانے پر قدرت والے کے لئے مانگنا درست نہیں

۱۷۰۸۸ عبید اللہ بن عدی سے مروی ہے کہ ان کو دو آدمیوں نے بیان کیا: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حجۃ الوداع میں آئے، لوگ آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کر رہے تھے۔ ہم نے آپ پر ہجوم کر دیا حتیٰ کہ ہم نے آپ تک رسائی حاصل کر لی۔ پھر ہم نے آپ سے صدقہ کے بارے میں سوال کیا۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف نگاہ اٹھائی اور نیچے کر لی۔ آپ نے ہم دونوں کو قوتانا اور مضبوط آدمی (یعنی غیر مستحق) سمجھا پھر ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں دے دیتا ہوں لیکن اس (صدقہ کے) مال میں کسی مالدار کا حق ہے اور نہ کسی توانا کمانے والے کا۔ ابن النجار

۱۷۰۸۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حسن بن علی کو دیکھا کہ صدقہ کی کھجور اپنے منہ میں لے کر چبانا شروع کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کخ (تھوک دے، تھوک دے) ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۰ ابولیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور صدقہ کے مال کے کمرے میں داخل ہوئے آپ ﷺ کے ساتھ حسن یا حسین کوئی ایک بچہ تھا رضی اللہ عنہ۔ اس نے ایک کھجور اٹھائی اور اس کو اپنے منہ میں رکھ لیا۔ آپ ﷺ نے وہ کھجور ان سے نکلوائی اور فرمایا: صدقہ ہمارے لیے حلال نہیں ہے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۱ ابی عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر خدمت بیٹھا تھا۔ ایک آدمی کھجوروں بھرا طباق لئے آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اس آدمی نے کہا: بلکہ صدقہ ہے۔ آپ ﷺ نے اس طباق کو لوگوں کے آگے کر دیا۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے اور آپ کے سامنے بیٹھے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لی اور اپنی منہ میں رکھ لی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا اور اپنی انگلی ان کے منہ میں ڈال کر اگلوئی۔ پھر ارشاد فرمایا: ہم آل محمد صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۲ ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے بنی مخزوم کے ایک آدمی کو صدقہ وصولی پر بھیجا۔ ابورافع (حضور ﷺ کے غلام، اس روایت کے راوی) نے بھی ان کے پیچھے جانا چاہا اور آپ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے علم نہیں ہے کہ ہمارے لیے صدقہ کھانا حلال نہیں ہے اور کسی قوم کا غلام انہی میں شامل ہوتا ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۳ ابو عمرہ رشید بن مالک سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ کے پاس ایک طباق کھجوروں بھرا لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ؟ لوگوں نے کہا: صدقہ، آپ ﷺ نے وہ اپنے اصحاب کو بھیج دیا۔ حضرت حسین بن علی

رضی اللہ عنہ آپ کے سامنے بیٹھ مٹی میں کھیل رہے تھے۔ انہوں نے ایک کھجور لے کر منہ میں ڈال لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم آل محمد ہیں صدقہ نہیں کھایا کرتے۔ ابن النجار

۱۷۰۹۴ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے مجھے حجر المدری نے خبر دی کہ نبی اکرم ﷺ کے صدقے میں سے اس (صدقے کے) اہل معروف طریقے کے ساتھ کھائیں نہ کہ منکر طریقے سے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۰۹۵ عیسیٰ بن عبداللہ الباشمی اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس دو عورتیں آئیں اور کچھ سوال کیا۔ ایک عربی عورت تھی دوسری اس کی باندی تھی۔ آپ ﷺ نے دونوں کے لیے ایک ایک بورا غلے کا اور چالیس چالیس درہم دیے۔ باندی نے تو لیے اور چل پڑی۔ عربیہ نے کہا: اے امیر المؤمنین تو نے مجھے بھی اس باندی کے جتنا دیا حالانکہ وہ باندی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل کی کتاب میں دیکھا ہے مگر اس میں آل اسماعیل کو آل اسحاق پر فضیلت نہیں پائی۔ السنن للبیہقی

۱۷۰۹۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کسی اولاد یا کسی والد کے لیے ایک دوسرے کے فرض صدقے میں کوئی حق نہیں ہے اور جس کی اولاد ہو یا والد ہو اور وہ اس کے ساتھ صلہ رحمی نہ کرے وہ عاق (رشتہ توڑنے والا) ہے۔ السنن للبیہقی

باب..... فقر اور فقراء کی فضیلت میں فصل

۱۷۰۹۷ انسبنا ایوب بکر بن الحسین، أنا أبو بکر محمد بن علی بن محمد المقرئ بن محمد الخياط، كنا أبو علي الحسن بن الحسين بن حمکان الهمدانی، ثنا أبو الحسن علی بن محمد بن محمد بن اسماعیل الطوسی قدم حاجاً بهمدان ثنا أبو الحسن راجع بن الحسين بحلب، ثنا يحيى بن معين عن عبد الرزاق عن معمر عن الزهري عن السائب بن يزيد عن عمر رضي الله عنه قال:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر امانت ہے، جس نے اس کو چھپایا تو یہ عبادت ہے اور جس نے اس کو فاش کر دیا اس نے اپنی باگ ڈور مسلمانوں کے ہاتھ میں دیدی۔
کلام:..... اسی المطالب ۹۷۵، ضعیف الجامع ۴۰۳۰۔

۱۷۰۹۸ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو کہا: اے مالوں والے اتم ساری خیر لے گئے، تم صدقہ کرتے ہو، غلام آزاد کرتے ہو، حج کرتے ہو اور (اللہ کی راہ میں) مال خرچ کرتے ہو، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور تم ہم پر رشک کرتے ہو؟ کہنے لگا: ہاں ہم تم پر رشک کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! ایک درہم جو آدمی اپنی محنت سے خرچ کرے دوسرے مالدار کے دس ہزار خرچ کرنے سے بہتر ہے (غنیض من فیض)۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۰۹۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دعائیں ارشاد فرمایا:

اے اللہ! آل محمد کا رزق بقدر کفایت مقرر فرما دے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۰ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کو رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو گبر یا (نالی کا کیڑا) کو کیسے دیکھتا ہے؟ عرض کیا: مسکین، جیسا کہ اس کی شکل ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: پھر فلاں آدمی کو کیسا دیکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا: لوگوں کا سردار فرمایا: اگر اس جیسے آدمیوں سے یہ زمین بھردی جائے تو پھر بھی وہ نالی کا کیڑا ان سے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: پھر یا رسول اللہ فلاں آدمی ایسا ہے اور آپ اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ کرتے ہیں ارشاد فرمایا: وہ اپنی قوم کا سردار ہے میں اس کا دل اسلام کی طرف مائل کرنے کے لیے ایسا کرتا ہوں۔ ابو نعیم

۱۷۱۰۱ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تیرے آگے ایک سخت گھائی ہے جس کو صرف ہلکے پھلکے لوگ عبور کر سکتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں انہی میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا: اگر تیرے پاس تین دن کی روزی نہ ہو تو تو ان میں سے ہے۔ ابن عساکر

رسول اللہ ﷺ کا فقر و تنگدستی

۱۷۱۰۲ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک دن رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ملا۔ میں نے آپ کی بدلی ہوئی حالت دیکھی۔ میں نے پوچھا: آپ پر میرا باپ قربان ہو کیا بات ہے میں آپ کو اڑی ہوئی رنگت والا دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے میں تین دنوں سے کوئی ایسی چیز داخل نہیں ہوئی جو زندہ جگر والے کو ضروری ہوتی ہے۔ کعب فرماتے ہیں: چنانچہ میں وہاں سے گیا۔ ایک یہودی اپنے اونٹوں کو پانی پلا رہا تھا۔ میں نے اس کے لیے پانی پلایا اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کرتا رہا۔ کچھ کھجوریں اکٹھی ہو گئیں تو میں ان کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے پوچھا: اے کعب! کہاں سے حاصل کی؟ میں نے ساری بات عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے کعب! کیا تجھ سے محبت رکھتا ہے؟ میں نے عرض کیا: میرا باپ آپ پر نچھاور ہو، بالکل۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فقر اس شخص کی طرف جو مجھ سے محبت رکھتا ہے اس سے زیادہ تیز دوڑتا ہے جس قدر سیلاب اپنے ٹھکانے کی طرف تیزی سے دوڑتا ہے۔ عنقریب تجھے بھی مصیبت پیش آئے گی تو اس کے لیے تیار رہنا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان کو کم پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب! کہاں ہیں؟ بتایا گیا: وہ مریض ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نکلے اور ان کے پاس پہنچے اور فرمایا: اے کعب! خوشخبری ہو۔ ان کی ماں بولی: تجھے جنت کی مبارکباد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا: یہ کون ہے جو اللہ پر اس قدر جسارت کر رہی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میری ماں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ام کعب! شاید کعب نے کبھی ایسی کوئی بات کہی ہو جو بے فائدہ ہو یا لایعنی (بے فائدہ) کام میں مشغول ہوتے ہوں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۳ غیلان بن سلمہ ثقفی سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے دعائیں ارشاد فرمایا: اے اللہ! جو مجھ پر ایمان لایا، میری تصدیق کی اور اچھی طرح جان لیا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد کم کر دے اور اس کو اپنی ملاقات محبوب کر دے۔ اور جو مجھ پر ایمان نہیں لایا، میری تصدیق نہیں کی اور نہ یہ جانا کہ جو میں تیرے پاس سے لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تو اس کا مال اور اس کی اولاد بڑھا دے اور اس کی عمر طویل کر دے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۴ عرباض بن ساریہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن ہم اصحاب صفہ کے پاس تشریف لاتے تھے۔ اور ہم پر دیہاتی پگڑے بندھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اگر تم کو معلوم ہوتا کہ تمہارے لیے کیا ذخیرہ کیا گیا ہے تو تم دنیا کے دور ہونے پر رنجیدہ نہ ہوتے اور البتہ ضرورت تمہارے لیے روم اور فارس فتح ہوں گے۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۵ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ان دونوں پسند چیزوں کو خوش آمدید ہو: موت اور فقر و فاقہ۔ اللہ کی قسم! مالداروں اور فقر و فاقہ ایسی دو چیزیں ہیں کہ مجھے کوئی پروا نہیں کہ کس کے ساتھ (دن کی) ابتداء ہو۔ کیونکہ ہر ایک میں اللہ کا حق واجب ہے۔ اگر مالدار ہو تو کرم نوازی اور اگر فقر و فاقہ ہو تو صبر۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۶ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: میں قیامت کے دن دس (بڑے) مسکینوں میں سے دسواں بنوں یہ مجھے دس مالداروں میں سے دسواں مالدار بننے سے زیادہ محبوب ہے۔ کیونکہ جو کثیر مال و دولت والے ہیں وہی قیامت کے دن قلیل مال والے ہوں گے، سوائے ان لوگوں کے جو یوں دائیں بائیں بھر بھر کر خرچ کریں۔ ابن عساکر

۱۷۱۰۷ امیہ بن خالد بن ابی العیص سے مروی ہے فرمایا: نبی کریم ﷺ فقیر فقراء مسلمانوں کے ساتھ فتح و نصرت طلب کرتے تھے۔

ابن ابی شیبہ البغوی، الکبیر للطبرانی، ابولعیم

۱۷۱۰۸۔ عبداللہ بن معاویہ زبیری سے مروی ہے کہ ہمیں معاذ بن محمد بن ابی بن کعب نے اپنے والد سے اپنے دادا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو اللہ کے ہدایا (اور تحائف) نہ بتاؤں جو وہ مخلوق پر بھیجتا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: ہم نے عرض کیا: ضرور فرمایا: اللہ کی مخلوق میں سے فقیر اللہ کا ہدیہ ہے، پھر بندہ اس کو قبول کرے یا چھوڑ دے۔ ابن النجار کلام:..... عبداللہ بن معاویہ ضعیف ہے اگرچہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

۱۷۱۰۹۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو مالدار اور دو فقیر وفات کر گئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک مالدار کو فرمایا: تو نے اپنے لیے آگے بھجوا اور اپنے عیال کے لیے کیا پیچھے چھوڑا؟ مالدار نے کہا: پروردگار تو نے مجھے اور ان کو برابر پیدا کیا تھا اور تو نے ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ اٹھایا تھا۔ اور تیرا فرمان ہے: من ذالذی یقرض اللہ قرصاً حسناً فیضاً عفوہ لہ۔ کون ہے جو اللہ کو قرض حسد دے اللہ اس کو کوئی گناہ کرے دے گا۔ پس میں نے اپنے لیے آگے بھیج دیا اور مجھے علم تھا کہ تو میرے اہل و عیال کو بھی میرے بعد روزی دے گا۔ پروردگار فرمائے گا: جا، اگر تجھے علم ہو کہ میں نے تیرے لیے کیا رکھا ہے تو تو بہت ہنسے اور کم روئے۔ پھر دوسرے مالدار کو کہا جائے گا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھجوا اور اپنی عیال کے لیے کیا چھوڑا؟ مالدار عرض کرے گا: پروردگار! میری عیال تھی مجھے ان پر فقر و فاقے کا خوف تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تجھے اور ان کو برابر پیدا نہیں کیا تھا؟ اور ہر جانور کا رزق اپنے ذمہ نہیں اٹھایا؟ بندہ عرض کرے گا: ہاں، لیکن مجھے ان پر فقر کا خوف ہو گیا۔ پروردگار۔ فرمایا: جس کا تجھے ان پر ڈر تھا وہ ان کو پہنچ گیا۔ پس جا۔ اگر تجھے معلوم ہو کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور زیادہ روئے۔

پھر پروردگار نے ایک فقیر سے پوچھا: تو نے اپنے لیے آگے کیا بھجوا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ فقیر عرض کرے گا: پروردگار! میں نے مجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا کیا اور تو نے مجھے اپنے اچھے نام اور دعائیں سکھائیں اگر تو مجھے کثرت کے ساتھ مال دیتا تو مجھے ڈر تھا کہ کہیں وہ مجھے تیری اطاعت سے مشغول کر دیتا۔ پس پروردگار میں تجھ سے راضی ہوں۔ پروردگار فرمائے گا میں بھی تجھ سے راضی ہوں۔ پس جا اگر تجھے معلوم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے تو تو زیادہ ہنسے اور تھوڑا روئے۔ دوسرے فقیر کو اللہ نے فرمایا: تو نے اپنے لیے کیا آگے بھجوا اور اپنی عیال کے لیے پیچھے کیا چھوڑا؟ فقیر عرض کرے گا: پروردگار تو نے مجھے کچھ نہیں دیا جس کا تو مجھ سے سوال کرے۔ پروردگار فرمائے گا: کہ میں نے تجھے صحیح سالم اور اچھے بول والا پیدا نہیں کیا؟ فقیر عرض کرے گا ضرور لیکن میں بھول گیا تھا۔ پروردگار فرمائے گا: میں بھی آج تجھے بھولتا ہوں، جا اگر تجھے علم ہو جائے کہ تیرے لیے میرے پاس کیا ہے؟ تو تو تھوڑا ہنسے اور بہت روئے۔ ابن جریر

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

۱۷۱۱۰۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ایک سخت سردی کی صبح کو میں سخت بھوک کی حالت میں نکلا۔ سردی بھی مجھے مارے دے رہی تھی میں نے ایک کھال لی اور اس کا جبہ بنا کر گلے میں لٹکالیا اور اپنے سینے پر اس کو تھام لیا اس طرح میں نے سردی سے بچاؤ کیا۔ اللہ کی قسم! میرے گھ میں کوئی ایسی چیز نہ تھی جو میں کھا لیتا اور اگر نبی ﷺ کے گھر میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ مجھے ضرور پہنچ جاتی۔ آخر میں مدینے کے اطراف میں نکلا۔ ایک باغ کے سوراخ سے میں نے ایک یہودی کو دیکھا۔ اس نے پوچھا: اے اعرابی کیا بات ہے، کیا ہر ڈول کے بدلے ایک کھجور لینا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: ہاں باغ کا دروازہ کھول۔ چنانچہ اس نے باغ کا دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو کر ڈول بھرنے لگا۔ یہودی ہر ڈول پر مجھے ایک کھجور دیدیتا تھا حتیٰ کہ میری مٹھی بھر گئی۔ میں نے کہا: بس مجھے اتنی کھجور کافی ہیں۔ پھر میں نے وہ کھجوریں کھا کر پانی پیا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسجد میں بیٹھ گیا۔ آپ ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ ان پر کھال کے پیوند لگی ہوئی ایک چادر تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دیکھا تو ان کی عیش و عشرت اور نعمتوں کی زندگی یاد آگئی اور آپ کی آنکھیں ڈبڈبائیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کل تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں سے کوئی صبح کو نئے جوڑے میں نکلے گا اور شام کو دوسرے جوڑے میں۔ تمہارے گھروں پر بیت اللہ کے پردوں جیسے پردے آویزاں ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں: ہم نے کہا: اس دن ہم آئے

سے بہتر ہوں گے۔ محنت و مشقت کم ہو جائے گی اور ہم عبادت کے لیے فارغ ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں تم آج کل آئندہ سے بہتر ہو۔ ابن راہویہ، ہناد، الترمذی، حسن غریب، مسند ابی یعلیٰ

۱۷۱۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا اللہ کے پیغمبر کو سخت بھوک لاحق ہو گئی۔ یہ بات علی رضی اللہ عنہ کو پہنچی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کام کی تلاش میں نکلے تاکہ نبی ﷺ کی مدد کر سکیں۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک یہودی کے باغ میں آئے اور اس کے لیے سترہ ڈول پانی بھرا۔ اور ہر ڈول پر ایک کھجور حاصل کی۔ یہودی نے آپ رضی اللہ عنہ کو اختیار دیا کہ جو کھجوریں چاہو اٹھا لو۔ آپ رضی اللہ عنہ نے سترہ کھجوریں اٹھالیں۔ اور ان کو لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابوا حسن! یہ کہاں سے حاصل ہوئیں؟ عرض کیا: مجھے بھی وہی کیفیت لاحق ہوئی جو آپ کو ہوئی تھی۔ اے اللہ کے نبی! پس میں آپ کے لیے کام کی تلاش میں نکلا تاکہ آپ کے لیے کھانے کا بندوبست کر سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم کو اس کام پر اللہ اور اس کے رسول کی محبت نے اکسایا تھا؟ عرض کیا: ہاں اللہ کے نبی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بندہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے فقر اس کی طرف سیلاب سے زیادہ تیزی سے دوڑتا ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے اس کو ہمیشہ کی بلاء و مصیبتوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ ابن عساکر

کلام: ... روایت کی سند میں حش ہے۔ جو ابوالیٰ حسین بن قیس الرجبی الواسطی ہے۔ اس کا لقب حش ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی حدیث ٹھیک نہیں لکھی جاتی۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ثقہ ہے۔ میزان الاعتدال ۵۳۶/۱۔

اضطراری فقر

۱۷۱۲ عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے فرمایا: فقر سرخ موت ہے۔ ابن النجار

فصل

ذم السؤال سوال کی مذمت

۱۷۱۳ ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بسا اوقات لگام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے چھوٹ جاتی تھی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ اپنی اونٹنی کی ٹانگ پر لات مارتے اور اس کو بٹھاتے پھر اتر کر لگام اٹھاتے تھے۔ لوگ کہتے: آپ ہمیں کیوں نہیں فرمادیتے، ہم آپ کو اٹھا کر دے دیا کرتے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے محبوب حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں لوگوں سے کچھ سوال نہ کروں۔

مسند احمد

کلام: ... حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اطراف میں فرماتے ہیں: یہ روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال کی تقسیم فرمائی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ان لوگوں سے زیادہ حقدار تو اہل صفہ ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہوں نے مجھے اختیار دیا ہے کہ وہ مجھ سے فحش کلامی سے سوال کریں گے یا میں ان کے ساتھ بخل کروں۔ لیکن میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ مسند احمد، مسلم، ابو عوانہ، ابن جریر

۱۷۱۵ شعبی رحمۃ اللہ علیہ مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کو بڑھانے کی غرض سے سوال کیا وہ آگ کے پتھر ہیں جن کو وہ چپاتا ہے۔ پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ کر لے۔ ابن حبان فی روضة العقلاء روایت منقطع ہے۔

۱۷۱۶ سعید بن المسیب اور عروہ رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنگ حنین کے موقع پر حضرت حکیم بن حزام کو عطیہ دیا۔ انہوں

نے اس کو کم سمجھا۔ حضور ﷺ نے بڑھادیا۔ حکیم رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کے دونوں مرتبہ دینے والے عطیوں میں سے کون زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا، اے حکیم بن حزام یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے۔ جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل (صحیح کھانے) کے ساتھ اس کو اس میں برکت دی جائے گی اور جس نے اس کو دل کے لالچ اور سوء اکل (برے کھانے) کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہ دی جائے گی اور اس کی مثال اس شخص کی ہوگی جو کھاتا ہو مگر سیر نہ ہوتا ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ پوچھا یا رسول اللہ! آپ سے (لینے کا بھی یہی حکم ہے) فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۷۷ حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حکیم بن حزام کو یوم حنین کے موقع پر کوئی عطیہ دیا۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے اس کو کم سمجھا۔ آپ ﷺ نے اس کو بڑھادیا۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ کا کون سا عطیہ زیادہ بہتر ہے؟ ارشاد فرمایا: پہلا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم بن حزام یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اس کو سخاوت نفس اور حسن اکل کے ساتھ اس کو اس میں برکت ملے گی اور جس نے اس مال کو دل کے لالچ اور سوء اکل کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نصیب نہ ہوگی۔ اور وہ اس کھانے والے کی طرح ہوگا جو کھاتا ہو لیکن سیر نہ ہوتا ہو۔ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے لینا بھی؟ فرمایا: ہاں مجھ سے بھی۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے آئندہ میں آپ کے بعد کسی سے سوال نہ کروں گا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد جب آپ کا انتقال ہو گیا اس وقت تک کبھی آپ رضی اللہ عنہ کوئی وظیفہ قبول کیا اور نہ کوئی عطیہ۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! تو گواہ رہو میں حکیم بن حزام کو اس کا مالی حق دینے کے لیے بلاتا ہوں مگر وہ انکار کرتے رہتے ہیں۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آپ سے اور نہ کسی سے کوئی چیز بھی قبول کروں گا۔ الحامع لعبد المواق

۱۷۱۷۸ حضرت اسید رضی اللہ عنہ مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں میں ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں آپ سے کچھ مانگوں۔ میں نے ایک دوسرے شخص کو بھی مانگنے کا ارادہ کرتے پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ اس سے منہ پھیرا پھر فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ چاندی ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے الحافا (اصراراً) سوال کیا۔

تب میرے دل میں خیال آیا کہ فلاں (باندی) میرے پاس ہے، جو آٹھ اوقیہ سے بہتر ہے۔ لہذا میں آئندہ کسی سے سوال نہ کروں گا۔ ایک انصاری آدمی نے مجھے اپنا ایک پانی لانے والا اونٹ دیا، جس کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ رکھ لیا اور کچھ کھجوریں بھی دیدیں۔ پھر میں اس وقت تک ہمیشہ خیر ہی میں رہا۔ ابو نعیم

اللہ تعالیٰ سے غنی طلب کرنا

۱۷۱۷۹ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کو سخت محنت و مشقت لاحق ہو گئی اس کی بیوی نے کہا: اگر تو نبی اکرم ﷺ کے پاس جائے تو اچھا ہو۔ چنانچہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو سوال کرنے سے اجتناب مانگتا ہے اللہ اس کو سوال کرنے سے بے نیازی دیدیتا ہے اور جو ہم سے سوال کرے گا اور ہمارے پاس کچھ میسر ہوا تو ہم اس کو دیں گے۔

آنے والے صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ ایسا فرما رہے ہیں اور میں سن رہا ہوں اب میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ کی بات حق ہے۔ پس وہ اپنے گھر واپس لوٹ گیا۔ پھر اس نے واقعتاً دیکھا کہ وہ اہل مدینہ میں سب سے بڑا مالدار ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۸۰ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنا مانگا ہوا سوال اپنی بغل میں دبا کر میرے پاس سے نکلتا ہے اور وہ اس کے لیے حش آگ ہوتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب وہ آگ ہے تو آپ کیوں دینے

ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں کیا کروں، وہ مجھ سے سوال کرتے ہیں اور میں اس کو ناپسند کرتا ہوں پس میں دیدیتا ہوں کیونکہ اللہ پاک میرے لیے نکل کو ناپسند فرماتے ہیں۔ ابن جریو

۱۷۱۲۱ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک اونٹ کی قیمت مانگنے آئے۔ آپ ﷺ نے ان کو دو دینار دیدیئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان دونوں سے ملے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی تعریف بیان کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر ان کے تعریف کرنے کی خبر سنائی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے فلاں شخص کو دہاں سے سونک (دینار) دیئے۔ لیکن اس نے تو تعریف تک نہیں کی۔ یعنی ابوسفیان نے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرے پاس سے اپنا سوال پورا کر کے بغل میں دبا کر نکلتا ہے حالانکہ وہ آگ ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر آپ ہمیں کیوں دیدیتے ہیں یا رسول اللہ! جبکہ وہ آگ ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے سوال کرتے ہو اور اللہ پاک میرے نکل کو انکار کرتا ہے۔

ابن حزیو، شعب الایمان للیہقی

۱۷۱۲۲ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سونا تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دیجئے آپ نے اس کو دیدیا۔ آدمی نے پھر کہا: اور دیجئے۔ آپ ﷺ نے کئی مرتبہ اس کو دیا۔

پھر وہ منہ پھیر کر چلا گیا۔ پھر رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے میں اس کو دیدیتا ہوں وہ پھر سوال کرتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں وہ پھر مانگتا ہے میں پھر دیدیتا ہوں۔ پھر وہ منہ پھیر کر نکل جاتا ہے اس حال میں کہ اس کے ہاتھ میں آگ ہوئی ہے، اس کے کپڑے میں آگ ہوئی ہے اور وہ آگ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ جاتا ہے۔ ابن جریو

۱۷۱۲۳ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے آکر حضور اکرم ﷺ سے سوال کیا آپ نے ان کو دیدیا۔ انہوں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا حتیٰ کہ آپ کے پاس جو تھا ختم ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جو خیر ہوئی ہے میں اس کو تم سے ہرگز ذخیرہ نہیں کیا کرتا۔ جو اللہ سے بے نیازی طلب کرتا ہے اللہ اس کو بے نیازی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے۔ اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور کشادہ نہیں عطا کی گئی۔ ابن جریو

۱۷۱۲۴ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے اہل خانہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ طعام وغیرہ مانگنے کے لیے روانہ کیا۔ میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ ﷺ لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے آپ کو خطبہ میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

جو صبر چاہتا ہے اللہ اس کو صبر دیدیتا ہے، جو (سوال سے) پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی دیدیتا ہے اور جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور کسی بندے کو صبر سے زیادہ کشادہ چیز کوئی نہیں دی گئی۔ ابن جریو

۱۷۱۲۵ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمارے گھر نے کو سخت فاقوں کی نوبت آگئی تھی۔ مجھے میرے گھر والوں نے حکم دیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آکر کچھ سوال کروں چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی جناب میں حاضری دی۔ میں نے پہنچ کر جو پہلی بات سنی وہ یہ تھی: جس نے غنی طلب کیا اللہ اس کو غنی کر دے گا، جس نے پاکدامنی مانگی اللہ اس کو پاکدامن کر دے گا اور جس نے ہم سے سوال کیا ہم اس سے بچا کر ذخیرہ نہ کریں گے۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے کچھ سوال نہ کیا اور واپس لوٹ گیا پھر ہم پر دینار برس گئی۔ ابن جریو

۱۷۱۲۶ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے ایک دن صبح کی اس حال میں کہ بھوک سے تنگ آکر انہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ تب ان کی بیوی یا ان کی ماں نے کہا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے کچھ سوال کرو۔ کیونکہ فلاں شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے تھے اور ان سے سوال کیا تھا۔ آپ نے ان کو دے دیا۔ پھر فلاں آدمی نے آکر سوال کیا آپ نے ان کو بھی دے دیا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چنانچہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے آپ کی بات یاد کر لی آپ فرما رہے تھے: جو پاکدامنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو پاکدامنی بخش دیتا ہے، جو غنی طلب کرتا ہے اللہ اس کو غنی کر دیتا ہے اور جو ہم سے

سوال کرے گا ہم یا تو اس کو دیدیں گے یا اس کی غم خواری کریں گے اور جو ہم سے نہ مانگے گا وہ ہم کو مانگنے والے سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پھر میں لوٹ گیا اور آپ سے کچھ سوال نہیں کیا۔ پس اللہ پاک ہمیں روزی دیتا رہا حتیٰ کہ میں کسی انصاری گھر کو نہیں جانتا جو ہم سے زیادہ مالدار ہو۔ ابن جریر

بلا ضرورت مانگنے پر وعید

۱۷۱۲۷ اہل ربذہ کے ایک آدمی جس کا نام عبد الرحمن یا ابو عبد الرحمن تھا سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کچھ سوال کیا آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیدیا آپ کو کسی نے کہا: وہ تو مالدار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بھی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کا چہرہ خراش زدہ ہو۔ ابن جریر

۱۷۱۲۸ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: دیکھ تو مجھ سے کیا سوال کر رہا ہے۔ کیونکہ تو مجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کرتا مگر اللہ پاک اس کی وجہ سے تجھ پر کوئی مصیبت زیادہ کر دیتا ہے۔ ابن عساکر

۱۷۱۲۹ عروہ بن محمد بن عطیہ سعدی سے مروی ہے کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ میں بنی سعد بن بکر کے کچھ لوگوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا میں ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ انہوں نے مجھے پیچھے کجاووں کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنی ضروریات پوری کیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی باقی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں، یا رسول اللہ! ہمارا ایک لڑکا پیچھے سوار یوں کے کجاووں کے پاس ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو مجھے بلانے کا حکم دیا۔ انہوں نے آ کر مجھے چلنے کا کہا۔ میں جب آپ ﷺ کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تجھے غنی کر دے تو لوگوں سے ہرگز سوال نہ کر۔ بے شک اوپر والا ہاتھ دینے والے کا ہے اور نیچے والا ہاتھ لینے والے کا ہے۔ اور اللہ کے مال (بیت المال) کے بارے میں سوال ہوگا اور وہ دینے کے لیے ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہماری زبان میں بات چیت ارشاد فرمائی۔ ابن عساکر وقال: روى عروة بن محمد بن عطية عن أبيه عن حده

۱۷۱۳۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا آپ نے اس کو عطا کر دیا، اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے پھر عطا کر دیا پھر وہ آدمی منہ پھیر کر چلا گیا جب وہ مڑ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے جو مال لیا وہ اس کے لیے نہیں تھا۔ ابن جریر

۱۷۱۳۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ سوال کیا۔ لیکن آپ ﷺ کے پاس کچھ دینے کے لیے نہ تھا۔ آپ ﷺ کو غصہ آیا اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! کوئی بندہ سوال نہیں کرتا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ چاندی یا اس کے برابر کی مالیت ہو تو وہ الحافاً اصراراً سوال کرتا ہے۔ ابن جریر

۱۷۱۳۲ عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک اعرابی آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے کچھ کھلا دیجئے میں بھوکا ہوں۔ اس نے اس قدر اصرار کیا کہ آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے پھر اندر گھر میں داخل ہونے سے قبل دروازے کی چوکھٹ کی دونوں جانب تھام کر ارشاد فرمایا: اگر تم کو سوال کی قباحت کا علم ہوتا جو مجھے علم ہے تو کوئی شخص جس کے پاس رات گزارنے کے بقدر روزی ہوتی ہرگز سوال نہ کرتا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے طعام کا حکم دیا۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۷۱۳۳ عائذ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے اس کو عطا کر دیا۔ جب اس نے نکلتے ہوئے دروازے کی چوکھٹ پر پاؤں رکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ سوال میں کیا قباحت ہے تو کوئی کسی سے سوال کرنے نہ جائے۔ ابن جریر

بلا ضرورت مانگنے والے کے لئے جہنم کی آگ

۱۷۱۳۳۔ زیاد بن جاریجی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سوال کیا حالانکہ اس کے پاس غنی کرنے والا مال ہے تو وہ محض جہنم کے انگارے زیادہ کر رہا ہے، لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! غنی کرنے والا مال کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: جو صبح یا شام کی روزی روٹی کے لیے کافی ہو۔ ابن عساکر وسندہ حسن

۱۷۱۳۵۔ حبشی بن جنادہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا اس وقت آپ ﷺ عرفہ کے میدان میں حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے تھے۔ ایک اعرابی آیا اور اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اتار کر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کرنا حرام ہو گیا چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی تندرست و توانا کے لیے سوائے فقر کے جو خاک میں ملا دے یا قرض کے جو گھبراہٹ میں ڈال دینے والا ہو۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس غرض سے سوال کرے کہ اپنا مال بڑھائے، اس کے چہرے میں قیامت کے دن خراشیں ہوں گی اور یہ سوال اس کے لیے جہنم کے پتھر بن جائیں گے جن کو وہ چبا چبا کر کھائے گا پس جو چاہے کم کرے جو چاہے زیادہ سوال کرے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۶۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار بڑھا دیا۔ آپ نے مجھے عطا کر دیا۔ میں نے پھر سوال کیا آپ نے پھر دیدیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تیرے سوال کو ناپسند نہیں کرتا۔ مگر یہ مال سرسبز بیٹھا ہے اور یہ لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل ہے۔ پس جس نے سخاوت کے ساتھ اس کو لیا اس کو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جس نے اس کو لالچ اور طمع کے ساتھ لیا اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی۔ وہ اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھائے مگر سیر نہ ہو۔ اللہ کا ہاتھ دینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ لینے والے کے ہاتھ کے اوپر ہے الغرض لینے والے کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے رہتا ہے۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۷۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جنگ حنین کے موقع پر میں نے دو گھوڑوں کو لگام لگائی تھی۔ دونوں ہی اللہ کی راہ میں ختم ہو گئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میرے دونوں گھوڑے مارے گئے ہیں۔ مجھے کچھ دیجئے۔ آپ ﷺ نے مجھے دیدیا میں نے پھر اضافے کا سوال کیا آپ نے پھر دیدیا پھر فرمایا: اے حکیم! یہ مال سرسبز اور بیٹھا ہے اور جو لوگوں سے مانگے اس کو دو اور سوال کرنے والا ایسا ہے جو کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا۔ الکبیر للطبرانی

۱۷۱۳۸۔ حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مال کا سوال کیا اور اصرار کر دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حکیم! میں تیرے سوال کو برا نہیں سمجھتا۔ یہ مال سرسبز اور بیٹھا ہے لیکن اس کے ماوجود لوگوں کے ہاتھوں کا میل کچیل بھی ہے۔ اور اللہ کا ہاتھ معطی کے ہاتھ کے اوپر ہے، معطی کا ہاتھ معطی کے ہاتھ کے اوپر ہے اور معطی کا ہاتھ سب ہاتھوں سے نیچے ہے۔ ابن جریر فی تہذیبہ

۱۷۱۳۹۔ حبشی بن جنادۃ السلولی سے مروی ہے کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کو عرفہ کے میدان میں کھڑے ہوئے فرماتے سنا۔ آپ ﷺ کے پاس ایک اعرابی آیا تھا اس نے آپ کی چادر کا کونا تھام کر اس کا سوال کیا۔ آپ نے وہ چادر اس کو دیدی۔ وہ چادر لے کر چلا گیا۔ اس وقت سوال کی حرمت آئی اور رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا:

سوال کرنا کسی مالدار کے لیے حلال ہے اور نہ کسی کمانے والے ٹکڑے آدمی کے لیے سوائے خاک میں تڑپانے والے فقر کے یا پریشان کردینے والے قرض کے۔ اور جو لوگوں سے اپنا مال بڑھانے کے لیے سوال کرتا ہے یہ سوال اس کے چہرے پر قیامت کے دن خراش خراش ہوں گے اور جہنم کے پتھر ہوں گے جن کو وہ کھائے گا پس جو چاہے کم سوال کرے اور جو چاہے زیادہ سوال کرے۔

الحسن بن سفیان، العسکری فی الامثال، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

کلام: روایت ضعیف ہے: الا لحاظ: ۱۲۱، ضعیف الترمذی ۱۰۰۔

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی تاکید

۱۷۱۴۰۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو میرے لیے ایک بات قبول کرے میں اس کے لیے جنت قبول کروں؟ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں قبول کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے سوال نہ کر، اگر تیرا کوڑا بھی نیچے گر جائے تو کسی کو نہ کہہ: مجھے اٹھا کر دیدے، بلکہ خود اتر کر لے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۱۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک بات کی ضمانت کون دیتا ہے میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ضمانت دیتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر۔

ابن جریر وابو نعیم

۱۷۱۴۲۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون ہے جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرے گا میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۱۴۳۔ یحییٰ بن سعید، عبد اللہ بن ابی سلمہ سے، وہ اپنی قوم کے ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں جن کو اسید مزی کہا جاتا تھا۔ اسید کہتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میرا ارادہ کچھ مانگنے کا تھا آپ کے پاس ایک آدمی پہلے سے کچھ مانگ رہا تھا۔ آپ نے اس سے دو تین مرتبہ منہ پھیرا۔ پھر ارشاد فرمایا: جس کے پاس ایک اوقیہ کے بقدر مال ہو پھر وہ سوال کرے تو اس نے سوال میں الحاف (حد) کر دی۔ اسید کہتے ہیں: میرے دل میں آیا کہ میرے پاس تو فلانہ (باندی) ہے جو آٹھ اوقیہ کی ہے۔ پس میں آپ ﷺ سے کچھ نہیں مانگتا۔ پھر مجھے ایک انصاری نے اپنا پانی بھر کر لانے والا اونٹ دیدیا۔ اور ساتھ میں کچھ کھجوریں بھی دیں۔ اس اونٹ کو میں نے اپنی اونٹنی کے ساتھ لگا لیا۔ میں ابھی تک خیر ہی خیر میں ہوں۔

ابن السکن وقال اسناد صالح، وابن منده وقال تفرد به ابن وهب وابو نعیم

۱۷۱۴۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے غنی کے باوجود سوال کیا اس نے سوال کر کے جہنم کے پتھر زیادہ کر لیے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ! غنی کیا ہے؟ فرمایا: رات کا کھانا میسر ہونا۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، الدارقطنی فی السنن، الضعفاء للعقيلي، العسكري فی المواعظ، السنن لسعيد بن منصور، الضعفاء للعقيلي
کلام:۔ روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۵۳۳۰، ضعاف الدارقطنی ۵۰۷۰۔

فصل..... حاجت (ضرورت) طلب کرنے کے آداب

۱۷۱۴۵۔ سعید بن عبد الرحمن سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں مکہ میں موسیٰ بن عبد اللہ بن حسن بن حسن کے ساتھ تھا۔ میرا نان نفقہ ختم ہو گیا تھا۔ مجھے حسن بن علی کی اولاد میں سے کسی نے کہا: جب تجھ پر مصیبت اور فقر و فاقہ کی نوبت آتی ہے تو تجھے کس سے امید ہوتی ہے؟ میں نے کہا: موسیٰ بن عبد اللہ سے۔ آل حسن نے کہا: تب تو تیری حاجت پوری نہیں ہو سکتی اور تیرا مطلوب تجھے نہیں مل سکتا۔ میں نے کہا: آپ کو کیا علم؟ فرمایا: اس لیے کہ میں نے اپنے کسی بزرگ باپ کی دستاویز میں لکھا دیکھا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

میری بزرگی کی قسم! میرے بلند مقام پر میری بلندی کی قسم! میں ہر اس امید کو مایوسی کے ساتھ توڑ دوں گا جو میرے غیر سے رکھی جائے گی۔ اس کو میں لوگوں کے نزدیک ذلت کا لباس پہناؤں گا۔ اپنے قرب سے اس کو دور کر دوں گا۔ اپنے فضل سے اس کو دھتکار دوں گا۔ کیا مصائب و شدائد میں میرے غیر سے امید رکھی جانی ہے حالانکہ میں زندہ ہوں کیا میرے غیر کا آسرا کیا جاتا ہے حالانکہ تمام دروازوں کی چابیاں میرے ہاتھ میں ہیں اور یہ سب دروازے بند ہیں، میرا دروازہ کھلا ہے ہر اس کے لیے جو مجھے پکارے۔ کیا لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ جس کسی

مخلوق کو کوئی مصیبت لاحق ہو اس کو دور کرنے کی ہمت میرے علاوہ کسی میں نہیں ہے۔ پس کیا بات ہے کہ میں بندہ کو دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ سے کنارہ کر کے میرے غیر سے امید رکھتا ہے۔ کیا بات ہے کہ میں اس کو اپنے سے غافل دیکھتا ہوں۔ میں تو اپنا جود و کرم تب بھی دیتا ہوں جب وہ مجھ سے سوال نہیں کرتا بلکہ میرے غیر سے سوال کرتا ہے میں سوال سے قبل ہی عطا کرتا ہوں پھر جب سوال کیا جائے گا تو کیوں نہیں عطا کروں گا؟ کیا میں بخیل ہوں جو بندہ مجھ سے (مانگنے میں) بخل کرتا ہے؟ کیا جود و کرم میرا شیوہ نہیں ہے؟ کیا دنیا و آخرت کا فضل، رحمت اور ساری خیر میرے ہاتھ میں نہیں ہے؟ پس امید کو میرے سوا کون پورا کر سکتا ہے؟ کیا میرے غیر سے امید باندھنے والے ڈرتے نہیں ہیں؟ اگر سارے آسمانوں والے اور ساری زمینوں والے تمام مل کر مجھ سے امیدیں باندھیں پھر میں سب کی امیدیں ان میں سے ہر ایک کو دیدوں تب بھی میری بادشاہی میں سے چھھر کے پر کے برابر بھی کمی نہ ہوگی۔ اور ایسی بادشاہت کم کیسے ہو سکتی ہے جس کا نگہبان میں ہوں؟ پس افسوس ہے اس شخص کے لیے جو میری نافرمانی کرے اور مجھ سے ڈرے نہیں۔

سعید بن عبد الرحمن کہتے ہیں: میں نے عرض کیا اے رسول اللہ کے بیٹے! یہ حدیث مجھے لکھوادے میں اس کے بعد کبھی کسی سے کوئی حاجت نہیں مانگوں گا۔ ابن النجار

۱۷۴۶ اصح بن نباتہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے امیر المؤمنین مجھے آپ سے ایک حاجت ہے میں اس کو پہلے اللہ کی بارگاہ میں رکھ چکا ہوں اب آپ کے سامنے ذکر کر رہا ہوں۔ اگر آپ نے پوری کر دی تو میں اللہ کی حمد کروں گا اور آپ کا شکر یہ ادا کروں گا، اگر آپ نے میری حاجت پوری نہیں کی تو تب بھی اللہ کی حمد کروں گا اور آپ سے معذرت قبول کروں گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی حاجت زمین پر لکھ دے، میں تیرے چہرے پر سوال کی ذلت نہیں دیکھنا چاہتا۔ آدمی نے لکھا: اسی محتاج، میں حاجت مند ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک حلقہ جوڑا منگوایا اور وہ اس آدمی کو دے دیا اس نے زیب تن کیا اور یہ شعر کہے:

كسوتني حلة تبلى محاسنها
فسوف اكسوك من حسن الثناء حللاً
ان نلت حسن ثنائی نلت مكرمة
ولست تبغى بمما قد قلت به بدلاً
ان الثناء ليحيى ذكر صاحبه
كالغيث يحيى نداء السهل والجلال
لا تزهده الدهر في خير توافقه
فكل عبد سيجزى بالذي عملا

تو نے مجھے ایسا جوڑا پہنایا ہے جس کی چمک دمک تو ماند پڑ جائے گی لیکن میں تعریف و توصیف کے تجھے جوڑوں پر جوڑے پہناؤں گا۔ اگر تو نے میرے تعریف و توصیف پالی تو عزت و کرامت پالی اور تو دیئے ہوئے عطیے کے بدلے میں تعریف نہیں چاہتا۔ بلکہ تعریف تعریف والے کے نام کو زندہ رکھتی ہے جس طرح بارش نرم و سخت ہر طرح کی زمین کو زندہ کرتی ہے۔ دنیا کو اس خیر سے محروم نہ کر جو تجھ سے ممکن ہو سکے بے شک ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ ضرور پاتا ہے۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سودینار کی تھیلی منگوائی اور وہ اس آدمی کو دے دی۔ اصح کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ایک جوڑا اور ایک سودینار؟ ارشاد فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

انزلوا الناس منازلهم

لوگوں سے ان کے مراتب کے موافق پیش آؤ۔ اور اس آدمی کا مرتبہ میرے نزدیک یہی ہے۔

ابن عساکر، ابو موسی المدینی فی کتاب استدعاء اللباس من كبار الناس

کلام:..... اصغ بن نباتہ حنفی مجاشعی کوئی کے متعلق ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں غلو کو پہنچ گئے تھے جس کی وجہ سے بڑی بڑی باتیں کہیں۔ امام نسائی اور ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ متروک راوی ہے۔ میزان الاعتدال ۱/۱۷۱۔

حاجت کی دعا

۱۷۱۴۷۔ عبد اللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تجھے کوئی حاجت مطلوب ہو اور تو اس میں کامیابی چاہتا ہو تو پہلے یوں دعا پڑھ:

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ العلی العظیم
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الحلیم الکرم

اس کے بعد اپنی حاجت مانگ۔ مصنف ابن ابی شیبہ، ابن منیع، ابن جریر

استخارہ

۱۷۱۴۸۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: نبی اکرم ﷺ جب کسی کام کا ارادہ فرماتے تو یہ دعائے استخارہ کر لیتے۔

اللہم خیر لی واخیر لی۔

اے اللہ! میرے لیے خیر کو اختیار کر اور میرے لیے صحیح راہ پسند کر۔

الترمذی، الضعفاء للعقيلي، العسكري في المواعظ، الخرائطي في مكارم الاخلاق، الدارقطني في الافراد، ابن السني، شعب الايمان
کلام:..... امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ضعیف ہے اور ہم کو صرف نقل کی طرف سے پہنچی ہے۔ اور وہ ضعیف ہے۔

الترمذی رقم ۱۶

لینے کا ادب

۱۷۱۴۹۔ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے فرمایا: مجھے سائب بن یزید بن اخت نمر نے خبر دی، ان کو حوید طب بن عبد العزی نے خبر دی، ان کو عبد اللہ بن سعدی نے خبر دی۔

عبد اللہ بن سعدی فرماتے ہیں: وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ان کی خلافت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا تجھے کسی نے نہیں بتایا کہ تو لوگوں کے اعمال کا والی بنے گا جب تجھے اپنے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا جائے گا تو قبول نہیں کرے گا۔ عبد اللہ بن سعدی نے عرض کیا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: پھر تمہارا کیا ارادہ ہے؟ عرض کیا: میرے پاس بہت سے گھوڑے اور غلام ہیں اور میں بہت اچھی حالت میں ہوں لہذا میرا ارادہ یہ ہے کہ میرا وظیفہ مسلمانوں پر صدقہ کر دیا جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایسا نہ کر۔ کیونکہ میرا بھی یہی ارادہ تھا اور نبی اکرم ﷺ مجھے وظیفہ دیا کرتے تھے۔ میں کہا کرتا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دے دیں۔ حتیٰ کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے مجھے وظیفہ دیا تو میں نے عرض کیا: یہ مجھ سے زیادہ حاجتمند کو دیدیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تو لے لے، اس کے ساتھ مالدار کی حاصل کر اور صدقہ کر۔ جو مال اس طرح آئے اور تیرا اس میں لالچ ہو اور نہ تو نے اس کا سوال کیا ہو تو تو اس کو لے اور جو ایسا نہ ہو تو نہ لے اور اپنے نفس کو اس کی لالچ میں نہ لگا۔ مسند احمد، الحمیدی، ابن ابی شیبہ، العدنی، الدارمی، البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی،

ابن خزیمہ، الدارقطني في الافراد، الصحيح لابن حبان، السنن للبيهقي

۱۷۱۵۰۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اکرم ﷺ نے مال بھیجا۔ میں نے وہ واپس کر دیا۔ پھر جب میں آپ کی خدمت

میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جو مال تیرے پاس بھیجا تھا تجھے کس بات نے اس کو واپس کرنے پر مجبور کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے نہیں فرمایا تھا کہ کسی سے کوئی چیز نہ لینا۔ ارشاد فرمایا: وہ یہ تھا کہ تو کسی سے سوال نہ کرنا، لیکن جو مال تیرے پاس بغیر سوال کے آئے وہ اللہ کا رزق ہے جو اللہ نے تجھے بخشا ہے۔

ابن ابی شیبہ، مسند ابی یعلیٰ، ابن عبدالبر وصححه، شعب الایمان للبیہقی، السنن لسعید بن منصور، مؤطا امام مالک ۱۷۱۵۱
 زید بن اسلم عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو عطیہ بھیجا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو واپس کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے وہ مال کیوں واپس کر دیا؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ نے ہم کو یہ خبر نہیں دی کہ ہم میں سے کسی کے لیے بھی خیر اسی میں ہے کہ وہ ہم میں سے کسی سے کوئی چیز نہ لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے سے (منع کیا) تھا۔ لیکن جو بغیر سوال کے حاصل ہو وہ ایسا رزق ہے جو اللہ پاک نے تجھے بخشا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے کہ میں کسی سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا اور جو میرے پاس بغیر سوال کے آئے گا تو اس کو ضرور لوں گا۔

دینے والے کی شکر گزاری

۱۷۱۵۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ سے کسی چیز کا سوال کیا۔ آپ نے ان کے لیے دو دینار منگوائے۔ وہ دونوں آپ کی تعریف و توصیف میں مشغول ہو گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں اور فلاں شخص آپ کی تعریف اور شکر یہ بیان کر رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جی، میں نے ان کو دو دینار دیئے ہیں۔ لیکن میں نے فلاں اور فلاں کو دس دینار دیئے تھے لیکن انہوں نے شکریہ کیا اور نہ تعریف کی۔

ابن ابی عاصم، مسند ابی یعلیٰ، الاسماعیلی فی معجمہ، مستدرک الحاکم، السنن لسعید بن منصور ۱۷۱۵۳
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے میں نے نبی ﷺ کو عرض کیا: میں نے فلاں شخص کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کے لیے دعائے خیر اور ذکر خیر کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ آپ نے اس کو دو دینار دیئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں نے تو فلاں کو دس سے سو دینار تک دیئے ہیں، لیکن اس نے کوئی خیر کی بات کہی اور نہ تعریف کی۔ اور ان میں سے (اکثر) کوئی میرے پاس سے اپنی حاجت بخل میں لے کر نکلتا ہے حالانکہ وہ صرف آگ ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ان کو کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: وہ انکار کرتے ہیں کہ مجھ سے سوال کرنے سے باز نہ آئیں گے اور اللہ پاک میرے لیے بخل کا انکار فرماتا ہے۔ دوسرے الفاظ یہ ہیں اور اللہ پاک میرے لیے سخاوت کے سوا انکار فرماتے ہیں۔

ابن جریر فی تہذیبہ وصححه، عبدالرزاق، ابن حبان، الدارقطنی فی الافراد، السنن لسعید بن منصور

بے مانگے ملنے والا عطیہ خداوندی ہے

۱۷۱۵۴ حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل شام کا ایک شخص معروف سماجی آدمی تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو فرمایا: تجھ سے اہل شام کیوں محبت رکھتے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں ان کے شانہ بشانہ لڑتا ہوں اور ان کی ہمدردی اور غم خواری میں برابر کا شریک رہتا ہوں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کے پاس دس ہزار درہم آئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لے لے اور ان کے ساتھ اپنے غرورے میں مدد حاصل کر۔ آدمی بولا: میں اس سے بے نیاز ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر مال پیش کیا تھا جو اس سے کم تھا میں نے بھی تیری طرح بات کی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے جس کا تو نے سوال نہ کیا ہو اور نہ تیرے دل میں اس کا لالچ ہوئی ہو تو اس کو قبول کر لے کیونکہ وہ اللہ کا رزق ہے جو اس نے تجھے عطا کیا ہے۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر

۱۷۱۵۵ عبد اللہ بن زیاد سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سعید بن عامر کو ایک ہزار دینار دیئے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے ان کی حاجت نہیں، یہ آپ مجھ سے زیادہ حاجت مند کو دیدیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بھڑ! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں پھر تو چاہے تو لے لینا ورنہ چھوڑ دینا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے مال دیا۔ میں نے تیرے والی بات عرض خدمت کی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: جس کو بغیر سوال کے اور بغیر امید و طمع کے کوئی مال دیا جائے تو وہ اللہ کا رزق ہے جو اس کو قبول کر لینا چاہیے اور ورنہ کرنا چاہیے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے اس کو قبول کر لیا۔ الشاشی، ابن عساکر

۱۷۱۵۶ ابن السعدی سے مروی ہے کہ مجھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صدقہ پر عامل بنایا۔ جب میں نے آپ رضی اللہ عنہ کو صدقہ کا مال دیا تو انہوں نے مجھے میرے کام کا وظیفہ (تنخواہ) دیا۔ میں نے عرض کیا: میرا کام اور اس کی اجرت اللہ کے ذمہ ہے۔ ارشاد فرمایا: جو میں دے رہا ہوں وہ لے لے۔ کیونکہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں یہ کام کیا تھا۔ آپ نے بھی مجھے میرے کام کا وظیفہ دیا تو میں نے بھی تیری طرح عرض کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: جب میں تجھے بغیر تیرے سوال کے کچھ دوں تو اس کو کھا اور صدقہ کر۔ ابن جریر

۱۷۱۵۷ بہز بن حکیم اپنے دادا کی روایت نقل کرتے ہیں ان کے دادا کہتے ہیں میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگوں سے سوال کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنی حاجت کے لیے یا کسی حادثے کے لیے سوال کرتا ہے تاکہ اس کے ذریعے اپنی قوم کے درمیان صلح کرائے۔ پس جب وہ مقصد کو پہنچ جائے۔ یا قوم میں صلح ہو جائے تو مانگنے سے احتراز کرے۔ ابن النجار

۱۷۱۵۸ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مختار بن ابی عبید (ثقفی) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو مال بھیجا کرتا تھا آپ رضی اللہ عنہ اس کو قبول فرما لیتے اور فرماتے: میں کسی سے سوال نہیں کرتا اور جو اللہ مجھے دیتا ہے اس کو رو نہیں کرتا۔ ابن عساکر

۱۷۱۵۹ ققحار بن حکیم سے مروی ہے کہ عبد العزیز بن مروان نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو لکھا: مجھے اپنی ضروریات سے آگاہ کر دیا کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو لکھا میں تجھ سے کوئی سوال نہیں کر سکتا اور نہ تیرے دیئے ہوئے کو رد کرتا ہوں جو اللہ مجھے تیری طرف سے دے۔ چنانچہ ابن مروان نے آپ کو ایک ہزار دینار بھیج دیئے۔ جن کو آپ نے قبول فرمایا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن جریر، ابن عساکر

۱۷۱۶۰ حبال بن رفیدۃ سے مروی ہے کہ میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تمہاری کیا ضرورت ہے؟ میں نے عرض کیا: میں سائل ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تو کسی خون بہا کو پورا کرنے کے لیے یا ہلا دینے والے قرض کے لیے یا خاک میں ملا دینے والے فقر کے لیے سوال کر رہا ہے تو تیرا حق واجب ہے ورنہ تیرا مانگنے کا کوئی حق نہیں۔ میں نے کہا: میں ان میں سے کسی ایک کے لیے ہی سوال کر رہا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے میرے لیے پانچ ہزار درہم دینے کا حکم فرمایا۔ پھر میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی پھر انہوں نے بھی میرے لیے بھی اتنے ہی مال کا حکم دے دیا پھر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بھی وہی بات چیت ہوئی انہوں نے دونوں سے کم مال دیا۔ ابن جریر

۱۷۱۶۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو کوئی عطیہ ملے اور وہ اس کا بدلہ پائے تو ضرور بدلہ دے جو نہ پائے وہ دینے والے کی تعریف کر دے۔ جس نے دیئے والے کی تعریف کر دی اس نے اس کا شکر ادا کر دیا اور جس نے اس کی نیکی کو چھپایا اس نے ناشکری اور انکار کر دیا۔ اور غیر میسر شے کے ساتھ نمائش کرنے والا جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۱۶۲ حضرت سعید بن الحارث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کھانے پر بلایا گیا آپ کے ساتھ کچھ لوگ اور بھی تھے۔ جب آپ کھانے سے فارغ ہو گئے تو فرمایا: اپنے بھائی کو بدلہ دو۔ ہم نے پوچھا: کس چیز کے ساتھ؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا: برکت کی دعا دو۔ چنانچہ ہم نے ان کو برکت کی دعا دی۔ پھر آپ علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: جس کے ساتھ کوئی نیکی ہو جائے وہ اس کا بدلہ دے اور جو اس پر قادر نہ ہو وہ اس کی تعریف کر دے اور جو ایسا نہ کرے اس نے ناشکری کی اور جس نے غیر موجود قابلیت یا نعمت کی تعریف کی وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن حسن بن علی الحنفی عن سفیان بن عیینہ، السنن للبیہقی، منصور،

مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل، ابن دینار

کلام: علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے اس میں ایک راوی فلیح بن سلیمان مدنی ہے جس کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف اور مترکین میں شامل کیا ہے۔ فیض القدیر ۱۵۲

۱۷۶۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے ان کے پاس کوئی ڈھکی ہوئی چیز تھی۔ جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیدی۔ وہ دودھ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ برتن ہم سب کو دیا پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضور علیہ السلام نے فرمایا: جزاک اللہ خیراً بندہ جب اپنے مسلمان بھائی کو جزاک اللہ خیراً کہہ دیتا ہے تو وہ حد درجہ عادی دیتا ہے۔ ابن عساکر

الکتاب الثانی.....حرف زاء

کتاب الزینت والتجمل زینت اور آراستگی

از قسم الاقوال

اس میں دو باب ہیں۔

باب اول.....زیب وزینت کی ترغیب

۱۷۶۴ اپنے لباس کو اچھا رکھو اور اپنے کجاووں (سوار یوں) کو درست رکھو تا کہ تم لوگوں میں بڑے نظر آؤ۔

مستدرک الحاکم عن سهل بن الحنظلة

۱۷۶۵ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے۔ مسلم، الترمذی عن ابن مسعود، الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ،

مستدرک الحاکم عن ابن عمرو، ابن عساکر عن جابر وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۶۶ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نعمت کا اثر اپنے بندے پر عیاں دیکھے۔ وہ محتاجی اور مفلسی دکھانے سے

نفرت کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی سعید

۱۷۶۷ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ سخی ہے سخاوت کو پسند کرتا ہے اور نظیف ہے نظافت (صفائی ستھرائی) کو پسند

کرتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

ضعیف الجامع ۱۵۹۸

۱۷۶۸ اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور بلند اخلاق کو پسند کرتا ہے گھٹیا اخلاق سے نفرت کرتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۶۹ کوڑا لگانے والی چیز کو بھی اچھا رکھو۔ بے شک اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة عن محمد بن قیس عن ابیہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۰۱، الضعیفۃ ۲۰۸۰۔

۱۷۷۰ جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو اللہ کی نعمت کا اثر اور کرامت اپنی ذات پر دکھا۔

ابوداؤد، الترمذی، النسائی، مستدرک الحاکم عن والد ابی الاحوص

۱۷۱۱..... جس کے پاس مال ہو وہ اس پر نظر آئے۔ التاریخ للبخاری، الکبیر للطبرانی عن ابی حازم
 ۱۷۱۲..... جب اللہ تعالیٰ تجھے مال بخشے تو وہ تجھ پر نظر آئے، بے شک اللہ پاک چاہتا ہے کہ اس کی نعمت کا اچھا اثر بندے پر دیکھے اور وہ محتاجی
 و مفلسی دکھانے کو ناپسند کرتا ہے۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی، الضیاء عن زہیر بن ابی علقمہ
 ۱۷۱۳..... اللہ تعالیٰ جب اپنے بندے پر انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن عمران بن حصین
 ۱۷۱۴..... اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے کے کھانے پینے میں دیکھے۔

ابن ابی الدنیا فی قری الضعیف عن علی بن زید بن جدعان مرسلًا

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۱۷۱۵۔

۱۷۱۵..... اپنے کپڑوں کو دھوؤ، اپنے بالوں کو سنوارو، مسواک کرو، زیب و زینت اختیار کرو اور صفائی ستھرائی رکھو۔ بے شک بنی اسرائیل ایسا
 نہیں کرتے تھے پس ان کی عورتیں زنا کاری کرنے لگ گئیں۔ ابن عساکر عن علی رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف الجامع ۹۸۷، المغیر ۳۲۔

۱۷۱۶..... اپنے بالوں کو اچھا رکھو اور ان کا خیال رکھو۔ النسائی عن ابی قتادہ

۱۷۱۷..... بالوں کا اکرام کرو۔ البزار عن عائشة رضی اللہ عنہا

بالوں کا اکرام کرنا

۱۷۱۸..... اگر تو بال رکھنا چاہتا ہے تو ان کا اکرام بھی کر۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹..... اچھے بال ایک خوبصورتی ہے جو اللہ پاک اپنے مسلمان بندے کو پہناتا ہے۔ زہر بن طاہر فی خماسیاتہ عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام:..... ضعیف الجامع ۳۳۶۔

۱۷۲۰..... کیا اس کو کوئی چیز نہیں ملتی جس کے ساتھ اپنے سر کو سکون بخش لے؟ اس کو اپنے کپڑے دھونے کے لیے کوئی چیز (صابن وغیرہ) نہیں ملتی۔

مسند احمد، ابو داؤد، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱..... اللہ تعالیٰ میل یکھل اور گندگی کو ناپسند کرتا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام:..... الضعیفۃ ۲۳۲۵۔

۱۷۲۲..... اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر کوئی نعمت انعام کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر اس پر دیکھنا چاہتا ہے اور اللہ پاک محتاجی و مفلسی دکھانے کو مکروہ
 سمجھتا ہے۔ پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو بھی مبغوض رکھتا ہے اور شرم و حیا رکھنے والے سوال سے احتراز کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۳..... اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر ظاہر دیکھے۔ الترمذی مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۲۴..... اپنی جان پر انعام کر جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ ابن النجار عن والد ابی الاحوص

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۳۲۷۔

۱۷۲۵..... ہر مسلمان پر اللہ کا یہ حق ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے اور اپنے سر اور جسم کو دھوئے۔

البخاری، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۱۸۶ مؤمن کی اللہ کے ہاں کرامت اور عزت یہ ہے کہ اپنے پکڑے صاف سترے رکھے اور تھوڑے پر راضی رہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۵۳۰۹۔

الاکمال

۱۷۱۸۷۔ اللہ عز وجل جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند ابی یعلیٰ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۱۸۸۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔ بڑائی تو وہ ہے جو حق کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کے اعمال کو حقیر سمجھے۔ ابن عساکر عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

فائدہ:..... ابو یحیٰ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں جمال (صفائی) اور خوبصورتی کو بہت چاہتا ہوں حتیٰ کہ اپنے جوتے اور اپنے کوڑے کے چمڑے میں بھی۔ کیا یہ بڑائی کو نہیں ہے۔ تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۱۸۹۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ بڑائی تو یہ ہے کہ حق کے سامنے اکڑنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا۔

مسلم، الترمذی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

۱۷۱۹۰۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے، لیکن جو حق کو جاہل سمجھے اور لوگوں کو اپنی نظر میں کمتر خیال کرے یہ بڑائی ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

مالداری کے اثرات ظاہر کرنا

۱۷۱۹۱۔ اللہ تعالیٰ جمیل ہے جمال کو پسند کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ جب بندے پر انعام کرے تو اس کا اثر اس پر ظاہر دیکھے۔ اللہ پاک محتاجی اور مفلسی ظاہر کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔ لیکن اگر تو حق کو بے وقوف سمجھے اور لوگوں کو حقیر خیال کرے تو یہ بڑائی ہے۔

ہناد عن یحییٰ بن حورۃ مرسل

۱۷۱۹۲۔ اللہ عز وجل چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے، وہ محتاجی اور مفلسی کو ناپسند کرتا ہے۔ وہ شرم و حیاء دار، بردبار، پاکدامن اور لوگوں سے سوال کرنے میں کنارہ کرنے والے کو محبوب رکھتا ہے۔ اور بکواس کو پیچھے پڑ کر سوال کرنے والے کو مبغوض رکھتا ہے۔

ابن صصری فی امالیہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹۳۔ جب اللہ تعالیٰ تجھے مال دے تو اس کا اثر تجھ پر نظر آئے۔ ابن حبان عن الاحوص عن ابیہ

۱۷۱۹۴۔ جس پر اللہ نعمت کا انعام کرے تو وہ اس پر اس کا اثر دیکھنا پسند کرتا ہے۔ مسند احمد، عن عمران بن حصین

۱۷۱۹۵۔ جب بھی اللہ کسی بندے پر اپنی نعمت کا انعام فرماتا ہے تو چاہتا ہے کہ اس کا اثر اس پر دیکھے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۱۹۶۔ اے عائشہ! اللہ تعالیٰ جمیل ہے، جمال کو پسند کرتا ہے۔ جب آدمی اپنے بھائیوں سے ملنے جائے تو اپنے آپ کو تیار اور آراستہ کر لے۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن عائشۃ

کلام:..... اس میں ایوب بن ندک متروک راوی ہے۔

۱۷۱۹۷۔ کھاؤ اور پیو، صدقہ کرو اور تکبر کے بغیر پہننا اور اسراف (فضول خرچی) نہ کرو۔ بے شک اللہ چاہتا ہے کہ اپنی نعمت کا اثر اپنے بندے پر دیکھے۔

مسند احمد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی، تمام عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ، صحیح

دوسرا باب..... زیب و زینت کی انواع و اقسام بالترتیب حروف تہجی

اکتعال..... سرمہ لگانا

۱۷۱۹۸ مشک کی خوشبو کے ساتھ پیا ہوا اشمہ سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔ مسند احمد عن ابی النعمان الانصاری
کلام: ضعیف الجامع ۱۰۹۱۔

۱۷۱۹۹ جب تم میں سے کوئی سرمہ لگائے تو طاق عدد کے ساتھ لگائے اور جب دھونی دو تو طاق مرتبہ دھونی دو۔

مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۰۰ تو سرمہ ضرور لگایا کر۔ سرمہ (پلکوں کے) بالوں کو اگاتا ہے اور آنکھ کو مضبوط کرتا ہے۔

البعث فی مسند عثمان عن جابر رضی اللہ عنہ، مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۰۱ اشمہ سرمہ لگاؤ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۰۲ سرمہ طاق مرتبہ لگاؤ۔ تمام عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۰۳ تم اشمہ سرمہ لازم پکڑو۔ کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔ حلیۃ الاولیاء عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... اسی المطالب ۹۱، ج۲ المرتاب ۳۵۔

۱۷۲۰۴ سوتے وقت تم پر اشمہ سرمہ لازم ہے کیونکہ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور آنکھوں کے بالوں کو اگاتا ہے۔

ابن ماجہ عن جابر، ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہ

کلام: ج۲ المرتاب ۳۵۔

۱۷۲۰۵ تم اشمہ لازم رکھو وہ بالوں کو اگاتا ہے، آنکھوں کے کچرے کو دور کرتا ہے اور نگاہ کی صفائی کرتا ہے۔

الکبیر للطبرانی، حلیۃ الاولیاء عن علی رضی اللہ عنہ

کلام:..... ج۲ المرتاب ۳۵۹۔

الاکمال

۱۷۲۰۶ اشمہ سرمہ لگاؤ۔ وہ نگاہ تیز کرتا ہے اور (پلکوں اور ابروؤں کے) بال اگاتا ہے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۰۷ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ اشمہ ہے جو نگاہ بڑھاتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

النسائی، مستدرک الحاکم، ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۰۸ دونوں آنکھوں میں سرمہ لگانا نگاہ تیز کرتا ہے اور مسواک کرنا منہ کی ڈاڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

الدیلمی عن حذیفہ رضی اللہ عنہما

۱۷۲۰۹ تمہارے سرموں میں سے بہترین سرمہ سوتے وقت اشمہ سرمہ لگانا ہے۔ عوبالوں کو اگاتا ہے اور نگاہ تیز کرتا ہے۔

ابن حبان عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

تیل لگانا

۱۷۲۱۰ جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو پہلے اپنی ابرؤوں پر لگائے وہ سردردی کو رفع کرتا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن قتادہ مرسلاً، مسند الفردوس عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۱ تیل لگانا متاجلی کو بھگاتا ہے (اچھا) لباس پہننا غمی کو ظاہر کرتا ہے، خادم کے ساتھ احسان کرنا دشمن کو ناکام کرتا ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن طلحة

کلام: ضعیف الجامع ۳۰۲۳۔

۱۷۲۱۲ تیلوں کا سردار تیل گل بنفشہ ہے۔ بنفشہ کے تیل کی فضیلت تمام تیلوں پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمام لوگوں پر ہے۔

الشمیرازی فی الالقباب عن انس رضی اللہ عنہ وہی اشبال طرقہ

کلام: التئکیت والافادۃ ۱۴۵، ضعیف الجامع ۳۳۱۷، الکشف الالہی ۴۵۳۔

۱۷۲۱۳ جس نے تیل لگایا اور بسم اللہ نہیں پڑھی اس کے ساتھ ستر شیاطین نے تیل لگایا۔

ابن السنی فی عمل یوم ولیلۃ عن دوید بن نافع القرشی مرسلاً

کلام: الضعیفۃ ۶۵۱۔

الاکمال

۱۷۲۱۴ لبان (کندر) تیل لگاؤ۔ یہ تمہارے لیے تمہاری عورتوں کے پاس زیادہ فائدہ والا ہے گل بنفشہ کا تیل لگاؤ وہ گرمیوں میں ٹھنڈا ہے اور

سردیوں میں گرم ہے۔ الکامل لابن عدی، الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۵ جب تم میں سے کوئی تیل لگائے تو اپنی ابرؤوں سے ابتداء کرے وہ سردردی کو رفع کرتا ہے اور یہ بال ابن آدم پر سب بالوں سے پہلے

اگتے ہیں۔ الحکیم عن قتادہ عن انس رضی اللہ عنہ

بالوں کا حلق کرنا..... منڈوانا، قص..... کاٹنا، تقصیر..... چھوٹے کرنا

۱۷۲۱۶ (سر کے) سارے بالوں کو منڈوا دو یا سارے چھوڑ دو۔ ابو داؤد، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۱۷ مونچھوں کو اچھی طرح کتر و۔ اور ڈاڑھی کو بڑھاؤ۔

مسلم، الترمذی، النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما، الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۱۸ مونچھوں کو اچھی طرح کتر و اور ڈاڑھی کو چھوڑ و اور یہود کے ساتھ مشابہت نہ کرو (جو اس کی مخالفت کرتے ہیں)۔

الطحاوی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۱۷، الضعیفۃ ۲۱۰، کشف الخفاء ۱۴۲۔

۱۷۲۱۹ مونچھوں کو اچھی طرح کاٹو اور ڈاڑھی کو بڑھتا چھوڑ و۔ اور ناک کے بالوں کو اکھیرو۔

الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۱۶، ذخیرۃ الحفاظ ۱۲۹۔

۱۷۲۲۰ جس نے زیر ناف بالوں کو نہیں کاٹا، اپنے ناخنوں کو نہیں تراشا اور اپنی مونچھوں کو مختصر نہیں کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

مسند احمد عن رجل من بني غفار

کلام: ضعیف الجامع ۵۸۳۸۔

۱۷۲۲۱ مونچھوں کے بالوں کو بالکل صاف کرو اور ڈاڑھی چھوڑو۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۲۲ ڈاڑھیوں کو بڑھنے دو، مونچھوں کو تراشاؤ، اپنی سفیدی (بڑھاپے) کو تبدیل کر لو اور یہود و نصاریٰ سے مشابہت اختیار نہ کرو۔

مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۲۳ مونچھوں کو تراشنا اور ڈاڑھی کو چھوڑو اور محوس کی مخالفت کرو۔ مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۲۴ مشرکین کی مخالفت کرو۔ مونچھیں صاف کرو اور ڈاڑھی پوری کرو۔ البخاری، مسلم عن ابن عمر

۱۷۲۲۵ اپنی ڈاڑھیوں کو عرضاً لو اور طولاً چھوڑو۔ ابو عبد اللہ محمد بن مخلد الدوری فی جزئہ عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع ۲۸۲۲۔

۱۷۲۲۶ مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھی چھوڑو۔ مسند احمد عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۲۷ ہونٹوں کے ساتھ (والی) مونچھیں کاٹو۔ الکبیر للطبرانی عن الحکیم بن عمیر

ضعیف الجامع ۴۰۹۳۔

فطرت کی باتیں

۱۷۲۲۸ ناخن تراشا، مونچھیں اور زیر ناف بال صاف کرنا فطرت میں داخل ہے۔ ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۲۹ ختنہ کرنا، زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا، بغل کے بال لینا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں لینا یہ پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔

البخاری، النسائی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۳۰ فطرت میں سے زیر ناف بال صاف کرنا، ناخن کاٹنا اور مونچھیں ہلکی کرنا ہیں۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۳۱ فطرت میں یہ امور شامل ہیں: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن کاٹنا، بغل کے بال لینا، زیر ناف بال

صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا اور وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔ ابن ماجہ، الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۳۲ پانچ چیزیں فطرت کی ہیں: ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں کم کرنا، ناخن کاٹنا اور بغل کے بال لینا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۳۳ طہارت چار چیزیں ہیں: مونچھیں کاٹنا، زیر ناف بال کاٹنا، ناخن کاٹنا اور مسواک کرنا۔

مسند البزار، مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: حدیث ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۳۷۷۹، ضعیف الجامع ۳۶۶۱۔

۱۷۲۳۴ دس چیزیں فطرت کی ہیں: مونچھیں کاٹنا، ڈاڑھی چھوڑنا، مسواک کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، بغل

کے بال لینا، زیر ناف بال صاف کرنا اور استنجاء کرنا۔ مسند احمد، مسلم، الکامل لابن عدی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

فائدہ: دسواں امر فطرت کلی کرنا ہے مسلم ۲۲۳۱۔ یہ فائدہ میں نے کتاب کے حاشیے ہی سے لیا ہے یوسف بھائی۔

۱۷۲۳۵ رسولوں کی سنت میں سے ہے: بردباری، شرم و حیاء، حجامت، مسواک، عطر لگانا اور کثرت سے شادیاں کرنا۔

شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے الا لحاظ ۶۵۰، ضعیف الجامع ۵۳۰۴۔

۱۷۲۳۶: چار چیزیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: شرم و حیا داری، عطر لگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا۔

مسند احمد، الترمذی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الترمذی ۱۸۴، ضعیف ابن ماجہ ۱۰۳۔

۱۷۲۳۷: پانچ باتیں رسولوں کی سنت میں سے ہیں: حیا داری، بردباری، حجامت، مسواک اور عطر۔

التاریخ للنخاری، الحکیم، الزار، الغوی، الکبیر للطبرانی، ابونعیم فی المعرفة، شعب الایمان للبیہقی عن حصین الحظمی

کلام: ضعیف الجامع ۲۸۵۸۔

۱۷۲۳۸: پانچ چیزیں رسولوں کی سنتوں میں سے ہیں حیا، بردباری، حجامت، عطر اور نکاح۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۲۸۵۷۔

۱۷۲۳۹: اپنے ناخن چھوٹے کرو، ناخنوں کے تراشے دفن کر دو، انگلیوں کے جوڑ صاف کرو، کھانے سے سوڑھے صاف کرو اور مسواک کرو اور

میز سے پاس اکڑتے ہوئے بدبو کے ساتھ داخل نہ ہو۔ الحکیم عن عبد اللہ بن کثیر

کلام: ضعیف الجامع ۲۰۹۴، الضعیفۃ ۱۳۷۲۔

۱۷۲۴۰: ناخن کاٹنا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، جمعرات کے دن کرو اور غسل کرنا، خوشبو لگانا اور لباس پہننا جمعہ کے دن کرو۔

التمیمی فی مسلسلاتہ، مسند الفردوس للدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

کلام: اسی الطالب ۹۹۳، ضعیف الجامع ۲۰۹۱۔

۱۷۲۴۱: جس نے جمعہ کے دن اپنے ناخن تراش لیے وہ اگلے جمعہ تک بدی سے محفوظ رہے گا۔ الکبیر للطبرانی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع ۵۷۹۶، الضعیفۃ ۱۸۱۶۔

۱۷۲۴۲: جس نے اپنی مونچھیں کم نہیں کی وہ ہم میں سے نہیں۔ الدارقطنی فی السنن، الضعفاء للعقیلی عن زید بن ارقم

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۵۵۶۵۔

۱۷۲۴۳: ڈاڑھیاں بڑھاؤ، مونچھیں گھٹاؤ، بغل کے بال صاف کرو اور ناخن چھوٹے کرو۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

کلام: ۶۱۲۴۔

۱۷۲۴۴: اپنی ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۴۵: اپنے خون، بال اور ناخن دفن کر دیا کرو تا کہ جادوگران کے ساتھ کھیل نہ سکیں۔ مسند الفردوس للدیلمی عن جابر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۶۶۲، الضعیفۃ ۲۱۷۹۔

الاکمال

۱۷۲۴۶: ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھیں تراشاؤ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ

۱۷۲۴۷: اپنی مونچھیں کاٹو کیونکہ بنی اسرائیل ایسا نہ کرتے تھے پس ان کی عورتیں زنا کاری میں مبتلا ہو گئیں۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۴۸: لیکن میرے پروردگار نے مجھے حکم دیا ہے کہ اپنی مونچھیں ہلکی کروں اور ڈاڑھی چھوڑ دوں۔ ابن سعد عن عبد اللہ بن عبد اللہ مرسل

۱۷۲۴۹: جس نے سب سے پہلے اپنی مونچھیں تراشی ہیں وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے۔ کشف الخفاء ۸۳۵۔

۱۷۲۵۰ جس نے جمعہ کے دن اپنی مونچھیں کم کیں ہر بال جو گرے گا اس کو اس کے بدلے دس نیکیاں ملیں گی۔

الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۱ اس کو لو اور اس کو چھوڑو۔ یعنی مونچھیں ہلکی کرو اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

انواع زینت کو جامع احادیث..... الاکمال

۱۷۲۵۲ فطرت پانچ چیزیں ہیں: ختنہ، زیر ناف بالوں کی صفائی، ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور مونچھیں تراشنا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابوداؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۳ فطرت: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، بغل کے بال نوچنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، ناخن تراشنا، وضو کے بعد

شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا۔ الترمذی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۴ زیر ناف بال مونڈنا، بڑھے ہوئے ناخنوں کو تراشنا، مونچھیں چھوٹی کرنا فطرت میں شامل ہیں۔ البخاری عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۵ فطرت میں کلی کرنا، ناک کا اندر پانی سے صاف کرنا، مسواک کرنا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، بغل کے بال نوچنا، زیر ناف بال

صاف کرنا، انگلیوں کے جوڑ دھونا، وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنا اور ختنہ کرنا شامل ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن عمار بن یاسر

۱۷۲۵۶ اے علی! جمعرات کو ناخن تراش لیا کر، بغل کے بال نوچ لیا کر اور زیر ناف بال صاف کر لیا کر اور جمعہ کے دن (غسل کرنے کے

بعد) خوشبو لگا لیا کر اور اچھا لباس پہنا کر۔ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۲۵۷ اے گروہ انصار! (اپنے سفید بالوں کو) سرخ کرو، زرد کرو اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ صحابہ کہتے ہیں ہم نے عرض کیا: یا رسول

اللہ! اہل کتاب شلواریں پہنتے ہیں بجائے تہبند باندھنے کے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم شلواریں بھی پہنو اور تہبند بھی باندھو اور یوں ان کی

مخالفت کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب موزے پہنتے ہیں جوتے نہیں پہنتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم موزے بھی پہنو اور جوتے

بھی پہنو اور یوں اہل کتاب کی مخالفت کرو۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اہل کتاب ڈاڑھیاں کاٹتے ہیں اور مونچھیں لمبی رکھتے ہیں؟ ارشاد

فرمایا تم مونچھیں کاٹو اور ڈاڑھیوں کو بڑھاؤ اور اہل کتاب کی مخالفت کرو۔

الکبیر للطبرانی، السنن لسعید بن منصور، مسند احمد، حلیۃ الاولیاء عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ

ناخن کاٹنا..... الاکمال

۱۷۲۵۸ جمعہ کے دن ناخن تراشنا شفاء لاتا ہے اور بیماری رفع کرتا ہے۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھونا کشادگی لاتا ہے اور فقر کو

بھگاتا ہے۔ ابوالشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۲۵۹ تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبریں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخن پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ دیتا ہے (اور کاٹا نہیں

ہے) جن میں جنابت، خباثت اور گندگی جمع ہوتی رہتی ہے۔ ابوداؤد عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۰ تم میں سے کوئی مجھ سے آسمان کی خبر کے بارے میں پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے ناخنوں کو پرندے کے ناخنوں کی طرح چھوڑ

دیتا ہے جن میں جنابت خباثت اور میل کچیل جمع ہوتا رہتا ہے۔ پھر اس کی موجودگی میں آسمانی خبر کیسے آسکتی ہے؟

الکبیر للطبرانی عن ابی ایوب رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۱ کیوں مجھے وحی آنے میں تاخیر ہو جاتی ہے کیونکہ تم میرے ارد گرد ہوتے ہو: مسواک کرتے ہو اور نہ ناخن تراشتے ہو، نہ اپنی مونچھیں

کاٹتے ہو اور نہ انگلیوں کے جوڑوں (کے ٹڑھوں) کی صفائی کرتے ہو۔

مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

فائدہ: پوچھا گیا یا رسول اللہ! اب کے جبریل علیہ السلام نے آپ کے پاس آنے میں دیر کر دی؟ تب آپ ﷺ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۲۔ کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تمہارے میل پکیل تمہارے ناخنوں اور پوروں میں موجود ہیں۔

عبدالرزاق عن قیس بن ابی حازم، مرسلاً، البزار عنہ عن عبد اللہ وقال: لا یعلم احد اسندہ الا الضحاک بن زید، قال ابن حبان الضحاک لا يجوز الاحتجاج به

کلام: روایت کی سند میں ضحاک راوی ہے جو اس کو سنداً بیان کرتا ہے اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ضحاک قابل حجت راوی نہیں ہے۔

۱۷۲۶۳۔ کیا بات ہے مجھے وحی نہیں آتی کیونکہ تم میں سے کسی کے ناخنوں میں میل پکیل جمع ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما، شعب الایمان للبیہقی عن قیس بن ابی حازم مرسلاً

بالوں میں کنگھی کرنا اور ان کا (اکرام کرنا) خیال رکھنا..... الاکمال

۱۷۲۶۴۔ اپنے بالوں کا اکرام کر اور ان کو سنوار کر رکھ۔ النسائی، ابن منیع، السنن لسعيد بن منصور عن ابی قتاده رضی اللہ عنہ

۱۷۲۶۵۔ بالوں کا اکرام کیا کرو (یعنی خیال رکھا کرو)۔ الدیلمی عن عائشة رضی اللہ عنہا

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶۲۸۔

۱۷۲۶۷۔ جس کے بال ہوں وہ ان کا اکرام کرے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! ان کا اکرام کیا ہے؟ فرمایا: ہر روز تیل لگائے اور کنگھی کرے۔

ابونعیم فی تاریخ اصہبان، ابن عساکر عن ابن عمر

کلام: روایت کی سند میں اسحاق بن اسماعیل الرطبی ہے۔ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں انہوں نے اپنی یادداشت کے ساتھ کئی

احادیث بیان کی ہیں اور ان میں خطا کھائی ہے۔ امام نسائی نے ان کو صالح فرمایا ہے۔ کنز العمال

۱۷۲۶۸۔ ان کا اکرام کر اور ان میں تیل لگا۔ البغوی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے، انہوں نے آپ ﷺ سے ان کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے مذکورہ

جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۲۶۹۔ ایک دن یا اس سے زیادہ چھوڑ کر کنگھی کیا کر۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن مغفل

مونڈنے کی ممانعت

۱۷۲۷۰۔ چھپنے لگوانے کے سوا گدی کے بال منڈوانا مجوسی پن ہے۔ ابن عساکر عن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۲۷۴۔

۱۷۲۷۱۔ حضور اکرم ﷺ نے (صرف) گدی کے بال صاف کرانے سے منع فرمایا مگر چھپنے لگواتے وقت۔

الکبیر للطبرانی عن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ضعیف الجامع ۶۰۶۴۔

- ۱۷۲۷۲ بڑھا پا نور ہے۔ جس نے بڑھا پے (سفید بالوں) کو اکھیر اس نے اسلام کا نور اکھیر دیا۔ آدمی جب چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اللہ پاک اس کو تین امراض سے بچا لیتے ہیں: جنون، جذام اور برص۔ ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: تجزیرا مسلمین ۱۴۰، ضعیف الجامع ۳۲۵۱، الضعیفۃ ۳۳۵۳۔
- ۱۷۲۷۳ حضور اکرم ﷺ نے سفید بالوں کو نوچنے سے منع فرمایا۔ الترمذی، النسائی، ابن ماجہ عن ابن عمرو
- ۱۷۲۷۴ سفید بالوں کو نہ اکھیرو۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ اس کے لیے قیامت کے روز باعث نور ہوگا۔ ابو داؤد عن ابن عمرو
- کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۶۶۔
- ۱۷۲۷۵ جو بال بگاڑ کر مثلاً کرے (سزاء) اپنے یا کسی کے سر کے بال موٹے یا بدھیت کرے (تو اس کے لیے اللہ کے ہاں کوئی حصہ نہیں ہے۔
الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- کلام: ضعیف الجامع ۵۸۵۳، الضعیفۃ ۳۲۱۔
- ۱۷۲۷۶ حضور اکرم ﷺ نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن چھوڑ کر مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن عبد اللہ بن مغفل
- کلام: المعلة ۲۵۰۔

الاکمال..... سفید بال مومن کا نور ہے

- ۱۷۲۷۷ سفید بالوں کو مت اکھیرو۔ کیونکہ وہ اسلام میں نور ہے۔ ہر مسلمان جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ بڑھا پا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا۔ ابو داؤد، الشیرازی فی الالقاب، الخطیب عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن حبہ
- ۱۷۲۷۸ سفیدی کو مت نوچو۔ کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جو مسلمان اسلام میں بوڑھا ہو جائے اللہ پاک اس کے بدلے اس کے لیے ایک نیکی لکھے گا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک برائی مٹائے گا۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عمرو
- ۱۷۲۷۹ سفیدی کو مت اکھیرو، بے شک وہ قیامت کے دن نور ہوگا اور جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، ایک برائی مٹائی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- فائدہ: صرف سفید بالوں کو نوچنا اکھیرنا اور کاٹنا منع لیکن اگر مہندی وغیرہ کے ساتھ ان کو رنگ لیا جائے تو ممنوع نہیں بلکہ مستحسن ہے جیسا کہ بعض احادیث میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابوقافہ رضی اللہ عنہ کو جو بالکل سفید بالوں والے تھے بالوں کا رنگ بدلنے کا حکم دیا گیا۔
- ۱۷۲۸۰ جو شخص جان بوجھ کر سفید سفید بالوں کو نوچے وہ بال قیامت کے دن اس کے لیے نیزے بن جائیں گے جو اس کو آکر لگیں گے۔
الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: التلکیت والافادۃ ۱۵۰

۱۷۲۸۱ کوئی شخص اپنی ڈاڑھی طول سے نہ لے بلکہ ڈاڑھی کے جانبین لے لے۔ الخطیب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: تذکرۃ الموضوعات ۱۶۰، ترتیب الموضوعات ۸۱۱، التزییۃ ۲۷۲۔

۱۷۲۸۲ اللہ تعالیٰ نے ان بالوں کو (نسک) قابل تکریم شے بنایا ہے اور ظالموں کے لیے ان کو سزاء اور عبرت بنایا ہے۔

عبد الحبار بن عبد اللہ الخولانی فی تاریخ دار یاو ابن عساکر عن عمر بن عبد العزیز

فائدہ: حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عبیدۃ بن عبد الرحمن سلمیٰ کو لکھا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ تم سر اور ڈاڑھی منڈوا دیتے ہو۔ حالانکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے۔

حجام کے آئینے میں دیکھنا..... الاکمال

۱۷۲۸۳ حجام کے آئینے میں دیکھنا گھٹیا پن ہے۔ الدیلمی عن خالد بن عبد اللہ عن ابی طوالة عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... کشف الخفاء ۲۸۵۹۔

انگوٹھی پہننا

- ۱۷۲۸۴ انگوٹھی اس اور اس انگلی کے لیے ہے یعنی چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی کے لیے ہے۔ الکبیر للطبرانی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۲۰۳۷۔
- ۱۷۲۸۵ تحقیق پتھر کے نگینے والی انگوٹھی پہننا وہ مبارک چیز ہے۔ الضعفاء للعقیلی، ابن لال فی مکارم الاخلاق، الحاکم فی التاریخ، شعب
الایمان للبیہقی، الکبیر للطبرانی، ابن عساکر، مسند القردوس عن عائشة رضی اللہ عنہا
کلام:..... الاسرار المفویہ ۱۳۳، تذکرۃ الموضوعات ۱۵۹، ترتیب الموضوعات ۸۱۹۔
- ۱۷۲۸۶ تحقیق پتھر کی انگوٹھی چھوڑ دینا قرون وسطیٰ کا رواج ہے۔ الکامل لابن عدی عن انس رضی اللہ عنہ
کلام:..... ترتیب الموضوعات ۸۲۱، التقریب ۲۸۰/۲۔
- ۱۷۲۸۷ حضور اکرم ﷺ نے مردوں کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۲۸۸ حضور علیہ السلام نے سونے کی انگوٹھی اور لوہے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۸۹ ہم نے انگوٹھی رکھ لی ہے اور اس کا نقش بنالیا ہے لہذا تم میں سے کوئی اس نقش پر نقش نہ بنائے (کیونکہ وہ سرکاری مہر ہے)۔
- ۱۷۲۹۰ میں نے چاندی کی انگوٹھی لی ہے اور اس پر محمد رسول اللہ کا نقش بنوایا ہے لہذا کوئی شخص ایسا نقش نہ بنوائے۔
مسند احمد، البخاری، مسلم عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۲۹۱ کوئی شخص میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش نہ بنوائے۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۹۲ کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ میری اس انگوٹھی کے نقش پر نقش بنوائے۔ مسلم، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۹۳ انگوٹھی چاندی کی بنائے اور سونے کی نہ بنا۔ ابن ابی شیبہ عن بریدۃ رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۹۶۔
- ۱۷۲۹۴ اللہ پاک ایسی پھیلی کو پاک نہ کرے جس میں لوہے کی انگوٹھی ہو۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی عن مسلم بن عبد الرحمن
کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۹۸۔
- ۱۷۲۹۵ کیا بات ہے میں تجھ پر اہل نار (جہنم) کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ یعنی لوہے کی انگوٹھی۔ ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن بریدۃ
- ۱۷۲۹۶ تم میں سے کوئی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۷۲۹۷ سونے کی انگوٹھی پہننے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا۔ الترمذی عن عمران بن حصین
- ۱۷۲۹۸ مجوز دیا تو ت کی انگوٹھی پہن لے وہ طاعون سے محفوظ ہو جائے گا۔ ابن زنجویہ فی کتاب الخواتیم عن علی وسندہ ضعیف
- ۱۷۲۹۹ جو اس جیسی انگوٹھی پہننا چاہے پہن لے مگر ایسا نقش نہ بنوائے۔ النسائی عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۳۰۰ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ انگوٹھی پہن کر نکلے تو لوگوں کو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۰ کیا تو نہیں دیکھ رہا کہ اس کے ہاتھ میں آگ کا انگارہ میرے چہرے پر منعکس ہو رہا ہے۔ مسند رک الحاکم و تعقب عن جابر حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ابن دغنه نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔ آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے مذکورہ جواب ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۱ اس پر بڑا انگارہ ہے۔ مسند احمد عن یعلیٰ بن مرة فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۰۲ تم میں سے وہی آگ کا انگارہ لیتا ہے اور اس کو اپنے ہاتھ میں پہن لیتا ہے۔ مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اس کو نکلا کر مذکورہ ارشاد فرمایا۔

خضاب

۱۷۳۰۳ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ۔ کیونکہ وہ پاکیزہ خوشبو ہے اور دل کو تسکین بخشتی ہے۔

مسند ابی یعلیٰ، الحاکم فی الکنی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: روایت کی سند میں حسن بن دعامہ ہے جو عمر بن شریک سے روایت کرتا ہے۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے دونوں کو ضعیف میں شامل کیا ہے۔ فیض القدر ۲۰۸۔

۱۷۳۰۴ مہندی کے ساتھ خضاب لگاؤ، وہ تمہارے شباب، جمال اور نکاح کو خوشگوار بناتا ہے۔

البرار، ابونعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ، ابونعیم فی المعرفة عن درہم

کلام: اسنی المطالب ۷۴، التلکیت والا فادۃ ۱۴۸ میں اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: روایت کی سند میں عبدالرحمن بن الحارث الغنوی ہے، جس پر میزان میں لا یستعمل علیہ کا حکم دیا گیا ہے یعنی اس پر اعتناء نہیں کیا جاسکتا۔ فیض القدر ۲۰۸۔

۱۷۳۰۵ خضاب لگاؤ، مانگ نکالو اور یہودی مخالفت کرو۔ الکامل لابن عدی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت کی سند میں حارث بن عمران الجعفری ہے۔ میزان میں ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حارث ثقات پر حدیثیں گھڑتا ہے۔ فیض القدر ۲۰۹۔ نیز روایت کے ضعف کے حوالہ کے لیے دیکھئے: ذخیرۃ الحفاظ ۱۳۹، ضعیف الجامع ۲۲۹۔

۱۷۳۰۶ مہندی کے ساتھ خضاب کرو، بے شک ملائکہ مومن کے خضاب لگانے سے خوش ہوتے ہیں۔

الکامل لابن عدی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: تجدید السلیسین ۸۳، کشف الخفاء ۱۵۲

سیاہ خضاب سے اجتناب کرنا

۱۷۳۰۷ اس کو لے جاؤ یعنی ابوقحافہ کو ان کی کسی عورت کے پاس وہ ان کے (سفید بالوں کے) رنگ کو تبدیل کر دیں، ہاں کالے نہ کرنا۔

مسند احمد، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۸ اس (سفید رنگ) کو کسی رنگ کے ساتھ بدل دو اور سیاہ رنگ کرنے سے اجتناب کرنا۔

مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۰۹ افضل چیز جس کے ساتھ تم سفید بالوں کو بدلو وہ مہندی اور کتم ہے (کتم ایک جڑی بوٹی ہے جس کے ساتھ بال قدرے سیاہ ہو جاتے ہیں)۔

النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔
 ۱۷۳۱۰ اچھی چیز جس کے ساتھ تم خضاب لگاؤ یہ کالا رنگ ہے، یہ تمہاری عورتوں کو تمہارے اندر رغبت دلانے والا اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا ڈر بٹھانے والا ہے۔ ابن ماجہ عن صہیب رضی اللہ عنہ
 کلام: روایت ضعیف ہے: دیکھئے ضعیف ابن ماجہ ۹۳، ضعیف الجامع ۱۳۷۵۔
 ۱۷۳۱۱ یہود و نصاریٰ اپنے بالوں کو رنگتے نہیں ہیں تم ان کی مخالفت کرو۔

۱۷۳۱۲ سب سے اچھی چیز جس کے ساتھ تم اس سفیدی کو بدلو مہندی اور کتم ہے۔
 البخاری، مسلم، ابوداؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۱۳ سب سے پہلے جس نے مہندی اور کتم کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور سب سے پہلے جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ بالوں کو رنگا وہ فرعون تھا۔ مسند الفردوس للذہبی، ابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام: ضعیف الجامع ۲۱۴۵۔

۱۷۳۱۴ اپنے بڑھاپے کو مہندی کے ساتھ ملا لو۔ یہ تمہارے چہروں کو خوبصورت کرے گا تمہارے منہ کو خوشبودار رکھے گا اور تمہاری جماع کو کثرت (وقت) بخشنے گا۔ مہندی جنت کی خوشبوؤں کی سردار ہے۔ مہندی کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرتی ہے۔

ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
 کلام: التلکیت والا قادی ۱۴۹، ضعیف الجامع ۳۴۰۸۔

سیاہ رنگ کافروں کا خضاب ہے

۱۷۳۱۵ زرد رنگ مؤمن کا خضاب ہے، سرخ رنگ مؤمن کا خضاب ہے اور سیاہ رنگ کافر کا خضاب ہے۔

الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
 کلام: روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۵۵۳، النافۃ ۱۲۳۔

۱۷۳۱۶ تم خضابوں کے سردار مہندی کو لگاؤ جو کھال کو خوشبودار اور اچھا کرتی ہے اور جماع ہم بستری میں زیادتی کا باعث بنتی ہے۔

ابن السنی، ابونعیم عن ابی رافع
 کلام: ضعیف الجامع ۳۷۸۵، المتناہیہ ۱۱۵۔

۱۷۳۱۷ سفید بالوں کا رنگ تبدیل کر لو اور یہود و نصاریٰ کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ ابن حبان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۳۵۹۹، المعلة ۱۰۲۔

۱۷۳۱۸ سفیدی کو تبدیل کر لو اور سیاہی کے قریب نہ جاؤ۔ مسند احمد عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۳۱۹ اس کو اس کی کسی عورت کے پاس لے جاؤ وہ اس (کے سفید بالوں) کا رنگ کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر دے گی۔ سیاہ رنگ سے

اجتناب کرنا۔ مسند احمد عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں الوقافہ کو لایا گیا۔ ان کا سر بالکل سفید تھا۔ پھر آپ ﷺ نے مذکورہ فرمان ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۲۰..... سفیدی بدلنے کے لیے افضل چیز مہندی اور کتم ہے۔ النسائی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
کلام:..... ضعیف الجامع ۱۰۵۱۔

۱۷۳۲۱..... اپنی سفیدی بدلنے کے لیے تمہارے واسطے بہترین مہندی اور کتم ہے۔ مسند احمد، ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، مستدرک الحاکم، ابن ماجہ، ابن ابی عاصم، ابن سعد، ابن حبان، الکبیر للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، الکامل لابن عدی، شعب الایمان للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۳۲۲..... زرد اور سرخ رنگ لگانے والوں کو خوش آمدید ہو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الآحاد، البغوی، الباوردی، ابن قانع، ابن السکن، الکبیر للطبرانی عن حسان بن ابی جابر السلمی
فائدہ:..... حضور اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ کچھ نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا تھا تب آپ ﷺ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

کلام:..... امام ابن السکن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس روایت کی سند میں نظر ہے۔

۱۷۳۲۳..... اسلام کا خضاب زرد رنگ ہے اور ایمان کا خضاب سرخ رنگ ہے۔ الدیلمی عن عبد اللہ بن ہداج

۱۷۳۲۴..... ان بالوں کے رنگ کو نہ بدلا کرو۔ جو ان کو ضرور ہی بدلنا چاہیے وہ مہندی اور کتم کے ساتھ بدلے۔ الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۵..... تم پر خضاب کی سردار مہندی لازم ہے وہ کھال کو اچھا کرتی ہے اور جماع میں زیادتی کرتی ہے۔

ابن السنی، ابونعیم، الدیلمی عن ابی رافع

کلام:..... ضعیف الجامع ۳۷۸۵، المتناہیہ ۱۱۵۱۔

۱۷۳۲۶..... اس (سفید رنگ) کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کر لو اور سیاہ رنگ سے اجتناب کرو۔

مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۷..... اس سفید رنگ کو بدل لو، اہل کتاب کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو ڈاڑھی کو بڑھتا ہوا چھوڑ دو اور مونچھیں کاٹنے رہو۔

الشیرازی فی الالقاب عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۸..... سفیدی بدل لو اور یہود کے ساتھ مشابہت اختیار کرو اور نہ سیاہ رنگ استعمال کرو۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۲۹..... سفیدی کو بدل دو اس سے تمہاری جوانی، خوبصورتی اور عورتوں کے ساتھ جماع کرنے میں اضافہ ہوگا۔

الدیلمی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۰..... اس کو بدل دو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن حبان عن انس رضی اللہ عنہ

خضاب لگانے میں ممنوعات چیزوں کا بیان

۱۷۳۳۱..... اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس شخص کو (نظر رحمت سے) نہ دیکھے گا جو سیاہ رنگ کا خضاب استعمال کرے۔ ابن سعد عن عامر، مرسلاً

۱۷۳۳۲..... ایک قوم آخر زمانے میں سیاہ رنگ کا خضاب لگائے گی کہ بترو کے پوٹوں کی طرح، وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ پائیں گے۔

ابو داؤد، النسائی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام:..... امام منذری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند میں عبدالکریم ہے جس کی حدیث قابل حجت نہیں ہوتی اسی کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔ عون المغزود ۲۶۶۔

سیاہ خضاب پر وعید شدید

۱۷۳۳۳۔ جس نے سیاہ رنگ کے ساتھ خضاب کیا اللہ پاک قیامت میں اس کو سیاہ چہرہ بنائے گا۔

الکبیر للطبرانی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: جبہ الرتاب ۲۸۳، ذخیرۃ الحفاظ ۵۲۸۵۔

۱۷۳۳۴۔ جو اسلام میں بوڑھا ہو گیا یہ بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور ہوگا جب تک کہ اس کو تبدیل نہ کرے۔

الحاکم فی الکنی عن ام سلمة رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع ۵۶۳۹، المستقر ۱۵۱

۱۷۳۳۵۔ اللہ تعالیٰ انہما کی سیاہ بال بنانے والے بوڑھے سے نفرت فرماتا ہے۔ الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۱۰۰۵، ضعیف الجامع ۱۶۸۸۔

۱۷۳۳۶۔ جس نے سیاہ رنگ کا خضاب کیا قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر (رحمت) نہ کرے گا اور جس نے سفید بالوں کو نوچا اللہ پاک

قیامت کے دن آگ کے گرز بنا دے گا۔ مستدرک الحاکم عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ

خوشبو

۱۷۳۳۷۔ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو مہکے اور اس کا رنگ مدہم ہو۔ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو مدہم ہو۔

الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی، الضیاء عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۳۸۔ مردوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو تیز ہو اور رنگ ہلکا ہو۔ عورتوں کی بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ہلکی اور رنگ تیز ہو۔

الضعفاء للعقیلی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۲۹۱۳۔

۱۷۳۳۹۔ آدمیوں کی بہترین خوشبو تیز مہک والی مدہم رنگ والی ہے اور عورتوں کی بہترین خوشبو تیز اور شوخ رنگ والی ہلکی خوشبو ہے۔

الترمذی عن عمران بن حصین

۱۷۳۴۰۔ جب تم میں سے کسی کو خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو واپس نہ کرے کیونکہ خوشبو جنت سے نکلی ہے۔

ابوداؤد فی مراسیلہ، النسائی عن عثمان النہدی مرسلًا

۱۷۳۴۱۔ بہترین خوشبو مشک ہے۔ مسند احمد، مسلم، ابوداؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۲۔ کرامت (کوئی عزت دے تو اس) کو قبول کرو۔ بہترین کرامت خوشبو ہے جس کا بو جھ ہلکا ہے اور خوشبو عمدہ ہے۔

الدارقطنی فی الافراد، الاوسط للطبرانی عن زینب بنت جحش

کلام: ضعیف الجامع ۱۰۵۹۔

خوشبو کا ہدیہ رد نہ کرنا

۱۷۳۴۳۔ جس پر خوشبو پیش کی جائے وہ اس کو رد نہ کرے کیونکہ یہ ہلکا بو جھ ہے لیکن اچھی خوشبو ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۳: اہل جنت کی خوشبوؤں کی سرور مہندی ہے۔ الکبیر للطبرانی، التاريخ للخطیب عن ابن عمرو

کلام: الاسرار المرفوعة ۳۶۵، اتنی المطالب ۷۱۔

۱۷۳۴۵: مرز نجوش (دونامروا) ضرور اور اس کو سونگھو وہ ہندناک کے نختوں کے لیے بہترین چیز ہے۔

ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: التکمیت والا فادہ ۱۴۵، ضعیف الجامع ۷۷۔

۱۷۳۴۶: مجھے دنیا کی خوشیوں میں صرف خوشبو اور عورتیں محبوب ہیں۔ ابن سعد عن میمون مرسل

کلام: ضعیف الجامع ۳۹۸، النواخ ۱۶۷۰۔

۱۷۳۴۷: تمہاری عمدہ خوشبوؤں میں مشک ہے۔ النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۸: مشک عمدہ ترین خوشبو ہے۔ مسلم، النسائی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۴۹: آپ علیہ السلام نے زعفران لگانے سے منع فرمایا۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، الترمذی، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۰: اگر میں تم کو حکم دیتا کہ اس کو (زعفران) کو ڈھونڈ دیا جائے (تو اچھا ہوتا)۔ مسند احمد، ابو داؤد، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۴۹۹۔

الاکمال

۱۷۳۵۱: مشک عمدہ خوشبو ہے۔ مسلم، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۲: جب تم میں سے کسی کے پاس خوشبو لائی جائے تو وہ اس کو چھوئے اور جب حلوی پیش کیا جائے تو اس میں سے کچھ ضرور کھائے۔

الاوسط للطبرانی، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فضالۃ بن الحصین عطار اس حدیث میں متفرد ہے اور اس حدیث کو بیان کرنے میں متہم بھی

ہے۔ جس کی وجہ سے حدیث موضوع ہے، دیکھئے: تذکرۃ الموضوعات ۱۶۱، ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۸۔

۱۷۳۵۳: جب تم میں سے کسی کو اچھی خوشبو پیش کی جائے وہ اس میں سے ضرور استعمال کرے۔ الکامل لابن عدی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۳۵۴: جب کسی کے سامنے خوشبو رکھی جائے وہ ضرور لگائے اور اس کو رد نہ کرے۔ اور جب کسی کے سامنے حلوہ رکھا جائے تو وہ اس سے

ضرور کھائے اور رد نہ کرے۔ الحاکم فی التاريخ، شعب الایمان للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی سند غیر قوی ہے۔ کنز العمال

۱۷۳۵۵: خوشبو کو رد نہ کرو اور نہ شہد کا گھونٹ رد کرو جب تمہارے پاس کوئی لائے۔ ابو نعیم فی المعرفة عن محمد بن شریحیل

کلام: ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: صحیح نام محمود بن شریحیل ہے جس کی سند ضعیف ہے۔

خوشبو میں ممنوع باتوں کا بیان

۱۷۳۵۶: غسل کر، پھر غسل کر آئندہ یہ نہ لگا۔ الترمذی، حسن، عن یعلیٰ بن مزہ

فائدہ: نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ خلوق خوشبو لگائی ہوئی ہے تو آپ علیہ السلام نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

زیورات اور ریشم

۱۷۳۵۷ سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہیں اور میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔

الکبیر للطبرانی عن زید بن ارقم وعن وائلة

۱۷۳۵۸ سونا شرکوں کا زیور ہے، چاندی مسلمانوں کا زیور ہے اور لوہا اہل جہنم کا زیور ہے۔ الزمخشری فی جزئہ عن انس رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۳۰۶۳۔

۱۷۳۵۹ مجھے اپنی امت پر سونے سے زیادہ ان پر دنیا کے ٹوٹ پڑنے کا خوف ہے۔ پس کاش کہ میری امت سونا نہ پہنے۔ مسند احمد عن رجل
کلام: ضعیف الجامع ۳۸۲۰۔

۱۷۳۶۰ سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور ان کے مردوں پر حرام ہے۔

مسند احمد، النسائی عن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ

۱۷۳۶۱ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھے وہ سونا پہنے اور نہ ریشم۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ
۱۷۳۶۲ جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہ پہنے گا۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۳۶۳ جس نے ریشم کا کپڑا پہنا، قیامت کے دن اللہ اس کو آگ کا کپڑا پہنائے گا۔ مسند احمد عن جویریہ

۱۷۳۶۴ نبی اکرم ﷺ نے دیباچ، حریر اور استبرق۔ ریشم کی مختلف اقسام پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابن ماجہ عن البراء رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۳۶۵ جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا حلقہ پہنائے تو وہ اس کو سونے کا ہار پہنا دے۔ اور جو اپنے محبوب کو آگ کا طوق پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا طوق پہنا دے۔ جو اپنے محبوب کو آگ کے نگن پہنانا چاہے وہ اس کو سونے کا نگن پہنا دے۔ لہذا تم پر چاندی لازم ہے اس کے ساتھ کھیلو۔ مسند احمد، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، الکبیر للطبرانی عن سهل بن سعد

۱۷۳۶۶ یہ آگ کے دوا نگارے ہیں۔ مسند احمد عن امراء

فائدہ: ایک صحابیہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر سونے کی دو بالیاں دیکھیں تو مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۳۶۷ ہم نے عورتوں کو ورس اور ابر (مویشی) ملنے کا حکم دے دیا۔ ورس (تل کی مانند ایک گھاس) جس سے رنگائی کا کام لیا جاتا ہے ان کے پاس یکن سے آئے گی اور مویشی جزیہ والے ذمی لوگوں سے لیے جائیں گے۔

ابونعیم، الکبیر للطبرانی عن حرب بن الحارث المحاربی

۱۷۳۶۸ کسی بھی عورت کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ چاندی کے موتی بنائے اور پھر زعفران میں اس کو خلط ملط کر لے وہ سونے کی طرح ہو جائے گی۔

الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت یزید

۱۷۳۶۹ کیا میں تجھے اس سے اچھی چیز نہ بتاؤں تو اس کو چاندی کی بنا کر خلوق خوشبو اور رنگ میں ملا لے۔ وہ سونے کی طرح ہو جائے گی۔

الخطیب عن عائشة رضی اللہ عنہا

۱۷۳۷۰ عورتوں کے لیے دو چیزوں کی تباہی ہے سونا اور زعفران۔ ابونعیم عن عائشة الاشجعیہ

کتاب الزینت قسم الافعال

زیب وزینت کی ترغیب

۱۷۳۷۱۔ ابوالاخوس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ پر رسول اللہ ﷺ نے دو پرانے کپڑے دیکھے۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: پھر اپنی جان پر انعام کر (خرچ کر) جس طرح اللہ نے تجھ پر انعام کیا ہے۔ پھر میں نے پوچھا: ایک آدمی کا میرے پاس آنا ہوا تھا میں نے اس کی مہمانی کی تھی۔ لیکن جب میں اس کے پاس گیا تو اس نے میری مہمانی نہیں کی کیا میں اس کی مہمان نوازی کروں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ ابن النجار

۱۷۳۷۲۔ عمر بن ابراہیم ابوب بن یسار سے وہ محمد بن المنکدر سے وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سفید کپڑوں میں ملبوس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ علیہ السلام ان کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! خوبصورتی کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: حق بات کو صحیح طرح ادا کرنا۔ پوچھا: کمال کیا ہے؟ فرمایا: سچائی کے ساتھ اچھا کام کرنا۔ السنن للبیہقی، ابن عساکر، ابن النجار

کلام: امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عمر (بن ابراہیم) اس روایت میں متفرد ہے اور وہ قوی راوی نہیں۔
۱۷۳۷۳۔ ابو جعفر محمد بن علی بن احسین سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عباس بن عبدالمطلب صاف ستھری اعلیٰ رنگت میں عمدہ جوڑا زیب تن کئے ہوئے تشریف لائے۔ اور آپ کے سر کے بالوں کی دو مینڈھیاں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ ان کو دیکھ کر مسکرائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کیوں ہنسے؟ اللہ آپ کو ہنساتا رکھے یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے چچا! مجھے آپ کے جمال اور حسن نے خوش کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے پوچھا: آدمی کی خوب صورتی کس میں ہے؟ ارشاد فرمایا: زبان میں۔ ابن عساکر
کلام: روایت محل کلام ہے: بخشہ ۳۲۹، کشف الخفاء ۱۰۷۵۔

باب زینت کی انواع میں مردوں کی زینت

سرمرہ لگانا

۱۷۳۷۴۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رمضان کے مہینے میں نبی اکرم ﷺ کے نکلنے کا انتظار کیا کہ آپ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے۔ آپ رضی اللہ عنہا (آپ ﷺ کی زوجہ مطہرہ) نے آپ کو اتنا سرمرہ لگایا ہوا تھا کہ آپ کی آنکھیں سرمرہ سے بھری ہوئی تھیں۔ الحارث

بال منڈوانا، چھوٹے کرانا اور ناخن کٹوانا

۱۷۳۷۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گدی کے بال استرے کے ساتھ صاف کرانے سے منع فرمایا، مگر بچپن (سینگی) لگواتے وقت۔ الاوسط، ابن منده فی غرائب شعبۃ و ابن النجار، ابن عساکر
کلام: روایت کی سند ضعیف ہے۔

۱۷۳۷۶۔ حضرت علاء بن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حلاق (بال منڈانے والے

حجام) کو بلوایا۔ اس نے استرے کے ساتھ آپ کے بال صاف کئے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دینے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ سنت نہیں ہے، لیکن نورہ (ہڑتال، چونا) عیش و عشرت کا کام ہے، جو مجھے پسند نہیں۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۳۷۷ محمد بن ربیعہ بن الحارث سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے بال لمبے تھے اور ہم مقام ذوالحلیفہ میں تھے۔ محمد کہتے ہیں: میں اپنی اونٹنی پر تھا اور ذی الحجہ ماہ تھا، میرا حج کا ارادہ تھا پس آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے سر کے بال چھوٹے کرانے کا حکم دیا تو میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی۔ ابن سعد

۱۷۳۷۸ حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے عورت کو سر کے بال منڈوانے (صاف کرانے) سے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ مسئلہ ہے (شکل بگاڑنے کی صورت)۔ ابن جریر

۱۷۳۷۹ محمد بن حاطب سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دن اپنی مونچھیں اور ناخن صاف کرتے تھے۔ ابو نعیم

۱۷۳۸۰ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے قزح۔ کچھ بال مونڈنے اور کچھ چھوڑنے سے منع فرمایا۔

ابن عساکر، الکامل لابن عدی

۱۷۳۸۱ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر ماہ نورہ (چونا) استعمال کرتے تھے (یعنی زیر ناف بالوں کی صفائی کے لیے) اور ہر پندرہ دنوں میں ناخن کاٹتے تھے۔ ابن عساکر

کلام: ضعیف الجامع ۴۵۳۶، الضعیفۃ ۱۵۵۰۔

۱۷۳۸۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پہلے اپنی پیشانی پر بال سیدھے جہاں تک بھی جاتے ماشاء اللہ پھر ان میں (بچ کی) مانگ نکالتے۔ ابن عساکر

۱۷۳۸۳ حضرت عمرو بن قیس سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: بالوں اور ناخنوں کی صفائی سے طہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مسند

۱۷۳۸۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جمعرات کے روز ناخن کاٹتے تھے۔ پھر فرمایا: اے علی! ناخن کاٹنا، بغل کے بال نوچنا اور زیر ناف بالوں کی صفائی کرنا جمعرات کے دن کیا کرو اور جمعہ کے روز غسل کیا کرو، خوشبو لگایا کرو اور صاف

لباس پہنا کرو۔ ابوالقاسم اسماعیل بن محمد التیمی فی مسلسلہ و الدیلمی

۱۷۳۸۵ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر کے بال بالکل صاف کرنے یعنی مونڈنے سے منع فرمایا (صرف دوران حج معمولی چھوٹے کرانے کا حکم دیا)۔ البزار وسندہ حسن

کلام: ضعیف الترمذی ۱۵۷۱، ضعیف الجامع ۵۹۹۸۔

۱۷۳۸۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عجمی وفد جنہوں نے اپنی ڈاڑھیاں منڈوا رکھی تھیں اور مونچھیں بڑھا رکھی تھیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ان لوگوں کی مخالفت کرو مونچھیں صاف کراؤ اور ڈاڑھی چھوڑ دو۔ ابن النجار

زیر ناف بال صاف کرنا

۱۷۳۸۷ ہمیں ہشام نے ابوالمشرک لیث بن ابی اسد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت نقل کی کہ:

رسول اللہ ﷺ جب زیر ناف بالوں پر چونا ملتے تو اپنے ہاتھ سے ملتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۳۸۸ محمد بن قیس اسدی ایک آدمی سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوہے (یعنی استرے) کے ساتھ زیر ناف بالوں کی صفائی کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا: آپ نورہ (چونا) کیوں نہیں استعمال کرتے؟ فرمایا: وہ عیش و عشرت کا کام ہے جو ہمیں پسند نہیں۔ شعب الایمان للبیہقی

انگوٹھی پہننا

۱۷۳۸۹ حضرت عبداللہ بن جعفر سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اپنے دائیں ہاتھ میں ایک یا دو دفعہ انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابن عساکر، ابن النجار

۱۷۳۹۰ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن سعد، البخاری، مسلم، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۱ حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم نہیں کہ حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے سوا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کسی نے انگوٹھی پہنی ہو۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۳۹۲ (مسند عمر رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو فرمایا: اس کو نکال دے۔ اس نے نکال دی پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اس سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ ﷺ نے اس پر خاموشی اختیار فرمائی۔ مسند احمد، رجالہ ثقات لکنہ منقطع

۱۷۳۹۳ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اپنی انگوٹھیوں میں نقش نہ کرو اور نہ عربی لکھو۔

ابن ابی شیبہ، الطحاوی

۱۷۳۹۴ ابن سیرین رحمہما اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو اتارنے کا حکم فرمایا۔ آدمی نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میری انگوٹھی لوہے کی ہے (جس پر سونے کا پانی چڑھا ہوا ہے) آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس (سونے) سے زیادہ بدبودار ہے۔ المصنف لعبد الرزاق، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۳۹۵ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنی۔ ابن سعد

۱۷۳۹۶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انگوٹھیوں میں عربی میں کچھ لکھنے سے منع فرمایا۔

رواہ ابن سعد

۱۷۳۹۷ حضرت عامر شعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے عمال (گورنروں) کو لکھا: تم جس انگوٹھی میں عربی نقش دیکھو اس کو توڑ دو، انہوں نے عہد بن فرقہ عامل کی انگوٹھی میں یہ بات پائی لہذا اس کو توڑ دیا۔ ابن سعد

۱۷۳۹۸ فیس کے غلام عبدالرحمن سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اور زیاد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے زیاد کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے سونے کی انگوٹھی رکھی ہے؟ ابو موسیٰ بولے: میری انگوٹھی تو لوہے کی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری یا فرمایا خبیث ہے۔ لہذا جو شخص تم میں سے انگوٹھی پہننا چاہے وہ چاندی کی انگوٹھی پہنے۔ ابن سعد، مسند

مرد کے لئے سونے کی انگوٹھی حرام ہے

۱۷۳۹۹ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہنی، اس کا گینہ ہتھیلی کے اندر کی طرف کر لیا۔ پھر لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں (سونے کی) بنوائیں۔ تب نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اس کو نہیں پہنتا۔ ابن عساکر

۱۷۴۰۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ الخطیب فی المتفق والمفترق

کلام: روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۰، المتناہیۃ ۱۱۵۷۔

۱۷۴۰۱ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی۔ آپ نے وہ انگوٹھی نکال کر پھینک دی اور فرمایا تم آگ کا انگارہ لیتے ہو اور اپنے ہاتھ میں رکھ لیتے ہو۔ مسلم

۱۷۴۰۲ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن عساکر کلام:..... روایت ضعیف ہے ذخیرۃ الحفاظ ۱۶۳۰، المتناہیۃ ۱۱۵۷۔

۱۷۴۰۳ ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، قسی، رنگے ہوئے پکڑوں، درندوں کی کھالوں اور چیتے کی کھال کو حرام قرار دیا۔ الکبیر للطبرانی

کلام:..... مذکورہ روایت کی سند میں یزید بن ربیعہ رحمہ اللہ متروک راوی ہے مجمع الزوائد ۵/۱۳۵

۱۷۴۰۴ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ النسائی

۱۷۴۰۵ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے غلام سفیان جن کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات تھی فرماتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس تھا۔ آپ کے پاس ایک انصاری صحابی آیا جس کے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے میں تمہارے اوپر اہل جہنم کا زیور دیکھ رہا ہوں؟ اس نے عرض کیا: کیا میں پیتل کی انگوٹھی بنا لوں؟ فرمایا: کیا بات ہے تم سے بتوں کی بو آ رہی ہے؟ پوچھا: کیا میں سونے کی انگوٹھی بنا لوں؟ فرمایا: کیا بات ہے میں تم پر اہل جنت کا زیور دیکھ رہا ہوں۔ نیز فرمایا: اس کو چاندی کی بنا لے اور سونے کی نہ بنا۔ المخلص فی حدیثہ

۱۷۴۰۶ حضرت خالد بن سعید سے مروی ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ہاتھ میں انگوٹھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خالد! یہ کسی انگوٹھی ہے؟ میں نے عرض کیا: انگوٹھی ہے میں نے بنائی ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میری طرف پھینک۔ میں نے انگوٹھی آپ علیہ السلام کی طرف بڑھا دی۔ آپ نے دیکھا تو وہ لوہے کی انگوٹھی تھی جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ اس کا نقش کیسا ہے! میں نے عرض کیا: محمد رسول اللہ۔ آپ ﷺ نے اس کو لے لیا اور پہن لیا۔ پس وہی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں تھی۔

الطحاوی، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم، ابونعیم
۱۷۴۰۷ عبدخیر سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چار انگوٹھیاں تھیں۔ ایک میں یا قوت تھا جو (مال وغیرہ) پانے کے لیے تھا، ایک میں فیروزہ تھا مد کے حصول کے لیے۔ یا قوت کا نقش تھا: لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین، فیروزہ کا نقش تھا: اللہ الملک جینی لوہے کی انگوٹھی کا نقش تھا العزۃ للہ اور عقیق تین سطریں تھیں: ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ استغفر اللہ۔

الحاکم فی التاریخ، الصابونی فی المآئین، ابوعبدالرحمن السلمی فی امالیہ
کلام:..... سند میں ابو جعفر محمد بن احمد بن سعید رازی ہے جس کو امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ کنز العمال

۱۷۴۰۸ عبداللہ بن نافع، عاصم بن عمر بن حفص، جعفر بن محمد بن ابیہ کی سند سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ اور حضرات حسنین رضی اللہ عنہما اپنے بائیں ہاتھوں میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ ابن النجار

فائدہ:..... ظاہر بات یہ ہے کہ اسناد میں راوی کو وہم ہو گیا ہے اور اصل اسناد علی بن الحسین سے مروی ہے نہ کہ علی بن ابی طالب سے۔ اور روایت مرسل ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش

۱۷۴۰۹ جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نقش نعم القادر

اللہ تھا۔ اللہ بہترین قادر ہے

اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش عقلت فاعمل تھا (تو سمجھ گیا ہے اب عمل کر)۔ الدینوری

۱۷۴۱۰ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ الکحی

۱۷۴۱۱ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ میں انگوٹھی اس میں یا اس میں پہنوں، یعنی انگوٹھے، اس کے برابر اور اس کے برابر (درمیانی والی) تینوں انگلیوں میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الحمیدی، مسند احمد، العدنی، البخاری، مسلم،

ابو داؤد، الترمذی، النسائی، ابن ماجہ، مسند ابی یعلیٰ، الکحی، ابو عوانہ، ابن مندہ فی غرائب شعبۃ، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

ابو داؤد، الترمذی فی الشماثل، النسائی، ابن حبان، شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۱۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اپنے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے اور اس کا ٹکینہ میلی کی اندر کی جانب رکھتے تھے۔

الضیاء للمقدسی

۱۷۴۱۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی، سخت لباس درندوں کی کھالیں پہننے سے منع

فرمایا ہے۔ ابو داؤد، الترمذی، حسن صحیح، النسائی، ابن ماجہ، الطحاوی، ابن حبان، البخاری، مسلم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۱۵ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھا آپ نے فرمایا: اس کو

پھینک دے۔ پھر اس نے لوہے کی انگوٹھی پہن لی۔ آپ نے فرمایا: یہ اس سے زیادہ بری ہے۔ پھر اس نے چاندی کی انگوٹھی پہن لی۔ اس سے آپ

ﷺ نے سکوت فرمایا۔ الجند یسبوری

۱۷۴۱۶ حضرت عمرو بن عثمان بن عفان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا: آمست بالذی خلق فسوی، میں

ایمان لایا اس ذات پر جس نے پیدا کیا اور ٹھیک ٹھیک بنایا۔ ابن عساکر

۱۷۴۱۷ ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی انگوٹھی کا نقش تھا الملک لله، بادشاہت اللہ کے لیے ہے۔

الجامع لعبد الرزاق، ابن سعد، ابن عساکر

خضاب

۱۷۴۱۸ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے والد (حضرت ابی

قحافہ رضی اللہ عنہ) کو آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر آئے۔ ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کے سر اور ڈاڑھی کے بال سفید تھے۔ گویا سفید پھولوں والا درخت

ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے بزرگ کو آنے کی زحمت دی۔ میں خود چل کر ان کے پاس چلا جاتا؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ان کو خضاب لگاؤ اور

سیاہ رنگ سے اجتناب کرنا۔ الحارث

۱۷۴۱۹ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مہندی اور کتم (وسمہ) سے خضاب کرتے تھے۔

مؤطا امام مالک، سفیان بن عیینہ فی جامعہ، ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۰ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لاتے تو آپ کی ریش مبارک تیز سرخی کی وجہ سے

عرق (تیز کیے آگ پکڑنے والے) درخت کی آگ محسوس ہو رہی تھی۔ آپ نے مہندی اور کتم کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد، ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۱ ابو جعفر انصاری سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ کا سر اور ڈاڑھی جھاؤ کے درخت کا (جلتا ہوا) انگارہ

محسوس ہو رہا تھا۔ ابن سعد

۱۷۴۲۲ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی باندی نے ڈاڑھی خضاب کرنے کے لیے خضاب پیش کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو میرا نور بجھانا چاہتی ہے جس طرح فلاں نے اپنے نور کو بجھالیا ہے۔ مستندك الحاکم، ابو نعیم فی المعرفة

سیاہ خضاب دھو لینے کی تاکید

۱۷۴۲۳ ابوقبیل معافری سے مروی ہے کہ حضرت عمرو بن العاص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اور ڈاڑھی سیاہ رنگ میں خضاب کر رکھی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: میں عمرو بن العاص ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے تو تمہارا بڑا بھاپے کا حال یاد ہے اور آج تو تو جوان نظر آ رہا ہے۔ میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ میرے پاس سے نکلے ہی اس سیاہی کو دھو دو۔ ابن عبدالحکم فی فتح مصر

۱۷۴۲۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام میں اپنے بڑا بھاپے (کے سفید رنگ) کو تبدیل نہ کرتے تھے۔ پوچھا گیا: امیر المؤمنین! آپ رنگ کیوں نہیں بدلتے؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو اسلام میں بوڑھا ہو جائے یہ (بڑھا پا اور سفیدی) اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ لہذا میں اپنے بڑا بھاپے کو بدلنے والا نہیں ہوں۔

ابو نعیم فی المعرفة

۱۷۴۲۵ قتادہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اسلام میں سب سے پہلے جس کو خضاب لگایا گیا وہ ابوقحافہ رضی اللہ عنہ تھے ان کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو ان کا سر سفید پھولوں والا درخت محسوس ہو رہا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو کسی چیز کے ساتھ تبدیل کرو اور سیاہی سے اجتناب کرو۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۴۲۶ بنی ہبار کے مولیٰ اسحاق بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کیے ہوئے دیکھا، ان پر ایک چھوٹی سی ٹوپی تھی اور اس کے اوپر عمامہ تھا جس کا شملہ کا ندھوں پر جھول رہا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۴۲۷ عروہ بن رویم سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ابن قریط حمص کا گور نہ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خبر پہنچی کہ ایک دہن ہودج (ڈولی) میں بٹھا کر لائی گئی ہے اس کے ساتھ آگ جلانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ہودج توڑ دیا اور آگ بجھادی۔ پھر صبح کو منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا:

میں اہل صفہ کے ساتھ تھا وہ مسجد نبوی ﷺ میں مساکین تھے۔ ابوجندل نے امامہ سے نکاح کیا تو دو بڑے لگن کھانے کے بنوائے تھے جو کھانے سے بھرے ہوئے تھے۔ ہم نے کھانا کھایا اور اللہ کی حمد و ثناء کی۔ جبکہ گذشتہ رات لوگ آگ کو ساتھ اٹھا کر لاتے ہیں۔ اور اہل کفر کی سنت پر عمل کیا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام جب بوڑھے ہوئے تو سفیدی کو نور سمجھا اور اس پر اللہ کی حمد کی، جبکہ ابن الحرانہ نے اپنا نور بجھا دیا ہے اور اللہ پاک بھی قیامت کے دن اس کا نور بجھائے گا ابن الحرانہ اہل حمص میں سے پہلا شخص تھا جس نے سیاہ خضاب لگایا تھا۔ ابن عساکر

۱۷۴۲۸ عبدالرحمن بن عائد الشمانی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی ڈاڑھی کو میری کے پتوں کے ساتھ رنگتے تھے اور عجیبوں کی مخالفت کا حکم دیتے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۴۲۹ عبید بن جریج سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب کرتے دیکھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے کہ نبی اکرم ﷺ بھی رنگتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بیٹے! وہ چند سفید بال تھے یہاں کے، (ڈاڑھی) بچہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ مستند ابی یعلیٰ، ابن عساکر

۱۷۴۳۰ حسان بن ابی بابر سلمی سے مروی ہے کہ ہم طائف میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ علیہ السلام نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ کچھ

نے اپنی ڈاڑھیوں کو زرد رنگ میں اور کچھ نے سرخ رنگ میں رنگا ہوا تھا تو میں نے آپ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: مرحبا زرد رنگ والوں کو اور سرخ رنگ والوں کو۔ الحسن بن سفیان، ابن ابی عاصم فی الوجدان، البغوی، الباوردی، ابن السکن ابن السکن فرماتے ہیں اس کی سند میں نظر ہے۔ ابن قانع، الکبیر للطبرانی، ابو نعیم

۱۷۴۳۱ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ڈاڑھی کو زرد رنگ کا خضاب کیا، حالانکہ آپ کے بیس بال صرف سفید ہوئے تھے۔ ابن عساکر

۱۷۴۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ (مدینہ) تشریف لائے تو آپ کے اصحاب میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی سفید بالوں والا نہ تھا چنانچہ انہوں نے بھی مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب کر لیا۔ ابن سعد، ابن عساکر

۱۷۴۳۳ اسحاق بن الحارث قریشی سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں نے عیمر بن جابر اور اشرس بن غاضرة کندی کو مہندی اور کتم (وسمہ) کے ساتھ خضاب لگائے دیکھا۔ یہ دونوں حضور ﷺ کے صحبت یافتہ صحابی تھے۔ ابن ابی خیشمہ، البغوی، ابن مندہ، ابو نعیم

۱۷۴۳۴ حمید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا نبی ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو بڑھا پانہیں پہنچا تھا لیکن ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم کا خضاب لگایا اور عمر رضی اللہ عنہ نے صرف مہندی کا خضاب لگایا۔

ابن سعد، ابو نعیم

رسول اللہ ﷺ کے چند بال سفید تھے

۱۷۴۳۵ محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے صرف معمولی بال سفید ہوئے تھے۔ لیکن آپ علیہ السلام کے بعد حضرت ابو بکر اور حضرت عمر نے مہندی اور کتم کے ساتھ خضاب لگایا۔ ابن سعد، ابو نعیم

۱۷۴۳۶ عباس بن اہل بن سعد الساعدی سے مروی ہے فرمایا: میرے والد اپنی سفید ڈاڑھی اور سفید سر کو تہلیل نہ کرتے تھے۔

ابن مندہ ابن عساکر ۱۷۴۳۷ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ سعید بن مسیب رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص کا لے رنگ کا خضاب کرتے تھے۔ ابو نعیم

۱۷۴۳۸ محمد بن الحنفیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مہندی کا خضاب کیا پھر چھوڑ دیا۔ ابن سعد، ابو نعیم فی المعرفة ۱۷۴۳۹ عبدالرحمن بن سعد جو اسود بن سفیان کے غلام تھے فرماتے ہیں: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کا خضاب لگائے دیکھا۔

ابن سعد ۱۷۴۴۰ صلت سے مروی ہے کہ میں نے عثمان بن عفان کو خطبہ دیتے دیکھا آپ کے جسم پر سیاہ قیص تھی اور آپ نے مہندی کا خضاب کیا ہوا تھا۔ ابن سعد

الترجیل کنگھی کرنا

۱۷۴۴۱ جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے شانوں تک بال تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا اکرام کیا کر۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ ایک دن چھوڑ کر ایک دن کنگھی کرتے تھے۔ ابن عساکر

آئینہ دیکھنا

۱۷۴۳۲ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب آئینے میں دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذي سوى خلقى فعذله وكرم صورته وجهي فحسنها وجعلني من المسلمين.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے میری تخلیق برابر کی، میرے چہرے کو عزت بخشی اور اس کو حسین شکل بنایا اور مجھے مسلمانوں میں سے بنایا۔ ابن السنی والدیلمی

خوشبو

۱۷۴۳۳ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے ہانڈی کے ابلتے ہوئے پانی سے ملا جائے یہ مجھے زعفران کے ملنے سے محبوب ہے۔

ابو عید فی الغریب

۱۷۴۳۴ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے روئے زمین کی خوشبوؤں میں سے اچھی خوشبو سرزمین ہند کی ہے۔ یہیں آدم علیہ السلام اترے تھے اور یہاں کے درخت جنت کی خوشبو سے پیدا فرمائے گئے تھے۔ ابن جریر، البیہقی فی البعث، ابن عساکر

۱۷۴۳۵ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک قوم کے پاس سے گزرے ان میں سے ایک آدمی نے خلوق خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ علیہ السلام نے ان کو سلام کیا اور اس شخص سے منہ پھیر لیا۔ آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے سب پر سلام کیا اور مجھ سے منہ کیوں پھیر لیا؟ ارشاد فرمایا تیری پیشانی پر انگارہ ہے۔ الاوسط للطبرانی

۱۷۴۳۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس بیعت کرنے آیا اس پر خلوق خوشبو کا اثر تھا۔ آپ نے اس کو بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے جا کر اس کو دھویا پھر آکر بیعت کی۔ البزار

مردوں کی زینت میں مباح زینت

۱۷۴۳۷ واقد بن عبد اللہ تمیمی سے مروی ہے وہ ایک شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے دانتوں پر سونے کا پانی چڑھوایا تھا۔ مسند عبد اللہ بن احمد بن حنبل

۱۷۴۳۸ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تلوار میں چار سو درہم کی چاندی تھی۔ الخطیب فی رواۃ مالک

عورتوں کی زینت زیورات

۱۷۴۳۹ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ پہلی عورتیں اپنی قمیص کی آستنیوں کو کشادہ کر کے ان میں اپنی انگلیاں چھپا لیتی تھیں جس سے انگوٹھی بھی چھپ جاتی تھی۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۴۴۰ عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک موتی لے کر اس میں دھاگہ پرویا پھر اپنی کسی گھروالی کو دے دیا۔ ابو نعیم

عورتوں کا ختنہ

۱۷۴۴۱ ضحاک بن قیس سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی جس کا نام ام عطیہ تھا جو کنواری لڑکیوں کا ختنہ کرتی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کو

فرمایا: اے ام عطیہ! جب تو ختنہ کرے تو پردہ بکارت کو نہ پھاڑا کر اس سے مرد کو زیادہ لطف اور عورت کو سہور میسر ہوگا۔ ابن مندہ، ابن عساکر ۱۷۴۵۲۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہاجرہ علیہ السلام حضرت سارہ کی باندی تھیں۔ پھر حضرت سارہ نے وہ اپنے شوہر ابراہیم علیہ السلام کو دیدی۔ پھر اسماعیل۔ ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہونے میں سبقت لے گئے۔ اور اسحاق علیہ السلام بعد میں سارہ علیہ السلام کے بطن سے تولد ہوئے۔ جب اسماعیل ابراہیم علیہ السلام کی گود میں بیٹھے تو سارہ علیہ السلام (کو غیرت آئی اور انہوں نے) کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے تین عمدہ اعضاء کو بگاڑ دوں گی۔ ابراہیم علیہ السلام کو ڈر ہوا کہ کہیں وہ ان کو نکالنا نہ کر دے یا کانوں میں سوراخ نہ کر دے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سارہ علیہ السلام کو فرمایا: تم ایسا کچھ کرو کہ قسم سے بری ہو جاؤ اور (زیادہ تکلیف نہ دو وہ یوں کہ تم) اس کے کان چھید دو اور اس کا ختنہ کر دو۔ تب پہلی مرتبہ ختنہ اس عورت کا ہوا تھا۔ شعب الایمان للبیہقی

۱۷۴۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مدینہ میں ایک ختنہ کرنے والی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کو پیغام بھیجا کہ جب تو ختنہ کیا کرے تو ہلکا سا اشارہ کیا کر اور پردہ کو بالکل نہ ختم کیا کر یہ اس کے چہرے کے لیے خوشگوار اور شوہر کے لیے لطف اندوز ہوگا۔ الخطیب فی تاریخ

عورتوں کی متفرق زینت

۱۷۴۵۴۔ (مسند صدیق رضی اللہ عنہ) قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہلکے پھلکے جسم والے سفید رنگت کے مالک تھے۔ میں نے (ان کی بیوی) اسماء بنت عمیس کو دیکھا کہ ان کے ہاتھ گدے ہوئے ہیں اور وہ ان کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے (کھینوں وغیرہ کو) ہٹا رہی ہیں۔

ابن سعد، ابن منیع، ابن جریور، ابن عساکر ۱۷۴۵۵۔ قیس بن ابی حازم سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رضی اللہ عنہ سفید رنگت والے ہلکے جسم کے مالک تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس اسماء بنت عمیس تھیں جو آپ پر جھول رہی تھیں ان کے ہاتھ گدے ہوئے تھے بربریوں کی طرح، جاہلیت میں گدائے تھے۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ کو دو گھوڑے دیئے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھوڑا مجھے دیدیا اور دوسرا میرے باپ کو دیدیا۔ ابن جریور

۱۷۴۵۶۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی بیویاں اپنے بالوں کو کانوں تک لٹکے ہوئے کر لیا کرتی تھیں۔ ابن جریور ۱۷۴۵۷۔ (عبدالرزاق کہتے ہیں) مجھے اسماعیل نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا شوہر والی عورت کو منع کرتی تھیں کہ وہ پنڈلیوں کو خالی رکھے (بلکہ پازیب پہننے کا حکم دیتی تھیں) نیز آپ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: عورت کو خضاب نہیں چھوڑنا چاہیے (ہاتھوں کی مہندی) کیونکہ رسول اللہ ﷺ مردوں کی طرح رہنے والی عورتوں کو ناپسند کرتے تھے۔ الجامع لعبد الرزاق

۱۷۴۵۸۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عورت کو سر کے بالوں پر مشک لگانے سے منع فرماتی تھیں۔ عبدالرزاق ۱۷۴۵۹۔ حرب بن الحارث سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے جمعہ کے روز برسر منبر ارشاد فرماتے سنا: ہم نے عورتوں کے لیے درس (رنگائی کی بوٹی) اور ابر (مویشیوں) کا حکم دیدیا ہے۔ درس ان کے پاس یمن سے آئے گی اور مویشی یمن کے ذمیوں سے جن پر جزیہ ہے لیے جائیں گے۔ الکبیر للطبرانی، ابونعیم، السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۶۰۔ حسین بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں فاطمہ بنت علی رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا ان کے پاس ہاتھی دانت کا ایک ٹکڑا تھا اور ان کے گلے میں موتیوں کی مالا تھی۔ آپ نے فرمایا: میرے باپ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ عورتوں کو بغیر زیور کے ناپسند کرتے تھے۔ سمویہ ۱۷۴۶۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس درس اور زعفران میں سے ہمارا حصہ بھیجتے تھے۔

ابو عبید فی الاموال

ممنوعات

۱۷۴۶۲ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونے کے زیورات سے منع فرمایا۔ الخطیب فی المتفق
 ۱۷۴۶۳ (مسند عمار رضی اللہ عنہ) میں ایک سفر سے واپس ہوا تو میری اہلیہ نے مجھے زرد رنگ مل دیا۔ میں پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا تو
 آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر فرمایا، جا اور غسل کر۔ میں نے آکر غسل کیا پھر کچھ اثر رہتے ہوئے واپس آپ کی خدمت میں آکر
 سلام کیا آپ نے سلام کا جواب دے کر پھر فرمایا: جا اور غسل کر۔ میں واپس آیا اور بچے ہوئے پانی کے ساتھ خوب جلد کو گڑا حتیٰ کہ مجھے یقین ہو گیا
 کہ میں صاف ہو گیا ہوں چنانچہ میں حاضر خدمت ہوا اور آپ علیہ السلام کو سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: علیکم السلام بیٹھ جاؤ۔ پھر
 فرمایا: ملائکہ کسی کافر کے جنازے میں حاضر ہوئے اور نہ کسی جنبی کے پاس آئے حتیٰ کہ وہ غسل کر لے یا نماز جیسا وضو کر لے اور نہ زرد رنگ میں
 لتھڑے ہوئے آدمی کے پاس حاضر ہوئے۔ عبد الرزاق

۱۷۴۶۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ مکہ وہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی عورت کی طرح اپنی صفائی ستھرائی رکھے اور
 ہر روز سرمہ لگائے اور عورت کے اپنے بالوں کی طرح ہر روز اپنی ڈاڑھی کو بنائے سنوارے۔ ابوذر الہروی فی الجامع
 ۱۷۴۶۵ حمید بن عبد الرحمن احمیری سے مروی ہے کہ میں ایک صحابی رسول سے ملا جو چار سال حضور ﷺ کی خدمت میں رہا تھا جس طرح
 ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ساتھ رہے تھے۔ پھر فرمایا: ہم کو رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ہر روز گھسی کی جائے یا غسل خانے میں پیشاب کیا جائے، یا
 آدمی عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا عورت آدمی کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے لیکن دونوں ایک ساتھ پانی لے سکتے ہیں۔

السنن لسعید بن منصور

۱۷۴۶۶ ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سفید بالوں کے نوچنے سے منع فرمایا۔ ابن عساکر
 ۱۷۴۶۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! سونے کی انگوٹھی نہ پہن اور نہ عصفور کے ساتھ رنگا ہوا سرخ
 کپڑا کجاوے پر ڈال۔ عویس فی جزئہ

حرف السین

اس میں دو کتاب ہیں کتاب السفر اور کتاب السفر۔

کتاب السفر قسم الاقوال

اس میں چار فصول ہیں۔

فصل اول سفر کی ترغیب میں

اس فصل کی تمام احادیث محل کلام (ضعیف) ہیں۔

۱۷۴۶۸ سفر کرو صحت مند رہو گے۔ ابن السنی، ابو نعیم فی الطب عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

کلام: ... الا لحاظ ۳۲۶ ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

۱۷۴۶۹ سفر کرو صحت حاصل کرو گے اور رزق نصیب ہوگا۔ عبد الرزاق عن محمد بن عبد الرحمن مرسل

کلام: ... ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۴۷۰ سفر کرو صحت مند ہو گے اور مال غنیمت پاؤ گے۔ السنن للبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، الشیرازی فی الالقاب، الاوسط

للطبرانی، أبو نعیم فی الطب، القضا عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۶، ضعیف الجامع ۳۲۱۲۔
۱۷۴۷ سفر کرویحت مندر ہو گئے، غزوہ کروغیمت پاؤ گئے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۳۲۱۰، الضعیفۃ ۲۵۴۔

الاکمال

۱۷۴۷ سفر کرویحت مندر ہو گئے، غزوہ کروغیمت پاؤ گئے۔ مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۳۱۲۵۔

دوسری فصل آداب سفر میں

۱۷۴۷ جب تم میں سے کوئی سفر کو نکلے تو اپنے بھائیوں کو الوداع کہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ان کی دعاؤں میں برکت کر دے گا۔
ابن عساکر، مسند الفردوس للذیلمی عن زید بن ارقم
کلام: علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سند میں نافع بن الحارث ہے جس کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ضعیف میں شمار کیا ہے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی روایت صحیح نہیں ہوتی۔ نیز علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے۔ دیکھئے فیض القدر ۳۳۳۔
۱۷۴۷ جب تو سفر کا ارادہ کرے یا کسی مقام پر جانے کے لیے نکلے تو اپنے گھر والوں کو یہ کلمات کہہ دے:
استودعکم اللہ الذی لا تخیب ودائعہ
میں تم کو اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس امانتیں ضائع نہیں ہوا کرتی۔ الحکیم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: ضعیف الجامع ۳۵۳۔
۱۷۴۷ حضرت لقمان حکیم علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی امانت رکھوائی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔
مسند احمد عن ابن عمر
کلام: ضعیف الجامع ۱۹۲۱۔

۱۷۴۷ جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کر لے اس سے ان کی دعاؤں کے ساتھ اپنی دعا میں خیر کا اضافہ ہوگا۔
مسند احمد، السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
کلام: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے۔ علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فیض میں نقل کرتے ہیں کہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی سند ضعیف ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند میں یحییٰ بن العلاء الجلی ضعیف ہے۔ فیض القدر ۲۹۹۔
۱۷۴۷ اللہ تعالیٰ کے پاس جب کوئی چیز امانت رکھوائی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

ابن حبان، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۷۴۸ اللہ تعالیٰ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی ہو۔ الکبیر للطبرانی عن قتادۃ بن عیاش
کلام: ضعیف الجامع ۲۶۳۱۔

فائدہ: مذکورہ دعا مسافر کو دینی چاہیے جس کے عربی کلمات یہ ہیں:

جعل الله التقوى زادك. وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث ماتكون.

۱۷۴۷۹ استودع الله دينك وامانتك وخواتيم عملك

میں اللہ کی امانت میں دیتا ہوں تیرا دین، تیری امانت اور تیرے آخری اعمال۔

ابوداؤد، الترمذی عن ابن عباس، ابن حبان، السنن للبيهقي عن ابن عمر رضي الله عنهما

۱۷۴۸۰ استودعك الله الذي لا تضيع ودائعه. میں تجھے اللہ کی امانت میں دیتا ہوں جس کے پاس رکھی ہوئی امانتیں کبھی ضائع نہیں جاتیں۔

ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۱ زدوك الله التقوى وغفر ذنبك ويسر لك الخير حيث ماتكون.

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور خیر کو تیرے لیے آسان کرے وہ جہاں ہو۔

الترمذی، مستدرک الحاکم عن انس رضی اللہ عنہ

الاکمال

۱۷۴۸۲ جب تو سفر پر نکلے تو اپنے پیچھے جس کو چھوڑ کر جائے اس کو یہ دعا دے:

استودعك الله الذي لا تضيع ودائعه. مسند احمد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وحسن

۱۷۴۸۳ جب کوئی سفر کا ارادہ کرے تو اپنے بھائیوں کو سلام کہے، اس سے اللہ پاک ان کی دعاؤں کی بدولت سفر پر جانے والے کے لیے

خیر میں اضافہ فرمادے گا۔ ابن النجار عن زید بن ارقم

کلام: ضعیف الجامع ۳۲۱۔

۱۷۴۸۴ فی حفظ الله وفي كنفه وزودك الله التقوى وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث توجهت.

تو اللہ کی حفظ اور پناہ میں رہے، اللہ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے وہ جہاں کہیں ہو۔

ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۴۸۵ فی حفظ الله وفي كنفه زدوك الله التقوى وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث ماكنت.

ابن السنی وابن النجار عن انس رضی اللہ عنہ

فائدہ: ایک آدمی نے سفر کا ارادہ کیا تو نبی اکرم ﷺ اس کو یہ دعا دی۔

۱۷۴۸۶ اے لڑکے! اللہ تجھے تقویٰ کا توشہ دے، خیر کی طرف تجھے لے جائے اور تیرے رنج و غم کی کفایت کرے۔

جب لڑکا واپس آیا تو نبی علیہ السلام کو آکر سلام کیا۔ آپ علیہ السلام نے سر اس کی طرف اٹھا کر فرمایا اے لڑکے! اللہ تیرا حج قبول کرے،

تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے تیرا خرچ کیا ہوا مال زیادہ ہو کر ملے۔ ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۷ فی حفظ الله وكنفه زدوك الله التقوى وغفر لك ذنبك واخلف نفقتك.

ابن السنی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۸ جب اللہ کی امانت میں کوئی چیز دی جائے تو اللہ پاک اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۴۸۹ اے اللہ! مسافت کی دوری اس کے لیے لپیٹ دے اور سفر کو اس پر آسان کر دے۔

الترمذی حسن، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

متفرق آداب

۱۷۴۹۰ نصیب والوں اور خوشحال لوگوں کے ساتھ سفر کرو۔ مسند الفردوس للذیلمی عن معاذ رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۱ جب تم میں سے کسی کا سفر طویل ہو جائے تو وہ رات کے وقت گھر واپس نہ آئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۲ جب تو رات کو داخل ہو تو رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا، تاکہ عورت زیناف بال صاف کر لے اور پراگندہ بالوں والی اپنے بال سنوار لے۔ البخاری عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۳ جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر والوں کے پاس رات کو نہ آجائے تاکہ عورت زیناف بال صاف کر لے اور اپنے بال سنوار لے۔

مسلم عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۴ مہلت دو کہیں ہم رات کو داخل ہو جائیں تاکہ پراگندہ بالوں والی بال درست کر لے اور زیناف بال چھوڑنے والی عورت اپنے بالوں کی صفائی کر لے۔ البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۵ سفر کے بعد اچھا وقت گھر داخل ہونے کا رات کا شروع حصہ ہے۔ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۴۹۶ جب صحراء میں کسی کی سواری کا جانور کھوجائے تو وہ یہ نداء پکارے:

یا عباد اللہ احبسو علی دابتی۔

اے اللہ کے بندو! میری سواری کو میرے لیے روک لو۔

پھر زمین پر جو اللہ کے حاضر بندے ہیں وہ اس کو تم پر روک دیں گے۔

مسند ابی یعلیٰ، ابن السنی، الکبیر للطبرانی عن ابن مسعود رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے اسنی المطالب ۱۱۱، ضعیف الجامع ۴۰۴، الضعیفۃ ۲۵۵۔

۱۷۴۹۷ جب صحراء میں گمراہ کرنے والے شیاطین تم کو تنگ کریں تو اذان دیدو۔ بے شک شیطان اذان سنتا ہے تو ہوا نکالتا ہوا بھاگ

جاتا ہے۔ الاوسط للطبرانی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۳۶، الضعیفۃ ۱۱۴۔

۱۷۴۹۸ جب تم میں سے کوئی اپنی چیز گم کر دے یا وہ کسی مدد محتاج ہو جائے ایسی زمین میں جہاں کوئی انیس (انسان غم خوار) نہ ہو تو وہ

یوں کہے:

یا عباد اللہ اغیثونی یا عباد اللہ اغیثونی۔

اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو، اے بندگان خدا! میری مدد کو پہنچو۔ بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو انسان کو نظر نہیں آتے۔

الکبیر للطبرانی عن عتبہ بن غزو ان

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۳۸۳، الضعیفۃ ۲۵۶۔

۱۷۴۹۹ جب سفر میں تین آدمی نکلیں تو ایک آدمی کو اپنا امیر بنالیں۔ ابو داؤد، الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ وعن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۰ جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو ایک کو اپنا امیر منتخب کر لیں۔ السنن للبیہقی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۱ جب تم سفر پر نکلو تو تمہارا بڑا قاری (عالم) تمہاری امامت کرے، خواہ وہ چھوٹا ہو اور جو تمہاری امامت کرے وہی تمہارا امیر بنے۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۲ جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو زمین سے اونٹ کو اس کا حق دو۔ اور جب تم قحط زدہ (خشک) زمین میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ

چلو۔ جب تم رات کو پڑاؤ ڈالو تو راستے سے ہٹ جاؤ۔ کیونکہ وہ زمین پر چلنے والے ہر ذی روح کا راستہ ہے اور رات کے وقت حشرات الارض کا ٹھکانہ ہے۔ مسلم، ابوداؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۳ جب تم سرسبز گھاس والی زمین پر سفر کرو تو ساریوں کو ان کی غذا دو اور پڑاؤ کی جگہ سے تجاوز نہ کرو۔ جب تم قحط زدہ (خشک بخر) زمین میں سفر کرو تو تیز چلو۔ تم پر سفر کے لیے رات کا وقت لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ جب گمراہ کن جنات تم کو جنگل وغیرہ میں بہکا دیں تو اذان دیدور استوں پر نماز پڑھنے سے اور پڑاؤ ڈالنے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور راستوں پر قضا حاجت قطعاً نہ کرو کیونکہ اس سے لعنت پڑتی ہے۔ مسلم، ابوداؤد، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ

فائدہ: منتخب کنز العمال میں مسلم کی جگہ مسند احمد کا اشارہ ہے۔

۱۷۵۰۴ اللہ تعالیٰ نرم ہے نرمی کو پسند کرتا ہے، اس کے ساتھ راضی ہوتا ہے اور اس پر مدد کرتا ہے جتنی سختی پر مدد نہیں کرتا۔ پس جب تم ان بے زبان جانوروں پر سواری کرو تو پڑاؤ کی جگہوں پر پڑاؤ ڈال دو۔ جب قحط زدہ خشک زمین پر چلو تو (بغیر اترے) جلدی اس مقام کو عبور نہ کرو۔ رات کو سفر زیادہ رکھو۔ کیونکہ رات کو زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ اور راستوں میں رات بتانے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ زمین پر چلنے والوں کا راستہ اور (حشرات الارض) سانپوں (وغیرہ) کا ٹھکانہ ہے۔ الکبیر للطبرانی عن خالد بن معدان

۱۷۵۰۵ تم پر رات کی تاریکی میں سفر لازم ہے کیونکہ اس سے زمین لپٹ جاتی ہے۔

ابوداؤد، مستدرک الحاکم، السنن للبیہقی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۰۶ جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے آئے خواہ اپنے تھیلے میں پتھر ہی ڈال لائے۔

ابن عساکر عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

کلام: روایت کی سند ضعیف ہے فیض القدر ۱/۴۱۵، اسنی المطالب ۱۳۳، ضعیف الجامع ۶۲۷۔

۱۷۵۰۷ جب تم میں سے کوئی سفر سے اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو ان کے لیے کوئی ہدیہ لے کر آئے خواہ پتھر کیوں نہ ہوں۔

شعب الایمان للبیہقی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

کلام: ضعیف الجامع ۶۲۵، الضعیفۃ ۴۳۶، المتناہیۃ ۹۶۴۔

۱۷۵۰۸ جب تم میں سے کوئی سفر سے واپس آئے تو اپنے ساتھ ہدیہ لے کر آئے اگر اور کچھ نہ ملے تو اپنے تھیلے میں پتھر ڈال لائے یا لکڑیوں کا گٹھرباندھ لائے اس سے ان کو خوشی ہوگی۔ ابن شاہین، الدارقطنی فی الافراد، ابن النجار عن ابی رهم

کلام: روایت ضعیف ہے: ۵۱۷، کشف الخفاء ۳۲۲۵۔

۱۷۵۰۹ جب تم میں سے کوئی سفر سے آئے تو رات کو گھر نہ آئے اور آتے ہوئے اپنے تھیلے میں کچھ ڈال لائے خواہ پتھر ہوں۔

مسند الفردوس للدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے: ضعیف الجامع ۶۲۶، الضعیفۃ ۱۳۳۷۔

ہدیہ لانے سے متعلق مذکورہ احادیث ضعیف ہیں۔

۱۷۵۱۰ جب تم سفر پر ہو تو کہیں بھی پڑاؤ تھوڑا رکھو۔ ابو نعیم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: روایت ضعیف ہے علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں دیلمی نے بھی اس کو نقل کیا ہے اس میں حسن بن علی الاہوازی راوی ہے جس کے متعلق امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام ابن عساکر نے اس کو کذب کے ساتھ ہتم کیا ہے۔ فیض القدر ۱/۴۳۵ نیز دیکھئے ضعیف الجامع ۶۸۵۔

۱۷۵۱۱ جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پڑاؤ ڈالے اور وہاں دو پہر کو دو گھڑی آرام کرے تو پھر وہاں کم از کم دو رکعت پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ کرے۔

الکامل لابن عدی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر ضعف کا اشارہ فرمایا ہے اور علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر کوئی کلام نہیں کیا۔ فیض
التقدیر ۶/۱۲۳

۱۷۵۱۲ جب تم میں سے کوئی کسی مقام پر اترے تو یہ کلمات پڑھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. میں پناہ
مانگتا ہوں اللہ کے نام کلمات کے ساتھ اس کی مخلوق کے شر سے۔ پھر اس کو کوئی چیز وہاں ضرر نہ پہنچا سکے گی حتیٰ کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

مسلم عن خولہ بنت حکیم

۱۷۵۱۳ میری امت جب سمندر (یا پانی) میں سفر کرے تو اس کو غرق ہونے سے بچانے کے لیے یہ کلمات امان ہیں:

بسم اللہ مجرأھا ومرساھا. الآیۃ.

اللہ کے نام سے ہے اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا۔

وما قدروا اللہ حق قدرہ. الآیۃ.

اور نہیں قدر کی انہوں نے اللہ کی (جیسا کہ اس کی) قدر کا حق (تھا)۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن السنی عن الحسن

کلام: ذخیرۃ الخفا ۶۸۴، ضعیف الجامع ۱۲۲۸۔

۱۷۵۱۴ تم اپنے بھائیوں کے پاس پہنچنے والے ہو، لہذا اپنے کجاووں کو صحیح کر لو اور اپنے لباس درست کر لو گویا تم لوگوں میں بڑے اور معزز
ہو جاؤ بے شک اللہ پاک گندی بات کو اور گندے کاموں کو ناپسند کرتا ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، مستدرک الحاکم، شعب الایمان للبیہقی عن سهل بن الحنظلیۃ، ۱۷۵۱۴

کلام: ضعیف الجامع ۲۰۳۹۔

۱۷۵۱۵ ایک سواری شیطان ہے دو سواریاں دوشیطان ہیں اور تین سواریاں قافلہ ہے۔

مسند احمد، ابوداؤد، الترمذی، مستدرک الحاکم عن ابن عمرو

۱۷۵۱۶ شیطان ایک کو اور دو کو اور غلا لیتا ہے لیکن جب تین ہوتے ہیں تو ان کو نہیں ورغلا سکتا۔ مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: ضعیف الجامع ۳۳۵۵، کشف الخفاء ۱۰۷۴۔

۱۷۵۱۷ قوم کا سرداران کا خادم ہے۔ ابن ماجہ عن ابی قتادہ، الخطیب فی التاریخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

کلام: مذکورہ حدیث ابن ماجہ میں نہیں ہے۔ امام عجونی نے اس کو کشف الخفاء میں ذکر کیا اور اس کے تمام طرق بھی ذکر کیے اور خلاصۃ

فرمایا: حدیث ضعیف ہے، لیکن تعدد طرق کی وجہ سے اس کو حسن لغیرہ بھی کہا گیا ہے۔ یقول الترمذی جمیعاً ضعیف راجح ہے۔ دیکھئے: الترمذی ۹۱، الشذرة

۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۳۔

۱۷۵۱۸ قوم کا سرداران کا خادم ہوتا ہے۔ قوم کو پلانے والا آخر میں پیتا ہے۔ ابو نعیم فی الاربعین الصوفیۃ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۱۹ سفر میں قوم کا سردار (اور امیر) ان کا خدمت گار ہوتا ہے۔

کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۶۶، ضعیف الجامع ۳۳۲۳۔

جو خدمت میں سب سے سبقت لے جائے اس سے دوسرے کسی عمل کے ساتھ سبقت نہیں لے جاسکتے سوائے شہادت کے۔

الحاکم فی التاریخ، شعب الایمان للبیہقی عن سهل بن سعد

کلام: روایت ضعیف ہے: اسنی المطالب ۶۶، الشذرة ۵۰۵، ضعیف الجامع ۳۳۲۵۔

۱۷۵۲۰ آج۔ دوران سفر روزہ نہ رکھنے والے اجر لے گئے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم النسائی عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۱ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، تم میں سے کسی کو اس کے کھانے، پینے اور نیند سے روک دیتا ہے، پس جب مسافر اپنا کام پورا کر لے تو واپسی

میں جلدی کرے۔ مؤطا امام مالک، مسند احمد، البخاری، مسلم، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۲ جب کوئی قوم سفر پر چلے تو اپنے نان نفقے (طعام وغیرہ) کو کسی ایک کے پاس جمع کرادے یہ ان کے لیے زیادہ خوش دلی کا باعث ہے اور اچھے اخلاق کی نشانی ہے۔ الحکیم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام:..... روایت ضعیف ہے ضعیف الجامع ۲۹۲۔

۱۷۵۲۳ جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس سواری نہ ہو۔ اور جس کے پاس زائد توشہ (طعام وغیرہ) ہو وہ اس کو دیدے جس کے پاس توشہ نہ ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
۱۷۵۲۴ جب تم کسی ایسی زمین پر گزرو جس کے رہنے والوں کو اللہ نے (عذاب میں) ہلاک کر دیا ہو تو وہاں سے جلدی کوچ کر جاؤ۔

الکبیر للطبرانی عن ابی امامہ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۲۵ شیطان ایک اونچے کو درختوں کے نیچے کی کوشش کرتا ہے لیکن جب تین ہوئے ہیں تو ان کو درختوں کا خیال نہیں کرتا۔

مسند البزار عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۲۸۲۔

سفر میں نکلتے ہوئے سورتیں پڑھنا

۱۷۵۲۶ اے جبر کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلتے تو سب سے زیادہ اچھی حالت میں اور زیادہ توشے والا ہو تو پھر یہ پانچ سورتیں پڑھ لیا کر: قل یا ایہا الکفرون، اذ جاء نصر اللہ والفتح، قل هو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور ہر سورت کے شروع اور آخر میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھتا رہ۔ مسند ابی یعلیٰ، الضیاء عن جبر بن مطعم
۱۷۵۲۷ اے اکتھم غیر قوم کے ساتھ مل کر جہاد کرتیرے اخلاق اچھے ہو جائیں گے۔ اپنے رفقاء پر تو معزز ہو جائے گا۔ اے اکتھم! بہترین سفر کے ساتھی چار ہیں، بہترین مقدمہ لکھش چالیس آدمیوں کا ہے، بہترین سریہ چار سو آدمیوں کا ہے، بہترین لشکر چار ہزار آدمیوں کا ہے اور بارہ ہزار کا لشکر قلت کی وجہ سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ ابن ماجہ عن انس رضی اللہ عنہ

کلام:..... روایت کی سند ضعیف ہے۔ اور حدیث باطل ہے دیکھئے زوائد ابن ماجہ رقم ۲۸۲۷۔ دیکھئے ضعیف الجامع ۶۳۷۹۔

۱۷۵۲۸ اے گروہ مہاجرین و انصار! تمہارے کچھ بھائی ایسے ہیں جن کے پاس مال ہے اور نہ ان کا کوئی خاندان۔ لہذا تم ایک ایک یاد دو یا تین آدمیوں کو اپنے ساتھ ملا لو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ
۱۷۵۲۹ اگر تم میں سے کوئی جب کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے اور یہ پڑھ لے:

سورۃ الفلق

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

تو اس کو اس پڑاؤ میں کوئی ضرر نہ پہنچے گا حتیٰ کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔ ابن ماجہ عن حوالة بنت حکیم

۱۷۵۳۰ مسافر اپنے پیچھے گھر والوں کے لیے دو رکعت سے بڑھ کر افضل کوئی چیز نہیں چھوڑ کر جاتا، جو وہ سفر کے ارادے کے وقت ان کے پاس پڑھ کر جاتا ہے۔ ابن ابی شیبہ عن المطعم بن المقدام، مرسل

کلام:..... ضعیف الجامع ۵۰۵۹، الضعیفۃ ۳۷۲۔

۱۷۵۳۱ کوئی مسافر جو اپنے سفر کے دوران اللہ کے ذکر کے ساتھ مشغول رہتا ہے ایک فرشتہ اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے اور جب کوئی مسافر شعر (قصہ کہانی گانے) وغیرہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ (ردیف بن کر) بیٹھ جاتا ہے۔

الاوسط للطبرانی عن عقیة بن عامر

متفرق آداب..... از الاکمال

۱۷۵۳۲..... آدمی جب اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلتا ہے اور یہ پڑھتا ہے: بسم اللہ حسبی اللہ تو کلت علی اللہ تو فرشتہ کہتا ہے: تجھے کفایت ہوئی، ہدایت ہوئی اور ہر سرے سے تیری حفاظت ہوئی۔ ابن صصری فی امالیہ وحسنہ عن عون بن عبد اللہ بن عتبہ، مرسلًا
۱۷۵۳۳..... جو شخص اپنے گھر سے سفر وغیرہ کے ارادے سے نکلے اور نکلنے وقت کہے:

بسم اللہ آمنت باللہ اعتصمت باللہ تو کلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
اللہ کے نام سے نکلتا ہوں، میں اللہ پر ایمان لایا، اس (کی ری) کو مضبوط تھا، اللہ پر بھروسہ کیا اللہ کے بغیر کسی شر سے حفاظت نہیں اور اللہ کے بغیر کسی چیز کی طاقت نہیں۔

تو اس نکلنے میں اس کو خیر ملے گی اور اس نکلنے کے بعد اس کی شر سے حفاظت ہوگی۔ مسند احمد، ابن صصری فی امالیہ عن عثمان
۱۷۵۳۴..... جو شخص اپنے گھر سے سفر کے ارادے سے نکلے اور نکلنے وقت کہے:

بسم اللہ واعتصمت باللہ تو کلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ
تو اس نکلنے میں اس کو خیر نصیب ہوگی اور شر سے حفاظت ہوگی۔

ابن السنی فی عمل یوم وليلة، الخطیب فی التاریخ، ابن عساکر عن عثمان رضی اللہ عنہ
۱۷۵۳۵..... کوئی بندہ جب سفر کے لیے تیار ہوتا ہے تو ان چار رکعات سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر جاتا جن کو وہ اپنے گھر میں ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص پڑھے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

اللهم انی اتقرب بہن الیک فاجعلہن خلیفتی فی اہلی ومالی۔
اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں پس ان کو میرا خلیفہ بنا میرے اہل میں اور مال میں۔
تو یہ رکعات اس کے اہل اس کے مال، اس کے گھر اور اس کے آس پڑوس کے کئی گھروں کی حفاظت کا سبب بنیں گے۔

الحاکم فی التاریخ، الخرائطی فی مکارم الاخلاق عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۳۶..... اللهم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاہل اصحبنا بصحبۃ واقبلنا بذمۃ اللہم ارزقنی قفل الارض وھون علینا السفر، اللهم انی اعوذ بک من وعناء السفر وکآبۃ المنقلب، اللهم ازولنا الارض وسیرنا فیھا
اے اللہ تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور گھروالوں میں میرا خلیفہ ہے۔ ہم تیرے ساتھ پر راضی ہیں اور تیرے ذمہ کو قبول کرتے ہیں۔ اے اللہ! مجھے زمین کے تالے کھول دے اور ہم پر سفر آسان کر دے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور ہمارا سفر اس میں تیز کر دے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
۱۷۵۳۷..... جب میری امت کے لوگ سمندر پر سفر کریں تو ان کے لیے غرقابی سے پناہ کے یہ کلمات ہیں:

بسم اللہ معجراھا ومرسھا الایۃ

وما قدروا اللہ حق قدرہ۔ الآیۃ۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن عساکر عن الحسن

کلام:..... روایت ضعیف ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۶۸۴، ضعیف الجامع ۱۲۳۸۔

۱۷۵۳۸..... جب کوئی آدمی کشتی میں سوار ہو تو یہ پڑھے:

بسم اللہ الملک الرحمن معجراھا ومرساھا ان ربی لغفور رحیم۔

اللہ کے نام سے سوار ہوتا ہوں جو بادشاہ ہے مہربان، اس (کشتی) کا چلنا اور رکنا اس کے نام کے ساتھ ہے بے شک میرا رب مغفرت

کرنے والا مہربان ہے۔

تو اللہ پاک اس کو غرق سے امان دے گا حتیٰ کہ اس سے بخیریت نکل آئے گا۔ ابو الشیخ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
۱۷۵۳۹۔ اے خفاف! راستہ اپنانے سے پہلے راستے کا ساتھی لے لے۔ اگر تجھے کوئی حادثہ پیش آئے گا وہ تیری مدد کرے گا اور اگر تو اس کا
محتاج ہو گا وہ تیرے کام آئے گا۔ الجامع للخطیب عن خفاف بن ندبة

کلام: روایت محل کلام ہے، دیکھئے: الشذرة ۱۳۶

۱۷۵۴۰۔ جو جمعہ کے دن اپنے رہنے کے گھر سے سفر پر نکلا فرشتے اس پر بدعا کریں گے اور سفر میں کوئی اس کا ساتھی نہ ہوگا۔ اور نہ اس کی
حاجت اور ضرورت کے موقع پر کوئی اس کی مدد کرے گا۔ ابن النجار عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
کلام: الضعیفۃ ۲۱۹۔

۱۷۵۴۱۔ جب تم میں سے کوئی تھک جائے تو وہ تیز تیز چلے اس سے تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ الدیلمی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
۱۷۵۴۲۔ تم تیز چلو، ہم تیز چلے اور اس کو زیادہ (آسان اور) ہلکا پایا۔ مسند ابی یعلیٰ، ابن خزيمة، ابن حبان، مستدرک الحاکم، السنن

للبيهقي، ابونعيم في الطب، السنن لسعيد بن منصور عن جابر رضي الله عنه

فائدہ: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو چلنے کی شکایت کی تو آپ نے مذکورہ ارشاد فرمایا۔

۱۷۵۴۳۔ اللہ تعالیٰ نرم مہربان ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔ پس جب تم سرسبز زمین میں سفر کرو تو سواری کو چرنے دو۔ اور وہاں پڑاؤ سے آگے نہ
نکلو۔ اور جب تم قطر زدہ خشک زمین میں سفر کرو تو وہاں سے نکلنے کی کرو۔ تم پر رات کی تاریکی سفر کے لیے لازم ہے۔ کیونکہ زمین رات کو لپٹ جاتی
ہے جب صحراء و جنگل میں گمراہ کن جنات و شیاطین تم کو درغلائیں تو اذان دیدو۔ اور راستوں کے اوپر نماز پڑھنے سے گریز کرو کیونکہ وہ درندوں کی
گذرگاہ اور سانپوں (اور حشرات الارض) کا ٹھکانہ ہے۔ ابن السنی فی عمل یوم وليلة عن جابر رضي الله عنه

۱۷۵۴۴۔ جب زمین سرسبز و شاداب ہو تو میانہ روی کے ساتھ چلو۔ سوار یوں کو ان کا حق دو (کہ اس زمین میں وہ چر پھر لیں)۔ بے شک اللہ
تعالیٰ رفیق ہے اور رفیق کو پسند کرتا ہے۔ لیکن جب زمین خشک اور بخر ہو تو وہاں سے نجات پانے کی کرو۔ تم پر رات کا سفر لازم ہے۔ کیونکہ زمین
رات کو سکڑتی جاتی ہے اور کسی راستے پر رات بتانے سے گریز کرو کیونکہ وہ حشرات کا ٹھکانہ اور درندوں کی گذرگاہ ہے۔

الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضي الله عنهما

۱۷۵۴۵۔ تم پر رات کو چلنا لازم ہے کیونکہ رات کو زمین لپٹ جاتی ہے، جب شیاطین تم کو درغلائیں تو اذان دے دو۔

ابن ابی شیبہ عن جابر رضي الله عنه

کلام: روایت ضعیف ہے: المعلة ۵۸۔

۱۷۵۴۶۔ سنت یہ ہے کہ جب تم سفر پر ہو تو ان کا طعام پانی وغیرہ اکٹھا کر لیا جائے، یہ ان کے لیے خوش دلی اور اچھے اخلاق کا ضامن ہے۔

الخوافی فی مکارم الاخلاق عن انس رضي الله عنه

سفر میں بھی باجماعت نماز کا اہتمام کرے

۱۷۵۴۷۔ جب سفر میں تین مسلمان جمع ہوں تو ان میں سے جو سب سے زیادہ کتب اللہ کا پڑھا ہو وہ ان کی امامت کرے، خواہ وہ ان
میں سب سے چھوٹا ہو اور جو ان کی امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا جس کو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔

ابن ابی شیبہ عن ابی سلمة بن عبد الرحمن، مراسلاً

۱۷۵۴۸۔ جب کسی سفر میں تین آدمی ہوں تو ان میں سب سے بڑا قاری ان کی امامت کرے خواہ وہ عمر میں ان سے چھوٹا ہو جب وہ ان کی

امامت کرے وہی ان کا امیر ہوگا۔ ابن ابی شیبہ عن ابی سلمۃ بن عبد الرحمن مرسلًا
۱۷۵۴۹ جب تین افراد ہوں تو وہ ایک کو امیر بنالیں اور اللہ پر بھروسہ کریں اور آپس میں نرمی و محبت سے رہیں۔

المتفق والمفترق عن ابی الکنور یزید بن عامر الثعلبی

۱۷۵۵۰ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک کو امیر بنالیں۔ الدارقطنی فی السنن عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۱ جب سفر میں تین آدمی ہوں تو ایک ان میں سے امامت کرے اور امامت کا سب سے زیادہ حقدار سب سے زیادہ (کتاب اللہ کا)

پڑھا ہوا ہے۔ ابو داؤد، ابن ابی شیبہ، مسند احمد، عبد بن حمید، الدارمی، مسلم، النسائی، ابن خزیمہ، الدارقطنی فی السنن، السنن

للیہقی عن ابی سعید، الشیرازی فی الالقباب عن بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

۱۷۵۵۲ جب تم سفر میں تین افراد ہو تو تم میں سے ایک امامت کرے اور تم میں امامت کا زیادہ حقدار وہ ہے جو (کتاب اللہ کا) زیادہ پڑھا

ہوا ہے۔ ابن حبان عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۳ جب تم میں سے کوئی ایک سفر کرے یا کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے اور اپنا سامان کہیں رکھے تو اس کے گرد ایک دائرہ کھینچ دے پھر یہ

کہے: اللہ ربی لا مشرک لہ۔ تو اس کے سامان کی حفاظت ہوگی۔ ابو الشیخ عن عثمان رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۴ جب آدمی کہیں چلا جائے تو رات کو گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ ابو داؤد عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۵ تم میں سے کوئی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس نہ آئے۔ مسویہ عن انس رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۶ (بجے سفر کے بعد) عشاء کی نماز کے بعد اپنی عورتوں کے پاس نہ آؤ۔ الکبیر للطبرانی، السنن للبیہقی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۱۱۔

۱۷۵۵۷ جب تم میں سے کوئی سفر کے لیے نکلے پھر اپنے گھر والوں کے پاس آئے تو کوئی نہ کوئی ہدیہ ضرور لائے خواہ پتھر لے آئے۔

الدیلمی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۵۵۸ جب تو سفر سے لوٹے تو ہم بستر کی ساتھ اولاد طلب کر۔ البخاری، مسلم، ابن حبان عن جابر رضی اللہ عنہ

۱۷۵۵۹ تم میں سے جو شخص اس بستی میں اترے وہ اپنے گھر اس مسجد میں دو رکعت پڑھے بغیر نہ لوٹے پھر بعد میں اپنے گھر لوٹے۔

الکبیر للطبرانی عن سلم بن اسلم بن بحرۃ

۱۷۵۶۰ تم میں سے کسی کو بھی کیا مانع ہے کہ جب وہ دعا کی قبولیت دیکھ لے (مثلاً) مرض سے شفاء پالے یا سفر سے بخیر واپس آجائے تو

یہ کہے:

الحمد لله الذی بنعمته تتم الصالحات

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی نعت کی بدولت نیک کام پورے ہوتے ہیں۔ مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۵۶۱ ہم لوٹنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں اور اس کی حمد کرنے والے ہیں۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن انس رضی اللہ عنہ، السنن لسعید بن منصور عن جابر رضی اللہ عنہ، الترمذی، النسائی،

مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور عن الربیع بن البراء بن عازب عن ابیہ

تیسری فصل..... سفر میں ممنوع چیزوں کا بیان

۱۷۵۶۲ ہر گھٹی (گانے باجے) کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ ابو داؤد عن عمر رضی اللہ عنہ

کلام:..... ضعیف الجامع ۱۹۸۰۔

- ۱۷۵۶۳ کہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو۔ النسائی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۵۶۴ ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ مسند احمد، النسائی عن ام حبیبہ
- کلام: الا لحاظ ۷۷۹، ذخیرۃ الحفاظ ۶۱۰۴۔
- ۱۷۵۶۵ ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں چیتے کی کھال ہو۔ ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۶۶ راستے پر رات گزارنے سے اجتناب کرو، اور ان پر نماز پڑھنے سے بھی احتیاط کرو کیونکہ وہ سانپوں اور درندوں کا ٹھکانہ ہوتا ہے اور ان پر قضاء حاجت کرنا تو لعنت کا سبب ہے۔ ابن ماجہ، النسائی عن جابر رضی اللہ عنہ
- کلام: ضعیف ابن ماجہ، زوائد میں ہے کہ یہ حدیث ابن ماجہ کے مفردات میں سے ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ ابن ماجہ ۱۴۸۹۔
- ۱۷۵۶۷ گھنٹی شیطان کے باجے ہیں۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۶۸ وہ قافلہ جس کے ساتھ (جانوروں کے گلے میں) گھنٹی ہو ملائکہ ان کے ساتھ نہیں ہوتے۔
- ۱۷۵۶۹ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ تنہا سفر وغیرہ میں کیا قباحت ہے جو مجھے معلوم ہے تو کوئی سو رات کو اکیلا سفر نہ کرے۔
- مسند احمد، البخاری، الترمذی، ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما
- ۱۷۵۷۰ تمہارا یہ گھائیوں اور وادیوں میں پھیل کر بٹ جانا شیطان کا تم کو ذلیل کرنا ہے۔
- مسند احمد، ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ثعلبۃ الخشنی
- ۱۷۵۷۱ ایک ایک شیطان ہے، دو دو شیطان ہیں اور تین افراد قافلہ ہیں۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۷۲ ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں کتا ہو یا گھنٹی ہو۔ مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۷۳ رات کو عورتوں کے پاس نہ آؤ۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۷۵۷۴ آپ علیہ السلام نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کو گھر آئے۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن جابر رضی اللہ عنہ

الاکمال

- ۱۷۵۷۵ ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ مسدد، ابن قانع، البغوی، الباوردی، ابو نعیم عن حوط أو حویط بن عبد العزی وصح قال البغوی: ماله غیرہ، قال ابن قانع: هو حوط اخو حویط بن عبد العزی
- ۱۷۵۷۶ ملائکہ ایسے قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو اور نہ ایسے گھر میں داخل ہوتے ہیں جس میں گھنٹی (یا گانے باجے وغیرہ) ہوں۔
- ابن عساکر عن انس رضی اللہ عنہ
- ۱۷۵۷۷ ان گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم کرو۔ الخطیب عن جابر رضی اللہ عنہ

چوتھی فصل..... عورت کے سفر میں

- ۱۷۵۷۸ عورت دو دن کا سفر نہ کرے مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا شوہر ہو یا کوئی اور محرم ساتھ ہو اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دو دن روزہ نہ رکھا جائے۔ مسند ابی، الترمذی عن ابی سعید رضی اللہ عنہ
- فائدہ: شرعی سفر جو اتالیس میل بنتا ہے اتنا سفر کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے تھا حالت میں جائز نہیں۔ اور عید الاضحیٰ کے چار دن اور عید الفطر کے ایک دن یعنی مذکورہ پانچ دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔

۱۷۵۷۹..... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے تین دنوں کا سفر کرنا جائز نہیں مگر محرم کے ساتھ۔

مسلم عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۸۵۸۰..... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے تین دن یا اس سے زیادہ کا سفر حلال نہیں مگر اس حال میں کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا بھائی ہو یا اور کوئی محرم ہو۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، النسائی، ابن ماجہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۱..... جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ بغیر محرم کے ایک دن اور رات کا سفر تنہا کرے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۲..... جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے ایک دن کا سفر بغیر محرم کے حلال نہیں ہے۔

مسند احمد، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۳..... کسی عورت کے لیے بغیر محرم کے سفر کرنا حلال نہیں ہے۔ مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۴..... عورت تین دن کا سفر بغیر محرم کے نہ کرے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی، ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

۱۷۵۸۵..... کوئی عورت ایک برید سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ جو اس پر حرام ہو۔ ابو داؤد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

فائدہ:..... برید دو چوکیوں کے درمیان فاصلے کو کہا جاتا تھا۔ کیونکہ برید کا معنی ڈاک ہے اور پہلے زمانے میں ڈاک کا نظام ایک چوکی سے دوسری چوکی تک علی الترتیب ہوتا تھا۔ ڈاک چوکی میں پہنچتی، وہ دوسری چوکی تک پہنچاتے دوسری چوکی والے تیسری چوکی تک پہنچاتے تھے۔ اور یہ فاصلہ تقریباً دو یا چار فرسخ کا ہوتا تھا اور ایک فرسخ تین میل ہاشمی ہوتا ہے یعنی تقریباً آٹھ کلومیٹر۔

۱۷۵۸۶..... کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور کوئی نامحرم اس کے پاس نہ آئے مگر اس حال میں کہ عورت کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔

مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۸۷..... عورت کا اپنے غلام کے ساتھ سفر کرنا ہلاکت خیز ہے، (ناجائز ہے)۔ مسند الزار، الاوسط للطبرانی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما

الاکمال

۱۷۵۸۸..... کوئی عورت ایک رات کا سفر بھی بغیر محرم کے نہ کرے۔ مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۵۸۹..... کوئی عورت دو دنوں کا سفر نہ کرے مگر شوہر کے ساتھ یا کسی محرم کے ساتھ۔ اور دو دن روزہ رکھنا جائز نہیں یوم الفطر اور یوم الاضحیٰ۔ دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں صبح کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج طلوع ہو اور عصر کی نماز کے بعد جب تک کہ سورج غروب ہو اور کسی مسجد کے لیے کجاوہ نہ کسا جائے (یعنی دور کا سفر نہ کیا جائے) سوائے تین مساجد کے، مسجد حرام، میری یہ مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد اقصیٰ۔

البخاری عن ابی سعید رضی اللہ عنہ

۱۷۵۹۰..... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور کوئی آدمی کسی عورت کے پاس نہ آئے مگر جب عورت کے پاس کوئی محرم (یا اس کا شوہر) ہو۔

مسند ابی داؤد، مسند احمد، البخاری، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۱..... کوئی عورت تین دنوں کا سفر بغیر شوہر یا بغیر محرم کے نہ کرے۔ الکبیر للطبرانی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما

۱۷۵۹۲..... کوئی عورت سفر نہ کرے مگر محرم کے ساتھ اور نہ کوئی آدمی عورت کے پاس جائے مگر جب جبکہ اس کے پاس اس کا کوئی محرم ہو اور جب

کوئی کسی عورت کے پاس جائے تو یہ جان لے کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ شعب الایمان للبیہقی عن جابر رضی اللہ عنہ

کتاب السفر قسم الافعال

فصل سفر کی ترغیب میں

۱۷۵۹۳ معمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: سفر کرو صحت مند رہو گے۔ الجامع لعبد الرزاق کلام: روایت ضعیف ہے: الا لحاظ ۳۳۶ ضعیف الجامع ۳۲۰۹۔

فصل آداب سفر میں الوداع کرنا

۱۷۵۹۴ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ آدمی کو جب وہ سفر کو جاتا تو الوداع کرتے ہوئے یہ دعا دیا کرتے تھے: زودك الله التقوى وغفر لك ذنبك ووجهك الى الخير حيث توجهت۔
اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ کرے، تیرے گناہ کو بخشے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے جہاں بھی تو جائے۔ ابن النجار
۱۷۵۹۵ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میرا سفر کا ارادہ ہے، آپ مجھے کچھ نصیحت فرمادیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کب؟ عرض کیا: کل ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وہ آدمی اگلے دن حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا:

فی حفظ الله وكنفه وزودك الله التقوى وغفر ذنبك ووجهك للخير حيث توجهت واینما كنت۔
تو اللہ کی حفاظت اور اس کے سائے میں ہے، اللہ تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تیرے گناہ بخش دے اور تجھے خیر کی طرف لے جائے

جہاں کہیں ہو۔ ابن النجار

۱۷۵۹۶ ہشمل بن ضحاک بن مزاحم حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ اپنے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی کو رخصت فرماتے تو اس کو یہ دعا دیتے:

جعل الله زادك التقوى ولقاءك الخير حيث كنت ورزقك حسن المآب۔

اللہ پاک تقویٰ کو تیرا توشہ بنائے، تو جہاں ہو تجھے خیر عطا کرے اور تجھے اچھا ٹھکانہ نصیب کرے۔ ابو الحسن علی بن احمد المدینی فی امالیہ

متفرق آداب کا بیان

۱۷۵۹۷ زید بن وہب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تین آدمی سفر پر ہوں تو ایک کو

امیر بنالیں یہ وہ امیر ہے جو رسول اللہ ﷺ نے امیر بنایا ہے۔ مسند الزار، ابن خزيمة، الدارقطني فی الافراد، حلیۃ الاولیاء، مستدرک الحاکم

۱۷۵۹۸ زید بن وہب سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب تم سفر میں تین افراد ہو تو ایک کو اپنا امیر بنا لو۔ جب تم کسی اونٹوں یا بکریوں کے چرواہے کے پاس سے گذرو تو تین مرتبہ ان کو میزبانی کا کہو۔ اگر وہ تم کو (ہاں میں) جواب دیں تو ٹھیک ورنہ اترنا اور دودھ

نکالو اور پیو پھر ان کو (چرنے کے لیے) چھوڑ دو۔ عبد الرزاق، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی وصححه

۱۷۵۹۹ مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس کا آدھا سر اور آدھی

داڑھی سفید ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تیرا کیا حال ہے؟ آدمی بولا: میں بنی فلاں کے مقبرے کے پاس سے رات کے وقت

گذرا، میں نے دیکھا کہ ایک آدمی آگ کا کوڑا لیے دوسرے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا ہے۔ وہ جب بھی اس کو پالیتا ہے تو کوڑا مارتا ہے، جس کے اثر

سے اس کے سر سے پاؤں تک آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ آدمی جب میرے قریب ہوا تو بولا: یا عبد اللہ اغثنی اے اللہ کے بندے میری مدد

کر۔ پڑنے والے نے کہا: اے اللہ کے بندے! اس کی مدد نہ کر۔ یہ بہت برا بندہ ہے اللہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کو فرمایا: اسی وجہ سے تمہارے نبی ﷺ نے ناپسند کیا ہے کہ کوئی آدمی تنہا سفر کرے۔ هشام بن عمار فی مبعث النبی ﷺ

۱۷۶۰۰ حورث بن ذباب سے مروی ہے کہ میں ایک مقام میں تھا کہ ایک آدمی قبر سے نکلا جس کا چہرہ اور سر آگ کے طوق میں بھڑک رہا تھا۔ وہ مجھے بولا: مجھے اپنے برتن سے پانی پلایا پلا۔ ایک دوسرا آدمی اس کے پیچھے نکلا اور بولا: کافر کو پانی نہ پلا کافر کو پانی نہ پلا۔ آخر اس نے اس کو آلیا اور اس کے طوق کے سرے سے پلڑ کر کھینچا اور گرالیا۔ پھر اس کو کھینچتا ہوا لے گیا اور دونوں قبر میں داخل ہو گئے۔ حورث کہتے ہیں: یہ (ہولناک منظر) دیکھ کر میری اونٹنی بھاگ اٹھی اور میرے قابو سے نکل گئی بھاگتے بھاگتے اس کی اندام نہانی بھی پسینے سے بھگ اٹھی اور اونٹنی بل کھا کر بیٹھ گئی۔ پھر میں نے مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی اور پھر سوار ہو گیا حتیٰ کہ صبح مدینے میں آ کر کی۔ پھر میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساری خبر دی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حورث اللہ کی قسم! میں تجھے متہم نہیں کرتا (کہ تو جھوٹ بول رہا ہے) تو نے بہت بڑی خیر سنائی ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میرے قبیلے کے بڑے بوڑھے لوگوں کو بلایا جنہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ پھر حورث کو بھی بلایا اور فرمایا: حورث نے مجھے ایک واقعہ سنایا ہے اور میں اس کو تہمت نہیں لگاتا، اے حورث! وہ واقعہ ان کو سنا۔ ان لوگوں نے واقعہ سن کر کہا: یا امیر المؤمنین! یہ آدمی بنی غفار کا تھا جو جاہلیت میں مر گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اللہ کا شکر کیا اور اس واقعہ کی سچائی پر خوش ہوئے اور ان لوگوں کو فرمایا: مجھے اس کا حال بتاؤ۔ انہوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ آدمی جاہلیت کے اچھے آدمیوں میں سے تھا لیکن مہمان کا کوئی حق نہ سمجھتا تھا۔ ابن ابی الدنیا فی کتاب من عاش بعد الموت

۱۷۶۰۱ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جمعہ آدمی کو سفر سے نہیں روکتا جب تک کہ اس کا وقت نہ آجائے۔

الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

سفر سے واپسی کے آداب

۱۷۶۰۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے جب (مدینے کے قریب مقام) جرف تک پہنچے تو ارشاد فرمایا: اے لوگو! عورتوں کے پاس رات کو نہ جاؤ اور نہ ان کو دھوکے میں رکھو (کہ اچانک ان کے پاس پہنچ جاؤ) پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک سوار کو مدینہ بھیج دیا تا کہ وہ اعلان کر دے کہ لوگ صبح کو اپنے اپنے گھروں میں آئیں گے۔

الجامع لعبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۳ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کے سفر کرنے سے منع فرمایا۔ مصنف ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۴ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تم سفر میں کم از کم تین آدمی جمع ہو جاؤ۔ اگر ایک مر جائے تو دواں کا انتظام کر لیں۔ ایک آدمی ایک شیطان ہے اور دو آدمی دو شیطان ہیں۔ النسائی، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۰۵ قیس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس پر سفر کے آثار ہیں اور وہ کہہ رہا ہے: اگر جمعہ نہ ہوتا تو میں سفر پر نکل جاتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: تو سفر پر نکل، کیونکہ جمعہ سفر سے نہیں روکتا۔

الشافعی، السنن للبیہقی

۱۷۶۰۶ عبد اللہ بن عمر جس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کرتے تو یہ دعا فرماتے: اللھم بلغنا بلاغ خیر ومغفرة۔ اے اللہ! ہم کو خیر اور مغفرت کے ساتھ (منزل تک) پہنچا۔ حلیۃ الاولیاء

۱۷۶۰۷ ابن المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے آخری پہر پڑاؤ ڈالتے تو منادی کو حکم کر دیتے وہ اعلان کر دیتا کہ رات کو اپنے گھر والوں کے پاس نہ جانا۔ ایک مرتبہ دو آدمیوں نے جلدی کی اور اپنے گھر چلے گئے۔ دونوں نے اپنی اپنی بیوی کے پاس ایک ایک آدمی پایا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو ذکر کی گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ رات کو گھر والوں کے پاس نہ جاؤ۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۷۶۰۸ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جب کوئی سفر پر جاتا تھا تو یہ پڑھتا:

اللھم بلغ بلاغا یبلغ خیراً ومغفرة منك ورضواناً بیدک الخیر انک علی کل شیء قدير، اللھم انت صاحب فی السفر وانت الخلیفة فی الاہل ہون علینا السفر واطولنا الارض، اللھم انا نعوذ بک من وعناء السفر ومآبة المنقلب.

اے اللہ! خیر تک پہنچا، اپنی مغفرت اور رضاء عطا فرما۔ تمام خیر آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ بے شک آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی ہے، تو پیچھے گھر والوں میں خلیفہ ہے۔ ہم پر سفر کو آسان کر اور زمین کو ہمارے لیے لپیٹ دے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ ابن جریر

۱۷۶۰۹ ابراہیم سے مروی ہے کہ صحابہ کرام جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیں خواہ ان کو جلدی ہو۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۱۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے سفر کے لیے نکلتے تو واپس لوٹنے تک دو رکعت نماز (نفل) ضرور ادا فرماتے۔ ابن جریر وصحیحہ

۱۷۶۱۱ ابراہیم سے مروی ہے کہ کہا جاتا تھا جب تو سفر میں نماز پڑھے اور تجھے شک ہو کہ سورج کا زوال ہو گیا ہے یا نہیں تو کوچ کرنے سے قبل نماز پڑھ لے۔ السنن لسعید بن منصور

۱۷۶۱۲ کجول رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے یہ کلمات نہیں پڑھتا مگر اللہ پاک اس کو تکیہ کرتا ہے، اس کی کفایت کرتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔

اللھم لا شیء الا انت ولا شیء الا ما شئت ولا حول ولا قوۃ الا بک لن یضینا الا ما کتب اللہ لنا ہو مولانا وعلی اللہ فلیتوکل المؤمنون حسبی اللہ لا الہ الا هو اللھم فاطر السموات والارض انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین.

اے اللہ! کوئی چیز نہیں سوائے تیرے، کوئی چیز نہیں مگر جو تو چاہے، ہدی سے بچنے کی اور نیکی کرنے کی قوت صرف تیری بدولت ممکن ہے، ہم کو صرف وہی (مصیبت یا رحمت) پہنچتی ہے جو تو نے ہمارے لیے لکھ دی، وہ (اللہ) ہمارا آقا ہے، اللہ ہی پر ہم بھروسہ کرتے ہیں۔ مجھے اللہ کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں اے اللہ! تو ہی آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ تو ہی دنیا و آخرت میں میرا دوست ہے۔ اے اللہ! مجھے مسلمان حالت میں فوت کر اور صالحین کے ساتھ مجھے شامل کر۔ ابن جریر

۱۷۶۱۳ معمر زہری سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ آدمی (سفر سے واپسی کے بعد) عشاء کے بعد اپنے گھر واپس آئے۔

المصنف لعبد الرزاق

توشہ سفر

۱۷۶۱۴ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرمایا: پانچ چیزیں رسول اللہ ﷺ سفر میں چھوڑتے تھے اور نہ حضر میں۔ آئینہ، سرمہ دانی، کنگھی، مدری۔ کھانے کے لیے بال درست کرنے کے لیے باریک سینک اور مسواک۔ ابن النجار

کلام: روایت محل کلام ہے: ذخیرۃ الحفاظ ۲: ۹۳، المتناہیۃ ۱۱۳۶۔

۱۷۶۱۵ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر کا ارادہ فرماتے تو پہلے وضو کرتے اور اچھی طرح کامل وضو کرتے، پھر دو رکعت نماز پڑھتے پھر قبلہ رو ہو کر وہیں بیٹھے ہوئے یہ دعا پڑھتے:

الحمد لله الذی خلقنی ولم ٱک شیئاً رب اعنی علی احوال الدھر وبوائق الدھر وکربات الآخرة

ومصیبات الیالی والایام رب فی سفری فاحفظنی فی اہلی فاحفظنی وفیما رزقتنی فبارک فی ذلك۔
تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے مجھے پیدا کیا حالانکہ میں کچھ نہیں تھا، اے پروردگار! میری مدد فرما زمانے کی ہولناکیوں پر اور زمانے کی مصیبتوں پر اور آخرت کے عذابوں پر۔ راتوں اور دنوں کی تکالیف پر میرے اس سفر میں اے پروردگار! پس میرے گھر والوں کی حفاظت فرما اور ان میں میرا خلیفہ بن اور تو جو رزق مجھے نصیب کرے اس میں مجھے برکت عطا کر۔ الدیلمی

۱۷۶۱۶ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللہم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الہل، اللہم اصحب لنا بنصح و اقبلنا بذمۃ، اللہم ازولنا الارض و ہون علینا السفر، اللہم انی اعوذ بک من و عتاء السفر و کآبۃ المنقلب و سوء المنظر فی الاہل و المال اللہم اطولنا الارض و ہون علینا السفر۔

اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے، میرے گھر والوں میں میرا خلیفہ ہے، اے اللہ! خیر خواہی کے ساتھ ہمارا ساتھی بن، ہماری ذمہ داری قبول کر، اے اللہ! زمین کو ہمارے لیے سکیڑ دے اور سفر کو ہم پر آسان کر دے، اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور اہل و مال میں برے منظر سے، اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو لپیٹ دے اور سفر کو ہم پر آسان کر دے۔ ابن جریر

۱۷۶۱۷ ابورائطہ عبداللہ بن کرات المذحجی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ علیہ السلام نے ایک مسافر کو م کو ارشاد فرمایا: کوئی فالتو پھرنے والا جانو تمہارے ساتھ نہ ہونا چاہیے، نہ تم میں سے کوئی کسی گمشدہ شے کا ضامن بنے، نہ کوئی سائل کو واپس کرے اگر تم کو نفع و سلامتی مقصود ہے۔ اور اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو کوئی جادو گر یا جادو گرنی سفر میں تمہاری ساتھی نہ بنے، نہ کاہن اور کاہنہ (آئندہ کا حال بتانے والے)، نہ کوئی نجومی اور نجومیہ اور نہ شاعر اور شاعرہ۔ اور ہر عذاب جو اللہ پاک اپنے بندوں میں سے کسی کو دینا چاہتا ہے تو پہلے اس کو آسمان دینا پر بھیجتا ہے۔ پس میں تم کو شام کے وقت اللہ کی نافرمانی سے روکتا ہوں۔ الدولابی فی الکنی، ابن مندہ، الکیو للطبرانی، ابن عساکر کلام:۔ روایت ضعیف ہے۔ کنز العمال

دوران سفر ذکر اللہ کا اہتمام

۱۷۶۱۸ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: اپنے سفروں میں اللہ کا ذکر کرتے رہو ہر پتھر اور درخت و جھاڑی کے پاس۔ شاید قیامت کے دن وہ تمہاری گواہی دینے آجائے۔ ابن شاہین فی التریغیب فی الذکر

۱۷۶۱۹ ابوشعبۃ اشجی سے مروی ہے کہ لوگ جب سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کہیں اترتے تو وادیوں اور گھاٹیوں میں پھیل جاتے۔ نبی اکرم ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا: تمہارا وادیوں اور گھاٹیوں میں (ادھر ادھر) پھیل جانا شیطان کی طرف سے ہے۔ پھر اس کے بعد لوگ جب بھی کسی پڑاؤ پر اترتے اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھتے کہ اگر ایک کپڑا ان پر ڈالا جاتا تو سب کو چھا جاتا تھا۔ ابن عساکر ۱۷۵۷۰

۱۷۶۲۰ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم روایت کرتے ہیں کہ بنی الحارث بن خزرج کے ایک بوڑھے محمد بن مسلم بن بجرہ کے دل میں خیال ہوا کہ مدینے جا کر بازار سے اپنی ضرورت کا سامان لایا جائے۔ چنانچہ وہ مدینہ گیا اور بازار سے اپنا سامان لیا اور پھر گھر آ گیا۔ جب اس نے چادر اتاری تو اس کو یاد آیا کہ اس نے مسجد نبوی میں نماز نہیں پڑھی اور یونہی واپس آ گیا ہے۔ بولا: اللہ کی قسم! میں نے مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو رکعتیں نفل بھی نہیں پڑھیں حالانکہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: تم میں سے جو اس (مدینے کی) بستی میں اترے وہ واپس اپنے گھر نہ جائے جب تک اس مسجد میں دو رکعت نماز نہ پڑھ لے۔

چنانچہ اس نے دوبارہ چادر اٹھائی اور مدینہ گیا اور مسجد رسول اللہ ﷺ میں دو رکعتیں پڑھ کر پھر واپس اپنے گھر آ گیا۔

الحسن بن سفیان و ابونعیم فی المعرفۃ

۱۷۶۲۱ حضرت کعب بن مالک سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ سفر سے چاشت کے وقت واپس تشریف لاتے تھے، جب آیتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور وہاں دو رکعت نماز پڑھتے پھر وہیں بیٹھ جاتے۔ ابن جریہ

۱۷۶۲۲ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو توبہ پڑھے:

اللّٰهُمَّ بَلَاغًا يَبْلُغُ خَيْرًا مَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِبَيْدِكَ الْخَيْرِ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِى السَّفَرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاَبَةِ الْمُنْقَلَبِ، اَللّٰهُمَّ اطْوِلْنَا الْاَرْضَ وَ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

اے اللہ! مجھے خیر تک پہنچا ایسی خیر تک جس سے تیری مغفرت اور تیری رضا حاصل ہو، بے شک تمام چیزیں تیرے ہاتھ میں ہیں۔ اے اللہ! تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! تو سفر کا ساتھی ہے۔ اہل و عیال میں خلیفہ (دیکھ بھال کرنے والا) ہے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں سفر کی مشقت سے اور بری واپسی سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو پلیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کر دے۔ ابن جریہ

۱۷۶۲۳ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اونٹ پر بیٹھ جاتے سفر پر نکلتے ہوئے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرْنَا هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقَرَّنِیْنَ وَ اَنَا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰی وَ الْعَمَلَ بِمَا تَحِبُّ وَ تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَ اطْوِعْنَا بَعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِى السَّفَرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِى الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كَاَبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَ الْمَالِ.

پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لیے اس (سواری) کو مخر کیا اور ہم اس کو تابع کرنے کی سکت نہیں رکھنے والے اور ہم اپنے رب کی طرف واپس لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! ہم اس سفر میں نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا سوال کرتے ہیں جو تجھے محبوب ہو، جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ! ہم پر سفر کو آسان کر اور ہم سے دوری کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! تو ہی سفر کا ساتھی اور اہل میں خلیفہ ہے اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے، بری واپسی سے اور گھر اور مال میں برے منظر سے۔ اور پھر جب سفر سے واپسی ہوتی تو یہی دعا پڑھتے اور یہ اضافہ فرمادیتے:

اٰتُوْنَ تَانِبُوْنَ لَوْ جِئْنَا حَامِدُوْنَ. ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔ ابن جریہ

۱۷۶۲۴ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ پر جاتے یا سفر پر جاتے اور آپ کو رات ہو جاتی تو یہ کہتے:

يَا اَرْضُ رَبِّیْ، وَ رَبِّكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرْكَ وَ شُرْمَا فِیْكَ وَ شُرْمَا يَدْبُ عَلَیْكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرْكَ اَسَدٍ وَ اَسْوَدٍ وَ حَبِیْہٍ وَ عَقْرَبٍ وَ مَنْ سَاكَنَ الْبِلَدُ وَ مَنْ شَرَّ الْوَالِدِ وَ مَا وَلَدَ.

اے زمین! میرا رب اور تیرا رب اللہ ہے۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں تیرے شر سے، تیرے اندر کے شر سے، جو تجھ میں پیدا کیا گیا ہے اس کے شر سے اور جو تجھ پر چلتے ہیں ان کے شر سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر درندے اور شیر سے، بچھو اور سانپ سے۔ اس جگہ کے رہنے والوں سے اور والد اور اولاد کے شر سے۔ ابن النجار

۱۷۶۲۵ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کسی کو بھی (سفر سے واپسی کے بعد) رات کو گھر آنے سے منع فرمایا۔

ابن عساکر

۱۷۶۲۶ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصّٰحِبُ فِى السَّفَرِ وَ الْخَلِيفَةُ فِى الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الضَّعِیْۃِ فِى السَّفَرِ وَ الْكَآبَةِ فِى الْمُنْقَلَبِ، اَللّٰهُمَّ اَقِیْضْ لَنَا الْاَرْضَ وَ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ.

اے اللہ! تو سفر میں میرا ساتھی ہے اور اہل و عیال میں میرا خلیفہ ہے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر میں تباہی سے اور واپسی

میں رنج و غم سے۔ اے اللہ! ہمارے لیے زمین کو سمیٹ دے اور ہم پر سفر کو آسان کر دے۔
پھر حضور ﷺ جب سفر سے واپسی کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔
جب گھر میں داخل ہوتے تو یہ پڑھتے: توباً لربنا اوماً لا یغادر حوباً. ہم اپنے رب سے سفر سے واپسی پر ایسی توبہ کرتے ہیں جو کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے۔

اور جس دن مدینہ داخل ہونے کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے: توباً الی ربنا توباً لا یغادر علیہ منا حوباً. ہم اپنے رب سے توبہ کرتے ہیں ایسی توبہ جو ہم پر کسی گناہ کو نہ چھوڑے۔ ابن جریر

سفر کی ایک اہم دعا

۱۷۶۲۷ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الابل، اللھم انی اعوذ بک من الفتنۃ فی السفر والکآبۃ فی المنقلب، اللھم اقبض لنا الارض وھون علینا السفر.

اور جب واپسی کا ارادہ ہوتا تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون.

اور جب اپنے گھر والوں کے پاس آتے تو یہ پڑھتے:

توبنا تو با لربنا اوماً لا یغادر علینا حوباً. ابن ابی شیبہ

۱۷۶۲۸ عبد اللہ بن سرجس سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الابل. اللھم انی اعوذ بک من وعتاء السفر وکآبۃ المنقلب والحدور بعد الکور ودعوة المظلوم وسوء المنظر فی الابل والمال.

اے اللہ تو میرا ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں۔ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی مشقت سے اور رنج و غم کی واپسی سے۔ معاملے کے سمجھنے کے بعد الجھنے سے۔ مظلوم کی بددعا سے اور اہل و مال میں برے منظر سے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۹ ابوبکر محمد بن الحسن بن کوثر، اسماعیل بن اسحاق، مسدد، عبد الوارث، حسین المعلم، عبد اللہ بن بریدہ، حوین، یطیب بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ مصر سے ایک قافلہ آیا جس میں گھنٹیاں (نجرہ) تھیں آپ ﷺ نے ان گھنٹیوں کو کاٹنے کا حکم دیا اسی وجہ سے گھنٹیاں مکروہ قرار دی گئیں نیز آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملائکہ اس قافلے کے ساتھ نہیں ہوتے جس میں گھنٹی ہو۔ ابونعیم

۱۷۶۳۰ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم کسی بالائی جگہ چڑھتے تو اللہ اکبر کہا کرتے اور جب کسی نشیبی جگہ اترتے تو سبحان اللہ کہتے۔ ابن عساکر

۱۷۶۳۱ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے جب ہم مدینہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! مسجد میں داخل ہوا اور دو رکعت نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۳۲ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب غزوہ سے واپس ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَبُوْنَ اَنْ شَاءَ اللّٰهُ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. ابن ابی عاصم، الکامل لابن عدی، المتحاملی فی الدعاء، ابن عساکر، السنن لسعید بن منصور

کلام: ذخیرۃ الحفاظ ۱۵۷

۱۷۶۳۳ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو آپ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے نماز پڑھ لی؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: پھر دو رکعات نفل نماز پڑھ لے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۳۴ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ پڑھتے:

تائبون عابدون لربنا حامدون، ابو داؤد، مسند احمد، النسائی، مسند ابی یعلیٰ، ابن حبان، السنن لسعید بن منصور
۱۷۶۳۵ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کے لیے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

اللهم بلغ بلاغاً يبلغ خيراً مغفرة منك ورضواناً بيدك الخير انك على كل شيء قدير، اللهم انت
الصاحب في السفر، والخليفة في الاهل، اللهم هون علينا السفر واطولنا الارض، اللهم اني اعوذ بك
من وعناء السفر وكتابة المنقلب، ابن جرير، الديلمی

۱۷۶۳۶ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی کسی سفر کا ارادہ کیا تو اپنی جگہ سے اٹھنے سے قبل یہ کلمات ضرور پڑھے:

اللهم لك انتشرت واليك توجهت وبك اعتصمت، اللهم انت تقني وانت رجائي، اللهم اكفني ما اهتمني
وما لا اهتم له وما انت اعلم به اللهم زدني التقوى واغفر لي ذنبي ووجهني للخير اينما توجهت.

اے اللہ! میں تیرے لیے اٹھا، تیری طرف متوجہ ہوا، تیری رسی کو تھما، اے اللہ! تو میرا بھروسہ ہے اور تو ہی میری امید ہے۔ اے
اللہ! میرے اہم وغیر اہم کام میں اور اس کام میں جس کا بھی کو علم ہے میری کفایت فرما۔ اے اللہ! مجھے تقویٰ کا توشہ عطا کر، میرے
گناہ بخش دے اور مجھے خیر کی طرف راغب کر جہاں کہیں میں منہ کروں۔

آپ ﷺ یہ کلمات پڑھ کر سفر پر نکل جاتے تھے۔ ابن جریر

کلام: الا لحاظ۔

رسول اللہ ﷺ کی سفر سے واپسی کی کیفیت

۱۷۶۳۷ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ داخل ہوتے وقت مدینے کی دیواریں دیکھتے ہی جس سواری پر سوار
ہوتے اس کو ایڑ لگا دیتے اور اونٹ کو تیز دوڑا دیتے مدینے کی خوشی میں۔ ابن النجار

۱۷۶۳۸ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں سفر پر جانا چاہتا ہوں اور
میں نے اپنی وصیت لکھ لی ہے، اب میں وہ وصیت کس کے حوالے کروں اپنے والد کے، اپنے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے؟

آپ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی بندہ سفر کا ارادہ کر کے کپڑے باندھ لیتا ہے تو اپنے گھر والوں کے پاس اس سے بہتر کوئی خلیفہ نہیں چھوڑ کر
جاتا کہ اپنے گھر میں چار رکعات پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل هو اللہ احد پڑھے پھر یہ دعا کرے:

اللهم اني اتقرب بهن اليك فاجعلن خليفتي في اهلي ومالي.

اے اللہ! میں ان رکعات کے ساتھ تیرا قرب حاصل کرتا ہوں۔ پس ان کو میرے اہل اور میرے مال میں میرا خلیفہ بنا۔

پس یہ رکعات اس کے لیے اس کے اہل، مال، گھر اور اس پاس کے گھروں میں خلیفہ بنا دیتا ہے جب تک کہ وہ واپس آئے۔ الديلمی

۱۷۶۳۹ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب واپسی میں مقام بیداء یا حرا پر پہنچے تو آپ نے یہ کلمات پڑھے:

آبون تائبون عابدون ان شاء الله لربنا حامدون، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۴۰ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ ڈالتے تو ظہر کی نماز پڑھے بغیر وہاں سے کوچ نہ

کرتے خواہ نصف النہار ہو۔ الجامع لعبد الرزاق، ابن ابی شیبہ

۱۷۶۲۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر اترتے تو کجاوے خالی ہونے تک مسلسل تسبیح کرتے رہتے تھے۔

المصنف لعبد الرزاق

۱۷۶۲۲۔ حفص بن عبد اللہ بن انس سے مروی ہے کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ کے سفر پر تھے جب سورج کا زوال ہوتا اور آپ کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے ہوتے تو وہاں سے کوچ نہ کرتے جب تک کہ ظہر کی نماز نہ پڑھ لیتے۔ پھر جب کوچ کرتے اور عصر کا وقت ہو جاتا تو اگر زوال شمس سے قبل چل رہے ہوتے پھر نماز کا وقت ہو جاتا تو ہم کہتے الصلاۃ! آپ رضی اللہ عنہ فرماتے: چلتے رہو حتیٰ کہ جب دونوں نمازوں کا درمیانی وقت ہو جاتا تو دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیتے۔ پھر فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ چاشت کے وقت سے چلتے رہتے اور دن ڈھیل جاتا تو ایسا کرتے تھے۔ ابن ابی شیبہ

۱۷۶۲۳۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرمایا: محاق (مہینے کی آخری تین راتوں) میں سفر نہ کرو۔ اور نہ اس وقت سفر کرو جب قمر عقرب میں نزول کرتا ہے۔ ابو الحسن بن محمد بن حیش الدینوری فی حدیثہ

۱۷۶۲۴۔ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سفر کرتے تو غروب شمس کے بعد چل پڑتے جب تاریکی چھانے لگتی تو اتر کر نماز مغرب ادا فرماتے پھر عشاء کا کھانا منگواتے اور تناول کرتے پھر عشاء کی نماز ادا فرماتے پھر کوچ کر لیتے اور فرماتے یونہی رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے۔ ابن جریر

۱۷۶۲۵۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے:

اللّٰهُمَّ بَكَ اَصُوْلُ وَبَكَ اَحْوَلُ وَبَكَ اَسِيْرُ

اے اللہ میں تیری مدد کے ساتھ حملہ کرتا ہوں، تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں اور تیری مدد کے ساتھ چلتا ہوں۔ مسند احمد، ابن جریر و صححہ

۱۷۶۲۶۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

الاوسط للطبرانی

سفر میں نمازوں کا اہتمام

۱۷۶۲۷۔ عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سفر میں چلے جا رہے تھے حتیٰ کہ جب سورج غروب ہو گیا اور تاریکی چھا گئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے پڑاؤ ڈال دیا پھر مغرب کی نماز ادا کی پھر فوراً عشاء کی نماز ادا کی پھر فرمایا: میں نے اس طرح رسول اللہ ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔

۱۷۶۲۸۔ ابوسلمہ بن عبد الرحمن، عبد اللہ بن رواحہ سے نقل کرتے ہیں، حضرت عبد اللہ بن رواحہ فرماتے ہیں میں غزوے میں تھا میں نے جلدی کی اور اپنے گھر کے دروازے تک پہنچ گیا دیکھا کہ ایک چراغ روشن ہے اور میں ایک سفید چیز کے پاس کھڑا ہوں میں نے اپنی تلوار سونت لی تلوار کو حرکت دی تو میری عورت بیدار ہو گئی اور بولی ٹھہرو! ٹھہرو! افلاں عورت میرے پاس ہے جو مجھے کنگھی کر رہی تھی۔ عبد اللہ بن رواحہ کہتے ہیں کہ میں پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو یہ خبر دی تو آپ ﷺ نے منع فرما دیا کہ کوئی آدمی رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ مستدرک الحاکم

۱۷۶۲۹۔ جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جبیر! کیا تو چاہتا ہے کہ جب تو سفر پر نکلے تو اپنے ساتھیوں میں سب سے افضل ہو اور سب سے زیادہ تیرا توشہ ہو؟ تو یہ پانچ سورتیں اول وآخر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے ساتھ پڑھ لیا کر سورہ کافرون، سورہ نصر، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس۔

جبیر کہتے ہیں: میں بہت مال والا نہ تھا لیکن میں ان سورتوں کو پڑھتا رہا اپنے سفر میں بھی اور اقامت میں بھی۔ حتیٰ کہ کوئی صحابی میرے مثل نہ رہا۔

ابوالشیخ، ابن حبان فی الثواب

کلام: روایت کی سند میں حکیم بن عبد اللہ بن سعد اُلبی ہے جو تہم ہے۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی تمام احادیث موضوع ہیں۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ائمہ نے اس کو چھوڑ دیا ہے۔ میزان الاعتدال ۵۷۲/۱

کتاب السحر والعین والکھانہ

جادو، نظر لگنا اور کہانت (نجومی پن)

قسم الاقوال

اس میں تین فصلیں ہیں۔

فصل اول..... جادو میں

۱۷۶۵۰۔ جس نے کوئی گرہ لگائی پھر اس میں پھونک ماری اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جو کسی چیز کے ساتھ متعلق

ہوا (جادو وغیرہ کے ساتھ) تو اس کو اسی کے سپرد کر دیا گیا۔ النسائی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف النسائی ۲۷۶۔ ضعیف الجامع ۵۷۰۲۔ المیزان ۳۷۸/۲۔

۱۷۶۵۱۔ اے عائشہ! کیا تیرا خیال ہے کہ اللہ نے مجھے وہ بات بتادی ہے جو میں نے اس سے پوچھی تھی؟ (ہاں) میرے پاس دو فرشتے آئے

تھے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس۔ سر والے نے پاؤں والے کو یا پاؤں والے نے سر والے کو کہا: اس آدمی کو کیا

تکلیف ہے؟ دوسرے نے کہا: اس پر جادو ہو گیا ہے۔ پوچھا: کس نے جادو کیا ہے؟ بولا: لبید بن العاصم نے۔ پوچھا: کس چیز میں؟ بولا: کنگھی

میں، بالوں میں اور کھجور کے گاہے کے کچھے میں۔ پوچھا: یہ چیزیں کہاں ہیں؟ بولا: اُمرِ اروان میں (یعنی اروان کے کنویں میں) حضرت عائشہ رضی

اللہ عنہا فرماتی ہیں: پھر رسول اللہ ﷺ چند صحابہ کو لے کر اس کنویں کے پاس گئے۔ پھر واپس آئے تو فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی قسم! اس کنویں کا پانی

مہندی کے دھوون جیسا تھا اور اس (کے آس پاس) کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے۔

مسند احمد، البخاری، مسلم، النسائی عن عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۵۲۔ اللہ لعنت کرے زہرہ پر، اس نے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کو قفۃ میں مبتلا کیا۔ ابن راہویہ، ابن مردویہ عن علی

کلام: روایت ضعیف ہے۔ ضعیف الجامع ۴۶۸۵، الضعیفۃ ۹۱۳۔

الاکمال

۱۷۶۵۳۔ جس نے جادو کی کوئی چیز سیکھی تھوڑی یا زیادہ اس کی آخری عمر اللہ کے ہاتھ میں ہے (اور خطروں کی زد میں ہے)۔

المصنف لعبد الرزاق عن صفوان بن سلیم مرسلًا، الکامل لابن عدی عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۴۔ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام ایک رات کو نکلے اور فرمایا: اللہ سے کوئی سوال نہ کرے گا (اس وقت) مگر اس کی دعا قبول ہوگی سوائے

جادو گر یا عشر (عشر وصول کرنے والے کے)۔ مستدرک الحاکم عن عثمان بن ابی العاص عن علی رضی اللہ عنہ

۱۷۶۵۵۔ جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ قمر عہ اندازی کی، یا بدفالی لی جس نے اس کو سفر سے لوٹا دیا تو قیامت

کے دن وہ جنت کے بلند درجات نہ دیکھ پائے گا۔ شعب الایمان للبیہقی عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ

فائدہ: بدفالی لی جیسا کہ ملی کے راستے کاٹنے پر سفر چھوڑ دیا یہ سب ناجائز باتیں ہیں۔

دوسری فصل..... نظر لگنا

- ۱۷۶۵۶ نظر لگنا حق ہے۔ مسند احمد، البخاری، مسلم، ابو داؤد، ابن ماجہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، ابن ماجہ عن عامر بن ربیعۃ
 ۱۷۶۵۷ نظر لگنا حق ہے جو حلق (تقدیر کے منکر قدری) کو اپنی رائے سے ہٹا دے گی۔
- ۱۷۶۵۸ نظر لگنا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کر جاتی۔ اور جب کوئی تم سے منہ ہاتھ دھلوائے (تاکہ جس پر تمہاری نظر لگی ہے وہ پانی اس پر چھڑک دیا جائے) تو تم دھو دو۔ مسند احمد، مسلم عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۶۵۹ بد نظری حق ہے، جس پر شیطان حاضر ہوتے ہیں اور ابن آدم کا حسد کام کرتا ہے۔ الکجی فی سننہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ
 کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۳۹۰۲۔
- ۱۷۶۶۰ نظر آدمی پر قبر میں بھی لگ جاتی ہے اور ہانڈی میں گوشت پر بھی لگ جاتی ہے۔
- الکامل لابن عدی، حلیۃ الاولیاء عن جابر رضی اللہ عنہ، الکامل لابن عدی عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
 ۱۷۶۶۱ نظر سے اللہ کی پناہ مانگو، بے شک نظر لگنا حق ہے۔ ابن ماجہ، مستدرک الحاکم عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
 کلام:..... زوائد ابن ماجہ میں ہے کہ اس روایت کی سند کا راوی ابو اوقد جس کا نام صالح بن محمد بن زائدہ لیشی ہے ضعیف ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں منکر الحدیث ہے۔ میزان الاعتدال ۲۹۹/۲۔ ابن ماجہ رقم ۳۵۰۸۔
- ۱۷۶۶۲ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے بعد اکثر اموات جو واقع ہوتی ہیں وہ نظر لگنے سے ہوتی ہیں۔ الطیالسی، التاریخ للبخاری، الحکیم، الضیاء عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، السجزی فی الابانۃ عن عبداللہ بن ابی اوفی، الزہد للامام احمد عن سلمان موقوفاً
 کلام:..... روایت ضعیف ہے: کشف الخفاء ۳۹۶۔
- ۱۷۶۶۳ نظر لگنا آدمی کو تڑپا دیتا ہے اللہ کے حکم سے، حتیٰ کہ حلق (سر منڈانے والے تقدیر کے منکر) پر بھی نظر چڑھ جاتی ہے اور اس کو گرا دیتی ہے۔ مسند احمد، مسند ابی یعلیٰ عن ابی ذر رضی اللہ عنہ
- ۱۷۶۶۴ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کر جاتی تو نظر سبقت کر جاتی۔ مسند احمد، الترمذی، ابن ماجہ عن اسماء بنت عمیس
 ۱۷۶۶۵ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت کرتی تو نظر سبقت کرتی جب تم سے اعضاء دھونے کو کہا جائے تو دھو دو۔
- الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ۱۷۶۶۶ میری امت کے لیے جو قبریں کھودی جاتی ہیں آدمی نظر کی وجہ سے کھودی جاتی ہیں۔ الکبیر للطبرانی عن اسماء بنت عمیس
 کلام:..... روایت ضعیف ہے التمیمیز ۲۹، الشدرۃ ۱۳۰، ضعیف الجامع ۵۹۵۔
- ۱۷۶۶۷ کس بناء پر کوئی آدمی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے؟ جب وہ اپنے بھائی کی کوئی پسندیدہ چیز دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔
 النسائی، ابن ماجہ عن ابی امامۃ بن سہل بن حنیف
 ۱۷۶۶۸ جب تم میں سے کوئی اپنی جان، اپنے مال، یا اپنے بھائی کی کوئی خوش کن شے دیکھے تو اس کے لیے برکت کی دعا کرے۔ بے شک نظر لگنا حق ہے۔ مسند ابی یعلیٰ، الکبیر للطبرانی، مستدرک الحاکم عن عامر بن ربیعۃ
- ۱۷۶۶۹ کتاب اللہ میں آٹھ آیات نظر (کے علاج) کے لیے ہیں سورۃ فاتحہ اور آیتہ الکرسی۔ مسند الفردوس عن عمران بن حصین
 کلام:..... روایت ضعیف ہے، ضعیف الجامع ۴۰۱۵۔
- ۱۷۶۷۰ جب کوئی خوش کن شے دیکھے تو ماشاء اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ دے تب نظر اس کو کوئی نقصان نہ دے سکے گی۔ ابن السنی عن انس رضی اللہ عنہ

تیسری فصل..... کہانت (غیب کی باتیں بتانا) اور عرافت (نجومی پن)

۱۷۶۷۱ ہرگز جنت کے عالی درجات میں داخل نہ ہوگا جس نے کہانت کی (غیب کی باتیں بتائیں) یا تیروں کے ساتھ حصے تقسیم کیے (مشرکین عرب کے دستور کے مطابق) یا وہ اپنے سفر سے بدقالی کی وجہ سے واپس لوٹا۔

۱۷۶۷۲ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی فیصلہ کر دیتا ہے تو ملائکہ پروردگار کے فیصلے پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے پر مارتے ہیں گویا پتھر پر زنجیریں پڑ رہی ہیں۔ پھر جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ زائل ہو جاتی ہے تو پوچھتے ہیں تمہارے رب نے کیا فرمایا؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا اور وہ عالی ذات بڑائی والی ہے۔ پس چوری چھپے سننے والے ایک دوسرے کے اوپر چڑھ کر اس بات کو سنتے ہیں۔ بعض اوقات شہاب (ٹوٹنے والے تارا) چور کو اس سے پہلے آلیتا ہے کہ وہ اپنے ساتھی کو بات بتائے اور اس کو جلا ڈالتا ہے۔ اور بعض اوقات شہاب اس کو نہیں پاسکتا اور وہ (شیطان جن) اپنے سے نیچے والے کو بات بتا دیتا ہے اور وہ اپنے سے نیچے والے کو حتیٰ کہ وہ زمین تک پہنچا دیتے ہیں۔ پھر وہ بات جادوگر کے منہ پر ڈال دی جاتی ہے۔ وہ اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بولتا ہے اور لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں: کیا اس نے ہم کو فلاں فلاں دن یہ یہ بات نہیں بتائی جو ہم نے حق سچ دیکھی۔ اس بات کے متعلق کہتے ہیں جو آسمان سے سنی گئی تھی۔

البخاری، الترمذی عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ، البخاری ۱۵۲/۶

کاہن جھوٹی خبریں بتاتے ہیں

۱۷۶۷۳ ملائکہ عنان میں اترتے ہیں، عنان بادل ہے۔ پھر وہ آسمان میں اترنے والے فیصلے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ شیاطین بات کو سن لیتے ہیں اور کاہنوں کو بتا دیتے ہیں وہ اس کے ساتھ اپنی طرف سے سو جھوٹ ملا کر بول دیتے ہیں۔ البخاری عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

۱۷۶۷۴ یہ ستارے (جو ٹوٹتے ہیں) کسی کی موت یا زندگی پر نہیں مارے جاتے بلکہ ہمارا پروردگار تبارک و تعالیٰ جب کسی معاملے کا فیصلہ کر دیتا ہے تو حاملین عرش اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر ان کے قریب آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس دنیا کے آسمان والے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں۔ پھر حاملین عرش کے قریب آسمان والے فرشتے حاملین عرش سے پوچھتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ وہ بتاتے ہیں کہ اللہ نے کیا فرمایا۔ اس طرح آسمان والے ایک دوسرے سے وہ خبر پوچھتے ہیں حتیٰ کہ خبر آسمان دنیا پر پہنچ جاتی ہے۔ پھر جنات بات کو اچک لیتے ہیں اور اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں، پس جو خبر اس طرح آتی ہے وہ حق ہوتی ہے لیکن وہ اس میں جھوٹ ملا لیتے ہیں اور اضافے کر لیتے ہیں۔

مسند احمد، الترمذی عن ابن عباس رضی اللہ عنہما، مسلم، الترمذی عنہ عن رجل من الانصار

۱۷۶۷۵ جو کسی کاہن کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی یا کسی حائضہ عورت کے ساتھ مجامعت کی یا عورت کے ساتھ پانچھانے میں جماع کیا وہ بری ہو گیا ان تعلیمات سے جو اللہ نے محمد (ﷺ) پر نازل فرمائی ہیں۔ مسند احمد، مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۶ جو کسی کاہن کے پاس آیا، اور اس سے کسی چیز کا سوال کیا پس چالیس راتوں تک اس کی توبہ کا دروازہ بند ہو گیا اور اگر اس کی بات کی تصدیق بھی کر دی تو اس نے کفر کر دیا۔ الکبیر للطبرانی عن والئۃ

۱۷۶۷۷ کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ الکبیر للطبرانی عن معاویۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۸ جو کسی عراف (نجومی) یا کسی کاہن (غیب کی باتیں بتانے والے) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی اس نے مجھ پر نازل شدہ کافر کر دیا۔ مسند احمد، مستدرک الحاکم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ

۱۷۶۷۹ جو کسی عراف کے پاس گیا اور اس سے کوئی سوال کیا اس کی چالیس راتوں کی نماز قبول نہ ہوگی۔

مسند احمد، مسلم عن بعض امہات المؤمنین

کتاب السحر والعین والکہانت قسم الافعال جادوگر کو قتل کرنا

۱۷۶۸۰..... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر جادوگر اور جادوگر کی قتل کر دو۔

الشافعی، المصنف لعبد الرزاق، ابن سعد، ابن ابی شیبہ، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۱ نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک باندی نے ان پر جادو کر دیا اور اس بات کا اقرار بھی کیا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عبدالرحمن بن زید کو اس کے قتل کا حکم دیا۔ عبدالرحمن نے اس کو قتل کر دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (اس وقت کے خلیفہ) نے اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا آپ ام المؤمنین کی بات کو ناپسند کرتے ہیں ایسی عورت کے لیے جس نے جادو کیا اور اس کا اقرار بھی کیا۔ یہ سن کر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خاموش ہو گئے۔

المصنف لعبد الرزاق وروستہ فی الایمان، السنن للبیہقی

۱۷۶۸۲ ابن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک جادوگر کو پکڑا اور اس کو سینے میں مارا مارا پھر چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ مر گیا۔ المصنف لعبد الرزاق

نظر لگنا

۱۷۶۸۳ ابو امامہ بن بھل بن حنیف سے مروی ہے کہ عامر بن ربیعہ بھل بن حنیف کے پاس سے گزرے سہل غسل کر رہے تھے۔ عامر نے کہا: میں نے آج جیسا منظر نہیں دیکھا اور نہ ایسی چھپی ہوئی جلد دیکھی۔ پس تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ سہل پچھاڑ کھا کر گر گئے۔ ان کو نبی اکرم ﷺ کے پاس لایا گیا۔ اور آپ کو کہا گیا کہ سہل کو مرگی ہو گئی ہے۔ پوچھا: تم پر کس پر تہمت لگاتے ہو؟ (کسی نے نظر لگائی ہے؟) لوگوں نے کہا: عامر بن ربیعہ۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: کیوں کوئی اپنے بھائی کو قتل کرتا ہے اور جب وہ اپنے بھائی کی کوئی اچھی چیز دیکھتا ہے تو اس کو برکت کی دعا کیوں نہیں دیتا۔ پھر آپ علیہ السلام نے عامر کو حکم دیا اور اس نے اپنے ہاتھ کہنیوں تک اور پاؤں گھٹنوں تک اور شرم گاہ دھوئی پھر اس پانی کو سہل پر چھڑک دیا گیا (جس سے نظر اتر گئی)۔ النسائی، ابونعیم

کہانت

۱۷۶۸۴ حضرت رضی اللہ عنہ حضرت علی بن ابوطالب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جو کسی کا بن (غیب کی باتیں بتانے والا) یا عرف (نجوی) کے پاس آیا اور اس کی بات کی تصدیق کی، اس نے محمد ﷺ پر نازل شدہ تعلیمات کا انکار کیا۔ رستہ کلام: المعلة ۳۳۱

الحمد لله حصہ ششم ختم شد

مترجم محمد اصغر غفر الله له ولوالديه ولذريته

